وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ

ترجمہ:۔اور وہ (جادو) جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش ہیں تو اپنا ایمان نہ کھو۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۰۲ پارہ ۱)

جادو اور جہالت

(قرآن وحدیث کی روشنی میں جامع کتاب)

مُفسر قرآن مُحقق و مُفکر مصنف کتب کثیر

مخدوم ابرار احمد خان گیلانی

خادم دربار کلیر شریف

ادارہ حیدریہ صابریہ پبلشنگ (رجسٹر)

A/100 آستانہ صابریہ انگوری سکیم نمبر 1 عقب تھانہ باغبان پورہ صابری روڈ لاہور۔

رابطہ نمبرز: 0426852403 ,0321-4072273,0300-4307800.

Marfat.com

☆جادُو اور جہالت☆

مصنف ومئولف

مخدوم ابرار احمد خان صابری گیلانی

المعروف ستاریاں والی سرکار

☆☆☆☆☆

حیدریہ صابریہ پبلشنگ

A/100 آستانہ صابریہ انگوری سکیم نمبر 1

عقب تھانہ باغبانپورہ صابری روڈ لاہور

فون نمبر 042-6852403

موبائل:0300-4307800

0320-4828041:

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: جادو اور جہالت

مصنف: مخدوم ابرار احمد خان صابری گیلانی
(کلیئر کا ستارہ المعروف ستاریاں والی سرکار)

مؤلف: پیر سیّد مظاہر حسین علوی نقوی صابری (المعروف سچی سرکار)
کیرج شاپ مغلپورہ لاہور

معاون پرنٹنگ: علی آصف پرنٹر (4 کچا رشید روڈ بلال گنج لاہور رابطہ نمبر 7114511)

تعداد اشاعت: 500 (دوسرا ایڈیشن)

تاریخ اشاعت: 21 دسمبر 2007

قیمت: 450 روپے

کمپوزنگ: گولڑہ کمپوزنگ سنٹر (0321-4030630)

ناشر: حیدریہ صابریہ پبلیشنگ

ادارہ ناظم اعلیٰ: مفسر قرآن محقق و مفکر مخدوم ابرار احمد خان صابری گیلانی
خادم دربار کلیر شریف (المعروف ستاریاں والی سرکار)

آستانہ صابریہ 100/اے انگوری سلیم نمبر 1 عقب تھانہ باغبان پورہ صابری روڈ لاہور۔

رابطہ: 042-6852403
0321-4072273
0300-4307800

Marfat.com

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
1	دیباچہ	i
2	اللہ وَاحِدٌ ھُولا شریک کے حضور مصنف (کلیرؔ کا ستارہ) کی التجاء	ix
3	حرفِ آغاز: قرآن کی پکار مسلمانوں سے	1
4	باب السحر	2
5	باب سحر	2
6	جادو	2
7	باب الشرک والسحر میں الموبقات	5
8	باب ھل یستخرج السحر	5
9	باب شرک ااور شرک مہلک ہیں	5
10	باب کیا جادو نکالا جائے	5
11	باب السحر	9
12	باب من البیان سحر	10
13	باب بعض بیان جادو ہوتے ہیں	10
14	باب الدواء بالنجوۃ للسحر	11
15	باب عجھوہ کھجور کے ساتھ جادو کا علاج	12
16	باب ۷۸۰ السحر	13
17	جادو کا بیان	14
18	جادو کی تحقیق	14
19	نبی پر جادو کیا جانا منصب نبوت کے خلاف نہیں ہے	15
20	جادو کا دائرہ کار اور جادو اور معجزہ میں فرق	16

Marfat.com

21	جادو کے احکام شرعیہ	17
22	بِسمِ اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم	18
23	جادو کا بیان	30
24	۵۵۵الاستشفاء بالقرآن	30
25	قرآن سے دوا کرنے کا بیان	30
26	۵۵۲الحناء	31
27	مہندی کا بیان	31
28	۵۵۹العین	31
29	نظر کا بیان	31
30	۵۶۰من اسنرقی من العین	33
31	نظر کی جھاڑ کا بیان	33
32	۵۶۱مارخص فیہ من الرقاء	34
33	جائز جھاڑ پھونک کا بیان	34
34	۵۶۲رقیۃ الحیۃ والعقرب	36
35	سانپ کی جھاڑ کا بیان	36
36	۵۶۳ماعوذ النبی ﷺ وماعوذ بہ	37
37	نبی کریم ﷺ کی جھاڑ پھونک کا بیان	37
38	۵۶۴مایعوذ بہ من الحمی	40
39	بخار میں پڑھی جانے والی دعا کا بیان	40
40	۵۶۵النفث فی الرقیہ	41
41	دم کرنے کا بیان	41

Marfat.com

42	۵۶۶ تعلیق التعائم	42
43	گلے میں تعویذ ڈالنے کا بیان	42
44	۵۶۷ النشرۃ	43
45	آسیب کا بیان	43
46	۵۶۸ الاستیشفاء بالقرآن	45
47	قرآن سے شفا حاصل کرنے کا بیان	45
48	باب ۵۷۰ من کان یعجبہ انفال ویکرہ الطیرہ	45
49	بدفالی کی ممانعت کا بیان	45
50	۵۷۲ السحر	47
51	جادو کا بیان	47
52	۵۷۳ القرعروا الارق وما یستعوذ منہ	49
53	گھبراہٹ اور نیند اُچاٹ کی دعا کا بیان	49
54	الحکم فی السحرۃ	51
55	جادوگر کا حکم	51
56	مسحرۃ اھل الکتاب	51
57	اہل کتاب کے جادوگروں کا بیان	51
58	السحرۃ	52
59	جادو کا بیان	52
60	احادیث نبویؐ اور جادو	55
61	جادوزدہ شخص سے جادو کو دور کرنا	56
62	جبت وطاغوت اور پاکستان	56

Marfat.com

63	کلام پاک میں جادو کا بیان	58
64	جادو کے جواز کی من گھڑت دلیلوں کا تجزیہ	62
65	جادو کا مہلک ترین استعمال	67
66	غور کیجیے	68
67	ہم اور ہماری جہالت	70
68	جادو سے کیا ہوتا ہے	71
69	ذات رسالت مآبؐ اور جادو	75
70	صحیح بخاری میں لکھا ہے	80
71	جادو کی حقیقت	82
72	جادوگر، جادو کے خریدار اور کفر پر مجبور ہو جانے والے	85
73	ان آیات پر غور کیجیے	87
74	سورۃ الفلق	92
75	سورۃ الناس	93
76	کلام پاک میں یوں لکھا ہے	96
77	تحقیق ستاریاں والی سرکار (علامات جبت جادو)	97
78	ابلیس کا طریقہ واردات	102
79	شیاطین کی پہچان	102
80	نشرہ کرنا	105
81	احتیاط	106
82	ضروری ہدایت	107
83	طاغوت کا نور	109

Marfat.com

84	جبت وطاغوت کے اثرات سے نجات کے اعمال	110
85	اھمیت	111
86	الفھار	111
87	الجبار	112
88	آیۃ الکرسی	113
89	دل اور ذکر	113
90	قیامت کے دن شیاطین اور جنات سے کام لینے والوں کا انجام	114
91	حدیث میں چند دلائل	115
92	حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں	115
93	حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں	116
94	حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں	116
95	شرک، جادو اور کفر	118
96	قرآنی دلائل	118
97	حدیث نبوی کے چند دلائل	120
98	شرح حدیث	121
99	اعتراض اور اس کا جواب	122
100	علماء کے اقوال	125
101	امام حازریؒ کا کہنا ہے	127
102	جادو کی اقسام	130
103	امام رازیؒ کے نزدیک جادو کی اقسام	130
104	اقسام جادو کے متعلق ایک وضاحت	132

Marfat.com

105	امام راغبؒ کے نزدیک اقسام جادو	132
106	شریعت اسلامیہ میں جادو کی اقسام	134
107	شریعت میں جادو کے متعلق فیصلہ	134
108	خلاصہ کلام	136
109	اہل کتاب کے جادوگر کا حکم	136
110	کیا جادو کا علاج جادو سے کیا جاسکتا ہے؟	137
111	کیا جادو کا علم سیکھنا درست ہے؟	138
112	جادو، کرامت اور معجزہ میں فرق	139
113	جادو و تحقیق میں مزید کمالات	141
114	فرمان نبویؐ	141
115	جادو کا علم	141
116	جادو کی تعریف	146
117	جادو کا اثر	148
118	جادو کی حقیقت	149
119	جادو کی تاریخ	154
120	جادو کی قسمیں	161
121	جنتر منتر پھونک کر جادو کا بیان	161
122	جنات شیاطین سے مدد لینا	163
123	ستاروں اور سیاروں کا اثر	163
124	مجازی قسمیں	165
125	نظر بندی یا فریب نظر	165

Marfat.com

126	ہپناٹزم اور سمریزم	165
127	دیگر اقسام	166
128	جادو کرنے کا طریقہ	167
129	پہلا طریقہ	167
130	دوسرا طریقہ	168
131	تیسرا طریقہ	168
132	چوتھا طریقہ	168
133	پانچواں طریقہ	168
134	چھٹا طریقہ	169
135	ساتواں طریقہ	169
136	جادو کے اثرات	170
137	جادو کا علاج	171
138	جادو	176
139	مسرت، خوف، غم	176
140	سوالیہ نشان	177
141	طلسم خانہ، جادو اور جہالت	177
142	کلید مل گئی	179
143	شعر صداقت	179
144	علم کی تعریف اور جادو	180
145	جادو کا جھوٹ	180
146	جادو مسلط کرنا	182

Marfat.com

147	موسیٰ علیہ السلام	184
148	کہانوں کا فال نکالنا	188
149	جادواور کالاعلم	189
150	جادوکہاں سے آیا	191
151	جادوگر	193
152	جادوگر کا خوف	194
153	نسمی کا خوف	196
154	جادو کی بادشاہی	197
155	فن اور تکنیک	198
156	جادو کی تکنیک دو شعبوں میں منقسم ہے	199
157	جادواور دقیانوسی باتیں	201
158	سفلی علم اور پتلے بنانا	205
159	جادواور مردے	207
160	بچوں کو گود لینے کی عجیب وغریب رسم	208
161	جادو سے علاج	209
162	آدم خور	213
163	پتھروں کی پوجا	214
164	قربانی کی رسم	215
165	جادوکا رقص	216
166	شکاری	219
167	عورت پر بے جا ظلم	221

Marfat.com

168	کالے علم سے مردوں سے کام لینا	225
169	جادو کے ذریعے چوری کرنا	226
170	قیمتی رنگ برنگے پتھر	228
171	کفن پوشی کی رسم	228
172	دنیا میں جادو کا رواج	230
173	انسان اور کائنات	241
174	جادو اور مذہب	242
175	فلسفہ جادوگر	243
176	جادوگر اور فلسفی دیوتا	244
177	خیالی خدا	246
178	انسان اور توہمات	252
179	مذہب، جھوٹے خدا اور جادو	253
180	جادوگر اور قبائل	259
181	جادوگر اور مایوسی	262
182	جادو کے پجاری	262
183	دیوتاؤں کے ہیرو	264
184	پروہت بھننا	266
185	جادو من مانی	267
186	جادوگروں کی خدا کو دھمکی	269
187	جادو اوتار ہے	274
188	منتر اور جادو	278

189	جادو کی دقیانوسی باتیں	280
190	جادو کا کرشمہ	282
191	کالی بلی اور موت کا گھر	283
192	جادوگر کا جانوروں کی شکل بدلنا	284
193	بددعاؤں کا اثر	285
194	جادو کی چھڑی	287
195	جادوگر بال نہ تراشتا	289
196	جادوگر اور ارواحِ حبشیہ	290
197	رچرڈ جانسن اور شعبدہ بازی	291
198	انسان سوزی	293
199	پتلے جلانے کا دستور اور بت پرستی	293
200	آدمیوں اور جانوروں کو جلانے کا دستور	294
201	جادوگروں کے تہوار	296
202	جادوگر کے جلوس	298
203	جادوگر کی قربانی	300
204	آدمیوں کو زندہ جلانا	302
205	بالڈر اور آکاس بیل کی پوجا	304
206	پودوں کی پوجا	305
207	جدید ڈاکٹر اور آکاس بیل	309
208	ڈروڈا آکاس بیل اور دقیہ نوسی عقیدہ	311
209	آکاس بیل جادو کی بیل	312

210	جہالت اورآ کاس بیل	315
211	خارجی روح کاتصورلوک کہانیوں میں	318
212	جادوکی بیوی	322
213	الہ دین کاچراغ اورشہزادی	323
214	جادوگراورشہزادی	326
215	دیواورجادوکاانڈہ	326
216	جادوکی ہرن	327
217	جادوگر،انڈہ اورجن کی کہانی	329
218	طلسمی مچھلی	333
219	جادوگرنی عورت سے ریچھ	335
220	خارجی روح کاتصورلوک ریتوں میں	337
221	خارجی روح بے جان چیزوں میں	337
222	جادوکادانت	338
223	جادوگراورجادوگرنی	340
224	خارجی روح پودوں میں	341
225	بچوں کی پیدائش پر پودے لگانے کارواج	342
226	خارجی روح جانوروں میں	344
227	خارجی روح اورشیر	347
228	آخری وقت اورروح	350
229	بیدل دیوکی کہانی	354
230	موت اوراحیاء کی رسمیں	357

Marfat.com

231	یورپ کے عقائد	357
232	نابالغ لڑکے اور جادو کے پودے	360
233	بھوت اور عورتیں	363
234	موت اور احیاء کا کھیل	367
235	رسموں کی توہم پرستی	370
236	روح نکلی یا نہیں؟	371
237	شاخِ زریں	373
238	عیسائیوں کا عقیدہ اور آکاس بیل	376
239	آکاس میل کا پودا اور دُلہن	381
240	سورج کی پہلی کرن	383
241	مہادیوتا کا تصور	386
242	نیمی پر ایک وداعی نظر	389
243	پرکا بگلہ کیسے	389
244	دیومالا کا مطالعہ کیوں؟	394
245	اسلام، دیومالا اور جادو	397
246	یونان کا عہد جاہلیت اور دیومالا کا ارتقاء	414
247	حسن، صداقت اور عقیدت	415
248	یونانی دیومالا کے ماخذ	417
249	عہد جاہلیت	422
250	ناگ پوجا	427
251	زعیم مردہ اور زندہ	434

252	غیر معمولی زعیم۔ ہیرا کلیز	436
253	زعیم خداؤں کا خوف	438
254	استخارہ	439
255	ملیچھ، پلیدلوگ	440
256	بدروحیں اور بھوت پریت	440
257	چند آفتیں	442
258	رب الخمر کے خدام	444
259	نیا اور پرانا خانگی نظام	448
260	اُلمپس، نیا مرکز فکر و نظر	456
261	ہیرا	457
262	ایتھ ای نی	458
263	افرودائتی	460
264	عظیم مقامی خواتین	463
265	زیوس کا پہلا ہتھیار عورت	464
266	ایک اہم خانقاہ	
267	حرف آخر	
268	کتابیات	

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆دیباچہ☆

وقول اللہ تعالیٰ ولکن الشیاطین کفرو یعلمون الناس السحر وما انزل علی الملکین ببابل ھاروت وماروت الی قولہ من خلاق وقولہ ولایفلح الساحر حرحیث اتی وقولہ افتاتون السحر وانتم تبصرون وقولہ یخیل الیہ من سحر ھم انھا تسعی وقولہ ومن شر النفاسات فی العقدو انفاثات السواحر تسحرون تعمون.

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد! لیکن شیطانوں نے کفر کیا وہ لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر نازل ہوا، من خلاق تک اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، جادوگر جہاں بھی آئے کامیاب نہیں۔ کیا تم جادو کرتے ہو، حالانکہ تم دیکھتے ہو، ان کے جادو سے یہ خیال ہوتا تھا کہ وہ حرکت کرتے ہیں اور عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں نفاثات جادوگر عورتیں تسحرون بمعنیٰ تعمون ہے۔

جادو کے لیے عربی زبان میں سحر کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کی تعریف علماء نے یوں کی ہے اللیث کہتے ہیں۔ ''سحر وہ عمل ہے جس میں پہلے شیطان کا قرب حاصل کیا جاتا ہے اور پھر اس سے مدد لی جاتی ہے۔''

الازہری کہتے ہیں ''سحر دراصل کسی چیز کو اس کی حقیقت سے پھیر دینے کا نام ہے۔(۲)

اور ابن منظور اس کی توجیہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''ساحر (جادوگر) جب باطل کو حق

Marfat.com

بنا کر پیش کرتا ہے اور کسی چیز کو اس کی حقیقت سے ہٹ کر سامنے لاتا ہے تو گویا وہ اسے دینی حقیقت سے پھیر دیتا ہے۔(۳)

ابن عائشہ سے مروی ہے کہ ''عربوں نے جادو کا نام سحر اس لیے رکھا ہے کہ یہ تندرستی کو بیماری میں بدل دیتا ہے۔''(۴)

ابن فارس سحر کے متعلق کہتے ہیں ایک قوم کا خیال یہ ہے کہ سحر باطل کو حق کی شکل میں پیش کرتا ہے''(۵)

المعجم الوسیط میں سحر، کی تعریف یوں ہے'' سحر وہ ہوتا ہے جس کی بنیاد لطیف اور انتہائی باریک ہو۔''(۶)

صاحب محیط المحیط کہتے ہیں ''سحر یہ ہے کہ کسی چیز کو بہت خوبصورت بنا کر پیش کیا جائے تا کہ لوگ اس سے حیران ہو کر رہ جائیں(۷)

سحر

امام فخر الدین الرازی کہتے ہیں شرعی اصلاح میں سحر کی تعریف کچھ اس طرح سے کی گئی ہے:

''شریعت کے عرف میں ''سحر'' جادو ہر اس کام کے ساتھ مخصوص ہے جس کا سبب مخفی ہو۔ اسے اس کی اصل حقیقت سے ہٹ کر پیش کیا جائے اور دھوکہ دہی اس میں نمایاں ہو۔''

امام ابن قدامہ المقدسی کہتے ہیں۔

''جادو'' ایسی گرہوں اور ایسے دم درود اور الفاظ کا نام ہے جنہیں بولا یا لکھا جائے، یا یہ کہ جادوگر ایسا عمل کرے جس سے اس شخص کا بدن یا دل یا عقل متاثر ہو جائے جس پر جادو کرنا مقصود ہو۔''

اور جادو واقعتہً اثر رکھتا ہے چنانچہ جادو سے کوئی شخص قتل بھی ہو سکتا ہے، بیمار بھی ہو سکتا ہے اور اپنی بیوی کے قرب سے عاجز بھی آ سکتا ہے بلکہ جادو خاوند بیوی کے درمیان جدائی بھی ڈال سکتا ہے اور ایک دوسرے کے دل میں نفرت بھی پیدا کر سکتا ہے اور محبت بھی۔(۹)

امام ابن قیم کہتے ہیں

Marfat.com

''جادو ارواح خبیثہ کے اثر ونفوذ سے مرکب ہوتا ہے جس سے بشری طبائع متاثر ہو جاتی ہیں۔(۱۰)

غرض سحر جادوگر اور شیطان کے درمیان ہونے والے ایک معاہدے کا نام ہے جس کی بناء پر جادوگر کچھ حرام اور شرکیہ امور کا ارتکاب کرتا ہے اور شیطان اس کے بدلے میں جادوگر کی مدد کرتا ہے اور اس کے مطالبات کو پورا کرتا ہے۔

شیطان کو راضی کرنے اور اس کا تقرب حاصل کرنے کے لئے جادوگروں کے مختلف وسائل ہیں چنانچہ بعض جادوگر اس مقصد کے لئے سورۃ فاتحہ کو الٹا لکھتے ہیں اور کچھ بغیر وضو کے نماز پڑھتے ہیں اور کچھ ہمیشہ حالت جنابت میں رہتے ہیں اور کچھ جادوگروں کو شیطان کے لیے جانور ذبح کرنا پڑتے ہیں۔اور وہ بھی بسم اللہ پڑھے بغیر اور ذبح شدہ جانور کو ایسی جگہ پر پھینکنا پڑتا ہے جس کو خود شیطان طے کرتا ہے۔

بعض جادوگر ستاروں کو سجدہ کرتے ہیں اور ان سے مخاطب ہوتے ہیں اور بعض کو اپنی ماں یا بیٹی سے زنا کرنا پڑتا ہے اور کچھ کو عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں ایسے الفاظ لکھنا پڑتے ہیں جن میں کفریہ معانی پائے جاتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ شیطان جادوگر سے پہلے کوئی حرام کرواتا ہے پھر اس کی مدد اور خدمت کرتا ہے۔چنانچہ جادوگر جتنا بڑا کفریہ کام کرے گا شیطان اتنا زیادہ اس کا فرمانبردار ہوگا۔اور اس کے مطالبات کو پورا کرنے میں جلدی کرے گا،اور جب جادوگر شیطان کے بتائے ہوئے کفریہ کاموں کو بجالانے میں کوتاہی کرے گا،شیطان بھی اس کی خدمت کرنے سے رک جائے گا اور اس کا نافرمان بن جائے گا۔سو جادوگر اور شیطان ایسے ساتھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر ہی آپس میں ملتے ہیں اور آپ جب کسی جادوگر کے چہرے کی طرف دیکھیں گے تو آپ کو میری یہ باتیں یقیناً دست معلوم ہوں گی کیونکہ اس کے چہرے پر کفر کا اندھیرا یوں چھایا ہوتا ہے گویا وہ سیاہ بادل ہو۔

اگر آپ کسی جادوگر کو قریب سے جانتے ہوں تو یقیناً اسے زبوں حالی کا شکار پائیں گے۔وہ اپنی بیوی،اپنی اولاد حتیٰ کہ اپنے آپ سے تنگ آچکا ہوتا ہے۔اسے سکون کی نیند نصیب نہیں ہوتی اور

اس پر مستزاد یہ کہ شیطان خود اس کے بیوی بچوں کو اکثر و بیشتر ایذا دیتے رہتے ہیں اور ان کے درمیان شدید اختلافات پیدا کر دیتے ہیں۔

سچ فرمایا ہے اللہ رب العزت نے کہ

ومن اغرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا.

اور جس نے میرے دین سے منہ موڑ لیا دنیا میں اس کی زندگی تنگ گزرے گی

(بحوالہ العارم البستار فی التعدی للسحرۃ الاشرار)

جن، شیطان اور جادو کے درمیان بہت گہرا تعلق ہوتا ہے، بلکہ جادو کی بنیاد ہی جنات اور شیاطین ہیں، بعض لوگ جنات کے وجود کا انکار کرتے ہیں اور اسی بنیاد پر جادو کی تاثیر کے قائل نہیں، اس لیے پہلے جنات وشیاطین کے وجود پر دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔

(۱) واذصرفنا الیک نفرا من الجن یستمعون القرآن(۱۲).

''اور یاد کیجئے جب ہم کئی جنوں کو تیرے پاس پھیر کر لائے۔''

(۲) یامعشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم یقضون علیکم آیاتی وینذرو نکم لقاء یومکم هذا(۱۳).

''جنوں اور آدمیو! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے جو میری آیتیں تم کو پڑھ کر سناتے اور اس دن کے سامنے سے تم ڈرتے''۔

(۱) قل اوحی الی انه استمع من الجن فقالو اناسمعنا قرآنا عجبا(۱۴)

''کہہ دیجئے مجھے یہ وحی آئی ہے کہ جنات میں سے چند شخصوں نے مجھ سے قرآن سنا، پھر کہنے لگے ہم نے ایک عجیب قرآن سنا۔''

(۴) وانه کان رجال من الانس یعوزون برجال من الجن فزادوهم رهقا(۱۵)

''اور (ہوا یہ کہ) بعض آدم زاد لوگ کچھ جنوں کی پناہ لیتے تھے جس سے

ان کا دماغ اور چڑھ گیا۔"

(۵)انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسرو یصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلاۃ فھل انتم منتھون(۱۶).

"شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے سے تم میں آپس میں دشمنی اور کینہ پیدا کردے۔

جب اسلام نے حیات وکائنات کی سچائیوں کو سادہ اور فطری انداز میں پیش کیا روزمرہ کی زندگی کو ریتوں رسموں کی بھیڑ میں سے نکالا، معمولات کو صحیح سمت دی، بھیڑ چھٹی اور زندگی سہل ہوگئی۔تو دین ساحری کی بنیاد ہل گئی، آدمی ہلکا پھلکا ہوا اور تازہ دم ہوکر نکلا تو بحروبر کی راہیں اس پر آسان ہوگئیں اس لئے میں اسلام اور دین ساحری کے تقابلی مطالعے کو ضروری سمجھتا ہوں انسان بری طرح پھندوں میں الجھا ہوا تھا اس کے پھندے کاٹے نہ کٹ رہے تھے پھر کائنات کے خالق نے رحم فرمایا اور اپنے آخری پیغمبر محمد مصطفیٰ ﷺ کو نازل کیا۔آپ ﷺ نے ہزار مصیبتیں جھیلیں جان خطرے میں ڈالی اور ۶۳ سال کی جدوجہد میں آدمی کو پروہتوں..... قبائلی سرداروں اور ساحروں کی گرفت سے آزاد کیا۔

آج اگر پھر مفاد پرستوں، جعلی پیروں، وڈیروں اور جاہل پیشواؤں نے لوگوں کو اوہام دوساوس میں گرفتار کردیا قبلے کی سمت غلط کرکے انہیں ماضی کی رسوم وقیود میں پھانسا ہے تو پھر اس کا ایک ہی علاج ہے۔بھولا ہوا سبق یاد دلایا جائے پھر قرآن سے رجوع کیا جائے، سنت نبوی کی پیروی کی جائے یہی نجات اور قوت کا راستہ ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہوا ٹھیک ہوا کام کرنے، آگے بڑھنے اور پروان چڑھنے کے لئے کہیں نہ کہیں سے آغاز کرنا ہی پڑتا ہے، اگر آدمی بے حس وحرکت رہتا، عقل وشعور کی آنکھیں بند کئے قدرت کے تماشے دیکھتا رہتا اور گردوپیش کو سمجھنے کی صحیح یا غلط کوشش نہ کرتا تو پتھر کی طرح ایک ہی جگہ گڑا رہتا اور منشائے ایزدی کو فوت کر بیٹھتا۔خالق نے تشویش، تجسس اور تذبذب کو انسانی

Marfat.com

فطرت میں داخل کیا ہے وہ جو کچھ دیکھتا اس سے اپنا رشتہ دریافت کرتا اور پھر تعلق قائم کرتا۔ وہ ہر چیز کی ماہیت سمجھتا اور اسے کام میں لانا چاہتا شروع میں اس کا سرمایہ شعور قلیل تھا چنانچہ اس نے اپنی بساط کے مطابق قدرت کی اٹل، امٹ لاثانی اور لاانتہا قوتوں کو سمجھنے نیز ان سے رشتہ جوڑنے کی سعی کی اس نے گیند تو لڑھکایا اور پھر جوں جوں تجربہ اور مشاہدہ بڑھتا گیا۔ غور وفکر کے دروازے کھلتے گئے آدمی غیر یقینی اور مبہم دنیا میں داخل ہوتا گیا حتیٰ کہ اس نے توہمات وقیاسات اور بے معنی خوف کو مسترد کر دیا وہ سچے مالک تک پہنچ گیا۔ وہ اندھیروں سے چلا اور روشنیوں تک پہنچا۔ اسے ایک نئی معاشرتی قدر ملی جسے مذہب کہا جاتا ہے۔ مذہب میں بھی ایک شعبہ ایسا ہے جس کا تعلق شعور سے نہیں بلکہ وجدان سے ہے روحانی تجربات اور قلبی واردات کا مسئلہ بیحد پیچیدہ اور کافی حد تک نا قابل فہم ہے تاہم مذہب نے معین خطوط کھینچ دیئے ہیں اور امر ونواہی مقرر کر دیئے ہیں اور توہمات کی دنیا سے باہر نکال لیا ہے اصل خرابی توہمات اور قیاسات کی تھی پھر عہد اول کے انسان نے مانا کی حقیقت کو صحیح طور پر نہ سمجھا۔ ہر چیز میں خدائے مطلق نے کوئی نہ کوئی تاثیر پیدا کی ہے کوئی نہ کوئی وصف رکھا ہے یہ تاثیر اور وصف انسان ہی کی خاطر ہے کیونکہ تمام کائنات اسی کے لئے معرض وجود میں آئی اور اسی لئے ہمیں کائنات کی تسخیر کی قوت پیدا ہے جہاں تک راسخ الاعتقاد لوگوں کا تعلق ہے وہ جادو عملیات اور ٹونوں ٹوٹکوں کی جبت کے قریب تک نہیں بھٹکتے لیکن ان لوگوں کا کیا کیا جائے جن میں توہم پرستی بڑی شدت سے موجود ہے۔ جو ضعیف الاعتقادی کا شکار ہیں دراصل جب غلط تعلیم اور غلط ماحول میسر آئے قوت ارادی اور قوت عمل کمزور ہو جائیں تو ضعیف الاعتقادی ابھر آتی ہے کبھی کبھی مصائب کا طوفان بھی عقل وحواس کو مفلوج کر دیتا ہے اور پھر آدمی اپنے پروردگار سے برگشتہ اور اوہام میں گرفتار ہو جاتا ہے مذہب کی آمد سے وہ پہلی سی صورت حالی تو نہ رہی جہاں جہاں مذہب کا عمل دخل ہے وہاں وہاں جادو کا پتہ کٹ گیا ہے اور اسے سرکاری سرپرستی سے محروم ہونا پڑا۔ مذہب نے سحر زدہ لوگوں کے خوف کی ترفیع کی اور اسے خوف خدا سے بدل دیا، خوف کی دونوں صورتیں اخلاقی نقطہ نظر سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں پہلی اگر منفی اور تخریبی قدر ہے تو دوسری مثبت اور تعمیری خوف خدا سے مراد یہ ہے کہ آدمی ظلم

Marfat.com

اورناانصافی سے دستکش ہورحم وکرم کی عادت ڈالے اور بنی نوع آدم کو بھلائی کا کام کرے۔ خدا سے ڈرے اور غرور وتکبر پر تکیہ نہ کرے خود کو دوسروں پر ترجیح نہ دے۔ مذہب نے انسان کی وہ زنجیریں توڑ دیں جو اس نے خواہ مخواہ پہن لی تھیں۔ اور جن کی وجہ سے چلنا پھرنا دوبھر ہو گیا تھا۔

یوں تو ساحر نے بھی فطرت ہی کا سہارا لیا اس نے بھی اصولی فطرت سمجھنے اور ان پر چلنے ہی کی سعی کی لیکن وہ اصلیت نہ پاسکا۔ یہ ظاہر وہ مظاہر قدرت پر اثر انداز ہونا چاہتا عملیات اور رسمیات کی مدد سے آئین اشیا اور نظام کائنات کو اپنے ڈھب پر لانا چاہتا قدرت اور اشیائے کائنات اور حیات ہی اس کے نشانے ہوتے لیکن دراصل اس کے ہتھکنڈے ذہن انسانی پر اثر انداز ہوتے آئین قدرت بدلے یا نہ بدلے لیکن ذہن انسانی ضرورت بدل جاتا۔

ساحر کی سب سے بڑی دریافت جس پر اس کی کرامات کا دارومدار رہا اصول تسلسل ہے بقول فریزر اپنے طور پر اصول تسلسل خوب ہیں اور جس طور ذہن انسانی کام کرتا ہے اس کے لئے لابدی ہیں اگر انہیں واجبا کام میں لایا جائے تو نتیجہ علم ہے اور اگر غلط طور پر برتا جائے تو حاصل جادو ہے جو سائنس کی حرامی بہن ہے۔

روز اول ہی سے انسان کائنات کا بھید معلوم اور اس میں اپنا مقام متعین کرنے کے درپے ہے وہ ایسے قوانین جاننا چاہتا ہے جن کی مدد سے نظام قدرت کو اپنے حق میں کرلے اور مظاہر قدرت سے فائدہ اٹھائے۔ ساحر نے قدرت کو اس طور سمجھا کہ خداؤں، بدروحوں، زندوں، مردوں، درختوں، جانوروں اور جواہرات کو بھی ان کا وسیلہ اور ایجنٹ مقرر کرلیا۔ مذہب نے اس سے انحراف کیا اور نیا نظریاتی نظام دیا جو زیادہ منطقی، زیادہ قابل قبول حقیقی، سادہ اور سہل تھا اس نظریاتی انقلاب سے سحریات اور ریت کے پیچ در پیچ ایوان ڈھے گئے عبادات کے معمولی طریقے بروئے کار ہوئے یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ محض نظریے کی بات نہ تھی محض عقید خواہ وہ کتنا ہی پختہ کیوں نہ ہو اس وقت تک نامکمل ہے۔ جب تک اس کے ساتھ عمل کی چاشنی نہ ہو۔ لسانی اقرار اور قلبی تصدیق سے جذبہ ایمان بیدار ہوتا ہے اور پھر آدمی ایمان کی مشعل لے کر چلتا ہے تقویٰ اس کا راستہ ہے نیکی کہ روز اول سے ایک واضح قدر اور واضح صداقت ہے اس کی سچی رہبر ہے نیک

Marfat.com

اعمال کہ مثبت اور تعمیری ہوتے ہیں اس کا خاصہ ہیں مذہب نے معاشرے اور تہذیب کی تشکیل تعمیر کو آسان کیا۔اس کی عملی افادیت کے پیش نظر جادو نے راستہ چھوڑ دیا مذہب کے اصول سے جو تزکیہ نفس ہوتا جادو اس سے قاصر تھا مذہب نے معاشرے میں عدل وانصاف کی اقدار کو رواج دیا۔

جادو کی مذمت اور مذہب کی تعریف وتوصیف بجا لیکن تلخ حقائق نظر انداز نہیں کئے جاسکتے۔

سب سے زیادہ سائنٹیفک، معقولیت کا حامل، ترقی پسند اور آخری مذہب وہ ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا، اس کا سلسلہ دین ابراہیم سے ملتا ہے اور سامانی رسل وانبیاء کے ادیان کی آخری ارتقاء پذیر سورت ہے زوال سحر وطلسم سے طلوع مذہب تک ہر قسم کا دجل وفریب چلا لیکن مذہب کا دور بھی مفاد پرستوں اور فتنہ پردازوں کی دستبرد سے محفوظ نہیں رہا۔تعصب نے ہمیشہ مذہب کے کشادہ اور نرم وگداز سینے میں خنجر بھونکے ضعیف الاعتقادی رہ رہ کر اس کا پٹڑا کرتی رہتی صرف نظریئے ہی میں تحریف نہیں ہوئی بلکہ عمل میں بھی ہوئی مذہب ایک ایسا نظام عمل اور دستور حیات تھا جس سے بندہ بندے سے قریب آتا اور پروردگار عالم سے مل جاتا تھا لیکن منافقین کی جعلسازیوں سے پھر وہی رسم وقیود نمودار ہوگئیں جن کی بیخ کنی کی گئی تھی ان مفاد پرستوں نے مذہب کو پھر آباواجداد کے تعصّباب توہمات اور فرسودہ نظریات سے معمور کر دیا مذہب میں ہر قسم کی تحریف کی اور اس کی شکل وصورت مسخ کر دی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں شرک اور بدت سے اور جادو جیسے گناہ کبیرہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆مصنف ومولف:۔مخدوم ابرار احمد خان گیلانی☆

☆کلیر کا ستارہ، ستاریاں والی سرکار☆

(خادم دربار کلیر شریف)

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہُ وَاحَدَھُو لاَشریک کے حضور مصنف (کلیرّ کا ستارہ) کی التجاء

اے خداوند افاطر اسماء! میں تیرے برترین اور روشن ترین مطالع غبت کا واسطہ دے کر درخواست کرتا ہوں کہ تو میری نماز کو ایسی آگ بنادے جو ان پردوں کو جلا ڈالے جو مجھے تیرے جلوہ جمال کی دید سے روک رہے ہیں اور میری نماز کو ایسا نور بنادے جو مجھے تیرے دریائے وصال کی جانب لے جائے۔

اے تمام جہانوں کے مقصود! اور تمام قوموں کے محبوب! تو دیکھ رہا ہے کہ میں تیری جانب متوجہ ہوں۔ تیرے سوا سب سے الگ ہوں۔ میں تیری اس رسی کو تھامے ہوئے ہوں جس کی حرکت سے تمام جہاں حرکت میں ہے۔ اے پروردگار! میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا فرزند ہوں۔ میں تیری منشاء اور تیرے ارادے کے سامنے دست بستہ حاضر ہوں اور میں وہی چاہتا ہوں جو تو پسند فرمائے۔ میں تیرے دریائے رحمت اور تیرے آفتاب فضل کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنے بندے سے وہی معاملہ کر جو تیری رضا و پسندیدگی کے مطابق ہو۔ تیری اس عزت کی قسم جو ذکر و ثناء سے پاک ہے۔ اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو میری خواہشوں اور میرے کاموں کو نہ دیکھ بلکہ اپنے اس ارادہ پر نظر فرما جو تمام آسمانوں اور زمینوں کو گھیرے ہوئے ہے۔ اے تمام قوموں کے مالک! تیرے اسم اعظم کی قسم، میں وہی چاہتا ہوں جو تو چاہتا ہے اور وہی پسند کرتا ہوں جو تجھے پسند ہے۔

تو پاک ہے اس سے کہ کسی اور کی توصیف سے موصوف ہو یا اپنے سوا کسی اور کے عرفان سے شناخت کیا جائے۔

اے میرے پروردگار! میری نماز کو زندگی کا آب کوثر بنادے تا کہ اس کے ذریعے میری ہستی تیری دائمی سلطنت کے ساتھ قائم رہے اور تیرے ہر ایک عالم میں میرا وجود تیرا ذکر کرتا رہے۔

اے وہ کہ تیرے ہجر میں دل وجگر گھلے جارہے ہیں اور تیری محبت اور تیرے نور سے شعلے پوری دنیا میں بھڑک رہے ہیں۔ میں تیرے اس نام کا واسطہ دیتا ہوں جس کے ذریعے تو نے تمام عالم کو مسخر کر رکھا ہے۔ اے سب جانوں کے مالک! تو مجھے اپنے پاس کی نعمتوں سے محروم نہ رکھ۔

اے پروردگار! تو دیکھ رہا ہے کہ مسافر اپنے وطن اعلیٰ کی طرف تیزی سے دوڑا چلا جارہا ہے۔ جہاں تیرے مجسمہ عظمت کا سایہ اور جوار رحمت ہے۔ گناہگار تیرے دریائے مغفرت کی سمت اور دلیل تیرے بساط عزت کی طرف بڑھ رہا ہے اور فقیر تیرے افق غناء کی جانب متوجہ ہے۔ جو کچھ تو چاہتا ہے، اس میں تیرا حکم نافذ ہوتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اپنے کام میں قابل ستائش ہے اور تیرا حکم واجب التسلیم ہے اور تو اپنے کام میں خود مختار ہے۔

اے میرے خدا! تو دیکھ رہا ہے کہ میرے وجود میں میری روح تیری عبادت کے شوق اور تیری یاد اور تیری مدح سرائی میں سرشار ہو رہی ہے اور اس بات کی گواہی دے رہی ہے جس کی گواہی تیری زبان امر نے اپنے ملکوت بیان اور جبروت علم میں ادا فرمائی۔ اے پروردگار! مجھے یہ بات بہت محبوب ہے کہ اس جگہ میں تیرے پاس کی سب چیزیں تجھ سے مانگ لوں کہ اس میں میرے فقر کا اظہار اور تیری بخشش وغنا کا بلند اعلان ہے اور میرے عجز کی شہرت اور تیری قدرت و اقتدار کی نمود ہے۔

تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو مالک اور بخشش والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو آغاز انجام کا مالک ہے۔ اے میرے اللہ واحدہ لاشریک! تیری درگزر نے مجھے جری اور تیرے رحمت نے مجھے قوی بنادیا ہے۔ تیری آواز نے مجھے جگادیا۔ تیرے فضل نے مجھے کھڑا کر دیا ہے اور تیری طرف رہبری کی ہے ورنہ میری کیا حیثیت ہے۔ تیرے مدین قرب کے دروازے کھڑا ہو سکتا یا تیرے آسمان ارادہ کے افق سے چمکنے والے انوار کی جانب متوجہ ہو سکتا۔ اے میرے اللہ وحدہ لاشریک! تو دیکھتا ہے کہ گدائے مسکین تیرا دروازہ فضل کھٹکھٹا رہا ہے۔

Marfat.com

اور فنا کا پتلا تیری بخشش کے ہاتھوں سے کوثر بقا کا خواستگار ہے۔اے مالک اسماء! ہر حال میں تیرا حکم نافذ ہے اور اے خالق سماء! میرا فرض تسلیم ورضا ہے۔

تو پاک ہے اس سے کہ مقرب لوگوں کے اذکار کی تیرے آسمان قرب تک رسائی ہو سکے یا مجلسین کے دلوں کے پرند تیرے دروازہ کی دہلیز تک پہنچ سکیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو صفات سے مقدس اور اسماء سے منزہ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔تو سب سے زیادہ برتر اور سب سے زیادہ روشن ہے۔

میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جس کی گواہی تمام اشعار اور ملا اعلیٰ، مساکنان منت علیا اور پھر اٹھارہ ہزار مخلوق اپنی زبان عظمت سے دے رہی ہے۔اے خدائے ذوالجلال بے شک تو ہی خدا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ جو ظاہر ہوا ہے وہ پوشیدہ راز اور چھپا ہوا بھید ہے جس کے ذریعے کام اپنے رکن زانوں سے مل گیا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک وہ وہی ہے جس کا ذکر قلم اعلیٰ سے مرقوم اور پروردگار عرش وفرش کی کتابوں میں مذکور ہے۔

اے وحدہ لاشریک! اور اے مالک غیب وشہود تو میرے بہتے ہوئے آنسو اور میرے ٹھنڈے سانس دیکھ رہا ہے اور میری چیخ وپکار اور میرے دل کی زاری سن رہا ہے۔تیری عزت کی قسم! میری خطا کاریوں نے مجھے تیرے تقرب سے دور کر دیا اور میرے گناہوں نے مجھے تیری ساحت قدس میں پہنچنے سے روک دیا ہے۔اے میرے رب! تیری محبت نے مجھے مالا مال کر دیا۔تیری جدائی نے مجھے مار ڈالا۔تیری دوری نے مجھے جلا ڈالا۔میں تیرے اصفیائی لبیک لبیک کو وسیلہ ٹھہراتا ہوں اور تیری ولی کی نصیحات اور تیری صبح ظہور کی خوشگوار ہواؤں کا واسطہ دیتا ہوں تو میرے لئے اپنے جمال کا دیدار اور اپنی کتاب پر عمل کرنے کی توفیق مقدر فرما دے۔

اے میرے خدا وحدہ لاشریک! تیری حمد ہو کہ تو نے مجھے اپنی یاد، اپنی تعریف کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور مجھے اپنے مشرق آیات کی شناخت بخشی اور تو نے اپنی ربوبیت کے سامنے جھکنے والا بنایا اور اپنی الوہیت کے روبرو مؤدب اور تیری زبان عظمت سے جو کچھ ظاہر ہو، اس کا اقرار کرنے والا بنایا۔

اے میرے اللہ وحدہٗ لاشریک! میرے گناہوں نے میری کمر توڑ دی اور میری غفلت نے مجھے تباہ کر دیا۔ میں جب اپنی بدعملی اور تیرے حسن معاملہ کو سوچتا ہوں تو میرا جگر پگھل جاتا ہے اور میری رگوں میں خون ابلتا ہے۔ اے رب العالمین! تیرے جمال کی قسم! تیری طرف منہ کرتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے اور تیرے آسمان بخشش کی طرف امید کے ہاتھ اٹھتے ہوئے خجالت کے سبب بوجھل ہو رہے ہیں۔ اے میرے رب! تو دیکھ رہا ہے میرے آنسو مجھے ذکر و ثناء سے روک رہے ہیں۔ اے عرش و فرش کے وحدہ لاشریک خدا! میں تیری بادشاہت کے نشانات اور جبروت کے بھیدوں کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ تو اپنے اولیاء کے ساتھ وہ معاملہ کر جو تیرے بخشش شایان شان ہو اور جو تیرے فضل کے لئے زیبا ہو۔ اے پاک ہستی اے پوشیدہ اور ظاہر جہان کے بادشاہ۔

اے وحدہ لاشریک میں بھی اس امر کی گواہی دیتا ہوں جس کی گواہی تیرے برگزیدہ بندوں نے دی ہے اور ان باتوں کا اقرار کرتا ہوں جس کا اقرار خلد بریں کے رہنے والوں اور تیرے عرش عظیم کا طواف کرنے والے کر چکے ہیں۔ اے رب العالمین! زمین و آسمان کی بادشاہت تیرے ہی لئے ہے۔

اے میرے پروردگار! میرے ہاتھوں کو مضبوط کر دے تا کہ وہ تیری کتاب کو ایسی استقامت سے تھام لیں کہ تمام جہاں کے لشکر بھی نہ چھڑا سکیں پھر ان ہاتھوں کو ان چیزوں میں دخل اندازی کرنے سے محفوظ رکھ جو ان کی ملکیت نہیں ہے۔ بے شک تو مقتدر اور قدیر ہے۔

اے خدائے ذوالجلال! میں تیری طرف متوجہ ہوا ہوں۔ اپنے نور کی روشنیوں سے میرے مذکور روشن کر دے پھر اسے غیر کی طرف متوجہ ہونے سے بچائے رکھ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ عالم امر اسی کے ہیں اور سب مخلوق اسی کی ہے۔ جس نے اس مشرق ظہور میں اپنے آخری نبی محمد ﷺ کو ظاہر فرمایا جس کے ذریعے افق اعلیٰ روشن ہو گیا اور تمام عالم اور زمین و آسمان میں ندا بلند ہوئی کہ حق آ پہنچا۔ ملک و ملکوت اور عزت و جبروت خدا کے ہی لئے ہے اور تمام عالم کو مولیٰ اور عرش و فرش کا مالک ہے۔

Marfat.com

اے میرے خدا! میرے اور میرے ماسوا سب کے ذکر سے تو پاک ہے۔ میرے توصیف کرنے سے اور تمام آسمانوں اور زمینوں کے رہنے والوں کی تعریف کرنے سے تو بالاتر ہے۔

میں تیری یگانگت و یکتائی کی گواہی دیتا ہوں کہ بے شک تو ہی خدا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے اپنے امر ظاہر فرمایا اور اپنا عہد پورا کر دیا اور آسمانوں اور زمینوں کے رہنے والوں کے لئے اپنے فضل کا دروازہ کھول دیا۔ رحمت و سلامتی اور تحسینہ و روشنی تیرے ان اولیاء پر جنہیں دنیا کی رنگا رنگت واقعات تیری طرف بڑھنے سے نہ روک سکے اور انہوں نے اس چیز کی امید میں جو تیرے پاس ہے، اپنا سب کچھ خرچ کر دیا۔ بے شک تو بخشنے والا اور کرم فرمانے والا ہے۔

میں تیری واحدانیت اور یکتائی کی شہادت دیتا ہوں اور یہ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

میں شہادت دیتا ہوں اے میرے معبود کہ تو نے مجھے اپنے عرفان اور عبادت کے لئے پیدا کیا۔ میں اس وقت اپنی عاجزی اور تیری قوت اور اپنے ضعف اور تیرے اقتدار اور اپنے فقر اور تیری غنا کی۔

گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی حی القیوم ہے۔

اے اللہ وحدہ لاشریک! یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا فرزند، محمدؐ اور تجھ پر اور تیری آیات پر ایمان لایا اور تیرے ماسوا سے منقطع ہو کر تیری جانب متوجہ ہوا۔ بے شک تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم والا ہے۔ اے بندوں کے گناہوں کو بخشنے والے اور ان کے عیبوں پر پردہ ڈالنے والے تو اس بندے کے ساتھ ایسا معاملہ کر جو تیرے آسمان بخشش اور دریائے فضل کے لائق ہے اور اسے اپنے رحمت کبریٰ کے سایہ میں داخل فرما جو زمین و آسمان کی بنیاد سے بھی پہلے تھے۔ کوئی اور معبود نہیں مگر تو جو غفور و کریم ہے۔ عرش و فرش پر تیری ہی بادشاہی ہے اور سب تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔ کون ہے وہ جو تیرے سوا کسی کی بخشش کر سکے۔ میرے گناہوں کی طرف نہ دیکھ اپنی رحمت کی طرف دیکھ۔

یقیناً ہم سب اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔
یقیناً ہم سب اللہ کے لئے سربہ سجود ہیں۔
یقیناً ہم سب اللہ کے لئے تابعدار وفرمانبردار ہیں۔
یقیناً ہم سب اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں۔

یا اللہ تیرے شایانِ شان میرے پاس الفاظ نہیں جو تیری عظمت وکبریائی بیان کر سکے۔ میں نے جو کچھ لکھا ہے، اسے اپنے حضور قبول فرما اور مجھ سے کچھ بھول چوک ہوگئی ہو، اسے معاف فرما۔ بے شک تو غفور ورحیم اور رحم فرمانے والا ہے۔

☆☆☆☆☆

حرف آغاز

☆قرآن کی پکار مسلمانوں سے☆

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویز بنایا جاتا ہوں دُھو دُھو کے پلایا جاتا ہوں
جزدان حریر و ریشم کے اور پھُول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے خوشبو میں بسایا جاتا ہوں
جیسے کسی طوطے مینا کو کچھ بول سکھائے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں اس طرح سکھایا جاتا ہوں
جب قول و قسم لینے کیلئے تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے ہاتھوں پہ اٹھایا جاتا ہوں
دل سوز سے خالی رہتے ہیں آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں
کہنے کو میں اِک جلسہ میں پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں
نیکی پہ بدی کا غلبہ ہے سچائی سے بڑھ کر دھوکا ہے
اک بار ہنسایا جاتا ہوں سو بار رلایا جاتا ہوں
یہ میری عقیدت کے وعدے قانوں پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں ایسے بھی ستایا جاتا ہوں
ہر فرقہ میری آیتوں سے اپنے معلق کو منوانا ہے
دُکھ اس بات کا لیکن محبت پھر بھی نہ پاتا ہے
اللہ کا کلام ہوں میں محمدؐ پر اترا ہوں میں جبرائیلؑ مجھ کو لائے تھے
اہل بیت صحابہ اور اولیاء کی محبت کے صدقے کفر و شرک والوں کو ایمان پے لے آتا ہوں
میری شان کو کربلا کے ستاروں سے پوچھو علیؓ و فاطمہؓ کے دلاروں سے پوچھو
کربل کے میدان میں حسینؓ کی شکل و صورت میں نیزے پہ سنایا جاتا ہوا

(کلیّر کا ستارہ)

Marfat.com

باب السحر

وقول الله تعالیٰ ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر ومآ اُنزل علی الملکین ببابل ھاروت و ماروت الیٰ قولہ من خلاق وقولھولا یضح الساحرحیث اتی وقولہ افتاتون السحر وانتم تبصرون وقولہ یخیل الیہ من سحرھم انھا تسعی وقولہ ومن شر النفاسات فی العقد والنفاثات السواحر تسحرون تعمون ۶۲۹۳ . حدثنا ابراھیم بن موسی قال اخبرنا

باب سحر

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد! لیکن شیطانوں نے کفر کیا وہ لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور جو بابل میں دو فرشتوں ہارو ت و ماروت پر نازل ہوا۔ من خلاق تک اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد! جادوگر جہاں بھی آئے کامیاب نہیں۔ کیا تم جادو کرتے ہو؟ حالانکہ تم دیکھتے ہو۔ ان کے جادو سے یہ خیال ہوتا تھا کہ وہ حرکت کرتے ہیں اور عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں۔ نفاثات جادوگر عورتیں تسحرون بمعنیٰ تعمون ہے۔

جادو

ثابت ہے اسی لیے امام نے قرآنی آیات اور صحیح حدیث سے اس پر استدلال کیا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جس کے وجود میں شک نہیں اس میں تاثیر بھی ہے۔ یہ امر محال نہیں کہ اللہ تعالیٰ کلام مفلق کے نطق سے یا ترکیب سے اجسام وغیرہ سے خرق عادت کردے جس کو ہر ایک انسان معلوم نہ کرسکے۔ جادو وہ شئی ہے جو عادت کے خلاف شریر نفس سے صادر ہوتا ہے اس کا معاوضہ مشکل نہیں۔ سحر بھی بیماری کی قسم ہے جو مسحود کو بیمار کرتا ہے اس سحر کو طب کے باب میں ذکر کیا ہے اس

Marfat.com

لیے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھے سحر سے شفا دی ہے۔ کہانت اور سحر کو ایک ساتھ اس لیے ذکر کیا کہ دونوں کا مال شیطان ہیں۔

عیسی بن یونس عن هشام عن ابیه عن عائشته قالت سحر رسول الله صلی الله علیه وسلّم رجل من بنی زریق یقال له لبیدبن الاعصم حتی کان رسول الله صلی الله علیه وسلّم یخیل الیه انه یفعل الشئی وما فعله حتی اذا کان ذات یوم او ذات لیلته و هو عندی لکنه دعا و دعا ثم قال یا عائشته اشعرت انه الله اتفانی فیما استفتیته فیه اتانی رجلان فقعد احدهما عند راسی والخر عند رجلی فقال احدهما لصاحبه ماوجع الرجل قال مطبوب قال من طبه قال لبیدبن الاعصم قال فی ای شئی قال فی مشط ومشاطته وجب طلع نخلته ذکر قال فاین هوقال فی بئر ذی ازوان فاقا ها رسول الله صلی الله علیه وسلّم فی ناس من اصحاب فجاء فقال یا عائشته کان ء هانقا عته الحناء اوکان روس بخلها روس الشیاطین قلت یا رسول الله افلا استخرجته قال قد عا فانی الله فکرهت ان اتور علی الناس فیه شرا فامربها فدفنت تابعه ابو اسامته وابو ضمرة وابن ابی الزناد عن هشام وقال الیث وابن عیینته عن هشام فی مشط و مشاقته قال ابو عبدالله المشاطته مایخرج من الشعرا ذا مشط والمشاقته من مشاقته الکتان.

۶۲۹۳۔ ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بنی زریق کے کسی شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم پر جادو کر دیا۔ اس شخص کو لبید بن اعصم کہا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جناب رسول

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال ہوتا کہ آپ کوئی کام کرتے ہیں حالانکہ آپ نہ وہ نہ کیا ہوتا تھا۔حتی کہ ایک دن یا ایک رات جبکہ حضور میرے پاس تھے۔آپ نے بار بار دعاء کی پھر فرمایا اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے؟ جو کچھ میں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے جواب دیا ہے اور وہ مجھے بتادیا ہے۔میرے پاس دو آدمی آئے اُن میں سے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گئے ایک نے اپنی ساتھی سے کہا اس مرد کو کیا بیماری ہے؟ دوسرے نے کہا اس پر جادو کیا گیا ہے۔اُس نے کہا کس نے جادو کیا ہے کہا لبید بن عاصم نے کیا ہے۔کہا کس شئی میں جادو کیا ہے؟ دوسرے نا کہا کنگھی اور اسے جھڑنے والے بالوں پر جادو کیا ہے اور کھجور کی کلی کے اوپر والے چھلکے میں۔اُس نے کہا وہ کہاں ہے۔دوسرے نے کہا ذرا ان کے کنوئیں میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کرام کے ساتھ وہاں تشریف لے گئے۔پھر واپس آئے تو فرمایا اے عائشہ! گویا کہ اس کا پانی مہندی کے نچوڑ جیسا سرخ ہے اور گویا کہ اس کی کھجوروں کے سر شیطانوں کے سر ہیں۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے اس کو نکالا نہیں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت دی ہے میں یہ مکررہ جانتا ہوں کہ لوگوں پر اس کی شر پھیلاؤں پھر آپ نے کنگھی کو دفن کرنے کا حکم دیا تو ان کو دفن کیا گیا۔ابو اسامہ، ابو ضمرہ اور ابن ابی زناد نے ہشام سے روائت کرنے میں عیسیٰ بن یونس کی متابعت کی۔لیث اور سفیان بن عیینہ نے ہشام سے روایت میں مشط اور مشاقہ ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۳۔شرح: بعض مبتدعنہ نے اس حدیث کا انکار کیا ہے انہوں نے کہا نبی پر جادو کا اثر ہو جانا نبوت کے منصب کے خلاف ہے اور اس طرح امور دین میں جو ان پر وحی نازل ہوتی ہے مشکوک ہو جائے گی جبکہ یہ احتمال ہے کہ یہ جادو کا اثر ہوگا۔اس کا جواب یہ ہے کہ جادو کی حقیقت موجود ہے۔حضرات انبیاء کرام علیہم السّلام بشر ہیں ان پر بشروں کے امراض واعراض جاری ہو سکتے ہیں اور وہ امور دینیہ میں جادو کے اثر سے محفوظ ہوتے ہیں۔

(اس کی مکمل تفصیل حدیث نمبر ۳۰۵۵ ج:۵ کی شرح میں دیکھیں)

Marfat.com

باب الشرک والسحر من الموبقات

٦٢٩٤. حدثنا عبدالعزیز بن عبدالله قال حدثنی سلیمان عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اجتنبوا الموبقات الشرک بالله والسحر.

باب هل یستخرج السحر

وقال تقادة قلت لسعید بن المسیب رجل به طب الو یوخذ عن امرأته ایحل عنه او ینشر قال لا باس به انما یرید ون به الاصلح فاما ماینفع فلم ینه عنه

باب شرک اور جادو مہلک ہیں

۲۶۹۴۔ترجمہ: ابو ہریری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک کرنے والی اشیاء سے بچو وہ اللہ کا شریک بنان اور جادو ہیں۔

(حدیث نمبر ۲۵۷۸ ج:۴ کی شرح دیکھیں)

۶۲۹۴۔شرح: صحیح بخاری میں ہے سات مہلک امور سے اجتناب کرو وہ اللہ کا شریک بنانا، بلا وجہ کسی کو قتل کرنا یتیموں کا مال کھانا، جنگ میں سے بھاگ نکلنا، جادو کرنا، سود کھانا اور پاک دامن عورتوں کو متہم کرنا ہیں۔یہاں اس حدیث کو مختصر ذکر کیا ہے اس لیے صرف دو کو ذکر کیا جیسے قرآن کریم میں ہے فیه ایات بینات مقام ابراهیم ومن دخله کان امنا' صرف دو پر اقتصار کیا ہے۔

باب کیا جادو نکالا جائے؟

اور قتادہ نے کہا میں نے سعید بن مسیّب سے کہا ایک آدمی پر جادو کر دیا گیا ہے۔یا وہ اپنی

بیوی کے پاس جانے سے روک دیا گیا ہے تو کیا اس سے جادو نکال باہر کیا جائے۔ اُنہوں نے کہا اس میں کچ حرج نہیں وہ اس توڑ سے صرف اصلاح چاہتے ہیں بہر حال جو چیز نفع دے اس سے منع نہیں کیا گیا۔

٦٢٩٥ . حدثنی عبدالله بن محمد قال سمعت ابن عینیته یقول اول من حدثنا به ابن جریج یقول حدثنی ال عروة عن عروة فسالت هشا ماعنه فحدثنا عن ابیه عن عائشته کان رسول الله صلی الله علیه وسلم سحر حتی کان یری انه یاتی النساء ولا یتیهن قال سفین وهذا استد ما یکون من السحر اذا کان کذا قال فانتبه من نومه ذات یوم فقال یا عائشته اعلمت ان الله قد افتانی فیما استفیلیته فیه اتانی رجلا ن فقعد احدهما عند راسی والخر عند رجلی ثم قال احد هما لصاحبه ما وجع الرجل قال مطبوب قال ومن طبه قال لبید بن الاعصم الهودی من بنی زریق رجلان فقعد احد هما عند رأسی والاخر عند رجلی فقال الذی عند راسی للاخر ما بال الرجل قال مطبوب قال ومن طبه قال لبیدبن العصم رجل من بنی زریق حلیف لیهود کان منافقا قال وفیم قال فی مشط ومشاقته قال فاین قال فاین قال فی جف طلعته ذکر تحت رعوفته فی بئر ذی اروا ان قال فاتی لابئر حتے استخرجه فقال هذه البئر التی اریتهدا وکان ماء ها نقاعته الحنا وکان نخلها روس الشیاطین قال فاستخرج قالت فقلت افلا تنشرت فقال اما الله فقد شفانی واکره ان اثیر

علی احدمن الناس شرا

شرح: اس سے یہ اشارہ ہے کہ جادو کا توڑ کرنا جائز ہے۔ طب بکسر الطاء بمعنی جادو ہے اور ینشر تنشیر سے ہے۔ نشر بضم النون وسکون الشین ہے یہ تعویذ اور رقیہ کی مانند ہے جس سے مجنون کا علاج کیا جاتا ہے۔ ابن بطال نے کہا جادوگر سے مسحور کا علاج کرایا جائے۔ حسن بصری رحمتہ اللہ نے کہا مطلقاً جادوگر کے پاس جانا جائز نہیں۔ ابن مسیب وغیرہ نے کہا جادوگر کے پاس اس وقت جانا جائز نہیں جب اس سے کسی کو ضرر پہنچانے کے لیے پوچھا جائے۔ اگر جادو کے علاج کے لیے جادوگر کے پاس جائے تو اس میں نفع ہے یہ جائز ہے۔ کتب ابن منبہ میں جادو کا علاج ذکر کیا ہے۔ وہ یہ کہ سبز بیری کے سات پتے لے کر انہیں دو پتھروں کے درمیان رکھ کر باریک کیا جائے پھر انہیں پانی میں ڈال کر اس پر آیت الکرسی قل یا ایہا الکافرون اور قل ھواللہ احد، قل اعوذ برب الفق اور قل اعوب برب الناس سورتیں پڑھی جائیں پھر وہ اس پانی سے تین گھونٹ پیئے اور اس سے غسل کرے انشاء اللہ تعالیٰ جادو کا اثر جاتا رہے گا۔ اگر مرد بیوی کے پاس نہ جاسکے تو وہ یہ طریقہ استعمال اس کے لیے بہت مفید ہے۔

۶۲۹۵۔ ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تو آپ کا یہ خیال ہوتا کہ آپ بیویوں کے پاس گئے ہیں؟ حالانکہ ان کے پاس نہ گئے ہوتے تھے (یہ جادو کا اثر تھا) سفیان نے کہا جب ایا ہو تو یہ سخت جادو ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا اے عائشہ کیا تمہیں کیا تمہیں معلوم ہے؟ کہ میں نے جو اللہ سے پوچھا تھا اُس نے مجھے جواب دیا ہے (اس کی تفصیل بہت) میرے پاس دو آدمی آئے انمیں سے ایک میرے سر کے پاس دوسرا پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ میرے سر کے پاس بیٹھنے والے نے دوسرے سے کہا اس آدمی کا کیا حال ہے اُس نے کہا کہ انہیں جادو کیا گیا ہے اُس نے کہا کس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے کیا ہے جو یہودیوں کے حلیف قبیلہ بنی زریق میں سے منافق شخص ہے۔ اُس نے کہا کہ چیز میں جادو کیا ہے؟ اُس نے کہا کنگھی اور سے جھڑنے والے بالوں پر جادو کیا ہے۔ اُس نے کہا وہ کہاں ہے۔ دوسرے نے جواب دیا ذروان کے کنوئیں میں کھجور کی کلی کے اوپر

Marfat.com

والے چھلکے میں پتھر کے نیچے۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور جادو نکالا اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا یہ کنواں جو مجھے دکھایا گیا۔ گویا کہ کچھا مہندی کے نچوڑ جیسا سرخ ہے اور گویا کہ اس کے کھجوریں شیطانوں کے سر ہیں۔ راوی نے کہا پس جادو نکالا گیا۔ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ نے اس کو ظاہر نہیں کیا؟ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا بخدا! اللہ نے مجھے شفاء دی ہے اور میں اچھا نہیں سمجھتا ہوں کہ لوگوں میں سے کسی پر اس کی شر پھیلاؤں۔

۶۲۹۵۔شرح: زاعوفہ وہ بھارا پتھر ہے جس کو کنوئیں کے سر پر رکھا جاتا ہے اس کو اُٹھانا بہت مشکل ہوتا ہے اس پر کھڑے ہوکر کنوئیں سے پانی باہر نکالتے ہیں کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ جب کنواں کھودا جائے تو اس کے نیچے پتھر رکھا جاتا ہے۔ابوعبید نے کہا کنوئیں کو جب کھودتے ہیں تو اس کے نیچے پتھر رکھا جاتا ہے جس پر بیٹھ کر کنواں صاف کرتے ہیں۔بعض کہتے کنواں کھودتے وقت بعض اوقات سخت پتھر آجاتا ہے جس کے باعث وہاں سے کھودنا مشکل ہوجاتا ہے تو اس کو اسی حال پر چھوڑ دیتے ہیں۔قولہ جف طلع نخلتہ' جف کا مضاف الیہ طلع ہے جو نخلہ کا مضاف ہے۔ جف کھجور کا پردہ ہے جف کا اطلاق مذکو مؤنث پر ہوتا ہے اس لیے اس کی صف مذکر ذکر کی ہے۔

باب السحر حدثنا عبید بن اسمعیل قال حدثنا ابو اسامته حدثنا هشام عن ابیه عن عائشته قلت سحر رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی انه لیخیل الیه انه فعل الشئی وما فعله حتی اذا کان ذات یوم وهو عندی دعا الله ودعاه ثم قل اشعرت یا عائشته إن الله قد افتانی فیما استفتیته فیه قلت وما ذاک یارسول الله قال جاء نی رجلان فجلس احدهما عند راسی والخر عند رجلی ثم قال احد هما لصاحبه ما وجع الرجل قال مطبوب قال ومن طبه قال لبید بن الاعصم

Marfat.com

اليهودى من بنى زريق قال فيما ذا قال فى مشط و مشاطته وجب طلعته ذكر قال فاين هو قال فى بئر ذى اروان فذهب النبى صلى الله عليه وسلم فى اناس من اصحابه الى البئر فنظر اليهاوعليها نخل ثم رجع الى عائشته فقال والله لكان ماء هانقاعته الحناء ولكا ن نخلها رؤس الشياطين قلت يارسول الله افاخرجته قال لا اما انا فقد عافانى الله وشفانى وخشيت ان اثور على الناس منه شرا وامربها فدفنت.

باب السحر

ترجمہ: ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو جادو کیا گیا یہاں تک کہ آپ کا یہ خیال ہوتا تھا کہ کوئی شئی کی ہے! حالانکہ وہ کی نہ ہوتی تھی۔ ایک روز آپ میرے پاس تھے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی پھر دعاء کی پھر فرمایا اے عائشہ تجھے معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جواب دیا ہے جس کے متعلق میں نے پوچھا تھا میں نے کہا یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلّم! وہ کیا ہے؟ فرمایا میرے پاس دو آدمی آئے اُن میں سے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا ف میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر ایک نے اپنے ساتھی سے کہا اس مرد کو بیماری کیا ہے۔ اُس نے کہا جادو کیا گیا ہے۔ کہا کس نے جادو کیا ہے۔ دوسرے نے کہا لبید بن اعصم نے کی اہے جو قبیلہ بنی زریق سے تعلق رکھتا ہے۔ پہلے نے کہا کس شئی میں جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کنگھی اور اس سے جھڑنے والے بالوں میں اور مذکور کھجور کے غشا میں جادو کیا ہے۔ پہلے نے کہا ہو کہاں ہے؟ دوسرے نے کہا وہ ذی اروان کے کنوئیں میں ہے۔ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم چند صحابہ کرام کے ساتھ کنوئیں کے پاس تشریف لے گئے اس کو دیکھا جبکہ اس پر کھجوریں تھیں پھر واپس ام المومنین کے پاس آئے اور فرمایا بخدا! اس کنوئیں کا پانی مہندی کے نچوڑ جیسا سرخ ہے۔ گویا کہ اس کی کھجوریں شیطانوں کے سر ہیں! میں نے عرض کیا یارسول اللہ! صلّی علیہ وسلّم! کیا آپ نے

Marfat.com

اسے نکالا ہے۔فرمایا نہیں۔بہرکیف مجھے اللہ نے شفادی ہے اور مجھے ڈر تھا کہ میں اس سے لوگوں میں شرّ پھیلاؤں گا اور اس کو دفن کر دینے کا حکم دیا۔

باب من البیان سحر

٦٢٩٦. حدثنا عبدالله بن يوسف قال اخبرنا مالک عن زيد بن اسلم عن عبدالله بن عمر انه قال قدم رجلان من المشرق فخطبا فعجب الناس لبيا نهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من البيان لسحرا وان بعض البيان سحر.

باب بعض بیان جادو ہوتے ہیں

٦٢٩٦۔ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمی مشرق سے آئے انہوں نے تقریر کی اور اپنے بیان سے لوگوں کو تعجب میں ڈال دیا تو جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

٦٢٩٢۔شرح اس حدیث کی تفسیر میں اہل علم کی مختلف آراء ہیں۔امام مالک رضی اللہ عنہ کے تلامذہ نے کہا کہ اس حدیث میں بین کی مذمت ہے مدح نہیں؟ کیونکہ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بیان کو سحر سے تشبیہ دی ہے اور سحر مذموم ہے۔اسی لیے امام مالک رضی اللہ عنہ نے اس کو مرکوہ کلام کے باب میں ذکر ہے کیونکہ بیان باطل کی تصویر کو حق کی تصویر میں ظاہر کرتا ہے جبکہ سیّد عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تم میں سے زیادہ مبغوض وہ لوگ ہیں جو منہ پھاڑ کر بہت باتیں کرتے ہیں؟ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ آدمی حق پر ہوتا ہے اور اپنے بیان سے لوگوں کو مسحور کرتا ہے تو حق جاتا رہتا ہے۔بعض اہل علم نے کہا حدیث میں بیان کی مدح ہے کیونکہ لوگوں نے ان دو آدمیوں کے بیان پر تعجب کیا تھا اور تعجب اس کا لم سے ہوتا ہے جس کی سماعت خوش کن ہو اور بینا کو سحر سے تشبیہ دینے میں اس کی مدح ہے کیونکہ سحر کے معنی لوگوں کو مائل کرنا ہیں اور جو تمہیں مائل کرے وہ مسحور کر

Marfat.com

لیتا ہے اور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم بلاغت کی فضیلت میں ممتاز تھے؟ کیونکہ آپ کائنات کے تمام بلغاء اور فصحاء سے بلیغ ترین درجات پر متمکن تھے اور اقصی مدارج بلاغت پر فائز تھے بایں ہمہ حضور نے ان کے کلام پر تعجب کیا اور اس کو اچھا جانا اس لیے اس کو سحر سے تشبیہ دی۔ احسن بات یہ ہے کہ حدیث میں ہر بیان کی مدح بھی نہیں اور مذمت بھی نہیں اور ان من البیان سحرا'' میں لفظ ''من'' تبعیض کے لیے ہے یعنی بعض سحر ہیں۔

علامہ عینی نے کہا بعض مبتدعہ نے اس حدیث کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ اگر نبیوں میں جادو کی تاثیر ظاہر ہونا ممکن ہو تو امور دین میں جو وحی نازل ہوتی ہے وہ مشکوک ہو کر رہ جائے گی جبکہ یہ احتمال ہوگا کہ یہ جادو کا اثر ہوگا، لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ جادو کی حقیقت موجود ہیا ور نبیاء کرام علیہم السلام بشر ہیں ان پر بشوں کے امراض اور اعراض جاری ہو سکتے ہیں البتہ ان کی بعض خصوصیات ہیں جن میں وہ محفوظ معصوم ہوتے ہیں اور وہ امور دینیہ ہیں اور جادو ان کے ابدان میں قتل اور زہر کی تاثیر سے زیادہ اثر نہیں کر سکتا حضرت زکریا اور یحییٰ علیہما السّلام کو قتل کیا گیا ور خیبر میں سرو کائنات صلّی اللہ علیہ السّلام کو زہر کھلایا گیا۔ اس سے ان کی فضیلت میں کمی نہیں آتی یہ محض اللہ کی طرف سے ابتلاء امتحان ہوتا ہے۔ جادو ایک بیماری ہے اس لیے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھے شفا دیدی ہے اور بخاری رحمتہ اللہ نے اس حدیث کو کتاب الطب میں ذکر کیا ہے نبی بیمار ہو جائے تو ان کے کمال میں نقص واقع نہیں ہوتا دوران تحریر میں ایک کتابچہ دیکھنے کا موقعہ ملا جس نے بڑی شدت سے نبیوں پر جادو کے اثر کو غلط کہا ہے ہم ایسے لوگوں سے بذل نظر کرتے ہیں اور ان کے رد میں شغل کو اضاعت وقت خیلا کرتے ہیں۔ (ہم نے تفہیم البخاری کی حدیث ۵۵۰۳ ج:۵ میں اس مسئلہ کو خوب واضح کیا ہے مزید تحقیق کے لیے اسے دیکھیں)

باب الدواء بالعجوۃ للسحر

۶۲۹۷. حدثنا علی قال حدثنا مروان اخبرنا هاشم قال اخبرنا عامر بن سعد عن ابیه قال قال النبی صلّی الله علیه

Marfat.com

وسلّم من اصطبح کل یوم تمرات عجوۃ لم یضرہ سم ولا سحر ذلک الیوم الی اللیل وقال غیرہ سبع تمرات یعنی حدیث علی

باب عجوہ کھجور کے ساتھ جادو کا علاج

۶۲۹۷۔ترجمہ عامر بن سعد نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روائت کی کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو کوئی ہر روز صبح کو عجوہ کھجور کھائے اس کو رات تک زہر اور جادو ضرر نہیں دے گا۔اُن کا غیر نے کہا۔سات کھجوریں ہر روز صبح کو کھائے۔

۶۲۹۷۔شرح حدیث میں کھجوروں کی تعداد مذکور نہیں اس حدیث کے علاوہ دیگر روایت میں تعداد مذکورہ ہے۔حدیث میں صبح کے وقت کی قید ہے اگر شام کو کھائے تو یہ فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ مدینہ منورہ سے نجد کے جانب بستیوں کو عوالی کہا جاتا ہے وہاں کی کھجوریں بہت عمدہ ہوتی ہیں انہیں عجوہ کہتے ہیں۔عجوہ کھجوروں میں یہ خصوصیت اس لیے ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لگایا تھا۔

نسائی میں حضرت جابر سے مرفوع حدیث مذکور ہے کہ عجوہ جنت کی کھجور ہے اس کے کھانے سے زہر سے شفاء ہوتی ہے۔علامہ خطائی رحمتہ اللہ تعالیٰ نے کہا عجوہ زہر اور سحر سے اس لیے شفاء دیتی ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مدینہ منورہ کی کھجوروں کے لیے دعا فرمائی ہے۔یہ صرف حضور ﷺ کی دعا کی برکت ہے کھجور کی کوئی خصوصیت نہیں۔اس تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف مدینہ منوّرہ کی کھجوروں سے زہر اور سحر سے نفع حاصل ہوتا ہے۔یہ نفع سیّد عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ شریف کے بعد بھی مستمر ہے۔

کیونکہ ام المؤمنین عائشہ رضی عنہا نے حضور ﷺ کے بعد بھی اس کھجور کی یہ وصف بیان فرمائی تھی۔سات کھجور کی تعداد تو قیفی ہے اور اللہ تعالیٰ نے سات کے عدد میں اثر رکھا ہے۔اللہ تعالیٰ نے زمین سات اور آسمان بھی سات بنائے۔سیّد عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم بیمار ہوئے تو فرمایا آپ پر

Marfat.com

سات مشکیزوں سے پانی ڈالا جائے۔

سیّد عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا رات تک کوئی سحر یا زہر ضرر نہ دے گا اس سے ظاہر ہے کہ مرات داخل ہونے کے بعد مذکور فائدہ نہ ہوگا۔

باب ۱۷۸۰ السحر!

۵۵۸۸ حدثنا : ابو كريب حدثنا ابن نمير عن هشام عن ابيه عن عائشة قالت سحر رسول الله صلى الله عليه وسلم يهودى من يهود بنى رزيق يقال له بعيد بن الاعصم قالت حتى كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخيل اليه انه يفعل الشىء وما يفعله حتى اذا كان ذات يوم او ذات ليلته دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم دعا ثم دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم دعا ثم دعا ثم قال يا مايشة اشعرت ان الله افتانى فيما استفتيته فيه جاء فى رجلان فقعد احدهما عند راسى والاخر عند رجلى فقال الذى عند راسى للذى عند رجلى او الذى عند رجلى للذى عند راسى مارجع الرجل قال مطبوب قال من طبه قال لبيد بن الاعصم قال فى اى شىء قال فيج مشط ومشاطة قال وجف طلعة ذكر قال فاين هو قال فى بئر ذى اروان قالت فاتاها رسول الله صلى الله عليه وسلم فى انتس من اصحابه ثم قال يا عائشة والله لكان ماء هانقاعته الحناء ولكان نخلها رؤس الشياطين قالت فقلت يارسول الله افلا احرقته قال لا اما انا فقد عافانى الله وكرهت ان اثير على الناس شرا فامرت بها فدفنت.

جادو کا بیان:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بنوزریق کے یہودیوں میں سے لبید بن اعصم نام کے ایک یہودی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ اپنے چند اصحاب کے ساتھ اس کنوئیں پر گئے، پھر آپ نے فرمایا: اے عائشہ بہ خدا اس کنوئیں کا پانی مہندی کے پانی کے مانند تھا اور وہاں کھجور کے درخت شیطاین کے سر کی طرح تھے، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں میں نے کہا! یارسول اللہ ﷺ آپ نے اس کو جلا کیوں نہ دیا؟ آپ نے فرمایا: نہیں اللہ تعالےٰ نے مجھے اچھا کر دیا اور میں لوگوں میں فساد بھڑکانے کو بُرا سمجھتا ہوں اس لیے میں نے اس کو دفن کرنے کا حکم دیا۔

۵۵۸۹: حدثنا ابو كريب حدثن ابو اسامة حدثنا هشام عن ابيه عن عائشة قالت سحر رسول الله صلى الله عليه وسلم وساق اب كريب ن الحديث بقصته نحو حديث ابن نمير وقال فيه فذهب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى البئر فنظر اليها وعليها نحل وقالت قلت يا رسول الله فاخر جه ولم يقل افلا احرقته ولم يذكر فامرت بها فدفنت.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا اس کے عبدراوی نے حسب سابق واقعہ بیان کیا ہے اور اس میں یہ بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنوئیں کی طرف گئے آپ نے اس کی طرف دیکھا اس کنویں پر کھجور کے درخت تھے حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس کو نکال لیجئے اور یہ نہیں کہا کہ آپ نے اس کو جلا کیوں نہ دیا؟ اور اس حدیث میں آپ کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ میں نے اس کو دفن کرنے کا حکم دیا۔

جادو کی تحقیق:

علامہ نووی لکھتے ہیں: امام مازری رحمتہ اللہ نے کہا ہے کہ اہل سنت اور جمہور علماء امت کا مذہب یہ ہے کہ جادو ثابت ہے اور جس طرح دوسری اشیاء ثابتہ کی حقیقت ہے اس طرح جادو کی بھی

Marfat.com

حقیقت ہے اس کے برخلاف بعض لوگوں نے جادو کا انکار کی ااور اس کی حقیقت کی نفی کی اور جادو کے اثرات کے متعلق کہا یہ محض خیالات باطلہ ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جادو کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ لوگ جادو سیکھتے تھے نیز یہ فرمایا کہ جادو کرنے سے کفر ہو جاتا ہے اور جادو سے عورت اور اس کے شوہر کے درمیان تفریق ہو جاتی ہے اور ان تمام امور کے متعلق یہ کہنا غیر ممکن ہے کہ ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے نیز اس حدیث میں بھی جادو کا ثبوت ہے کہ ان اشیاء کے ساتھ جادو کیا گیا جن کو کنوئیں سے نکالا گیا اور بعد میں دفن کر دیا گیا، قرآن اور سنت کی ان تصریحات سے ان لوگوں کا رد ہو گیا جو جادو کا انکار کرتے ہیں اور عقل کے نزدیک یہ محال نہیں ہے کہ بعض کلمات کے صدور پر اللہ تعالیٰ کسی چیز کو خلاف عادت پیدا فرما دے اور جب ہمارا یہ مشاہدہ ہے کہ بعض چیزیں ہلاکت کا سبب ہیں اور بعض چیزوں سے انسان بیمار ہو جاتا ہے اور بعض چیزوں سے اس کو نقصان پہنچتا ہے تو پھر عقل کے نزدیک یہ کس طرح مستبعد ہو گا کہ جادوگر کسی ایسے علم کو جانتا ہو جس سے وہ لوگوں کو ہلاک کرنے یا ان کو نقصان پہنچانے پر قادر ہو۔

نبی پر جادو کیا جانا منصب نبوّت کے خلاف نہیں ہے:

بعض مبتدعین نے اس حدیث کا اس وجہ سے انکار کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر جادو ہونا منصب نبوت کے خلاف ہے اور اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو ہونے کو مان لیا جائے تو پھر شریعت پر اعتماد نہیں رہے گا، (کیونکہ ہوسکتا ہے ہم تک جو آپ کے احکام پہنچے ہیں وہ جادو کے اثر سے ہوں) مبتدعین اور منکرین حدیث کا یہ قول باطل ہے کیونکہ امور تبلیغیہ کی صحت، صدق اور ان میں آپ کی عصمت پر دلائل قطعیہ قائم ہیں، اور معجزات ان پر شاہد ہیں، اور وہ امور کیونکہ امور تبلیغیہ کی صحت، صدق اور ان میں آپ کی عظمت پر دلائل قطعیہ قائم ہیں اور معجزات ان پر شاہد ہیں. اور وہ امور جن کا تعلق امور دینا و یہ سے ہے جو آپ کو بشریت کی وجہ سے عارض ہوتے ہیں تو اس میں کوئی استبعاد نہیں ہے کہ ان امور دنیاویہ میں سے وہ چیزیں آپ کے خیال میں آئیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہے ایک قول یہ ہے کہ آپ کو خیال آتا تھا کہ آپ نے اپنی زوجات سے

Marfat.com

مباشرت کی ہے حالانکہ آپ نے مباشرت نہین کی تھی انسان کو نیند میں اس قسم کے خیالات آتے ہیں تو اگر بیداری مین بھی اس قسم کا خیال آجائے تو اس میں کیا استبعاد ہے بعض احدایث میں یہ آیا ہے کہ آپ خیال کرتے کہ آپ نے کوئی کام کیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام نہیں کیا تھا یہ تمام احادیث تخیل بالبصر پر محمول ہیں اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ پر اپنی رسالت ملتبس ہو اور نہ اس میں مبتدعین کے اعتراض کی کوئی وجہ ہے خلاصہ یہ ہے کہ جادو کا اثر آپ ذاتی اور نجی زندگی پر ہوا تھا، نبوت اور رسالت کی زندگی پر جادو کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

جادو کا دائرہ کار اور جادو اور معجزہ میں فرق:

علامہ ماذری نے کہا ہے کہ جادو کے دائرہ کار میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء نے یہ کہا کہ عورت اور اس کے زوج میں تفریق ہے زیادہ جادو کا ور کوئی اثر نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا بڑی اہمیت سے ذکر کیا ہے، اگر اس سے بڑا کوئی اور جادو کا اثر ہوتا تو اللہ تعالےٰ اس کا بھی ذکر کر دیتا، اور شاعرہ کا مذہب یہ ہے کہ جادو کا اثر اس سے زیادہ بھی ہوسکتا ہے اور یہی بات علقا صحیح ہے کیونکہ ہر چیز کا فاعل اللہ تعالےٰ ہے اور اس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے اگر یہ سوال کیا جائے کہ جب جادوگر کے ہاتھ سے بھی خلاف عادت کاموں کا ظہور جائز ہے تو نبی اور جادوگر میں کیا فرق ہوگا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ نبی، ولی اور جادوگر ان سب سے خلاف عادت کام ظاہر ہوتا ہیں لیکن نبی جس خلاف عادت چیز کو ظاہر کرتا ہے اور اس کے صدور میں تمام مخلوق کو چیلنج کرتا ہے اور یہ عدوی کرتا ہے کہ اس کی مثل لانے سے تمام مخلوق عاجز ہے اور اس خلاف عادت کام کو اپنی نبوت کی دلیل قرار دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا اس دعوی میں سچا کر دیتا ہے اور جو شخص نبوت کے دعوی میں جھوٹا ہو اس کے ہاتھ پر ایسا خلاف عادت کام پیدا نہیں کرتا جو اس کے دعوی کا موید اور مصدق ہو، اور ولی اور جادوگر دونوں خرق عادت ظاہر کرتے ہیں لیکن وہ اس کے ساتھ مخلوق کو چیلنج نہیں کرتے نہ اس کو نبوت کی دلیل قرار دیتے ہیں اور جادوگر اور ولی میں فرق یہ ہے کہ جادو ہمیشہ کسی فاسق شخص کے ہاتھ سے ظاہر ہوتا ہے اور کرامت کسی مومن عابد اور متقی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتی ہے۔

جادو کے احکام شرعیہ:

جادو کرنا حرام ہے اور اس کے کبیرہ گناہ ہونے پر تمام امت کا اجماع ہے، بعض اوقات جادو کرنا کفر ہوتا ہے اور بعض اوقات گناہ کبیرہ ہوتا ہے اگر جادو میں ایسا قول یا فعل ہو جس کا تقاضا کفر ہو تو جادو کفر ہوگا، ورنہ محض گناہ کبیرہ ہوگا، جادو کا سیکھنا اور سکھانا حرام ہے اگر جادو میں کفریہ کلمات ہوں تو پھر اس کا سیکھنا اور سکھانا کفر ہے، ورنہ نہیں، اگر جادو میں کلمات کفر نہ ہوں تو پھر جادو کرنے والے کو تعزیراً سزا دی جائے گی اور اس سے توبہ طلب کی جائے گی اور ہمارے نزدیک اس کو قتل نہیں کیا جائے گا اگر وہ توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول کر لی جائے گی، امام مالک نے کہا کہ جادو کرنے والا کافر ہے اس کو جادو کی بناء پر قتل کر دیا جائیگا اس سے توبہ طلب کی جائے گی نہ اس کی توبہ قبول کی جائے گی، بلکہ اس کو حتمی طور پر قتل کر دیا جائے گا، یہ مسئلہ توبہ زندیق پر متفرع ہے ان کے نزدیک جادوگر کافر ہے اور ہمارے نزدیک کافر نہیں ہے اور ہمارے نزدیک منافق اور زندیق کی توبہ قبول ہوتی ہے، قاضی عیاض نے کہا ہے کہ امام احمد کا قول بھی امام مالک کی طرح ہے اور صحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت کا بھی یہی قول ہے، اگر جادوگر اپنے جادو سے کسی شخص کو قتل کر دیے اور یہ اعتراف کرلے کہ وہ شخص اس کے جادو کی وجہ سے مرا ہے اور اس جادو سے آدمی غالباً مر جاتا ہو تو اس جادوگر کو قصاص میں قتل کر دیا جائے گا اور اگر جادوگر یہ کہے کہ وہ شخص اس جادو سے آدمی غالباً مر جاتا ہو تو اس جادوگر کو قصاص میں قتل کر دیا جائے گا اور اگر کیا جائے گا اور اس پر دیت اور کفارہ لازم ہوگا اور دیت جادوگر کے مال سے ادا کی جائے گی، جادوگر کے عاقلہ سے دیت نہیں لی جائے گی ہمارے فقہا نے کہا ہے کہ قصاص صرف جادوگر کے اعتراف کی بناء پر ہوگا گواہوں کی گواہی کی بناء پر جادوگر سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

Marfat.com

☆بسم اللہ الرحمٰن الرحیم☆

قُل اَعوذب ربِ الفلق مِن شرِ مَخلق وَمِنْ شَرِ غَاسِقٍ اِذَ
وَقَب وَمِن شِرالنَفَسَتِ فِی العُقد وَمِن شَرِحَاسِدٍ اِذَحَاسَد

ترجمہ: آپ کہہ دیجیے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی اور اندھیری رات کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے اور گرہ میں پھونکنے والیوں کے شر سے بھی اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔

ا۔فرمان الٰہی ہے:

(ا) واتبعو اماتتلو ا الشیاطین علی ملک سلیمان.....لو
کانو یعلمون (۲۸)

اور سلیمانؑ کی بادشاہت میں شیطان جو پڑھا کرتے تھے وہ لوگ اس کی پیروی کرنے لگے حالانکہ سلیمان علیہ السلام کافر نہ تھے البتہ یہ شیطان کافر تھے جو لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے اور وہ باتیں جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اتاری گئی تھیں اور وہ دونوں ہاروت و ماروت کسی کو جادو نہیں سکھلاتے تھے جب تک یہ نہیں کہہ لیتے کہ ہم آزمائش میں ہیں پس تو کافر نہ ہو اس پر بھی وہ ان سے ایسی باتیں سیکھ لیتے ہیں جن کی وجہ سے وہ خاوند بیوی کے درمیان جدائی کرادیں حالانکہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر کسی کا جادو سے کچھ بگاڑ نہیں سکتے، اور ایسی باتیں سیکھ لیتے ہیں جن میں فائدہ کچھ نہیں، نقصان ہی نقصان ہے، اور یہودیوں کو یہ معلوم ہے کہ جو کوئی ایمان دے کر جادو خریدے اور آخرت میں بدنصیب ہے، اگر وہ سمجھتے ہوتے تو جس کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا اس کا برا بدلہ ہے۔"

(۲) قال موسی اتقولون للحق لما جائکم اسحر ھذا ولا
یفلح السحرون (۲۹)

"موسیٰ نے کہا: تم سچ بات کو جب وہ تمھارے پاس آئی جادو کہتے ہو بھلا

Marfat.com

یہ کوئی جادو ہے؟ اور جادوگر تو کبھی کامیاب نہیں ہوتے"

(۳) فلما القوا قال موسیٰ ماجئتم به السحر ان الله میبطله ان الله لایصلح عمل المفسدین ویحق الله الحق بکلماته ولو کره المجرمون (۳۰)

"جب انہوں نے اپنی لاٹھیاں اور رسیاں ڈالیں تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ جو تم لے کر آئے ہو وہ تو جادو ہے، بے شک اللہ تعالیٰ اس کو باطل کر دے گا۔ کیونکہ اللہ پر شریر لوگوں کا کام بننے نہیں دیتا اور اپنی باتوں سے اللہ حق کو حق کر دکھائے گا اگرچہ نافرمان لوگ برا مانیں"۔

(۴) فاوجس فی نفسه خیفة موسیٰ قلنا لاتخف انک انت الاعلمی والق مافی یمینک تلقف ماصنعوا انما صنعو اکید ساحر ولا یفلح السحر حیث التی (۳۱)

"موسیٰ علیہ السلام اپنے دل ہی دل میں سہم گیا، ہم نے کہا مت ڈر، بے شک تو ہی غالب رہے گا اور جو عصا تیرے داہنے ہاتھ میں ہے، اس کو میدان میں ڈال دے انہوں نے جو ڈھونگ رچایا ہے اس کو ہڑپ کر جائے گا۔ انہوں نے جو کچھ کیا ہے اس کی حقیقت کچھ نہیں جادو کا تماشا ہے اور جادوگر جہاں جائے کامیاب نہیں ہوتا"۔

(۵) واوحینا الیٰ موسی ان الق عصاک فاذا هی تلقف ما یافکون فوقع الحق وبطل ماکانو ایعمالون فغلبوا هنالک وانقلبوا اصغرین والقی السحرة سجدین قالوا امنا بربر العالمین رب موسیٰ و هارون (۳۲)

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی تو بھی اپنا عصا ڈال دے، سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے ان کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کیا، پس

Marfat.com

حق ظاہر ہوگیا، اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر پھرے اور وہ جو جادوگر تھے سجدہ میں گر گئے، کہنے لگے، ہم ایمان لائے رب العالمین پر جو موسیٰ و ہارون کا رب ہے۔

(۶) قل اعوذ برب الفلق من شر ماخلق ومن شر غاسق اذا وقب ومن شر النفثت فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد (۳۳)

''آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے ربؑ کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔

امام قرطبی ومن شر النفثت فی العقد کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں (۳۴)

''وہ جادوگر عورتیں جو دھاگوں کی گرہیں بنا کر ان پر دم کرتی اور پھونکتی ہیں''

اور حافظ ابن کثیرؒ اسی کی تفسیر میں کہتے ہیں: ''مجاد''، عکرمہؒ حسنؒ قتادہؒ اور ضحاکؒ نے النفثت فی العقد سے جادوگر عورتیں مراد لی ہیں۔ (۳۵)

جادو اور جادوگروں کے متعلق دیگر بہت سی آیات موجود و مشہور ہیں اور اسلام کی تھوڑی بہت معلومات رکھنے والا شخص بھی ان سے واقف ہے۔

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ قبیلہ بنو زریق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے جسے لبید بن الاعصم کہا جاتا تھا رسول اکرم ﷺ پر جادو کر دیا، جس سے آپ ﷺ متاثر ہوئے چونچہ آپ کا خیال ہوتا کہ آپ ﷺ نے فلاں کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے نہیں کیا ہوتا تھا یہ معاملہ ایسے چلتا رہا یہاں تک کہ آپ ﷺ ایک دن یا ایک رات میرے پاس تھے اور بار بار اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے، اس کے بعد مجھ سے فرمانے لگے، اے عائشہؓ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی ہے میرے پاس دو آدمی آئے تھے جن میں سے ایک میرے سر اور دوسرا

Marfat.com

میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا اور ایک نے دوسرے سے پوچھا:

اس شخص کو کیا ہوا؟

اس پر جادو کیا گیا ہے۔

کس نے کیا ہے؟

لبید بن الاعصم نے

کس چیز میں کیا ہے؟

کنگھی، بالوں اور کھجور کے خوشے کے غلاف ہیں۔

جس چیز میں اس نے جادو کیا ہے، وہ کہاں ہے؟

بئر ذروان میں.....

چنانچہ رسول اللہ ﷺ اپنے کچھ صحابہ کرامؓ کے ساتھ اس کنویں پر آئے (اسے نکالا اور پھر) واپس آ گئے اور فرمانے لگے:

اے عائشہؓ اس کا پانی انتہائی سرخ رنگ کا ہو چکا تھا اور اس کی کھجوروں کے سر ایسے تھے جیسے شیطان کے سر ہوں، یعنی وہ انتہائی بدشکل تھیں۔

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے جادو کنویں سے نکالا نہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت دی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ لوگ کسی شر اور فتنہ مبتلا ہو جائیں"۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے اسے نکالنے کا حکم دیا اور پھر اسے زمین میں دبا دیا گیا، (۳۷)

یہودیوں نے لبید بن الاعصم جوان میں سب سے بڑا جادوگر تھا کے ساتھ یہ بات طے کر لی تھی کہ وہ رسول ﷺ پر جادو کرے گا اور اسے اس کے بدلے میں تین دینار دیں گے چنانچہ اس بد بخت نے یہ کام اس طرح کر ڈالا کہ ایک چھوٹی سی لڑکی کے ذریعے جو آپ ﷺ کے گھر میں آتی جاتی تھی آپ کے چند بال منگوا لیے اور ان پر جادو کر کے انہیں بئر ذروان میں رکھ دیا۔

اس حدیث کی مختلف روایات کو جمع کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ جادو آپ کو اپنی بیویوں

Marfat.com

کے قریب جانے سے روکنے کے لیے تھا چنانچہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ ﷺ نے دنیاوی امور میں سے کوئی کام کرلیا ہے حالانکہ آپ ﷺ نے اسے نہیں کیا ہوتا تھا۔ بس اس کا آپ ﷺ پر یہی اثر تھا، اس کے علاوہ آپ کی عقل اور آپ کے تصرفات جادو کے اثر سے محفوظ تھے۔

اس جادو کی مدت میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے بعض نے چالیس دن اور بعض نے کوئی اور مدت بیان کی ہے اللہ کو ہی معلوم ہے کہ اس کی مدت کتنی تھی، پھر نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے بار بار دعا کی اور اللہ نے آپ ﷺ کی دعا قبول کر لی اور فرشتوں کو آپ ﷺ کی طرف اتار دیا جن کے درمیان ایک مکالمہ ہوا (جو گزشتہ سطروں میں بیان کیا گیا ہے) اس سے آپ ﷺ کو معلوم ہو گیا کہ جادو کس نے کیا ہے اور کس چیز میں کیا ہے اور وہ اس وقت کہاں ہے۔

آپ ﷺ پر کیا گیا یہ جادو انتہائی شدید تھا اور اس سے یہودیوں کا مقصد آپ ﷺ کو قتل کرنا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں بچالیا اور اس کا اثر صرف اتنا ہو سکا جو کہ ذکر کر دیا گیا ہے۔

المازریؒ کہتے ہیں مبتدعین نے اس حدیث کا انکار کیا ہے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق یہ حدیث منصب نبوت کی توہین اور اس میں شکوک وشبہات پیدا کرتی ہے اور اسے درست ماننے سے شریعت پر اعتماد اٹھ جاتا ہے ہو سکتا ہے کہ آپ کو خیال آتا ہو کہ جبرائیل علیہ السلام آئے حالانکہ وہ نہ آئے ہوں اور اور یہ کہ آپ ﷺ کی طرف وہی کی گئی ہے حالانکہ وہی نہ کی گئی ہو!!

پھر کہتے ہیں کہ مبتدعین کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کیونکہ معجزات نبوت اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ آپ ﷺ تبلیغ وحی کے سلسلے میں معصوم اور سچے تھے۔ آپ ﷺ کی عصمت جب معجزات جیسے قوی دلائل سے ثابت شدہ حقیقت ہے تو اس کے خلاف جو بات بھی ہوگی وہ بے جا تصور کی جائے گی۔ (۳۸)

ابوالجکینی الیوسفیؒ کا کہنا ہے

''جہاں تک جادو سے نبی کریم ﷺ کے متاثر ہونے کا تعلق ہے تو اس سے منصب نبوت پر کوئی حرف نہیں آتا، کیونکہ دنیا میں انبیاء پر بیماری آسکتی ہے، جو آخرت میں ان کے درجات کی بلندی کا باعث بنتی ہے، لہذا جادو کی بیماری کی وجہ سے اگر آپ ﷺ کو خیال ہوتا تھا کہ آپ ﷺ

Marfat.com

نے دنیاوی امور میں سے کوئی کام کرلیا ہے حالانکہ آپ ﷺ نے اسے نہیں کیا ہوتا تھا اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اطلاع دے دی کہ آپ ﷺ پر جادو کیا گیا ہے اور وہ فلاں جگہ پر ہے اور آپ ﷺ نے اسے وہاں سے نکال کر دفن بھی کروادیا تھا تو اس سبب سے رسالت میں کوئی نقص نہیں آتا، کیونکہ یہ دوسری بیماریوں کی طرح ایک بیماری ہی تھی، جس سے آپ ﷺ کی دانائی مبارک متاثر نہیں ہوئی، صرف اتنی بات تھی کہ آپ ﷺ کا خیال ہوتا کہ شاید آپ ﷺ اپنی کیس بیوی کے قریب گئے ہیں جبکہ آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا ہوتا تھا، سو اتنا اثر بیماری کی حالت میں کسی بھی انسان پر ہوسکتا ہے'' پھر کہتے ہیں:

اور حیرت اس شخص پر ہوتی ہے کہ جو جادو کی وجہ سے آپ ﷺ کے بیمار ہونے کو رسالت میں ایک عیب تصور کرتا ہے، حالانکہ قرآن مجید ہی میں فرعون کے جادوگروں کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جو قصہ بیان کیا گیا ہے اس میں یہ بات واضح طور پر موجود ہے کہ جناب موسیٰ کو بھی ان کے جادو کی وجہ سے یہ خیال ہونے لگا تھا کہ ان کے پھینکے ہوئے ڈنڈے دوڑ رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں ثابت قدم رکھا اور نہ ڈرنے کی تلقین کی'' (۳۹)۔

مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق کسی نے یہ نہیں کہا کہ جادوگروں کے جادو کی وجہ سے انہیں جو خیال آرہا تھا وہ ان کے منصب نبوت کے لیے عیب تھا، (سو اگر وہ عیب نہیں تھا تو جو کچھ آپ ﷺ کے ساتھ پیش آیا وہ بھی عیب نہیں ہوسکتا کیونکہ) اس طرح کی بیماری انبیاء علیہ السلام پر آسکتی ہے جس سے ان کی ایمانی قوت میں اضافہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں ان کے دشمنوں پر فتح نصیب کرتا ہے خلاف عادت معجزات عطاء کرتا ہے جادوگروں اور کافروں کو ذلیل ورسوا کرتا ہے اور بہترین انجام متقی لوگوں کے لیے خاص کردیتا ہے'' (۴۰)۔

(۶) حضرت ابوہریرہؓ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچ جاؤ۔

صاحبہ کرامؓ نے فرمایا اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ سات کام کون سے ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، کسی شخص کو بغیر حق کے قتل کرنا، سود

Marfat.com

کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیر لینا اور پاک دامن مومنہ اور بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا'' (۴۱)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جادو سے بچنے کا حکم دیا ہے اور اسے ہلاک کر دینے والے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے اور یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے محض خام خیالی نہیں۔

(۳) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے ستاروں کا علم سیکھا گویا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھ لیا، پھر وہ ستاروں کے علم میں جتنا آگے جائے گا، اتنا اس کے جادو کے علم میں اضافہ ہوگا'' (۴۲)۔

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جادو سیکھنے کا ایک راستہ بتایا ہے تا کہ مسلمان اس راستے سے بچ سکیں اور یہ بات کی دلیل ہے کہ جادو ایک حقیقی علم ہے جسے باقاعدہ طور پر حاصل کیا جاتا ہے اس طرح جادو کفر ہے اسی طرح جادو کو نہ ماننا بھی کفر ہے۔ اور یہی بات اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی معلوم ہوتی ہے۔

فیتعلمون منهما مایفرقون به بین المزء وزوجه.

پھر وہ ان دونوں سے اس چیز کا علم حاصل کرتے ہیں جس سے وہ خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے ہیں''

مذکورہ حدیث اور آیت دونوں جادو کا علم حاصل کرنے کی مذمت کے ضمن میں آئی ہیں، جس سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ جادو دوسرے علوم کی طرح ایک علم ہے اور اس کے چند اصول ہیں جن پر اس کی بنیاد ہے۔

(۴) عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے فال نکالی یا اس کے لیے فال نکالی گئی اور جس نے غیب کو جاننے کا دعویٰ کیا یا وہ غیب کو جاننے کا دعویٰ کرنے والے کے پاس گیا اور جس نے جادو کیا یا اس کے لیے جادو کیا گیا''

Marfat.com

اور جو شخص نجومی کے پاس آیا اور وہ جو کچھ کہتے ہے اس نے اس کی تصدیق کردی تو ب اس نے نبی محمد ﷺ کی شریعت سے کفر کیا" (۴۳)

اس حدیث میں آپ ﷺ نے جادو سے اور جادوگر کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے اور نبی ﷺ کسی ایسی چیز سے ہی منع کرتے ہیں جو حقیقتاً موجود ہو۔

(۵) ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:

جنت میں داخل نہیں ہوگا؟ شراب پینے والا، جادو پر یقین رکھنے والا، اور قطع رحمی کرنے والا (۴۴)۔

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے یہ عقیدہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کہ جادو بذات خود اثر انداز ہوتا ہے، سو ہر مومن پر یہ عقیدہ رکھنا لازم ہے کہ جادو یا کوئی اور چیز سوائے اللہ کی مرضی کے کچھ نہیں کرسکتی، فرمان الٰہی ہے۔

وماهم بضارين به من احدالاباذن الله

اور وہ جادوگر کسی کو جادو کے ذریعے نقصان نہیں پہنچا سکتے، سوائے اس کے کہ اللہ کا حکم ہو"۔

(۶) حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جو شخص علم غیب کا دعویٰ کرنے والے کے پاس یا جادوگر کے پاس یا نجومی کے پاس آیا اور اس نے کچھ پوچھا اور پھر اس نے جو کچھ کہا اس نے اس کی تصدیق کردی تو اس نے نبی کریم ﷺ پر اتارے گئے دین سے کفر کیا" (۴۵)۔

(۱) امام خطابیؒ کہتے ہیں:

"کچھ لوگوں نے جادو کا انکار کیا ہے اور اس کی حقیقت کو باطل قرار دیا ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ جادو ثابت اور حقیقتاً موجود ہے، اس کے ثبوت پر عرب، فارس، ہند اور کچھ روم کی اکثر قوموں کا اتفاق ہے اور یہ قومیں صفحہ ہستی پر بسنے والے لوگوں میں افضل ہیں اور انہی میں علم وحکمت زیادہ ہے، اور فرمان الٰہی ہے۔

"یعلمون الناس السحر وہ لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں"

اور اس سے پناہ طلب کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ ومن شر النفاثت فی العقد اور

Marfat.com

جادو کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث ثابت ہیں جن کا انکار وہی شخص کرسکتا ہے جو دیکھی ہوئی چیزوں اور بدیہی باتوں کو نہ مانتا ہو.....سو جادو کی نفی کرنا جہالت اور نفی کرنے والے پر رد کرنا بے سودگی اور فضول کام ہے (۴۶)

(۲) امام قرطبیؒ کا کہنا ہے:

''اہل السنہ کا مذہب یہ ہے کہ جادو ثابت اور فی الواقع موجود ہے جبکہ معتزلہ اور امام شافعیؒ کے شاگردوں میں سے ابواسحٰق الاسترابادی کا مذہب یہ ہے کہ جادو حقیقتاً موجود نہیں ہے اور یہ محض ایک ملمع سازی حقیقت پر پردہ پوشی اور وہم وگمان ہے اور شعبدہ بازی کی قسموں میں سے ایک ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے متعلق یہ الفاظ استعمال کیے ہیں کہ یخیل الیہ من سحرھم انھا تسعٰی یعنی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایسے خیال آیا کہ جادوگروں کے پھینکے ہوئے ڈنڈے دوڑ رہے ہیں اور یوں نہیں فرمایا کہ وہ فی الواقع دوڑ رہے تھے اور اسی طرح سے فرمایا مسحروا اعین الناس یعنی انہوں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا۔

پھر امام قرطبیؒ کہتے ہیں:

ان آیات میں معتزلہ وغیرہ کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ ہمیں اس بات سے انکار نہیں کہ خود تخیل یعنی کسی کو وہم وگمان میں مبتلا کر دینا بھی جادو کا ایک حصہ ہے اور اس کے علاوہ دیگر عقلی ونقلی دلائل سے بھی جادو کا فی الواقع موجود ہونا ثابت ہے، ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

(i) آیت واتبعوا ماتتلو الشیاطین علی ملک سلیمان .....میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ وہ جادو کا علم سکھاتے تھے، چنانچہ آلہ جادو حقیقت میں موجود نہ ہوتا تو اس کی تعلیم ممکن نہ ہوتی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اس بات کی خبر دیتے کہ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔

(ii) فرعون کے بلائے ہوئے جادوگروں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وجاء وا بسحر عظیم یعنی وہ عظیم جادو لے کر آئے۔

(iii) سورہ فلق کے سبب نزول پر مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ لبید ابن اعصم کے جادو کی وجہ سے نازل ہوئی ہے۔

Marfat.com

(iv) صحیحین (بخاری و مسلم) میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ یہودیوں کے قبیلے بنوزریق سے تعلق رکھنے والے لبید بن اعصم نے آپ ﷺ پر جادو کر دیا تھا.....اور اس میں یہ بات بھی موجود ہے کہ آپ ﷺ پر کیے گئے جادو کا اثر ختم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ان اللہ شفافی 'اور شفا اسی وقت ہوتی ہے جب بیماری ختم ہو جائے ،سو اس سے ثابت ہوا کہ واقعتاً جادو کا اثر آپ ﷺ پر ہوا تھا۔

مذکورہ آیات واحادیث جادو کے فی الواقع موجود ہونے کی یقینی اور قطعی دلیلیں ہیں اور اسی پر ان علماء کا اتفاق ہے جن کے اتفاق کو اجماع کہتے ہیں رہے معتزلہ وغیرہ تو ان کی مخالفت نا قابل اعتبار ہے۔''

امام قرطبیؒ مزید کہتے ہیں

''جادو ثابت اور فی الواقع موجود ہے، اور جس پر جادو کیا جاتا ہے اس پر اس کا اثر ہوتا ہے او کچھ لوگوں کا یہ غوی بالکل غلط ہے کہ جادو حقیقتاً موجود نہیں ہے اور محض وہم و گمان ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے کہ جادو ان چیزوں میں سے ہے جن کا علم باقاعدہ طور پر سیکھا جاتا ہے اور یہ کہ جادو کی وجہ سے جادوگر کافر ہو جاتا ہے اور یہ کہ جادو کر کے میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالی جاسکتی ہے، چنانچہ یہ ساری باتیں کسی ایسی چیز کے متعلق ہی ہو سکتی ہیں جو فی الواقع موجود ہو، اور آپ ﷺ پر جادو والی حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ چند چیزوں کو دفن کیا گیا تھا اور پھر انھیں نکال دیا گیا، تو کیا یہ سب کچھ جادو کی حقیقت کی دلیل نہیں ہے؟ اور یہ بات عقلاً بعید نہیں ہے کہ باطل سے مزین کیے ہوئے کلام کو بولتے وقت یا چند چیزوں کو آپس میں ملاتے وقت یا کچھ طاقتوں کو اکٹھا کرتے وقت جس کا طریقہ کار جادوگر کو ہی معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کسی خلاف عادت کام کو واقع کر دے۔

اور یہ بات تو ہر شخص کے مشاہدے میں موجود ہے کہ کچھ چیزیں انسان کی موت کا سبب بن جاتی ہیں مثلاً زہر وغیرہ اور کچھ چیزیں انسان کو بیمار کر دیتی ہیں، مثلاً گرم دوائیاں اور کچھ چیزیں انسان کو تندرست بنا دیتی ہیں مثلاً وہ دوائیاں جو بیماری کے الٹ ہوتی ہیں سو اس طرح کا مشاہدہ

Marfat.com

کرنے والا آدمی اس بات کو بھی عقلاً بعید نہیں سمجھتا کہ جادوگر کو چند ایسی چیزوں کا علم ہو جو موت کا سبب بنتی ہوں یا اسے ایسا کلام معلوم ہو جو تباہ کن ثابت ہو یا میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہو'' (۴۷)

(۴) امام نوویؒ کہتے ہیں:

''اور صحیح یہ ہے کہ جادو حقیقتاً موجود ہے اور اسی موقف کو اکثر و بیشتر علماء نے اختیار کیا ہے اور کتاب وسنت سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے'' (۴۸)

(۵) امام ابن قدامہؒ فرماتے ہیں:

''اور جادو فی الواقع موجود ہے اور اس کی کئی اقسام ہیں، وہ جو کہ مار دیتا ہے اور وہ جو کہ بیمار کر دیتا ہے اور وہ جو کہ خاوند کو بیوی کے قریب جانے سے روک دیتا ہے اور وہ جو کہ میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہے اور یہ بات تو لوگوں کے ہاں بہت مشہور ہے کہ جادو کی وجہ سے شوہر اپنی بیوی سے جماع کرنے پر قادر نہیں ہوتا پھر جب اس سے جادو کا اثر ختم ہو جاتا ہے تو وہ جماع کرنے کے قابل ہو جاتا ہے اور یہ بات تواتر کی حد تک پہنچ چکی ہے جس کا انکار کرنا ناممکن ہوتا ہے اس سلسلے میں جادوگروں کے قصے اتنی کثرت سے موجود ہیں کہ ان سب کو جھوٹا قرار دینا ناممکن ہے'' (۴۹) مزید کہتے ہیں:

''جادو جھاڑ پھوک اور گرہیں لگانے کا نام ہے جس سے دل و جان پر اثر ہوتا ہے بیماری کی شکل میں یا موت کی شکل میں یا میاں بیوی کے درمیان جدائی کی شکل میں فرمان الٰہی ہے:

فیتعلمون منهما ما یفرقون به بین المرء وزوجه

''وہ لوگ ان دونوں فرشتوں سے میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے والا علم سیکھنے لگے''

اور فرمایا:

ومن شر النفاثات فی العقد

یعنی وہ جادوگر عورتیں جو اپنے جادو پر گرہیں لگاتی اور ان پر پھونک مارتی ہیں ان سے تیری پناہ مانگتا ہوں سو جادو کی اگر کچھ حقیقت نہ ہوتی تو اس سے پناہ طلب کرنے کا حکم نہ دیا جاتا'' (۵۰)

Marfat.com

(۶) علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں:

فرمان الٰہی ومن شر النفاثات فی العقد اور حدیث ام المومنین حضرت عائشہؓ اس بات کے دلائل ہیں کہ جادو اثر انداز ہوتا ہے اور واقعتاً موجود ہے" (۵۱)

(۷) امام بن ابی العز حنفیؒ فرماتے ہیں:

"علماء نے حقیقت جادو اور اس کی اقسام میں اختلاف کیا ہے ان میں سے اکثر یہ کہتے ہیں کہ جادو کی جادو کیے گئے آدمی کی موت کا سبب بنتا ہے اور کبھی اس کی بیماری کا" (۵۲)

(بحوالہ الصارم البتار فی التعدی للحرۃ الاشرار)

مصنف ومؤلف:

☆کلیر کا ستارہ☆

☆ستاریاں والی سرکار☆

☆☆☆☆☆

Marfat.com

جادو کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بن زریق کے یہودیوں میں سے لبید بن اعصم نام کے ایک یہودی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا، حتی کہ (اس کے جادو کے اثر سے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال آتا کہ میں یہ کام کر رہا ہوں، حالانکہ آپ وہ کام نہیں کر رہے ہوتے تھے حتی کہ ایک دن یا ایک رات کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی پھر دوبارہ دعا کی پھر سہ بارہ دعا کی پھر فرمایا: اے عائشہ! کیا تم کو معلوم نہیں کہ جو کچھ میں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا تھا وہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتلا دیا میرے پاس دو شخص آئے ان میں سے ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پیروں کے جانب بیٹھ گیا سو جو شخص میرے سرہانے بیٹھا تھا اس نے پیروں کی جانب والے سے کہا یا پیروں کی جانبت بیٹھنے والے نے سرہانے والے سے کہا، اس شخص کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا ان پر جادو کیا گیا ہے پہلے نے کہا کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا لبید بن اعصم نے پہلے نے کہا کس چیز میں جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کنگھی میں اور کنگھی سے جھڑنے والے بالوں میں اور کہا نر کھجور کے خوشہ کے غلاف میں پہلے نے کہا یہ

۵۵۵ الاستشفاء بالقران

۱۲۹۳ حدثنا محمد بن عبید بن عتبته بن عبد الرحمن الکندی ثنا علی بن ثابت ثنا سعاد بن سلیمان عن ابی اسحق عن الحارث عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر الذواء القران

قرآن سے دوا کرنے کا بیان

محمد بن عبید بن عتبہ، علی بن ثابت، سعاد بن سلیمان ابو اسحاق، حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے بہتر دوا قرآن ہے۔

Marfat.com

۵۵۲الحناء

۱۲۹۴. حدثنا ابو بکر بن ابی شیبته ثنازید بن الحباب ثنا فائد مولی عبید الله بن علی بن ابے رافع حدثنی مولا ی عبید الله حدثنی جدتی سلمٰی ام رافع مولاة رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت کان لا یصیب النبی صلی الله علیه وسلم قدحته ولا شوکته الله وضح علیه الحناء

مہندی کا بیان:

ابن ابی شیبہ، زید بن الحباب، فائد مولے عبداللہ بن علی بن رافع مولے عبیداللہ، سلمٰی ام رافع جو حضور کی آزاد کردہ باندی تھیں فرماتی ہیں۔ جب حضور کو کہیں زخم ہوتا یا کانٹا چبھتا تو آپ اس پر مہندی لگاتے تھے۔

۱۱۵۵۹العین

۱۲۹۸. حدثنا محمد بن عبدالله بن نمیر ثنا معاویته بن هشام ثنا نتاربن دزیق عن عبدالله ابن عیسی عن امیته بن عامر ابن ربیعه عن النبی صلی الله علیه واله وسلم قال العین حق.

نظر کا بیان

محمد بن عبداللہ بن نمیر ابومعاویۃ بن ہشام عمار بن زریق عبداللہ بن عیسیٰ امیۃ بن ہند، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ عامر کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ نظر لگنا ایک حقیقت ہے۔

۱۲۹۹. حدثناابو بکر بن ابی شبیته ثنا اسماعیل ابن علیته عن الجریری عن مصارب بن حزن عن ابی هریره قال قال

Marfat.com

رسول الله صلى الله عليه واله وسلم العين حق.

ابن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ جبریری، مضارب بن حزن ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا نظر لگنا ایک حقیقت ہے۔

۱۳۰۰. حدثنا محمد بن بشار ثنا ابو هشام المحزومی ثنا وهيب عن ابی وافد عن ابی سكلمته بن عبدالرحمان عن عائشته قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استعيذوا بالله فان العين حق.

محمد بن بشار ابو ہشام المخزومی وہیب ابو وافد ابو سلمہ عبدالرحمٰن، حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا خدا سے پناہ طلب کرو کیونکہ نظر ایک حقیقت ہے۔

۱۳۰۱. حدثنا هشام بن عمار ثنا مفيان عن الزهری عن ابی امامته بن سهل بزحنيف قال مرعامر بن ربيعته يسهل بن حنيف وهو يغتسل فقال لم اركا ليوم ولا جلد مخباة فما لبث ان لبثه فاتی به النبی صلى الله عليه وآلا وسلم فقيل له اذرک سهلا صريعا قال من تتهمون به قالوا عامر بن ربعيته قال علی مايقتل احد كم اخاه اذا رای احد كم من اخيمه كايعجبه فليدع له بالبركته ثم دعا بماء فامر عامرا ان يتوضا فغسل وجهه ويديه الی الموفقين و ركبتيه وداخلته ازاره وامره ان يصب عليه قال سفيان قال معمر عن الزهری وامره ان يكفا الاناء من خلفه.

ہشام، سفیان، زہری رباعی، ابوامامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں میرے والد سہل غسل فرما رہے تھے کہ عامر بن ربعہ ادھر سے گزرے [illegible] لگے میں نے [illegible] آج تک نہیں دیکھا بلکہ پردہ نشین عورتوں کو اتنا خوبصورت نہیں دیکھا [illegible] بہوش

Marfat.com

ہوکر گر پڑے لوگ انہیں حضور کی خدمت میں لے گئے اور تمام واقعہ بیان کیا آپ نے دریافت فرمایا کہ لوگوں کا کس شخص پر شبہ ہے لوگوں نے جواب دیا عامر پر آپ نے فرمایا تم لوگوں کی یہ کیا حرکت ہے کہ تم نظر لگا کر لوگوں کو مارنا چاہتے ہو اگر کسی شخص کو اپنے بھائی کی کوئی چیز پسند آجائے تو وہ اپنے بھائی کے لئے برکت کی دعا کرے۔اس کے بعد حضور نے عامر کو حکم دیا کہ وہ پردہ کا مقام دھوئیں اور وضو کریں اور وہ اپنی سہل پر ڈالنے کا حکم دیا تو وہ پانی سہل پر پیچھے کی جانب سے ڈالا گیا۔

۵۶ من استرقی من العین

۱۳۰۲ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبه ثنا سفیان ابن عینیته عن عمرو بن دینار عن عروة بن عامربن بنار عن عروةبن عامر عن عبید بن رفاعته الزرقی قال قالت اسماء یا رسول الله ان نبی جعفر تصیبهم العبین فاسترقی لهم قال نعم فلو کان شئی سابق القدر سبقته العین.

نظر کی جھاڑ کا بیان

ابن ابی شیبہ، ابن عیینہ، عمر دین دینار، عروہ بن عامر، عبید بن رفاعتہ الزرقی، کہتے ہیں۔اسماء نے عرض کیا یا رسول اللہ جعفر کی اولاد کو نظر لگ گئی ہے۔ان پر دم کر دیجئے۔آپ نے فرمایا اچھا اور اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھنے والی ہوتی۔تو وہ نظر ہوتی۔

۱۳۰۳. حدثنا ابو بکر بن ابی شیبته ثنا سعید بن سلیمان عن عباد بن الجریری عن ابی نصره عن ابی سعید قال کان رسول اللهصلّی الله علیه وسلّم یتعوذ من عین الجان ثم اعین الانس فلما نزل المغوذ تان اخذهما وترک ماسوی ذلک.

ابن ابی شیبہ، سعید بن سلیمان، عباد، جریری ابونضرہ۔ابوسعید فرماتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جنات اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔جب معوذتان وقل اعوذ برب الفلق

Marfat.com

اورقل اعوذ برب الناس، نازل ہوئیں تو حضور نے تمام دعاؤں کو چھوڑ کر انہیں پڑھنا شروع کر دیا۔

۱۳۰۴ . حدثنا علی بن ابی الحصیب ثنا ولیع عن سعیان ومسعر ومعید بن خالد عن عبداللہ بن شداد عن عائشته ان النبی صلی اللہ علیه و سلم امرها ان تسترتی من العین.

علی ابن ابی الخصیب، وکیع، سفیان، مسر، معبد بن خالد، عبداللہ بن شداد، حضرت عائشہ نے فرمایا کے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے انہیں نظر کا دم سیکھنے کا حکم دیا تھا۔

۵۶۱: مارخص فیه من الرقاء جائز جھاڑ پھونک کا بیان

۱۳۰۵ . حدثنا محمد بن عبد اللہ نمیر ثنا اسحق بن سلیمان عن ابی جعفر الرازی عن حصین عن الشعبی عن بریده قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا رقیته اللہ من عین اوحمته

محمد بن عبداللہ بن نمیر۔ اسحاق بن سلیمان جعفر الرازی، حصین، شعبی، بریدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نظر اور زہریلے جانور کے کاٹے کے سوا کوئی دم جائز نہیں۔

۱۳۰۶ . حدثنا ابو بکر بن ابی شیبته ثنا عبداللہ ابن ادریس عن محمد بن عمارة عن ابی بکر بن محمد ان خالدة بنت انس ام بنی حزم الساعدیته جاء الی النبی صلی علیه وسلم فعرضت علیه الرقی فامرها بها.

ابن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، محمد بن عمارہ ابو بکر بن محمد، خالد بنت انس ام بنی حزم الساعدیہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کو دم پڑھ کر سنایا۔ آپ نے انہیں اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔

Marfat.com

۱۳۰۷ . حدثنا علی بن ابی اخصیب ثنا یحیٰی ابن عیٰسی عن الا عمش عن ابی سفیان عن جابر قال کان اهل بیت من الانصار یقال لهم ال، عمر و بن حزم یرقون من الحمٰته وکان رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم قولهی عن الرقاء فاتوه فقالو یارسول اللہ انک نهیت عن الرتی اونا لرقی من لحمته فقال لهم اعرضوا علی فعرضو ها علیه فقال لا باس بهذه هذه مواثیق

علی بن ابی الخصیب، یحیٰ بن عیٰسی، امش، ابوسفیان جابر کا بیان ہے کہ انصار کا خاندان جو کہ آل عمرو بن حزم کہلاتے تھے۔ سانٹ بچھو کا جھاڑ کیا کرتا تھا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھاڑ پھونک سے منع فرمادیا تھا تو انہوں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا، یارسول اللہ آپ ﷺ نے دم سے منع کر دیا ہے حالانکہ ہم سانٹ بچھو کاٹے کا دم کیا کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا مجھے وہ الفاظ سناوء، انہوں نے حضور ﷺ کو وہ دم سنایا تو آپ نے سن کر فرمایا اس میں کوئی مضائقہ نہیں اسے پڑھ لیا کرو۔

۱۳۰۸ . حدثنا عبده بن عبداللہ ثنا معاویته ابن هشام ثنا سفیان عن عاصم عن یوسف ابن عبداللہ بن الحارث عن انس عن النبی صلی اللہ علیه وسلم رحص فی الرقیته من احته والعین االنملته

عبدہ بن عبداللہ، معاویہ بن ہشام۔ سفیان عاصم یوسف بن عبداللہ بن الحارث، انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں میں دم کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ سانپ بچھو نظر بد اور چیونٹی کے کاٹے پر۔

۵۶۲۔ رقیته الحیته والعقرب۔ سانپ کی جھاڑ کا بیان

۱۳۰۹. حدثنا عثمان بن ابی شیبته وهناد بن السری قالاثنا ابو لا احرص عن مغیرة عن ابراهیم عن الاسود عن عائشته قالت رخص رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الرقیته من الحیته والعقرب.

عثمان بن ابی شیبہ، ہناد بن اسری، ابوالاحوص مغیرہ، ابراہیم۔اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سانپ اور بچھو کے دم کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

۱۳۱۰. حدثنا اسماعیل بن بهرام ثنا عبدیه الله الاشجعی عن سفیان عن سهیل بن ابی صالحعن عن ابیه عن ابی هریره قال لدغت عقرب رجلا فلم ینم لیلته فقیل للنبی صلی الله علیه وسلم ان فلانا لد غته عقرب فلم ینم لیلته قال اما انه لو قال حین مسی اعوذ بکلمات الله التامات من شرما خلق ماضره لدغ عقرب حتی یصبح.

اسماعیل بن بہرام، عبیداللہ الشجعی، سفیان، سہیل ابوصالح، ابو ہریرہ نے فرمایا کہ ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا وہ رات بھر نہ سوسکا۔ صحابہ نے حضور سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں کو بچھو نے کاٹ لیا ہے اور وہ رات بھر نہیں سوسکا ہے آپ نے فرمایا اگر وہ شام کے وقت یہ کہتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو صبح تک اسے بچھو کاٹنے سے اُسے کوئی نقصان نہ پہنچاتا۔

۱۳۱۱. حدثنا ابو بکر بن ابی شیبته ثنا عفان ثنا عبد الواحد بن زیاد ثنا عثمان بن حکیم حدثنی ابو بکر بن عمرو بن حزم عن عمرو ابن حزم قال عرضت او اعرضت النهشته من الحیته علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فامزها

Marfat.com

ابن ابی شیبہ، عفان، عبدالواحد بن زیاد، عثمان بن حکیم، ابو بکر بن عمرو بن حزم، عمرو بن حزم نے فرمایا کہ میں نے حضور کے سامنے ایک سانپ کی جھاڑ پیش کی۔ آپ نے مجھے اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۵۶۳ ماعوذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما عوذبہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جھاڑ پھونک کا بیان

۱۳۱۲ حدثنا ابو بکر بن ابی شیبته ثنا جریر عن منصور عن ابی الضحی عن مروق عن عائشه قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتی المریض فدعاله قال اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفا ئوک شفاء لا یغاد رسقها.

ابن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابوالضحیٰ، مسروق، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی بیمار آتا۔ تو آپ اس کے لیے ان الفاظ میں دعا کرتے اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی الخ۔

۱۳۱۳. حدثنا ابو بکر بن ابی شیبته ثنا سفیان عن عبد ربه عن عمره عن عائشته ان النبی صلی الله علیه وسلم کان مما یقول للمریض ببزتة با صبعه بسم الله تربته ارضنا بریقته بعضنا لیشفی سقیمنا باذن ربنا.

ابن ابی شیبہ، سفیان، عبدربہ، عمرہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کے لیے انگلی پر لب مبارک لگا کر یہ دعا فرماتے بسم اللہ تربته ارضنا بریقته بعضنا الخ۔

۱۳۱۴. حدثنا ابو بکر بن ابی شیبته ثنا یحیی بن ابی بکیر ثنا زهیر بن معمد عن یرید بن خصیفته عن عمرو بن

Marfat.com

عبدالله بن كعب عن نافع بن جبير عن عثمان بن ابى العاص الـنـقـفى انه فان قدمت على النبى صلى الله عليه وسلم وبى رجـع قـد كـاد يبـطـلـنى فقال لى النبى صلى الله عليه وسلم اجعل يدك ايمنى عليه وقل بسم الله اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ماأجد واحاذر سبع مرات فقلت ذلك فشفانى الله.

ابن ابی شیبہ، یحیی بن ابی بکر، زہیر بن محمد یزید بن خصیفہ، عمرو بن عبداللہ بن کعب نافع نہ بن جبیر، عثمان بن ابی العاص الثقفی نے فرمایا کہ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور میں اتنے شدید درد میں مبتلا تھا کہ جس سے میں ہلاکت کے نزدیک پہنچ گیا تھا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنا داہنا ہاتھ اس جگہ پر رکھو اور کہو بسم اللہ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر۔ سات بار میں نے ایسا ہی کیا، خدا تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرمائی۔

۱۳۱۵. حـدثـنـا بشـر بن هلال ن الصواف ثنا عبدالوارث عـن عبـدالـعـزيز بن صهيب عن ابى نضرة عن ابى سعيد ان جبـرئيـل انـى الـنبـى صـلـى الله عـليه وسلم فقال يا محمدا شـتـكيـت قـال نـعـم قـال بسم الله ارقيك من كل شـىء يـدذبـك مـن شـر كـل نـفس او عين لو حاسد الله يشفيك بسم الله ارقيك.

بشر بن ہلال الصوف۔ عبدالوارث، عبدالعزیز بن صہیب، ابونضرہ، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جبرائیلؑ آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ بیمار ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں، تو جبرائیلؑ نے یہ دعا پڑھ کر پھونکی بسم اللہ ارقیک۔ الخ

۱۳۱۶. حـدثـنـا مـحـمـد بن بشار و حفص بن عمر قالا ثنا عبـدالـرحـمن ثنا سفيان عن عاصم ابن عبيد الله عن زياد بن ثويـب عـن ابـى هـريرة قال جاء النبى صلى الله عليه وسلم

Marfat.com

ليعود نے فقال فی الا ارقيک برقية جاء نی بها جبرء يل قلت بابی امی بلیٰ يارسول الله قال بسم الله ارقيک والله يشفيک من كل داء فيک من شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسد اذا حد ثلاث مرات.

محمد بن بشار، حفص بن عمر، عبدالرحمٰن، سفیان عاصم بن عبیداللہ، زیاد بن ثویب، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا کہ میں تجھ پر وہ دعا پڑھ کر نہ جھاڑوں جو مجھے جبرائیل نے سکھائی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ کیو نہیں میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا بسم اللہ ارقیک واللہ یشفیک الخ

۱۳۱۷. حدثنا محمد بن سليمان بن هشام البغدادی ثنا وليع ح وحدثنا ابو بكر بن جلاد ن الباهلی ثنا ابو عامر قالا ثنا سفيان عن منصود عن منهال عن سعيد بن جبير عن ابی عباس قال كان النبی صلی الله عليه وسلم يعوذ الحسن والحسين يقول اعوذ بكلمات الله التامته من كل شيطان وهامته ومن كل عين لا مته قال وكان ابو نا ابراهيم يعوذ بها اسمعيل واسحق او قال اسماعيل ويعقوب وهذا حديث وكيع.

محمد بن سلیمان بن ہشام البغدادی، وکیع، ج، ابوبکر بن خلاد الباہلی، ابو عامر، سفیان، منصور، منہال سعید بن جبیر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حسنؓ اور حسینؓ کو ان الفاظ سے پناہ دیا کرتے تھے۔ اعوذ بکلمات اللہ التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة. الخ اور فرماتے ہمارے باث ابراہیم اسماعیل اور اسحاق کے لیے ان کلمات کے ذریعے ہی پناہ حاصل کیا کرتے تھے۔

Marfat.com

۵۶۴ مایعوذ به من الحمی بخار میں پڑھی جانے والی دعا کا بیان

۱۳۱۸ . حدثنا محمد بن بشار ثنا ابو عامر ثنا ابراهيم ا لا شهلی عن دائود بن حصين عن عكرمة عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم كان يعلمهم من الحمی ومن الاوجاع كلها ان يقولو بسم الله الكبير اعوذ بالله العظيم من شرعرق نعارومن شر حرا النار قال ابو عامر انا اخالف الناس فی هذا قول يعاد.

محمد بن بشار، ابو عامر، ابراہیم الشعلی، داؤد بن حصین، عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بخار اور ہمہ اقسام کے دردوں کے لیے یہ دعا تعلیم فرماتے بسم اللہ اکبیر ابو عامر کہتے ہیں میں اس روایت میں دوسرا لوگوں کے برخلاف یعار کا لفظ بولتا ہوں۔

۱۳۱۹ . حدثنا عبد الرحمن بن ابراهيم الدمشقی ثنا ابن ابی قديک اخبرنی ابراهيم ابن اسماعيل بن ابی حبيبة الاشهلی عن داود ابن الحصين عن عكرمة عن ابن عباس عن النبی صلی الله عليه وسلم نحوة وقال من شر عری يعار

عبدالرحمٰن بن ابراہیم ابن ابی ندیک، ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ، داؤد بن حصین، عکرمہ، ابن عباس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اس میں لفظ معاذ کی بجائے یعار ہے۔

۱۳۲۰ . حدثنا عمرو بن عثمان بن سعيد بن كثير ابن دينار الحمصی ثنا ابی عن ابن ثوبان عن عمير ا نه سمع جنادة بن امية قال سمعت عبادة بن الصامت يقول اتی جبرائيل عليه السلام النبی صلی الله عليه وسلم وهو

یوعک فقال بسم اللہ ارقیک من کل شی یوذیک من حسد حاسد ومن کل عین اللہ یشفیک.

عمرو بن عثمان بن سعید، عثمان، ابن ثوبان، عمیر جنادۃ بن ابی امیہ، عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جبرائیل حاضر ہوئے اور حضور بیمار تھے۔ جبرائیلؑ نے آ کر آپ پر یہ دعا پڑھی بسم اللہ ارقیک من کل شے یوذیک من حسد حاسد ومن کل عین اللہ یشفیک.

۵۶۵ النفث فی الرقیۃ دم کرنے کا بیان

۱۳۲۱. حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ وعلی بن سیمون الرقی رسھل بن ابی سھل قالوا ننا وکیع عن مالک بن انس عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ینفث فی الرقیۃ.

ابن ابی شیبہ، علی بن میمون۔ سہل ابی سہل وکیع، مالک، زہری، عروہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ پڑھ کر دم کیا کرتے تھے۔

۱۳۲۲. حدثنا سھل بن ابی سھل قال ثنا معن بن عیسی ح وحدثنا محمد بن یحیی ثنا بشر بن عمر قالا ثنا مالک عن ابن شھاب عن غروۃ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اشتکی یقرا علی نفسہ بالعوذات و ینفث فلما اشتد وجعہ کنت اقرا علیہ واسح علیہ بیدہ رجاء برکتھا.

سہل بن ابی سہل، معن بن عیسیٰ، ح، محمد بن یحییٰ بشر بن عمر، مالک، زہری، عروہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذتین پڑھ کر پھونکتے۔ جب آپ کے مرض نے زیادتی اختیار کر لی تو میں آپ پر یہ سورتیں پڑھ کی پھونکتی اور برکت کی

Marfat.com

خاطر آپ پر ہاتھ پھیرتی جاتی۔

۵۶۶ تعلیق التمائم گلے میں تعوذ ڈالنے کا بیان

۱۳۲۳. حدثنا ایوب بن محمد ن الرقی ثنا معمر بن سلیمان ثنا عبد اللہ بن بشر عن الاعمش عن عمر و بن مرة عن یحیی بن الجزار عن ابن اخت زینب امراة عبداللہ عن زینب قالت کانت عجوزتد خل علینا ترتی من الحمرة وکان لنا سریز طویل القائم وکان عبداللہ اذا دخل تنحنح وصوت فعد حل علینا یوما فلما سمعت صوتا حتجبت منه فجاء فجلس الیٰ جانبی فننی فوجد مس خیط فقال ما هذا نقلت رقی لی فیه من الحمرة فجد به فقطعه فرمی به وقال لقد اصبح ال عبد اللہ اغنیاء عن الشرک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم یقول ان الرقی والتما ئم والتولته شرک قلت فانی خرجت یوما فابصر نی فلان فدمعت عینی التی تلید فاذا رقیتها سکنت دمعتها واذا برکتهاد معت قال ذاک الشیطن اذا ء طعته ترکک واذا عصیته طعن باصبعه فی عینک ولکن لو فعلت کما فعل رسول اللہ صلی اللہ وسلم کان خیرا لک واجد ران تشفین تنضحین فی عینک الساء وتقولین اذهب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا شفاء الا شفاوک شفاء لا یغاد رسقما.

ایوب بن محمد الرقی، معمر بن سلیمان، عبداللہ بن بشر، اعمش، عمرو بن مرہ، یحییٰ بن اجزار، ابن اخت زینب، زینبؓ امرأۃ عبداللہ نے فرمایا کہ ایک ضعیفہ ہمارے پاس آئی۔ جسے سرخ بادہ کا منتر

Marfat.com

یاد تھا، میرے گھر ایک لمبے پیروں والا تخت بچھا ہوا تھا۔ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاعدہ تھا کہ جب گھر میں آتے تو آواز دیکر آتے۔ ایک دن وہ آئے میں نے ان کی آواز سنی مجھے کچھ شرم سی محسوس ہوئی وہ میرے پاس آ کر بیٹھ گئے۔ انہوں میرے گلے میں گنڈا پڑا ہوا دیکھا پوچھا یہ کیا ہے میں نے جواب دیا یہ سرخ بادہ کا علاج ہ۔ یہ سن کہ انہوں نے میرے گلے سے نوچ کر پھینک دیا اور فرمایا آل عبداللہ کو شرک کی ضرورت نہیں میں نے حضور سے سنا ہے کہ منتر، تعویز، گنڈے، ٹونا، محبت کے تعویزات اور سحر وغیرہ سب شرک ہیں میں نے اس سے کہا ایک روز میں باہر جا رہی تھی کہ ایک شخص سے دوچار ہوئی میری آنکھ جو اس پر پڑی تو آنکھ سے آنسو جاری ہو گئے۔ تو جب اس کا منتر پڑھ لیتی ہوں تو پانی چھٹنا بند ہو جاتا ہے اور جب چھوڑ دیتی ہوں تو پھر بہنے لگتا ہے عبداللہ نے فرمایا یہ سب شیطانی حرکت ہے جب تم شیطان کی پیروی کرتی ہو تو وہ تمھیں چھوڑ دیتا ہے اور جب تم اس کا منتر چھوڑ دیتی ہو تو وہ تمھاری آنکھ میں انگلی مارتا ہے تم اگر حضور کے حکم کے مطابق عمل کرتیں تو زیادہ اچھا تھا اور تمھیں شفا بھی ہو جاتی پانی پر یہ پڑھ کر آنکھ پر چھڑکتی رہو اذھب الناس۔ الخ۔

۱۳۲۴. حدثنا علی بن ابی الخضیب ثنا وکیع عن مبارک عن الحسن عن عمران بن الحصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا فی یدہ حلقةمن صفر فقال ما ھذہ الحلقة قال ھذہ من انواھنةقال انزعھا فانھا لا تزید ک الا وھنا

علی ابن ابی النصب، وکیع، مبارک، حسن عمران بن حصین نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پیتل کا چھلا پہنے دیکھ کر فرمایا۔ یہ چھلا کیسا ہے۔ اس نے عرض کیا۔ یہ واہنہ بیماری کا ہے آپ نے فرمایا اس اتار کر پھینکو اس سے بیماری اور زیادہ ہو گی۔

۱۵۶۷النشرة۔ آسیب کا بیان

۱۳۲۵. حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا عبدالرحیم ابن سلیمان عن یزید بن ابی زیاد عن سلیمان ابن عمرو بن

Marfat.com

الاحوص عن ام جندب قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رمی جرة العقبت من بطن الوادی یوم النحرثم انصرف وتبعته امراة من خشعم ومعها صبی لها یه بلاء لا یتکلم فقالت یا رسول اللہ ان هذا ابنی وبقیة اهلی و ان به بلاء لا یتکالم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ایتونی بشیء من ماء فانی بماء فغسل یدیه و مصمض فاه ثم اعطاها فقال اسقیه منه جب علیه منه واستشفی اللہ له قالت فلقیت المراة فقلت لودهبت لی منه قالت انما هوا لهذا المبتلا قالت فلقیت المراة من الحول فسالتها عن الغلا م فقالت برء وعقل عقلا لیس کعقول الناس.

ابن ابی شیبہ عبدالرحیم، یزید بن ابی زیاد سلیمان بن عمرو بن الاحوص، ام جندب نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے قربانی کے دن بطن وادی کی جندب سے جمرۃ العقبہ کی رمی کی پھر آپ واپس لوٹے تو آپ کے پیچھے بنو خشعم کی ایک عورت ہو لی۔ اس کی گود میں ایک بچہ تھا۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ میرے گھرانے میں ایک ہی بچہ باقی رہ گیا ہے۔ اس پر بھی کچھ اثر ہے جس کی وجہ سے یہ بولتا نہیں۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا تھوڑا سا پانی لاؤ لوگوں نے پانی حاضر کیا۔ آپ نے دونوں ہاتھوں کو دھویا اور منہ میں پانی لے کر کلی کی اور عورت سے فرمایا یہ پانی اس بچہ کو پلا دیا کرو۔ ام جندب فرماتی ہیں میں نے اس عورت سے مل کر کہا تھوڑا سا پانی مجھے دے دو اس نے کہا یہ بچہ کی صحت کے لیے ہے اس لیے میں معذور ہوں۔ الغرض دوسرے سال جب میں نے اس عورت سے ملاقات کی تو میں نے اس سے بچہ کا حال دریافت کیا اس نے کہا وہ بچہ نہایت تندرست اور بہت ذہین اور عقل مند ہو گیا ہے۔

Marfat.com

۵۶۸۔الا سیتشفاء بالقران قرآن سے شفا حاصل کرنے کا بیان

۱۳۲۶. حدثنا محمد بن عبید بن عنبته بن عبد الرحمن الکندی حدثنا علی بن ثابت حدثنا معاذ بن سلیمان عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خیر الداوا القران

محمد بن عبید بن عتب علی بن ثابت معذ بن سلیمان ابواسحاق، حارث، حضرت علی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے بہترین دوا قرآن ہے۔

باب ۵۷۰ من کان یعجبه انفال ویکره الطیرة بدفالی کی ممانعت کا بیان

۱۳۲۹. حدثنا محمد بن عبداللہ بن نمیر ثنا عبد ة بن سلیمان عن محمد بن عمر و عن ابی سلمته عن ابی هریرة قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یجبه لانفال الحسن ویلره الطیرة

محمد بن عبداللہ بن نمیر، عبداہ، محمد بن عمر وابوسلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیک فال کو اچھا سمجھتے۔اور بری فال کو بہت برا جانتے تھے۔

۱۳۳۰. حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا یزید بن هارون انبا شعبة عن قتاده عن انس قال قال النبی صلی اللہ علیه وسلم لا عدوی ولا طیرة واحب انفال الصالح

ابن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، شعبہ، قتادہ انس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک بیماری دوسرے کو نہیں لگتی۔ بدشگونی کوئی چیز نہیں ہاں میں نیک فالی سے خوش ہوتا ہوں۔

۱۳۳۱. حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا وکیع عن سفیان

Marfat.com

عن سلمة عن عيسى بن عاصم عن زر عن عبدالله قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم الطيرة شرك وما منا الا
ولكن الله يذهبه بالتوكل

ابن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، سلمہ، عیسیٰ بن عاصم، زر، عبداللہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بدشگونی شرک ہے عبداللہ فرماتے ہیں ہم میں سے جو بدشگونی لے گا تو اللہ تعالیٰ اسے توکل سے دور فرما دے گا۔

۱۳۳۲۔ حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة ثنا ابو الاحوص عن
سماک عن عكرمة عن ابن عباسؓ قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا عدوى ولا طيرة ولا هامة و لا صفر.

ابن ابی شیبہ، ابو الاحوص، سماک، عکرمہ، ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی۔ نہ بدشگونی کوئی چیز ہے اور نہ الو کا بولنا اور آڑنا کوئی چیز ہے اور صفر کے مہینہ کو برا سمجھنا یہ بھی کوئی چیز نہیں۔

۱۳۳۳۔ حدثنا ابو بكر ثنا وكيع عن ابن ابی خباب عن ابيه
عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا
عدوى ولا طيرة ولا هامة فقام اليه رجل فقال يارسول الله
البعير يكون به الجرب فتجرب به الا بل قال ذلک القدر
فمن جرب الاول.

ابو بکر، وکیع، ابن ابی خباب خباب، ابن عمر کا بیان ہے کہ نبی کریم نے فرمایا بیماری کا متعدی ہونا بدشگونی اور الو کے بولنے کی کوئی حقیقت نہیں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک اونٹ کو خارش ہو جاتی ہے اس کے ذریعہ دوسروں کو بھی ہو جاتی ہے آپ نے فرمایا یہ تقدیر ہے۔ ورنہ پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی۔

۱۳۳۴۔ حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة ثنا علی ابن مسعر عن

Marfat.com

محمد بن عمر وعن ابی سلمة عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا يورد الممرض علی المصح.

ابن ابی شیبہ،علی بن مسر،محمد بن عمرو،ابوسلمہ ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایابیمارکوتندرست آدمی کے پاس نہ لے جاناچاہیے۔

۵۷۲ السحر جادوکابیان

۱۳۳۸. حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة ثنا عبدالله بن نمير عن هشام عن عائشه قالت سحر النبی صلی الله عليه وسلم يهودی من يهود بنی زريق يقال له لبيد بن العصم حتی كان النبی صلی الله عليه وسلم يخيد اليه انه يفعل الشی ولا يفعله قالت حتی اذا كان ذات يوم او كان ذات ليلته دعا رسول الله صلی عليه وسلم ثم دعا ثم دعا ثم قال يا عائشة اشعرت ان الله قد اتفالی فيما استفتية فيه جاء نی رجلان فجلس احد هما عند راسی والاخر عند رجلی فقال الذی عند راسی للذی عند رجلی او الذی عند رجلی للذی عند راسی ماوجع الرجل فان مطبوب قال من طبه قال لبيد بن الاعصم قال نی ای شیء قال نے مشطو مشاطة وجف طلعة ذكر قال اوبن هو قال فی بئر ذی اروان قالت فانا ها النبی صلی الله عليه وسلم فی اناس من اصحابه ثم جاء فقال والله يا عائشة لكان ماء هيا نقاعة لحناء لكان نخلها وموس الشياطين قالت قلت يارسول الله افلا حرفنه قال لا اما انا نقد

Marfat.com

عافانی اللہ و کرھت ان اثیر علی الناس منه شرا فامر بها فدفنت

ابن ابی شیبہ ابن نمیر عروہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں ایک بار بنوزریق کے یہود میں سے ایک یہودلبید بن اعصم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کر دیا۔اس سے آپ کی ایک دن ایک رات یہ حالت رہی کہ آپ جس کام کا بھی ارادہ کرتے تو یہ خیال فرماتے کہ کر چکا ہوں۔حالانکہ آپ نے وہ کام نہیں فرمایا ہوتا۔اس کے بعد حضور نے اللہ تعالیٰ سے تین بار دعا کی پھر فرمایا اے عائشہ میں اللہ سے جوسوال کرنا چاہتا تھا اللہ تعالیٰ نے وہ مجھے بتا دیا ہے۔رات کو میرے پاس دو فرشتے آئے ایک میرے سر کے نزدیک بیٹھ گیا ایک میرے پاؤں کے نزدیک سر کے پاس بیٹھنے والے نے پاؤں کے پاس والے سے یا پاؤں کے پاس بیٹھنے والے نے سرہانے بیٹھنے والے سے پوچھا اس شخص کو کیا بیماری ہے دوسرے نے جواب دیا اس پر جادو کیا گیا ہے پہلے نے دریافت کیا۔کیا کس کس نے جادو کیا ہے دوسرے نے جواب دیا لبید بن اعصم یہودی نے پہلے نے پھر دریافت کیا جادو کس چیز پر کیا گیا ہے۔اس نے جواب دیا کنگھی پر اور ان بالوں پر جو کنگھی کرتے وقت گرتے ہیں اور اسے کھجور کے غلاف محسیں رکھ دیا ہے پہلے نے دریافت کیا۔وہ غلاف کس جگہ ہے دوسرے نے جواب دیا وہ ذی اروان کے کنویں میں ہے اس خواب کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ آپ کے کچھ صحابہ اس کنوئیں پر پہنچے اور اس میں سے وہ چیزیں نکلوائیں تو وہ غلاف معہ کنگھی اور بالوں کی گرہ کے نکالا حضور نے اسے پھر کسی اور جگہ دفن کر دیا اسکے بعد جب آپ واپس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا اے عائشہ خدا کی قسم اس کنوئیں کا پانی مہندی کی طرح رنگین تھا اور وہاں کھجوروں کے درخت شیطان کے سر معلوم ہوتے تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے وہ چیزیں جلا کیوں نہ دیں تا کہ سب لوگ ان یہود کی شرارت دیکھ لیتے آپ نے فرمایا اللہ نے مجھے اس کے شر سے محفوظ کیا اور میں نے یہ برا خیال کیا کہ اس شر کو عام لوگوں میں پھیلاؤں لہذا میں نے ان چیزوں کے دفن کرنے کا حکم دے دیا۔

۱۳۳۹ . حدثنا یحیح بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار لحمصی ثنا بقیته ثنا ابو بکر العنسنی عن یزید بن ابی

Marfat.com

حبیب و محمد بن یزید ن المصیر یین قالا ثنا نافع عن ابن عمر قال قالت ام سلمة یارسول الله لا یزال یصیبک کل عام وجع من الشاة المسومتا لتی اکلت قال مااصا بنی شیء مها الا وهو مکتوب علی والم فی طینة.

یحیٰ بن عثمان بن سعید بقہ ابوبکر العنسی یزید بن ابی حبیب محمد بن یزید المصر ی نافع۔ابن عمر نے فرمایا کہ ام سلمہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے جو زہر آلود بکری کھائی تھی اس کے اثر سے آپ کو ہر سال درد ہوتا ہے آپ نے فرمایا مجھے وہی تکلیف پہنچی جو خدا نے میری تقدیر میں آدم کا پتلا بنانے سے پہلے لکھ دی تھی۔

۵۷۳ القر عروا لارق وما یتعوذ منه

گھبراہٹ اور نیند اُچاٹ کی دعا کا بیان

۱۳۴۰ : حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة ثنا عفان ثنا وهب ثنا محمد بن عجلا ن عن یعقوب ابن عبدالله بن الا شج عن سعید بن المسیب عن سعد بن مالک عن خوله بنت حکیم ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لوان احد کم اذانزل منزلا قال اعوذ بکلمات الله التا مم من شر ماخلق لم یضره فی ذالک المنزل شی حتی بر غل منه.

ابن ابی شیبہ، عفان وہب، محمد بن عجلان، یعقوب بن عبداللہ و بن الاشج، سعید بن السیب سعد، بن مالک، خولہ بنت حکیم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔اگر تم میں سے کوئی ایسی جگہ پہنچنے کے بعد یہ کلمات پڑھے۔اعوذ بکلمات اللہ ان مات من شر ماخلق۔تو اسے اس مقام میں کوئی تکلیف نہ پہنچے گی۔تا آنکہ وہ وہاں سے کوچ کر جائے۔

۱۳۴۱. حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن عبدالله

الانصاری حدثنی عیینة بن عبدالرحمن حدثنی ابی عن
عثمان بن ابی العاص قال لما استعملنی رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم علی الطائف جعل یعرض لی شیٔ فی

محمد بن بشار، محمد بن عبداللہ الانصاری عینیۃ بن عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن، عثمان بن العاص نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے طائف کا گورنر بنایا تو میرے دل میں اس قسم کے خیالات آنے لگے کہ مجھے یہ بھی یاد نہ رہتا کہ کتنی رکعت نماز پڑھی ہے جب میں نے اپنی

اتبعناک تقتلنا یهود.

جہاد کے دن پیٹھ نہ پھیرو۔ یہ نو احکام ہیں اور اے یہود ایک حکم تو فقط تمھارے ساتھ مخصوص ہے۔ وہ یہ کہ تم ہفتے کے دن حرمت رکھو اور اس دن مچھلیوں کا شکار نہ کرو۔ تا کہ اس اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔ کہ آپ اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں۔ آپ نے پوچھا تو پھر تم میری تابعداری کیوں نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ دعا مانگی تھی کہ ان کی اولاد سے ہمیشہ ایک پیغمبر ہوا کرے (یعنی آپ ان کی اولاد میں سے نہیں ہیں۔ یہ فقط ایک بہانہ تھا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے خود جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی ہے) اور ہمیں اس بات کا کھٹکا ہے کہ اگر ہم نے آپ کی اطاعت کی تو دوسرے یہودی ہمیں جان سے مار ڈالیں گے! بس اصل بات یہ تھی کہ انہیں ذات اور برادری کا ڈر تھا اور معاشرے میں ان کی ناک کٹتی تھی!

نوٹ: حدیث ہذا میں ہے کہ اربعۃ اعین یعنی آپ کی آنکھیں چار ہو جائیں گی اس سے دو معنی مراد لیے جاتے ہیں ایک وہ جو ترجمہ میں گزرا اور دوسرا معنی یہ کہ اس سے مراد ظاہر کی دو آنکھیں اور دل کی دو آنکھیں ہیں۔ یعنی ظاہراً و باطناً آپ ﷺ خوش ہوں گے۔

(۲) آیات سے مراد یا تو ۹ نو معجزے ہیں۔ اور وہ یہے تھے۔ ید بیضاء عصا طوفان، ٹڈیاں۔ جوئیں۔ مینڈکیں۔ خون۔ قحط اور پھلوں کا کم ہونا یا وہ احکام مراد ہیں جو تمام شریعتوں میں عام تھے۔ اور انہی کا ذکر حدیث ہذا میں بھی ہے۔

الحکم فی السحرة جادوگر کا حکم

۴۰۸۵. عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من عقد عقدة ثم نفث فیها فقد سحر و من سحر فقد اشرک ومن تعلق شیئا وکل الیه

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جو شخص گرہ ڈال کر اس میں پھونکے تو اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا اور جس نے گلے میں کچھ لٹکایا۔ تو پھر وہ اسی کے ذمے ہوگا۔

نوٹ: یعنی اللہ رب العزت اس کی حفاظت نہ فرمائے گا۔ معاذ اللہ تعویز لٹکانا اور اس پر بھروسہ کرنا گناہ نہیں۔ کیونکہ اس سے مراد وہ تعویذ ہیں۔ جو دور جاہلیت میں رائج تھے۔ اور ان میں بعض خلاف شرع عبارات لکھی ہوئی تھیں آیات قرآنیہ اللہ کے اسماء اور حدیث شریف میں مذکورہ دعاؤں یا ایسے جائز الفاظ یا لکیروں وغیرہ پر مشتمل الفاظ بغرض شفا گلے میں ڈالنا جائز اور درست ہے۔ اسی طرح بغرض شفا آیات قرآنیہ اسماء الٰہی درود شریف اور دعائیں وغیرہ رکابی میں لکھ کر مریض کو پلانا بھی جائز ہے۔

سحرة اهل الکتاب اہل کتاب کے جادوگروں کا بیان

۴۰۸۶. عن زید بن ارقم قال سحر النبی صلی الله علیه وسلم رجل من الیهود فاشتکی لذلک ایا ما فاتاه جبرئیل علیه السلام فقال ان رجلا من الیهود عقد لک عقدا فی بئر کذا وکذا فارسل رسول ال صلی الله علیه وسلم فاستخرجرها فیجی بها فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم کانما نشط من عقاک فما ذکر ذلک لذلک الیهود ولا راه فی وجهه قط.

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ (لبید بن عاصم) یہودی نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا۔ اور آپ کافی دنوں تک اس کی وجہ سے بیمار رہے۔ بعد ازاں حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے۔ اور فلاں فلاں کنویں میں گرہیں ڈال رکھی ہیں۔ آپ نے وہاں لوگوں کو بھیجا اور وہ گرہیں نکال کر لے آئے اور انہوں نے جونہی انہیں نکالا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کھڑے ہوئے جیسے کوئی شخص رسی میں جکڑا ہوا ہو اور دوسرا کوئی اس کی رسی کھول دے۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کا ذکر اس یہودی سے نہ کیا۔ اور نہ ہی اس یہودی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کے جادو کا اثر پایا (تا کہ وہ شیطان پھر جادو کرتا۔)

السحرة جادو کا بیان

۴۰۸۴. عن صفوان بن عسال قال قال یهودی لصاحبه اذهب بنا الی هذا النبی قال له صاحبه لاتقل نبی لو سمعک کان له اربعة اعین فاتیا رسول الله صلی الله علیه وسلم وسالا ه عن تسع ایات بینات فقال لهم لا تشر کوا بالله شیئا ولا تسر قوا ولا تزنوا ولا تقتلو النفس التی حرم الله الا بالحق ولا تمشوا ببری الی ذی سلطان ولا سحروا ولا تاکلو الربوا ولا تقذفوا المحصنة ولا ترلوا یوم الزحف وعلیکم خاصة یهود ان لا تعروا فی السبت فقبلو ا یدیر ورجلیه وقالو نشهد انک نبی قال فما یمنعکم ان تتبعونی قالو ا ان داود دعا بان لا یزال من ذریته نبی وانا نخاف ان

سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا۔ چلو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلتے ہیں۔ دوسرے یہودی نے کہا تم انہیں نبی نہ کہو۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے سن لیں گے۔ تو آپ خوشی کے مارے جامے میں پھولے نہ سمائیں

Marfat.com

گے (کہ یہودیوں نے آپ کو نبی کہہ دیا ہے) بہر حال وہ دونوں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور دریافت کیا کہ وہ نو آیات کون سی ہیں جو اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی تھی)؟ (جیسے کہ ارشاد فرمایا۔ ولقد اتینا موسی تسع ایات بینات) تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، چوری نہ کرو، زنا نہ کرو اور جس جان کو اللہ جل جلالہ نے حرام فرمایا ہے اسے ناحق قتل نہ کرو۔ اور ناحق سزا دلوانے کے لیے کسی شخص کو حاکم کے پاس نہ لے جاؤ۔ جادو نہ کرو سود مت کھاؤ۔ پاک دامن عورتوں پر تہمت زنا نہ لگاؤ۔

صلوتی حتی ماادری ماصصل فلما رایت ذلک رحلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابن ابی العاص قلت نعم یارسول اللہ قال ماجاء بک قلت یارسول اللہ عرض لی شی فی صلواتی حتی مادری ماصلی قال ذاک الشیطان اذنہ فدنوت منہ فجلست علی صدور قدمی قال فصرب صدری بیدہ وتفل فی فمی و قال اخرج عدو اللہ ففعل ذلک ثلث مرات ثم قال الحق بعملک قال فقال عثمان فلعمری ما احسبہ خالطنی بعد.

یہ حالت دیکھی تو سفر کے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے دیکھ کر کہا ابوالعاص کا بیٹا ہے میں نے عرض کیا۔ جی ہاں آپ نے فرمایا کیوں آئے ہو۔ میں نے وجہ عرض خدمت کی سن کر فرمایا آگے آؤ میں ادب سے دوزانو سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے میرے سینہ پر دست مبارک رکھا اور اپنا لب مبارک میرے منہ میں ڈالا اور تین بار فرمایا اے عثمان اٹھ اللہ کے دشمن نکل جا اس کے بعد فرمایا اے عثمان اپنے کام پر جاؤ۔ عثمان فرماتے ہیں خدا کی قسم اس دن سے شیطان نے اس قسم کے وسوسے میرے دل میں کبھی پیدا نہیں کیے۔

۱۳۴۲. حدثنا ھارون بن حیان ثنا ابراھیم بن موسی انبانا

Marfat.com

عبدة بن سليمان ثنا ابو جنابٌ عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن ابيه ابى ليلى قال كنت جالسا عند النبى صلى الله عليه وسلم اذاجائه اعرابى فقال ان لى اخارجعا قال ما وجع اخيک قال به لم قال اذهب فاتنى به قال فذهب فجاء به فاجلسه بين يديه فسمعته غوذه بفاتحة الكتاب واربع ايات من اول البقرة اويتين من وسطهلو الهكم اله واحد واية الكرسى وثلاث ايات من خاتمتها وايته من ال عمران احسبه قال شهد الله انه لااله الا هووايۃ من الاعراف ان ربكم الله وايته من المومنين ومن يدع مع الله الها اخرلا برهان لابه واية من الجن وانه تعالىٰ جد ربنا وحشرايا من اول ابصافات وثلث ايات من اخراحشر وقل هوالله احد والمعوذ تين فقام الا عرابى قد برا ليس به باس.

ہارون بن حیان ابراہیم بن موسےٰ عبدۃ بن سلیمان ابو جناب عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ۔ابولیلے نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک اعرابی آیا اور کہا رسول اللہ میرا بھائی بیمار ہوگیا ہے۔آپ نے دریافت فرمایا اسے کیا مرض ہے۔اس نے عرض کیا اسے آسیب ہے آپ نے فرمایا جاؤ اسے لے کر آؤ وہ اعرابی اسے لے کر آیا آپ نے اسے اپنے سامنے بٹھا کر سورۃ فاتحہ پڑھی سورۃ بقرہ کی شروع کی چار آیتیں اور پھر درمیان کی دو آیتی۔آل عمران کی ایک آیت میرا خیال ہے وشہد اللہ انہ لا الہ تھی۔پھر سورۃ اعراف کی ایک آیت ان ربکم اللہ الذی خلق۔سورۃ مومنین کی ایک آیت ومن یدع مع اللہ الما آخر لا برہان کہ بہ سورہ جن کی ایک آیت وانہ تعالیٰ جد ربنا، ماتخذ صاحبة ولا ولدا لصافات کی شروع کی دس آیتیں۔سورۃ حشر کی آخیر کی تین آیتیں قل ہواللہ قل آعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھیں تو وہ اعرابی اچھا ہو کر کھڑا ہو گیا جیسے اسے کوئی بیماری نہ تھی۔

Marfat.com

احادیث نبوی ﷺ اور جادو

حضرت جندبؓ سے مرفوعاً روایت ہے۔

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جادو کی سزا یہ ہے کہ تلوار سے قتل کر دیا جائے''

اس حدیث مبارک کے راوی ترمذی ہیں، ترمذیؒ کے نزدیک یہ حدیث بالکل درست ہے اور اس میں شک وشبے کی گنجائش نہیں ہے اس کے راویوں کا سلسلہ صحابہؓ رسول ﷺ سے ہوتا ہوا رسول اللہ ﷺ تک پہنچتا ہے۔ یہ حدیث مرفوع بھی ہے اور موقوف بھی اور صحیح ہے۔

الحمداللہ! کہ اس حدیث کا تعلق فرقہ پرستوں کے نظریات سے نہیں ہے۔

یاد رہے کہ جس حدیث کے لئے ''مرفوعاً روایت ہے اس کے الفاظ استعمال ہوں، اس سے مراد وہ حدیث ہے کہ جس کے راویوں باسلسلہ محمد رسول اللہ ﷺ تک پہنچتا ہے اور جس حدیث کے لئے موقوفاً روایت ہے کہ الفاظ استعمال ہوں۔ اس سے مراد ایسی حدیث ہے کہ جس کے راویوں باسلسلہ واضح طور پر صحابہ کرام تک پہنچنا ہے لہٰذا یہ بات واضح ہوگئی کہ اس حدیث میں کسی قسم کے شک وشبے کی گنجائش نہیں ہے اور یہ حدیث شیطان کو پوجنے والوں کے خلاف ایک حد ہے۔

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص خود فال نکالے یا اس کے لیے فال نکالی جائے یا خود کاہن بنے یا اس کے لئے کوئی دوسرا کہن بنے یا جو شخص جادوگر ہو، وہ ہم میں سے نہیں اور جو شخص کسی کاہن کے پاس جائے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرے تو گویا اس نے شریعت محمد ﷺ سے کفر کا ارتکاب کیا۔''

چاروں کتب سنن اور مسند حاکم میں کئی طرح سے ایسی روایات موجود ہیں جن کے مطابق علم نجوم سیکھنا، فال نکالنا، غیر واضح بات کرنا غیبت کرنا، جھوٹی قسم کھانا، الحصنہ (دھوکہ دینے کی غرض سے بات بتانا) کسی کی بے جا تعریف کرنا، فضول بات کرنا، بہتان باندھنا، کسی کو دھوکے میں رکھنا، دنیاوی اغراض کی خاطر لمبی تقریر کرنا، حروف ابجد کا علم سیکھنا، قسمت کا حال بتانا وغیرہ وغیرہ بھی

Marfat.com

جادو کرنے کے مترادف اعمال ہیں۔ کیونکہ ان چیزوں سے انسان ٹھوکر کھا جاتا ہے اور اللہ کی بجائے ان باتوں کو علم حق جان کر ان پر بھروسا کر کے اپنا نقصان کر لیتا ہے یاد رکھیے کہ اللہ کے حکموں پر چلنے کے لئے کسی موسم یا کسی وقت کا انتظار کرنا ہمارا دین نہیں ہے ہمارا دین اللہ کی عمدہ فرمانبرداری ہے۔

جادوزدہ شخص سے جادو کو دور کرنا

صحیح بخاری میں حضرت قتادہؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سعید ابن مسیبؒ سے پوچھا کہ اگر کسی شخص پر جادو کی طرح کا کوئی ٹونا ٹکا کیا گیا ہو کہ جس کے سبب وہ اپنی عورت کے پاس نہ جا سکتا ہو۔ تو اس مسئلے کا کیا حل کیا جائے؟ کیا نشرہ کیا جائے؟

سعید ابن مسیب نے جواب دیا کہ نشرہ میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس سے اصلاح مقصود ہے۔ علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ جادو کیے گئے شخص سے جادو کو دور کرنا نشرہ کہلاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

پہلی یہ ہے کہ جادو کو جادو ہی سے دور کیا جائے۔ یہ شیطانی عمل ہے جو ناجائز ہے اور ناجائز اس وجہ سے ہے کہ اس عمل میں جادو کرنے والا اور جادو زدو دونوں ایسا فعل کرتے ہیں کہ جس سے شیطان مردود خوش ہوتا ہے کیونکہ دونوں بذریعہ جادو، شیطان ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

نشرہ کی دوسری قسم وہ ہے جس میں جھاڑ پھونک علمیات اور کلام الٰہی سے اور دوعاؤں سے علاج کیا جاتا ہے۔ یہ جائز ہے۔

جبت وطاغوت اور پاکستان

کلام پاک میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

''ہم نے امت میں ایک رسول بھیج دیا اور اس کے ذریعے سب کو خبردار کر دیا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت کی عبادت سے بچو۔''

حیرت کی بات ہے کہ پاکستان جس کی بنیادوں میں کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے لاکھوں نوجوانوں، بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کا خون شامل ہے اور جسے دین اسلام کا قلعہ اور لا الا اللہ کی

Marfat.com

تعبیر بننا تھا، وہی آج کل جبت وطاغوت کا لاشہر ہے۔

انتہائی جابر ومکار اور فریبی لوگوں کو سادہ لوح شہری یا دیہاتی کہنا اور جابر اور ظالم یا مکر وفریب کرنے والوں کو محض دھوکہ باز کہنا یہ سمجھنا بڑی عجیب بات ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ جادو اور جادو کے خریدار لوگ دشمنان دین ہیں اور انتہائی خطرناک ملک میں اور حسن شریعت واجب القتل ہیں۔

ملک خداداد پاکستان میں باب سرزمین ودیواریں اوراخبارات جبت وطاغوت کے اشتہاروں سے سیاہ ہیں۔ دنیا کے حصول نے نفس بدستوں ودیوانہ بنا رکھا ہے برسراہ جبت وطاغوت کی خریداری بلاخوف وخطر بیماری ہے۔

شاید ہی کوئی گھر ایسا ہوگا کہ جہاں جادو کے اثرات نہیں پہنچے۔ ہر گھر میں جھگڑا پریشانی اور پھوٹ موجود ہے مگر دین سے دور ہونے کے سبب اکثریت ان چیزوں کی حقیقت اور ان کے علم سے ناواقف ہے۔ طاغوت ہر طرف چھایا ہوا ہے۔ جاہل لوگ جبت کے انکار کو علم سائنس جانتے ہیں اور اپنی جہالت پر اترا رہے ہیں اور خالص مومن بے چارے نادانی کے سبب جادوگروں کے ہاتھوں اذیت برداشت کر رہے ہیں۔

دراصل پاکستان میں اسلام کا وجود برائے نام ہے۔ پاکستانی مسلمانوں کی غالب اکثریت کے سینے اسلام کے نور سے خالی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی نگاہیں اسلام کی بجائے اسلام آباد کی طرف متوجہ رہتی ہیں کہ کوئی حاکم آئے اور ہمیں اسلام پر چلائے۔

اسلام کے نام پر جو کچھ نظر آرہا ہے وہ تو چند مجبور ومعذور دینی جماعتیں ہیں جو فرقہ فرقہ ہونے کے سبب اپنے باہمی جھڑوں سے ہی فارغ نہیں ہیں۔ انہیں اسلام سے کہیں زیادہ اپنے فرقے کی فکر لاحق ہے۔ اللہ پرستی کی بجائے انسان اور فرقہ پرستی ہے۔

وسیع تناظر میں دیکھا جائے تو دنیا بھر کے مسلمان آج مشرکوں کے ہاتھوں سختیاں جھیل رہے ہیں مگر امت مسلم کو من حیث الامت کوئی احساس نہیں ہے پوری امت انتشار کا شکار ہے۔ احساس زیاں رکھنے والے ہیں ضرور مگر وہ تعداد کے اعتبار سے بھی کم ہیں اور طاقت واختیار کے اعتبار سے تو بالکل بے وقعت ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنا اپنا عقیدہ قرآن کے مطابق خود درست کیا

Marfat.com

جائے اور جبت وطاغوت کے لشکروں کا مقابلہ مل کر ہر محاذ پر کیا جائے اور اول اول مسلمانوں کی طرح اللہ کے سوا کسی سے مدد نہ مانگی جائے۔

کلام پاک میں جادو کا بیان

سورہ البقرہ آیات ۱۰۱ تا ۱۰۳:

''تو جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی ان میں سے ایک جماعت نے اللہ کی کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا گویا وہ لوگ کتاب سے واقف ہی نہ تھے۔''

(۱۰۱) ''اور ان ہزلیات کے پیچھے لگ گئے جو سلیمان علیہ السلام کے عہد میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان علیہ السلام نے مطلق کفر نہیں کیا تھا بلکہ شیاطین ہی کفر کرتے تھے اور لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور وہ لوگ ان باتوں کے پیچھے بھی لگ گئے جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اتری تھیں اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے تھے کہ ہم تو ذریعہ آزمائش ہیں تو تم کفر نہ کرو۔ غرض اس کے باوجود بھی ان سے ایسا جادو سیکھتے کہ جس سے میاں بیوی کے درمیان تفرقہ ڈال دیں اور اللہ کے حکم کے سوا وہ جادو کے ذریعے کسی کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے تھے۔ اور وہ لوگ کچھ ایسے منتر بھی سیکھتے جو انہیں بس نقصان ہی پہنچاتے اور فائدہ کچھ نہیں پہنچاتے تھے اور وہ یہ جانتے تھے کہ جو شخص ایسی چیزوں کا خریدار ہوگا اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے۔ (وہ جہنمی ہے)

اور وہ جس چیز کے عوض اپنی جانوں کو بیچ چکے تھے وہ بدی (شر) تھی''

(۱۰۲)

''اور اگر وہ لوگ ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے تو اللہ کی طرف سے بہت اچھا صلہ پاتے اے کاش وہ اس (حقیقت) سے واقف ہوتے''

ان آیات کا بغور مطالبہ کیا جائے تو یہ باتیں آسانی اور بصراحت معلوم ہو جاتی ہیں۔

1۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا عہد جادو کی تاریخ میں اہم ترین عہد ہے اسی عہد میں جادو کا علم آزمائش قرار دیا گیا تھا۔

Marfat.com

2۔ جادوگر جو کلمات پڑھتے ہیں وہ ناپاک کلمات ہیں اسی لئے اللہ نے انہیں طاغوتی ہزلیات قرار دیا ہے۔

3۔شیطانی اعمال میں سے ایک عمل جادو کا عمل ہے۔

4۔طاغوتی ہزلیات پڑھنے والا ابلیس ہے۔

(ایک جادوگر کے نزدیک یہ آیات کالے علم اور جادو کی دیگر اقسام کے بارے میں ہیں)

آپ ذرا سی تکلیف کریں اور کسی کالے علم کے ماہر سے پوچھیں کہ یہ کالا علم کیا ہے؟ تو وہ آپ کو بتائے گا کہ جو کام سیدھا قرآن پڑھنے سے نہیں ہوتا وہ الٹا قرآن پڑھنے سے ہو جاتا ہے مجھے ایک جادوگر نے یہ کہا کہ "گھی اگر سیدھی انگلیوں سے نہ نکلے تو انگلیاں ٹیڑھی کر لینی چاہئیں۔

میں اللہ کے خوف سے یہ کہتا ہوں کہ نفسانی خواہشات کی تکمیل کی خاطر اللہ سبحانہ، وتعالیٰ کے کلام کو ٹیڑھا یا الٹا تلاوت کرنا خلاف سنت رسول ﷺ اور کلام پاک کی صریح توہین ہے اور سخت کفر ہے۔قرآن کی عزت کرنا، اکرام کرنا، احترام کرنا اور آیات کے مطابق چلنا تمام مومنوں پر فرض ہے

قرآن کو توہین آمیز انداز سے جب پڑھا جاتا ہے تو اس سے اللہ سبحانہ، وتعالیٰ کی رحمت فوری طور پر دور ہو جاتی ہے اور پڑھنے والا جہنمی ہو جاتا ہے۔اس عمل سے اللہ سبحانہ، تعالیٰ ناراض اور شیطان راضی ہو جاتا ہے شیطان راضی ہو کر اپنا مکروفریب اللہ کے بندوں پر طاری کر دیتا ہے اور جو کوئی بھی شیطانی مکروفریب کا شکار ہو جاتا ہے وہ جادوزدہ کہلاتا ہے۔علم وحکمت کے مطابق تمام نفسیاتی مسائل اور ایسی بیماریاں جن کی بابت ڈاکٹر کچھ نہیں جان سکتے جادو کی صورت میں ہیں اور ان کا اعلاج صرف ذکر سے ممکن ہے۔

شیطان سے مدد مانگنے والا جو کچھ بھی پڑھتے یا پڑھاتے ہیں وہ پڑھنا اور پڑھانا شیطان سے مدد مانگنے کی صورت اور اس کی عبادت کرنا ہے۔بالکل اسی طرح کہ جیسے اللہ کا ذکر کرنا اور اللہ کی عبادت کرنا، اللہ سے مدد مانگنا ہے۔

شیطان کا فریب حاصل کر کے دنیا کو دھوکہ دینے والے شیطان کی رضا کی خاطر نہ صرف قرآن کی توہین آمیز تلاوت کرتے ہیں بلکہ اس کے علاوہ مختلف زبانوں کے اشعار بھی پڑھتے ہیں

Marfat.com

جنہیں آیات میں طاغوتی ہزلیات کا نام دیا گیا ہے۔

مذکورہ اشعار اور جملوں کا سیکھنا سکھانا، جادو سیکھنا اور سکھانا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد واضح ہے کہ جو کوئی بھی ایسا کرے گا اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا، یعنی وہ جہنم برد ہوگا۔ ان طاغوتی اعمال کا سیکھنا اپنی جان کا ایسی شے کے لیے بیچ ڈالنا ہے جو کہ صاف بدی ہے اور کھلا شر ہے۔

اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے جادوگر کی سزا قتل قرار دی ہے۔

یہ سچ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت قرآن کی توہین کرنے والے اس گروہ سے واقف ہی نہیں حالانکہ اس کے اشتہارات مقبول و مشہور اخباروں اور رسالوں میں روزانہ چھپتے ہیں۔ یہ زبان کہ ''تمنا کیسی ہی ہو کیوں نہ پوری ہو'' سو فیصد شیطانی اور اللہ کو چیلنج ہے کہ جس کے حکم کے بغیر کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ اللہ کی پناہ۔

5۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہرگز کفر کی بات نہیں کی تھی۔ البتہ کفر کی باتیں (کلمات واعمال) شیطان کی حرکات ہیں۔ اللہ سبحانہ، وتعالیٰ کا ارشاد واضح ہے کہ حضرت سلیمانؑ اللہ کے نیک بندے اور نبی تھے۔ ہرگز طاغوتی کلمات ایجاد کرنے والے نہیں تھے اور آپ پر اللہ نے خوب فضل فرما رکھا تھا آپ کے اقتدار کا راز جادو ہرگز نہیں تھا۔ یہ شیطان کا پراپیگنڈہ ہے کہ جس نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ سلیمانؑ جو کچھ بھی کرتے علوم سے کرتے تھے۔ ایسا ہرگز نہیں تھا، آپ علیہ السلام جو چاہتے تھے اللہ کی رحمت سے ہو جاتا تھا اور یہ ایک ایسی بات ہے کہ جس کو تمام الہامی کلاموں کا علم رکھنے والے جانتے ہیں۔

جادو ٹونے اور طاغوتی تعویذ گنڈے واضح طور پر شیطانی اعمال ہیں اور ان کا کاروبار کفر کا کاروبار ہے یہ کاروبار کبھی مومنوں نے نہیں کیا۔

6۔ ارشاد رب العزت ہے اور واضح لفظوں میں ہے کہ شیاطین کی مہلک حرکات میں سے ایک حرکت عملیات طاغوت کا سیکھنا اور سکھانا ہے اور جو شخص یہ سب کچھ سیکھتا یا سکھاتا ہے وہ ابلیس کا ولی ہے۔

Marfat.com

7۔ یہ سوال کہ جادو کہاں سے آیا ہے؟ اس کا جواب بھی ان آیات سے بآسانی اور بخوبی مل جاتا ہے۔ جادو کا سہرا قدیم زمانوں سے ہی شیاطین کے سر ہے جو جنات اور انسانوں دونوں گروہوں میں سے ہیں۔

8۔ آیات سے ظاہر ہے کہ جادو سے عموماً جادو کرنے والے ہی کا نقصان ہوتا ہے فائدہ نہیں ہوتا۔ گویا کفر میں رہ کر وہ کفر کو خرید کر کچھ حاصل نہیں ہوتا اور دنیا کی سہولت اور آخرت کی نعمت دونوں چھین جاتی ہیں اور ذلت وعذاب کا آنا لازم ہو جاتا ہے۔

9۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پہلے ہی سے فرما دیا ہے کہ جو کوئی بھی ایسی شے یعنی کرومنتر کا خریدار ہوگا اور اوچھے کام کرے گا اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہ ہوگا۔ یعنی اس کی تمام نیکیاں اور اعمال برباد ہو جائیں گے اور اگر اس نے لوگوں کو اس طریقے سے یا کسی اور طریقے سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ سے روکا تو پھر اس کے بعد نہ تو اس کی توبہ قبول ہوگی اور نہ ہی اللہ کے عذاب پر اس کا صبر اس کے کچھ کام آئے گا۔ ایسے لوگوں کے لئے دائمی عذاب ہے۔ ان کے تمام دلائل اور جواز مسترد کر دیئے جائیں گے۔ اور انہیں گروہ شیطان قرار دے کر جہنم برد کر دیا جائے گا۔

10۔ جادو خریدنا یا بیچنا، سیکھنا یا سکھانا، اپنی جان دنیا کی خریداری کے بدلے بیچ ڈالنا ہے۔ کیونکہ یہ طاغوتی عمل ہے لہٰذا بیچ ڈالنے سے مراد یہ ہے کہ دنیا میں ایسوں پر حد جاری کر دی گئی ہے اور وہ واجب القتل قرار دیئے جا چکے ہیں اور آخرت میں یہ لوگ جہنم برد کر دیئے جائیں گے۔

11۔ آیت ۱۰۳ کے مطابق جادوگر حضرات بدکار ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے واضح لفظوں میں فرما دیا ہے۔ کہ اگر یہ لوگ پرہیز گاری کی راہ لیتے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اپنے اعمال کا اچھا صلہ پاتے۔

ظاہر ہے کہ طاغوت کے پرستار اور جادو کے خریدار، پرہیز گار نہیں ہو سکتے۔ طاغوتی اعمال اور پرہیز گاری، دو الگ الگ چیزیں ہیں جو اپنی حقیقت وفطرت کے لحاظ سے مخالف اور متضاد ہیں اور اب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے اتمام حجت کے الفاظ پر مشتمل یہ آیت بھی پڑھ لیجئے۔

''اور ہم نے تمہارے پاس سلجھی ہوئی آیتیں بھیج دی ہیں اور ان سے انکار وہی کرتے ہیں جو

Marfat.com

بدکردار ہیں۔" (البقرہ آیت ۹۹)

جادو کے جواز کی من گھڑت دلیلوں کا تجزیہ

"سب کہتے ہیں شراب حرام ہے۔ مصنف ستاریاں والی سرکار کہتے ہیں کہ مجبوری اور غیر مجبوری میں بھی شراب جادو اور شرک حرام ہیں۔"

یہ جملے ایک کامل فن جادوگر نے اپنی تجارت یعنی جادو کے جائز ہونے کی دلیل کے طور پر کہے۔ یہ جملے سن کر ہر کوئی دھوکے میں آجاتا ہے۔ مگر ذرا سا غور کیا جائے تو ان جملوں کی حقیقت آشکار ہو جاتی ہے۔

ان جملوں میں بات شراب کی ہے جادو کی خریداری کی نہیں، جادو اور شراب الگ الگ چیزیں ہیں۔ دونوں گناہ کی چیزیں ہیں مگر ایک چیز شرک ہے اور دوسری چیز حرام ہے لاکھ دلیلیں گھڑنے کے بعد بھی شرک، شرک ہی رہتا ہے اور حرام، حرام ہی رہتا ہے۔ اور دونوں اپنی اپنی جگہ پر ناجائز ہی رہتے ہیں نہ کہ اپنی اپنی جگہیں بدل کر جائز ہو جاتے ہیں۔ شراب کی مثال دے کر جادو کو جائز قرار دینا ایک فریب ہے۔ جادو شرک ہے جس کے ارتکاب کے بعد بخشش ناممکن ہے۔ کوئی ایک آیت اور کوئی ایک حدیث رسول کہیں اس بات کی تصدیق نہیں کرتی کہ جادو کا شرک بحالت مجبوری جائز ہے۔ اللہ کے رسول کا ارشاد ہے کہ "شرک نہ کرو چاہے زندہ جلا دیے جاؤ۔"

جادو شرک ہے اور شرک بھاری ظلم ہے، یہ معاملہ اتنا ہلکا نہیں ہے کہ جتنا اسے مشرک سمجھتے ہیں کتنی واضح بات ہے کہ شراب کا نقصان شرابی کو اور جادو کا نقصان مخلوق خدا کو پہنچتا ہے جو قابل معافی نہیں ہے۔

قرآن مجید میں جو چیزیں حرام قرار دی گئی ہیں ان میں بہتا ہوا خون، کتے اور سور کا گوشت، مردار سود اور شراب شامل ہیں۔ پھر اور بھی بہت کچھ حرام ہے پھر کفر کی چیزیں ہیں، یعنی وہ تمام چیزیں ایک ایک کر کے گنوادی گئی ہیں جو حرام ہیں اور وہ بھی بتادی گئیں ہیں جو بحالت مجبوری ایک خاص حد تک استعمال کی جاسکتی ہیں مگر حالت مجبوری کے دوران بھی اور بعد میں بھی یہ اشیاء حرام ہی رہتی ہیں۔ ان اشیاء کے عارضی استعمال کی اجازت کا مقصد..... جان کا بچانا ہے۔ یہ کھانے

پینے کی چیزیں شرک میں داخل نہیں کرتیں۔

آپ خود ہی غور کیجئے کہ ایک شخص سور پالنے اور بیچنے کا کاروبار کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ بحالت مجبوری سور کا گوشت حلال ہے اور خود بھی جی بھر کر سور کھاتا ہے اور جو بظاہر مجبور..... وہاں آتے ہیں ان سے سودا کر کے بیچتا بھی ہے حالانکہ وہ حلال جانور یعنی گائے، بھیڑ، بکری وغیرہ کے پالنے کا اور بیچنے کا کاروبار بھی کر سکتا ہے۔ تو کیا یہ صاف معلوم نہیں ہو جاتا کہ ایسا شخص قصداً حرام کا کاروبار کھولے ہوئے ہے اسی طرح جادو جیسے کفر کی دکانداری ہے۔

عارضی استعمال کی اجازت حالات سے مشروط ہے یعنی کوئی شخص پیاس یا بھوک سے مر رہا ہو اور پینے یا کھانے کو صرف شراب یا سور کا گوشت ہی ہو تو ایسا شخص جان بچانے کی خاطر جان بچانے کی ضرورت کی حد تک شراب پی سکتا ہے یا سور کا گوشت کھا سکتا ہے۔ تاہم وہ جان بچانے کی ضرورت کی حد سے تجاوز نہ کرے اور اس کی نیت میں بغاوت بھی نہ ہو تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ معاف کر دے گا مگر برعکس صورتوں میں معافی قطعاً نہیں ہے۔

ایک اور مثال یوں ہے کہ ایک مقام ہے جہاں جب سفر کرنے والے تھکے ماندے پہنچتے ہیں تو بھوک سے مرنے والے ہو جاتے ہیں اسی جگہ پر ایک شخص سور کے گوشت کی دکان لگا لیتا ہے کہ مجبور مسافر آئیں گے اور کھائیں گے۔ تو حلال جانوروں کے ہوتے ہوئے بھی حرام کی دکان کرنے کا کیا جواز ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ ایسا بدنیت ہے اس کی نیت میں بغاوت ہے اور وہ حد سے تجاوز کرنے والا ہے۔ معلوم ہوا کہ حرام کی دکان کرنے کا گناہ ہر اعتبار سے اسی کے سر ہے اور کفر کی دکانداری کا جواز کسی کے پاس نہیں ہے۔ یہ خواہشات نفسانی کے پیروکار ہیں جو کفر خریدتے اور بیچتے ہیں اور من گھڑت جواز انہوں نے سادہ لوح لوگوں کو پھانسنے کے لئے بنا رکھے ہیں۔

جادو شرک ہے۔ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے اور یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ شرک کے ارتکاب کے بعد شدید عذاب ہے اور دنیا و آخرت میں ناکامی ہی ناکامی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ ایک واقعہ اپنے اصحابؓ کو سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"ایک مکھی کے سبب ایک شخص جنت میں اور ایک شخص جہنم میں چلا گیا"

Marfat.com

اصحابؓ نے کہا: آپ ﷺ فرمادیجئے کہ کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ اس طرح کہ ایک مرتبہ دو مسلم مرد سفر کررہے تھے سفر کرتے ایک شہر کے قریب پہنچے تو بت پرست لوگوں نے انہیں روک لیا اور راستے میں نصب ایک بت کی طرف اشارہ کرکے بولے جب تک تم دونوں کوئی جاندار شے اس بت کی نذر کی خاطر قربان نہیں کروگے ہم تمہیں نہ تو شہر میں جانے دیں گے نہ واپس لوٹنے دیں گے۔ مسلم مسافروں نے کہا مگر ہمارے پاس تو قربانی کے لائق کوئی جاندار نہیں ہے وہ بولے اس سے کیا فرق پڑتا ہے تم بے شک چاہو تو مکھی پکڑلو اور بت کے آگے مسل دو۔

دونوں میں سے ایک نے فوراً مکھی پکڑی اور بت کے نذر کردی اور دوسرے نے یہ کہہ کر نذر پیش کرنے سے انکار کردیا کہ میرا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کوئی معبوم نہیں۔ میں کسی غیر اللہ کی نذر نہ مان سکتا ہوں نہ پوری کرسکتا ہوں یہ شرک ہے اور شرک بھاری ظلم ہے۔

پس ان بت پرستوں نے نذر ادا کرنے والے کو جانے دیا اور انکار کرنے والے مومن مرد کو شہید کرڈالا۔ تو جو شہید ہوا وہ شرک سے بچا اور داخل جنت ہوا اور جو شرک کرنے کے بعد بچ نکلا وہ داخل جہنم ہوا جو انتہائی برا مقام ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ کے سنائے ہوئے اس واقعے سے بڑھ کر شک کی کوئی اور تشریح مجھے نہیں ملی لہٰذا اسے پیش کردیا ہے غیر اللہ کی نذر ماننے والے خبردار ہوں۔

شرک کرنے سے قتل ہوجانا بہتر اس لئے ہوا کہ انسان اس کے بعد مصب شہادت پر فائز ہو جاتا ہے کسی طرح کی کوئی مجبوری شرک کا جواز نہیں بن سکتی جان بچانے کی خاطر حرام بقدر ضرورت کھانے کی اجازت ہے مگر جان کی خاطر شرک کرکے ایمان ضائع کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ یاد رہے کہ جادوگر بھی لوگوں کو جانور یا پرندہ کاٹنے کے لئے دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسے اللہ کا نام لیے بغیر کاٹنا ہے ورنہ تمہارا کام نہیں ہوگا۔ اکثر لوگ یہ حرکت کرڈالتے ہیں اور یہ جانتے ہی نہیں کہ انہوں نے ظلم عظیم یعنی شرک کا ارتکاب کرلیا ہے اور اللہ کے بنائے ہوئے جانور کو شیطان کے آگے قربان کرکے جہنم خرید لیا ہے۔

کون نہیں جانتا کہ شرک ظلم عظیم ہے اور جادو شرک ہے کیونکہ اس میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ جو ہر

Marfat.com

شے پر قادر ہے۔ کی بجائے شیطان، جس کا ہر وعدہ فریب ہے سے مدد مانگ کر دنیا و آخرت کی ذلت مول لے لی جاتی ہے جو شخص شیطان سے مدد مانگے وہ شیطان کی عبادت کرتا ہے ایسا مدد کا طالب اس لئے بھی برا ہے اور خسارے میں ہے کہ اس کا مطلوب اور محبوب ہی اس کا دشمن ہے تو جادو جیسے حرم سے بچنا ہی فلاح کا راستہ ہے۔

اور یہ بات سمجھ کر تسلی رکھنی چاہیے کہ جادوگر کے لئے فلاح نہ دنیا میں ہے نہ آخرت میں اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے اور یہاں سے جانے کا وقت بھی معلوم نہیں۔

ہوسکتا ہے جادوگر کی طرف جاتے ہوئے راستے میں حادثہ پیش آجائے تو ایسے میں برا انجام تو طے کہ جادو کے طالب کا آخرت میں ٹھکانا جہنم ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے وہ تمام اشیاء تفسیر کر کے بتا رکھی ہیں جو حرام ہیں اور جو بحالت مجبوری ایک حد تک یعنی جان بچانے کی حد تک ہیں قابل استعمال ہیں اور ان میں نہ جادو ہے اور نہ شرک..... تو اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے۔

عام طور پر لوگ خیال کرتے ہیں کہ جن آیات میں حلال وحرام کا بیان ہے وہ آیات حلال وحرام کا اصول بیان کر رہی ہیں یہ خیال غلط ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان آیات میں گن گن کر اشیا کے نام بتائے ہیں اور ان اشیاء میں جادو جیسے شرک کا نام ہرگز نہیں ہے۔ جادو کا خریدار مجبور بھی کافر اور شیطان اور مختار بھی کافر اور شیطان ہے لہٰذا دین کے معاملات میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''جادوگر جہاں جائے گا فلاح نہیں پائے گا'' تو وہ کون سی بہتری کر رہے ہیں ان کا یہ کہنا کہ فلاح جس علم سے ہو وہ برا نہیں غلط ہے اور صریحاً گمراہ کن ہے۔

جادو طاغوتی مکر وفریب ہے جس سے فساد اور خرابی کے سوا کچھ نہیں ملتا جادوگر جو اصلاح چاہتے ہیں وہ فساد ہے لہٰذا وہ مفسدین ہیں اور اللہ مفسدین پر لعنت بھیجتا ہے۔ اس خرابی سے بڑھ کر کون سی خرابی ہے کہ جس کے بعد دنیا و آخرت دونوں برباد ہو جائیں اور آرزومند پر آرزو ذلت بن کر چھا جائے اور وہ ہمیشہ کے عذاب کا شکار ہو جائے۔

فلاح کے طالب کو چاہیے کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کارساز بنائے جس کے وعدے سچے اور جو

Marfat.com

ہر شے پر قادر ہے اور جو کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

اور اسے یہ بھی چاہیے کہ نماز قائم کرے اور صبر کیے رہے پھر دیکھے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مدد آتی ہے یا نہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مدد ضرور آتی ہے اور اللہ پر بھروسہ کرنے والا کبھی محروم نہیں رہتا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دین کو اپنی رحمت و برکت بنایا ہے لہٰذا پرہیز گاری سے بڑھ کر اور کوئی عمل فلاح کا باعث نہیں۔ دین اسلام عبادت کرنے والوں صبر و شکر کرنے والوں اور شرک سے بچنے والوں کا حسین طریقہ حیات ہے۔ یہ بدمزاجوں، مغروروں، بدفطرتوں اور متکبروں کا طریقہ حیات نہیں ہے کہ جنہیں غرور اور حسد نے ابلیس بنا رکھا ہے اور دنیا داری نے دیوانہ بنا دیا ہے جیسے آوارہ کتا اپنا گھر چھوڑ کر ہڈی کی طرف دوڑتا ہے ویسے ہی یہ لوگ اپنا دین چھوڑ کر تمناؤں کی طرف بھاگتے ہیں اور انہی کو تو جادوگر آواز دیتے ہیں اور ان کے آگے ہڈی پھینک کر ان کو لوٹ لیتے ہیں اور ذلت اور لعنت بعد میں آتی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کتاب نازل کی ہے اور انتہائی شائستہ اعمال بجالانے کا حکم دیا ہے حسد اور غرور کے سبب جن لوگوں نے کتاب کو پس پشت ڈال رکھا ہے ان کا عبرت ناک انجام وقت مقرر پر سامنے آکر رہے گا۔

اس روز ابلیس کے نقش قدم پر چلنے والے مرد و زن بری طرح ذلیل و رسوا ہوں گے انجام خیر صرف پرہیز گاروں اور صبر کرنے والوں ہی کا ہوگا۔

نفسانی خواہشات کو ابھارنے والے اعمال جسموں پر نمودار ہو جائیں گے سورہ رحمٰن میں ہے کہ اس روز سب کچھ ظاہر کر دیا جائے گا اس طرح سے کہ

''اس روز کسی سے یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں رہے گی کہ وہ دنیا میں کیا کرتا ہے''

اپنے نفس کی عبادت کرنے والا اور ابلیس سے مدد مانگنے والے اس روز سیاہ چہروں اور مسخ شدہ جسموں والے ہوں گے جنہوں نے طاغوت یعنی شیطان کو کارساز بنا رکھا ہے کیا ایسے لوگ ان لوگوں کی طرح ہیں جو خالص اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرتے اور اسی سے مدد مانگتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

ظالم جو ایک دوسرے کو وعدے دیتے ہیں اگر فریب ہی فریب ہیں یہ عنقریب جان لیں گے

Marfat.com

کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا وعدہ کیسا ہے۔ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جو اذیت وعذاب کے اعتبار سے اس دنیا کے تمام صدموں اور ہر طرح کے عذابوں سے ہزاروں گنا زیادہ ہے۔تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی سے ڈرنا اور اسی کی عبادت کرنا چاہیے۔

جادو کا مہلک ترین استعمال

جادو کا مہلک ترین استعمال میاں بیوی کے درمیان تفرقہ اور جدائی ڈالنے کی کوشش ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک واقعہ اپنے اصحابؓ کو سنایا آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابلیس پانی پر تخت لگاتا ہے اور اپنے چیلوں سے پوچھتا ہے کہ انہوں نے اس کی رضا کے لئے کون کون سے کارنامے سرانجام دیئے ہیں؟ جواباً کوئی چیلہ کہتا ہے کہ اس نے وسوسوں کی مدد سے دو آدمیوں میں جو گہرے دوست تھے، جھگڑا کروادیا۔

کوئی ابلیس کا چیلہ کہتا ہے کہ اس نے فلاں عورت پر تہمت لگوادی کوئی چیلہ کہتا ہے کہ اس نے فلاں جگہ قتل کروادیا۔کوئی کہتا ہے کہ اس نے فلاں عبادت گزار سے ابلیس کی بھی پوجا کروالی۔ الغرض ابلیس کے چیلے بہت کچھ کہتے ہیں۔

سب کچھ سن کر ابلیس یہ کہتا ہے کہ تم لوگوں نے کوئی خاص کارنامہ سرانجام نہیں دیا۔اتنے میں ایک ابلیس کا چیلہ جو سراپا ابلیس ہوتا ہے، کہتا ہے کہ اس نے بڑا کام کیا ہے ابلیس پوچھتا ہے کیا؟ تو وہ بتاتا ہے کہ اس نے فلاں مقام پر میاں بیوی کے درمیان وسوسے پیدا کر کے تفرقہ ڈال دیا اور ان کی پرسکون زندگی کو تباہ کر کے رکھ دیا۔ابلیس اپنے چیلے کا یہ بیان سن کر خوش ہو جاتا ہے اور کہتا ہے تم نے واقعی بڑا کام کیا ہے۔

جو لوگ اپنی باتوں سے یا مکر وفریب سے یا جادو سے یا غلط فہمیوں سے یا وسوسے پیدا کر کے میاں بیوی کی زندگی میں زہر گھولتے ہیں وہ ابلیس کی بڑی خدمت کرتے ہیں ابلیس ان سے راضی ہو جاتا ہے اور اللہ کی لعنت ان پر مسلط ہو جاتی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ شیاطین تو یہی چاہتے ہیں کہ میاں بیوی کی پاک زندگی ایسی الجھ کر رہ جائے کہ اللہ کی یاد تک ان کو بھول جائے مگر ہمارے (اللہ کے) حکم کے سوا وہ جادو

Marfat.com

سے کسی کا کچھ نقصان نہیں کر سکتے۔ مومنوں کا اللہ ہی مددگار اور کارساز ہے اور وہ ہر اعتبار سے کافی ہے اور مانگنے والوں کو وہ سب کچھ دیتا ہے کہ جو وہ اس سے مانگتے ہیں اور جب کوئی اس سے پناہ چاہتا ہے اور مانگتا ہے تو وہ شیاطین کے خلاف مضبوط ترین پناہ عطا فرما دیتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندوں کا حامی وناصر ہے اسی کا بھروسہ غموں سے نجات ہے وہی ہر شے کا خالق اور ہر شے کا نگران ہے اس پر بھروسہ رکھنے والوں کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

غور کیجئے

انبیاء کرام کے معجزات کو دیکھ کر قدیم لوگ یہی کہا کرتے تھے کہ یہ تو کھلا جادو ہے دریا میں راستہ بنتے، لاٹھی کو اژدہا ہوتے، مردوں کو جی اٹھتے، مریضوں کو شفایاب ہوتے، اندھوں کو بابصارت بنتے اور دوسرے معجزے ہوتے دیکھ کر جب وہ کہتے تھے کہ کھلا جادو ہے تو اس بیان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ جادو کی حقیقت سے بڑی حد تک آگاہ تھے لیکن وہ چونکہ معجزے کو جادو کہتے تھے لہٰذا یہ واضح ہو جاتا ہے کہ وہ معجزے سے آگاہ نہ تھے۔

معجزے اور جادو میں واضح طور پر فرق ہے۔ جادو باطل اور بے اصل شے کو اصل ظاہر کرتا ہے اور معجزہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا تصرف ہے جو حقیقت میں واقع ہوتا ہے۔

جو جادوگر حضرت موسیٰؑ پر ایمان لائے تھے وہ بڑے علم والے تھے۔ وہ ایمان اس لئے لائے تھے کہ یہ بات اچھی طرح جانتے تھے کہ جادو سے کیا ممکن ہے اور کیا ممکن نہیں۔

وہ جانتے تھے کہ جادو سے یہ تو ممکن ہے کہ وہ لاٹھی کو اژدہا ہوتے دیکھا دے مگر جادو سے یہ ہرگز ممکن نہیں کہ وہ لاٹھی کو سچ مچ اژدہا بنا دے اور اژدہا بھی ایسا کہ جو جادو کا سامان نگل جائے۔ لہٰذا جب انہوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا تصرف معجزے کی صورت میں دیکھا تو پکار اٹھے۔

''ہم موسیٰؑ اور ہارونؑ کے رب پر ایمان لائے''

اور اس میں کیا شبہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایمان لانے والوں پر رحم کرتا ہے، مگر بے علم لوگ تب بھی معجزے کو جادو ہی سمجھتے رہے۔ چونکہ وہ صرف جادو ہی سے واقف تھے لہٰذا معجزے دیکھ کر بھی اسے جادو ہی سمجھتے رہے اور اللہ پر ایمان نہ لائے۔

Marfat.com

وہ لوگ تو گزر چکے مگر یہ آج کے لوگ جادو جیسے شر ہی سے ناواقف ہونے کے سبب اس شیطانی عمل اور اس کے اثرات سے انکار کرنے کو علم و دانش سمجھتے ہیں وہ جادوگروں کو دھوکا باز اس لیے کہتے ہیں کہ ان کے خیال میں جادوگروں کے پاس کوئی علم نہیں ہے نیز وہ جادوگروں کو جاہل اور معصوم قرار دیتے ہیں۔ جو پیٹ کا دوزخ بھرنے کے لئے جادو کے نام پر جھوٹی دکانداری چمکا رہے ہیں جادو کی حقیقت سے آج کے لوگوں کا یہ انکار دراصل کم علمی پر محمول ہے ان لوگوں کا علم مادی ہے اور یہ لوگ حیات کو بھی مادے ہی کا عمل تصور کرتے ہیں حالانکہ ہر وہ جسم جو روح سے محروم ہو مردہ ہوتا ہے یہ لوگ اس حقیقت سے بھی آگاہ نہیں ہیں واضح رہے کہ علوم بھی مثبت اور منفی ہوتے ہیں اور نفس کو متاثر کر لیتے ہیں۔ مگر یہ لوگ تو نفس ہی کے منکر ہیں کہ روح جسم دونوں جس کے آگے غلام ہیں اور علمائے نفسیات، جبت و طاغوت کو ہی نہیں مانتے حالانکہ تمام الہامی کتابوں میں جبت و طاغوت کا ذکر موجود ہے اور تجربات سے ان کا وجود ثابت ہوتا ہے۔

ان کے نزدیک ہر بیماری جسمانی ہوتی ہے اسی سبب سے پاگل خانوں میں بند لوگ ان سے شفایاب نہیں ہوتے اور یہ صرف ان کی رپورٹس تیار کرتے رہتے ہیں۔ ایک عجیب اذیت ہے کہ جو پاگل خانوں میں بند نفسانی مریضوں کو پہنچائی جاتی ہے الیکٹرک شاک اور دماغوں میں سوراخ، اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ ان کا طریقہ علاج غلط ہے اور یہ کسی بھی حقیقت سے واقف نہیں ہیں یہ ظلم اور تشدد زیادہ تر پاکستان میں ہوتا ہے کہ جو ایک اسلامی ملک سمجھا جاتا ہے۔

حالانکہ یورپ کے صاحبان دانش نے حکمت پر مبنی علوم کو تسلیم کر لیا ہے اور بلیک میجک یعنی کالے علم اور وائٹ میجک یعنی نوری علم سے وہ آگاہ ہو چکے ہیں اور اب یورپ میں جسمانی امراض کی طرح نفسیاتی امراض کا باقاعدہ علاج، روحانی علاج کے نام پر کیا جا رہا ہے۔ میں اس بات کو مانتا ہوں کہ پیدائشی پاگل لاعلاج ہو سکتا ہے مگر جو درست حالت ہے پاگل ہو گیا ہو دین میں لاعلاج نہیں ہے۔ ایسا سو فیصد ہو سکتا ہے۔ پاکستان میں قرآن و حدیث کے منکر آئے دن ٹیلی ویژن پر اور دیگر ذرائع ابلاغ میں جنات اور جبت و طاغوت کا تمسخر اڑاتے رہتے ہیں اس سے قرآن و حدیث کی نفی ہوتی ہے مگر کوئی نہیں بولتا۔ پاکستان میں شیطان صفت انسانوں کی اکثریت

Marfat.com

اور جہالت عام ہے، ظاہر ہے جن لوگوں کو ہوس نے دیوانہ بنا رکھا ہے اور وہ نفس امارہ ہی کو اپنی ذات سمجھے ہوئے ہیں ایسے ہوس پرست نفس وروح کے متعلق علوم کی اقدار اور قرآن وحدیث کی علمی حیثیتوں سے کیونکر آگاہ ہو سکتے ہیں؟ سرمہ سلائی آنکھ میں داخل ہونے کے بعد کہاں دکھائی دیتی ہے ایک انسان جب تک باطن سے پاک نہ ہو جائے تب تک دنیا وآخرت کے حقیقی علوم یعنی حکمت سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔ ان سے تو قدیم کافر ہی بہتر تھے کہ جو کم از کم جادو کی حقیقت سے بڑی حد تک آگاہ تھے اور اسے شیطانی عمل مانتے تھے اور آج کے لوگ شیطان ہی کو نہیں جانتے تو اس سے بچنے کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟

خالق مطلق اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نازل کی ہوئی کتابیں بالخصوص قرآن محکم جس شے کی تصدیق کرتا ہے یہ اسی کا انکار کرتے ہیں اور جانتے ہی نہیں کہ ان کا کون سا عمل شیطان کی عبادت ہے اور کون سا عمل اللہ کی فرمانبرداری ہے۔

ہم اور ہماری جہالت

ہم نیت کو بھی اور ارادے کو بھی جانتے ہیں کہ جو نفس ذات میں ہوتے ہوئے بھی نظر نہیں آتے۔ ہم مشورے کی طاقت کو بھی تسلیم کرتے ہیں جو نفس و نفس سے متاثر کرتا ہے اور اس کے فائدے اور نقصان سے بھی آگاہ ہیں مگر نفس کہ روح وجسم جس کے دم چھلے ہیں کہ ہم تسلیم نہیں کرتے کہ جو نیت ارادے اور مشورے تینوں کا سرچشمہ ہے گویا ہم اصل کو نہیں مانتے فروعات کو مانتے ہیں تو یہ ہماری جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟

ہم یہ جانتے ہیں کہ ارادہ جسم کو آگے لگا لیتا ہے مگر یہ ماننے کے لئے ہم تیار نہیں ہیں کہ جبت وطاغوت وسوسوں کے ذریعے ارادے ہی کو آگے لگا لیتے ہیں۔

اگر جادو سے کچھ نہیں ہوتا تو پھر انبیاء کے معجزے دیکھ کر لوگ یہ کیوں کہتے تھے کہ یہ تو کھلا جادو ہے توریت، زبور انجیل اور قرآن حکیم میں یہ بات لکھی ہوئی موجود ہے کہ لوگوں نے انبیاء کو جادوگر کہا اور ایسا اس لیے کہا کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے ناممکن کو ممکن ہوتے دیکھا تھا۔

آج یہ کہنا کہ جادو کوئی چیز نہیں، یہ ثابت کرتا ہے کہ لوگ الہامی کتابوں پر ایمان نہیں رکھتے

اور نہ ہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دکھائے ہوئے راستے کی حقیقت سے آگاہ ہیں۔

اور یہ بھی کہ انتہائی ناقص علم کو لوگ بڑی چیز خیال کرتے ہوئے اس پر اترا رہے ہیں اور ان کا یہ رویہ ان بستیوں میں رہنے والوں کا سا ہے کہ جو آیات سے انکار کے سبب برباد ہو گئیں اور جہاں اچانک شدید عذاب آ گیا

جادو سے کیا ہوتا ہے

(سورہ طٰہٰ آیات ۵۶ تا ۷۰)

''اور ہم نے فرعون کو اپنی سب نشانیاں دکھائیں مگر وہ تکذیب اور انکار کرتا رہا۔ کہنے لگا کہ موسیٰ! کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ اپنے جادو سے ہمیں ہمارے ملک سے نکال دو؟ تو ہم بھی تمہارے مقابلے میں ایسا ہی جادو لائیں گے۔ تم ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت مقرر کر لو کہ نہ تو ہم اس کے خلاف کریں گے اور نہ تم۔

(اور یہ مقابلہ) ایک ہموار میدان میں ہوگا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ سے یوم زینت کا وعدہ ہے اور یہ کہ لوگ اس دن چاشت کے وقت اکٹھے ہو جائیں تو فرعون لوٹ گیا اور اپنے سامان جمع کر کے پھر آیا۔

موسیٰ علیہ السلام نے ان جادوگروں سے کہا کہ ہائے تمہاری کم بختی! اللہ پر جھوٹ افترا نہ کرو۔ وہ تمہیں عذاب سے فنا کر دے گا جس نے افترا کیا وہ نامراد رہا۔

تو وہ آپس میں اپنے معاملے میں الجھنے لگے اور چپکے چپکے سرگوشی کرنے لگے۔ کہنے لگے کہ یہ دونوں موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام جادوگر ہیں اور چاہتے ہیں کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہارے ملک سے نکال دیں اور تمہارے شائستہ مذہب کو نابود کر دیں تو تم جادو کا سامان اکٹھا کر لو اور پھر صف باندھ کر نکلو۔ آج جو غالب رہا وہی کامیاب ہوا۔ پھر بولے کہ موسیٰ علیہ السلام یا تو تم (اپنی چیز) ڈالو یا ہم پہلے ڈالتے ہیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ نہیں تم ہی پہل کرو۔

(پھر جب انہوں نے اپنی چیزیں ڈالیں)

تو اچانک ان کی رسیاں اور لاٹھیاں موسیٰ کے خیال میں ایسی نظر آنے لگیں کہ جیسے وہ (میدان

Marfat.com

سے ان کی طرف) دوڑ رہی ہوں تو اس لمحے موسیٰ علیہ السلام نے دل میں خوف محسوس کیا۔

ہم نے کہا خوف نہ کرو بلاشبہ تم ہی غالب ہو اور جو چیز (عصاء) تمہارے داہنے ہاتھ میں ہے اسے ڈال دو کہ جو کچھ انہوں نے افترا کیا ہے اسے نگل جائے گی جو کچھ انہوں نے افترا کیا ہے وہ جادوگروں کے ہتھکنڈے ہیں۔

اور جادوگر جہاں جائے گا فلاح نہیں پائے گا۔

(القضہ یوں ہی ہوا) تو جادوگر سجدے میں گر پڑے اور پکار اٹھے کہ ہم موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے رب پر ایمان لائے"۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ جادو واضح اثرات رکھتا ہے اور یہ کہ جادو غرور کرنے والے فرعونوں کا سہارا ہے۔

ان آیتوں کی روشنی میں یہ کہنا جہالت کیسے ہوسکتا ہے کہ جادو باطل پرستوں کا ہتھیار ہے جو ہلا کے رکھ دینے والا سچ ہے۔

اے سوائے منکر قرآن کے کوئی اور جہالت نہیں کہہ سکتا۔

ہاں اگر جادوگر توبہ کرلے اور شریعت محمدی ﷺ پر چلنے لگے تو اس کے لیے معافی ہے کیونکہ جب کوئی ایمان لے آتا ہے تو کافر نہیں رہتا۔ مسلم ہو جاتا ہے۔ اور کسی مسلم کا قتل جادو کی طرح قابل گرفت وتعزیر عمل ہے اور اگر جادوگر توبہ نہ کرے تو مومنوں کو اختیار ہے کہ وہ اس کا قتل واجب جانتے ہوئے اسے مار ڈالیں تا کہ جہاں پاک ہو۔ شریعت محمدیہ ﷺ میں واضح طور پر جادوگر کی سزا قتل ہے کسی صاحب ایمان کی یہ سزا ہرگز نہیں ہے اور شریعت محمدیہ ﷺ کے منکروں کے خلاف ہر طرح کی کوشش کرنا اور تلوار اٹھانا، جب کہ وہ مومنوں کو ایذا دے رہے ہوں اور دین سے روک رہے ہوں، یقینی طور پر جائز ہے۔

جادو کا سہارا لینے والا اول تو کافر ہے اگر مسلمان کہلواتا ہے تو مرتد بھی ہے اور منافق بھی ہے۔ دوم اللہ سبحان وتعالیٰ کا جھوٹا افترا کرنے کے سبب مشرک ہے۔ ایسے انسان نما بھیڑیئے، بچھو اور سانپ امت میں کھلے چھوڑ دینے کا مطلب بڑی خرابی ہے۔ اور وسیع فساد ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ایسوں کو قتل کرنے کا قانون بنا کر مومنوں پر قتال کا دروازہ کھول رکھا ہے اور

Marfat.com

حضرت عمرؓ نے اپنے دور میں اس دروازے کو کھلا رکھا ہے اور جادوگروں کے قتل کو اسلامی قانون کا لازمی حصہ قرار دیا ہے۔

یاد رہے کہ کسی طور پر بھی شریعت محمد یﷺ کا دعویدار اس قانون میں نرمی کا مجاز نہیں ہوسکتا اور آج بھی تورات میں جادوگر کو زندہ جلا دینے کا حکم موجود ہے۔

لہٰذا ہوشیار باش!

سورہ طٰہٰ کی ان آیات کے مطابق جادوگروں کا مقابلہ کرنا انبیاء کی سنت ہے۔

اور توجہ طلب بات یہ ہے کہ اگر حضرت موسیٰؑ جیسے پیغمبر جو صاحب کتاب بھی تھے جادو سے خوف محسوس کرنے لگتے تھے تو ایک عام انسان کا ایسے موقع پر کیا حال نہ ہوتا ہوگا۔ پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خود حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان الفاظ میں تسلی دی تھی۔

''خوف نہ کرو بلاشبہ تم ہی غالب ہو''

تو ایسے میں جب خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تسلی دینا ضروری سمجھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کیا کیفیت نہ رہی ہوگی؟

اتنے ٹھوس شواہد کی موجودگی میں کسی مسلمان کو جادو جیسے مکروفریب کی صورت حال کو تسلیم کرنے میں کوئی باک نہیں ہونا چاہیے۔ خواہ اسے ذاتی طور پر جادو کا تجربہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

آپ قرآن کو مانتے ہیں تو پھر جبت وطاغوت کی حقیقت سے انکاری ہ ہوں یہ آیات کی صریح تکذیب ہے۔

جادو یعنی جبت کوئی معمولی نہیں ہے آپ خود غور کریں جس فریبی جادوگر کو موذی قرار دے خود رسول اللہ ﷺ خدا نے قتل کرنے کا حکم دیا ہے اسے صرف بے وقوف جان کر معاشرے میں جادو کا کاروبار کرنے دینا رسالت کا انکار ہے یا نہیں؟

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کی پناہ کافی ہے والحمدللہ رب العلمین۔

حکومت سے میرا مطالبہ یہ ہے کہ اللہ کے خوف اور سنت رسول ﷺ پر چلتے ہوئے اور حب اللہ اور پرہیزگاری کے پیش نظر شیاطین کے خلاف یہ قانون پاس کردے کہ:

Marfat.com

''ہر جادوگر کو خواہ مرد ہو یا عورت قتل کر دیا جائے''

اگر آج مسلمان حاکموں سے یہ ممکن نہیں ہے اور وہ خود جادوگروں کے مرید ہیں تو کچھ غم نہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے وعدے کیخلاف نہیں کرتا وہ دنیا ہی میں جادوگر شیطانی کو ذلیل کر کے رکھ دے گا اور آخرت میں تو سوال و جواب کے بغیر ہی جہنم ہے۔

سب لوگ آگاہ ہوں امر بالمعروف اور نہی عن والمنکر کی نفی کا سیدھا سیدھا مطلب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب کا آجانا ہے۔

لہٰذا ہوشیار باش!

رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد کہ:

''جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کر دیا جائے''

ہر مسلمان کے نزدیک قانون ہے اور یہ قانون مبنی بر حکمت و رحمت ہے کلام پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

''اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول ﷺ کوئی امر مقرر کر دیں تو وہ اس میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں اور جو کوئی اللہ و رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہ ہو گیا'' (سورہ، الاحزاب آیت ۳۴)

تو صاحبان ایمان کو فکر ہونی چاہیے کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور فکر آخرت سے غفلت تو کسی بھی قیمت پر نہیں کی جا سکتی۔

ترمذی کی تحقیق اور مضبوط حوالوں کے بعد آپ ایک بار پھر غور کریں کہ حکم رسول ﷺ پر مشتمل اس حدیث نبوی ﷺ کے بعد کہ:

''جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کر دیا جائے۔ ایک مومن پر اور کون سا قانون لاگو ہوتا ہے؟

کیا اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی اصل حاکم، خالق اور مالک نہیں ہے؟ بے شک وہی حاکم و خالق و مالک ہے۔ تو اللہ کو چھوڑ کر کسی کا قانون اور رسول ﷺ کے بعد کس کی منت لازم ہے؟

Marfat.com

مسلمانوں کو جملہ امور حیات وممات میں عقل کی دہ لینی چاہیے اس ارشاد رسولؐ کے پیچھے یقیناً ایسے حالات موجود تھے جن کا لازمی تقاضا یہی حکم تھا، یہی قانون تھا جو کل بھی نافذ العمل تھا اور آج بھی نافذ العمل ہے۔

ذات رسالت مآب ﷺ اور جادو

تفاسیر وتاریخ کا معمولی طالب علم بھی یہ بات جانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا تھا کہ جو کارگر نہ ہوا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ثابت کیا کہ اللہ اپنے بندے کے لیے کافی ہے۔

اسلام کی شمع نور روشن ہو چکی تھی اور مشرکین اس چراغ کو بجھانے کی بھرپور کوشش میں مصروف تھے۔ آپ ﷺ کا حق ہر منکر دین کے دل میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا تھا کہ ایک موقع پر لبید یہودی کی بیٹیوں نے صلاح مشورہ کر کے رسول اللہ ﷺ پر جادو کا مہلک ترین وار کیا مگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا وعدہ آڑے آیا اور آپ ﷺ محفوظ رہے اور ثابت ہوا کہ اللہ اپنے بندے کے لیے کافی ہے، شرط یہ ہے کہ بندہ اللہ ہی کا ہو، غیر اللہ کا نہ ہو۔

جس طرح لوگوں کو بدفطرتی اور دشمنی جاری رہتی ہے اسی طرح اللہ سبحانہ، وتعالیٰ کی سنت بھی مکافات عمل کی صورت میں جاری رہتی ہے اور تبدیل نہیں ہوتی۔ اللہ اپنے بندوں کو ہر دفعہ فتح عطا کرتا ہے اور ہر برے وقت میں بھرپور مدد کرتا ہے کیونکہ اس کے بندے اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جس طرح موسیٰ علیہ السلام کو بچایا تھا اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو بھی بچا لیا اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

تفاسیر وتاریخ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ جادو سے آپ ﷺ کے مزاج پر اور صحت پر اثر پڑا۔ تھا آپ ﷺ بخار اور درد کی سی کیفیت کے سبب چشت نہیں رہے تھے، بعض جگہ پر لکھا ہے کہ اس جادو نے آپ ﷺ کی یادداشت کو متاثر کیا تھا۔ آپ ﷺ بات کرتے کرتے بھول جاتے تھے اور یاد آنے پر بیان کو مکمل کرتے تھے۔ معاملات دنیا میں تو کافی تبدیلی آ گئی تھی. اور آپ ﷺ بے چینی کی سی کیفیت محسوس کرتے تھے مگر کار نبوت میں کوئی فرق نہ آسکا۔ پھر اللہ

سبحانہ وتعالیٰ نے سورہ الفلق اور سورہ الناس نازل فرمائیں اور جس چیز کے ذریعے رسول ﷺ پر جادو کیا گیا تھا اسے اطلاع ملنے پر اصحابہؓ نے بھاری پتھر کے نیچے سے نکال لیا پھر تلاوت کرتے کرتے اس کی گرہیں کھول ڈالیں۔ اس طرح سے رسولؐ صحت یاب ہوئے اور غسل صحت فرمایا۔ اس پر اصحابہؓ نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حضور سجدہ شکر ادا کیا اور خوشی منائی۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

''نہیں بھیجا ہم نے تم کو مگر عالمین کے لیے از راہ رحمت''

اب غور کیجئے کہ وہ کیسی ایذا و اذیت ہوگی کہ جس کے سبب رسول ﷺ یہ حکم دیتے ہیں کہ:

''جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کر دیا جائے''

آپ کو اب یہ بات تسلیم کرنا ہوگی کہ یہ جادوگر لوگ عالمین میں ذلت و گندگی کے ڈھیر اور زحمت و اذیت کے سرچشمے ہیں اور کتنے بڑے مجرم ہیں۔ کہ ان کو قتل کیے بغیر سکون ہو ہی نہیں سکتا۔ اور جہاں یہ کاروبار کھلے ہوئے ہوں وہاں اللہ کی رحمت کیسے نازل ہو سکتی ہے؟

ایک موقع پر خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

''دین حق کی تبلیغ کے سلسلے میں جتنی اذیت مجھے دی گئی ہے مجھ سے قبل کسی پیغمبر کو نہیں دی گئی''

اس اذیت کوشی میں مشرکین و منافقین و ساحرین کی پہنچائی ہوئی تکلیفوں کی وہ تمام صورتیں شامل ہیں جو ظاہری اور باطنی طور پر آپ ﷺ کو پہنچائی گئیں۔ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو تنگ کیا اور جو مومنوں کو تنگ کرتے ہیں۔ ان پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں لعنت کی ہے اور توبہ قبول نہ کرنے کا وعدہ کیا ہے اسی سبب سے جادوگروں کو بلا توبہ کرائے قتل کر دینے کا فتویٰ شریعت محمدیہ ﷺ میں موجود ہے۔

یہ جادوگر لوگ کسی طور پر بھی ایک اسلامی ریاست میں قابل برداشت نہیں ہو سکتے، ماسوائے اس صورت کے کہ ریاست بظاہر اسلامی ہو اور باطن طاغوت کا قلعہ ہو۔ یہاں اسلامی جمہوری پاکستان میں تو خود جادوگر یہ کہتے سنائی دیتے ہیں۔

1۔ ہم بڑے ظالم و جابر ہیں ہمارے تھانے میں ہر انتقام لیا جا سکتا ہے۔

2۔ ہم شریعت محمدیہ ﷺ کی بجائے ہندو بت پرستوں اور کالی ماتا شیراں والی ہنومان جی کی پوجا کرنے والوں سے طریقے سے جیتے ہیں۔اور بہن بیٹوں کو برہنہ کر کے کالے علم کا اتار کرتے ہیں اور ایسے لوگ کفر نہیں کرتے تو اور کیا نہیں؟ خدارا ایسے لوگ کفر نہیں کے پاسَ جانے سے موت اور بیماری اچھی ہے۔

3۔ ہم لوگوں کی فلاح کا کام کرتے ہیں۔

4۔ تمنا کیسی بھی کیوں نہ ہو (شرعی یا غیر شرعی) پوری ہوگی۔

5۔ محبوب آپ کے قدموں میں، چاہے کوئی بھی ہو۔

6۔ جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔جادو سے موت بھی ہو سکتی ہے۔

میں پناہ میں آتا ہوں اپنے رب کی ان سرکش و متکبر فرعونوں کے خلاف اور اس رحمٰن کی پناہ کے سوا پناہ فائدہ نہیں دے سکتی۔

جادو باطنی اذیت رسانی کا طریقہ ہے خود طاغوتی عملیات کرنے والے یہ بات بتاتے ہیں یہ لوگ بدنصیب ہیں ان پر افسوس ہے اس کے بعد افسوس ہے ان دانشوروں پر جو یہ کہتے ہیں کہ جادو کوئی چیز نہیں۔ پھر افسوس ہے پاکستان ٹیلی ویژن کے ان پروگرام کرنے والوں پر جنہوں نے سنکرین پر دین کا تمسخر اڑانا جاری کر رکھا ہے اور جادو یعنی جبت کو کھیل تماشے کے طور پر پیش کرتے ہیں پھر افسوس ہے ان شاعروں پر جو اپنے گیتوں میں لفظ جادو اور جادوگر اور جادوگری استعمال کرتے ہیں اور ایسی بات کہتے ہیں کہ جس کا انہیں کما حقہ علم نہیں ہے۔ایسے تمام لوگوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرنا چاہیے فوراً توبہ کرنی چاہیے اور طاغوت کی راہ ہمیشہ کے لئے ترک کر دینی چاہیے۔ اللہ انہیں معاف کر دے گا، انشاء اللہ لیکن اگر انہوں نے اپنی روش نہ بدلی تو مجھے ان کے بارے میں خدشہ ہے کہ قیامت کے روز یہ لوگ مشرکین کے ساتھ محشور ہوں گے اور مشرکین کے لئے جہنم تیار ہے۔ایسا اس لئے ہے کہ جبت وطاغوت کی چیزوں میں دلچسپی لینا ابلیس کی محبت اختیار کرنا ہے جو کہ اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ بلکہ بدترین عمل ہے۔

بہت سے معاملات انسانی فہم وادراک کی حدود کے پار ہیں اور ایک ماورا حقیقت میں جاری

وساری ہیں اور وہ لوگ جنہیں ایسے تجربات نہیں ہوئے نہ وہ براہ راست ایسے معاملے سے دوچار ہوئے ہیں اور نہ ہی کسی قسم کا مشاہدہ انہوں نے کیا ہے اور نہ ہی حسیاتی سطح پر انہیں کچھ محسوس ہوا ہے ایسے جملہ افراد کے نزدیک جنات کا وجود اور طاغوت کی باتیں ایک طرح سے توہمات کی دنیا ہے حالانکہ کچھ مشکل نہیں کہ ایسے افراد اگر اللہ پر ایمان لا کر اس کے فرمانبردار ہو جائیں اور شرک چھوڑ دیں تو جلد اس بات سے واقف ہو سکتے ہیں کہ ایک ایسی مخلوق بھی ہمارے اردگرد موجود ہے۔ کہ جس مخلوق کو ہم تو دیکھ نہیں سکتے مگر یہ مخلوق ہمیں دیکھ رہی ہے۔ یہ جنات ہیں اور صرف حسیات سے ہی ہم انہیں محسوس کرتے ہیں۔ جنات کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے ہماری کتاب شیطان فرشتہ یا جن، کا مطالعہ کریں۔

یہ مخلوق غیر مادی ہونے کے سبب آنکھوں سے تو دیکھائی نہیں دیتی مگر دیگر حواس سے ضرور اس کی موجودگی کا باقاعدہ احساس ہوتا ہے۔ صالح جنات کی موجودگی ان کی مہک سے اور بدکار جنات کی موجودگی ان کی بدبو سے محسوس ہوتی ہے جسم پر ان کی گرفت اور بوجھ ایسی چیزیں نہیں ہیں کہ جن کو نظر انداز کیا جا سکے۔ انسانی جسم اعتدال پر خلق ہوا ہے اس میں اچانک بے پناہ قوت بھر جانا یا قوت کا نام ونشان مٹ جانا بے سبب نہیں ہوتا۔ یہ مخلوق دوست بھی بنتی ہیں اور دشمن بھی غلام کی طرح قابو بھی آجاتی ہیں اور آقا کی طرح آگے بھی لگا لیتی ہے۔ اس طرح اس مخلوق کا ادراک دو قسم کے لوگوں کو ہوتا ہے۔

1۔ انتہائی صالح لوگ جو اللہ کے سوا کسی کو کچھ خیال نہیں کرتے اور صرف اور صرف اللہ کے ہو کر رہتے ہیں یعنی خاص مومنین جو شیطان کے پکے دشمن ہیں۔

2۔ شیطان نما بدکردار لوگ جو ابلیس کو اپنا معبود بنا کر پوجتے ہیں اور شیطان کے کاروبار میں شریک ہوتے ہیں یعنی جادوگر اور دیگر بدکردار لوگ ابلیس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے ہماری کتاب شان خاک ذلت آگ کا مطالعہ کریں۔

عام لوگوں کو ان کی کچھ خبر نہیں ہوتی۔ وہ جنات کو ان کی کارروائیوں کو وہم وگمان اور جہالت سمجھتے ہیں اور ان کا ذکر سن کر ذکر کرنے والوں کو جاہل خیال کر کے ان کے خیالات پر مسکراتے ہیں

Marfat.com

اور نہیں جانتے کہ وہ خود جاہل ہیں۔

ہر بدی کرنے والے پر مسلط شیطان کی اپنی خاص بدبو ہوتی ہے۔

زانی مرد اور زانی عورت سے آنے والی بدبو اور رشوت خور سے آنے والی بدبو بالکل مختلف ہوتی ہے ان کے جسموں سے اسی قوت خارج ہوتی رہتی ہے کہ جہاں اٹھتے بیٹھتے ہیں وہاں صاف پہچانے جاتے ہیں یہ ہر کسی کو اپنے جیسا خیال کرتے ہیں اور جن کے بظاہر خیر خواہ بنتے ہیں ان کے عیب تلاش کرنا ہی ان کی زندگی ہے۔ان کی نظر اور بات چیت دونوں سے منفی رویہ ٹپکتا ہے لوگ ان کے رویے کے سبب ان سے ڈرتے ہوئے اوپر اوپر سے ان کی عزت کرتے اور دل سے ان کو برا خیال کرتے ہیں ان سے دور رہنے اور سخت احتیاطی تدابیر کر کے بچنے کا حکم ہے ان کی پہچان بے حیائی کی گفتگو، بہتان بازی، غیبت غوری ہے اور کاروبار اپنے مفادات اور گندے مقاصد حاصل کرنے کے لئے لوگوں کو گمراہ کرنا اور دعوت گناہ دینا ہے۔

ہمارا علم تو مادی دنیا کی خبروں کا دوسرا نام ہے اور ہماری حکمت غیر مادی دنیاؤں کی خبریں ہیں جیسے یہ خبر کہ تربوز کے بیج سے تربوز کا پودا پھوٹتا ہے اور تربوز کے پودے پر کبھی خربوزے نہیں لگتے۔ خالص علمی بات ہے جو لائق مشاہدہ بھی ہے اور یہ خبر کہ جھوٹ بولنے والا پریشانی اور مسائل کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے۔خاص حکمت پر مبنی خبر ہے۔مگر اس کا ادراک صرف صالح کو ہوتا ہے اور بدکار کو نہ تو اس کا ادراک ہوتا ہے نہ مشاہدہ وہ تو جھوٹ اور دھوکہ بازی ہی کو عقل کا اصل کاروبار جانتا ہے۔

قرآن اللہ علیم وحکیم کی نازل کردہ کتاب ہے اور اسے قرآن حکیم یعنی حکمت کی کتاب کہا جاتا ہے یہ کتاب صالح لوگوں کے لیے مینا نور، نصیحت، ہدایت اور زندگی ہے اور دنیا پرستوں کے ہاں صرف اور صرف اللہ کی آیات کا انکار ہے دنیا پرست قرآن کو بھی عملیات (جادو) کی کتاب سمجھ کر بلا مطلب سمجھے طوطے کی طرح پڑھتے ہیں کوئی کہتا ہے چالیس دن تک سورہ واقعہ پڑھو تمہارا رزق کھل جائے گا اور کوئی کہتا ہے فلاں آیت پڑھنے سے محبوب تسخیر ہوتا ہے اور کوئی یہاں تک کہتا ہے کہ دلہا دلہن کو قرآن کے نیچے سے گزارو، سدا سکھی رہیں گے گویا یہ لوگ بت پرستوں کی طرح عمل کرتے ہوئے قرآن کو بھی بت خیال کرتے ہیں بت پرست بتوں کے نیچے

Marfat.com

سے گزرتے ہیں اور اسے بابرکت خیال کرتے ہیں اور یہ قرآن اور دیگر زیارتوں کے نیچے سے گزرنے کو مبارک سمجھتے ہیں۔(نعوذ باللہ)

اللہ کا ارشاد ہے۔

''اور اس شخص سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں ہے کہ جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی جائے تو وہ ان سے منہ پھیر لے۔ہم گناہگاروں سے ضرور بدلا لینے والے ہیں''

(سورہ السجدہ، آیت ۲۲)

''.....بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں اندھے ہوتے ہیں

(الحج آیت ۴۶)

بات کچھ یوں ہے کہ:

''دماغ اس مادی دنیا کا دل ہے اور دل غیر مادی دنیا کا دماغ ہے''

غیر مادی دنیا خالص حکمت کی دنیا ہے اسے لوگ روحانی دنیا کے تمام تاجدار دراصل شیطانی دنیا کے گدی نشین ہیں ہمارا دین جنات سے مدد مانگنے یا انہیں قابو کر کے ان سے کام لینے کا دین نہیں ہے ہمارے ہاں تو صرف اللہ کے ذکر کے ہتھیار سے شیطانوں (بدکردار جنات اور انسانوں) کو خود سے دور رکھنے کا عمل دین کا لازم جز ہے۔

صحیح بخاری میں لکھا ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب جمائی آئے تو لاحول پڑھو اور جب چھینک آئے تو کہو الحمد اللہ! آپ ﷺ کے اس فرمان کے پیچھے بڑا اہم راز ہے۔شیاطین جمائی کے ساتھ جسم پر مسلط ہو جاتے ہیں دراصل جمائی شیاطین کا جسم پر مسلط ہونا یا انسان کے جسم کو لباس کا پہن لینا ہے جو لاحول پڑھنے پر بھاگ اٹھتے ہیں اور چھینک کا آنا ان کا جسم کو چھوڑ کر بھاگنا ہے جو فرمایا ہے کہ کہو الحمد اللہ! یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ شیاطین بھاگ گئے اور دور ہوئے۔شیطان کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے ہماری کتاب عزازیل سے شیطان کیوں؟ کا مطالعہ کریں۔

Marfat.com

شیاطین کی حرکتوں کا ذکر آگے چل کر سورہ الناس میں ایک بار پھر بھرپور ملتا ہے یہ سب کچھ دین کی دنیا میں عام طور پر ہوتا ہے جو ایک مومن کے نزدیک حقیقت کی دنیا ہے اسے توہمات سے تعبیر کر کے اپنی جہالت کا ثبوت پیش نہ کیا جائے اور اپنے لادین ہونے کا اعلان نہ کیا جائے۔

سورہ سباء میں کتاب کے علم کی فوقیت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں ظاہر ہوتی ہے جب پلک جھپکنے میں ملکہ سباء کا تخت دربار میں آموجود ہوتا ہے اور ایک انسان کتاب کے علم کی وجہ سے جنات پر باری لے جاتا ہے۔

مگر افسوس! کہ مادی علم والے اس بات کا یقین کرنے سے قاصر ہیں حالانکہ اس سے ملتے جلتے واقعات آج بھی دیکھے جاسکتے ہیں جیسے گردوپیش دھند ہو تو کم نظر آتا ہے اسی طرح دنیا دھند ہے اگر آنکھوں میں سمائی ہو تو حقیقت کا عالم دکھائی نہیں دیتا۔

سچائیاں ان مادی آنکھوں سے اس وقت تک اوجھل رہتی ہیں جب تک کہ دل دیکھنے نہ لگے اور جو شخص دل کو اپنے جسم وجنس کی اطاعت سے آیات پر عمل کر کے اور شیطانی خواہشات چھوڑ کر پاک کر کے اس کا دل دیکھنے لگتا ہے لیکن جو جسم وجنس کی شیطانی خواہشات کی پیروی کرے اس کا دل اندھا ہو جاتا ہے اور دل اندھا ہو تو آنکھیں اور کان کام نہیں آتے۔ اندھے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ دین کی دنیا توہمات کی دنیا ہے یہ عنقریب جان لیں گے کہ کون سی دنیا گمان اور کون سی دنیا ایمان ویقین کی دنیا ہے۔

شیطان کے چیلے شیطانی اعمال کے ذریعے چونکہ آخرت بیچ کر دنیا خرید چکے ہوتے ہیں لہٰذا ان کو ہر شے فوری مل جاتی ہے لیکن دین کی دنیا صبر وانتظار اور پرہیز گاری ہے اور اللہ کے حکم سے ہر کام ایک مقرر وقت پر عزت سے ہو جاتا ہے۔

جادوگر (کاہن یا طاغوت) کا علم صرف اور صرف لوگوں سے اللہ، اللہ کے رسول ﷺ، اللہ کی کتاب اور ادب کی چیزوں کی توہین کرا کر انہیں جہنمی بنانا اور آخرت کے بدلے دنیا کی خواہشات پوری کرا دینا ہے اور اگر ان کا واسطہ کبھی خالص توحید والے اللہ کے بندوں سے پڑ جائے تو اکثر منہ کی کھاتے ہیں اور بیماری سے مر بھی جاتے ہیں سب کچھ الٹ پلٹ جاتا ہے۔

Marfat.com

دنیاوی خواہشات کے غلام لوگ ان کے پاس جاتے ہیں اور آخرت بیچ کر دنیا خرید لاتے ہیں جادوگروں کا کام صرف سودا کرانا ہے جو بعد میں پھر تباہ ہو جاتی ہے اور انسان پاگل تک ہو جاتا ہے ان کے سبب جو چند دنوں کی دنیا لوگوں کو ملتی ہے اور کوئی خواہش پوری ہوتی ہے تو لوگ اسے فیض پانا خیال کرتے ہیں اور انہیں جانتے کہ وہ آخرت تباہ کر کے دنیا لے آئے ہیں اور یہ سب کچھ اللہ نے اپنی لعنت بھیج کر کیا ہے۔ آخرت برباد کر دی ہے اور شرک کے سبب دنیا منہ پر ماردی ہے۔ یہ فیض نہیں ہے اور اللہ کا عذاب دائمی ہے۔

الٹا قرآن اور اللہ کے نام الٹے کر کے پڑھاتے ہیں جانداروں کو بغیر بسم اللہ کے کٹواتے ہیں جوتوں کا پانی پلاتے ہیں یا جوتا سونگھاتے ہیں اللہ کے دیئے رزق کو جلانے یا ناپاک کر کے ضائع کرنے کا حکم دیتے ہیں لوگوں کو قبروں پر جا کر گندی حرکتیں کرنے کو کہتے ہیں مردوں کو نہلانے سے جو پانی جمع ہو جاتا ہے وہ دعا کے طور پر مریضوں کو پلاتے ہیں اور ایسے ہزاروں کام کرتے ہیں اور کراتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہو کہ انتہائی برے اعمال کرا کے انسان کی توہین کر کے شیطان کو خوش کرتے اور اللہ کا دشمن بنا دیتے ہیں گویا یہ شیطان کہ اس چیلنج کو کہ جس میں اس نے کہا تھا کہ میں انسان سے بہتر ہوں سچا ثابت کرنا چاہتے ہیں ان کے دین میں شیطان کو راضی کرنے اور اللہ کو ناراض کرنے کے سلسلے میں ہر کام اور قربانی جائز ہے۔ اس وجہ سے ہم نے اس کتاب کا نام ''جادو اور جہالت'' رکھا ہے۔

محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بھی ان کے پاس جائے گا قیامت کے دن ہم میں سے نہیں ہوگا۔

جادو کی حقیقت

اور اب ہمیں سورہ طلحہ کی آیات ۵۶ تا ۷۰ میں سے پھوٹنے والے نور میں یہ دیکھنا ہے کہ جادو کیا ہے؟ ان آیات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ۔

1۔ فرعون کے عہد میں لوگ یہ بات جانتے تھے کہ جادو کی طاقت سے لوگوں کو ملک بدر کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

2۔ جادو کرنے کے عمل میں سامان یعنی چیزیں ڈالی جاتی ہیں جو جادو کا ذریعہ بنتی ہیں لاہور میں تمام جادوگر، جادو کے خریداروں کو کچھ سامان لانے کے لئے کہتے ہیں جو نایاب ہونے کے سبب خریدار لا نہیں سکتے۔ لہٰذا وہ سامان کو بجائے روپیہ پیش کر دیتے ہیں اس کھاتے میں ہزاروں روپے ہتھیا لئے جاتے ہیں حالانکہ درحقیقت چند روپوں سے زیادہ ہرگز خرچ نہیں آتا۔

3۔ جادو کرنے کا مطلب واضح طور پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر جھوٹ افترا کرنا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام سے اللہ نے کہلوایا ہے اسی سبب سے جادو شرک ہے اور مشرک کے لئے جہنم ہے

4۔ جادوگر دین الٰہی سے خارج ہوتا ہے مگر خود کو شائستہ دین پر قائم بتاتا ہے۔

5۔ جادو کے اثر کا اطلاق قوت متخیلہ پر ہوتا ہے اور ایک بے حقیقت چیز حقیقی محسوس ہونے لگتی ہے جیسے رسیاں اور لاٹھیاں حرکت کرتی ہوئی اور خوف طاری کرتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔

جادو کا عمل..... وسوسہ پیدا کرنا ہے اور یہ عمل اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر جھوٹ افترا کرنے کے مترادف ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ ہر آن اپنے بندے کے ساتھ ہے اور ہر معاملے میں اس کی راہنمائی خود فرماتا ہے۔ اور صراط مستقیم پر آس کی دعا کے بعد چلاتا ہے اور شیاطین اللہ کے اس نظام میں کہ جس میں وہ ہر ان بندوں کی رہنمائی فرما رہا ہوتا ہے دخل اندازی کرتے ہوئے بندوں کے سینے میں ایسے خیالات ڈالتے ہیں کہ وہ جس سے گمراہ ہو جائیں اور اپنا کوئی نقصان کر بیٹھیں۔ اس عمل کو قرآن میں وسوسے پیدا کرنا بتایا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ تمام وسوسہ پیدا کرنے والوں کو اللہ نے اللہ پر جھوٹ افترا کرنے والے قرار دیا ہے اول یہ عمل ابلیس نما بندے اپنی بات چیت سے کرتے ہیں غیر واضح اور شر انگیز بات چیت کر کے سننے والے کو تیار کرتے ہیں کہ وہ غیر حقیقی بات کو حقیقی بات کے طور پر قبول کر لے اور ذہین وخیال کی سطح پر گمراہ ہو جائے۔ جو انسان بھی غیر واضح بات کرتا ہے یا غیبت کرتا ہے وہ ابلیس کا پیروکار ہے اور ہر وقت غیبت کا بوجھ اٹھائے پھرتا ہے تا کہ لوگوں پر نہ صرف بہتان باندھے بلکہ حق سے ہٹا کر گمراہ بھی کر دے اس قسم کے انسانوں کا ذکر سورہ الناس میں موجود ہے اور سورہ القلم میں بھی ان کا ذکر واضح الفاظ میں کیا گیا ہے۔

دوئم یہ کا یعنی وسوسوں کا خیال میں ڈالنا اور ذہن پر طاری کرنا جنات کی مدد سے کیا جاتا ہے

اور یہ جادو یعنی جبت کی خطرناک صورت ہے جادوگر کی چیزوں کے ذریعے کافر جنات کو مسخر کرتے ہیں اور پھر انہیں دنیاوی اغراض کی تکمیل کے لئے لوگوں پر چھوڑتے ہیں تاکہ وہ ان پر مسلط ہو کر انہیں جادوگر کی مرضی پر چلائیں اور جو کام ان سے لینا مقصود ہو وہ بآسانی لے لیا جائے یہ شیاطین، جھوٹ بولنے والوں پر اور سیاہ کاروں پر بخوبی قبضہ جما لیتے ہیں اور ذکر سے غافل، نیک و کار بھی اس کا شکار بن جاتے ہیں۔ ذکر کثیر کرنے والوں پر البتہ ان کا اثر زیادہ نہیں ہوتا مگر ہوتا ضرور ہے یہ ایسا عمل ہے جس سے انبیاء تک تکلیف اٹھاتے رہے ہیں صاحبان ایمان اس طرح بھی ستائے اور آزمائے جاتے ہیں اور بعض نیک لوگ تو کفر پر مجبور بھی کر لیے جاتے ہیں۔ (الا ماشاءاللہ!)۔

یوں شیاطین سے مومن لوگوں کی جنگ شروع ہوتی ہے اور یہ سلسلہ ایک زبردست آزمائش کی صورت اختیار کر جاتا ہے مبارک ہیں وہ لوگ جو ثابت قدمی سے اس زبردست آزمائش میں بھی پورے اترتے ہیں۔

شیاطین کی مرضی پر چلنے والا اپنا نقصان اپنی غفلت کی وجہ سے کرتا ہے۔ اسے پتہ تک نہیں چلتا کہ کب شیاطین اس پر آئے اور قابض ہوئے اور کب اسے اپنی مرضی پر چلا کر اور کام نکال کر نکل گئے وہ بار بار اپنا نقصان اپنے ہاتھوں کر بیٹھتا ہے اور بعد از عمل بری طرح پچھتاتا رہتا ہے۔

دین کی سمجھ رکھنے والا شیاطین کی مرضی پر تو ہرگز نہیں چلتا مگر شیاطین کے ہاتھوں اذیت بہت اٹھاتا ہے وہ اس طرح کہ شیاطین اسے اس کے اردگرد کے افراد کے ذریعے سخت تنگ کرتے ہیں وہ دین دار اگرچہ شیاطین کی مرضی پوری نہیں ہونے دیتا مگر طویل صبر آزما، اذیت ناک اور اکتا دینے والے اس مقابلے میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ضرور رہتا ہے۔ کبھی سخت بے چین ہو جاتا کبھی بے صبرے پن کی کیفیت اس پر طاری ہو جاتی ہے اور کبھی بیمار بھی پڑ جاتا ہے۔

بہت سے لوگ ثابت قدم نہ رہ سکنے کے سبب خودکشی تک کر لیتے ہیں۔ بے چینی اور بدامنی اتنی ہو جاتی ہے کہ ان کے لئے جینا دشوار ہو جاتا ہے شیاطین کفر پر مجبور کرتے ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں۔ یہ سلسلہ اذیت بعض اوقات سالوں جاری رہتا ہے۔ ثابت قدم، صابر اور پرہیزگار مومنین، تہم اللہ کے فضل و کرم سے فتح پاتے ہیں اور شیاطین کا مرد فریب بالآخر

Marfat.com

نابود ہو جاتا ہے اور الحمد اللہ فتح حق ہی کی ہوتی ہے۔

کسی کو قتل کر ڈالنا اتنا بڑا عمل نہیں ہے کہ جتنا بڑا جادو کرنے کا عمل ہے کیونکہ مقتول تو فوراً مر جاتا ہے۔ مگر جادوزدہ سسکتا رہتا ہے اسی سبب سے رسول اللہ ﷺ نے جادوگر کی سزا تلوار سے قتل مقرر کی ہے جو کہ دنیا میں تو جرم کے مقابلے میں کہیں کم ہے لیکن پوری سزا ان مشرکوں کی آگے یعنی جہنم ہے۔ جو لوگ جادوزدہ مریضوں کی حالت دیکھ چکے ہیں وہ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حد اللہ کے حکم سے مقرر کر کے مومنوں پر قتال کا دروازہ ٹھیک کھولا ہے۔

جادوگر ہونا، جادو کا خریدار ہونا پورا پورا شیطان بن جاتا ہے اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایسا شخص ہم میں سے نہیں یعنی ایسا شخص شیاطین میں سے ہے۔

راہ حق پر چلنے والوں کو جو تکالیف پیش آتی ہیں ان میں سے سب سے بڑی تکلیف جادو ہے جو ظاہری بھی ہے اور باطنی بھی یہ اذیت باطنی ہونے کے سبب عذاب لگتی ہے مگر فی الحقیقت یہ عذاب نہیں ہوتی۔ آزمائش ہوتی ہے۔

کلام اللہ میں ہے "بعض لوگ لوگوں کو دی ہوئی ایذا کو بھی ایسے خیال کرتے ہیں جیسے اللہ کا عذاب" ایسا ہرگز نہیں ہے۔ (۲۹ العنکبوت ۱۰)

جادوگر، جادو کے خریدار اور
کفر پر مجبور ہو جانے والے

"موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں سے کہا کہ ہائے تمہاری کم بختی! اللہ پر جھوٹ افترا نہ کرو وہ تمہیں عذاب سے فنا کر دے گا اور جس نے افترا کیا وہ نامراد رہا"۔

(سورہ طٰہٰ آیات ۶۱)۔

"جھوٹ افترا تو وہی لوگ کرتے ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے اور وہی جھوٹے ہیں"

"جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے ویسا نہیں جو کفر پر مجبور کر دیا جائے جبکہ اس کا دل ایمان پر ہی مطمئن ہو، بلکہ کافر وہ ہے جو (قصداً) دل کھول کر کفر کرے ایسوں پر اللہ کا غضب ہے اور انہیں عذاب عظیم پہنچے گا"۔

Marfat.com

"یہ اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں عزیز رکھا اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا"۔

(سورہ النمل آیات ۱۰۵ تا ۱۰۷)

جھوٹ افترا کرنے سے مراد اول شرک کرنا ہے اور دوئم اس سے مراد جادو کرنا ہے۔ دونوں باتوں کی سزا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں عذاب عظیم ہے۔

کلام پاک میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر جھوٹ افترا کرنے والا مشرک قرار دیا گیا ہے جس کے لیے جہنم کی وعید ہے۔ سورہ النمل کی ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مشرک اور جادوگر، آیات کا انکار کرنے والے ہیں اور جھوٹے ہیں۔

اہم ترین نقطہ جو سامنے آتا ہے وہ یہ لے کہ کفر پر مجبور ہو جانے والا یعنی راہ حق سے روک دیا جانے والا مجبور انسان کافر نہیں ہوتا۔ ایسا شخص اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں مومن ہے۔

یہ بھی واضح ہے کہ جادو سے راہ حق سے روک دینا ممکن ہے۔

(الا ماشاء اللہ) جادو طاغوتی طاقت ہے جس کے ذریعے بندگان خدا کو اذیت دی جاتی ہے

یہ بھی واضح ہے کہ جادوگر مشرک ہوتا ہے جو دل کھول کر کفر کرنے کے سبب کافر بھی ہے اور جس پر جادو کا وار کیا جاتا ہے وہ کفر پر مجبور یعنی راہ حق سے اپنی مرضی کے بغیر مجبوری کی حالت میں رک جاتا ہے تو جو کوئی جادو کے اثرات کے تحت راہ حق سے روک دیا جائے وہ بے چارہ کافر نہیں ہے۔ جادوگروں کی کوشش طرح طرح کی ہے۔ کسی کا کاروبار بند کرانا چاہتے ہیں، کسی کی منگنی تڑوانا چاہتے ہیں کسی کو طلاق دلوانا چاہتے ہیں کسی عورت کو کسی مرد کے پیچھے اور کسی مرد کو کسی عورت کے پیچھے لگانا چاہتے ہیں کسی کو راہ خدا سے روکنا چاہتے ہیں، کسی کو امتحان میں فیل دیکھنا چاہتے ہیں کسی کو کسی سے جدا اور کسی کو کسی سے ملا دینا چاہتے ہیں۔ کسی کی خوشحالی کسی کو بری لگتی ہے اور کسی سے حسد انہیں کھائے جاتا ہے۔ کسی پر الزام و بہتان لگاتے ہیں اور کسی سے انتقال لیتے ہیں۔

الغرض ایسے تمام طاغوتی کام یہ لوگ فلاح کے نام سے منسوب کر کے کرتے رہتے ہیں ان کا زیادہ زور بے دینوں پر چلتا ہے اور دین دار الحمد اللہ ان کی گرفت سے محفوظ رہتے ہیں گو اذیت

Marfat.com

سے کچھ عرصہ کے لئے دوچار ضرور ہوتے ہیں۔

سورہ طلحٰہ میں جو یہ کہا گیا ہے کہ "جادوگر جہاں جائے گا، فلاح نہیں پائے گا" یہ بات حق ہے جادو کرنے والا بھی اور کروانے والا بھی بالآخر عبرت ناک انجام کو پہنچتا ہے اور جس پر جادو کیا گیا ہو اگر مومن ہو تو اللہ اسے تمام دکھوں سے نجات اور انعام عطا کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ نے ایوبؑ کو جب شفا عطا کی تو بہت کچھ عطا فرما دیا اور یہ امتحان میں پورا اترنے کا انعام تھا۔

ان آیات پر غور کیجئے!

"مگر ابلیس اکڑ بیٹھا اور کافروں میں ہو گیا"

اللہ نے فرمایا: "اے ابلیس میں جس شخص کو میں نے اپنے ہاتھوں سے (قدرت سے) بنایا ہے اس کے حوالے سے میرے آگے سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے منع کیا ہے؟ کیا تو غرور میں آ گیا ہے؟ یا تو اونچے درجے والوں میں تھا؟"

"بولا کہ اس سے بہتر ہوں کہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے جبکہ اسے مٹی سے بنایا ہے"

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کہا: یہاں سے نکل جا تو مردود ہے"

"اور تم پر قیامت کے دن تک میری لعنت برستی رہے گی"

"کہنے لگا۔ کہ پروردگار! مجھے اس روز تک کہ لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں، مہلت دے" (اللہ نے) کہا تجھے (مطلوبہ) مہلت دی جاتی ہے۔

"(ابلیس) کہنے لگا کہ مجھے تیری عزت کی قسم، میں ان سب کو بہکاتا رہوں گا، سوائے ان کے جو تیرے خالص بندے ہیں (کہ ان پر میرا زور چلنا مشکل ہے)

(اللہ نے) کہا حق اور میں بھی حق کہتا ہوں۔

"کہ تجھ سے اور جو اولاد آدم میں سے تیری پیروی کریں گے، سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔"

"(اے پیغمبر) کہہ دو! کہ میں تم سے اس (تبلیغ) کا صلہ نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں ہوں"

"یہ (قرآن) تو اہل عالم کے لیے نصیحت ہے"

Marfat.com

''اور تمہیں اس کا حال ایک وقت کے بعد معلوم ہو جائے گا''

مزید معلومات کے لئے ہماری کتابیں، شیطان فرشتہ یا جن؟ شان خاک ذلت آگ، عزازئیل سے ابلیس کیوں؟ وغیرہ کا مطالعہ کریں۔ (سورہ ص آیات ۷۴ تا ۸۸)

ان آیات سے واضح ہے کہ کسی بھی طرح کے تکبر کے سبب جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا حکم ماننے سے انکار کر دے شیطان بن جاتا ہے اور اس کی پہچان حسد ہوتی ہے اس پر اور اس کے دھوکے میں آ جانے والے پر اللہ کی لعنت قیامت تک برستی ہے یہ زندگی ایک امتحان ہے اور ابلیس سے بھرپور جنگ ہے اور خالص مومن وہ ہے جس پر ابلیس کا زور نہ چلے لیکن جو ابلیس کی باتوں میں آ گیا اس نے بلاشبہ اپنی آخرت تباہ کر لی۔

اور آخر میں یہ بات کہ قرآن نصیحت کی کتاب ہے یہ عملیات کی کتاب نہیں ہے اس کی ہر آیت سامنے آ کر رہنے والی ہے اور کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا دن آنے والا ہے جب طاغوت اور اس کے پیروکار جہنم برد ہوں گے اور سورہ النمل کی آیت ۱۰۷ سے ظاہر ہے کہ جادوگر اور جادو کے خریدار دنیا کی زندگی کو اخرت کی زندگی کے مقابلے میں عزیز جانتے اور عزیز رکھتے ہیں۔

یعنی جادوگر اور جادو کے خریدار خالصتاً دنیا دار لوگ ہیں جو آخرت کو نہ ماننے کے سبب بڑے عذاب کا شکار ہوں گے اور ایسا اس لیے ہوگا کہ ان سے ابلیس کی پیروی ہوئی اور یہ لوگ دنیاوی خواہشات کے پیچھے چلے۔ طاغوت کے پیچھے چلنے کی دعوت دینے والے اشتہارات کی زبان ہی ایسی ہوتی ہے کہ جس کے سبب نفس پرست بغیر ڈور کے کھنچا چلا آتا ہے اور جادوگر کے پاس پہنچ کر ہی دم لیتا ہے۔ یہ جملے کہ:۔

''تمنا کیسی ہو کیوں نہ پوری ہو'' محبوب آپ کے قدموں میں اور جادو سے موت بھی ہو سکتی ہے''۔

ایک جسم وجنس کے بزدل کتے کے لئے ہڈی کا کام دیتا ہے۔ گو ان نفس پرستوں کے لیے دنیا وآخرت میں فائدہ نہیں ہے پھر بھی شیطان کی اطاعت کو اکثریت نے اختیار کر رکھا ہے۔

مال، دولت، زن، زر، زمین نے جنہیں دیوانہ بنا رکھا ہے وہ طاغوت سے بچ نکلنے کے قابل

نہیں ہیں۔

یہ اندھے اور بہرے ہیں۔انہیں جہنم کی آگ کی یہ آواز سنائی نہیں دیتی۔

''کیا کچھ اور ہے؟ کیا مزید ہے؟''

''هل من مزيد''

سورہ النساء کی یہ آیات بھی توجہ طلب ہیں۔

''دیکھو یہ اللہ پر کیسا جھوٹ (طوفان) باندھتے ہیں اور یہی گناہ صریح (انہیں جہنم میں لے جانے کے لئے) کافی ہے۔

بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب سے حصہ دیا گیا ہے کہ جبت وطاغوت کو مانتے ہیں اور کفار کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ مومنوں کی نسبت زیادہ سیدھے راستے پر ہیں''

''کیا ان کے پاس اللہ کی بادشاہی کا کچھ حصہ ہے (اگر ایسا ہو تو) یہ لوگوں کو تل برابر بھی نہ دیں''

''یا (پھر یہ لوگ) جو اللہ نے اپنے فضل سے مومنوں کو دے رکھا ہے اس کا حسد کرتے ہیں تو ہم نے خاندان ابراہیم کو کتاب اور حکمت عنایت فرمائی تھی اور سلطنت عظیم بھی بخشی تھی''

(النساء آیات ۵۰، ۵۲، ۵۳، ۵۴)

سورہ طلحہ سے یہ بات پہلے ہی واضح ہو چکی ہے کہ افترا کرنے سے مراد شرک کرنا ہے۔اب ان آیات سے یہ نقطہ بھی سامنے آتا ہے کہ جادوگر چونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر جھوٹ افترا کرتے ہیں لہٰذا فقط یہی ایک گناہ انہیں جہنمی بنا دینے کے لئے کافی ہے۔

(یہاں آیت ۵۰ میں بھی جھوٹ باندھنے کا ذکر ہے)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص گرہ لگاتے وقت اس میں پھونک مارے اس نے جادو کیا اور جو شخص جادو کرے اس نے شرک کیا اور جو اپنے جسم پر تعویذ دھاگا لٹکائے اسے اسی کے سپرد کیا جائے گا''

حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے کہ جبت سے مراد جادو اور طاغوت سے مراد شیطان ہے۔کیونکہ الٹا قرآن پڑھنا شیطانی عمل یعنی کالا علم ہے۔لہٰذا جادوگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کتاب کو جو سمجھ رکھتے ہیں

Marfat.com

وھبت وطاغوت کی خاطر یعنی شیطان کی عبادت کی خاطر رکھتے ہیں۔

ثابت ہوا کہ قرآن کا حصہ ان کو دیا گیا ہے مگر افسوس کہ یہ قرآن کے علم کو بھی شیطان کی پوجا بنائے ہوئے ہیں اور یہ ایک ایسا فعل ہے کہ جس کے سبب ایسے لوگوں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے واضح طور پر لعنت کی ہے۔

اب النسا کی آیت ۵۲ ملاحظہ کریں۔

''یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کرے تم اس کا کسی کو مددگار نہ پاؤ گے'' مسئلہ صاف ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ایک تو ابلیس پر لعنت ہے دوسرے جادوگروں اور جادو کے خریداروں پر لعنت ہے اور ایسوں کے ساتھی بھی لعنتی ہیں تو کتنے بدقسمت ہیں وہ لوگ جو ایسوں کی حمایت کرتے ہیں یا پھر ایسوں سے ظاہر یا چھپی ہوئی دوستی رکھتے ہیں۔ ان کی بخشش ممکن نہیں اور نہ ہی آیت ۵۲ کے تحت دنیا و آخرت میں ان کا کوئی مددگار ہے۔

حالت یہ ہے کہ کالا علم کرنے والے یا تعویذ گنڈے کرنے والے لعنتی ہیں اور نادان لوگ انہیں اولیاء اللہ سمجھتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے انہیں علم دے رکھا ہے اور یہ بڑے فضل کے مالک ہیں

کالا علم کرنے والے بذات خود کہتے ہیں کہ ہمیں گناہ کرنے ہی پڑتے ہیں اور بدکرداروں والی زندگی ہمارے لیے ضروری ہے اور بتوں کی پوجا بھی ہمارے ہاں جائز ہے۔ اللہ سب کا ایک ہے شریعت سے کیا فرق پڑتا ہے اور اپنے خیال میں یہ لوگ یا ان کے طرف دار لوگ صاف طور پر یہ بات کہتے ہیں کہ یہ لوگ شریعت محمد ﷺ پر چلنے والوں کی نسبت زیادہ درست ہیں۔

مجھے ایسے حفاظ قرآن بھی دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے جو جادوگروں کے ہاں ملازم ہیں اور ان کے لیے الٹا قرآن لکھتے ہیں۔ افسوس ایسے حفظ کرنے والوں پر کہ جن کو کتاب سے حصہ ملا مگر انہوں نے چند ٹکوں کی خاطر شیطان کی راہ لیتے ہوئے اسے بیچ ڈالا۔ آیت ۵۱ میں ہے کہ کیا تم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے تو منہ سے بے اختیار اور بے ساختہ الفاظ نکلتے ہیں کہ بے شک دیکھا ہے۔ آیت کا اندازہ بتا رہا ہے کہ یہ لوگ ہمارے سامنے ہیں اور انہیں آیات کی تصدیق کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

قرآن، الحمد اللہ! حق ہے اور اس میں شک کی گنجائش نہیں ہے جنہوں نے قرآن چھوڑ رکھا

ہے ایسے لوگوں کی بربادی یقینی ہے۔

ابلیس کے چیلے کارساز بن کر دوسروں کو شیطان کی راہ دکھانے کا کام برسرعام کر رہے ہیں ان کے اشتہارات کی زبان آیت ۵۳ کی تصدیق کرتی ہے یہ اس طرح دعوتے کرتے ہیں کہ ہر کام ہو جائے گا کہ جیسے خدا کی بادشاہت کے حصے دار ہوں۔ آیت دیکھیں:

''کیا ان کے پاس (اللہ کی) بادشاہت کا کچھ حصہ ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو لوگوں کو اس میں سے تل برابر بھی نہ دیتے۔''

ابلیس کے وعدوں کی طرح ان شیاطین کا ہر وعدہ بھی جھوٹا ہے اور یہ اللہ کے بندوں کے نزدیک پکے جھوٹے ہیں۔

آیت ۵۴ کے مطابق یہ لوگ صرف اور صرف مومن لوگوں سے حسد کرتے ہیں اور ایک حاسد اول اپنی آگ میں اور دوئم جہنم کی آگ میں جلنے والا ہے۔

شیطان جب کسی کو مشرک بنا دیتا ہے تو اس کے بعد اس کا مکر و فریب ختم ہو جاتا ہے کیونکہ شکار خود جہنم کا مال بن چکا ہوتا ہے۔ شیطان کو اس کی طرف مزید توجہ دینے کی ضرورت نہیں رہتی مگر جو شخص مشرک نہ بنے، اور شرک سے دور بھاگے۔ ایسے کا پیچھا شیطان آخری دم تک کرتا رہتا ہے۔ اسی لئے واضح کر دیا گیا ہے کہ جادو سے جادو کو دور کرنا بھی طاغوتی عمل ہے لہٰذا ہوشیار باش!

''جادو شرک ہے اور مشرک جہنمی ہے''

اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ارشاد ہے،

''اور جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود کے خلاف اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو''

''کہ جو مومن ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں ان پر اس کا کچھ بس نہیں چلتا''

''اس کا بس انہی لوگوں پر چلتا ہے جو اسے رفیق بناتے ہیں اور اس کے سبب (اللہ کا) شریک مقرر کرتے ہیں۔'' (سورہ النمل آیات ۹۸ تا ۱۰۰)

تو فقط اللہ سبحانہ تعالیٰ ہی کا بھروسہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے اور اپنے ہر بندے کے لیے کافی ہے۔

Marfat.com

الحمدللہ!

''اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے؟ جو اللہ سبحانہ تعالیٰ پر جھوٹ بہتان بندھے یا حق بات اس کے پاس آئے تو اس کی تکذیب کرے۔ کیا کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے؟''

اور جن لوگوں نے ہمارے لیے جدوجہد کی ہم انہیں ضرور اپنے راستے دکھادیں گے اور اللہ تو محسنین کے ساتھ ہے (سورہ العنکبوت ۶۸ تا ۶۹)

سورہ الفلق

''کہو کہ میں فلق کے رب کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس مخلوق کے شر کے خلاف جسے اس نے پیدا کیا۔ اور تاریکی کی بدی کے خلاف جب وہ چھا جائے اور گرہوں پر پھونکنے والیوں کے خلاف اور حسد کرنے والے کی برائی کے خلاف جب وہ حسد (کے سبب کچھ) کرنے لگے''

یہاں فلق سے مراد کل مخلوق اشیاء ہیں چاہے کچھ بھی ہوں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہر شے کا رب ہے چاہے کچھ بھی ہو اور اسی کی پناہ اصل پناہ ہے۔ وہی پناہ دینے والا ہے اور اس کے خلاف کوئی پناہ دینے والا نہیں ہے۔

لہٰذا ہر طرح کے شر کے خلاف اسی کی پناہ لی جائے کہ جو ہر طرح کی مخلوق کا خالق اور ہر طرح کی طاقت رکھتا ہے اور اس کی پناہ خاص طور پر تاریکی کی بدی سے ایک مراد کالے علم کا وار بھی ہے۔

ہمیشہ اللہ سے پناہ مانگو بے شک اللہ ہی کی پناہ جو قہار ہے ابلیس کی ہر چال کا توڑ ہے اللہ زبردست غلبے والا ہے اور اس کی پناہ میں کوئی شے غالب آنے والی نہیں۔

گرہوں پر پھونکنے والی عورتیں جادوگرنیاں ہیں کہ جو طاغوت کی تابع ہوتی ہیں اور اسی کی عبادت پر قائم رہتی ہیں۔ ایک عورت اور مرد میں بزدلی اور دلیری کا فرق ہوتا ہے یہاں مردوں کا ذکر اس لیے نہیں ہے کہ بزدل مرد عورت ہی کے مترادف ہوتا ہے اور مومن عورتوں کا مقام دلیر ہونے کے سبب بزدل مردوں کے کہیں زیادہ بلند ہے۔

اور جبت وطاغوت کا سہارا لینے والے مرد بزدل ہوتے ہیں اور ایسا حسد کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایک حاسد کا حسد اسے مجبور کر دیتا ہے کہ وہ ایمان وتقویٰ کو چھوڑ کر جبت وطاغوت کی راہ لے

Marfat.com

اور یوں جس سے اسے حسد ہے، اس کو نقصان پہنچا کر یا تو کوئی بدلے لے یا پھر اپنے حسد کی آگ ٹھنڈی کر لے۔

مگر اس کام میں فلاح نہ ہونے کے باعث حاسد کی ذلت دن بدن بڑھتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ ہلاکت تک پہنچ جاتا ہے۔

جبت وطاغوت کے اثرات کے زمانے میں مومنوں پر لازم ہے کہ وہ صبر سے کام لیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔ نماز وصبر کے ذریعے اللہ سے مدد مانگتے رہیں اور اپنے ذکر سے غافل نہ ہوں یعنی سارا وقت اٹھتے بیٹھتے آتے جاتے آواز سے یا دل میں خاموشی سے یہ ورد کرتے جائیں۔

اللہ ربی..... اللہ واحد القھار..... اللہ نور السموات والارض

میرا رب اللہ ہے۔ اللہ اکیلا ہی غالب ہے۔ اللہ زمین اور آسمان کا نور ہے

چند دنوں میں جادوگر اور جادو کا خریدار دونوں تباہ و برباد ہو کر رہ جائیں گے یہ ذکر دعا ہے اور یہ دعا کرنے سے اللہ کی مدد فوری آتی ہے شرط یہ ہے کہ صرف یہی پڑھا جائے۔

سورہ الناس

''کہو میں لوگوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔

لوگوں کے حقیقی بادشاہ کی

لوگوں کے حقیقی معبود کی

وسوسہ انداز کی برائی سے جو (وسوسہ پیدا کر کے) پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے

''خواہشات میں سے ہو یا انسانوں میں سے''

یہ دونوں سورتیں یعنی الفلق اور الناس خاص طور پر جبت وطاغوت کی کھلی وضاحت ہیں۔

الفلق میں جادو کے عمل اور سبب کی نشاندہی ہے اور الناس میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ وسوسے کے سبب جس کا مقام صدر (سینہ) ہے ابلیس اور دیگر شیاطین لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ صدر کا ایک ترجمہ دل بھی ہے کہ جہاں بے حقیقت بات خود انسان یا پھر جنات ڈالتے ہیں

Marfat.com

اوراس بے حقیقت بات کے سبب اچھا بھلا انسان گمراہ ہوکر رہ جاتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا حکم ہے کہ وسوسے میں مبتلا کرنے والوں کے خلاف جو چاہے جن ہوں چاہے انسان.....میری پناہ مانگ لیا کرو۔

اور جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پناہ لینے کی دعوت دی ہے تو پھر ایک مومن کو یقین کرنا چاہیے کہ اسے پناہ مانگتے ہی پناہ مل گئی ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ غالب حکمت والا ہے فوراً شیطان کے خلاف پناہ دے دیتا ہے۔

سورہ الناس سے واضح ہوتا ہے کہ وسوسے پیدا کرنے کا کام دو طرح کے شیاطین سرانجام دیتے ہیں ایک تو انسان نما شیاطین یعنی انسانوں کے پردے میں شیاطین، بظاہر انسان بباطن شیطان اور دوئم جنات جو کافر ہیں پھر شیاطین کے ایسے ساتھی بھی ہیں جو جنات کو مسخر کرتے ہیں اوران کے ذریعے وسوسے (باطل وطاغوتی خیالات) لوگوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں یہی لوگ جادوگر ہیں انہی کو طاغوت کہا گیا ہے اوران کا کام جبت یعنی جادو کرنا ہے۔

اللہ کے کلام کے مختلف مقامات پر ان لوگوں کا ذکر موجود ہے۔جن پر شیاطین مسلط ہونے میں کامیاب ہوتے ہیں اورانہیں جہنم کی راہ پر چلاتے ہیں ایسے لوگوں کی پہنچان حسب ذیل ہے۔

1۔ ہر وہ ناشکرا کہ اللہ نے جسے نعمت عطا کی تو اس نے نعمت کو زحمت جانا۔مثلاً وہ بیوی جسے اللہ نے نیک شوہر دیا مگر اس نے کسی اور سے دل لگی پسند کر لی۔

2۔ وہ صاحب ثروت خاوند جسے اللہ نے نیک بیوی دی مگر اس نے اپنی بیوی کو چھوڑ کر کسی حرام عورت سے تعلق جوڑ لیا اور اپنی بیوی کے حقوق کی طرف سے غافل ہوکر گناہ میں پڑ گیا

3۔ وہ بے ایمان مرد وزن جنہیں بے ایمانی، بے حیائی اور کردار کی خیانت اچھی معلوم ہوتی ہے۔

4۔ بات بات پر شک کرنے والے مرد وزن کہ جنہیں شکوک وشبہات سے فرصت ہی نہیں ملتی۔

Marfat.com

5۔ وہ مرد وزن جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو گواہ بنا کر کوئی عہد کرتے ہیں یا قسم اٹھاتے ہیں مگر بعد میں عہد وقسم کو توڑ ڈالتے ہیں تو ایسے لوگ کبھی سکھی نہیں ہوتے اور طاغوت کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔

6۔ وہ مرد وزن جن کا وطیرہ جھوٹ بولنا ہے۔

7۔ وہ مرد وزن جو مکر وفریب سے کام چلاتے ہیں اور خود کو بڑا قابل خیال کرتے ہیں اور معصوم لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں

8۔ وہ مرد وزن جو دین داری پر دنیاداری کو ترجیح دیتے ہیں اور نیکی کی بجائے برائی کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔

الغرض اللہ کی یاد سے غافل رہنے والے، گانے بجانے کے رسیا، جواری، شرابی، منافق، زانی، چالباز، جھوٹے بہتان باندھنے والے، ناشکری، بے حیائی، اور بددیانتی کرنے والے مومن لوگوں کو تکلیف پہنچانے والے، سود کھانے والے، دولت جمع کرانے والے، رشوت خور حرام کی کمائی کھانے والے کفر کرنے والے آیات کا انکار کرنے والے دنیاوی رسم ورواج کے پابند لوگ بے شرم وبیپردہ مرد وزن، شرم گاہوں کی حفاظت نہ کر سکنے والے، جنسی ہوس میں بہہ جانے والے اور اس طرح کے حد درجہ گمراہ تمام مرد وزن ہی ایسے لوگ ہیں جن پر شیاطین بڑی آسانی سے مسلط ہو جاتے ہیں۔

ایسے لوگوں کا دنیا میں حال بالآخر یہ ہوتا ہے کہ بدنامی اور رسوائی اور ذلت ان پر چھا جاتی ہے ہر طرف سے لعنت اور پھٹکار ان پر بھیجی جاتی ہے۔ اپنوں کی طرف سے بھی اور غیروں کی طرف سے بھی اور آخرت میں ان کا ٹھکانہ ہمیشہ ہمیشہ کا عذاب ہوتا ہے۔

اللہ کی پناہ ہر شر کے خلاف کہ جس کا انجام عبرت ناک اور انتہائی بھیانک ہے۔

ہاں! توبہ کے دروازے کھلے ہیں لہٰذا جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کلام پر چلا تو گناہوں سے منہ موڑ لینے کے بعد اللہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

پس جو توبہ کر کے سختی سے دین کی راہ لے گا۔ اسے اللہ کی پناہ مل جائے گی اور وہ ہر جادو سے

Marfat.com

محفوظ ہو جائے گا۔اور ایسے کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے اتنی بھرپور مدد ملے گی کہ وہ حیران رہ جائے گا۔ انشاءاللہ

لیکن اگر توبہ کی راہ نہ لی اور ابلیس ہی سے تعلق جوڑے رکھا تو گناہگاروں کا کوئی حامی وناصر نہیں اور ایسوں پر ضرور ایک دن عذاب کا ایسا دروازہ کھلے گا کہ نہ تو عزت باقی رہے گی اور نہ ہی بدکرداری کے سبب مسلط ہو جانے والی ذلت کا علاج ممکن ہو سکے گا۔

تو عزیزو! تم بھی توبہ کرو قیامت قریب ہے اور زندگی کا کچھ بھی بھروسا نہیں ہے اللہ سے ڈرو اور دین خالص کی کتاب قرآن کی طرف لوٹ آؤ۔

یہ باسی ہوتی، بوڑھی ہوتی مٹتی جاتی اور فنا ہوتی جاتی دنیا اور اس کے تمام جلوے خواب ہیں۔ یہ دنیا اور اس کی ہوس ایک ایسے مرد یا ایسی عورت کی طرح ہے کہ جس کا چہرہ خوبصورتی اور حسن میں تو لاجواب ہو کہ اس کا طالب اس کی طرف بھاگے مگر پورا جسم کوڑھ کے بہتے زخموں سے بھرا ہو کہ جب اصل ہو تو پیچھا چھڑانا ممکن نہ رہے۔

کلام پاک میں یوں لکھا ہے

''مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں کچھ شک نہیں کہ ان کے لئے اللہ نے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔

(سورہ الاحزاب آیت ۳۵)

نیکی یہ نہیں ہے کہ تم چہرے کو مشرق کی طرف کرو یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو یوم آخر کو، ملائکہ کو، اللہ کی نازل کردہ کتاب کو اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے اور اللہ کی محبت میں اپنا پسندیدہ مال، رشتہ داروں اور یتیموں پر، مسکینوں اور مسافروں پر، مدد کے

Marfat.com

لئے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے۔ نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے۔ اور نیک لوگ وہ ہیں کہ جب عہد کریں تو اسے وفا کریں اور تنگی و مصیبت کے وقت میں اور حق و باطل کی جنگ میں ثابت قدم رہیں۔ یہی ہیں راست باز لوگ اور یہی متقی لوگ ہیں"

(البقرہ آیت ۱۷۷)

یاد رہے کہ لاالـہ الااللـہ کا اقرار کرنے کے بعد ہر گناہ، چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کی نفی ہے اور یہی اصل میں شرک ہے کیا شک ہے کہ لوگوں نے اللہ کی قدر اس طرح نہیں کی کہ جس طرح اللہ کی قدر کرنے کا حق ہے۔

اور سن رکھ! کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندوں کی دیکھ رہا ہے ہر جگہ، ہر آن، ہر گھڑی اور ہر وقت، لہٰذا جو کوئی توبہ کر کے اللہ کی طرف لوٹ آئے گا اپنا بھلا کرے گا۔

الحمد اللہ میں اپنا کام اللہ ہی کے سپرد کرتا ہوں کہ جو ہر شے پر قادر توبہ قبول کرنے والا اور زبردست حکمت والا ہے زمین و آسمان میں اسی کی بادشاہی ہے اور وہ اپنی ذات وصفات کے تقاضوں میں وحدہ الاوالحمد اللہ رب العلمین.

تحقیق ستاریاں والی سرکار

علاٰمات جبت (جادو)

ہر بیماری اپنی علامات سے پہچانی جاتی ہے علامات نہ ہوں تو بیماری کا پتہ نہیں چل سکتا۔ جادو بھی ایک بیماری ہے جو متعدی بھی ہے اور مہلک بھی۔ تاہم لاعلاج ہرگز نہیں ہے۔

ذیل میں جادو کی تمام علامات بصراحت دی جات رہی ہیں تا کہ اس موذی کے پہچاننے میں آسانی ہو اور بعداز پہچان اسی مرض کا علاج کیا جائے نہ کہ کسی اور مرض کا۔ یعنی بیماری تو جادو اور جادو کے اثرات ہوں مگر ہم علاج کسی جسمانی مرض کا کر رہے ہوں اور بیماری جا ہی نہ رہی ہو۔ ایسی صورت حال سے بچنے کے لئے جادو کی علامات سے آگاہی لازمی ہے۔ تو اس سلسلے میں تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ ایک سحر زدہ انسان یا جادو زدہ انسان کا زندگی کے معاملات میں رویہ بالکل ایسا

Marfat.com

ہوتا ہے جیسا کہ شوگر اور دل کے مریض کا یعنی مریض چڑ چڑا اور بہت زیادہ حساس ہو جاتا ہے۔ بات بات پر رونے دھونے اور لڑنے جھگڑنے کے لیے تیار رہتا ہے ذہنی طور پر بیزاری کا شکار اور ہر اس شے سے جو کچھ روز قبل اسے پسند تھی نفرت کرنے لگتا ہے۔

2۔ شیطانی اعمال اسے بہت اچھے معلوم ہونے لگتے ہیں فلمیں، گانے اور ماضی کے کردار اسے پسند آنے لگتے ہیں ہر برا کام اسے اچھا لگتا ہے وہ ماضی کی طرح بار بار، لوٹ لوٹ جاتا ہے اور جن سے کبھی اسے رغبت رہی ہو انہیں شدت سے یاد کرنے لگتا ہے اور مستقبل کے بہت سے خواب اور بہت سے خدشات اسے آ گھیرتے ہیں یعنی اگلے پچھلے اعمال میں شیطان اسے الٹا پلٹا دیتا ہے۔

3۔ مریض خود بدقسمت جاننے لگتا ہے اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہو کر کفر کی راہ اختیار کر لیتا ہے۔ تمام اچھے کام ایک ایک کر کے چھوٹ جاتے ہیں اور برے کاموں میں اضافہ ہونے لگتا ہے۔

4۔ مریض کو کچھ سمجھایا جائے تو وہ سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہوتا ہر بات رد کرتا چلا جاتا ہے اور پاگلوں کی طرح شیطان کی طرف لوٹ لوٹ جاتا ہے یعنی شیطان کی راہ پر بار بار گامزن ہو جاتا ہے اور خدانخواستہ شیطان کے حملے کو مریض اگر اپنی ذات کی تبدیلی ضامن لے تو یہ خطرناک ترین صورت ہوگی کہ جس میں وہ خود شیطان بن جاتا ہے ایسی صورت میں کوئی عمل کوئی تدبیر اور کوئی حیلہ اسے واپس اللہ کی راہ کی طرف نہیں لا سکتا (الا ماشاء اللہ) اور یوں اس کا ٹھکانہ دنیا میں ذلت اور آخرت میں جہنم کا عذاب مقرر ہو جاتا ہے۔ یوں جو شیطان کا ہو گیا وہ زندگی کی ہر خوشی سے ہاتھ دھو بیٹھا اور اللہ کی لعنت اس کا مقدر بن گئی۔ لیکن جو شیطان کے مقابلے پر نکل آیا، ذکر کی تلوار تھام لی، پرہیز گاری کا بکتر لگا لیا، ایمان کی ڈھال تھام لی، اللہ کے بھروسے کے قلعے کو مضبوط کر لیا اور ابلیس سے بھرپور مقابلہ کیا۔ ایسے کے لئے اللہ کا حکم آ جاتا ہے اور شیطان سے کہا جاتا ہے کہ اب ہٹ جا! یہ میرا خالص بندہ پابندی ہے۔ مقابلہ تمام ہونے پر فتح ہمیشہ کی طرح حق کی ہوتی ہے۔ باطل نابود ہو جاتا ہے۔ نعمتوں کا نزول شروع ہو جاتا ہے اور رحمت مقدر بنا دی جاتی ہے۔

Marfat.com

5۔ شیطانی دورے کے دوران کہ جسے حملے کا دورانیہ کہنا زیادہ مناسب ہے، مریض جھگڑتا ہے اور گندی زبان بولتا ہے اس کی سانس اکھڑ جاتی ہے اور دل زور زور سے دھڑکتا ہے ایسے میں مریض کے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھا جاسکتا ہے۔ کہ وہ کس قدر قابو سے باہر ہو رہا ہے اگر پورے گھر میں جادو کا اثر ہو تو ہر ایک لڑنے مرنے پر اتر آتا ہے۔

6۔ لگاتار جادو کی لپیٹ میں رہنے والے کے بال اترنے لگتے ہیں یہاں تک کہ بعضے گنجے ہو جاتے ہیں۔

7۔ جادو سے بعض اوقات مریض بالکل پاگل ہو جاتا ہے لاہور کے پاگل خانے میں بہت سی گنجی عورتیں ہیں جو جادو زدہ ہیں یا ایسی جادوگرنیاں ہیں جن پر جادو پلٹ کر پڑا اور وہ ذہنی توازن کو بیٹھیں۔

8۔ جادو زدہ شخص نماز چھوڑ دیتا ہے یا نماز میں دل لگا نہیں پاتا۔ اللہ کے ذکر سے بے زار ہوتا ہے اور دین سے اسے کوئی واسطہ نہیں رہتا۔

9۔ گھر میں اگر جانور یا پرندے ہوں تو ان کے بھی بال و پر جھڑنے لگتے ہیں اور گھر پر جادو کے شدید حملے کی صورت میں وہ کھانا پینا یکسر ترک کر دیتے ہیں اور چند روز بیمار رہ کر مر جاتے ہیں۔ بعض اوقات کپڑے یا دیواروں پر خون کے چھینٹے بھی نظر آتے ہیں۔

10۔ اگر مریض کوئی لائق طالب علم ہو یا طالبہ ہو تو علم کے حصول سے اس کی دلچسپی ختم ہو جاتی ہے۔ دماغ سست رہنے لگتا ہے اور بعض اوقات تو بالکل الٹ جاتا ہے۔ سکولوں اور کالجوں میں ایسے جادو زدہ طالب علم اچانک آنا بند کر دیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ علم حاصل کرنے کے قابل نہیں رہے۔ یوں وہ امتحان میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ بالخصوص مقابلے کے امتحانوں میں اس قسم کی صورتحال بار بار دیکھنے میں آتی ہے۔

11۔ جادو زدہ مرد و زن کے سر میں مسلسل درد رہتا ہے جو ادویات سے ٹھیک نہیں ہوتا۔ جسم انتہائی تھکا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ تھکاوٹ کا احساس بہت ہی زیادہ ہو جاتا ہے صبح دم اٹھ کر بھی تازگی کا احساس نہیں ہوتا۔ نیند نہ آنے کی شکایت بھی اکثر پیدا ہو جاتی ہے یا پھر ضرورت سے

زیادہ نیند آتی ہے اور اہم کام نہیں ہو پاتے۔ جسم کے بائیں حصے میں جسمانی شکایتیں نمودار ہوتی ہیں اگر کسی کو جسم کے دائیں طرف کوئی خرابی ہو تو پھر ڈاکٹر کی طرف رجوع کرنا چاہیے بائیں طرف کی تکالیف اکثر جادو کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ جوادویات سے دور نہیں ہوتیں گردن کے پچھلے حصے پر بوجھ اور کھچاؤ رہتا ہے اور بائیں جانب کی پسلیاں گرفت زدہ محسوس ہوتی ہیں بعض اوقات جسم بہت بھاری ہو جاتا ہے اور ہڈیوں میں درد کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے طبیعت عموماً شدید بیزار اور سست رہتی ہے کسی کو ملنے سے دل گھبراتا ہے۔

12۔ گھر کے سنسان اور تاریک کونوں اور کمروں سے خوف محسوس ہوتا ہے۔ ان تاریک جگہوں پر رکنے سے یہ تین چیزیں محسوس ہوتی ہیں۔

(i) جسم میں عجیب سی سرسراہٹ اور سر کو چڑھتی ہوئی چونٹیاں سی۔

(ii) جسم کے بائیں جانب بوجھ یا عجیب سی حرارت۔

(iii) سر کے بال سرکتے محسوس ہوتے ہیں جسم اور آواز دونوں بھاری ہو جاتے ہیں

مذکورہ تاریک جگہوں پر ذکر کے بغیر رکنا نہیں چاہیے۔

13۔ گھر میں عجیب سی بو پھیلی رہتی ہے بعض اوقات ایسی بدبو کے جھونکے آتے ہیں کہ جیسے کوئی زخمی پٹیاں کھول رہا ہو۔ علاوہ ازیں گندگی کی بھی بو آتی ہے۔

14۔ گھر کے کسی عام یا خاص مقام سے پسینے کی سی بدبو آئے تو آپ جان لیں کہ آپ کے قریب ہی کوئی کافر جن موجود ہے۔ یہی وہ شیطان ہے جو ساتھی بن کر نقصان کرواتا ہے اور خیالات باطلہ انسانی دماغ میں پیدا کرتا رہتا ہے۔

15۔ جسم سے جب ہوا سی گزرتی محسوس ہو یعنی لگے کہ جسم جالی دار سی کوئی شے ہے اور سرسراہٹ کے ساتھ کوئی ہوا سی یا تو اس میں داخل ہو رہی ہے یا گزر رہی ہے تو سمجھ لیں کہ حملے کا زور ہے لہٰذا اپنا مخصوص ذکر، جس کا آپ ورد کرتے ہوں، زبان و دل سے جاری کر دیجئے۔ فوری بچت ہوگی، انشاءاللہ۔

16۔ اذان سے قبل سخت نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور جسم تھکاوٹ سی اور بخار سا ظاہر کرتا ہے

Marfat.com

ایسے میں فوراً وضو کر کے اللہ کی طرف متوجہ ہو جائیں، شیطان کا مکر نابود ہو جائے گا۔ نیند کے اس غلبے سے شیاطین کا مقصد مریض کو نماز سے رکنا ہوتا ہے تا کہ مریض اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پناہ نہ پا سکے۔

17۔ حملے کی شدت میں خود شیطان بن جانے والا گھر کی اشیاء توڑنے یا گھر کے بے قصور افراد پر برسنا اور سخت زبان بولنا شروع کر دیتا ہے۔ ایسا شخص بات بات پر جھگڑا کرنے لگتا ہے اور عجیب فساد پیدا ہو جاتا ہے۔

18۔ مریض کا چہرہ سخت تنا ہوا اور رنگ زرد ہو جاتا ہے لہجہ بے رحم اور سمجھ بوجھ رخصت ہو جاتی ہے۔ کمزور بھی طاقت ور بن جاتا ہے ایسے مریض کو اگر بدکلامی کسنے پر مارا پیٹا جائے تو اسے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی اور اس کا مزاج اور برہم ہو جاتا ہے پھر حملہ دور ہو جانے کے بعد مریض پشیمان اور افسردہ ہو جاتا ہے۔

19۔ جادو کے حملے کے اوقات مقرر ہوتے ہیں اور موقع طے کر کے بھی حملے کئے جاتے ہیں مثلاً جب کوئی کسی کا رشتہ مانگنے جاتا ہے تو عین وقت پر جنات کی مدد سے حسب ضرورت اقرار یا نکار کرایا جاتا ہے اور دیکھنے اور سننے والے سوچتے ہی رہ جاتے ہیں کہ فلاں کو آج کیا ہوا تھا؟ ایسے موقعوں پر گھر کی فضا بھاری ہو جاتی ہے۔

20۔ جادو زدہ ہر معاملے میں شک کرتا ہے اور کسی بات کا یقین نہیں کرتا۔ اپنوں کو اپنا دشمن خیال کرنے لگتا ہے اور تمام قسموں کے طعنے دینے لگتا ہے۔

21۔ ان لوگوں کو اچھا بتاتا ہے جو خاندانی دشمن ہوتے ہیں۔

22۔ مومنوں کو برا کہتا ہے اور نیک عمل کرنے والوں کو شیطان اور جادوگر بتاتا ہے ہر طرح کے بہتان لگاتا اور زبان چلاتا ہے۔

نوٹ: مصنف ستاریاں والی سرکار کو ان باتوں کو واضح کرنے کے لئے اللہ نے خاص علم عطا فرمایا ہے۔

Marfat.com

ابلیس کا طریقہ واردات

شیاطین اور شیاطین کے چیلے اول تو خود اپنے شکار کے دوست بنتے ہیں اور زبردست عزت واحترام، پیار ومحبت اور خیر خواہی کا مظاہرہ کرتے ہیں ایسے افراد کا ظاہری خلوص دیکھ کر انسان پر بھروسہ کرنے لگتا ہے اور شک بالکل نہیں کرتا۔

بڑے تکلف اور اخلاص سے تحائف دیئے جاتے ہیں یہ گویا شیاطین کی طرف سے ایک طرح کا تجارتی خرچ ہوتا ہے جس کے بعد وہ اپنے مقصد کی طرف تیزی سے بڑھتے ہیں کوئی مطلب یا کوئی انتقام عموماً ان کا ٹارگٹ ہوتا ہے۔ اکثر زن، زر اور زمین ہی کے مسائل ان کے پیش نظر رہتے ہیں جادو کی چیزیں دعوت یا پارٹی کے دوران مطلوبہ شخص کو بڑی محبت سے کھلا دی جاتی ہیں اور تماشا شروع ہو جاتا ہے۔

دوئم یہ اپنے شکار کے کسی قریبی کو مسخر کرتے ہیں پھر اس کے ہاتھ سے کسی نہ کسی طرح کا لالچ دے کر یا پھر بہتری کی امید دلا کر اپنے شکار کو جادو کی ہوئی مٹھائی یا کھانا کھلانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور اس طرح سلسلہ واردات کامیاب ہو جاتا ہے۔

خاندانی تعلقات میں عورتیں بڑا کام دکھاتی ہے اور جادو وغیرہ کے معاملے میں بہترین معاون ثابت ہوتی ہیں جادو کرنے والے خود کو بڑا دین اور ظاہر کرتے ہیں۔ جادو کے کلمات پڑھنے، شیاطین کو پکارنے اور اپنے شکار پر مسلط کرنے کے لئے یہ بھری محفل سے اٹھتے ہیں اور کچھ دیر غائب رہ کر پھر حاضر ہو جاتے ہیں۔

شیاطین کی پہچان

شیاطین کو یعنی جادوگروں کو پہچاننا انتہائی آسان ہے کیونکہ یہ لوگ مقررہ وقت پر اپنے شکار یعنی جادوزدہ انسان کو دیکھنے ضرور آتے ہیں یا مقررہ وقت پر اپنے کسی کارندے کو سلام دعا کے بہانے بھیجتے ہیں۔ تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ حملہ کس قدر کامیاب ہے۔

کلام پاک کے مطابق ان کی پہچان وہی ہے جو منافقین کی ہے تاہم ایک چیز ان کے بارے میں خاص ہے اور وہ یہ ہے کہ جادو کے حملے کے دوران یہ اپنے شکار کا جائزہ بڑی باریک بینی سے

Marfat.com

لیتے ہیں۔اس جائزے کے دوران یہ عموماً خاموشی کی چادراوڑھے رکھتے ہیں دوران جائزہ یہ اگر ہنسیں تو ان کی ہنسی پھیکی اور بے کیف ہوتی ہے ان کا چہرہ دل سے اور بات ان کی نیت سے جدا ہوتی ہے۔

خوف کے وقت ان کی آنکھوں میں ایک خاص مردنی سی ہوتی ہے۔اور چہرہ مشکل میں گرفتار سا دکھائی دیتا ہے۔یہ شیاطین اپنے شکار سے ایک سوال ضرور کرتے ہیں جو طبیعت یا صحت کے بارے میں ہوتا ہے مثلاً

آپ کچھ ست ست دکھائی دے رہے ہیں کیا وجہ ہے؟

آپ کچھ بیمار سے نظر آرہے ہیں خیر تو ہے؟

آپ کی حالت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی؟

یا پھر مخصوص انداز سے اسلام کرتے ہیں اور بعد از سلام دیکھتے ہی چلے جاتے ہیں۔

کلام میں ہے کہ اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ چاہتا تو ان لوگوں (منافقین) کو واضح کر دیتا تو تم خوف کے وقت ان کی آنکھوں کو دیکھا کرو ان کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ) جیسے موت سے غشی آرہی ہو اور تم انہیں (ان کی) باتوں ہی سے پہچان لوگے۔

چونکہ جادوگر خود شیطان ہیں لہٰذا ان کی ہر بات کا نتیجہ وسوسہ ہوتا ہے یہ لوگ غیر واضح یا پھر ذو معنی گفتگو کرتے ہیں جب وضاحت کے طور پر کچھ پوچھا جائے تو اکثر صاف مکر جاتے ہیں یا پھر یہ کہہ کر بات بدل لیتے ہیں کہ میری مراد یہ نہ تھی خبردار! یہی لوگ ہیں جو سورہ ناس کی تصدیق کے طور پر دَلھائی دینے والے شیاطین ہیں۔

بہر حال ان کی کھلی اور واضح پہچان اس وقت ہوتی ہے جب ان کے آنے سے قبل یا ان کے آ جانے کے بعد جادوزدہ کی طبیعت میں تبدیل آنے لگتی ہے لہٰذا ہوشیار باش!

ان کی آمد و رفت کو اور جادو کے اثرات کو کم از کم تین بار نوٹ کر لیں اور پھر یقین کر لیں کہ یہی لوگ آپ کے اصل مجرم ہیں۔

کلام پاک میں لکھا ہے کہ ان سے بے فکر نہ ہونا یہ لوگ منافق ہیں لہٰذا شیاطین اور منافقین

Marfat.com

اور جادوگروں سے کبھی بے فکر نہیں ہونا چاہیے ان سے ہر ممکن احتیاط کرنی چاہیے جادوگر اپنے جھوٹ اور مکر سے دوسروں پر برے برے بہتان باندھتے ہیں اور فساد برپا کرتے رہتے ہیں۔ بات بات پر جھوٹی قسم کھا لیتے ہیں۔اور زیادہ قسمیں کھانے والے کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ذلیل اوقات اور لعنتی قرار دیا ہے قسموں کے ذریعے جادوگر لوگوں کو حق سے اور راہ حق سے اکھاڑ دیتے ہیں اور قسموں کی آڑ میں اپنا کام نکالتے ہیں ان سے ملاپ اور ان سے تعلق ابلیس لعین سے ملاپ اور تعلق ہے کم فہم اور سادہ لوح لوگ عموماً ان کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں حسد ان کی اصل تکلیف ہے۔یہ لوگ سانپوں اور بچھوؤں سے بھی زیادہ زہریلے ہیں ان پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کلام میں بار بار لعنت کی ہے اور ان کا ٹھکانہ جہنم کو مقرر کیا ہے اور الحمد اللہ! دنیا میں بھی مومنوں کے ہاتھوں ذلت ان کا مقدر ہے۔

ان کی لائی ہوئی اشیاء نہ کھائی جائیں یہ کسی نہ کسی تقریب کے بہانے کچھ نہ کچھ کھانے کے لئے عموماً مٹھائی ضرور لاتے اور بانٹتے نظر آتے ہیں یہ شیطان کے پیروکار ہیں یعنی حزب ابلیس ہیں۔ان کا حلیہ اور دین داری کی باتیں صرف دھوکہ دینے کے لئے ہوتی ہیں اور اس بات سے کوئی واقف نہیں ہے۔کہ شیطان کا خطرناک ترین بھیس وہ ہے کہ جس میں وہ اللہ والا بن کر سامنے آتا ہے اور گمراہ کر دیتا ہے کلام کے مطابق یہ دین سے روکنے والے لوگ ہیں جن کی نہ تو توبہ قبول ہے اور نہ صبر قبول ہے۔

یہ لوگ گھروں میں پڑی ہوئی چیزوں پر یا تو جادو کر دیتے ہیں یا پھر ان میں جادو کی چیزیں ملا دیتے ہیں ان سے ہمہ وقت ہوشیار رہنا چاہیے۔اور ان سے پیچھا چھڑا لینا بڑی کامیابی ہے۔

ان کے ہاتھ سے کوئی میٹھی چیز نہیں کھانی چاہیے۔علاوہ ازیں ان کا لایا ہوا گوشت اور زردہ خطرناک چیزیں ہیں۔یہ لوگ دالیں بھی دم کر کے یا تو خود لاتے ہیں یا پھر کسی کے ہاتھ بھجوا دیتے ہیں لہٰذا کیا میٹھی کیا نمکین ان کی لائی ہوئی یا بھیجی ہوئی کوئی چیز استعمال نہیں کرنی چاہیے کھانے کھلانے کے مذہبی اور قومی تہوار ان لوگوں کے لئے سنہری مواقع ہوتے ہیں۔

احادیث نبوی ﷺ کے مطابق ایک منافق کی پہچان ان باتوں سے صاف طور پر ہو جاتی ہے

1۔ بات کرے تو جھوٹ بولے۔

2۔ عہد کرے تو توڑ ڈالے

3۔ امانت اور دیگر معاملات میں خیانت کرے

4۔ غیبت کرے

5۔ قسم کی آڑ میں مطلب نکالے

6۔ نصیحت قبول نہ کرے

7۔ آخرت پر دنیا کو ترجیح دے

8۔ آنکھ سے یا خفیہ اشاروں سے بات کرے

9۔ محفل میں سرگوشی کرے

10۔ گناہ کی باتیں کرے اور یہ خیال کرے کہ اللہ اسے نہیں دیکھ رہا۔کلام پاک میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی خصوصیات کچھ یوں بیان کی ہیں۔

(i) اگر کوئی کھیل تماشا، جھگڑا جلوس یا شور ہو رہا ہو تو یہ فوراً اس کی طرف بھاگتے ہیں اور اللہ کے ذکر کی محفل سے نکل جاتے ہیں اور کسی سے اجازت لینا بھی ضروری خیال نہیں کرتے۔

(ii) عورتیں ہوں یا مرد یہ خیانت پسند ہوتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کا کفر یعنی ناشکری ہی پسند کرتے ہیں اللہ کا فیصلہ ہے کہ وہ ایسوں پر لعنت بھیجتا ہے۔

(iii) اشارے کرنا، چھپ کر بات کرنا اور سرگوشیاں کرنا ان کا انداز گفتگو ہے۔ان کے لیے دنیا و آخرت دونوں میں عذاب مقرر ہے۔

(iv) یہ جب اہل حق سے ملتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں کہ تمہارے ساتھ ہیں اور جب باطل پرستوں سے ملتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں کہ ہم دل سے تمہارے ساتھ ہیں اور مومنوں سے تو ہم ٹھٹھا کرتے ہیں۔

(v) خاص طور پر مردوں کے بارے میں ہے کہ یہ لوگ یا تو عورتوں کی عبادت کرتے ہیں یا شیطان کی۔

Marfat.com

(vi) دھوکہ وفریب ان کا شعار ہے۔

(vii) آیات سن لیتے ہیں مگر آیات پر عمل نہیں کرتے اور بہانے بنابنا کر قرآن کا مسلسل انکار کرتے رہتے ہیں ان کے دلوں پر مہر ہے جوان کے جہنمی ہونے کی پہچان ہے کلام کے مطابق یہ لوگ دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے۔ان سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سخت ناراض ہے اور یہ ہران اس کے غضب کی زد میں ہیں سورہ احزاب میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان پر کھلی لعنت کی ہے ان کی بخشش کسی طور نہیں ہوگی۔

(viii) یہ لوگ حزب شیطان ہیں ان کا کام لوگوں کو راہ حق سے ہٹانا اور گمراہ کر کے اپنی رہ پر چلانا ہے۔

نشرہ کرنا

(جادو کے اثرات دور کرنا)

اس سلسلے میں کاہنوں اور عالموں کی طرف جانے اور انہیں کارساز ماننے کی شریعت محمدیہ میں ممانعت ہے اور آپ ﷺ نے فرمارکھا ہے کہ جوکوئی ایسا کرے گا وہ ہم میں سے نہیں۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ جن لوگوں کو اس قسم کے مسائل گھیر لیں وہ کیا کریں؟ تو ایسے حضرات کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کلام کے عین مطابق اور تجربات ومشاہدات کی روشنی میں کچھ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے خاص ذکر درج ذیل ہیں تا کہ لوگ ایسے مواقع پر اللہ کی طرف اور اسے کامال بندوں کی طرف رجوع کرنے کے طریقے سے واقف ہوجائیں اور اپنی آخرت کو تباہ ہونے سے بچائیں اور دنیا میں سکھ چین کی زندگی بسر کری۔

احتیاط

(1) یہ اذکار اللہ سبحانہ کے خالص ذکر پر مبنی ہیں۔انہیں بے دین اور بے نمازی عمل میں نہ لائے۔

Marfat.com

(2) جوشخص خواہشات نفس اور گونا گوں گناہوں میں الجھا ہوا ہو وہ بھی دور رہے یا پہلے توبہ کرے۔

(3) جسے توبہ کی توفیق نہیں اور جو حرام وگناہ ترک نہیں کرسکتا وہ بھی دور رہے۔

(4) طہارت اور پاکیزگی کا عام زندگی میں بالعموم اور اللہ کے ذکر کے دوران بالخصوص خیال رکھا جائے۔

فقط ظاہری طہارت کافی نہیں ہے۔طہارت قلبی بھی اس ضمن میں لازمی ہے۔

ضروری ہدایت

اللہ سبحانہ وتعالیٰ جن لوگوں کو پسند فرماتا ہے اور جن کو نیک اعمال کے سبب پاک کرنے اور جن کے درجات بلند کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔انہیں صراط مستقیم پر چلا دیتا ہے اور الحمدللہ! وہ بخوبی چل پڑتے ہیں۔ایسے لوگ ابلیس اور اس کے چیلے کی نظروں میں بری طرح کھٹکتے ہیں۔

جب رسول اللہ ﷺ پر جادو کا وار ہوا اور آپ ﷺ نے اللہ سبحانہ، وتعالیٰ کے فضل وکرم سے جادو کے اثرات سے بخیر وخوبی بچ نکلے تو اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جادو کا حملہ ایک امتحان تھا جس کا مقابلہ آپ ﷺ نے صبر اور نماز سے کیا۔پس جادو کے حملے کا مقابلہ سنت کے مطابق صبر اور نماز ہی سے کرنا چاہیئے۔اور اللہ کی طرف قرآن کی طرف، اولیا اللہ کی طرف اور عالموں کی طرف رجوع کرنا چاہیے نہ ہی خلاف شرع اعمال پر مبنی بدعتوں کا ارتکاب کرنا چاہیے۔کیونکہ ایسا کرنا سنت رسول ﷺ کے خلاف عمل ہے۔واستعینو بالصبر والصلوۃ کے تحت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نصرت کا ملنا یقینی ہے اور انجام مومنین ہی کا بخیر ہے کسی اور کا نہیں۔

جیسے رات کے بعد دن ہے ایسے ہی اللہ سبحانہ، وتعالیٰ نے ہر مشکل کے ساتھ آسانی بھی بنائی ہے اور رنج وتکلیف کے بعد صبر کرنے والوں اور اللہ سبحانہ، وتعالیٰ نے ہر مشکل کے ساتھ آسانی بھی بنائی ہے اور رنج وتکلیف کے بعد صبر کرنے والوں اور اللہ پر بھروسہ رکھنے والوں پر نزول رحمت ونعمت لازم کیا ہے۔اور جو صبر نہ کرسکا اور شیطان کا ہوگیا۔ایسے کی ذلت ورسوائی سے نجات نہ ہوگی۔

Marfat.com

اللہ سبحانہ، وتعالیٰ کے سوا کسی اور کا حکم نہ تو مصیبت دور کر سکتا ہے اور نہ ہی کامیابی تک لا سکتا ہے۔ اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے کیونکہ وہی ایک قادر مطلق ہے جو اللہ کو اپنے لیے کافی مانتا ہے وہی راہ حق پر ہے۔

جبت وطاغوت کے ساتھ جہاد کا زمانہ دراصل پاک وصاف ہونے کا زمانہ ہے۔ گویا ایسی تکلیف ہو جبت وطاغوت کے سبب پہنچتی ہے۔ اوّل اس میں گرفتار ایک مومن ہے تو وہ امتحان ہے۔ دوئم اگر گناہ کار ہے۔ تو وہ اعمال کا وبال یعنی اعمال کا نتیجہ بصورت سزا ہے۔ دونوں صورتوں میں استغفار اور توبہ کے بعد صبر ونماز کو قائم کر لینے سے نجات ہو جاتی ہے۔ جادو کی بعض حالتیں ایسی خطرناک ہیں کہ اگر کوئی شخص ناپاک ہی رہنا چاہے تو ہلاک تک ہو سکتا ہے (الا ماشاء اللہ)

لہذا کثرت سے اللہ سبحانہ، وتعالیٰ کو یاد کرنا ہی اصل چارہ کار ہے اور اللہ کے سوا کوئی اور ایسا نہیں جو نجات دے۔ باقی جو کاروبار چمکانے والے لوگ ہیں ان کی نظر مصیبت زدہ کی جیب ہی پر رہتی ہے اور اس قدر لوٹ کھسوٹ کرتے ہیں کہ اللہ کی پناہ۔ اس کاروبار میں چور ڈاکو اور نوسر باز عام ہیں۔ ان سے بچنا دو وجوہ کی بناء پر لازمی ہے۔

1- ایک عام انسان اللہ کو چھوڑ کر انہیں کارساز بنا لیتا ہے جو شرک ہے اور مشرک کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

2- یہ چور لٹیرے مصیبت زدہ لوگوں کو لوٹتے ہیں اور مزید بربادی کی طرف دھکیل دیتے ہیں۔ کسی پر جادو نہ ہو تو بھی کر دیتے ہیں۔

کسی بھی اسلامی ریاست میں ایسے لوگوں کو کھلا یا پوشیدہ کاروبار کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ ایسا ملک کہ جہاں جادوگر علم نجوم کے نام پر یا کالے اور سفلی علم کے نام پر سر عام کاروبار کر رہے ہوں نہ تو اسلامی ہو سکتا ہے نہ مسلمانوں کا دیس۔ ایسا ملک ہمیشہ زوال سے دوچار رہتا ہے۔ پھر بھی اگر کسی ملک کی قیادت گمراہ لوگوں کے ہاتھ ہو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی شریعت کے حکم کے مطابق جادوگروں کو سر عام قتل کرنا ممکن نہ ہو تو بے بس مومنوں کو اس کا تدارک اپنے طور پر کرنا چاہیے۔

طاغوت کا توڑ

طاغوت (شیطان کا ہمن) سے مقابلے کے لیے درج ذیل باتوں کا قلبی اور جسمانی دونوں طرح سے دھیان رکھنا ہے۔

-1 ہر قسم کا گناہ ترک کر دینا چاہیے۔

-2 کثرت سے استغفار پڑھنی چاہیے۔

-3 آیت کریمہ کی تلاوت کرنا، غم سے نجات پالینا ہے۔انشاءاللہ جب تلاوت کرنا مقصود ہو تو استغفار اور آیت الکرسی حسب توفیق ضرور پڑھیں۔

-4 حرام رزق قطعی طور پر ترک کر دینا چاہیے۔ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمارکھا ہے کہ جس جسم میں حرام ایک گندم کے دانے کے برابر بھی ہوگا۔ چالیس روز تک ایسے کی تسبیح، تلاوت، نماز اور نیکی اللہ سبحانہ، وتعالی کے ہاں نامنظور ہے۔حرام خوروں کو روزے رکھ کر جسم پاک کرنا چاہیے۔

-5 دنیاوی امور قرآن حکیم کی روشنی میں سرانجام دینا چاہیئں۔اپنے اعمال کو درست کرلینا چاہیے۔خود قرآن پڑھنا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

-6 دل اور دماغ دونوں کو فرسودہ فاسد خیالات سے پاک کرنا چاہیے۔جب گندے خیالات تنگ کررہے ہوں تو لاحول اور اعوذ باللہ پڑھ کر بائیں طرف شیطان کو دھتکارنا چاہیے۔

"امنت باللہ و کتبہ و رسولہ والحمد اللہ رب العلمین"

کا بار بار پڑھنا یعنی ورد کرنا مفید ہے۔

اللہ سبحانہ، وتعالیٰ کے بندوں کا کہنا ہے کہ جس طرح مال دیکھ کر چور آتا ہے۔اسی طرح ایمان دیکھ کر شیطان آتا ہے اور حملے کرتا ہے۔شیطان ہمیشہ اسی کے پیچھے لگتا ہے جو روشن دل اور صاحب ایمان ہو۔اور جسے شیطان مشرک بنا چکا ہو اس کی طرف اسے مزید توجہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ایسوں پر جادو ہو بھی تو ان کو کچھ خبر نہیں ہوتی۔

-7 اللہ سبحانہ، وتعالیٰ کے علاوہ اسی الجھن کے موقع پر کسی اور کی طرف رجوع کرنا

Marfat.com

ہلاکت ہے۔ ویسے بھی جب اللہ ہر شے پر قادر ہے تو کسی اور کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ بار بار یہ ورد کرنا اللہ کی پناہ حاصل کر لینا ہے۔

اللہ ربی و ھوا یجیر ولا یجار علیہ

انشاءاللہ ورد کرنے والا نقصان سے محفوظ رہے گا۔

8- طاغوت کے مقابلے میں طہارت کا خاص خیال رکھیں ہر وقت باوضو رہیں۔ رات کو بھی ناپاک حالت میں نہ رہیں۔

9- خواتین مخصوص دنوں میں بھی ذکر جاری رکھیں۔

جبت وطاغوت کے اثرات سے نجات کے اعمال

اللہ سبحانہ، وتعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں۔ اور اللہ کا ذکر قول وفعل دونوں طرح سے جاری رکھنا چاہیے۔ کلام پاک میں مختلف اعمال کی اجازت موجود ہے۔ اور ایسا اس لیے ہے کہ انسان اپنے رب کو زیادہ سے زیادہ یاد کرے۔ اور کوشش کے ذریعے شیطان کے نرغے سے بچا رہے۔ اور ظاہر ہے کہ ہر عمل ذاتی اور انفرادی ہے یہ کچھ بیچنے یا خریدنے یعنی کاروبار کرنے کے لیے نہیں ہے۔ کلام پاک میں سورہ الم نشرح میں ارشاد ہوتا ہے۔

''جب بھی فراغت پاؤ تو اپنے رب کی طرف توجہ ورغبت میں محنت کیا کرو''

اور کلام پاک میں یہ بھی اعلان کر دیا گیا ہے۔

''جو کوئی بھی پاک ہوتا ہے۔ تو اپنے ہی لیے پاک ہوتا ہے۔

اور یہ ارشاد بھی موجود ہے کہ۔

''اللہ جسے چاہتا ہے برگزیدہ کر دیتا ہے''

یعنی اللہ سبحانہ، وتعالیٰ ہی بندوں کو برگزیدہ کرتا ہے کوئی اور نہیں کرتا۔ اور اللہ ہی ہر طرح کے عذاب سے نجات دلاتا ہے اور کوئی اور نہیں دلاتا۔

میرے نزدیک تمام طریقوں اور سلسلوں سے بڑھ کر قابل توجہ اور لائق عمل ایک ہی طریقہ اور ایک ہی سلسلہ ہے اور وہ ہے عبد کا اپنے معبود کو پکارنا اور اللہ سبحانہ، وتعالیٰ ہی معبود برحق ہے۔

Marfat.com

وہی دعا سنتا ہے اور قبول کرتا ہے وہی مصیبت زدہ کو پریشانی سے نجات دیتا ہے وہی گناہ معاف کرتا ہے اور رحم کرتا ہے۔اسی کا پکارنا سودمند اور نفع رساں ہے اس کے علاوہ کسی اور کو پکارنا اپنے آپ کو ہر طرح کے نقصان کے حوالے کر دینا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

''جنھیں لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ اگر پکار سن بھی لیں تو بھی کسی کو نفع یا نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتے''

نوٹ: جو کافر لوگ بتوں کو پوجتے تھے یہ آیت ان لوگوں کے لیے ہے۔

سورۃ البقرہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک وعدہ انسانوں سے کیا ہے جو واضح ہے۔

''تم مجھے یاد کرو میں تمھیں یاد کروں گا اور شکر کرو اور (میری نعمتوں کی) ناشکری میری یاد سے غافل ہو کر نہ کرو''

اللہ سبحانہ، وتعالیٰ کے اسماء کی تلاوت کا حکم اللہ نے سورہ الاعراف آیت ۱۸۰ میں دیا ہے۔ اللہ سبحانہ، وتعالیٰ نے قادر مطلق ہے اس کے اسماء ہر مرض، ہر دکھ اور ہر تکلیف کے لیے شفاء ہیں۔ جادو پلٹانے کے لیے یعنی جادو کرنے والے کی طرف واپس بھیجنے کے لیے تین اسماء اکسیر ہیں۔ان تینوں ناموں کو ملا کر بھی تعداد کے بغیر کھلا پڑھا جا سکتا ہے۔

المیت

اللہ سبحانہ، وتعالیٰ کے اس اسم کی ایک نشست میں تعداد آٹھ ہزار ہے۔گھر کے تمام افراد مل کر بھی با آواز تلاوت کے ساتھ اس کی تعداد کر سکتے ہیں۔یعنی اگر گھر کے افراد چار ہیں تو مل کر دو ہزار بار پڑھیں گے تو وہ ضرب چار برابر کی تعداد پوری ہو جائے گی۔آٹھ ہزار کی اس تعداد کے علاوہ ہر آن بھی اس اسم کی تلاوت اٹھتے بیٹھتے، لیٹتے اور آتے جاتے کرنی چاہیے جادو کے اثرات ختم ہونے تک تلاوت کا سلسلہ جاری رکھیں۔

القھار

تعداد ایک ہی نشست میں آٹھ ہزار ہے جس گھر کے افراد مل کر با آواز بلند تلاوت کے ساتھ

Marfat.com

پورا کرسکتے ہیں اوّل وآخر استغفار اور آیت الکرسی سات بار ضرور پڑھیں۔ ہر اسم کی تلاوت باوضو ہوکر کریں۔ اور سلسلہ تلاوت جادو کے اثرات کے خاتمے تک جاری رکھیں۔

الجبار

اس اسم کی تلاوت کی تعداد ۷۰۰ ہے جو ایک ہی نشست میں مکمل کرنا ہوگی۔ بعدازاں اٹھتے بیٹھتے ہر وقت کھلا پڑھتے رہیں اور جادو کے اثرات کے خاتمے تک یہ سلسلہ جاری رکھیں۔ پاک صاف رہنا ہر اسم کی تلاوت کے دوران لازمی ہے۔

واضح رہے کہ جو شخص توبہ کی راہ نہیں لے سکتا۔ گناہ و معصیت ترک نہیں کرسکتا۔ ایسا ان اسماء کی تلاوت سے کچھ حاصل نہیں کرسکے گا۔ ہاں بعدازتوبہ، بعدازترک بدی، فائدہ یقینی ہے۔

اور جب تک حالات درست نہ ہو جائیں ذکر قطع نہ کیا جائے۔ حالات و معاملات کے معمول پر آجانے کے بعد بھی ذکر قطعی طور پر ترک نہیں کرنا چاہیے بلکہ جونسا بھی اسم تلاوت کیا گیا ہے اسی اسم کی صبح کی نماز کے بعد سو بار یعنی ایک تسبیح پر مشتمل تلاوت کو کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔ اس طرح ذکر تازہ رہے گا اور کبھی پھر ضرورت محسوس ہو تو گزشتہ تعداد کے مطابق کم سے کم ایام کا ذکر بھی شافی رہے گا۔ انشاءاللہ۔

مذکورہ اسماء کی تلاوت کے دوران دل انشاءاللہ مطمئن رہے گا۔ دوران ذکر یا ذکر کی نشست کے اختتام پر جلنے کی بو آئے تو سمجھ لیجئے کہ یہی ذکر موذوں ترین ہے اور اس کے اثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔ جلنے کی بو دراصل جنات کے جلنے کی بو ہوتی ہے جو شیاطین میں سے ہوتے ہیں آپ کے درپے ہوتے ہیں۔ اگر خوف یا دہشت محسوس ہو تو آیت الکرسی پڑھ لیں ذکر قطع نہ کریں اور بعدازآیت الکرسی ذکر جاری رکھیں۔ خوف یا دہشت کا محسوس ہونا بھی جادو کی واپسی کی نشانی ہے۔

ہر ذکر سے پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ کے بعد سات بار یا ستر بار استغفار ضرور پڑھیں اور پھر تین بار آیت الکرسی پڑھ کر ذکر شروع کردیں۔ یہ اہتمام رکھیں گے تو خوف و دہشت محسوس نہیں کریں گے۔

مذکورہ اسماء کے علاوہ القابض کی تلاوت بھی جادو کے اثرات کی دوری کے لیے مناسب و

مفید ہے۔تعداد ایک نشست میں بعد از نماز عشاء ۹۰۳ بار ہے اور یہ گھر کے ہر فرد کے لیے انفرادی ہے۔مجموعی تعداد جتنی بھی ہو جائے اس سے غرض نہیں ہے۔اس اسم کی تلاوت سے تین دن کے اندر اندر سارے اثرات ختم ہو جاتے ہیں اور گھر کی فضا پاک ہو جاتی ہے۔اللہ سبحانہ، وتعالیٰ شیاطین کو اپنے قبضے میں جکڑ لیتے ہیں۔اس ذکر کی روز عشاء کے بعد تلاوت کرنے والے پر بڑے سے بڑا شیطان جادوگر بھی کبھی جادو کا وار کر کے کامیاب نہیں ہو سکتا۔یہ زندگی بھر کا سکھ ہے۔

تاہم جادو اگر شدید ہو تو پہلے تین اسماء ہی میں سے کسی ایک کی تلاوت کریں۔

آیۃً الکرسی

کون مسلمان ہے جو آیت الکرسی کی فضیلت سے آگاہ نہ ہوگا۔اس آیت کی تلاوت بعد از ہر نماز، ۲۶ بار کریں۔ہر قسم کے نقصان اور جادو کے اثرات سے حفاظت ملے گی۔

ہر ذکر کے بعد تفصیلی دعا کریں کیونکہ اس سے معبود برحق اللہ سبحانہ، وتعالیٰ رضا حاصل ہوتی ہے اور اس کی رحمت دو چند ہو جاتی ہے۔

مذکورہ اذکار میں سے کوئی ایک بھی ذکر انشاءاللہ بے اثر نہیں جائے گا۔سارے اذکار فقیر کے آزمودہ ہیں۔شرط ترک شرک و گناہ ہے۔

پھر ظالم جلد معلوم کر لیں گے کہ وہ کہاں پلٹائے جاتے ہیں۔بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ بندے کے لیے کافی ہے۔اس کا بھروسہ رکھنا چاہیے۔اور دل کو عیبوں سے پاک رکھنا چاہیئے۔

جس گھر میں جادو کیا گیا ہو اس کی جھاڑ پونچھ اچھی طرح سے کریں۔ہر قسم کی مٹی گھر سے نکال دیں۔اور کوئی گرہ لگی ہوئی شے یا کوئی اور مشکوک چیز ملے تو اسے نہر یا دریا میں پھینک دیں۔ اور گھر آنے جانے والوں پر بھی نظر رکھیں۔کیونکہ جادو ہمیشہ آنے جانے والوں اور ملنے جلنے والوں کے ذریعے ہی کیا جاتا ہے۔کسی اور ذریعے سے نہیں کیا جاتا۔

دل اور ذکر

ذکر کے دوران اگر دل پر سے اچانک بوجھ سا ہٹ جائے اور دل پر پڑی گرفت سی کھل

Marfat.com

جائے تو آپ جان لیں کہ آپ کا ذکر قبول ہو رہا ہے اور شیطان نقصان اٹھا کر دور ہو رہا ہے۔

یہ موثر ترین تیر بہدف ذکر ہے کہ جس سے چند دنوں میں جادو کو نہ صرف پلٹا جا سکتا ہے بلکہ جادو کو زیر کر کے معافی مانگنے پر مجبور بھی کیا جا سکتا ہے۔ س ذکر سے پاگل بھی صحت یاب ہو جاتے ہیں مریض یا تو خود پڑھے یا اسے پڑھ کر اور پانی پر پھونک مار کر پلائیں۔ ذکر پیش ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ ربیا. اللہ واحد القھار. اللہ نور السموات والارض

تعداد چوبیس گھنٹے میں آٹھ ہزار ہے۔ جو وقفوں سے پوری کی جا سکتی ہے۔ یا پھر ہر وقت ہر آن کھلا پڑھیں اور ہر بار یہ دعا کریں کہ اے پروردگار شرک سے اور مشرکوں کی چالوں سے محفوظ فرما۔ انشاء اللہ ہر معاملہ حل ہو جائے گا۔

جو مومن بھی اپنا ہر مطالبہ اللہ کے آگے رکھتا ہے اور اللہ ہی کو اپنے لیے کافی سمجھتا ہے وہی اللہ کو ماننے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ اور اسی کا ایمان راست اور اسی کی لیے آخرت میں بھی خوشخبری ہے اور ایسے کا دنیا میں کوئی بال تک نہیں ہلا سکتا۔

قیامت کے دن شیاطین اور جنات سے کام لینے والوں کا انجام

''اور جس دن وہ ان سب کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے فرمائے گا۔ کیا یہ لوگ تم کو پوجا کرتے تھے؟'' وہ کہیں گے ''تو پاک ہے، تو ہی ہمارا محافظ ہے نہ کہ یہ۔ بلکہ یہ جنات کو پوجا کرتے تھے اور اکثر ان ہی کو مانتے تھے''

''تو آج تم میں سے کوئی کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا اور ہم ظالموں (کہ جو جنات سے مدد لیتے تھے) کہیں گے کہ دوزخ کے عذاب کا کہ جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے اب مزا چکھو'' (سورہ سبا، آیات ۴۰ تا ۴۲)

کو اللہ کی یاد اور نماز سے باز رکھے، تو اب بھی تم باز آتے ہو یا نہیں؟''

Marfat.com

(۲) یا ایھا الذین امنوا لا تتبعوا خطوات الشیطان ومن یتبع خطوات الشیطان فانه یامر بالفحشاء والمنکر (۲۱۷)

"اے ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم مت چلو، اور جو کوئی اس کی پیروی کرے گا (وہ گمراہ ہوگا اس لیے کے) وہ تو بے حیائی اور برے ہی کام کرنے کو کہے گا۔"

اس کے علاوہ بھی قرآن مجید کی بہت ساری آیات اس بارے میں موجود ہیں، بلکہ جنات کے متعلق ایک مکمل سورت قرآن مجید میں موجود ہے۔ لفظ جن قرآن مجید میں ۲۲ مرتبہ آیا ہے، لفظ الجان سات مرتب اور لفظ شیطان ۶۸ مرتبہ اور لفظ شیاطین ۱۷ مرتبہ ذکر کیا گیا ہے جس سے اس موضوع کے متعلقہ قرآنی دلائل کی کثرت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اگر کسی نے جنات کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنی ہو تو ہماری کتاب شیطان فرشتہ یا جن؟ کا مطالعہ کریں۔

حدیث میں چند دلائل

۱۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ:

"رسول اللہ ﷺ ایک رات کو ہم سے اچانک غائب ہو گئے، چنانچہ ہم انھیں وادیوں میں اور گھاٹیوں میں تلاش کرنے لگے اور آپس میں ہم نے کہا کہ شاید آپ کو اغوا کر لیا گیا ہے یا قتل کر دیا گیا ہے۔ ہماری وہ رات انتہائی پریشانی کے عالم میں گزری، صبح ہوئی تو ہم نے آپ کو غار حرا کی جانب سے آتے ہوئی دیکھا، ہم نے آپ ﷺ کو بتایا کہ رات آپ ﷺ اچانک ہم سے غائب ہو گئے تھے، ہم نے آپ ﷺ کو بہت تلاش کیا لیکن آپ ﷺ کے نہ ملنے پر رات بھر پریشان رہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"میرے پاس جنات کا سردار آیا تھا تو میں اس کے ساتھ چل پڑا، اور جا کر انھیں قرآن مجید پڑھ سنایا" پھر آپ ﷺ ہمیں لے کر اس جگہ پر گئے اور ہمیں ان کے نشانات اور ان کی آتشیں علامات دکھائیں، اور آپ ﷺ نے یہ بھی بتایا کہ جنوں نے آپ ﷺ سے کچھ مانگا تو آپ ﷺ

Marfat.com

نے فرمایا ''ہڈی تمہاری غذا ہے جس پر بسم اللہ کو پڑھا گیا ہو، اور ہر گوبر تمھارے جانوروں کا کھانا ہے'' پھر آپ ﷺ ہمیں کہنے لگے ''لہذا تم ہڈی اور گوبر کے ساتھ استنجا مت کیا کرو کیونکہ وہ تمھارے جن بھائیوں کا کھانا ہے'' (۱۸)

۲۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا ''میرا خیال ہے کہ تمھیں بکریاں اور دیہاتی ماحول بہت پسند ہے، سو جب تم اپنی بکریاں اور اپنے دیہات میں ہو اور اذان کہو تو اپنی آواز بلند کر لیا کرو کیونکہ مؤذن کی آواز کو جو جن، جو انسان اور جو چیز سنتی ہے وہ قیامت والے دن اس کے حق میں گواہی دے گی'' (۱۹)

۳۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ:

''رسول اکرم ﷺ اپنے چند ساتھیوں کو لے کر نکلے اور ان کا ارادہ عکاظ کے بازار جانے کا تھا اور ادھر شیاطین اور آسمان سے آنے والی خبروں کے درمیان رکاوٹیں پیدا کر دی گئی تھیں اور ان (شیطانوں) پر ستارے ٹوٹنے لگ گئے تھے، چنانچہ وہ جب اپنی قوم کے پاس خالی واپس آئے تو اسے آ کر بتاتے کہ ہمی کئی رکاوٹوں کا سامنا ہے اور ہم پر شہاب ثاقب کی مار پڑنے لگ گئی ہے، تو وہ آپس میں کہتے کہ ایسا کسی بڑے واقعے کی وجہ سے ہو رہا ہے لہذا مشرق و مغرب میں جاؤ اور دیکھو کہ رکاوٹیں کیوں پیدا ہو رہی ہیں؟

چنانچہ تھامہ کا رخ کرنے والے شیاطین (جنات) آپ ﷺ کی طرف آ نکلے، آپ ﷺ اس وقت نخلہ میں تھے اور عکاظ میں جانے کا ارادہ فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی، ان جنات کے کانوں میں قرآن کی آواز پڑی تو وہ اسے غور سے سننے لگ گئے اور کہنے لگے۔ اللہ کی قسم! یہی وہ چیز ہے جو ہمیں آسمان کی خبریں سننے سے روک رہی ہے، سو یہ اپنی قوم کے پاس واپس گئے اور ان سے کہنے لگے:

''ہم نے عجیب و غریب کلام سنا ہے، جو کہ بھلائی کا راستہ دکھاتا ہے، سو ہم تو اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اپنے پروردگار کے ساتھ کبھی شرک نہیں کریں گے۔''

Marfat.com

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر قل اوحی الھی انہ استمع نفر من الجن کو اتار دیا اور آپ ﷺ کی طرف جنوں کی بات کو وحی کر دیا گیا۔" (۲۰)

(۴) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"فرشتوں کو نور سے، جنوں کو آگ کے شعلے سے اور آدمؑ کو اس چیز سے پیدا کیا گیا تمھارے بیان کر دی گئی ہے" (۲۱)

(۵) حضرت صفیہؓ بنت حیی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

بیشک شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے" (۲۲)

(۶) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سے کوئی ایک جب کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پانی پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے، کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا، پیتا ہے" (۲۳)

(۷) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے، شیطان ان کے پہلو میں نوک دار چیز چبھوتا ہے جس سے بچہ چیخ اٹھتا ہے۔ سوائے حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کے" (۲۴)

(۸) رسول اکرم ﷺ کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو صبح ہونے تک سویا رہا ہو، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ شخص ہے جس کے کانوں میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے" (۲۵)

(۹) ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خوب شیطان کی طرف سے، سو جو شخص خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے وہ اپنی بائیں طرف تین بار آہستہ سے تھوک دے اور شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرے، ایسا کرنے سے برا خواب اس کے لئے نقصان نہیں ہوگا، (۲۶)

(۱۰) ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سے کوئی ایک جب جمائی لے تو اپنے ہاتھ کے ساتھ منہ بند کر لے۔ کیونکہ ایسا نہ کرنے کی وجہ سے) شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے" (۲۷)

Marfat.com

اس موضوع کی دیگر احادیث بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں۔طلب حق کے لئے یہی کافی ہیں جو ذکر کر دی گئی ہیں اور ان سے واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ جنات اور شیاطین کوئی وہم نہیں، حقیقت ہیں اور اس حقیقت کو وہم وہی شخص قرار دے سکتا ہے جو ضدی اور متکبر ہو۔

شرک، جادو اور کفر

قرآنی دلائل

ا۔فرمان الٰہی ہے:

(ا) واتبعوا ماتتلوا الشیاطین علی ملک سلیمان..... لو کانو ایعلمون(۲۸)

اور سلیمانؑ کی بادشاہت میں شیطان جو پڑھا کرتے تھے وہ لوگ اس کی پیروی کرنے لگے حالانکہ سلیمان علیہ السلام کافر نہ تھے البتہ یہ شیطان کافر تھے جو لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے اور وہ باتیں جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اتاری گئی تھیں اور وہ دونوں ہاروت و ماروت کسی کو جادو نہیں سکھلاتے تھے جب تک یہ نہیں کہہ لیتے کہ ہم آزمائش میں ہیں پس تو کافر نہ ہو اس پر بھی وہ ان سے ایسی باتیں سیکھ لیتے ہیں جن کی وجہ سے وہ خاوند بیوی کے درمیان جدائی کرا دیں حالانکہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر کسی کا جادو سے کچھ بگاڑ نہیں سکتے، اور ایسی باتیں سیکھ لیتے ہیں جن میں فائدہ کچھ نہیں، نقصان ہی نقصان ہے، اور یہودیوں کو یہ معلوم ہے کہ جو کوئی ایمان دے کر جادو خریدے اور آخرت میں بدنصیب ہے، اگر وہ سمجھتے ہوتے تو جس کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا اس کا برا بدلہ ہے۔"

(۲)قال موسی اتقولون للحق لماجائکم اسحر هذا ولا یفلح الساحرون(۲۹)

Marfat.com

''موسیٰ نے کہا: تم سچ بات کو جب وہ تمہارے پاس آئی جادو کہتے ہو بھلا یہ کوئی جادو ہے؟ اور جادوگر تو کبھی کامیاب نہیں ہوتے''

(۳)فلما القوا قال موسیٰ ماجئتم به السحر ان الله سیبطله ان الله لایصلح عمل المفسدین ویحق الله الحق بکلماته ولو کره المجرمون(۳۰)

''جب انہوں نے اپنی لاٹھیاں اور رسیاں ڈالیں تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ جو تم لے کر آئے ہو وہ تو جادو ہے، بے شک اللہ تعالیٰ اس کو باطل کر دے گا، کیونکہ اللہ شریر لوگوں کا کام بننے نہیں دیتا، اور اپنی باتوں سے اللہ حق کو حق کر دکھائے گا اگر چہ نافرمان لوگ برا مانیں''۔

(۴)فاوجس فی نفسه خیفة موسیٰ قلنا لاتخف انک انت الاعلیٰ والق مافی یمینک تلقف ماصنعوا انما صنعوا کیدساحر ولایفلح الساحر حیث اتی(۳۱).

''موسیٰ علیہ السلام اپنے دل ہی دل میں سہم گیا، ہم نے کہا مت ڈر، بے شک تو ہی غالب رہے گا اور جو عصا تیرے داہنے ہاتھ میں ہے، اس کو میدان میں ڈال دے انہوں نے جو ڈھونگ رچایا ہے اس کو ہڑپ کر جائے گا۔ انہوں نے جو کچھ کیا ہے اس کی حقیقت کچھ نہیں جادو کا تماشا ہے، اور جادوگر جہاں جائے کامیاب نہیں ہوتا''۔

(۵) واوحینا الیٰ موسی ان الق عصاک فاذا هی تلقف ما یافکون فوقع الحق وبطل ماکانوایعملون فغلبوا هنالک وانقلبوا صغرین والقی السحرة سجدین قالو اامنا برب العالمین رب موسیٰ وهارون(۳۲)

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی تو بھی اپنا عصا ڈال دے، سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے ان کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کیا، پس حق ظاہر ہو گیا، اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر پھرے اور وہ جو جادوگر تھے سجدہ

میں گر گئے، کہنے لگے، ہم ایمان لائے رب العالمین پر جو موسیٰ وہارون کا رب ہے،۔

(٦)قل اعوذ برب الفلق من شرماخلق ومن شرغاسق اذاوقب ومن شرالنفثت فی العقد ومن شرحاسد اذاحسد(۳۳).

''آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے اور گرہ (لگا کران) میں پھونکنے والیوں کے شر سے بھی اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔

امام قرطبی ومن شر النفثت فی العقد کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں (۳۴)

''وہ جادوگر عورتیں جو دھاگوں کی گرہیں بنا کران پر دم کرتی اور پھونکتی ہیں''

اور حافظ ابن کثیر ''اسی کی تفسیر میں کہتے ہیں: ''مجاہدؒ، مکرمہ حسنؒ قتادہؒ اور ضحاکؒ نے النفثت فی العقد سے جادوگر عورتیں مراد لی ہیں۔(۳۵)

جادواور جادوگروں کے متعلق دیگر بہت سی آیات موجود ومشہور ہیں اور اسلام کی تھوڑی بہت معلومات رکھنے والا شخص بھی ان سے واقف ہے۔

حدیث نبویؐ سے چند دلائل

1۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ قبیلہ بنوزریق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے جسے لبید بن الاعصم کہا جاتا تھا رسول اکرم ﷺ پر جادو کر دیا، جس سے آپ ﷺ متاثر ہوئے چنانچہ آپ ﷺ کا خیال ہوتا کہ آپ ﷺ نے فلاں کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے نہیں کیا ہوتا تھا یہ معاملہ ایسے چلتا رہا یہاں تک کہ آپ ﷺ ایک دن یا ایک رات میرے پاس تھے اور بار بار اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے، اس کے بعد مجھ سے فرمانے لگے، اے عائشہؓ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی ہے میرے پاس دو آدمی آئے تھے جن میں سے ایک میرے سر اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا اور ایک نے دوسرے سے پوچھا:

Marfat.com

اس شخص کو کیا ہوا؟

اس پر جادو کیا گیا ہے۔

کس نے کیا ہے؟

لبید بن الاعصم نے

کس چیز میں کیا ہے؟

کنگھی، بالوں اور کھجور کے خوشے کے غلاف میں۔

جس چیز میں اس نے جادو کیا ہے، وہ کہاں ہے؟

بئر ذَروان میں.....

چنانچہ رسول اللہ ﷺ اپنے کچھ صحابہ کرامؓ کے ساتھ اس کنویں پر آئے (اسے نکالا اور پھر) واپس آ گئے اور فرمانے لگے:

اے عائشہؓ اس کا پانی انتہائی سرخ رنگ کا ہو چکا تھا اور اس کی کھجوروں کے سر ایسے تھے جیسے شیطان کے سر ہوں، یعنی وہ انتہائی بدشکل تھیں۔

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے جادو کنویں سے نکالا نہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت دی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ لوگ کسی شر اور فتنہ میں مبتلا ہو جائیں"۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے اسے نکالنے کا حکم دیا اور پھر اسے زمین میں دبا دیا گیا، (۳۷)

شرح حدیث:

یہودیوں نے لبید بن الاعصم جوان میں سب سے بڑا جادوگر تھا کے ساتھ یہ بات طے کر لی تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کرے گا اور اسے اس کے بدلے میں تین دینار دیں گے چنانچہ اس بدبخت نے یہ کام اس طرح کر ڈالا کہ ایک چھوٹی سی لڑکی کے ذریعے جو آپ ﷺ کے گھر میں آتی جاتی تھی آپ کے چند بال منگوا لیے اور ان پر جادو کر کے انہیں بئر ذروان میں رکھ دیا۔

اس حدیث کی مختلف روایات کو جمع کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ جادو آپ کو اپنی بیویوں

کے قریب جانے سے روکنے کے لئے تھا، چنانچہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ ﷺ اپنی کسی بیوی سے جماع کر سکتے ہیں۔ پھر جب قریب ہوتے تو نہ کر پاتے، بس اس کا آپ ﷺ پر یہی اثر تھا، اس کے علاوہ آپ کی عقل اور آپ کے تصرفات جادو کے اثر سے محفوظ تھے۔

اس جادو کی مدت میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے بعض نے چالیس دن اور بعض نے کوئی اور مدت بیان کی ہے اللہ کو ہی معلوم ہے کہ اس کی مدت کتنی تھی، پھر نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے بار بار دعا کی اور اللہ نے آپ ﷺ کی دعا قبول کر لی اور دو فرشتوں کو آپ ﷺ کی طرف اتار دیا جن کے درمیان ایک مکالمہ ہوا (جو گزشتہ سطروں میں بیان کیا گیا ہے) اس سے آپ ﷺ کو معلوم ہو گیا کہ جادو کس نے کیا ہے اور کس چیز میں کیا ہے اور وہ اس وقت کہاں ہے۔

آپ ﷺ پر کیا گیا یہ جادو انتہائی شدید تھا اور اس سے یہودیوں کا مقصد آپ ﷺ کو قتل کرنا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں بچا لیا اور اس کا اثر صرف اتنا ہو سکا جو کہ ذکر کر دیا گیا ہے۔

اعتراض اور اس کا جواب

المازریؒ کہتے ہیں مبتدعین نے اس حدیث کا انکار کیا ہے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق یہ حدیث منصب نبوت کی توہین اور اس میں شکوک وشبہات پیدا کرتی ہے اور اسے درست ماننے سے شریعت پر اعتماد اٹھ جاتا ہے ہو سکتا ہے کہ آپ کو خیال آتا ہو کہ جبرئیل علیہ السلام آئے حالانکہ وہ نہ آئے ہوں اور یہ کہ آپ ﷺ کی طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ وحی نہ کی گئی ہو!!

پھر کہتے ہیں کہ مبتدعین کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کیونکہ معجزات نبوت اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ آپ ﷺ تبلیغ وحی کے سلسلے میں معصوم اور سچے تھے۔ آپ ﷺ کی عصمت جب معجزات جیسے قوی دلائل سے ثابت شدہ حقیقت ہے تو اس کے خلاف جو بات بھی ہو گی وہ بے جا تصور کی جائے گی۔(۳۸)

ابو الجکنیی الیوسفیؒ کا کہنا ہے

''جہاں تک جادو سے نبی کریم ﷺ کے متاثر ہونے کا تعلق ہے تو اس سے منصب نبوت پر کوئی حرف نہیں آتا، کیونکہ دنیا میں انبیاء پر بیماری آسکتی ہے، جو آخرت میں ان کے درجات کی

Marfat.com

بلندی کا باعث بنتی ہے، لہٰذا جادو کی بیماری کی وجہ سے اگر آپ ﷺ کو خیال ہوتا تھا کہ آپ ﷺ نے دنیاوی امور میں سے کوئی کام کرلیا ہے حالانکہ آپ ﷺ نے اسے نہیں کیا ہوتا تھا اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اطلاع دے دی کہ آپ ﷺ پر جادو کیا گیا ہے اور وہ فلاں جگہ پر ہے، اور آپ ﷺ نے اسے وہاں سے نکال کر دفن بھی کروادیا تھا تو اس سبب سے رسالت میں کوئی نقص نہیں آتا، کیونکہ یہ دوسری بیماریوں کی طرح ایک بیماری ہی تھی، جس سے آپ ﷺ کی دانائی مبارک متاثر نہیں ہوئی، صرف اتنی بات تھی کہ آپ ﷺ کا خیال ہوتا کہ شاید آپ ﷺ اپنی کسی بیوی کے قریب گئے ہیں جبکہ آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا ہوتا تھا، سو اتنا اثر بیماری کی حالت میں کسی بھی انسان پر ہوسکتا ہے'' پھر کہتے ہیں:

اور حیرت اس شخص پر ہوتی ہے کہ جو جادو کی وجہ سے آپ ﷺ کے بیمار ہونے کو رسالت میں ایک عیب تصور کرتا ہے، حالانکہ قرآن مجید ہی میں فرعون کے جادوگروں کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جو قصہ بیان کیا گیا ہے اس میں یہ بات واضح طور پر موجود ہے کہ جناب موسیٰ کو بھی ان کے جادو کی وجہ سے یہ خیال ہونے لگا تھا کہ ان کے پھینکے ہوئے ڈنڈے دوڑ رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں ثابت قدم رکھا اور نہ ڈرنے کی تلقین کی'' (۳۹)۔

مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق کسی نے یہ نہیں کہا کہ جادوگروں کے جادو کی وجہ سے انہیں جو خیال آرہا تھا وہ ان کے منصب نبوت کے لئے عیب تھا، (سوا گر وہ عیب نہیں تھا تو جو کچھ آپ ﷺ کے ساتھ پیش آیا وہ بھی عیب نہیں ہوسکتا کیونکہ) اس طرح کی بیماری انبیاء علیہ السلام پر آسکتی ہے جس سے ان کی ایمانی قوت میں اضافہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں ان کے دشمنوں پر فتح نصیب کرتا ہے خلاف عادت معجزات عطا کرتا ہے جادوگروں اور کافروں کو ذلیل ورسوا کرتا ہے اور بہترین انجام متقی لوگوں کے لیے خاص کردیتا ہے'' (۴۰)۔

(۶) حضرت ابو ہریرہؓ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچ جاؤ۔

صحابہ کرامؓ نے فرمایا اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ سات کام کون سے ہیں؟

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، کسی شخص کو بغیر حق کے قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیر لینا اور پاک دامن مومنہ اور بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا،، (۴۱)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جادو سے بچنے کا حکم دیا ہے اور اسے ہلاک کر دینے والے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے اور یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے محض خام خیالی نہیں۔

(۳) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے ستاروں کا علم سیکھا گویا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھ لیا، پھر وہ ستاروں کے علم میں جتنا آگے جائے گا، اتنا اس کے جادو کے علم میں اضافہ ہوگا'' (۴۲)۔

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جادو سیکھنے کا ایک راستہ بتایا ہے تا کہ مسلمان اس راستے سے بچ سکیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جادو ایک حقیقی علم ہے جسے با قاعدہ طور پر حاصل کیا جاتا ہے جس طرح جادو کرنا کفر ہے اسی طرح جادو کو نہ ماننا بھی کفر ہے اور یہی بات اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی معلوم ہوتی ہے۔

فیتعلمون منهما مایفرقون به بین المزء وزوجه.

پھر وہ ان دونوں سے اس چیز کا علم حاصل کرتے ہیں جس سے وہ خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے ہیں''

مذکورہ حدیث اور آیت دونوں جادو کا علم حاصل کرنے کی مذمت کے ضمن میں آئی ہیں، جس سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ جادو دوسرے علوم کی طرح ایک علم ہے اور اس کے چند اصول ہیں جن پر اس کی بنیاد ہے۔

(۴) عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے فال نکالی یا اس کے لئے فال نکالی گئی، اور جس نے غیب کو جاننے کا دعویٰ کیا یا وہ غیب کو جاننے کا دعویٰ کرنے والے کے پاس گیا، اور جس نے جادو کیا یا اس

Marfat.com

کے لیے جادو کیا گیا''

اور جو شخص نجومی کے پاس آیا اور وہ جو کچھ کہتا ہے اس نے اس کی تصدیق کردی تو اس نے نبی محمد ﷺ کی شریعت سے کفر کیا'' (۴۳)

اس حدیث میں آپ ﷺ نے جادو سے اور جادوگر کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے اور نبی ﷺ کسی ایسی چیز سے ہی منع کرتا ہے جو حقیقتاً موجود ہو۔

(۵) ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:

جت میں داخل نہیں ہوگا؟ شراب پینے والا، جادو پر یقین رکھنے والا، اور قطع رحمی کرنے والا (۴۴)۔

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے یہ عقیدہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کہ جادو بذات خود اثر انداز ہوتا ہے، سو ہر مومن پر یہ عقیدہ رکھنا لازم ہے کہ جادو یا کوئی اور چیز سوائے اللہ کی مرضی کے کچھ نہیں کرسکتی، فرمان الٰہی ہے۔

وماهم بضارين به من احدالاباذن الله

اور وہ جادوگر کسی کو جادو کے ذریعے نقصان نہیں پہنچا سکتے، سوائے اس کے کہ اللہ کا حکم ہو''۔

(۶) حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جو شخص علم غیب کا دعویٰ کرنے والے کے پاس یا جادوگر کے پاس یا نجومی کے پاس آیا اور اس نے کچھ پوچھا اور پھر اس نے جو کچھ کہا اس نے اس کی تصدیق کردی تو اس نے نبی کریم ﷺ پر اتارے گئے دین سے کفر کیا'' (۴۵)۔

علماء کے اقوال

(۱) امام خطابیؒ کہتے ہیں:

''کچھ لوگوں نے جادو کا انکار کیا ہے اور اس کی حقیقت کو باطل قرار دیا ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ جادو ثابت اور حقیقتاً موجود ہے، اس کے ثبوت پر عرب، فارس، ہند اور کچھ روم کی اکثر قوموں کا اتفاق ہے اور یہی قومیں صفحہ ہستی پر بسنے والے لوگوں میں افضل ہیں اور انہی میں علم وحکمت زیادہ ہے، اور فرمان الٰہی ہے۔

Marfat.com

"یعلمون الناس السحر وہ لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں"

اوراس سے پناہ طلب کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ ومن شر النفاثت فی العقد اور جادو کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث ثابت ہیں جن کا انکار وہی شخص کرسکتا ہے جو دیکھی ہوئی چیزوں اور بدیہی باتوں کو نہ مانتا ہو.....سو جادو کی نفی کرنا جہالت اور نفی کرنے والے پر رد کرنا بے ہودگی اور فضول کام ہے (۴۶)

(۲) امام قرطبیؒ کا کہنا ہے:

"اہل السنہ کا مذہب یہ ہے کہ جادو ثابت اور فی الواقع موجود ہے جبکہ معتزلہ اور امام شافعیؒ کے شاگردوں میں سے ابواسحٰق الاسترابادی کا مذہب یہ ہے کہ جادو حقیقتاً موجود نہیں ہے اور یہ محض ایک ملمع سازی حقیقت پر پردہ پوشی اور وہم وگمان ہے اور شعبدہ بازی کی قسموں میں سے ایک ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے متعلق یہ الفاظ استعمال کیے ہیں کہ یخیل الیہ من سحرھم انھا تسعٰی یعنی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایسے خیال آیا کہ جادوگروں کے پھینکے ہوئے ڈنڈے دوڑ رہے ہیں اور یوں نہیں فرمایا کہ وہ فی الواقع دوڑ رہے تھے اور اسی طرح سے فرمایا سجروا اعین الناس یعنی انہوں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا۔

پھر امام قرطبیؒ کہتے ہیں:

ان آیات میں معتزلہ وغیرہ کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ ہمیں اس بات سے انکار نہیں کہ خود تخیل یعنی کسی کو وہم وگمان میں مبتلا کر دینا بھی جادو کا ایک حصہ ہے اور اس کے علاوہ دیگر عقلی ونقلی دلائل سے بھی جادو کا فی الواقع موجود ہونا ثابت ہے، ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

(i) آیت واتبعوا ماتتلو الشیاطین علی ملک سلیمان .....میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ وہ جادو کا علم سکھاتے تھے، چنانچہ آلہ جادو حقیقت میں موجود نہ ہوتا تو اس کی تعلیم ممکن نہ ہوتی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اس بات کی خبر دیتے کہ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔

(ii) فرعون کے بلائے ہوئے جادوگروں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وجاء وا بسحر عظیم یعنی وہ عظیم جادو لے کر آئے۔

Marfat.com

(iii) سورہ فلق کے سبب نزول پر مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ لبید بن اعصم کے جادو کی وجہ سے نازل ہوئی ہے۔

(iv) صحیحین (بخاری و مسلم) میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ یہودیوں کے قبیلے بنوزریق سے تعلق رکھنے والے لبید بن اعصم نے آپ ﷺ پر جادو کر دیا تھا..... اور اس میں یہ بات بھی موجود ہے کہ جب آپ ﷺ پر کیے گئے جادو کا اثر ختم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ان اللہ شفانی'' اور شفا اسی وقت ہوتی ہے جب بیماری ختم ہو جائے، سو اس سے ثابت ہوا کہ واقعتاً جادو کا اثر آپ ﷺ پر ہوا تھا۔

مذکورہ آیات واحادیث جادو کے فی الواقع موجود ہونے کی یقینی اور قطعی دلیلیں ہیں اور اسی پر ان علماء کا اتفاق ہے جن کے اتفاق کو اجماع کہتے ہیں رہے معتزلہ وغیرہ تو ان کی مخالفت نا قابل اعتبار ہے۔''

امام قرطبیؒ مزید کہتے ہیں۔

جادو کا علم مختلف زمانوں میں منتشر رہا ہے اور لوگ اس کے بارے لوگ اس کے بارے میں گفتگو کرتے رہے ہیں۔ سو یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ اور صحابہ تابعین کرام میں سے کسی ایک سے اس کا انکار ثابت نہیں۔ (تفسیر قرطبی ۲/۴۶)

امام حازریؒ کا کہنا ہے:

''جادو ثابت اور فی الواقع موجود ہے، اور جس پر جادو کیا جاتا ہے اس پر اس کا اثر ہوتا ہے اور کچھ لوگوں کا یہ دعویٰ بالکل غلط ہے کہ جادو حقیقتاً موجود نہیں ہے اور محض وہم و گمان ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے کہ جادو ان چیزوں میں سے ہے جن کا علم باقاعدہ طور پر سیکھا جاتا ہے اور یہ کہ جادو کی وجہ سے جادوگر کافر ہو جاتا ہیا ور یہ کہ جادوگر کے میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالی جاسکتی ہے، چنانہ یہ ساری باتیں کسی ایسی چیز کے متعلق ہی ہو سکتی ہیں جو فی الواقع موجود ہو، اور آپ ﷺ پر جادو والی حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ چند چیزوں کو دفن کیا گیا تھا اور پھر انھیں نکال دیا گیا، تو کیا یہ سب کچھ جادو کی حقیقت کی دلیل نہیں ہے؟ اور یہ بات عقلاً بعید نہیں ہے

Marfat.com

کہ باطل سے مزین کیے ہوئے کلام کو بولتے وقت یا چند چیزوں کو آپس میں ملاتے وقت یا کچھ طاقتوں کو اکٹھا کرتے وقت جس کا طریقہ کار جادوگر کو ہی معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کسی خلاف عادت کام کو واقع کردے۔

اور یہ بات تو ہر شخص کے مشاہدے میں موجود ہے کہ کچھ چیزیں انسان کی موت کا سبب بن جاتی ہیں مثلاً زہر وغیرہ اور کچھ چیزیں انسان کو بیمار کر دیتی ہیں، مثلاً گرم دوائیاں اور کچھ چیزیں انسان کو تندرست بنا دیتی ہیں مثلاً وہ دوائیاں جو بیماری کے الٹ ہوتی ہیں سو اس طرح کا مشاہدہ کرنے والا آدمی اس بات کو بھی عقلاً بعید نہیں سمجھتا کہ جادوگر کو چند ایسی چیزوں کا علم ہو جو موت کا سبب بنتی ہوں یا اسے ایسا کلام معلوم ہو جو تباہ کن ثابت ہو یا میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہو" (۴۷)

(۴) امام نوویؒ کہتے ہیں:

"اور صحیح یہ ہے کہ جادو حقیقتاً موجود ہے اور اسی موقف کو اکثر و بیشتر علماء نے اختیار کیا ہے اور کتاب وسنت سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے" (۴۸)

(۵) امام ابن قدامہؒ فرماتے ہیں:

"اور جادو فی الواقع موجود ہے اور اس کی کئی اقسام ہیں، وہ جو کہ مار دیتا ہے اور وہ جو کہ بیمار کر دیتا ہے اور وہ جو کہ خاوند کو بیوی کے قریب جانے سے روک دیتا ہے اور وہ جو کہ میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہے اور یہ بات تو لوگوں کے ہاں بہت مشہور ہے کہ جادو کی وجہ سے شوہر اپنی بیوی سے جماع کرنے پر قادر نہیں ہوتا پھر جب اس سے جادو کا اثر ختم ہو جاتا ہے تو وہ جماع کرنے کے قابل ہو جاتا ہے اور یہ بات تواتر کی حد تک پہنچ چکی ہے جس کا انکار کرنا ناممکن ہوتا ہے اور اس سلسلے میں جادوگروں کے قصے اتنی کثرت سے موجود ہیں کہ ان سب کو جھوٹا قرار دینا ناممکن ہے" (۴۹) مزید کہتے ہیں:

"جادو جھاڑ پھوک اور گرہیں لگانے کا نام ہے جس سے دل و جان پر اثر ہوتا ہے بیماری کی شکل میں یا موت کی شکل میں یا میاں بیوی کے درمیان جدائی کی شکل میں فرمان الٰہی ہے:

Marfat.com

فیتعلمون منهما ما یفرقون به بین المرء وزوجه

''وہ لوگ ان دونوں فرشتوں سے میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے والا علم سیکھنے لگے''

اور فرمایا:

ومن شر النفاثات فی العقد

یعنی وہ جادوگر عورتیں جو اپنے جادو پر گرہیں لگاتی اور ان پر پھونک مارتی ہیں ان سے تیری پناہ مانگتا ہوں سو جادو کی اگر کچھ حقیقت نہ ہوتی تو اس سے پناہ طلب کرنے کا حکم نہ دیا جاتا'' (۵۰)

(۶) علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں:

فرمان الٰہی ومن شر النفاثات فی العقد اور حدیث عائشہؓ اس بات کے دلائل ہیں کہ جادو اثر انداز ہوتا ہے اور واقعتاً موجود ہے'' (۵۱)

(۷) امام بن ابی العز حنفیؒ فرماتے ہیں:

''علماء نے حقیقت جادو اور اس کی اقسام میں اختلاف کیا ہے ان میں سے اکثر یہ کہتے ہیں کہ جادو کبھی جادو کیے گئے آدمی کی موت کا سبب بنتا ہے اور کبھی اس کی بیماری کا'' (۵۲)

(بحوالہ الصارم الجتار فی التعدی للحرۃ الاشرار)

☆☆☆☆☆

جادو کی اقسام

☆ امام رازیؒ کے نزدیک جادو کی اقسام

☆ امام راغبؒ کے نزدیک جادو کی اقسام

☆ اقسام جادو کی وضاحت

امام رازیؒ کے نزدیک جادو کی اقسام:

امام عبداللہ رازیؒ کہتے ہیں کہ جادو کی آٹھ قسمیں ہیں:

۱۔ ان لوگوں کا جادو جو سات ستاروں کی پوجا کرتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہی ستارے کائنات کے امور کی تدبیر کرتے ہیں اور خیر وشر کے مالک ہیں اور یہی وہ لوگ تھے جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو نبی بنا کر بھیجا۔

۲۔ اصحاب اوہام اور نفوس قویہ کا جادو: الرازی نے اس بات کی دلیل کہ وہم کی تاثیر ہوتی ہے یہ پیش کی ہے کہ ایک درخت کا تنا جب زمین پر پڑا ہو تو انسان اس پر چل سکتا ہے لیکن اگر ایسی تنے کو کسی نہر پر پل بنا کر گاڑ دیا جائے تو وہ اس پر نہیں چل سکتا، اسی طرح ڈاکٹروں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس شخص کے ناک سے خون بہہ رہا ہو وہ سرخ رنگ کی چیزوں کی طرف نہ دیکھے اور جس شخص کو مرگی کا دورہ پڑ گیا ہو وہ چمکیلی اور گھومنے والی چیزوں کی طرف نہ دیکھے اور یہ سب تصورات صرف اس لیے اختیار کیے گئے ہیں کہ انسانی نفس فطری طور پا ان وہموں کو قبول کر لیتا ہے۔

۳۔ جادو کی تیسری قسم یہ ہے کہ گھٹیا ارواح یعنی شیطان قسم کے جنوں سے مدد حاصل کر کے جادو کا عمل کیا جائے اور جنات کو قابو میں لانا چند آسان کاموں کی مدد سے ممکن ہے جن

Marfat.com

میں کفروشرک پایا جاتا ہے۔

۴۔ شعبدہ بازی اور چند کام برق رفتاری سے کر کے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کرنا چنانچہ ایک ماہر شعبدہ باز ایک عمل کر کے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر دیتا ہے اور جب لوگ مکمل طور پر اپنی نظریں اس عمل پر ٹکائے ہوئے ہوتے ہیں اچانک اور انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ وہ ایک اور عمل کرتا ہے جس کی لوگوں کو ہرگز توقع نہیں ہوتی سو وہ حیران رہ جاتے ہیں اور لوگوں کی ایسی حیرانی میں وہ اپنا کام کر جاتا ہے۔

۵۔ وہ عجیب وغریب چیزیں جو بعض آلات کی فٹنگ سے سامنے آتی ہیں مثلاً وہ بگل جو ایک گھڑ سوار کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور وقفے وقفے سے خود بخود بجتا رہتا ہے اور اسی طرح ٹائم پیس وغیرہ ہیں جو وقت مقررہ پر خود بخود بجنے لگ جاتے ہیں۔ امام رازی لکھتے ہیں کہ اس کو در حقیقت جادو میں شمار نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس کا ایک خاص طریقہ کار ہوتا ہے اور جو بھی اسے معلوم کر لیتا ہے اس کے بعد وہ ایسی چیزوں کو ایجاد کر سکتا ہے اور ہمارا خیال بھی یہی ہے کہ سائنسی ترقی کے بعد اس زمانے میں تو یہ چیزیں عام ہو گئی ہیں لہذا اسے جادو کا حصہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

۶۔ بعض دوائیوں کے خواص سے مدد لے کر عجیب وغریب بیماریوں کے علاج دریافت کرنا۔

۷۔ دل کی کمزوری اور یہ اس وقت ہوتی ہے جب کوئی جادوگر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسے ''اسم اعظم'' معلوم ہے جن اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی ہر بات پر عمل کرتے ہیں۔ اس کا یہ دعویٰ جب کمزور دل والا انسان سنتا ہے تو اسے درست تسلیم کر لیتا ہے اور خواہ مخواہ اس سے ڈرنے لگ جاتا ہے اسی حالت میں جادوگر جو چاہتا ہے اسے کر گزرنے کی پوزیشن میں آ جاتا ہے۔

۸۔ چغل خوری کر کے لوگوں میں نفرت کے جذبات بھڑکا دینا اور ان میں سے کچھ کو اپنے قریب کر لینا اور ان سے اپنے مطلب کا کام نکالنا۔

حافظ ابن کثیر ان آٹھ اقسام کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

Marfat.com

''ان اقسام میں سے بہت ساری قسموں کو امام رازی نے فن جادو میں اس لیے شامل کر دیا ہے کہ ان کو سمجھنے کے لیے انتہائی باریک بین عقل درکار ہوتی ہے اور ''سحر'' عربی زبان میں ہر ایسی چیز کو کہا جاتا ہے جو باریک ہو اور اس کا سبب مخفی ہو'' (۵۳)

امام راغبؒ کے نزدیک اقسام جادو:

امام راغب کہتے ہیں: ''سحر'' کا اطلاق کئی معنوں پر ہوتا ہے:

۱۔ جو لطیف اور انتہائی باریک ہو اور لطافت اور باریکی کی وجہ سے اس میں دھوکہ دہی کا عنصر نمایاں ہوتا ہے۔

۲۔ جو بے حقیقت توہمات سے واقع ہو۔

۳۔ جو شیطانوں کی مدد و معاونت سے حاصل ہو۔

۴۔ جو ستاروں کو مخاطب کرنے سے ہو۔ (۵۴)

اقسام جادو کے متعلق ایک وضاحت:

امام رازی اور راغب کی تقسیمات جادو میں غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے فن جادو میں دو چیزیں داخل کر دیں ہیں جن کا جادو سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ انھوں نے لفظ ''سحر'' کے عربی زبان میں معنیٰ کو سامنے رکھا ہے اور سحر عربی میں ہر اس بے پردہ چیز پر بولتے ہیں جو لطیب ہو اور اس کا سبب مخفی ہو۔ چنانچہ انھوں نے نئی نئی ایجادات اور ہاتھ کی صفائی سے برآمد ہونے والے امور کو بھی جادو میں شامل کر دیا ہے اور اسی طرح چغل خوری کر کے کام نکالنے کو بھی انھوں نے جادو قرار دیا ہے کیونکہ ان سب کے اسباب مخفی ہوتے ہیں اور ان سب چیزوں کا ہماری بحث سے کوئی تعلق نہیں ہے ہماری گفتگو کا دارومدار صرف حقیقی جادو پر ہے جس میں جادوگر جنات اور شیاطین کا سہارا لیتا ہے۔

پھر ایک اور حقیقت کا بیان بھی ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ رازیؒ اور راغب نے ستاروں کے ذریعے جادو کا عمل کرنے کا ذکر کیا ہے جبکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ستارے اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہیں اور اللہ ہی کے احکامات کے پابند ہیں اور نہ ان کی کوئی روحانیت ہے اور

Marfat.com

نہ تاثیر ہے۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کئی جادوگر ستاروں کے نام لے کر ان سے مخاطب ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں اور اس کے بعد ان کا جادو مکمل ہوتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ چیز جادو کی تاثیر کی وجہ سے نہیں شیطانوں کی تاثیر کی وجہ سے ہوتی ہے کیونکہ خود شیطانوں نے جادوگروں کو یہ تعلیمات دے رکھی ہوتی ہیں کہ دو ستاروں کو پکارا کریں چنانچہ وہ جب ایسا کرتے ہیں تو خود شیطان جادو کے سلسلے میں ان سے تعاون کرتے ہیں لیکن اس کا پتہ جادوگروں کو نہیں لگنے دیتے جیسا کہ کافر پتھر سے بنے ہوئے بتوں کو جب پکارتے تھے تو شیطان بتوں کے اندر سے ان کو جواب دیتے تھے اور کافروں کو یقین ہو جاتا تھا کہ یہی بت ان کے معبود ہیں حالانکہ حقیقت میں ایسا نہ تھا یہ تو صرف شیطانوں کی طرف سے ان کافروں کو گمراہ کرنے کا ایک طریقہ تھا۔

(بحوالہ الصارم البتار فی التصدی للسحرۃ الاشرار)

☆☆☆☆☆

Marfat.com

شریعت اسلامیہ میں جادو کا حکم

جادو سیکھنے کا شرعی حکم
جادوگر کے متعلق شرعی فیصلہ
اہل کتاب کے جادوگر کے متعلق شرع حکم
کیا جادوگر کو جادو سے توڑا جاسکتا ہے؟
جادو، کرامت اور معجزے میں فرق

شریعت میں جادوگر کے متعلق فیصلہ:

۱۔امام مالکؒ فرماتے ہیں:۔

''جادوگر جو جادو کا عمل کرتا ہو اور کسی نے اس پر جادو کا عمل نہ کیا ہو اس کی مثال اس شخص کی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

ولقد علموا لمن اشتراہ مالہ فی الاخرۃ من خلاق

''سو میری رائے یہ ہے کہ وہ جب جادو کا عمل کرے تو اسے قتل کر دیا جائے''(۵۸)

۲۔امام ابن قدامہ فرماتے ہیں:

''جادوگر کی حد قتل ہے اور یہ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، ابن عمر، حفصہ، جندب بن عبداللہ، جندب بن کعب، قیس بن سعد، عمر بن عبداللہ رضوان اللہ علیہم سے مروی ہے اور یہی مذہب امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کا ہے

۳۔امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

''مسلم جادوگر اور ذمی جادوگر کے متعلق فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے چنانچہ امام

Marfat.com

مالک کا مذہب یہ ہے کہ مسلم جادوگر جب از خود ایسے کلام سے جادو کرے جس میں کفر پایا جاتا ہو اسے توبہ کا موقع دیا بغیر قتل کر دیا جائے اور اس کی توبہ قبول نہ کی جائے کیونکہ جادو کا عمل ایسا ہے جسے وہ خفیہ طور پر سرانجام دیتا ہے جیسا کہ زندیق اور زانی اپنا کام خفیہ طور پر کرتے ہیں اور اس لیے بھی کہ اللہ نے جادو کو کفر کہا ہے۔

وما یعلمان من احد حتی یقولا انما نحن فتنة فلا تکفر

اور یہی مذہب امام احمد بن حنبل، ابوثور، اسحاق اور امام شافعی (۵۹) اور امام ابو حنیفہ کا ہے"(۶۰)

۴۔امام ابن منذرؒ فرماتے ہیں:

"کوئی شخص جب اس بات کا اعتراف کر لے کہ اس نے ایسے کلام کے ساتھ جادو کیا ہے جس میں کفر پایا جاتا ہے اور وہ اس سے توبہ نہیں کرتا تو اسے قتل کر دینا واجب ہوگا اور اسی طرح اگر دلیل سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ اس نے واقعتاً کفریہ کلام کے ساتھ جادو کا عمل کیا ہے تو اسے قتل کر دینا ضروری ہوگا۔

اور اگر اس نے ایسے کلام کے ساتھ جادو کیا ہو جس میں کفر نہیں پایا جاتا تو اسے قتل کرنا جائز نہیں ہوگا۔ہاں اگر جادو کا عمل کرکے جان بوجھ کر دوسرے شخص کو ایسا نقصان پہنچانا جس سے قصاص واجب ہو جاتا ہے تو اس سے قصاص لیا جائے گا اور اگر اس نقصان سے قصاص لازم نہیں آتا تو اس سے دیت وصول کی جائے گی"(۶۱)

۵۔امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ولو انھم امنوا واتقوا .....سے ان علماء نے دلیل لی ہے جو جادوگر کو کافر کہتے ہیں امام احمد بن حنبل اور سلف صالحین کا ایک گروہ جبکہ امام شافعی اور امام اور امحام احمد (دوسری روایت کے مطابق) کہتے ہیں کہ جادوگر کافر تو نہیں ہوتا البتہ واجب القتل ہوتا ہے۔ بجالۃ بن عبدۃ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے اپنے عاملین کو خط لکھا تھا کہ ہر جادوگر مرد وعورت کو قتل کر دو چنانچہ ہم نے تین جادوگروں کو قتل کیا یہ اثر صحیح بخاری میں مروی ہے (۶۲)

اوراسی طرح حضرت حفصہ ام المومنین کے متعلق بھی یہ مروی ہے کہ ایک لونڈی نے ان پر جادو کر دیا تو انھوں نے اسے قتل کر دینے کا حکم دیا اور امام احمد کہتے ہیں کہ جادوگر کو قتل کر دینا تین صحابہ کرامؓ سے صحیح ثابت ہے" (۶۳)

۶۔حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں:

"امام مالکؒ کا مسلک یہ ہے کہ جادوگر کا حکم زندیق کے حکم جیسا ہے لہذا اگر اس کا جادو کرنا ثابت ہو جائے تو اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور اسے قتل کر دیا جائے گا اور یہی مذہب امام احمدؒ کا بھی ہے جبکہ امام شافعیؒ کہتے ہیں: صرف ثبوت سے اسے قتل نہیں کیا جائے گا ہاں اگر وہ اعتراف کر لے کہ اس نے جادو کر کے کسی کو قتل کیا ہے اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔" (۶۴)

خلاصہ کلام:

مندرجہ بالا اقوال علما وائمہ سے معلوم ہوا کہ اکثر علماء جادوگر قتل کر دینے کا حکم دیتے ہیں جبکہ امام شافعیؒ صرف اس شکل میں اس کے قتل کے قائل ہیں جب وہ جادوگر کے کسی عزیز کو قتل کر دے تو اس کو بھی قصاصاً قتل کر دیا جائے گا۔

اہل کتاب کے جادوگر کا حکم:

امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ ساحر اہل کتاب بھی واجب القتل ہے کیونکہ ایک تو اس سلسلے میں وارد احادیث تمام جادوگروں کو شامل ہیں جن میں اہل کتاب کے جادوگر بھی آجاتے ہیں اور دوسرا اس لیے کہ جادو ایک ایسا جرم ہے جس سے قتل مسلم لازم آتا ہے اور جس طرح قتل مسلم کے بدلے میں ذمی کو قتل کر دیا جاتا ہے اسی طرح جادو کے بدلے میں بھی اسے قتل کر دیا جائے گا۔ (۶۵)

امام مالکؒ کہتے ہیں کہ ساحر اہل کتاب واجب القتل نہیں ہے الا یہ کہ وہ جادو کے عمل سے کسی کو قتل کر دے تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔ (۶۶)

امام شافعیؒ کا مسلک بھی وہی ہے جو امام مالکؒ کا ہے۔ (۶۷)

امام ابن قدامہؒ نے بھی امام مالکؒ و امام شافعیؒ کے مذہب کی تائید کی ہے نیز کہتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے لبید بن اعصم کو قتل نہیں کیا تھا حالانکہ اس نے آپ ﷺ پر جادو کیا تھا سو ساحر

Marfat.com

اہل کتاب واجب القتل نہیں لیکن اگر جادو کے عمل سے کوئی آدمی قتل ہو جاتا ہے تو اسے قصاص کے طور پر قتل کر دیا جائے گا اور اس بات کی دوسری دلیل یہ ہے کہ اہل کتاب کو شرک کی وجہ سے قتل نہیں کیا جاتا حالانکہ شرک جادو سے بڑا جرم ہے تو جادو کے جرم پر بھی ساحر اہل کتاب واجب القتل نہیں ہوگا۔(٦٨)

کیا جادو کا علاج جادو سے کیا جا سکتا ہے؟

۱۔امام ابن قدامہؒ کہتے ہیں:

''جادو کا توڑ اگر قرآن سے کیا جائے یا ذکر اذکار سے یا ایسے کلام سے کیا جائے جس میں شرعاً کوئی قباحت نہ ہو تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر جادو کا علاج جادو سے کیا جائے تو اس بارے میں احمد بن حنبلؒ نے توقف کیا ہے۔''(٦٩)

۲۔حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں:

''رسول اکرم ﷺ کا یہ فرمان: النشرة من عمل الشيطان (۷۰)

''جادو کا توڑ شیطانی عمل ہے'' اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جادو کا علاج اگر خیر کی نیت سے ہو تو درست ہوگا ورنہ درست نہیں ہوگا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ جادو کے علاج کی دو قسمیں ہیں:

۱۔جائز علاج جو کہ قرآن مجید اور مسنون اذکار اور دعاؤں سے ہوتا ہے۔

۲۔ناجائز علاج جو کہ شیطانوں کا قرب حاصل کر کے اور انھیں مدد کے لیے پکار کر جادو ہی کے ذریعے ہوتا ہے اور یہی علاج آپ ﷺ کی مذکورہ حدیث سے مراد ہے اور ایسا علاج کس طرح سے درست ہو سکتا ہے جبکہ آپ ﷺ نے جادوگروں کے پاس جانے سے روکا ہے اور ان کی باتوں کی تصدیق کرنے کو کفر قرار دیا ہے!

امام ابن قیم نے بھی جادو کے علاج کی یہی دو قسمیں ذکر کی ہیں اور ان میں سے پہلی کو جائز اور دوسری کو ناجائز قرار دیا ہے۔

Marfat.com

کیا جادو کا علم سیکھنا درست ہے؟

۱۔حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے اس فرمان انما نحن فتنة فلا تکفر میں اس بات کی دلیل ہے کہ جادو کا علم سیکھنا کفر ہے۔''(۷۱)

۲۔ ابن قدامہؒ کا کہنا ہے کہ:

''جادو سیکھنا اور سکھانا حرام ہے اور اس میں اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے سوا سے سیکھنے اور اس پر عمل کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے خواہ وہ اس کی تحریم کا عقیدہ رکھے یا اباحت کا۔ (۷۲)''

۳۔ابو عبداللہ رازیؒ کہتے ہیں:

''جادو کا علم برا ہے نہ ممنوع ہے اور اس پر محقق علماء کا اتفاق ہے کیونکہ ایک تو علم بذات خود معزز ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون (کہہ دیجئے: کیا عالم اور جاہل اور برابر ہوتے ہیں؟) اور دوسرا اس لیے کہ اگر جادو کا علم حاصل کرنا درست نہ ہوتا تو اس میں اور معجزہ میں فرق کرنا ناممکن ہوتا سو ان دونوں میں فرق کرنے کے لیے جادو کا علم سیکھنا واجب ہے اور جو چیز واجب ہوتی ہے وہ حرام اور بری کیسے ہو سکتی ہے؟ (۷۳)

۴۔حافظ ابن کثیرؒ امام رازی کے مسلک مذکور کی تردید میں لکھتے ہیں:

''رازی کا کلام درج ذیل کئی اعتبارات سے قابل مواخذہ ہے:

ا۔ان کا یہ کہنا کہ جادو کا علم حاصل کرنا برا نہیں تو اس سے ان کی مراد اگر یہ ہے کہ جادو کا علم حاصل کرنا عقلاً برا نہیں تو ان کے مخالف معتزلہ اس بات سے انکار کرتے ہیں اور اگر ان کی مراد یہ ہے کہ جادو سیکھنا شرعاً برا نہیں تو اس آیت واتبعوا ما تتلوا الشیاطین ..... میں جادو سیکھنے کو برا قرار دیا گیا ہے نیز صحیح مسلم میں رسول اکرم ﷺ کا فرمان یوں مروی ہے:

''جو بھی کسی جادوگر یا نجومی کے پاس آیا اس نے شریعت محمدیہ سے کفر کیا'' اور سنن اربعہ میں آپ ﷺ کا دوسرا فرمان یوں آتا ہے۔

''جس نے گرہ باندھی اور پھر اس میں جھاڑ پھونک کی تو گویا اس نے جادو کیا''

۲۔ان کا یہ کہنا کہ جادو سیکھنا ممنوع بھی نہیں اور اس پر محقق علماء کا اتفاق ہے تو مذکورہ آیت اور حدیث کی موجودگی میں یہ ممنوع کیسے نہیں ہوگا؟ اور محقق علماء کا اتفاق تو تب ہو جب اس سلسلے میں ان کی عبارات موجود ہوں کہاں ہیں وہ عبارات؟

۳۔آیت **قل هل يستوى الذين يعلمون والذين لا يعلمون** میں جادو کے علم کو داخل کرنا بھی درست نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں صرف علم شرعی رکھنے والے علماء کی تعریف کی گئی ہے۔

۴۔یہ کہنا کہ'' جادو اور معجزہ کے درمیان فرق کرنے کے لیے علم جادو حاصل کرنا واجب ہے کیسے درست ہوسکتا ہے جبکہ صحابہ کرامؓ تابعین اور ائمہ کرام جادو کا علم نہ رکھنے کے باوجود معجزات کو جانتے تھے اور ان میں اور جادو میں فرق کر لیتے تھے۔''(۷۴)

۵۔ابوحیان البحر المحیط میں کہتے ہیں:

''جادو کا علم اگر ایسا ہو کہ اس میں ستارے اور شیاطین جیسے غیر اللہ کی تعظیم ہو اور ان کی طرف ایسے کام منسوب کیے جائیں جنھیں صرف اللہ ہی کر سکتا ہے تو ایسا علم حاصل کرنا بالا جماع کفر ہے اور اسی طرح اگر اس علم کے ذریعے قتل کرنا اور خاوند بیوی اور دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنا مقصود ہو تو تب بھی اسے حاصل کرنا قطعاً درست نہیں ہوگا اور اگر جادو کا علم وہم فریب اور شعبدہ بازی کی قسم سے ہو تو بھی اسے نہیں سیکھنا چاہیے کیونکہ یہ باطل کا ایک حصہ ہے اور اس کے ذریعے کھیل تماشہ اور لوگوں کا دل بہلانا مقصود ہو تو تب بھی اسے سیکھنا مکروہ ہے''(۷۵)

جادو، کرامت اور معجزہ میں فرق:

امام المازریؒ اس فرق کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''جادو کرنے کے لیے جادوگر کو چند اقوال وافعال سرانجام دینا پڑتے ہیں جبکہ کرامت میں اس کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ اتفاقاً واقع ہو جاتی ہے اور رہا معجزہ تو اس میں باقاعدہ چیلنج ہوتا ہے جو کہ کرامت میں نہیں ہوتا۔''(۷۲)

Marfat.com

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں:

''امام الحرمین نے اس بات پر اتفاق نقل کیا ہے کہ جادو فاسق و فاجر آدمی کرتا ہے اور کرامت فاسق سے ظاہر نہیں ہوتی سو جس آدمی سے کوئی خلاف عادت کام واقع ہو اس کی حالت کو دیکھنا چاہیئے اگر وہ دین کا پابند اور کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنے والا ہو تو اس کے ہاتھوں خلاف عادت واقع ہونے والا کام کرامت سمجھنا چاہیے اور اگر وہ ایسا نہیں ہے تو اسے جادو تصور کرنا چاہیے ء کیونکہ وہ یقیناً شیطانوں کی مدد سے وقوع پذیر ہوا ہے۔'' (۷۷)

تنبیہ:

بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ ایک آدمی جادوگر نہیں ہوتا اور نہ اسے جادو کے متعلق کچھ معلوم ہوتا ہے اور وہ بعض کبیرہ گناہوں کا ارتکاب بھی کرتا ہے لیکن اس کے باوجود اس کے ہاتھوں بھی کئی خلاف عادت کام ہو جاتے ہیں اور ایسا شخص یا تو اہل بدعت میں سے ہوتا ہے یا قبروں کے پجاریوں میں سے سو اس کے بارے میں بھی یہی کہا جائے گا کہ شیطانوں نے اس کی ہے تا کہ لوگ اس کے بدعات کی پیروی کریں اور سنت نبویہ کو چھوڑ دیں اور یہ بات خاص طور پر عالموں میں پائی جاتی ہے۔ (بحوالہ العارم البتار فی التصدی للسحرۃ الاشرار)

☆☆☆☆☆

Marfat.com

جادو تحقیق میں مزید کمالات

فرمان نبوی ﷺ:

☆ عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
''جو جادو کرے یا کسی پر کروائے اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ شریعت کا انکار کیا''

(بزابہ اسناد جید)

☆ مستدرک حاکم اور مسلم شریف میں پیغمبر اسلام ﷺ کا فرمان ہے کہ:
''جو شخص کسی نجومی یا کاہن یعنی غیب کی باتوں کا دعویدار اور فال نکالنے والے کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا اور اس کو سچا جانا تو اس نے شریعت اسلامیہ کا انکار کیا نیز اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہ ہوگی''

جادو کا علم:

تخلیق کائنات سے ہی حق و باطل کی معرکہ آرائی رہی ہے۔ ابلیس اور اس کی ذریت، آدم و بنی آدم کو بہکانے پھسلانے کی کوشش کرتے رہے ہیں چنانچہ آدم علیہ السلام کے روئے زمین پر قدم رکھنے کے بعد بحوالہ آیات قرآنی:

فاما یاتیکم منی ھدی فمن اتبع ھدی فلاخوف علیھم ولاھم یحزنون o.

تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے گی پس جو اس کی پیروی کرے گا نہ اسے کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوگا۔'' کا حکم ہوا۔

Marfat.com

جب اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر وحی کے نزول کا نورانی سلسلہ شروع کیا تو شیاطین نے بھی انسانوں کو گمراہ کرنے کے لئے انہیں ایسے ظلماتی کلمات سکھانا شروع کیے جو ان کے لیے شجر ممنوعہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ انہیں کا نام جادو یا عرف عام میں کالا علم ہے۔

اس کلام کو شیاطین نے بہت پرکشش بنا کر پیش کیا اور انسانوں کی کل مشکلات کا حل اور مرادوں کی تکمیل کا ذریعہ قرار دیا۔ اس طرح انسان نہ صرف اس کے قائل ہو گئے بلکہ اس کی عقیدت ان کے ذہنوں میں راسخ ہو گئی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو واضح معجزات عطا فرمائے تا کہ لوگ ان کی دعوت اور وحی الٰہی پر ایمان لائیں۔ انہیں بھی ان لوگوں نے جادو قرار دینا شروع کر دیا۔ جب لوگ وحی الٰہی کی پیروی کرنے کے بجائے اپنی سفلی اور دنیاوی خواہشات کی تکمیل کے لئے جادو جیسے ایمان سوز علم کے پیچھے پڑے رہے تو ان کی اس روش کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے دو فرشتوں ہاروت و ماروت کو معلمین جادو بنا کر بھیج دیا۔ جو اول تو انہیں اس ایمان فروش علم سے روکتے مگر بعد ازاں ان کے اصرار پر انہیں جادو سکھا دیتے تھے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولما جاء هم رسول من عندالله مصدق لمامعهم نبذفريق من الذين اوتوالكتب كتب الله وراء ظهور هم كانهم لايعلمون o واتبعو اماتتلواالشيطين على ملك سليمان وماكفر سليمان ولكن الشيطين كفروايعلمون الناس السحر، ومااانزل على الملكين ببابل هاروت وماروت، ومايعلمن من احد حتى يقولا انما نحن فتنه فلاتكفر، يفتعلمون منهما مايفرقون به بين المرء وزوجه وماهم بضارين به من احدالا باذن الله ويتعلمون مايضرهم وما ينفعهم ولقد علموالمن اشتريه ماله فى الاخره من خلاق، ولبئس ماشروابه انفسهم، لو كانو ايعلمون o

(البقره: ۱۰۱.۱۰۲).

Marfat.com

اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی رسول اس کتاب کی تصدیق وتائید کرتا ہوا آیا جو ان کے ہاں پہلے سے موجود تھی تو ان اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے کتاب اللہ کو اس طرح پس پشت ڈال دیا کہ گویا وہ کچھ جانتے ہی نہیں اور لگے ان چیزوں کی پیروی کرنے جو شیاطین سلیمان کی سلطنت کا نام لے کر پیش کیا کرتے تھے۔ حالانکہ سلیمان نے تو کبھی کفر نہیں کیا بلکہ کفر تو وہ شیاطین کرتے تھے جو لوگوں کو جادوگری کی تعلیم دیتے تھے وہ پیچھے پڑ گئے (ان کلمات) جادو کے جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت وماروت پر نازل کیے گئے تھے۔ حالانکہ وہ (فرشتے) جب بھی کسی کو (جادو) کی تعلیم دیتے تو پہلے صاف طور پر خبردار کر دیا کرتے کہ دیکھو! ہم محض ایک آزمائش ہیں۔ پس تم (جادو سیکھ) کر کفر میں مبتلا نہ ہو۔ پھر بھی لوگ ان فرشتوں سے وہ چیز یعنی جادو سیکھتے تھے جس سے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈال دیں اور یاد رکھو کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر اس جادو سے کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور وہ کچھ ایسے (منتر) سیکھتے تھے جو ان کو نقصان ہی پہنچاتے تھے اور فائدہ کچھ نہ دیتے تھے اور وہ (لوگ) جانتے (بھی) تھے کہ جو شخص ایسی چیزوں (نقش وتعویذ، دھاگے، چھلے اور منتر، نذرانے وغیرہ دے کر) خریدے گا اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے۔

سورۃ البقرہ کی مذکورہ بالا آیات میں ان اہل کتاب کا ذکر ہے جنہوں نے نہ صرف اپنی آسمان کتابوں میں تحریف کر دی اور ان کے احکامات کو نظر انداز کر دیا بلکہ جب اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ اور آخری کامل کتاب ہدایت قرآن مجید آ پہنچی تو انہوں نے جانتے ہوئے ماننے سے انکار کر دیا حالانکہ وہ سابق آسمانی کتابوں میں ان (نبی آخرالزمان) کا تعارف بھی پڑھ چکے تھے۔ نیز یہ پیغمبرؐ (حضرت محمد رسول اللہ) ان کی آسمانی کتابوں (زبور، تورات اور انجیل) کی تصدیق بھی کرتے تھے۔ مگر انہوں نے (دیگر انبیاء کرام کی طرح) نبی آخرالزمان کو بھی ماننے سے انکار دیا۔ اور (دیگر صحائف ربانی کے ساتھ ساتھ) اس صحف رب (قرآن مجید) کو لاپروائی سے پس پشت ڈال دیا۔ گویا خدائی کتابوں کو کبھی جانتے ہی نہ تھے بلکہ اپنی نفسانی خواہشوں کو سامنے رکھ کر جادو کے پیچھے پڑ گئے۔

آج ہمارا حال بھی یہ ہے کہ ہم قرآنی تعلیمات اور آیات کو چھوڑ کر تعویذ گنڈوں اور جادو

Marfat.com

ٹونے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ چنانچہ جب اہل کتاب پر اخلاقی اور مادی زوال کا دور آیا اور غلامی جہالت افلاس اور ذلت وپستی نے ان کے اندر رکوئی بلندی حوصلگی اورا ولوالعزمی باقی نہ چھوڑی، تو ان کی توجہ جادوٹونے طلسمات وعملیات اور تعویذ گنڈوں کی طرف مبذول ہونے لگی وہ ایسی تدبیریں ڈھونڈنے لگے، جن سے کسی محنت ومشقت کے بغیر محض پھونکوں اور منتروں کے زور پر سارے کام بن جایا کریں۔ اس موقع پر شیاطین نے ان کو بہکانا شروع کیا کہ سلیمان کی عظیم الشان سلطنت اوران کی حیرت انگیز باطاقتیں تو سب کچھ چند نقوش اور منتروں کا نتیجہ تھیں اور وہ ہم تمہیں بتا اور سکھا دیتے ہیں۔ لہٰذا یہ لوگ ان شیطانی چیزوں پر ٹوٹ پڑے اور پھر نہ کتاب اللہ سے ان کو کوئی دلچسپی رہی اور نہ کسی داعی حق کی آواز انہوں نے سنی۔

چنانچہ دور جاہلیت کی جن جاہلانہ باتوں سے ہمیشہ لوگ بہت زیادہ متاثر رہے ہیں۔ ان میں ''جادو'' بھی ہے جس کے قائل وہ اپنی کم علمی اور جہالت کے علاوہ اس بنیاد پر بھی رہے ہیں کہ اس باطل اور حرام علم کو انہوں نے اللہ کے پاک اور سچے نبی حضرت سلیمانؑ کی طرف منسوب کر دیا جبکہ دین اسلام کی سچی کتاب ''قرآن مجید نے اس کی دوٹوک نفی یوں فرمادی وما کفر سلیمن ولکن الشیطین کفروا .....سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا بلکہ شیطانوں نے کفر کیا'' جنہوں نے انسانوں کو جادو سکھایا۔

یہاں تک کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی وسیع تر حکومت جو خشکیوں، سمندروں، ہواؤں، پرندوں، جانوروں، جنوں اور انسانوں پر حاوی تھی اور جسے اللہ کے نبی حضرت سلیمان نے اللہ تعالیٰ سے یوں مانگ کر لیا تھا:

رب اغفرلی وھب لی ملکالاینبغی لاحد من بعدی.....(ص ۳۵)

''میرے رب مجھے بخش دے اور ایسی حکومت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نصیب نہ ہو۔ بے شک تو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے۔''

اس کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا شروع کر دیا کہ وہ وسیع تر حکومت جادو کے زور پر تھی، نیز طرح طرح کی جھوٹی کہانیاں بیان کیں مثلاً یہ کہ حضرت سلیمان کے پاس ایک انگوٹھی تھی جس کے

Marfat.com

بل بوتے پر آپ ﷺ حکومت کرتے تھے۔ جب آپؑ بیت الخلاء میں جاتے تو وہ انگوٹھی اپنی بیوی کو دے جاتے۔ ایک دن جب آپؑ بیت الخلاء میں گئے ہوئے تھے تو ایک شیطان جن آپؑ کی صورت میں آپ کی بیوی کے پاس آیا اور انگوٹھی طلب کی، جو دے دی گئی۔ اس نے پہن لی اور تخت سلیمانؑ پر بیٹھ گیا تمام جنات وغیرہ حاضر خدمت ہو گئے اسی دوران جب سلیمانؑ رفع حاجت سے واپس آئے اور انگوٹھی طلب کی تو جواب ملا کہ تم جھوٹے ہو۔ انگوٹھی تو سلیمانؑ لے گئے۔ اس طرح اس شیطان جن نے حکومت کرنی شروع کر دی۔

اب اس شیطان سے بہت سی غیر معروف باتیں سرزد ہونے لگیں مثلاً خلاف شرع حکم جس کی تفصیل یہ ہے کہ اس زمانے میں ایک صاحب تھے جو ایسے ہی تھے جیسے حضور ﷺ کے زمانہ میں حضرت عمر فاروقؓ انہوں نے کہا کہ بھائی! آزمائش کرنی چاہیے۔ مجھے تو یہ شخص سلیمانؑ نہیں معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک روز ان صاحب نے سوال کیا کیوں جناب! اگر کوئی شخص رات کو جنبی (ناپاک) ہو جائے اور سردی کی وجہ سے سورج طلوع ہونے تک غسل نہ کرے تو کوئی حرج تو نہیں؟ اس نے جواب دیا ہرگز نہیں..... شرعی حکم کی اس تبدیلی کو دیکھ کر علماء کو شک ہوا کہ یہ سلیمان نہیں۔ ورنہ ایسا خلاف شرع حکم نہ دیتا۔

نیز علماء نے جب حضرت سلیمانؑ کی بیویوں سے اس حکمران جن کے بارے میں تفتیش کی تو انہوں نے کہا کہ ہمیں بھی شک ہے اور اس کے سلیمان ہونے سے انکار ہے کیونکہ یہ ہمارے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ چنانچہ یہ تخت سلیمانی کے اردگرد بیٹھ گئے اور تورات کھول کر اس کی تلاوت شروع کر دی یہ خبیث شیطان کلام خدا سن کر بھاگا اور انگوٹھی سمندر میں پھینک دی جسے ایک مچھلی نگل گئی ادھر اس حکمران کا یہ حال تھا ادھر حضرت سلیمانؑ یونہی اپنے دن گزار رہے تھے کہ ایک مرتبہ چلتے چلتے سمندر کے کنارے نکل گئے۔ بھوک بہت لگی ہوئی تھی ماہی گیروں کو مچھلیاں پکڑتے ہوئے دیکھ کر ان سے ایک مچھلی مانگی اور اپنا نام بھی بتایا اس پر بعض لوگوں کو بڑا طیش آیا کہ دیکھو بھیک منگا اپنے آپ کو حضرت سلیمانؑ بتاتا ہے انہوں نے مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ آپ زخمی ہو گئے بعض ماہی گیروں کو رحم آ گیا چنانچہ انہوں نے آپ کو دو مچھلیاں دیں کہ بھوکا ہے بھون کر کھا لے گا۔

Marfat.com

آپ نے جلدی سے مچھلی کا پیٹ چاک کیا تو قدرت خدا سے وہ انگوٹھی نکل آئی تو آپ نے وہ انگوٹھی پہن لی.....اسی وقت پرندوں نے آکر سایہ کرلیا لوگوں نے آپ کو پہچان لیا اور آپ پھر تخت وتاج کے مالک ہوگئے.....اس جھوٹے شیطان جن کی چندروزہ حکمرانی کے ایام میں جو سلیمان بنا ہوا تھا دیگر شیطانوں نے بھی جادو، نجوم، کہانت شعروشاعری اور غیب کی من گھڑت خبروں کی کتابیں لکھ لکھ کر حضرت سلیمانؑ کے شاہی تخت تلے دفن کرنا شروع کردیں.....جب آپؑ نے عمر طبعی کو پہنچ کر رحلت فرمائی تو شیاطین نے ان انسانوں سے کہنا شروع کردیا جن کے وہ ''موکل'' بنے ہوئے تھے کہ وہ کتابیں جن کے ذریعے سلیمانؑ ہواؤں اور جنات پر حکمرانی کرتے تھے، ان کی شاہی کرسی تلے دفن ہیں لوگوں نے کھودا تو وہ کتابیں برآمد ہوئیں اور ان کا چرچا ہوگیا اور ہر شخص کی زبان پر چڑھ گیا کہ حضرت سلیمانؑ کی حکومت کا یہی راز تھا..... بلکہ لوگ ان کی نبوت سے انکاری اور جادو گر ہونے کے قائل ہوگئے.....حالانکہ حضرت سلیمان علیہ السلام سے متعلق یہ پورا افسانہ از سرتاپا خرافات پر مشتمل ہے۔ جنہیں نومسلم اہل کتاب نے ''تلمود'' اور دوسری اسرائیلی روایات سے اخذ کرکے مسلمانوں میں پھیلا دیا۔ ظاہر ہے۔ کہ انگشتری سلیمانؑ کی کوئی حقیقت نہیں اور نہ ہی حضرت سلیمان علیہ السلام کے کمالات انگوٹھی کے کرشمے تھے۔.....نہ اللہ تعالیٰ نے شیاطین کو یہ قدرت دی ہے کہ انبیاء کرام کی شکل بنا کر آئیں اور خلق خدا کو گمراہ کریں یہاں تک کہ حرم سلیمانی کی خواتین کی عصمت تک محفوظ نہ رہے۔

یوں بھی یہ بات عقل سلیم کے قرین قیاس نہیں کہ اللہ کے نبی علیہ السلام کی حکومت محض ایک انگوٹھی اتر جانے سے چھن جائے۔ ذرا سوچیے! کہ اتنی بودی اور عارضی حکومت تو کسی دنیاوی حکمران کی بھی نہیں ہوتی۔ چنانچہ ارشاد ربانی میں جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے یوں اعلان ہوا کہ جادو گری کا یہ کفر تو شیطانوں کا پھیلایا ہوا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اس سے بری الذمہ ہیں۔

(بحوالہ جادواور کہانیت)

جادو کی تعریف:

آغاز میں بیان کی گئی سورہ بقرہ کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے ''سحر'' کو بیان کیا ہے جس کو ہم

Marfat.com

اپنی زبان میں ''جادو'' کہتے ہیں۔ ''سحر'' کا مادہ ''س ح ر'' ہے اور عربی لغت میں امر مخفی اور پوشیدہ چیز کو ''سحر'' کہا جاتا ہے صبح کو ''سحری'' اس لئے کہتے ہیں کہ اس وقت قدرے تاریکی ہوتی ہے اور سفیدی پوری طرح نمودار نہیں ہوتی۔

گویا جادو اس عمل کو کہتے ہیں جس کے اسباب اور وجوہات چھپی ہوئی اور انتہائی لطیف ہوں کہ بظاہر دکھائی نہ دیں۔ ابن قدامہ اپنی کتاب ''الکافی'' میں فرماتے ہیں۔

''السحر'' (یعنی جادو) ان تعویذ گنڈوں اور دھاگوں کی گرہوں کو کہتے ہیں جو انسان کے بدن خصوصاً دل پر اثر کرتے ہیں اور جن کی وجہ سے انسان بیمار بھی ہو سکتا ہے اور بعض اوقات میاں بیوی میں پھوٹ پڑ جاتی ہے'' (اللہ تعالیٰ نے بھی مذکورہ بال آیات میں جادو سیکھنے اور جادو کرنے والوں کے بارے میں فرمایا ہے) یہ لوگ ان دونوں فرشتوں سے جو آزمائش کے لیے جادو سکھاتے تھے، وہ چیز سیکھتے تھے جس سے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈال دیں۔''

(اس طرح قرآن مجید نے ایسے پیروں، فقیروں، جادوگروں، صوفیوں، عاملوں اور تعویذ گنڈے کرنے والوں کا ذکر کیا ہے جن کے عملیات، نقوش اور تعویذات پر لوگ ٹوٹے پڑتے تھے جو لوگوں کو عموماً ایسی باتیں سکھاتے یا ایسے ٹونے ٹوٹکے فراہم کرتے تھے جن سے وہ شوہر اور بیوی میں جدائی ڈال دیں۔ گویا سب سے زیادہ جس چیز کی مانگ تھی وہ یہ ہے کہ ایسا عمل یا تعویذ مل جائے جس کے ذریعے شوہر کو بیوی سے الگ کیا جا سکے۔ چنانچہ آج ہمارا مشاہدہ ہے کہ جادوگروں جوتشیوں رملیوں، نجومیوں، جوگیوں، باوالوگوں، سادھوؤں، ویدوں، فٹ پاتھئے پروفیسروں اور دم کرنے والے عاملوں کے پاس اکثر ان عورتوں کا ہجوم رہتا ہے جو ساس، بہو، نند، بھاوج اور میاں بیوی کو زیروزبر کرنے کے لیے نقش، دھاگے اور تعویذ حاصل کرتی پھرتی ہیں۔

جادو کی اصطلاح تعریف مختلف علماء نے اپنے اپنے علم، اجتہاد اور تجربے کی بنیاد پر بیان کی ہے۔ مثلاً بعض نے کہا:

''وہ امر عجیب اور اثر عجیب جس کے واقع ہونے کے اسباب آنکھ سے اوجھل اور پوشیدہ رہتے ہیں، نظر نہیں آتے بلکہ بعض اوقات محسوس نہیں کیے جاتے۔''

Marfat.com

امام رازی جن کا انتقال ۶۰۴ء میں ہوا وہ جادو کی تعریف یوں کرتے ہوں۔

''ہر ہر وہ چیز جو عام نگاہوں میں حیرتناک اور تعجب خیز ہو جادو ہے یا جادو کی اقسام میں سے کوئی ایک چیز ہے۔''

وہ علوم جن کے بارے میں لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید وہ آج وجود میں آئے ہیں مثلاً مسمریزم اور ہپناٹزم۔ان علوم کے بارے میں امام رازی نے اس دور میں لکھا کہ اس قسم کے علوم اور فریب نظر، نظر بندی، شعبدہ بازی وغیرہ سارے جادو کی اقسام میں سے ہے۔

بعض علماء نے جادو کی تعریف یوں کی ہے:

''ہر وہ چیز جس کا مادہ دقیق اور نفیس ہو وہ جادو ہے''

اسی طریق سے بے حقیقت خیالات جیسے تاثیر کو اکب (ستاروں کا اثر) یعنی ستاروں کی منزلیں اور ان کا آنا جانا جسے علم نجوم کہا جاتا ہے جادو ہی کی ایک قسم ہے۔نیز وہ اسباب خفیہ اور اشیائے خفیہ جن کو استعمال کر کے عجیب وغریب قسم کا تصرف کیا جاتا اور کام لیا جاتا ہے۔اس کو بھی جادو ہی کہتے ہیں۔ان میں وہ جنات اور شیاطین شامل ہیں، جن کو جادوگر اپنے جادو کے لیے استعمال کرتا ہے اور انھیں اپنے موکل کہتا ہے۔شیاطین کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے ہماری کتاب شیطان فرشتہ ہے یا جن؟ اور شان خاک ذلت آگ کا مطالعہ کریں۔

بعض نے کہا کہ جھاڑ پھونک، تعویذ گنڈے اور ع ٹونے ٹوٹکے بھی جادو ہی میں شامل ہیں۔

جادو کا اثر:

آغاز میں بیان کردہ سورۂ بقرہ کی آیات میں ارشاد باری تعالیٰ موجود ہے کہ ''یاد رکھو! وہ اذن الٰہی کے بغیر (اس جادو سے) کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔''

چنانچہ بحیثیت مسلمان ہمارا ایمان ہونا چاہیے کہ اوّل آخر، ظاہر، باطن جو کچھ بھی ہوتا ہے اللہ کے حکم یا اذن سے ہوتا ہے۔بعض اوقات اللہ کی طرف سے آزمائش مقصود ہوتی ہے تو مسحور شخص پر بعض چیزوں کا اثر پڑتا ہے اور اس شخص کا دل ودماغ اور جسم ان کے اثرات قبول کرتا ہے.....لیکن

بعض اوقات زمانے کا سب سے بڑا جادوگر بلکہ تمام جادوگر مل کر جادو کرتے ہیں پھر بھی کوئی اثر نہیں ہوتا لیکن اگر اذن الٰہی اور مصلحت خداوندی ہو جسے اس کے سوا کوئی نہیں جانتا تو جادو کا اثر ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ شخص فاسق و فاجر ہو یا صالح و متقی۔ حتیٰ کہ بعض اوقات اولیاء و انبیاء پر بھی جادو کا اثر ہوتا ہے اور یہ اثر اسی طرح ہو سکتا ہے جیسے دیگر بشری کمزوریوں مثلاً بیماری وغیرہ کے اثرات کو ان کے اجسام قبول کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید کی سورۃ الفلق ''قل اعوذ برب الفلق ○من شر ما خلق ○ومن شر غاسق اذا وقبه ومن شر النفثت فی العقده ○'' میں نبی اکرمؐ پر جادو کیے جانے اور اس کے توڑ کا ذکر موجود ہے۔ نیز صحیح حدیث میں حضرت عائشہ نے واقعہ بیان کیا ہے کہ لبید بن اعصم یہودی کی بیٹیوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں آنے والے ایک لڑکے کے ذریعے آپ ﷺ کی کنگھی اور اس میں اٹکے ہوئے بال حاصل کیے اور کنگھی کے دندانوں میں گرہیں لگائیں۔ پھر اسے نر کھجور کے درخت کی چال میں رکھ کر بنی زریق کے کنوئیں بئر ذروان میں پتھر کی چٹان تلے رکھ دیا چنانچہ حضور ﷺ کچھ دن بیمار رہے جس کے دوران ہوا یہ کہ حضور ﷺ کو یہ خیال ہوتا کہ ازواج کے پاس ہو آیا ہوں۔ حالانکہ ایسا نہ ہوتا (حضرت سیفان ثوریؒ فرماتے ہی کہ یہی جادو کا بڑے سے بڑا اثر ہوتا ہے کہ وہ قوت تخیل کو متاثر کر دیتا ہے) پھر جبرائیلؑ حاضر ہوئے اور آ کر بتایا کہ فلاں کنویں میں گرہیں دے کر کنگھی دبائی ہے۔ حضور ﷺ نے حضرت علیؓ حضرت زبیرؓ اور حضرت عمار بن یاسرؓ کو بھیج کر چیزیں نکلوائیں۔ ان میں ایک تانت تھی جس میں بارہ گرہیں تھیں۔ ہر گرہ پر ایک سوئی چبھی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس اتاریں۔ حضور ﷺ پڑھتے جاتے تھے اور گرہیں کھلتی جاتی تھیں۔

جادو کی حقیقت:

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا جادو حقیقت میں ہوتا ہے یا محض اس کا تخیل ہوتا ہے؟ امام ابن حجر نے بخاری شریف کی مشہور شرح ''فتح الباری'' میں لکھا ہے کہ جادو کی حقیقت کے بارے میں اختلاف ہے۔

جن لوگوں نے اسے محض خیال اور احساس قرار دیا ہے ان میں ابو جعفر الشافعی، ابو بکر الحصاص

Marfat.com

الحنفی اورامام ابن حزم شامل ہیں۔امام ابوحنیفہؒ نے ارشادفرمایا:

''جادوحقیقت میں کچھ نہیں ہے بلکہ یہ احساس اور فریب نظر ہے''

لیکن امام ابوالعزالحنفی صاحب ''التہاویہ'' جن کا انتقال ۷۹۲ ہجری میں ہوا۔انہوں نے عقائد کے متعلق اپنی اس مشہور کتاب میں لکھا ہے۔''جمہور علماء کا مسلک یہ ہے کہ جادو حقیقت میں اثرانداز ہوتا ہے اور جس شخص پہ جادو کیا جائے وہ بیمار بھی پڑسکتا ہے۔بعض شوافع نے بھی نظر بندی یا فریب نظر کہا ہے۔لیکن امام نووی الشافعی نے کہا ہے کہ سحر حقیقت میں ہوتا ہے امام القرطبی نے فرمایا جمہور اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جادو ثابت ہے اور حقیقت ہے اور یہ اثر انداز ہوتا ہے۔

امام ابن خزیمہ الحسنبلی جن کا انتقال ۶۸۲ ہجری میں ہوا۔کہتے ہیں کہ جادو واقعی حقیقت ہے اوراس کا اثر دل پراور بدن پر ہوتا ہے۔امام ابن تیمیہ اورامام ابن قیمؒ دونوں کا مسلک یہی ہے کہ جادو حقیقت ہے۔چنانچہ ابن قیم نے اپنی کتاب ''الفوائد'' میں اور تفسیر میں لکھا ہے کہ آیت ''ومن شرالنفثت اور صحیح حدیث مروی از حضرت عائشہ (کہ حضور پر جادو ہوا) اس چیز پہ دلالت کرتی ہیں کہ جادو حقیقت ہے اور یہ اثر انداز ہوتا ہے۔

امام ابن کثیر، ابوالبرتحیٰی بن محمد کی کتاب ''الاکراہ فی مذہب الاثرات'' کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس بات پہ اجماع اور اتفاق ہے کہ ''ان السحر لہ حقیقتہ'' یعنی جادو واقعی ہوتا ہے۔

امام شہاب الدین الکرافی متوفی ۶۸۴ ہجری اپنی کتاب (الفروق) میں لکھتے ہیں کہ صحابہ جادو کی حقیقت کے قائل تھے۔اختلاف تابعین کے دور میں ہوا۔

بہرحال یہ معلوم ہوا کہ جادو ایک مخصوص علم ہے البتہ اس کا سیکھنا اور اس پر عمل کرنا حرام ہے (اس کی حرمت کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ اس کے ذریعہ اللہ کی مخلوق کو اذیت پہنچائی جاتی ہے اور تکلیف پہنچانا حرام ہے نیز غیر اللہ سے مدد لی جاتی ہے جو شرک ہے) آخر وہ کوئی علم تھا تو قرآن نے فرمایا کہ:

فیتعلمون منہما مایفرقون بہ بین المرء وزوجہ

(البقرہ: ۱۰۲)

''وہ لوگ (ان دونوں فرشتوں ہاروت وماروت) سے وہ کچھ سیکھتے تھے۔جس سے شوہراور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیں۔''

ولکن الشیطین کفروا یعلمون الناس السحر

''یقیناً ان شیطانوں نے کفر کیا جنھوں نے انسانوں کو جادو سکھایا۔''نیز ارشاد ہوا:

وما انزل علی الملکین ببابل ھاروت و ماروت وما یعلمن

من احدحتی یقولا انما نحن فتنه فلا تکفر (البقرہ: ۱۰۲)

''اور جو (علم) شہر بابل میں دوفرشتوں ہاروت اور ماروت پر نازل ہوا۔وہ فرشتے جب بھی کسی کو جادو سکھاتے تو کہہ دیتے کہ ہم آزمائش ہیں پس کفر نہ کرو۔''

جادو سیکھنے سکھانے کے بارے میں تفسیر ابن کثیر میں اسرائیلی روایت پر مبنی ایک عجیب واقعہ بھی بیان ہوا ہے کہ ایک عورت اور اس کے شوہر میں ناچاقی رہا کرتی تھی۔ایک دفعہ اس کا شوہر اسے چھوڑ کر کہیں چلا گیا۔اس عورت نے ایک بڑھی بوڑھی سے اس کا ذکر کیا۔اس بڑھیا نے مشورہ دیا کہ تو جادو سیکھ لے تو تیرا شوہر جادو کے زور سے خود بخود تیرے پاس چلا آئے گا۔وہ عورت تیار ہوگئی۔بڑھیا دو گدھے لے آئی۔دونوں عورتیں ان پر سوار ہو کر شہر بابل میں چلی گئیں۔وہاں دو آدمی فضا میں معلق تھے۔بڑھیا نے عورت سے کہا ان کے پاس جا اور انس سے کہہ میں جادو سیکھنے آئی ہوں۔انھوں نے کہا پہلے تو یہ کہا کہ جادو نہ سیکھ اس کا سیکھنا کفر ہے عورت نے کہا میں تو سیکھوں گی تب انہوں نے کسی اچھا جا اس تنور میں پیشاب کر کے چلی آ۔وہ گئی پیشاب کرنے کا ارادہ کیا۔ لیکن کچھ ڈر اور دہشت طاری ہوگئی۔وہ واپس آ گئی اور کہا میں فارغ ہو آئی ہوں۔انھوں نے پوچھا۔کیا دیکھا؟ اس نے کہا کچھ نہیں۔انھوں نے کہا تو جھوٹ کہتی ہے یاد رکھ ابھی تک کچھ نہیں بگڑا۔تیرا ایمان سلامت ہے اب بھی لوٹ جا اور کفر نہ کر۔اس عورت نے اصرار کیا کہ مجھے تو جادو سیکھنا ہے۔انھوں نے کہا اسی تنور میں پیشاب کر آ۔وہ پھر گئی مگر اب کی مرتبہ بھی جرأت نہ کر سکی۔ واپس آ گئی پھر اسی طرح سوال و جواب ہوئے۔وہ تیسری مرتبہ تنور کے پاس گئی اور جی کڑا کر کے

Marfat.com

پیشاب کرنے کو بیٹھ گئی۔تب اس عورت نے دیکھا کہ ایک گھوڑا سوار منہ پر نقاب ڈالے نکلا اور آسمان کی طرف چڑھ گیا۔وہ واپس چلی آئی۔اس نے ان آدمیوں سے آ کر ذکر کیا۔انھوں نے کہاہاں اب تو سچ کہتی ہے۔

وہ تیرا ایمان تھا جو تجھ سے نکل گیا۔وہ آئی اوراس بڑھیا سے کہاانھوں نے تو مجھے کچھ بھی نہیں سکھایا۔اس بڑھیا نے کہابس تجھے سب کچھ حاصل ہوگیا۔اب تو جو چاہے گی ہو جائے گا۔عورت نے آزمائش کے لیے گندم کا ایک دانہ لیا۔اسے زمین میں ڈال کر کہااگ جاوہ اگ گیا۔یہ دیکھ کر اسے اپنے جادوگر ہونے کا تو یقین ہوگیا مگر اپنے ''بے ایمان'' ہو جانے کا صدمہ ہونے لگا..... جس پر اس نے بعدازاں توبہ کی۔

ہاروت و ماروت کو اللہ تعالیٰ نے خیر وشر اور کفر وایمان علم دے دیا تھا۔اس لیے وہ ہر ایک کفر کی طرف جھکنے والے کو نصیحت کرتے اور ہر طرح روکتے۔جب نہ مانتا تو وہ کلمات اس سے کہہ دیتے اس کا نور ایمان جاتا رہتا۔وہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا اور اسے جادو آ جاتا۔شیطان اس کا رفیق کار بن جاتا اور ایمان کے نکل جانے کا بعد غضب خدا اس کے رونگٹے رونگٹے میں سما جاتا۔

پھر قرآن مجید کی چھپن آیات جادو کے وجود پہ دلالت کرتے ہیں جن میں سورۃ البقرہ:۱۰۲، مائدہ:۱۱۰،انعام:۷،اعراف:۱۰۹۔۱۱۔۱۱۲۔۱۱۳۔۱۲۰۔۱۳۲،یونس:۲۔۷۶۔۷۷۔۷۹۔۸۰۔ ۸۱،ہود:۷،الحجر:۱۵،بنی اسرائیل:۴۷۔۱۰۱،طٰہٰ:۵۷۔۵۸۔۶۳۔۶۶۔۶۹ تا ۷۳،انبیاء:۳، مومنون:۸۹، فرقان: ۸: شعراء : ۳۴ تا ۳۸۔ ۴۹۔۱۵۴۔۱۸۵،نمل : ۱۳قصص ۳۶، سبا: ۴۳،صفت:۱۵،ص:۴،زخرف:۳۵۔۳۶،مومن:۲۶،احقاف:۷،زاریت:۴۳۔۵۲،طور:۱۵، قمر:۲،ف:۶،مدثر:۲۴شامل ہیں۔

تاہم جادو کے زور سے چیز کی حقیقت نہیں بدل جاتی۔صرف دیکھنے والے کو ایسا خیال یا احساس ہوتا ہے۔چنانچہ قرآن مجید میں جہاں فرعون کے جادوگروں اور موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کا ذکر ہوا ہے۔وہاں صاف طور پر بیان ہوا ہے کہ جادوگروں نے صرف لوگوں کی نظر بندی کی تھی۔جنھیں ایسا خیال ہوتا تھا کہ رسیاں سانپ بن گئی ہیں۔بحوالۂ عبارت قرآنی۔

Marfat.com

سحر و اعین الناس . (الاعراف: ۱۱۶)

''ان جادگروں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا''

اور موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بیان ہوا کہ:

یخیل الیه من سحر ھم انھا یسعی. (طه : ۲۶)

''موسیٰ علیہ السلام کو ان (جادوگروں) کے جادو کے اثر سے یہ خیال ہوا کہ گویا وہ (رسیاں) سانپ ہیں جو چل پھر رہے ہیں۔''

یعنی صرف دیکھنے والے کو ایسا خیال ہوتا ہے۔ چیز کی حقیقت جادو کے زور سے بدل نہیں جاتی۔ حالانکہ یہ رسیاں اور لاٹھیاں درحقیقت لاٹھیاں ہی تھیں۔ دیکھنے والے کا فقط وہم وخیال تھا کہ یہ سانپ ہیں نیز حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث میں بھی ہے کہ جب حضور ﷺ پر جادو ہوا تو اس کا اثر صرف اتنا تھا کہ حضور ﷺ کو یہ خیال ہوتا کہ ازواج کے پاس ہو آیا ہوں۔ حالانکہ ایسا نہ ہوتا۔

حضرت سفیان ث، ثوریؒ کے قول کے مطابق جادو کا یہی سب سے بڑا اثر ہوتا ہے کہ وہ قوت متخیلہ کو متاثر کر دیتا ہے۔

بصورت دیگر اگر واقعی اشیاء کی حقیقت بدلنے لگتی۔ جادوگروں کے منتر پڑھنے سے مٹی سونا بننے لگتی، چٹیل زمین پر محلات کھڑے ہو جاتے تو دنیا میں جادوگروں کیا بادشاہت اور حکومت ہوتی، جادوگر جو چاہتے وہ ہوتا۔ وہ لوگوں کی قسمت کے فیصلے کرتے، انھیں شفا دیتے، جبکہ دیکھا یہ گیا ہے کہ تعویذ کرنے والے، نجومی اور جادو کرنے والے عموماً معاشرے کے پسماندہ ترین لوگ ہوتے ہیں۔ تبھی تو فٹ پاتھوں پر بیٹھے، طوطے اور دوسری چیزیں لیے لوگوں کی قسمت کے حال بتاتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ خود اپنی قسمت کا حال بھی نہیں جانتے۔ اگر واقعی سچے ہوتے تو سارا مال خود نہ سمیٹ لیتے۔ اگر یہ دوسروں کی قسمت کے فیصلے کرنے والے ہوتے تو سارا خیر اپنے لیے نہ سمیٹ لیتے۔

(بحوالہ جادو اور کہانت)

Marfat.com

جادو کی تاریخ

جادو کی تاریخ اتنی قدیم ہے جتنی خود انسانی تاریخ قدیم ہے۔ یہ بات کتاب ہدایت ''قرآن مجید'' نے بتائی ہے چنانچہ سورۂ زاریات آیت ۵۲ میں بیان ہوا:

''کذالک ماتی الذین من قبلھم من رسول

الا قالو ساحر او مجنونO

''ان کے پاس جو بھی رسول آیا۔ انھوں نے کہہ دیا کہ یہ تو جادوگر ہے یا پھر دیوانہ ہے۔''

معلوم ہوا کہ آغاز دعوت اور رسالت کے وقت ان لوگوں کے ہاں جادو موجود تھا بلکہ دور جاہلیت کی جن جاہلانہ باتوں، خود ساختہ رسموں، من گھڑت عقیدوں اور خیالات میں انسان جکڑے ہوئے تھے ان میں سب سے زیادہ متاثرہ وہ ''جادو'' سے تھے۔ جبھی تو اللہ کے ہر رسول کو ''جادوگر'' گردانتے تھے۔ چنانچہ قرآن پاک کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نوحؑ سے لے کر اللہ کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ تک ہر نبی اور رسول کو جادوگر یا دیوانہ قرار دیا گی۔

قرآن مجید کی سورۃ البقرہ کی آیت ۱۰۲ میں جس شہر بابل کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ ملک عراق کا ایک تاریخی شہر ہے جس کے آثار آج بھی موجود ہیں۔ قرآن پاک کی مذکورہ بالا آیت بتاتی ہے کہ شہر بابل میں ''جادو'' کا دھندا اور کام کیا جاتا تھا۔ علامہ ابن خلدون نے اپنے سفرنامے میں لکھا ہے کہ بابل اور مصر اس وقت ساری دنیا میں جادو کے لیے مشہور اور دو بڑے مراکز تھے۔ مزید لکھا ہے کہ سریانی اور عبرانی لوگ اس علم میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔

امام ابوبکر الجصاص الحنفی جو احناف کے متقدمین ن علماء میں سے ہیں اور جن کا انتقال ۳۷۹ ہجری میں ہوا۔ اپنی مشہور کتاب ''احکام القرآن'' میں لکھتے ہیں کہ اہل بابل سات ستاروں کی پوجا کرتے تھے اور ان کے عبادت خانے بنا رکھے تھے (آج بھی علم نجوم اور پامسٹری کا سارا کاروبار،

Marfat.com

سات سیاروں زحل، مشتری، زہرہ، مریخ، عطارد، یورینس اور شمس کے بل بوتے پر ہو رہا ہے) یہ جادو صرف بابل اور مصر ہی میں مشہور نہ تھا بلکہ عراق کے مختلف علاقوں اور ہندوستان، مراکش، شام اور روم میں بڑے بڑے جادوگر موجود تھے۔

امام ابن کثیر اپنی کتاب ''البدایہ والنہایہ'' میں دمشق کے بارے میں لکھتے ہیں کہ جن لوگوں نے دمشق شہر آباد کیا وہ ستاروں اور سیاروں کے پجاری تھے۔ دمشق کے سات پرانے دروازوں پر ان لوگوں نے ستاروں کے ہیکل اور شکلیں بنا رکھی تھیں۔ اور دمشق والوں کا معمول تھا کہ وہ ساتوں ہیکل والوں کے نام سے سال میں خصوصی تہوار (میلے، ٹھیلے) منایا کرتے تھے۔ قرآن مجید بھی ہمیں بتاتا ہے کہ غالباً قوم ابراہیمؑ بھی ستاروں کی پجاری اور ان کے اثرات کی قائل تھی بلکہ ان کے نام پر میلوں ٹھیلوں کا اہتمام بھی کرتی تھی۔ چنانچہ قوم نے اسی قسم کے ایک تہوار میں شرکت کے لیے جب ابراہیمؑ کو دعوت دی تو آپؑ نے ان کے خلاف انھیں کے حربے کو استعمال کیا اور ستاروں پہ نظر ڈالتے ہوئے کنایتاً کہا کہ میری طبیعت خراب ہے اور جب لوگ میلے میں چلے گئے تو بت خانے میں ان کے بتوں پر پل پڑے۔ ارشاد قرآنی ہے:

فنظر نظره فی النجوم O فقال انی سقیم O فتولوا عنه

مدبرین O فراغ الی الهتهم ..... (صفت : ۸۸تا ۹۱)

''پھر اس نے تاروں پر ایک نگاہ ڈالی اور کہا میری طبیعت خراب ہے۔ چنانچہ وہ لوگ اسے چھوڑ کر چل دیے تو وہ ان کے معبودوں پر پل پڑے۔''

بہر حال عراق، روم اور مصر میں قدیم زمانے سے جادو موجود تھا۔ اب فارس اور اس کے گرد و نواح میں بھی بابل شہر سے جادو پہنچا کیونکہ ایران وغیرہ کا علاقہ بابل کے پڑوس میں تھا۔ اس کا ذکر امام ابو بکر الجصاص نے کیا ہے اور امام ابن کثیر نے لکھا ہے۔ کہ مشہور ایرانی سپہ سالار ''رستم'' ستاروں کی حرکت کو فتح و شکست کا باعث اور سبب سمجھتا تھا۔ یوں علم نجوم اور اس کے اثرات پر یقین رکھتا تھا یہی وجہ تھی کہ قادسیہ کی لڑائی میں (جب کلمہ پڑھنے والے موحد مسلمانوں اور غیر اللہ کو پوجنے والے ایرانی مجوسیوں کی لڑائی ہوئی تو انہی ستاروں کی چال کے باعث چار مہینوں تک وہ

Marfat.com

مسلمان کے سامنے نہ آیا۔ نیز ایرانیوں کے ہاں کسریٰ کے زمانے کا ایک جھنڈا بھی تھا۔ جسے وہ مقدس سمجھتے تھے اور جس پر سونے سے کچھ ہند سے اور ستاروں کے نام درج تھے۔ ایرنیوں کا یہ عقیدہ تھا کہ جس لشکر کے پاس یہ جھنڈا ہو اس کو کوئی شکست نہیں دے سکتا لیکن قادسیہ کی لڑائی میں جزیرہ عرب سے اللہ کا نام لے کر اٹھنے والے صحابہ کرامؓ نے نہ صرف رستم اور اس کی فوج کو شکست فاش دی بلکہ وہ پرچم سے مقدس سمجھا جاتا تھا۔ مسلمانوں اور ان کے گھوڑوں نے قدموں تلے روند ڈالا۔ اس طرح اس عقیدے کو ختم کر دیا کہ مخلوق سے یا مخلوق کے اسباب سے کچھ ہوتا ہے بلکہ ثابت کر دیا کہ وہی ہوتا ہے جس کا فیصلہ اللہ سبحانہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ (ماتشاء ون الا ان یشاء اللہ)

علامہ ابن خلدون نے اپنے سفر نامے میں ہندوستان اور مراکش میں بھی جادو کے موجود ہونے کا ذکر کیا ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں قدیم زمانے سے جادوگر موجود رہے ہیں اور ہندوؤں کی مشہور کتاب وید کے چار سفر نامے ہیں جن میں اسے ایک سفر نامہ منتر اور جادو سیکھنے والوں کے لیے مخصوص ہے یہی وجہ ہے کہ قدیم زمانے سے ایسے جوگیوں، پنڈتوں اور دوسرے لوگوں کی بہتات رہی اور ان کا معاشرے میں اثر ونفوذ رہا جو جادو کو اتنی ہی اہمیت دی۔

قرآن مجید نے جب نصاریٰ اور یہود کی تاریخ بین کی تو ہمیں بتایا واتبعوا ماتتلوا الشیطین کہ ان بنی اسرائیل نے اللہ کے امانت دار نبیوںؑ کی سچی، سیدھی اور کھری تعلیمات کو چھوڑ کر شیطانی کلام (جادو) کی پیروی کی بلکہ اس باطل اور حرام علم کو اللہ کے پاک اور سچے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف منسوب کر دیا (حالانکہ قرآن نے ماکفر سلیمن ولکن الشیطین کفروا یعلمون الناس السحر کہہ کہہ اس بہتان کی واضح اور دوٹوک نفی فرمادی)۔

اسی طرح قرآن پاک نے قوم بنی اسرائیل کی تاریخ بیان کرتے ہوئے فرعون کے بڑے بڑے درباری جادوگروں سے موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ کا قصہ بیان کیا ہے اور یوں ثابت کی اہے کہ اہل مصر کے ہاں یہ غلیظ اور خبیث علم موجود تھا جہاں سے سینہ در سینہ منتقل ہوتا ہوا یہود میں آیا جو مدینہ میں یا خیبر میں آباد ہو گئے تھے اسی طرح نصاریٰ کے ہاں بھی یہ علم موجود تھا جو بحران میں

Marfat.com

رہتے تھے چونکہ یہود ونصاریٰ کے ان مکرزی شہروں میں باقاعدہ جادو پڑھ پڑھایا جاتا تھا یہی یہودی ونصاریٰ ہی جنھوں نے تورات وانجیل میں تحریف کر کے انھیں موجودہ بائبل کی شکل دی چنانچہ ان کی اپنی وضع کردہ بائبل کے خروج والے باب میں بائیسویں سبق میں موجد ہے کہ بنی اسرائیل کواللہ کا یہ حکم ملا ہے کہ جادوگر کواپنی سرزمین پر مت بسنے دو۔اگر کوئی جادو کرے تو اس کو قتل کردو یا کم ازکم اپنی سرزمین سے نکال دو۔اسی طرح باب استثناء ۱۸ویں سبق میں موجودہ یکہ جادو کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کی نفرت کا مستحق ہو جاتا ہے اس کے باوجود یہود ونصاریٰ اس علم کو حاصل کرتے رہے اور اللہ کی مخلوق کو تکلیف پہنچاتے رہے۔یوں جادو آگے منتقل ہوتا رہا چنانچہ مدینہ میں ان کا بڑا مرکز تھا اس سے لوگوں کو جزیرہ عرب میں پھیلاتے تھے جس سے ان کا بڑا مقصد لوگوں کو جادو سے خائف کرنا اوران پر ہیبت اور رعب ڈالنا تھا یہی لوگ تھے جنھوں نے حضور پر جادو کیا تھا۔

روم، جو عیسائیوں کا تاریخی شہر رہا ہے۔۱۵۳۲ء میں وہاں جادو سکھانے کا پہلا مدرسہ قائم ہوا اور یورپ کی جدید تاریخ مرتب کرنے والوں نے لکھا ہے کہ یورپ میں سب سے پہلے یہود نے جادو کو پھیلایا اور اب حال یہ ہے کہ یورپ میں باقاعدہ یہ جادو کیا جاتا ہے۔ٹی وی پہ تشہیر کی جاتی ہے اگرچہ بعض یورپین ممالک میں جادو ممنوع ہے اور جادو اور جادوگر کے لیے باقاعدہ سزا ہے لیکن جمہوریت کی نحوست کے باعث "Majority is Authority" یا دوسرے لفظوں میں ''عوام طاقت کا سرچشمہ ہیں'' کے اصول کی بنا پر پارلیمنٹ کی اکثریت جو بھی فیصلہ کرے وہ ملک کا قانون اور ضابطہ بن جاتا ہے۔چنانچہ جادوگروں نے پارلیمنٹ کے ممبروں پر اتنا رعب ڈالا کہ جادو کے معاملہ کو قانونی اور جائز شکل دلوادی اور بعض ملکوں میں جہاں ایسا نہ کر سکے وہاں مسمریزاور ریپناٹزم کے نام سے جادو کو پھیلانا شروع کر دیا۔

فرانس میں آج بھی سینکڑوں نائٹ کلب زمین دوز تہ خانوں میں موجود ہیں جہاں جادو سیکھا اور سکھایا جاتا ہے اور جادوگر ایک مشہور معبود اور الہ کے نام سے لوگوں کو ذبح کرتے ہیں۔بعد میں پولیس کو وہاں سے لاشیں ملتی ہیں۔

امریکی ریاست اوہایو میں ۱۹۶۹ء سے آج تک ہر سال پانچ نومولود بچوں کو فصل بہار کی واپسی کے نذرانے کے طور پر ذبح کر دیا جاتا ہے اور یہ جادوگروں کے کہنے پر ہوتا ہے۔

اوہام پرستی اور نجوم پرستی بھی جادو ہی کی ایک قسم ہے۔ فرانس کی وزارت داخلہ نے ۱۹۸۲ء میں اپنی ایک رپورٹ میں لکھا تھا کہ ۲۰ فیصد لوگ جادو پر ایمان رکھتے ہیں۔ اسی رپورٹ میں فرانس میں جادوگروں کے تعداد تیس ہزار سے زیادہ بتائی گئی ہے جن کی سالانہ آمدنی تین ملین فرانک سے بڑھ کر ہے حالانکہ فرانس کے دستور کے آرٹیکل ۴۰۵ اور ۴۶۲ میں جادو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

جرمنی کی حکومت نے اپنی ایک رپورٹ میں لکھا ہے کہ وہاں قریبا ۸۰ ہزار جادوگر موجود ہیں۔ ابھی چند سال قبل ان کے فٹ بال کے مشہور قومی کھلاڑی ''رومی لے'' کے بارے میں عام جرمنوں کا خیال رہا کہ اس پر جادو کیا گیا تھا۔ اسی لیے اب وہ صحیح طریقے سے کھیل نہیں سکتا بعد میں اس کا انتقال ہو گیا۔ ماضی قریب کی بات ہے کہ جن امریکی نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ مسیح ہے۔ آٹھ سو آدمیوں کو لے کر ایک بڑی حویلی میں اس نے قیام کیا۔ موجودہ بائبل کے کچھ حصے لوگوں کو پڑھ کر سنائے اور بعد میں حکومت سے مقابلہ کیا۔ پھر ان لوگوں کی اکثریت نے خودکشی کی اور اس سے قبل اپنے معصوم بچوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔ امریکی پولیس کو بعد میں معلوم ہوا کہ جان نامی یہ شخص ایک جادوگر تھا۔

سابق امریکی صدر ریگن اور جارج بش اپنے زمانہ حکومت میں بعض مشہور نجومیوں سے مشورے لیا کرتے تھے حتی کہ سفر بھی نجومیوں کے کہنے پر کرتا۔ وشنگٹن میں ایک نجومی عورت تھی جس سے سابق صدر جان کینیڈی مشورے لیا کرتے تھے کہ ہمیں فلاں جگہ کا سفر کرنا چاہیئے یا نہیں۔ فلاں کام کرنا چاہیے یا نہیں؟ (جب کہ یہ پیش گوئی اسے قتل سے نہ بچا سکی)

اسی طرح ہندوستانی وزیر اعظم اندرا گاندھی، مرار جی ڈیسائی، انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو، فرانسیسی صدر جس کارڈ سکان، کینیا کے صدر اور مراکش کے شاہ کے بارے میں بھی اخباری اطلاعات ہیں کہ یہ لوگ نجومیوں کے مشورے سے سارے کام کرتے تھے۔

Marfat.com

ایک اخباری رپورٹ کے مطابق خود مراکش میں سولہ ہزار سے زائد نجومی موجود ہیں حالانکہ مراکش ایک اسلامی ملک ہے لیکن عقائد میں بگاڑ اور کمزوری پیدا ہوئی تو دین سے بغاوت سکھانے والے علم کے ماہرین براجمان ہوئے۔

عرب ممالک اور خلیجی ریاستوں میں یہ کاروبار بڑے زوروں پر ہے۔اس وقت جادو کے تین اہم مراکز مراکش، تیونس اور الجزائر ہیں۔ دوسرے نمبر پر سوڈان جہاں بڑے بڑے جادوگر موجود ہیں۔ تیسرے نمبر پر افریقہ کے بعض دیگر ممالک ہیں جبکہ کویت، متحدہ عرب امارات، اومان، یمن اور بعض دوسرے ممالک میں بھی یہ کام ہوتا ہے البتہ سعودی عرب میں یہ دھندا نہیں ہو سکتا۔ قانونی بندش ہے، قانون میں جادو کرنے والوں کے لیے سخت پہرا ہے حتیٰ کہ منتر، جھاڑ پھونک اور تعویذات بھی یہاں ممنوع ہیں۔لیکن خود مملکت خداداد پاکستان جو اسلامی جمہوریہ ہے اور چند سال قبل (سقوط مشرقی پاکستان) تک دینا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست رہی ہے۔ اس کا یہ حال ہے کہ اس کے شہروں اور قصبوں میں جس طرف بھی جائیں جا بجا کالا علم رکھنے والوں، نجومیوں، پامسٹری، مسمریزم، ہپناٹزم، رمل اور جفر کے ماہروں کے جاذب نظر سائن بورڈ اور اشتہارات دکھائی دیتے ہیں جن میں عوام کو بلیک میل کرنے، ان کا استحصال کرنے اور ان کی نفسیاتی کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے اس پیشہ سے متعلق دنیا بھر کے القابات یکجا کر دیے گئے ہیں۔مثلاً وید، سنیاسی، جوگی، باوا، جوتشی، عامل، نجومی، بنگالی حتیٰ کہ پروفیسر تک کے الفاظ شامل ہوتے ہیں حالانکہ ان کی پروفیسری فٹ پاتھ تک محدود ہوتی ہے۔اور یہ فٹ پاتھئے پروفیسر تعلیم یافتہ بھی نہیں ہوتے بلکہ بمشکل خواندہ ہوتے ہیں لیکن لوگوں کو قسمت کا حال بتانے محبوب قدموں میں ڈالنے کاروباری الجھنیں دور کرنے اور ہر تمنا پوری کرنے کے دعوے کر کے سادہ لوح عوام کو ''بنگال کا جادو'' چونکہ ہمارے ہاں بہت مشہور اور مستند سمجھا جاتا ہے اس لیے ''بنگالی'' ہونا بھی ایک منصب اور سند ہے۔

دونوں ہاتھوں سے لوٹتے اور ان کی جیبیں صاف کرتے ہیں۔حالانکہ ان کا دعوی علم غیب کو جھٹلانے کے لیے یہی دلیل کافی ہے کہ آج کل دنیا میں جو دہشت گردی ہو رہی ہے اور اندرون

Marfat.com

ملک اور بیرون ملک جگہ جگہ بموں کے جودھماکے ہورہے ہیں تو کوئی نجومی یا غیب دانی کا دعویدار ایک ہی شخص یہ بتادے کہ فلاں جگہ فلاں آدمی نے دھماکہ کی اہے تو فوراًاس کو گرفتار کرلیا جائے اور کسی تحقیقاتی ایجنسی اوراس کے ماہرین کو سر کھپانے اور تفتیش کرنے کی ضرورت نہ رہے نیز اس سے بڑھ کر بھی یہ کہ دنیا بھر کے کاہن اور نجومی مل کر تمام ملکوں کے سربراہوں کو پیش گوئی کے طور پر بتادیا کریں کہ فلاں جگہ دہشت گردی ہونے والی ہے۔ شہداتیں بندی کے طور پر تمام انتظامات کرلیے جائیں گے اس طرح دہشت گردی ممکن نہ رہے۔لیکن ان بے چاروں کو کیا پتہ! کل جو کچھ ہونے والا ہے۔اس کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کی ہستی کے پاس ہے۔قرآن کریم نے فرمایا ہے:

''بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے جو بارش برساتا ہے۔وہی
جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں کیا پرورش پارہا ہے۔کوئی ذی روح نہیں
جانتا کہ کل وہ کیا کرے گا اور نہ کسی شخص کو یہ خبر ہے کہ کس سرزمین پر اس کو
موت آنی ہے۔اللہ ہی سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔'' (لقمان:۳۴)

نیز فرمایا:

''اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنھیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''
(الانعام:۵۹) (بحوالہ جادواور کہانت)

جادو کی قسمیں

قدیم اور جدید دو میں جادو کی کئی قسمیں بیان کی گئی ہیں لیکن بنیادی طور پر جادو کی دو قسمیں کی جاسکتی ہیں:

۱۔ سحر حقیقی

۲۔ سحر مجازی

سحر حقیقی کی مزید تین قسمیں بیان کی گئی ہیں:

۱۔جنتر منتر پھونک کر جادو کرنا:

یہ جنتر منتر جو شرکیہ اور مجہول (یعنی سمجھ میں نہ آنے والے کلمات) سے کیا جاتا ہے۔جیسے ''کرکدن کردون دھدہ احبادت اھیا شراھیا جلجوت (۱)'' وغیرہ۔اور کوئی شخص جادو سیکھ یا کر نہیں سکتا۔جب تک اسلام سے نکل نہ جائے، کفر اختیار نہ کرلے، کیونکہ شیاطین انس اور شیاطین جن جو جادو سیکھنے سکھانے اور کرنے کرانے کے دو بڑے عوامل ہیں۔انتہائی خبیث، فاسق، فاجر، گندے اور غلیظ ہوتے ہیں۔یہ کافر شیاطین جن جادو کرنے والے کے پاس آ کر اسے جادو سیکھنے اور کرنے کی شرائط کے طور مپ مختلف کام بتاتے ہیں۔جس کے ذریعے یہ شخص اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ان کاموں میں سب سے قبیح فعل یہ ہوتا ہے کہ اسے قرآن پہلے الٹا پڑھنے کو کہا جاتا ہے۔(العیاذ باللہ) جب وہ ایسا کر گزرتا ہے اور کافر ہو جاتا ہے تو اسے جادو سکھاتے ہیں۔اس طرح یہ شخص ان جنات کا دوست بن جاتا ہے۔ان کے گروہ میں شامل ہو جاتا ہے اسلام کو چھوڑ دیتا ہے۔

Marfat.com

۲۔جنات شیاطین سے مدد لینا:

یہ شیاطین جن جنھیں جادو کرنے والے اپنے ''موکل'' کہتے ہیں۔روئے زمین پر ادھر ادر گھومتے ہیں اور لوگوں کے حالات کی خبریں اپنے دوست جادوگر کو آ کر پہنچاتے ہیں اور آنے والوں کے بارے میں پہلے سے تمام معلومات اس تعویذ کرنے والے یا عامل صاحب یا جادوگر کو بتادیتے ہیں مثلاف یہ کہ فلاں عورت،شہر کا نام فلاں، محلے کا نام فلاں وغیرہ۔جب یہ عورت حاضر ہوتی ہے تو بیٹھتے ہی وہ پیر صاحب یا عامل تعویذات اس کا نام لے کر پکارتا ہے۔وہ حیران رہ جاتی ہے کہ اس کو کیسے پتہ چل گیا کہ میرا یہ نام ہے!اس طرح عام لوگ سمجھنے لگ جاتے ہیں یہ زمانے کا سب سے بڑا بزرگ ہے،انتہائی پہنچا ہوا ہے۔حالانکہ وہ سب سے بڑا خبیث اور خناس ہوتا ہے جو گندے شیطانوں کی مدد سے معلومات حاصل کرتا ہے اور لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے۔(۲) جنتر منتر اور تعویذ گنڈے کرنے والے ان لوگوں کا آپس میں گہرا ربط ہوتا ہے۔ایک جادو کرنیوالے نے کیا کیا ہے۔کسی کے گھر میں یا پرانے قبرستان میں یا پرانے کنوئیں میں جادو کے لیے کچھ دبا رکھا ہے یا کسی درخت سے لٹکا رکھا ہے۔دوسرے جادوگر کو اس کا علم ہوتا ہے کیونکہ آپس میں جادوگروں کا رابطہ ہوتا ہے۔

جب لوگ دوسرے کے پاس شکایت لے کر جاتے ہیں کہ ہمارے گھر میں عورت بیمار ہے کئی سال سے شفا نہیں ہو رہی۔ڈاکٹروں،حکیموں نے جواب دے دیا ہے۔بیمار بالکل چارپائی سے لگ کر رہ گیا ہے۔یا یہ مسئلہ لے کر جاتے ہیں کہ کاروبار برباد ہو گیا ہے۔سنا ہے کسی نے جادو کیا ہے تو پہلا جادوگر دوسرے کو بتا دیتا ہے کہ میں نے فلاں عمل کر کے فلاں مقام پہ دفن کیا ہے یا اس کے ''موکل'' جنات بتا دیتے ہیں چنانچہ جس کے پاس مسئلہ لے کر گئے ہوتے ہیں وہ کہتا ہے فلاں مقام پہ جایئے!یا فلاں قبرستان میں بہت پرانی قبر میں تعویذ دفن ملے گا یا آپ کے گھر کے چولہے کے نیچے یا دہلیز کے نیچے دبا ہوا تعویذ ہے۔

۳۔ستاروں اور سیاروں کا اثر:

جادوگر لوگوں کو قائل کرتا ہے کہ عالم فلک میں کچھ ستارے اور سیارے جو تاثیر رکھنے والے

Marfat.com

ہیں یا کچھ ایسی مخلوق جو روحانیت والی ہے۔ان کی مدد سے جادواور منتر کرتا ہوں۔جادو کی اس قسم میں جادوگر ستاروں کی مدد سے زائچہ بناتا ہے۔پھر لوگوں کو ان قسمت کا حال بتانے کا دھوکہ دیا جاتا ہے۔

جادو کی یہ تین مشہور قسمیں ہیں جن میں قدیم وجدید طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔یوں تو ہر جادوگر کے ہاں جادو کرنے کے مختلف طریقے ہیں لیکن عام طریقہ یہ ہے کہ جس پر جادو کیا جانا ہو اس کا کوئی کپڑا حاصل کیا جاتا ہے مثلاً قمیض جس پر جادو کیا جاتا ہے تو اس جادو کا اثر کپڑا پہننے والے پر ہوتا ہے۔بعض اوقات کسی کے سر کے بال حاصل کیے جاتے ہیں اور ان پہ جادو کیا جاتا ہے جس طرح نبی اکرم ﷺ کی کنگھی میں کچھ بال تھے۔ان کو لے کر گرہ دی گئی۔

امام ابن تیمیہ نے اپنے فتاوی کی گیارہویں جلد میں لکھا ہے کہ شیطان انسان کو گمراہ کرنے کی جو بڑی بڑی کوششیں کرتا ہے ان میں ایک جادو ہے نیز یہ شیطان بعض اوقات سورج، چاند، ستاروں اور سیاروں کی پوجا کا حکم دیتا ہے۔پھر یہی شیطان پوجا کرنے والے انسانوں سے مخاطب ہوتا ہے۔یہ بے وقوف سمجھتے ہیں کہ فلاں ستارہ یا سیارہ ہم سے بات کر رہا ہے اور ہمارا مدد گار ہے۔بعض اوقات شیطان بتوں کی پوجا کرنے والے لوگوں کو اس طریقے پر گمراہ کرتا ہے کہ انہوں نے فوت شدہ بزرگوں کے جو مجسمے یا پتلے بنائے ہوتے ہیں ان کے اندر داخل ہو کر یا پیچھے چھپ کر مدد طلب کرنے والوں سے ہم کلام ہوتا ہے اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بت ہماری باتوں کا جواب دے رہے ہیں اور ہماری دعائیں اور پکاریں سنتے ہیں۔اسی طرح بعض لوگ قبروں میں پڑے ہوئے بزرگوں کے بارے میں سمجھتے ہیں کہ یہ ہماری پکاریں سنتے ہیں اور دعاؤں کا جواب دیتے ہیں حالانکہ حقیقتاً جواب شیطان دیتا ہے۔بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ستاروں اور سیاروں کے بھی کچھ اثرات ہوتے ہیں حالانکہ یہ شیطانی دھوکا ہے اور شیطان کا وسوسہ ہے۔

تابعین حضرات کے دور میں ایک شخص مختار بن ابوالثقفی تھا جس کا دعویٰ تھا کہ مجھ سے روحیں ہم کلام ہوتی ہیں۔جب میں آسمان کی طرف دیکھتا ہوں تو روحانیت محسوس ہوتی ہے اور میں فرشتوں، جنوں اور روحوں سے باتیں کرتا ہوں اس دور میں حضرت عبداللہ عمر اور عبداللہ بن عباسؓ ابھی موجود تھے لوگوں نے دونوں بزرگوں کے سامنے ذکر کیا کہ فلاں شخص ستاروں اور

سیاروں کے اثرات کا قائل ہے اور کہتا ہے کہ ازواج مجھ پر نازل ہوتی ہیں دونوں حضرات نے سورۂ شعرا کی مندرجہ ذیل دو آیات پڑھیں۔

هل انبئكم على من تنزل الشياطين.

''کیا میں تمھیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں؟ وہ (شیطان) ہر جھوٹے گناہگار پر اترتے ہیں۔''

اس طرح اس کے جھوٹے عقیدے کی نفی کی اور ثابت کیا کہ وہ دعویٰ روحانیت کا کرتا ہے لیکن اس پر شیاطین اترتے ہیں۔ چنانچہ سورۂ انعام کی آیت نمبر ۱۲۱ میں یہ بیان موجود ہے کہ جنات اور شیاطین اپنے انسانی دوستوں کے پاس آتے اور ان انسانی شیطانوں کو وحی کرتے ہیں۔ لہذا یہ بزرگی نہیں نہ ہی روحانیت ہے۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوقتادہؓ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو روحانیت یا کسی اور اثر کے لیے نہیں بنایا بلکہ ستاروں کی تخلیق کی تین وجوہات اور حکمتیں ہیں، پہلی یہ کہ ان سے آسمان دنیا کو زینت بخشی دوسری یہ کہ اگر کوئی جن علم غیب کی باتیں سننے کے لیے آسمان کی طرف بڑھتا ہے تو ایک ستارہ شہاب ثاقب کی شکل میں اس کے پیچھے لگتا ہے اور اسے مار بھگاتا ہے اور تیسری یہ کہ رات کے مسافر ستاروں کو دیکھ کر اپنی سمت اور منزل کا تعین کرتے ہیں۔ ان تین اسباب کے علاوہ اگر کوئی شخص دیگر اسباب بھی بیان کرے تو وہ جھوٹا ہے چنانچہ قرآن مجید میں بھی ہے:

''ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے آراستہ کیا اور انھیں شیاطین کے مار بھگانے کا ذریعہ بنا دیا۔'' (الملک:۵)

نیز ایک دوسری جگہ پر فرمایا:

''اللہ تعالیٰ وہ ذات کبریا ہے جس نے تمھارے لیے ستاروں کو پیدا کیا تا کہ تم ان کے ذریعہ سے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ معلوم کر سکو۔'' (الانعام:۹۷)

جو لوگ ستاروں کے علوم اور ان کی اثر اندازی کے قائل ہیں۔ وہ دھوکے میں ہیں کیونکہ یہ اللہ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوص اور اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ چنانچہ ستارے اور سیارے نہ کسی کی مدد کرتے ہیں اور نہ کر سکتے ہیں البتہ جنات انسانی شیطانوں کی معاونت کرتے ہیں۔

Marfat.com

مجازی قسمیں

ا۔نظر بندی یا فریب نظر:

اس سے مراد یہ ہے کہ دیکھنے والا یہ سمجھتا ہے میں جو کچھ دیکھ رہا ہوں وہ سچ مچ واقع ہو رہا ہے مثلاً فداری ایک شخص کا سر دھڑ سے جدا کر دیتا ہے حالانکہ یہ حقیقتاً جدا نہیں ہوتا بلکہ دیکھنے والوں کی آنکھوں کا دھوکا ہوتا ہے۔

۲۔ہپناٹزم اور سمریزم:

یہ وہ جدید علوم ہیں جو جادو کی مجازی قسموں میں آتے ہیں جنھیں لوگ پڑھنے کے شوق بھی رکھتے ہیں اور ان سے بہت زیادہ متاثر بھی ہیں حالانکہ ان نئے علوم کو پڑھ کر اس میں مہارت حاصل کرنے والے شخص کی ذہانت اور خاص ریاضت کا دخل ہوتا ہے جو مخاطب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اور اس کی زبانی بعض باتیں اگلوا کر کئی چیزوں کا پتہ لگا لیتا ہے جو بعض اوقات غلط بھی ہوتی ہیں۔ یہ سحر مجازی ہے جس میں نفسیاتی حربے استعمال کیے جاتے ہیں جیسا کہ نفسیات کا علم پڑھنے والا اور اس میں مہارت حاصل کرنے والا ماہر نفسیات اپنے پاس آنے والے مریض کی پوری زندگی کے بارے میں تھوڑی ہی دیر میں پتہ چلا لیتا ہے کہ اس کا ذوق کیا ہے طبیعت کیسی ہے اور وہ کیا چاہتا ہے۔ لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ وہ نفسیات دان غیب دان بن گیا ہے۔

سحر مجازی کی ایک نئی قسم کو ۱۹۸۱ء میں جاپان اور جرمنی کے سائنس دانوں نے ایجاد کیا جس کو علم اب وہ اپنے بعض تعلیمی اداروں میں پڑھا بھی رہے ہیں وہ ہے بارہ سائیکالوجیا۔ درحقیقت یہ بھی نفسیات ہی کی ایک قسم ہے جس میں انسان کی چھٹی حس اور قوت سمعی و بصری دونوں کو عجیب و غریب طریقے سے استعمال کر کے اپنے مخاطب پہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ بخاری شریف میں آتا

Marfat.com

ہے کہ ایک دفعہ حضور ﷺ نے دو خطیبوں کے خطبے سنے اور ان کی چرب زبانی کے باعث فرمایا: ''ان من البیان لسحرا''، یعنی بعض بیان میں بھی جادو ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض ماہر اور اچھے مقررین خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر منافق ہوں یا فاسق و فاجر، صالح ہوں یا متقی ان سب باتوں سے قطع نظر ان کا زور بیان ایسا ہوتا ہے۔ کہ گھنٹوں بولتے جاتے ہیں لاکھوں کا مجمع ہوتا ہے۔ مگر ایسا مسحور ہوتا ہے کہ سنتا ہی چلا جاتا ہے اور ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ موسیقی کی بھی یہی حقیقت ہے کہ وہ سننے والوں کو مسحور کر دیتی ہے اور وہ عالم وجد میں پہروں اور گھنٹوں سنتے ہی چلے جاتے ہیں اور اکتاتے یا کستاتے نہیں بلکہ بعض اوقات تو جھومنے لگتے ہیں۔ کچھ ایسا ہی اثر شاعری کا بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ سب جادو کی مجازی قسمیں ہیں۔

دیگر اقسام:

سحر سے بعض دوسرے علوم بھی منسلک ہیں بلکہ وہ اس کی اقسام ہیں۔ جن میں ایک علم نجوم بھی ہے۔ جس میں ستاروں کی مدد سے جنتریاں بنایا جاتا ہے پھر لوگوں کی قسمت کا حال بتانے کا دھوکہ دیا جاتا ہے۔ نجومیوں کے علاوہ کچھ لوگ کاہن کہلواتے ہیں جن کا دعویٰ ہوتا ہے کہ ارواح، شیاطین اور جنات سے ان کا خاص تعلق ہے۔ وہ غیب کی خبریں معلوم کر سکتے، بتا سکتے اور اگر کوئی چیز گم ہو جائے وہ یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ وہ کہاں پڑی ہوئی ہے اور چور کون ہے۔ اگر کوئی اپنی قسمت کا حال پوچھنا چاہے تو وہ بتا سکتے ہیں کہ اس کی قسمت میں کیا لکھا ہے؟ انھیں مقاصد کے لیے لوگ خصوصاً عورتیں ان کے پاس جاتی ہیں اور کچھ روپیہ پیسہ وغیرہ نذرانہ دے کر غیب کی باتیں پوچھتی ہیں۔ یہ سحر ہی کی ایک قسم ہے اور زمانہ جاہلیت میں کاہن اور نجومی کا پیشہ ایک مستقل پیشہ تھا۔ (حالانکہ اگر یہ اپنے دعویٰ میں سچے ہوں تو تمام تھانے، کچہریاں اور تفتیشی ادارے ختم کر دیے جائیں۔ تمام مجرموں کی نشاندہی کے لیے ایک کاہن اور نجومی ہی کافی ہو)۔

سحر کی تیسری قسم تعویذات ہیں جن میں مبہم عبارتیں اور منتر وغیرہ لکھا جاتا ہے۔ چوتھی قسم ''رقی''، یعنی جھاڑ پھونک اور دم ہے جو شرکیہ کلمات سے کیا جاتا ہے۔ (البتہ اس سے وہ جھاڑ پھونک مستثنیٰ ہے جس کا ذکر قرآن میں اور صحیح احادیث میں موجود ہے) اور جادو ہی کی ایک قسم

Marfat.com

سمریزم اور ہپناٹزم ہے۔اس میں سامنے بیٹھنے والے اور مخاطب کی آنکھوں اور اس کے چہرے پہ نظریں ڈال کے یا نظریں جما کر بعض چیزیں معلوم کی جاتی ہیں یا اس پہ اثر ڈالا جاتا ہے۔

جادو کرنے کا طریقہ:

جادو کرنے کے عموماً کئی طریقے بیان کیے گئے ہیں لیکن ان کے لیے کپڑے پاک ہوں تو جادو کا عمل کامیاب نہیں ہوتا کیونکہ اکثر اوقات جادو کرتے ہوئے جنات وشیاطین کو حاضر کرتے ہیں اور ان سے کام لینا چاہتے ہیں لیکن شیطان پاک جگہ نہیں آتا جاتا بلکہ گندی جگہ جاتا ہے۔اسی لیے بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اسلام نے دعا سکھائی ہے۔ چنانچہ گندی جگہیں ان کے مراکز ہیں۔غیر آباد، ویران اور بنجر جگہوں پر یہ جنات وشیاطین رہتے ہیں۔

پہلا طریقہ:

اس کے لیے عامل ایک کمرہ منتخب کرتا ہے۔موم بتی یا دیا وغیرہ کوئی مدھم روشنی جلاتا ہے۔پھر لکڑیاں جلا کر یا کوئلے کے انگرے لے کر ان پر کافور وغیرہ ڈالتا ہے جس سے دھواں اٹھتا ہے۔نیز اس عامل کا گندی حالت یا حالت نجاست میں ہونا ضروری ہوتا ہے۔بعض اوقات عورتوں کے ایام مخصوصہ کے گندے کپڑے لے کر بھگوتے ہیں اور بالٹی میں یا ٹب میں ڈال کر اس سے غسل کر کے یا بدن پر ڈال کر بعض مخصوص منتر پڑھے جاتے ہیں جو ان انسانی شیطانوں کو ان کے استادوں یعنی جنات وشیاطین نے سکھائے ہوتے ہیں۔ پڑھتے پڑھتے ایک وقت محسوس ہوتا ہے کہ کوئی ہیولہ یا شکل سامنے نمودار ہوئی ہے۔بعض اوقات جنات وغیرہ میں سے کوئی چیز بھی نظر نہیں آتی البتہ کوئی غائبانہ آواز ہم کلام ہونا شروع ہو جاتی ہے جس کو یہ اپنا موکل کہتے ہیں۔

دوسرا طریقہ:

اس طریقے میں کوئی جانور یا پرندہ کسی جن، شیطان یا غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جاتا ہے اور اس سے جو خون نکلتا ہے وہ ایک برتن میں جمع کر لیا جاتا ہے جس جانور کو ذبح کیا جاتا ہے اس کا رنگ عموماً کالا ہوتا کیونکہ جنات کالے رنگ کو پسند کرتے ہیں۔صحیح مسلم کی ایک حدیث میں

Marfat.com

حضور ﷺ کا ایک ارشاد بھی ملتا ہے۔ الکلب الاسود شیطان یعنی کالا کتا عموماً شیطان ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تعویذات کرنے والے اپنے مریدوں یا تعویذ کرنے والوں کو کہتے ہیں کہ ایک بکرا یا مرغی لانا جس کا رنگ کالا ہو۔ بہر حال غیر اال کے نام پر ذبح کیے گئے اس جانور کے خون سے ایک تعویذ لکھا جاتا ہے یا کچھ ہندسے لکھے جاتے ہیں تا کہ جن حاضر ہو جائے اور جادوگر اس سے اپنا کام نکلوائے۔

تیسرا طریقہ:

اس طریقہ میں خواتین کے ماہواری کے کپڑے خصوصاً غیر مسلم عورتوں کے ایام حیض کے گیلے کپڑے حاصل کیے جاتے ہیں اور ایک پیالے میں نچوڑ کر اس گندے خون سے تعویذ لکھتے ہیں تو شیطان جن حاضر ہوتا ہے۔

چوتھا طریقہ:

اس طریقے میں قرآن پاک کی سورت یا آیت کو الٹا لکھتے ہیں اور بگاڑتے ہیں تا کہ بے حرمتی ہو مثلا الحمد کو دم حلا یا اس طرح کا لفظ بناتے ہیں جو منتر سے ملتا جلتا ہے۔ یہ سب کچھ شیطان کے کہنے پر کیا جتا ہے اور ایسی عبارت پڑھ کر جنات سے ہم کلام ہوتے ہیں۔

پانچواں طریقہ:

رات کے کسی حصہ میں کھلے آسمان تلے بعض مخصوص ستاروں سے اپنے خیال کے مطابق گفتگو کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ستاروں سے بات ہو رہی ہے حالانکہ شیطان بات کرتا ہے۔

چھٹا طریقہ:

اس طریقے پر ایک نابالغ بچے کو بلاتے ہیں اس کے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر سیاہی لگاتے ہیں۔ اس کے بعد اسے ایک کرسی پر بٹھاتے ہیں اور ایک مخصوص منتر پڑھاتے ہیں جب یہ بچہ پڑھتا ہے تو کچھ دیر کے بعد اسے اپنے انگوٹھے کی سیاہی میں ایک منظر نظر آتا ہے جیسے کہ آج کل ٹی وی سکرین پر مناظر نظر آتے ہیں۔ وہ دیکھتا ہے کہ ایک شخص ہے جو جھاڑو سے مکان یا جگہ صاف کر

Marfat.com

رہا ہے۔ یہ جادوگر بچے سے کہتا ہے کہ پوچھو تم کون ہو؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں جنوں کے بادشاہ کے گھر کی صفائی کرنے والا ہوں۔ بچہ پوچھتا ہے دربار کب لگے گا؟ وہ کہتا ہے تھوڑی دیر میں۔ پھر دربار لگتا ہے۔ اور یہ بچہ دیکھتا ہے کہ کرسیاں بچھی ہوئی ہیں اور دربار لگا ہوا ہے۔ اور کچھ دیر کے بعد ایک بادشاہ آ کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس طریقے سے وہ عامل یا جادوگر جن سے ہم کلام ہوتا ہے۔ یہ طریقہ جادو یا تعویذ حاصل کرنے والے گم شدہ چیزوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

ساتواں طریقہ:

اس طریقے میں جس شخص پر جادو کرنا ہو اس کی کوئی چیز منگوا کر اس پر منتر پڑھا جاتا ہے پھر جن یا شیطان سے کہہ کر اس شخص پر جادو کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

Marfat.com

جادو کے اثرات

یہ دنیا دارالاسباب ہے اور جادو بھی ایک سبب ہے اور اس کا اثر تب ہی ہوتا ہے جب اللہ کو منظور ہو جیسے حملہ آور کی گولیاں یا چھری اور چاقو کا وار بھی اللہ کے اذن سے تکلیف پہنچاتا اور جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔ وگرنہ اللہ تعالیٰ مضروب اور مجروح کو بچالیتا ہے چنانچہ جادوگر جادو کے اثر سے مختلف کام کرسکتا ہے مثلاً:

ا۔ جادو کے اثر سے کوئی شخص بیمار پڑ سکتا ہے (جیسا کہ اس کے جسم دوسرے بیماریوں کا اثر قبول کرتا ہے)۔

۲۔ میاں بیوی کے درمیان ناچاکی ہوسکتی ہے (جیسا کہ سورۂ بقرہ آیت ۱۰۲ میں بیان ہوا ہے) یا شوہر بیوی کے ساتھ تو رہے مگر سالہا سال تک بیوی کے قریب نہیں جاسکتا۔

۳۔ مخلص دوستوں میں علیحدگی ہوسکتی ہے۔

۴۔ کسی شخص کی زبان بندی اس طور پر کہ بعض مخصوص مواقع پر بات نہ کرسکے اور زبان گنگ ہو کے رہ جائے۔

۵۔ کوئی شخص بظاہر صحت مند ہو سارے کام سرانجام دے مگر مسحور ہونے کے باعث وقفے وقفے سے ضیق الصدر، سانس میں تنگی اور رول میں گھٹن جیسی بیماریاں محسوس کرے جن کا اثر بظاہر جسم پر نہیں دیکھتا اور ظاہری طور پر کوئی علامت نہیں ہوتی مگر دل و دماغ متاثر ہوتے ہیں۔

۶۔ بعض لوگوں کے کاربار تباہ ہو جاتے ہیں، دکانیں اور مکان ویران ہو جاتے ہیں کیونکہ جادوگر اپنے موکل شیطانوں کو وہاں بھیجتے ہیں جو جھگڑا اور ہنگامہ کرتے ہیں چنانچہ کوئی شخص ایسی دکانوں سے سودا خریدنے اور ایسے مکانوں میں رہنے بسنے پر آمادہ نہیں ہوتا اس طرح ایسی سجی ہوئی دکانیں اور شاندار عمارات ویران ہو جاتی ہیں بلکہ لوگوں کی زبان پر ان کے بارے میں عجیب و

Marfat.com

غریب کہانیاں مشہور ہو جاتی ہیں کہ یہ جگہیں آسیب زدہ ہیں، جنات کا مرکز اور ان کے زیر سایہ ہیں۔لہذا لوگ ڈرتے ہوئے ان کے قریب نہیں پھٹکتے۔

۷۔کہیں یہ ہوتا ہے کہ جادو کے اثر سے کسی شخص کا ذہن مفلوج ہو جاتا ہے۔سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہو جاتا ہے۔قوت فیصلہ ختم ہو جاتی ہے۔اسے کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کیا کرے مگر یہ سب باتیں تب واقع ہوتی ہیں جب اللہ کا اذن ہو وگرنہ تمام جادوگر بھی مل کر کچھ نہیں کر سکتے۔

جادو کا علاج:

یہ بات تو ثابت ہو چکی کہ جادو ایک علم ہے مگر کفر ہے۔اس کا سیکھنا اور کرنا کرانا حرام ہے۔ تاہم ذہن وقلب اور جسم پر اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں لیکن یہ سب کچھ باذن اللہ ہوتا ہے۔ یہ شیطانی عمل بفحوائے عبارت قرآنی:

ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر(البقرہ)

''لیکن شیطان (اور جنات) کفر کرتے ہیں جو انسانوں کو جادو سکھاتے ہیں۔''

اور انسانوں پر طرح طرح کے حملے کرتے اور حربے آزمانے کی غیر معمولی قوتیں شیطانوں اور جنوں کو اللہ کی طرف سے بطور مہلت ملی ہیں۔اگر اللہ کا حکم نہ ہو تو دونوں مل کر بھی کچھ نہیں کر سکتے اور بعض چیزوں میں تو یہ بالکل ہی بے بس ہیں۔مثلاً شیاطین قرآن مجید میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کر سکتے۔اسی طرح کے سچے اور پکے بندوں پر ان کا بس نہیں چلتا اور اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے۔چنانچہ ابلیس نے کہا۔

الا عبادک منھم المخلصین O

''ان میں سے تیرے مخلص بندوں (پر میرا بس نہیں چلے گا)

نیز ان کے حملے کمزور عقیدے والوں پر کارگر ہوتے ہیں جن کے دل میں عجیب وغریب وسوسے اور ڈر خوف پہ مبنی خیالات پیدا کر دیتے ہیں۔چنانچہ قرآن مجید نے بھی شیطان کے مکر و

Marfat.com

فریب کو بودااور کمزور قرار دیا ہے۔

بہر حال اللہ نے اگر جادو جیسے حرام علم کو بطور آزمائش اتارا ہے تو اس کا توڑ اور علاج بھی نازل کیا ہے۔ چنانچہ احادیث میں ہے کہ جس گھر میں سورۃ البقرہ پڑھی جائے اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔ رات کو سونے سے قبل اللہ کا نام لے کر دروازے کھڑکیاں بند کرلو۔ برتن ڈھانٹ لو۔ شیطان کھولنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ کوئی شخص گھر سے نکلتے وقت مسنون دعا ''بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ' پڑھ لے تو شیطان دور ہٹ جاتا ہے۔ مزید معلومات حاص کرنے کے لیے کتاب شیطان فرشتہ یا جن کا مطالعہ کریں۔

رات کو سوتے وقت شیطان انسان کی گدی کے قریب بالوں میں تین گرہیں دیتا ہے اور کہتا ہے سو جاؤ رات بڑی لمبی ہے ہے مگر یہ گرہیں تب ہی بندھی رہ سکتی ہیں اگر انسان شیطان کا دوست بن کر غفلت کی نیند سوتا رہے لیکن اگر رحمٰن کا بندہ بن کر سحری کے وقت آنکھ کھولتے ہی اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اٹھ کر وضو کر لے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور (تہجد یا فجر کی) نماز پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ اور انسان تازہ دم ہو جاتا ہے بلکہ سارا دن ہشاش بشاش رہتا ہے۔ وگرنہ دن چڑھے اٹھتا ہے تو سارا دن سستی اور کاہلی کا شکار رہتا ہے۔ مختصر یہ کہ اس قسم کے وار اور ان کے اثرات شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں اور شیطان کا رد اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے:

اما ینزغنّک من الشیطن فاستعد باللہ

''اگر تمھیں شیطان کی طرف سے بہکاوے کا اندیشہ ہو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔''

چنانچہ سب سے پہلے تو اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم من نفحہ و نفثہ ھمزہ پڑھنا چاہیے۔ اس کے بعد ایسا عمل کرے جس کا ذکر قرآن وحدیث میں ہو، آثار صحابہؓ سے ثبوت ملتا ہو یا تابعین نے کوئی مجرب عمل اپنی کتب میں نقل کیا ہو۔

جیسے قرآن اور شہد سے شفا حاصل ہونا کتاب اللہ میں مذکور ہے۔

Marfat.com

حضور نے فرمایا ہے کہ کلونجی مجس ہر بیماری کی شفا ہے سوائے موت کے (چنانچہ نہار منہ شہد کے ساتھ چند دانے کلونجی کے کھا لینے چاہئیں)

اسی طرح آب زمزم بہترین غذا اور بیماری کے لیے شفا بھی ہے۔ مسلم شریف میں ہے کہ حضرت ابوذر غفاریؓ ایک مہینہ یمن سے آ کر حرم مکہ میں رہے۔ نہ صرف بھوک سے نجات ملی بلکہ موٹاپا بھی آ گیا۔ اسی طرح مدینہ کی عجوہ کھجور کے بارے میں ہے کہ جس نے صبح سویرے سات کھجوریں کھالی۔ اس دن نہ جادو کا اثر نہ زہر کا۔

علاج بالدعا: اگر کوئی شخص جادوزدہ ہو، نیند میں ڈرا ہوا ہو، نفسیاتی اور ذہنی مریض ہو یا دودھ نہ پینے والا اور روتا رہنے والا بچہ ہو تو اس پر مندرجہ ذیل آیات کے ذریعے سات دن یا اکیس دن یا چالیس دن تک خود دم کرے یا کسی ایسے شخص سے دم کروائے جس کا عقیدہ اور عمل درست ہو، وہ شریعت کی تابع کرنے والا ہو، جھوٹا فریبی اور دھوکے باز نہ ہو اور اس نے دم کود کانداری نہ بنا رکھا ہو تو اللہ تعالیٰ کا شفا عطا فرماتا ہے۔

سب سے پہلے تعوذ پڑھے یعنی (اعوذ باللہ السمع العلیم من الشیطن الرجیم من نفحہ ونثہ وھمزہ) پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے۔ اس کے بعد سورۂ فاتحہ سات مرتبہ، سورۂ بقرہ کی شروع کی پانچ آیات، آیۃ الکرسی اور بعد کی دو آیات سورہ بقرہ کی آخری تین آیات، آیات سحر (یعنی سورۂ اعراف ۱۱۷۔۱۲۵، سورہ یونس ۷۹ سے ۸۲ تک، سورہ طٰہٰ سورۂ ۶۵ سے ۷۹)، سورۂ حشر کی آخری چار آیات، سورۂ اعراف ۵۴ تا ۵۶، سورۂ بقرہ ۱۶۴، قرآن پاک کی چھ آیات شفاء جنھیں سلف صالحین اور تابعین نے آزمایا اور شفا کو پایا یعنی بنی اسرائیل ۸۲، یونس ۵۷، توبہ ۱۴، حم السجدہ ۴۴، النحل ۶۹، شعراء ۸۵، قرآن کی تین آیات جنھیں احادیث میں اسم اعظم کہا گیا ہے یعنی آل عمران ۱۔۲، طٰہٰ ۱۱۱، بعض احادیث میں آیۃ الکرسی، آل عمران ۱۸، البقرہ ۱۶۳، الم نشرح، الکفرون، الفلق، الناس۔ (آیات کی تفصیل صفحہ ۴۲۱، ۴۹۵ پر ہے)

نیز وہ دعائیں اور کلمات جو حضور ﷺ سے ثابت ہیں۔ یعنی بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء ف الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم (ترمذی، وہ دم جو جبرائیل

علیہ السلام نے بیماری کی حالت میں حضور ﷺ پر کیا:

(یعنی بسم اللہ الرقیک من کل شی ءیوذیک من شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک)، اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ھمز اتالشیطین وان یذیحضرون.

مجمع الزوائد میں حضرت عبداللہ بن مسعود کا قول ہے کہ بیری کے پتے لے کر پانی میں ابالیں اور آیۃ الکرسی، سورۂ اخلاص، معوذتین اور آیات سحر پڑھ کر اس پر دم کریں اور مسحور شخص کو پلائیں اور اس سے غسل کرائیں تو اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے گا۔ بہر حال مذکورہ بالا دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ شیطان اور نظر بد وغیرہ سے بچائے گا اور کوئی تکلیف قریب نہیں آئے گی۔ نیز ہر قسم کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے مومن کا سب سے بڑا ہتھیار یہ ہے کہ وہ باوضو رہے باقاعدہ نماز ادا کرے۔ کبیرہ گناہوں سے بچے واجبات کو ادا کرے (ممکن ہو تو نماز تہجد کی عادت ڈالے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول اجلال فرما کر رحمت کے خزانے تقسیم کر رہا ہوتا ہے) گھروں اور دکانوں کی ویرانی ورکاروبار کی بے برکتی دور کرنے کیا طریقہ یہ ہے کہ ان جگہوں کو تصویروں، آڈیو، ویڈیو کیسٹوں، گانوں، فلموں اور ڈراموں جیسے گندے مواد سے پاک کرو۔ انھیں گھر سے باہر نکالو کیونکہ حضور ﷺ کی حدیث ہے کہ تصویروں والے گھر میں رحمت اور برکت کے فرشتے نہیں آتے جب گھر میں آرٹ اور کلچر کے نام پر بت رکھے ہوئے ہوں۔ شادی کی تصویریں کھلاڑیوں اور فلمی اداکاروں کی تصویریں موجود ہوں تو رحمت اور برکت کیسے آئے گی؟ بے شک نمازیں پڑھتے رہو اور سورۃ البقرہ کی تلاوت کرتے رہو لیکن جب تک شیطانی تصویروں کو نہ ہٹاؤ گے، بے برکتی کی بنیاد کو صاف نہ کرو گے، گانے بجانے کے آلات کو نہ نکالو گے تو نماز اور سورۃ البقرہ سے خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوگا۔ اس سلسلہ میں ایک تمثیل بہت عمدہ اور مفید ہے۔

یعنی کسی گاؤں کے کنویں میں ایک کتا گر گیا اور کنویں کا پانی ناپاک ہو گیا۔ گاؤں والوں نے مولوی صاحب سے کنواں پاک کرنے کا مسئلہ پوچھا انھوں نے فرمایا کہ کنویں کا سارا پانی نکال

Marfat.com

دو۔دیہاتیوں نے ایسا ہی کیا اور مولوی صاحب سے کہا کہ چل کر دیکھ لیجئے۔ہم نے سارا ناپاک پانی نکال دیا ہے۔مولوی صاحب نے جا کر دیکھا تو پانی تو نکال دیا گیا تھا مگر کتا ابھی کنویں کے اندر ہی موجود تھا۔مولوی صاحب نے فرمایا بے وقوفو! جب تک کتا نہیں نکالو گے کنواں پاک نہیں ہوگا۔چنانچہ جب تک ہم اپنے گھروں سے مرے ہوئے کتے کی مانند ٹی وی اور وی سی آر نہیں نکالیں گے۔گھر پاک صاف نہیں ہوں گے؟ یاد رکھو کہ صبح سویرے تلاوت یا قوالی کی ایک کیسٹ لگا لینے سے گھر اور دکان پاک نہیں ہو جاتی۔

نظر بد کا ایک اور علاج: تعوذ تسمیہ، سورۃ الملک کی آیت ''فارجع البصر'' تین مرتبہ، سورۃ القلم کی آخری دو آیات تین مرتبہ، سورۂ یوسف آیت ۶۷، ۶۸، دعا اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ تین مرتبہ اعوذ بکلمات اللہ التامة من شر کل شیطان وهامة ومن شر کل عین لا مة (تیمیہ) کسی کاغذ یا برتن پر لکھ کر گھول کر پلایا جائے۔اگر جادو کے اثر سے مرد کو بیوی سے روک دیا گیا ہو۔تو ابن بطال نے کہا ہے کہ وہب بن منبہ کی کتاب میں ہے۔

''بیری کے سات سبز پتے لے کر ان کو پیس کر پانی میں ڈال دو اور اس پانی پر آیۃ الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر دم کر دو۔تین گھونٹ بیمار (مرد یا عورت جس پر بھی جادو کیا گیا ہے) کو پلا دو اور باقی پانی سے وہ غسل کرے۔بیمار کے لیے یہ نسخہ تیر بہدف ہے۔اللہ اس کو شفا دے گا۔''

اور اگر پھر بھی شفا نہ ہو تو کسی کامل درویش اور اللہ والے کے پاس جائیں۔

(بحوالہ جادو اور کہانت)

Marfat.com

جادو

مسرت، خوف، غم

انسان پہلا اساسی ورثہ مسرت غم اور خوف پر مشتمل تھا۔ بسا اوقات یہ تینوں یوں گھلے ملے رہتے جیسے جذباتی کیفیت کی اکائی ہوں۔ جیسے اپنی ہی ہیئت ترکیبی کے لانیفک اجزا ہوں ایسا محسوس ہوتا جیسے زندگی ایک ناپیدا کنار سمندر ہو اور انسان مسرت، غم اور خوف کے بھنور میں ڈول رہا ہو۔ امید کی کرن نمودار ہوتی ہو لیکن اسے ماند کرنے کے لئے ناامیدی کے اندھیرے ان دیکھی دنیا میں چھپ رہیں دراصل وہ دن ہی اور تھے تب زندگی کو ہر وقت نامعلوم اور پراسرار خطرہ لاحق رہتا جینے کا روشن اور رجائی پہلو اس سے زیادہ نہ تھا کہ شب ناتمام میں کبھی ہلکی سی لرزش کے ساتھ جگنو چمک اٹھتا۔ یہ تاریک روشنیاں اور روشن تاریکیاں ہی حاصل حیات تھیں غیر متعین اور مبہم خدشات کی لہروں پر زندگی کی ناؤ تیرتی۔

جب انسان کے شعور نے پہلے انگڑائی لی تو اس نے پاؤں تلے کی دھرتی، دیکھی، جو کبھی روٹھ جاتی اور بانجھ عورت کی مانند زندگی سے منہ موڑ لیتی اور کبھی پھر ہنسنے کھیلنے لگتی۔ اس میں جان پڑ جاتی اور اس کی کوکھ میں چھپا ہوا تخم پھل پھول کر شادابی لاتا، ماں بن کر مہربان ہوتی، اگرچہ وہ دھرتی کا پوت تھا پھر بھی وہ بہار و خزاں کا پھل نہ پا سکا گردش شب و روز اور موسم کا ٹکا بندھا چکر نہ سمجھ سکا اور سمجھا بھی تو بس یہ کہ دھرتی ماتا سال کے ایک حصے میں مر جاتی ہے اور دوسرے میں جی اٹھتی ہے۔

سوالیہ نشان

زندگی روز اول ہی سوالیہ نشان بن کر نمودار ہوئی ہم آج بھی زندگی کا معمہ حل نہیں کر پائے، جوہر کا تجزیہ کہ صریحاً ناممکن تھا ممکن ہو گیا کائنات کی نازسا دوریاں انسانی گرفت کے لئے سہل ہو گئیں اور اب وہ دن دور نہیں جب ہر بلندی زیر پر ہو گی ہر فلک ابن آدم کی قیام گاہ ہو گا اور حد نظر

Marfat.com

کے لانا نحیل بیان فاصلے اس پیڑ کی ڈال سے کم ہوں گے جس کا پھل ہاتھ سے توڑ لیا جائے عجیب نہیں کہ خیال وعمل کے دائرے اتنے پھیل جائیں کہ یہ کرہ ارض سمٹ کر گیند کے برابر ہو جائے اور کائنات کرہ ارض کے برابر۔لیکن ان کائناتی اور آفاقی معجزوں کے باوصف زندگی سوالیہ علامت ہی بنی رہے گی فطرت کا تقاضا یہی ہے۔

آج علم کی بیکیاں وسعت کے بعد بھی اگر زندگی سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے تو اس دور میں کون مائی کالال اسے سمجھتا جب ابھی فہم وادراک کی بس پو ہی پھٹی تھی زندگی کے افق پر عقل کی مدہم سی روپلی لہری لرز رہی تھی اور سامنے ایسے دھندلکے رقصاں تھے جو عمل جراحی کے بعد آنکھوں سے پٹی اتارتے ہی نمودار ہوتے ہیں۔

☆طلسم خانہ جادواور جہالت☆

دنیا کا پہلا انسان آن گنت بھول بھلیوں میں گم تھا ومردہ پیدا ہوا اور ادھر الف لیلہ اور فسانہ عجائب کے تمام طلسم خانے اس پر ٹوٹ پڑے وہ بہت پریشان ہوا اور حیران بھی اس کی سمجھ میں خاک نہ آیا.....پھر وہ ہاتھ پاؤں مارے بغیر نہ رہا۔فطرت نے اس میں تجسس وتفکر کی خوڈالی تھی۔ وہ سیماب دار،سمندر کی متلاطم لہروں کی طرح بیکل ہوا اور حیات وکائنات کی ٹوہ میں لگ گیا۔اس نے اپنی محدود عقل کی شہر پناہ میں رہ کر چار کھونٹ سوچا۔ابھی تجربے کی دانش نہ ہونے کے برابر تھی تاہم وہ خلا میں پڑا نہ رہنا چاہتا تھا اپنے عقلی خلا کو پر کرنا چاہتا تھا نہ سمجھتے ہوئے بھی اس نے حیات وکائنات کے مخفی اشاروں کو سمجھا۔۔

ہم کیا جانیں پہلے انسان کی معذوریاں،مجبوریاں؟ جوتن لاگے سوتن جانے۔بقول پروفیسر گلبرٹ مرے ہر کہیں دور اول کی نسل ہر مظہر حیات اور دستور کائنات کی سوجھ بوجھ کے ضمن میں ذاتی نظریہ وضع کرتی۔ہوا چلتی تو آدمی سمجھتا کہ کوئی مافوق الفطرت انسان نما ہستی مصروف عمل ہے اور ہانپنے میں اس کے گالوں سے ہوا چھوٹ رہی ہے۔اگر بجلی گرنے سے کوئی پیڑ زمین پر آرہتا تو سمجھا جاتا کہ غیبی قوت نے اس پر کلہاڑا کھینچ مارا ہے بعض لوگ طبعی موت پر ایمان نہ رکھتے ان کے نزدیک بدروح آدمی کو ہلاک کر دیتی۔

Marfat.com

دھرتی ہی کی طرح آدمی نے ہر صبح نور کی بیداری اور ہر شام اس کی موت دیکھی۔ پھر یہ بھی دیکھا کہ مینہ پڑتا ہے لیکن عجب حال ہے کبھی موسلا دار پڑتا اور وبال جان بن جاتا ہے کبھی آدمی بوند بوند کو ترس جاتا ہے اور پھر من میں آئے تو بروقت بھی پڑتا ہے اور عین ضرورت کے مطابق جس سے یہ آب حیات معلوم ہوتا ہے ایسے میں دھرتی کی گود ہری ہو جاتی ہے۔

کائنات اس کے لئے نا قابل فہم اور لاینحل مسئلہ بن گئی۔ اس کی حیرت اور بیچارگی لاعلاج تھی مانا۔ اسے بس اتنا وجدان ہوا کہ اس کائنات میں ایک پراسرار، مخفی، غیبی اور بے پناہ قوت موجود ہے جو ذرے ذرے میں جاری وساری ہے جو محیط کل ہے سب پر مسلط ہے جب کسی پہاڑی پر سے پتھر اچانک لڑھک آتا تو پہلے یونہی ساکن پڑا تھا تو اس کے لئے یہ نتیجہ اخذ کرنا قدرتی اور ناگزیر تھا کہ پتھر نے جان بوجھ کر حرکت کی ہے اسی طرح اس نے بجلی، گرج کڑک، مینہ آگ برف اولے، چڑھتے اور ڈوبتے سورج پت جھڑ اور بہار میں قوت عمل دیکھی!

عہد اول کے انسان کے دل میں یہی خیال پیدا ہوا کہ اس کائنات میں ایک پراسرار مخفی، غیبی اور بے پناہ قوت ہے جو ذرے ذرے میں جاری وساری ہے اور وہ انجان، اجنبی بنا دروازے پر کھڑا دستک دے رہا ہے۔ اس کھوج میں ہے کہ کسی طرح وہ دروازہ کھلے اور دنیا کا یہ پہلا علی بابا خزانے اٹھا کر چلتا بنے۔ اسے وہ کلمہ معلوم نہیں جسے زبان پر لاتے ہی پٹ کھل جاتے ہیں۔

کون اسے سم سم کھل جا بتائے؟

کیسے اسے دروازے کی کلید ملے؟

حیات وکائنات اور مظاہر قدرت تو پراسرار تھے ہی خود اس کی ذات بھی اندھے پاتال سے کم نہ تھی۔

ویسے وہ بھی قوت محسوس کرتا تھا اس میں بھی رس تھا اس پر بھی رنگ روپ آتا اور پھر دھرتی کی مانند وہ بھی خزاں کی نذر ہو جاتا۔ اس بھری دنیا میں وہ خود بھی ایک سوالیہ علامت تھا اس نے گنگناتی ہوئی ہواؤں تھرکتے ہوئے گل بوٹوں ندی نالوں کی ناچتی ہوئی سہروں دوڑتے بھاگتے اور گلانچیں بھرتے ہوئے جانوروں اور ہر جاندار اور غیر جاندار پڑوسی سے پوچھا۔ اندر جھانکا، باہر دیکھا، دل

Marfat.com

سے مشورہ کیا دور و نزدیک نظریں دوڑائیں نہ جانے کتنا کرب سہا کتنی بے چینی گوارا کی کتنی حیرانی اور پریشانی دیکھی۔امید کی کرن چمکی ناامیدی کے چھٹے آئے غشی کے دورے پر دورے پڑے نہ جانے وہ کت تک تاریک ڈگر پر بھٹکتا پھرا اور نہ جانے کب اسے وہ منتر، اسم اعظم ملا جس سے خزانے کے پٹ کھلتے۔

کلید مل گئی

یہ سم سم کھل جا جادو تھا جادو ہی وہ کلید تھا جس کی مدد سے آدمی پر حیات و کائنات کے دروازے کھلے۔آدمی کائنات میں داخل ہو گیا..... کارخانہ قدرت کا کل پرزہ بن گیا۔یہی وہ چاہتا تھا یہی اس کی سب سے بڑی آرزو تھی۔اس نے خود کو فطرت سے ہم آہنگ کرنے کا راز پالیا۔

شعر صداقت

یہ سب کچھ شاعرانہ اسلوب میں ہوا یعنی کائنات ایک شعری صداقت بن گئی آدمی نے اسے اسی پیرانے میں سمجھا یوں تو یہ دنیا زندگی کی تجربہ گاہ ہے لیکن اس سے کہیں زیادہ یہ ایسا میدان ہے جہاں خیال کے گھوڑے زیادہ آسانی سے دوڑائے جاتے ہیں یاد رہے کہ معمل سے پہلے آدمی نے معبد قائم کیا اور سائنسی پیمانوں سے پہلے تخیل کے وسیلے سے قیاس و قافہ سے گزارا کیا اور توہمات سے ناطہ جوڑا۔

☆علم کی تعریف اور جادو☆

زندگی، موت اور کائنات نیز اس کی اشیاء کے اسرار و رموز سمجھنے کے علم کا نام جادو پڑ گیا۔ سمجھنے کے علم کا نام جادو پڑ گیا جادوگر انان جادوگران اسرار و رموز کا عالم ہوتا اسی قدر نہیں بلکہ وہ عالم باعمل ہوتا وہ دعویٰ کرتا کہ مخفی پر اسرار مافوق الفطرت اور غیبی قوت (MANA) اس کے قبضہ قدرت میں ہے وہ اسی قوت کی مدد سے غیر فانی ہستیوں کے اعمال اور ان کی منشاء میں دخل رکھتا۔ جادو اس کا آلہ کار تھا مانا، کبھی خارج میں ہوتا کبھی داخل میں، کبھی بیرونی دنیا میں اور کبھی اس کی ذات میں اسے رام کر کے ہی وہ من مانی کرتا۔

Marfat.com

جادووہ فن تھا جس پر عمل کرنے سے عامل :

الف۔ مانا حاصل کرلیتا۔

ب۔ خوف کا علاج کرتا۔

ج۔ دیوتاؤں کی مرضی میں زخیل ہوتا ان کی خوشنودی، حمایت، نظر عنایت اور مدد حاصل کرتا۔

د۔ بدروحوں کو قبضے میں لاتا۔

☆ جادو کا جھوٹ ☆

سر پال ہاروے کے الفاظ میں جادو وہ جھوٹا فن تھا جس کی بابت یقین کیا جاتا کہ قدرتی واقعات پر اثر انداز ہوتا اس کی اصل وہ غلط فہمی ہے جو اولین دور کی نسل کو قوانین فطرت سمجھنے میں ہوئی۔ انسان نے علم وعرفاں کے ابتدائی مارج میں سخت خطا کھائی اور پھر اس عالمگیر عقیدے نے اور بھی غلط فہمی پھیلائی کہ ارواح کائنات میں اثر ونفوذ رکھتی ہیں اور معمولات فطرت میں دخیل ہوتی ہیں۔

ارواح آدمی کو خوفزدہ کرتی رہتیں بھلے لوگوں کی ارواح تو خیر کچھ نہ کہتیں۔ بقول مینکین نہ ان سے کسی کو پالا پڑتا، نہ ان کی کبھی کوئی خبر ملتی اور نہ وہ دکھائی دیتیں۔ وہ تو ایک جگہ جا کر چھپ چھپ رہنے بسنے لگتیں۔ ان کے گھر کا نام شیول تھا جو بنی اسرائیل کے انبیاء ورسل کی آمد تک قائم رہا البتہ اشرار کی ارواح بہت تنگ کرتیں رات کے وقت چلتی پھرتیں اور لوگ انہیں دیکھ کر سہم جاتے۔ جادو گران بدارواح کو تابع کر کے ان سے تخریبی کام کرواتا۔

جیمز، ایچ، لوبا، قدیم قبائل اور مذہب کی تحقیق وتفتیش کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ بھوت پریت کا عقیدہ کچھ یوں بھی پختہ ہوا کہ آدمی کے ساتھ ساتھ اس کا سایہ اور عکس موجود ہوتا ہے گویا مرنے کے بعد یہی سایہ اور عکس بھوت پریت کی شکل میں منتقل ہو جاتا اور پھر خواب میں بھی تو یہ نظر آتے خواب میں یہ زندوں کے ہم شکل ہوتے اور پھر جب زندہ لوگ خواب میں آتے تو وہ فرق مٹا دیتے۔ جو بصورت دیگر زندوں اور مردوں میں قائم ہے۔

بھوت ایک طرح سے روح کا غیر ترقی یافتہ جدامجد ہے اس کے جنم لیتے ہی لوگ اس سے

ڈرنے سہمنے لگے اگرچہ کئی اعتبار سے یہ زندہ آدمی سے مماثل ہوتا۔تاہم اس کے طور طریقے اسی سے تعلق رکھتے اور بعض ایسے ہوتے کہ ناپسندیدہ طور پر پراسرار اور ڈراؤنے سمجھے جاتے۔معمولی معمولی آفتیں نازل ہوتیں تو لوگ ارواح خصوصاً بدارواح پر الزام دھرتے اس سلسلے میں وہ خداؤں کو موردالزام نہ ٹھہراتے کیونکہ یہ چھوٹی چھوٹی آفتیں ان کے شایان نہ ہوتیں۔قدرتاً ارواح سے نمٹنے کا کام بھی جادوگر ہی کے سپرد ہوا کیونکہ وہی ناپسندیدہ فرائض سے عہدہ برآ ہونے کا ماہر مانا جاتا۔

ارواح کا دائرہ عمل محدود ہوتا اور خداؤں کا غیر محدود خدا صرف عذاب عظیم ہی نازل کرتے۔ مینکین نے ارواح، بھوت پریت، چڑیل اور جن وغیرہ کو چھوٹے خدا کہا ہے۔انہیں ہم خداؤں کے خدام کہہ سکتے ہیں۔یہ چھوٹے خدا مختلف گروہوں میں منقسم ہوتے۔ان گروہوں کے کام اور نام بھی الگ الگ ہوتے۔چنانچہ پیڑوں کی ارواح ''کوڈرڈونی'' کہتے، آبی ارواح کو نسکائی اور چوراہوں کی دیویوں کو کواڈری وی ای۔

یونانیوں کے یہاں چھوٹے چھوٹے دیوی دیوتاؤں اور عظیم خداؤں کے غلاموں کا ایک پورا لشکر صف آرا رہتا۔مقسوم کی دیویاں، علم وہنر کی دیویاں، انتقام کی دیوی نیز رب الارباب کے خدام زور دیوا اور طاقت دیوا سی قبیل سے ہیں۔آج بھی یہ جن پری، بھوت پریت، چیڑیل اور بونوں کی شکل میں بچوں کو کہانیوں میں ملیں گے۔

جھوٹے خدا اور الف لیلیٰ کی کہانی

الف لیلہٰ میں ان کے پرلطف افسانے کس نے نہیں پڑھے؟

مینکین نے سحر وطلسم کے بروئے کار آنے کے اسباب پر بھی اظہار خیال کیا ہے۔اگرچہ اس نے دوسروں سے علیحدہ کوئی بات نہیں کی تاہم اس کا پیرایہ بیان ضرور مختلف ہے۔وہ بتاتا ہے کہ اوائلی ادیان نہایت غیر معمولی قسم کی آفات کے سلسلہ نزول سے پیدا ہوئے معمولی معمولی باتوں اور چھوٹی چھوٹی تکلیفوں کی تو کسی کو پروا بھی نہ ہوتی۔جب مینہ پڑتا اور قریب میں کوئی غار، پیڑ، جھاڑی، جھونپڑا نہ ملتا تو وحشی انسان جانوروں کی طرح چپ چاپ بھیگ جاتا۔خوراک کی کمی پڑتی

Marfat.com

تو ٹہنیاں چبا چبا کر کھا جاتا جاڑا لگتا تو ٹھٹھرتا۔ اگر کوئی ہوشیار اور عیار حریف اس کی بیوی کو اغوا کر کے لے جاتا تو خانگی، آسائشوں سے محروم ہوتا۔ وہ ان باتوں سے پریشان ضرور ہوتا لیکن مر نہ جاتا۔ ان کے تدارک کے لئے وہ غیر معمولی جدوجہد کرتا لیکن بعض حادثات سے اس کی جان جاتی۔ وہ ڈوبنے سے بہت ڈرتا اور سمجھتا کہ کوئی مخفی طاقت تیرتے میں آدمی کو سمندر کی تہہ میں کھینچ لیتی ہے۔ اسی طرح برف کے پھسلواں تودے اسے بہت ہولناک لگتے۔ وہ بجلی سے ڈرتا، بندہ ازل کو ان حادثات کی پشت پر مرعوب کن اور خوفناک قوتیں کارفرما معلوم ہوتیں۔[1]

دل دیوراں نے اپنی تالیف

☆ جادو مسلط کرنا ☆

میں بعض ایسی اقوام کا حوالہ دیا ہے جو بالکل بے دین تھیں نہ کسی مافوق الفطرت ہستی کو مانتیں اور نہ کسی قسم کی ریت ادا کرتیں۔ انہوں نے سحریات و مذہبیات کے میدان میں تخلیقی جوہر نہیں دکھایا افریقہ کے بعض بونے نہ کسی خدا کو مانتے، نہ جانور کو اور نہ پیڑ کو، یہ تو عزائی رسوم تک کے قائل نہ تھے۔ حالانکہ تمام سحریاتی ادیان میں عزائی رسوم کو خصوصی اہمیت حاصل ہے مردوں کو بغیر ریت رسم کے دفنا دیتے اور پھر اس سے غافل ہو جاتے۔ ان میں توہمات بھی نہ پائے جاتے کیمروں کے پست قامت بعض دیوتاؤں کو مانتے۔ لیکن نہ ان کی خوشامد کرتے اور نہ ان کی خوشنودی کی پروا کرتے، ان کے نزدیک اس سلسلے میں کوشش سے کچھ حاصل نہ تھا۔ لنکا کے کچھ قبائل دیوتاؤں اور غیر فانی ارواح کو مانتے لیکن نہ ان کی عبادت کرتے اور نہ ان کی راہ میں قربانیاں دیتے۔ شمالی امریکہ کے قدیم باشندے خدا کے قائل تو تھے لیکن اسے پوجتے نہ تھے یونانی فلسفی اپیکیرس کی طرح ان کا خیال تھا کہ وہ اس قدر دور ہے کہ اسے ان کے معاملات سے کوئی سروکار نہیں پھر کچھ لوگ اپنی توجہ صرف زمین تک محدود رکھتے۔ کیونکہ وہی ان کے لئے اناج بندہ ازل میں توہمات کا غیر معمولی ذخیرہ موجود تھا اس کا ذہن ان کی پرورش کے لئے بے حد زرخیز تھا..... انہی سے خداؤں اور نیم خداؤں کا غیر مختتم سلسلہ پیدا ہوا اور ان سب سے سلجھنے اور نمٹنے کے لئے جادو کی دریافت ہوئی۔ ابتدائی اقوام میں جادو ہی مذہب تھا یہی ضابطہ حیات تھا اسے عالمگیر قبولیت حاصل تھی۔ اس

Marfat.com

کی قدامت کا اندازہ اس بات سے لگ سکتا ہے کہ آدمی نے سب سے پہلے علم وفن کا یہی شعبہ قائم کیا۔

اس کی ابتداء تاریخ سے پہلے ہوئی..... دنیا کے متعدد عجائب خانوں میں جو دستاویزیں، مخطوطے، گنڈے اور تعویذ محفوظ پڑے ہیں وہ ہمیں صرف چند ہزار سال پیچھے لے جاتے ہیں ان سے تاریخی اعتبار سے سحر یاتی ادوار کی قدامت کا پتہ ملتا ہے۔[1]

اور ان کے گھوڑوں کے لئے چارہ پیدا کرتی۔ ان کی جانے بلا کہ افلاک میں کیا ہوتا ہے۔ بہر حال یہ متثنیات ہیں وگرنہ جادو اور مذہب کو سدا سے عالمگیر اہمیت اور مقبولیت حاصل رہی ہے

(1) لکیر یطس کے قول کے بموجب خوف خداؤں کی پہلی ماں ہے اور موت کا خوف سب سے بڑا خوف تھا، اولین عہد میں ہزاروں خطرے زندگی کو تر وبالا کرتے رہتے۔ شاید ہی آدمی طبعی طریقے سے زوال پذیر ہوتا بڑھاپے سے کہیں پہلے کوئی عجیب وغریب مرض لوگوں کی اکثریت کو موت کے منہ میں لے جاتا۔ چنانچہ پہلی نسلوں کے لوگ تسلیم نہ کرتے کہ موت کبھی طبعی بھی ہوتی ہے۔ ایک ملک کی دیو مالا بتاتی ہے کہ نیک دل خدا کبھی نانا نے اپنے احمق بھائی کورودا سے کہا نیچے جا کر آدمیوں سے کہہ دے کہ اپنی کھال اتار دیا کریں تا کہ موت سے بچ رہیں لیکن سانپوں سے کہہ دے کہ وہ ضرور مرا کریں۔ اس احمق نے گڑبڑ کر دی آدمی کو موت کا سندیسہ دے دیا اور سانپوں کو سدا جینے کا گر بتا دیا۔ حوالہ از دل دیواراں

☆موسےٰ علیہ السلام☆

قرآن حکیم میں حضرت موسیٰ کے واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے عہد میں جادو کا بڑا زور تھا جادو مصریوں کا اوڑھنا بچھونا تھا چنانچہ جب فرعون نے ان کا پیغام سانا اور ید بیضا کا معجزہ دیکھا تو وہ انہیں اللہ کا رسول نہیں بلکہ عظیم ساحر سمجھا خالق اکبر نے حضرت موسیٰ کو ایسے ہی معجزے دیئے جو سحر یاتی ہتھکنڈوں کا توڑ تھے قرآن کیم میں یوں واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

فرعون نے کہا۔ اگر تیرے پاس واقعی کوئی نشان ہے اور تو سچوں میں سے ہے تو نشان دکھا۔

پس موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا اور شان الٰہی دیکھو، وہ سانپ بن گیا اور صاف نظر آنے لگا۔

Marfat.com

پھر موسیٰ نے اپنا ہاتھ نکالا اور وہ دیکھنے والوں کے سامنے سفید ہو گیا۔ اس پر فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا یہ ضرور کوئی ہوشیار جادوگر ہے۔

یہ تمہیں اس اس دیس سے نکالنا چاہتا ہے اب تم کیا کہتے ہو؟

۱ اس فرعون کا نام منفتاح تھا اس سے پہلے فرعون رعمیس ہو گزرا ہے جس نے حضرت موسیٰ کی پرورش کی۔

انہوں نے کہا اسے اور اس کے بھائی ہاروں کو کچھ دیر کے لئے الگ کر دو اور خبر کرنے والوں کو شہر بہ شہر بھیجو!

تا کہ وہ ہر ہوشیار ساحر کو تمہارے پاس لے آئیں۔

اور جادوگر آ گئے اور فرعون سے بولے، ہم غالب آئے تو لازماً صلہ پائیں گے۔

فرعون نے کہا، ہاں صلہ پاؤ گے اور میرے مقربوں میں سے ہو گے۔

جادوگروں نے کہا اے موسیٰ! تم پہلے کچھ پھینکو اور یا پھر ہم پہلے پھینکیں موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا تم ہی پھینکو اور انہوں نے اپنے لٹھ پھینکے۔ اور لوگوں کی آنکھیں سحور کر دیں۔ ان پر رعب طاری کر دیا اور جادو کا عظیم الشان مظاہرہ کیا۔

اور ہم نے وحی نازل کی اور کہا ''اپنا عصا پھینک!'' اور دیکھو! جادوگروں نے جو سوانگ رچایا تھا وہ سب عصا نگل گیا۔

پس یوں سچ ثابت ہوا اور ان کی جادوگری بیکار ثابت ہوئی۔

پس وہ مغلوب ہوئے اور ذلیل وخوار ہو کر لوٹے۔

اور سب جادوگر سجدے میں گر پڑے۔

اور بولے۔ ہم رب العالمین پر ایمان لائے موسیٰ اور فرعون کے رب پر۔''

فرعون بولا۔'' اس سے پہلے کہ میں اجازت دیتا تم اس موسیٰ پر ایمان لے آئے تم نے اس شہر میں ایک چال چلی ہے تا کہ تم اس میں رہنے بسنے والوں کو نکال دو۔ سو تمہیں جلد ہی انجام معلوم ہو جائے گا۔

Marfat.com

میں اسک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ دوں گا اور پھر میں تم سب کو پھانسی دے کر رہوں گا۔"

وہ بولے" (پرواہ نہیں) ہم نے اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، تجھے اسی لئے ہم سے بیر ہے کہ جب ہم پر اپنے رب کی نشانیاں ظاہر ہوئیں تو ہم ایمان لے آئے۔اے ہمارے رب! ہمیں صبر عطا فرما اور ہمیں اسلام کی حالت میں مار!

اور فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا۔اے فرعون، کیا تو موسےٰؑ اور اس کی قوم کو زمین پر فساد کرنے کے لئے چھوڑ دے گا اور کیا کہ تجھے اور تیرے معبودوں کو چھوڑ دیں؟

اس نے جواب دیا۔ہم ان کے بیٹوں کو قتل کر دیں گے اور ان کی بیویوں کو رہنے دیں گے اور بلاشبہ ہم ان پر غالب ہیں:

موسےٰؑ نے اپنی قوم سے کہا۔"اللہ سے مدد مانگو اور (اپنی بات پر) قائم رہو۔بے شک زمین اللہ کی ہے اور وہ اپنے بندوں میں جسے چاہے اس کا وارث کر دے اور پرہیز گاروں کا (نیک) انجام ہے۔"

انھوں نے کہا! تیرے آنے سے پہلے اور تیرے آنے کے بعد بھی ہمیں ایذا دی گئی۔"اس نے کہا۔"تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کرنے والا ہے اور وہ زمین پر تمھیں اپنا، خلیفہ بنائے گا ،اور پھر دیکھے گا کہ تم کیسا عمل کرتے ہو۔اور ہم نے فرعون کی قوم کو قحط سال اور پھلوں کی قلت کا شکار کیا۔تا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔

لیکن جب انھیں بھلائی ملتی تو کہتے۔"یہ تو ہمارا حق ہے۔اور اگر ان کے پلّے بُرائی پڑتی تو موسےٰ اور اس کے ساتھیوں کو ذمہ دار گردانتے، ان کی نحوست کے اسباب اللہ کے علم میں ہیں لیکن ان میں سے اکثر اس بات کو نہیں جانتے۔

اور وہ (موسےٰؑ) کہتے:"تو جیسا چاہے معجزہ پیش کر ہم پر جادو کر دے لیکن ہم تجھے نہ مانیں گے۔

پھر ہم نے ان پر طوفان، ٹڈی، دل، جُوئیں، لہو اور مینڈک بھیجے..... یہ صاف صاف معجزے

تھے لیکن انھوں نے غرور کیا۔اور وہ مجرم ہی نکلے۔

اور جب ان پر عذاب نازل ہوتا تو وہ کہتے، "اے موسےٰؑ! تیرے رب نے تجھ سے جو عہد کر رکھا ہے، اس کی رُو سے ہمارے لئے دعا مانگ! اگر تو ہمارا یہ عذاب ٹال دے، تو ہم ضرور تجھے مان لیں گے اور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ جانے دیں گے۔"

اور جب ہم اتنی مدّت تک ان کا عذاب ٹال دیتے جس مدت تک یہ انھیں بھگتنا چاہیے تھا۔تو وہ اپنا عہد توڑ دیتے۔

پس ہم نے ان سے انتقام لیا اور انھیں سمندر میں غرق کر دیا۔وہ ہمارے نشانوں کو جھٹلاتے اور ان سے بے پروار ہتے رہے۔

یہ الہامی واقعہ بدیں سبب تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ اس میں ایک نکتہ پایا جاتا ہے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ جادو از منہ قدیم کی کتنی بڑی حقیقت ہے اور لوگ جادو سے کس بُری طرح چمٹے ہوئے تھے۔انھوں نے آئین فطرت کو سمجھنے کے لئے ناپائیدار لے بنیاد، غیر معتبر اور ناقص پیمانے اور اصُول وضع کیے۔تو ہمات و قیاسات کا سہارا لیا۔بقول فریزر ان کا علم اسلوب زندگی کا جھوٹا رہبر تھا۔نہ صرف یہ جھوٹا علم تھا، بلکہ نکام قن تھا۔اسی بنا پر وہ جادو کو سائنس کی حرامی بہن کہتا ہے۔لوگ کچھ اس بری طرح جادوگر کے مطیع ہُوئے اور جادو نے ان پر ایسا اثر ڈالا کہ اپنا کام ہی تمام کروا کر رہے

پیغمبر آئے او گمراہ، بے دین سحر پرست اقوام کے لئے حقیقت کبریٰ لائے۔لیکن انھوں نے اپنی ڈگر نہ چھوڑی: اور اپنے جھوٹ کو الوہی صداقت پر ترجیح دی یہاں تک کہ غرق آب ہوئے۔گویا وہ لوگ جادو نہیں موت کی گرفت میں تھے۔ستم ظریفی کہ جب حضرت موسےٰؑ نے ید بیضا کا معجزہ دکھایا تو فرعون انھیں جادوگر ہی سمجھا۔اگر حضرت مُوسےٰؑ اپنے آپ کو جادوگر کی حیثیت سے پیش کرتے تو فرعون اور اس کی قوم ضرور خُوش ہوتی۔عجب نہیں کہ انھیں جادوگر کا لیڈر تسلیم کیا جاتا ،اور مملکت میں سب سے بڑا اعزاز دیا جاتا۔لیکن ایسا کیونکر ہوتا۔یہاں تو حکم ربی کچھ اور ہی تھا سچ اور جھوٹ میں مقابلہ تھا جھوٹ کے پاؤں کہاں؟ سامری کو شکست ہوئی اور تو اس کے جادو کا محل تو

Marfat.com

ریت پر کھڑا تھا۔چنانچہ جب سچ کا تھپیڑا پڑا تو ڈھے گیا۔حضرت موسےٰؑ کے زمانے کی مناسبت اورلوگوں کے رنگ ڈھنگ کے مطابق معجزے دیئے گئے.....

جادوگروں کی لاٹھیاں اور رسیاں سانپ بن گئیں تو حضرت موسیٰ کا عصائے مبارک انہیں نگل گیا جواہل بصیرت تھے وہ حکم ربانی کو پا گئے اور الوہی،قوت کے قائل ہوئے جواندھے تھے ہلاک ہوئے۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے اور حضرت موسیٰ کے واقعہ سے اظہر من الشمس ہے کہ مذہب نے جادو کو سرنگوں کیا اور اور اس کی جگہ لی لیکن یہ نہ بھولنا چاہئے کہ کسی نہ کسی طرح مذہب کو بھی زوال آیا اور اس میں جادو کے عناصر داخل ہوئے درحقیقت جب مذہب کو فتح ونصرت حاصل ہوئی..... تو کچھ لوگ اپنی منافقانہ طبیعت اور کچھ لوگ اپنی جہالت کے سبب سے سحری دین کو پوری طرح ترک نہ کرسکے۔اپنی عصبیت کے ہاتھوں مجبور ہوئے اور انہوں نے آباواجداد کی شکست خوردہ ذہنیت اور شکستہ یادگاروں کو مذہب کے پردوں میں چھپالیا۔اکثر ریتیں رسمیں غیر مذہبی اور ساحرانہ ہوتے ہوئے بھی داخل مذہب ہوئیں۔

گنڈے تعویذ اور جھاڑ پھونک سے بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے سفلی عملیات کو کام میں لایا جاتا ہے۔

ضعیف الاعتقادی کے باعث لوگ بدارواح پر یقین رکھتے ہیں۔اور سمجھتے ہیں کہ بدارواح کا سایہ پڑ جاتا ہے اور وہ لوگوں کو چمٹ جاتی ہیں سحر پرست اقوام کے نزدیک بدرواح امراض ومصائب اور جملہ خرابیاں پیدا کرتیں۔

اہل قبور کو حاجت روا مانتے،انہیں پوجتے اور ان کی قبور پر سجدہ ریز ہوتے ہیں۔[1]

[1] حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ رحمتہ کے مزار پر ایک نمایاں جگہ پر یہ تحریر آویزاں ہے، جن اور بھوت پریت کو مسخر کرنے کیلئے چلہ کشی کرتے ہیں۔

فال نکالتے اور کہانت پر ایمان رکھتے ہیں۔ٹھیک ہے توہمات کا شکار ہیں)

Marfat.com

☆ کہانوں کا فال نکالنا ☆

اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں اگر چہ وہ نیت تعظیم ہی سے کیوں نہ ہو یہیں لوگ جھکتے سجدہ کرتے اور مقبرے کے سلوں کو چومتے ہیں۔ مرادیں مانگتے اور منتیں مانتے ہیں عورتیں مقبرے کی جالی سے دھاگے باندھ جاتی ہیں جب مراد پوری ہوتی ہے تو اسے کھول لیتی ہے۔

۱ دیوان حافظ سے اکثر فال نکالتے ہیں جائز ہے۔

۲ مسلمانوں میں جہالت اور ضعیف الاعتقادی ہے وہیں توہمات موجود ہیں یہ توہمات سحر پرستوں کے معتقدات سے مختلف نہیں مثال کے لئے ان چند توہمات کو لیجئے کہ رونے سے مرنے والے کے سفر آخرت میں آبی دشواری پیدا ہوتی ہے خالی قینچی چلانے سے تعلقات منقطع ہو جاتے ہیں ختم کی روٹی کا ثواب ارواح کو پہنچتا ہے جس عورت کا حمل گر گیا ہو اگر وہ نہا کر اپنا سایہ بھلی چنگی عورت پر ڈالے تو اسے بھی اسقاط حمل کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ مینکین نے بڑی بے باکی سے مذاہب، خصوصاً عیسائیت کو کھنگال کہ ان میں سحری اثرات کی نشاندہی کی ہے۔

مذہب اور جادو کے امتیازات اور اختلافات کا مسئلہ دلچسپ اور نازک ہے رسم پرست اور قدامت پسند لوگ اس باب میں بعض تلخ حقائق سننا گوارا نہیں کرتے انہی کے خوف سے بسا اوقات کھل کر بات کرنا دشوار ہوتا ہے۔ تاہم مینکین نے جرات سے کام لیا ہے اور مذاہب وادیان کے سحری عناصر کو نشر کیا ہے یہاں اس بحث کو سمیٹنا مقصود نہیں جو اس نے اپنی تالیف میں پھیلائی ہے اس کی ایسی چند باتیں سپرد قلم کی جاتی ہیں جن سے جادو اور مذہب ایک ہی قدر نہیں دونوں نظریئے اور اسلوب کے اعتبار سے جدا جدا ہیں دونوں کی منزل الگ الگ ہے جادو جہاں ایک خدا کی نفی کرتا وحشت بربریت کی راہ چلتا۔ دیوتاؤں کی راہ میں انسانوں کا لہو ارزاں کرتا۔ مرنے جینے والے دیوی دیوتاؤں پر ایمان رکھتا اور سفلی علم کے ذریعے ان سے کام لیتا ان کا شریک بنتا نیز دھونس جما کر اپنے آقاؤں سے اپنا الو سیدھا کرواتا اور تدبیر کو تقدیر اور توہمات اور مذہب کا فرق واضح ہوتا ہے۔

Marfat.com

☆جادواور کالاعلم☆

جادو کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہان قوتوں کوبس میں لاتا ہے جوکسی کے بس میں نہیں آتیں خلاف ازیں صاحب دین ان کی رضا جوئی کرتا ہے جادوگر نیک وبددونوں کا عامل ہوتا ہے اس کا حریف صرف بھلا چاہتا ہے کسی کا برانہیں چاہتااوراس لئے سفلی عملیات سے کام نہیں لیتا۔ جادوگر دیوتاؤں بدروحوں، جنوں، پریوں بھوت پریتوں چڑیلوں اوران گنت قوتوں اور چیزوں سے کام لیتا ہے صاحب دین صرف خدااوراس کے فرشتوں اوراس کے نیک بندوں اوراس کائنات کی بنی ہر چیز سے سروکار رکھتا ہے جادوگر مادی اشیاء پر بھی اختیار جماتا ہے صاحب دیں خودکوصرف روحانی دنیا تک محدود رکھتا ہے اگر چہ یہ امتیازات مشہورومعروف ہیں تاہم مینکین کا خیال ہے کہ اول اول جادو اور مذہب میں چنداں تمیز نہ کی جاتی دونوں ہی سے کام لیا جاتا بیک وقت آدمی جادوگراورصاحب دیں ہوتا پھراس کا یہ کہنا بھی بے جا ہے کہ جب مذہب غالب آیا تو جادومر نہیں گیا۔ بلکہ ترمیم کے بعد داخل مذہب ہوگیا چنانچہ وہ بتاتا ہے کہ جب ہسپانیوں نے بعض قبائل پر عیسائیت ٹھونسی توان کے دیوی دیوتاؤں کا خاتمہ نہیں ہوا بلکہ یہ باقی رہے البتہ فرائض سے سبکدوش ہوکر گوشہ عافیت میں چلے گئے اور وہیں سے وقتاً فوقتاً باہر جھانکتے رہے کے تابع کر لیتا ہے وہاں مذہب سراسر محبت ہے براہ راست خالق ہے رشتہ استوا کرنے کا مسلک ہے راہ حق میں جان دینے کی تعلیم دیتا ہے اور پھر تمام سجدوں سے ہے آدمی کونجات اس کے علاوہ وہ مذہب میں توہمات اور سفلیات کے لئے قطعاً گنجائش نہیں جنتر منتر ٹونے ٹوٹکے اور جھاڑ پھونک سے اسے شمہ بھر بھی سروکار نہیں کلام الٰہی تلاوت کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ روح غسل صحت کر لے باطن پاک ہو جائے ایمان تازہ ہواعتماد بڑھے توکل میں اضافہ ہواور دل کوتقویت حاصل ہواس سے قوت ارادی قوت عمل اور تدبیر کی صلاحیت پڑھتی ہے۔

اگر چہ بظاہراس معاشرے کے احیاء کا امکان نہیں جہاں کلیتہً مانا کا عمل دخل مانا ہی کی مدد سے کارخانہ قدرت چلے اور پھراسے جادوگراپنا آلہ کار بنالے تاہم مذہب کے زوال سے کسی نہ کسی صورت جادو ابھرتا ہے اور توہمات بروئے کار آتے ہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ مذہب نہ ہوتا

Marfat.com

جادوجھٹ آدمی کاسہارابن جاتا ہے جادوتوسیائے کی طرح مذہب کے پیچھے لگا رہتا ہے ذرا کہیں مذہب نے ٹھوکر کھائی اوراس نے اسے دبوچ لیا دراصل مذہب جادو ہی کی آخری ارتقائی صورت ہے لیکن اپنی غرض غایت اورطرز عمل نہ فقط اس سے مختلف بلکہ اعلیٰ وارفع ہے جادو کی انتہاء مذہب کی ابتداء ہے جہاں جادو ناکام اور عاجز ہو جاتا ہے وہاں مذہب کامیاب ہوتا ہے جہاں جادونہایت غیر صحت مندانہ تباہ کن اور بے بنیادخوف سے ہروقت آدمی کوڈرائے رکھتا ہے وہاں مذہب اس سے یکسر نجات دلاتا ہے مذہب میں خوف خدا کی تلقین مثبت عمل اور پرہیزگاری پر مائل کرنے کی تعلیم ملے گی دیویاؤں اورارواح سے ڈرنے کی ضرورت لاحق نہیں ہوتی خلاف ازیں مذہب جرات حوصلہ اور بے خوفی پیدا کرتا ہے جھوٹی اور خانہ ساز مافوق الفطرت قوتوں اور بتوں سے منحرف کردیتا ہے جادوگر نے اشیاء کی جس قوت نہانی کو مانا سمجھا وہ حقیقت میں امر ربی ہے یہی انسان میں ہوتو روحانی طاقت ہے۔

وہی کائنات ہے وہی مظاہر قدرت ہیں اور وہی انسان ہے لیکن مذہب کی آمد سے نقطہ نظر بدل گیا وہ تبگدے وہ طلسم خانے اور جادوگر نہ رہے یہیں جہاں بھوبھلیوں کا جال پھیلا تھا اب وہاں نئی نئی عمارتیں کھڑی ہوگئی ہیں اوران بھول بھلیوں کا ملبہ سمٹا سمٹایا ادھرادھر کونوں کچالوں میں پڑا ہے سحری معاشرے اور ذہن نے عوام تخلیق اور خالق کی ذات کوغلط سمجھا اس بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ جادو اپنے ہی جھوٹ فریب اوراپنی ہی جعلسازی کے ہاتھوں ہلاک ہوا۔اسی بناء پر سامری اوراس کے خدا فرعون کوسرخروئی نصیب نہ ہوئی جب سچ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صورت میں جلوہ افروز ہوا تو باطل مقابلہ نہ کرسکا۔مذہب ایک ایسی حقیقت ہے جسے دوام ہے گومنافقین اور جہلا کا گروہ دانستہ یانادانستہ طور پراس میں سحری عقائداور رسوم کوضم کرتا رہتا ہے۔

☆جادوکہاں سے آیا☆

جادو کا تخیل انسان کا پیدا کردہ نہیں بلکہ ازروئے صنمیات جس نے آدمی کوتخلیق کیا اسی نے جادو کا تخیل دیا ہمیں صنمیات پر یقین کرنا پڑے گا۔ورنہ پھر ہم اپنی بے محل معقولیت کی بدولت سحر پرست اقوام کی ذہنی کیفیت اوران کے کارہائے نمایاں کو سمجھنے میں خطا کھائیں گے۔اس

Marfat.com

خاص مرحلے پر یہی سمجھنا چاہیے کہ آدمی نے اپنی ہی مشکل پر خدا تخلیق نہیں کئے بلکہ خدا پہلے سے موجود تھے۔

ہٹن ویسٹر کی تحقیق سے واضح ہے کہ ایک قبائلی خدا مبوری نے دنیا اور دنیا کی ہر شے پیدا کی۔اسی نے سحر آلود اشیاء اور کاہن یعنی غیب داں بھی پیدا کئے۔

کانگو کے لوگ بھی یہی سمجھتے ہیں کہ زاکومباہی نے جادو سمیت ہر شے کو جنم دیا۔ جادو مقدس اور مافوق الفطرت ہے۔لہٰذا خدا کے سوا کوئی اسے پیدا نہیں کرسکتا۔اسی لئے ایک دوسری قوم ربی کو جملہ اشیاء کی وجہ اولین اور ذات گرامی مانتی ہے یہی سحر وطلسم کی اصل ہے اسی نے انسان کے آباؤاجداد کو جادو سکھایا تا کہ وہ سحری عملیات کے عامل ہوسکیں اور پھر ان کے بعد آنے والی نسلیں انہی پر جادو چلا سکیں۔موبیئی نے اپنی قوم کو جادو سکھایا اسی نے سب کچھ پیدا کیا اور سب سے پہلے جادو کو طریقے ایجاد کئے۔

جنوبی نائیجیریا کے لوگ جادو کو خدا کی تخلیق تو مانتے لیکن ان کے نزدیک یہ دو ہستیوں کا کارنامہ تھا سفلی علم تو رب الفلک نے ایجاد کیا اور علوی علم مادر گیتی کی تخلیق ہے چنانچہ یہ لوگ سفلی عمل کے اثر سے بچنے کے لئے مادر گیتی سے دعا مانگتے جو اسے زائل کرنے پر قدرت رکھتی۔

''آئیفا'' خدا ان محرکات پر قادر تھا جو اتفاقات اور حادثات زمانہ کو معرض وجود میں لاتے اسی نے انسانوں کو جادو سکھایا۔

''ماؤودیو'' جادو کا سرچشمہ تھا لیکن یہ اس کے سب سے چھوٹے بیٹے کی وساطت سے معرض عمل میں آیا ویسے دوسرے دیوتا بھی جادو سے آشنا تھے اور علاج معالجے کے ضمن میں اس سے کام لیتے۔اس کے بغیر شفا ممکن نہ تھی انہی نے انسان کو جادو سکھایا اور متعلقہ طریقے بتائے۔لوٹو لینڈ کے لوگوں کا خیال ہے کہ جب خدا نے آدمی پیدا کیا تو اسے جادو کا علم بھی مرحمت فرمایا یہ خدا عجیب وغریب طبیعت کا مالک تھا۔دنیا کے امور سے بے تعلق رہتا اور لوگ اسے پا نہ سکتے البتہ جادوگروں کو اس نے ملنے کا گر بتا دیا تھا وہ جادو کی مدد سے ہر وقت اسے مل سکتے تھے۔

جنوب مشرقی ونزویلا کے قبائل کا خیال تھا کہ ایک ساحر طبیب جو کسی اساطیری داستان کو مرکز

Marfat.com

ہے جنگل میں گھوم رہا تھا کہ اسے پانچ مفرور بچے ملے۔اس نے انھیں روک لیا اور انھیں جادو سکھایا یہی نہیں بلکہ انھیں تمباکو اور اسی نوع کی دوسری سحری ادویہ دیں۔ بعد میں ان بچوں نے دوسرے لوگوں کو سحری علم الادویہ سکھایا۔

برٹش گیانا کے لوگ ''آراوانیلی'' پر ایمان رکھتے جوان کا قومی زعیم تھا اور جسے روح البحر نے جادو کے اسرار ورموز بتائے۔''آراوانیلی'' اس ایذا رساں اور بدطینت مخلوق سے برسر پیکار رہتا جو آدمیوں میں ہلاکت اور بیماری کے جراثیم پھیلاتا۔اسی نے مخلوق میں جادو کے علم وفن کی اشاعت کی۔

ایکویڈور کی ایک قوم کے نزدیک ارواح زبردست جادوگرنیاں ہوتیں۔ کالے اور سفید علم میں مہارت رکھتیں۔ان کی مدد سے آدمی سحریات وعملیات کا عامل ہوتا۔

میکسیکو کے قدیم باشندے سمجھتے کہ انھیں دو خداؤں نے جادو کی رہتیں سکھائیں۔

ایک ضمیاتی کہانی یہ کہتی ہے کہ جب دھرتی کا پہلا مرد اور پہلی عورت خداؤں کے کوہساری مسکن پر گئے تو انھوں نے جادو کے راز پائے۔

جنوبی الاسکا کی دیومالا سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اور کائنات کا خالق لہل ،مدتوں زمین پر رہا۔اپنی حیات ارضی کے دوران میں اس نے لوگوں کو جادو کا علم وفن سکھایا سائبیریا کے لوگوں کو ان کے خالق نے سارے منتر سکھائے تا کہ ان میں بیماری لانے والی بدروحوں کے مقابلے کی صلاحیت آئے۔ان منتروں کو موثر بنانے کے لیے خود ان کا خالق اور اس کی اہلیہ برسرعمل رہتی۔

ایک قبیلے کے یہاں ایسی ارواح پائی جاتیں جو لوہار کے پیشے سے تعلق رکھتیں۔ یہ ارواح نیک وبد دونوں ہوتیں۔انھی نے سب سے پہلے انسان کو لوہار کا کام سکھایا اور جادو کا کام سکھایا اور جادو کا علم دیا۔اسی جادو سے آدمی غیبی قوت حاصل کرتا۔

جب انسان نے جادو سیکھ لیا،تو پھر یہ اس کی عزیز ترین متاع ہو گیا اور نسلاً بعد نسل سینہ بسینہ منتقل ہوتا رہا۔ماوری قبیلے میں باپ اپنے بیٹے کو یہ صدری علم سکھاتا۔طریقہ یہ تھا کہ بیٹا اپنے باپ کے بائیں پاؤں کی ایڑی دانت سے کاٹتا۔یوں نئے جادوگر میں مانا منتقل ہو جاتا۔پھر باپ بیٹا

Marfat.com

دونوں آٹھ دن تک روزہ رکھتے۔اس نفس کشی سے جادو کا عمل انتقال مستقل حالت اختیار کر لیتا۔

ان چند مثالوں سے نکتہ واضح کرنا مقصود تھا کہ قدیم اقوام کے اعتقاد کے بموجب جادو خدائی علم تھا۔جادو کی طاقت بھی خدائی تھی۔ارواح بھی یہ طاقت رکھتیں۔خداؤں اور روحوں نے ہی آدمی کو جادو کا علم وفن سکھایا۔

☆جادوگر☆

جادو بہت بڑی قوت ہے۔یہی وجہ ہے کہ لوگ جادوگر کے ادنےٰ غلام ہوتے جادوگر اور اس سے یوں ڈرتے جیسے یہ ان کا خدا ہو اور جیسے یہی جلانے اور مارنے والا ہو۔جادوگر بھی کوئی عام آدمی نہ ہوتا۔قبیلے کا سردار یا بادشاہ ہوتا۔لیکن یہ بات بھی فراموش نہ کرنا چاہیئے کہ جہاں جادو دوسروں کے لیے نہایت زبردست اور مہلک قوت تھا۔وہاں خود جادوگر کے لیے یہ ہلاکت اور زوال کا پیش خیمہ تھا۔بالعموم جادوگر یعنی قبیلے کا سردار یا بادشاہ طبعی موت نہ مرتا بلکہ اس کا حریف نیا جادوگر اسے مار ڈالتا۔لوگ اسی وقت تک ایک جادوگر سے ڈرتے جب تک اس کے قوی سلامت رہتے اور نظام عالم اس کے اشاروں پر چلتا (جس کے نتیجے کے طور پر نسل انسانی خوب پھلتی پھولتی، پھل پھول، پیڑ اور فصلیں خوب بھرپور ہوتیں شکار آسانی سے ملتا رہتا۔قحط، خشک سالی اور وباؤں سے سابقہ نہ پڑتا) ایسے میں کس کی مجال تھی کہ جادوگر کو چھو بھی سکتا۔کوئی شخص بھول کر بھی اس کے بدن کو ہاتھ نہ لگاتا۔وہ ''مانا'' سے لبریز ہوتا اور شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا۔یوں معلوم ہوتا ہے جیسے وہ بجلی کا غیر محفوظ تار ہو کہ ادھر اس پر کسی کا ہاتھ پڑا اور ادھر شاٹ پڑا۔

لازم نہ تھا کہ جادوگر جسمانی اعتبار سے بھی قبیلے میں سب سے زیادہ قوی ہوتا۔بعض اوقات تو وہ جسمانی اعتبار سے مکمل بھی نہ ہوتا کسی کی ایک آنکھ غائب ہے تو کسی کا ہاتھ لنجا ہے کوئی لنگڑا ہے۔لیکن ذہنی طور پر وہ باقیوں سے بلند تر ہوتا۔بڑے سے بڑا شکاری اپنے ٹھیک نشانے اور قوت تعاقب پر نازاں ہوتا۔بڑے بڑے درندوں سے انتہائی جوانمردی کے ساتھ مقابلہ کرتا۔ان پر غالب آتا۔اور اپنی قوت کو غیر معمولی بھی خیال کرتا۔لیکن پھر بھی وہ جادوگر کو خود سے عظیم تر سمجھتا۔اسے خبر تھی کہ جادوگر اس سے کم درجے کا شکاری ہے۔یا وہ سرے سے شکاری ہی نہیں لیکن اس کے

Marfat.com

باوصف وہ قابل احترام تھا۔ کیونکہ اس میں ان قوتوں کو زیر کرنے کی صلاحیت تھی۔ جو پانی اور بجلی میں پائی جاتی تھیں۔

☆ جادوگر کا خوف ☆

اگر چہ سب لوگ جادوگر سے خائف رہتے اور اس کے ہلاکت آفریں غیظ وغضب سے محفوظ رہنے کی سعی کرتے لیکن جادوگر بھی ہر لحظہ مبتلائے خوف رہتا۔ اسے خوب خبر تھی کہ جہاں ذرا چوک ہوئی اور مارا گیا۔ اسکا کام بڑی ٹیڑھی کھیر تھا۔ نظام عالم پر قابو پانا سہل تو نہیں وہ اپنے شعور کو ہر وقت بیدار رکھتا۔ اور لوگوں کی سوچ کو اپنی سوچ سے آگے نہ بڑھنے دیتا اپنی طرف سے معین افکار و نظریات پیش کرتا۔ لیکن بقول مینکین بال کی کھال نکالنے سے گریز کرتا وضرور فکر و مشاہدہ کی مدد سے ایسے نتائج اخذ اور ایسے تصورات قائم کرتا ہوگا، جو تعقل کی آگ لگتے ہوں گے۔ وہ ہر قسم کے شکوک وشبہات رفع کرنے کی سعی کرتا ہوگا۔ اس سلسلے میں بڑی سخت تربیت حاصل کرنا پڑی۔ روایت کے مطابق بڑی زبردست قربانیاں دینی پڑتیں۔ جہاں جادوگر ہر زمانے میں شان و شوکت اور جاہ وجلال کا مالک ہوتا وہاں وہ زندگی کی کتنی ہی آسائشیں اور راحتیں ترک کرتا۔ اپنی آزادی اور زندگی تک سے ہاتھ دھو بیٹھتا سسپنس (بحوالہ مینکین) بتاتا ہے۔ کہ ایزنیک پروہت کی زندگی بے انتہا کٹھن ہوتی۔ اس کے فرائض میں فاقہ کشی اور نفس کشی کا بڑا عمل دخل تھا۔ خداؤں کی سنگدلی کے تصور نے بہتیروں کو شدید ترین جسمانی اذیتیں جھیلنے پر مجبور کیا۔ ''پروہت کے لیے منو کی ہدایت یہ ہے وہ پنج اگنی کی حدت برداشت کرے برسات کے دنوں میں کھلی جگہ میں رہے اور سردیوں میں گیلے کپڑے پہنے، کھال یا پھٹے کپڑے پہنے بال اور ناخن بڑھائے، مکان اور آگ کے بغیر گزارہ کرے، پیڑوں کی جڑیں اور پھل کھائے چپ رہے، زمین پر بچھونے کے بغیر سوئے، پیڑوں کی جڑ میں رہے۔ نہ جینے کی خواہش رکھے نہ مرنے کی متحررہ ساعت کا انتظار کرے۔ تلخ الفاظ صبر وتحمل سے سنے، کسی کی توہین نہ کرے اور ہر قسم کی نفسانی لذتوں سے محترز رہے۔

خداؤں تک رسائی پانے کے لئے بڑے بڑے جتن کرنے پڑتے۔ مینکین بتاتا ہے کہ کبھی خداؤں کا قرب حاصل کرنے کے لئے دشت کی ہوا کھانی پڑتی، کبھی پہاڑ پر چڑھنا پڑتا۔ کبھی

Marfat.com

مقدس جوہڑ میں گھسنا پڑتا۔اب خواہ وہ مگرمچھوں سے معمور ہی کیوں نہ ہو۔کبھی آتش فشاں پہاڑ کے دہانے کی خبر لینی پڑتی اور کبھی سانپوں کے نماروں میں گھسنا پڑتا۔پھر لطف یہ ہے کہ دوسروں کی نسبت زیر تربیت یا تربیت یافتہ جادوگر کو محولہ بالا خطرناک جگہوں پر نہ صرف بالعموم جانا پڑتا ہے بلکہ وہاں دیر دیر تک قیام کرنا پڑتا۔

مصر میں اسے ختنہ کی زحمت گوارا کرنی پڑتی۔قدیم ایام میں ختنہ ایک اچھبے کی چیز تھی اور صرف پروہتوں تک محدود تھی جو نوجوان جادوگر کے فرائض انجام دینے کی ٹھانتے ختنہ کرواتے۔

علاوہ ازیں جادوگر کو پرہیز گاری اور نیک چلنی کا بلند ترین معیار قائم کر کے دکھانا پڑتا وہ قبیلے کے تمام افراد سے علیحدہ اور ممتاز شخصیت ہوتا۔بقول مینکین ہر کہیں ہر زمانے میں مہذب اور وحشی اقوام میں پروہت سب سے الگ تھلگ ہوتا۔اپنی مراعات نیز تحفظ ذات کے پیش نظر بعض سخت کام کرتا اور کئی باتوں سے معذور ہو کر رہ جاتا۔حصول قوت کے ضمن میں مینکین عورت کے اتر ورسوخ کو نہیں بھولتا وہ بتاتا ہے۔

کہ ابتداء عورت کو بڑا قابل احترام مقام حاصل تھا اور وہ نہ صرف تن تنہا گھر کی مالک ہوتی بلکہ مرد کو تگنی کا ناچ نچاتی۔مرد امن اور جنگ ہر دو عہد میں کٹھن کام سرانجام دیتا۔عورت چولھے چکی سے چمٹی رہتی وہ بلاشرکت غیرے گھر کی ریاست کا نظام سنبھالتی اور کنبے پر راج کرتی۔اب اگر کوئی جادوگر بنتا تو اسے قبیلے کی عورتوں کے تعاون اور ان کی حمایت کی ضرورت ہوتی اس تعاون اور حمایت ہی کے بل پر وہ جادوگر بنتا اور پھر قبیلے کا سردار بن جاتا۔کوئی سردار کام نہ چلا سکتا اگر کوئی عورت اس پر ہنستی عورت ہی قبیلے کا سردار بنا جاتا، کوئی سردار کام نہ چلا سکتا اگر کوئی عورت اس پر ہنستی عورت ہی جادوگر کو اختیار دلاتی اور وہی اسے ذلیل وخوار کر کے تباہی کے غار میں دھکیل دیتی گھر پر رہے تو یہ خطرہ لاحق ہوتا کہ کہیں عورت نکال باہر نہ کرے اور پردیس جائے تو اس بات کا اندیشہ ہوتا کہ لوٹ کر آئے تو کہیں عورت گھر میں داخل ہونے سے نہ روک دے عورت کی پناہ مرد کی لاٹھی ہے۔عیسائیت میں مرد کی پناہ عورت کے بغیر ہے۔مرنے کے بعد برا حال ہوتا روح بے گھر، بے در فضا میں بھٹکتی پھرتی۔بے کل اور پریشان رہتی پھر عورت کی دعا اڑے آتی اس کے بطن

Marfat.com

میں سے یہ روح نئے بچے کے روپ میں جنم لیتی۔

الغرض جادوگر اقتدار واختیار کے بعد بھی چین نہ پاتا۔ ہر وقت ڈرتا کہ کہیں اس میں کسی قسم کی کمزوری نہ آجائے۔ اس کا علم اسے دھوکا نہ دے جائے اور پھر حریف اس کی کمزوری کا راز پا کر اسے ٹھکانے نہ لگا دے۔ اس سے زمام اختیار چھین کر قبیلے کی سلامتی کا ضامن نہ بن جائے اس سلسلے میں نیمی کے پروہت کا حال بیان کرنے کی ضرورت ہے جسے فریزر کی تحقیقات کا بنیادی کردار قرار دینا چاہیے فریزیر نے موت وحیات کی اس زبردست اور بے نظیر کش مکش کو آشکار کیا ہے۔ جس میں یہ مرد عظیم عمر بھر مبتلا رہا۔ یہی کشمکش GOLDEN BOUGH کی تخلیق کا موجب ہوئی۔

☆ نیمی کا جادوگر ☆

اطالیہ کا یہ پروہت نہایت حسین اور بہار آفرین خطہ ارض میں سکونت رکھتا۔ یہاں وہ دلفریب جھیل تھی جسے دیوی کی آرسی کہتے سچ تو یہ ہے کہ یہ دیوی کے لاثانی اور غیر فانی حسن کا عکس جمیں تھی اس کی ایک جھلک مصور کو مشتعل اور اس کے تخیل کو تاباں کر دیتی۔ پھر اس کے موقلم پر سنہری اجالے رقص کرنے لگتے جس کا ایک بار ادھر سے گزر ہوا۔ وہ عمر بھر لطف اٹھاتا اور اس کی دلاویزی کی یاد سے اپنا سینا گرماتا رہا قریب ہی دو اطالوی بستیاں یوں چپ پڑی رہتیں جیسے انہیں نیند آرہی ہو۔ اور پھر جادو کے نشے نے انہیں چت کر دیا ہو۔ یہاں کی زندگی میں بلمپت کا دھیما دھیما اثر پایا جاتا۔ غرضیکہ ماحول کا سکون آفریں طلسم ٹوٹنے سے قاصر تھا جھیل ہی کے پاس اطالوی ایوان اور ابھرتے ہوئے باغات کے تختے نظر آتے ان سے جاہ وجلال ٹپکتا کہیں اب بھی عظمت مآب دیوی یہیں مستور نہ ہو؟ تاہم یہاں کی فضا اس کی پرانی یادوں سے معمور ہے کبھی تو یہ ایک انوکھے واقعہ کی جگہ تھی۔ ایک المیہ تھا کہ بار بار یہاں دہرایا گیا اور یہ جھیل یونہی دیوی کے پرسکون چہرے کی طرح طمانیت کا اظہار کرتی رہی۔ جیسے اس کا اس پر کچھ اثر ہی نہ ہو جھیل کے شمالی کنارے پر جہاں اب نیمی کی بستی آباد ہے پہاڑوں کے دامن میں دیوی ارطمیز اینا یونانی ارطمیز کی

Marfat.com

پاک شجر گاہ اور خانقاہ تھی اس مقدس عبادت گاہ میں ایک مقدس پیڑ تھا جس پر رات گئے ایک سنجیدہ صورت انسان چڑھ بیٹھتا اور پھر حرکت کرتا دکھائی دیتا۔ بے کلی کے عالم میں گردوپیش یوں نگاہیں دوڑاتا رہتا جیسے دشمن پیچھے لگا ہو۔ ہاتھ میں برہنہ تلوار لئے رہتا، یہ ساحر دیوی کی خانقاہ کا پروہت تھا اور ایک ہم پیشہ انسان کا قاتل وہ اجنبی دشمن جو اس کا آرام حرام کئے رہتا ایک نہ ایک دن اسے قتل کرنے کے لئے آنکلتا۔ دراصل دونوں ہی ایک دوسرے کے بیری تھے دونوں جب آمنے سامنے آتے تو ان میں مقابلہ ہوتا۔ دونوں ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش کرتے۔

خانقاہ کا عجیب دستور تھا نیا امیدوار پرانے پروہت کو ہلاک کر کے ہی خانقاہ پر اپنا قبضہ جماتا اور پھر مقتول کی طرح زندگی اور موت کی شدید کشمکش میں مبتلا ہو جاتا پھر ایک دن اس کا توانا تر اور ہوشیار تر اجنبی حریف ادھر آنکلتا اور اسے ٹھکانے لگا کر خانقاہ کا پروہت بن جاتا۔ سال بہ سال سردی ہو یا گرمی خوشگوار موسم یا ناخوشگوار یہ پروہت خود اپنی نگہداشت کے فرض پر مامور رہتا اور جان کا خطرہ مول لے کر آنکھ جھپکاتا۔

☆ جادو کی بادشاہی ☆

یہ شخص جو ہر دم گرفتار بلا رہتا فقط پروہت ہی نہیں بلکہ بادشاہ بھی ہوتا لیکن دنیا شاید ہی کوئی تاجدار اس قدر بے قرار رہتا۔ ذرا سی غفلت ذرا سی کوتاہی اور تن آساں اسے اگلی دنیا میں پہنچانے کے لئے کافی ہوتی اور اگر کہیں وہ اتنے دن جی لیتا کہ بال سفید ہو جاتے تو پھر بھی اسے طبعی موت نصیب نہ ہوتی۔ سفید بال تو اور بھی قیامت لاتے اور اس کی موت کے فرمان پر مہر لگا دیتے۔ اس کے پجاری اور پرواس کے ہولناک انجام پر متاسف ہوتے جب رحمدل اور شریف النفس زائرین خانقاہ پر اس کی زیارت کرتے تو اس کے انجام کے خیال سے انہیں جھیل کا پرکیف منظر تروتازہ نظر آتا۔ دیوی کی آرسی پر جھلملاتی اور ناچتی ہوئی سنہری کرنیں بے آب معلوم ہوتیں اور پھر جب خزاں میں پیڑوں سے پتے جھڑتے تو یوں محسوس ہوتا جیسے یہ صرف مرنے والے ہے۔ سال کا مرثیہ ہی نہیں گا رہے بلکہ پرانے پروہت کی موت اور نئے پروہت کے تاریک مستقبل پر بھی اظہار افسوس کر رہے ہیں۔ ہوا ٹنڈ منڈ ٹہنیوں کو تھپڑ مارتی اور قہقہے لگاتی گزرتی پھر جب سورج دیوتا

Marfat.com

ڈوبنے لگتا اور دھند لکے آجاتے اور ہر طرف تاریکی پھیل جاتی تو یہی پروہت آپ اپنا پاسبان بن کر، تلوار سنبھالے نہایت بے تابی سے ادھر ادھر ٹہلتا نظر آتا یہ دیوی کا محبوب ہے اس پر دیوی کا سایہ ہے لیکن کیسی قسمت ہے اس کی؟ چین اس پر حرام ہے موت اس پر ارزاں ہے۔

نیمی کے پروہت کو قتل کرنے کا طریقہ بھی غیر معمولی تھا کسی کو خانقاہ مقدس پیڑ کی شاخ زریں توڑنے کی اجازت نہ ہوتی فقط مفرور غلام ہی اسے توڑنے کا مجاز ہوتا۔ اگر یہ مفرور غلام شاخ زریں توڑنے میں کامیاب ہو جاتا تو پروہت سے لڑتا اگر اسے ہلاک کرتا تو اس کی گدی سنبھالتا۔

بروئے روایت قتل کی یہ رسم اوریستیز سے وابستہ ہے یہ شخص المیون کے فاتح اور ہیلن کو دشمن کے پنجے سے چھڑانے والے یونانی سپہ سالار ایگیمینون کا بیٹا تھا۔ اس کی ماں کلائی تیم نیستر نے ایگیمینون کو قتل کیا یہ عورت ہیلن کی بہن اور اس کے شوہر کی بھاوج تھی یشینز۔ اپنی قاتلہ ماں کو قتل کیا اور باپ کے خون کا بدلہ لیا کہتے ہیں کہ اوریستیز نے شاہ تھوس کو ہلاک کیا اور اپنی بہن کے ہمراہ اطالیہ میں بھاگ آیا وہ اپنے ہمراہ لکڑی کے گھٹے میں دیوی کی مورتی چھپا لایا اسی نے نیمی میں دی اینا کی پوجا کی۔

نیمی کے پروہت کا قاتل بھی مفرور ہوتا۔ اس کا فرار اوریستیز کے فرار سے مشابہ ہے۔

یہ پروہت دیوی کی پوجا اور دوسری ریتوں میں رسموں میں امامت کے فرائض ادا کرتا یہ پوجا اور ریتیں رسمیں جادو سے متعلق ہوتیں۔

☆فن اور تکنیک☆

اس تمام گفتگو کا ماحصل یہ ہے۔

جادو کے توسط سے ہم کائنات اور حیات میں داخل ہوئے۔ جادو ہی کی مدد سے تسخیر و تالیف کی قوت مانا ملی۔

مانا کا عامل اسی وقت تک زندہ رہتا جس وقت تک اس کا جادو سر چڑھ کر بولتا۔

بین السطور میں مذہب کا تقابلی مطالعہ بھی آگیا ہے۔

اب اس امر کی ضرورت ہے کہ جادو کے فنی پہلو اور اس کی تکنیک پر روشنی ڈالی جائے۔ اس

Marfat.com

ضمن میں فریزر کی توجیات اور تصریحات اساسی درجہ رکھتی ہیں فریزر نے نہایت وضاحت کے ساتھ مسئلے کے عملی پہلو کو صحیح خطوط پر سوچا ہے اور ایسے نتائج خذا کئے ہیں جنہیں دوسرے انسانیات دانوں نے تسلیم کیا ہے ہم بھی فریزر کے مکتب خیال سے استفادہ کرتے ہیں۔

جادو کی تکنیک دو شعبوں میں منقسم ہے۔

پہلی قسم کو سحر بالمثل کہتے ہیں اس مین جادو کا عمل اپنے نتیجے سے ہم آہنگ ہوتا ہے نتیجہ اپنے سبب کی مانند ہوتا ہے نظریاتی اعتبار سے اس کی انساس قانون مماثلت پر ہے۔

دوسری قسم کو سحر لمسی کہتے ہیں اس کا عامل سمجھتا ہے کہ ایک بار جب انسان ایک دوسرے کے چھولیں تو الگ ہونے پر بھی ان کا تعلق منقطع نہیں ہوتا اور وہ ایک دوسرے پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتی ہیں اس کی اساس ''قانون لمس'' ہے۔

فریزر کی رائے میں اولین دور کے انسان نے جادو کو بطور فن اختیار تو کیا لیکن وہ اس کی عملی کیفیت اور اپنے ذہنی عمل سے آگاہ نہ ہوا۔ وہ ان ذہنی قاعدوں کا تجزیہ نہیں کرتا جن پر اپنے عمل کی بنیاد رکھتا ہے اس حد تک فریزر کی بات درست ہے کہ بندہ ازل ہم سے بڑھ کر نفسیاتی دان نہ تھا اور وہ اپنی ذات اپنی ذہنیت کیفیات اور اپنے نفسیاتی حالات کو ہم سے بہتر نہ سمجھا اس کے پاس تجربے اور تیقن کی صرف برائے نام پونجی تھی البتہ توہمات وقیاسات سے خزانے بھرے پڑے تھے۔ اس نے اسی بناء پر زندگی اور کائنات کو توہمات اور قیاسات کے روپ میں ڈھال لیا اسی کو ہم نے شعری صداقت کہا ہے اس کا سلوب فکر اس شاعر دمصور سے ملتا جلتا تھا۔ جو حقیقت اشیاء کا سائنسی روشنی میں تلاش کرنے کی بجائے تخیل وتصور اور توہم کے سہارے آگے بڑھتا لیکن یہ بات نہ بھولنی چاہئے کہ وہ ذہنی طور پر بالکل کورا نہیں تھا اس کا دماغ ایک لحاظ سے تو بہت زرخیز تھا اس نے جادو ایجاد کیا دیومالا کی ایسی چیستاں تیار کی جسے ہم تیار کرنے سے قاصر ہیں اس نے جادو کے نظریے تراشے اور عملیات کی راہ نکالی ریت اور دیگر سحریاتی اعمال ومشاغل کی ایجاد واختراع سے پہلے اسے جادو کی افادیت کا وجدان اور عرفان ہوا پہلے اس نے جادو کی ماہیت کے متعلق کوئی عندیہ قائم کیا اور پھر عملی اقدام کیا۔ کچھ علم اس نے خود پایا اور کچھ اسے بزرگوں سے میراث میں ملا۔

Marfat.com

جادو مکتب و مدرسہ کی چیز نہ تھا اس کے عالم درس وتدریس کا سلسلہ جاری کرتے۔ وہ تو صرف ریت میں رہبر کے کام کرتے یہ ریت اجتماعی اور قبائلی سحری تھا اس کے باقی لوگ عام پجاری اور دیوتا کے عقیدت مند کی حیثیت رکھتے وہ جادوگروں کی ہدایت پر عمل کرتے۔

جادوگر خود ہی عامل ہوتا خود ہی عالم دراصل اس کے پاس علم کم ہوتا اور عمل زیادہ کسی صورت معلم سحریات نہ ہوتا۔ ویسے موت اور زندگی کے متعلق لوگوں کے شکوک وشبہات ضرور رفع کرتا اور عام بحث میں حصہ لیتا لیکن جادو کے اسرار واموز کا انکشاف نہ کرتا۔

فریزر نے عملیات کی جو دو قسمیں کی ہیں ان کا تعلق تسلسل خیال سے ہے۔ ایک میں مماثل خیالات پائے جاتے ہیں اور ایک میں مربوط و متصل خیالات اولالذکر سحر بالمثل کی اساس ہیں اور موخرالذکر سحر لمسی کی۔ ان دونوں قسموں کو پیش نظر رکھ کر جادو کی ماہیت پر غور وفکر کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ اس میں بین خرابی پائی جاتی ہے۔ جہاں یہ سمجھنا غلط ہے کہ ہم شکل ہم رنگ اور مشابہ اشیاء یکساں ماہیت رکھتی ہیں وہاں یہ خیال بھی درست نہیں کہ جو اشیاء کبھی متصل تھیں الگ ہونے کے بعد باہمی رشتہ قائم رکھتی ہیں۔

جادوگر عملی طور پر ان میں امتیاز نہ کرنا بلکہ حسب ضرورت دونوں قسموں کو غلط ملط کر کے کام چلاتا۔

جادو کی ترویج، قبولیت اور مقبولیت اثر انگیزی اور اس کے عروج زوال کی بابت یہ بات ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ لوگ ایک مخصوص معاشرے میں، ایک ذہنی دور اور مخصوص رجحات کے باعث جادو پرست تھے۔ ان کا شعور جادو کی تاثیر کا قائل تھا اس مخصوص زمانے ہی میں جادو چل سکتا یہ لوگوں کی خاص ذہنی تربیت اور کیفیت ہی کا نتیجہ تھا کہ جب جادوگر کسی کی موت کا حکم سناتا تو وہ بھلا مانس کچھ اس بری طرح خائف اور بددل ہو جاتا کہ معینہ ساعت آتے ہی چپ چاپ ہو جاتا جادوگر نے قبیلے کی نبضوں اور معاشرے کے اعصاب کو اس حد تک زیر کر دیا تھا کہ اس کے اشاروں پر آدمی مرتا اور جیتا۔

☆جادواور دقیانوسی باتیں☆

آج بھی دیکھیں تو یہ حال ہے کہ لوگ ایک دوسرے کی شخصیت سے مانوس، متاثر، مرعوب، خائف اور محسور ہو جاتے ہیں بڑے لوگ اپنی فہم وفراست ہوشیاری چالاکی قوت ارادی اور قوت روحانی کے باعث اپنے سے کمتر لوگوں کے دل میں گھر کر لیتے ہیں ایک طرف انہیں ڈھارس ملتی ہے ان میں اعتماد پیدا ہوتا اور شکستہ دلی دور ہوتی ہے کبھی کبھی براہ راست تعلق قائم کرنے اور ملنے جلنے سے چھوٹوں پر بڑوں کا اثر پڑتا ہے اور کبھی کبھی دوسروں کی زبانی، تبلیغ وتشہیر کے باعث غائبانہ طور پر اثر پڑتا ہے حسن بھی ایک سحری طاقت ہے حسن خواہ مناظر قدرت میں ہو کسی حیوان میں ہو یا انسان میں سحر انگیز اثر رکھتا ہے محبت اسی اثر کا منطقی نتیجہ ہے دنیا نے محبت سے بڑا جادو آج تک ایجاد نہیں کیا۔اس کے زیر اثر آدمی جنون انگیز حالت کو جا پہنچتا ہے اور کبھی کبھی محبت کی ناکامی میں جان گنوا بیٹھتا ہے اثر اندازی اور اثر میری ازل سے آدمی کی خو میں داخل ہیں جادو اور قلوب کی تسخیر وتالیف کا اسلوب ایک ہی ہے کوئی جادو سے دل موہ لیتا اور کام نکالتا ہے اور کوئی پیار سے اسی بناء پر جادو کا نہایت اہم شعبہ اصول تالیف پر قائم ہے سحر بالمثل اور سحر لمسی اسی کی دو شاخیں ہیں پہلی شاخ کو ہومیو پیتھک میجک بھی کہتے ہیں۔

ت ایک چیز تک ایک ایسے وسیلے سے منتقل ہوتی ہے جسے ہم

Marfat.com

ان دونوں شاخوں کوآسانی تالیفی سحر کے عمومی نام کے تحت سمجھا جاسکتا ہے کیونکہ دونوں میں یہ قیاس کارفرمارہتا ہے کہ مخفی تالیفی قوت ہمدردی کے باعث اشیاء دور کی اشیاء پراثر انداز ہوتی ہے حسی قوت ایک چیز تک ایک ایسے وسیلے سے منتقل ہوتی ہے جسے ہم ایتھر کی شکل میں سمجھ سکتے ہیں۔

سحر بالمثل میں عملی اقدام اور نتیجے میں مماثلت ہوتی ہے ہٹن ویسٹر بتاتا ہے کہ افریقہ کے لوگوں کا ذہن ایسا ہے کہ وہ بے میل چیزوں اور ناجنس میں بھی بلاتکلف تعلق اور مماثلت دریافت کر لیتا ہے افریقہ کا توہم پرست سمجھتا ہے کہ رنگ رنگ پراثر انداز ہوتا ہے کالی بھیڑ اور کالا دھواں مینہ سے لدی پھندی کالی بدلیاں لاتا ہے۔[1]

[1] (ہمارے یہاں برسات کے ایام میں جھڑی لگتیے ہی بچے توے کی کالک منہ اور بدن پر مل کر گھروں سے باہر نکل آتے اور چلا چلا کر کہتے ہیں اللہ یہاں مینہ برسا ان کی یہ حرکت افریقہ کے لوگوں کی حرکت کے مماثل ہے)

ہم شکل اور ہم شبیہ اشیاء ایک دوسرے پراثر انداز ہوتی ہیں چنانچہ چیچک کے مریض کے گلے میں منکا کے دانوں کا ہار ڈال دیا جاتا تا کہ بڑے بڑے دانوں کی بجائے چھوٹے دانے نکلیں جدائی کی نقل کرنے سے جدائی پیدا ہوتی شادی شدہ کے جنسی جذبے کی جنوں خیزی سے بیماریاں بڑھتیں اور درندوں کی بہیمانہ خصلت میں اضافہ ہوتا[2]

[2] (بقول مینکین ۔مذہب بلکہ جادو کی پوری تاریخ اجسام واجاد کی کہانی ہے جنہیں اس بناء پر مماثل سمجھ لیا جاتا ہے کہ یہ ایک ہی نوع سے ہیں اور ایک ہی قسم کے حادثات کا شکار ہوتی ہیں اس ضمن میں اپنی بات واضح کرنے کے لئے مینکین نے سپی کے پادریوں کی مثال دی ہے جو مذہبی ریتوں میں اس خطرے سے شراب استعمال نہ کرتے کہ کہیں شراب کا دیوتا مسلط نہ ہو جائے اور وہ شراب کے مشابہ کو کالا استعمال کرتے یہ دونوں مشروبات ہم رنگ ہیں۔)

نئے مکانوں کے فرش تلے بیج دبا دیئے تا کہ زرخیزی میں اضافہ ہو۔

دشمن کو ہلاک کرنے کی نیت سے اس کا پتلا بنا کر تباہ کر دیا جاتا۔اگر محض اذیت دینا مقصود ہوتا تو پتلے کو مطلوبہ قسم کی اذیت دی جاتی۔آج سے ہزاروں سال پہلے ہندوستان ،بابل ،مصر، یونان

اور روما کے لوگ نیز آج کل آسٹریلیا، افریقہ اور سکاٹ لینڈ کے مکار اور بدخواہ بربریت پسند اس اصول پر عمل پیرا ہیں۔ شمالی امریکہ کے قدیم باشندوں کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ ریت، راکھ یا مٹی پر مطلوبہ آدمی کی تصویر کھینچتے ہیں یا پھر کسی بھی چیز کو مطلوبہ آدمی کے مترادف سمجھ لیتے ہیں۔ اسے نوکیلی چھڑی چبھوتے یا حسب ضرورت کسی دوسری قسم کی اذیت پہنچاتے ہیں۔ سمجھتے یہ ہیں کہ مطلوبہ آدمی کو اذیت پہنچا رہے ہیں۔ مثلاً اوجنوے انڈین جب کسی کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو اس کے سرپ بادل میں سوئی کھبوتا یا پھر اسے تیر مارتا ہے۔ اس کا دشمن اسی آن جسم کے نشان زدہ حصے میں تکلیف محسوس کرتا ہے۔ اگر وہ دشمن کو جان ہی سے مار ڈالنا چاہتا تو پتلے کو جلا یا دفنا دیتا۔ ساتھ ساتھ جادو کے منتر بھی پڑھتا۔ اسی طرح پیرو کے قدیم قبائل چربی بیں اناج ملا کر اس آدمی کا پتلا بناتے۔ جس سے وہ نفرت کرتے یا خوف کھاتے اور پھر اس راستے میں جا کر جلا دیتے جدھر سے مطلوبہ حریف کا گزر ہوتا۔ اس کو وہ رُوح جلانے کا عمل کہتے۔"

ملایا کے لوگ دشمن کے کٹے ہُوئے ناخن سر کے بال یا ابرو کے بال، تھوک یا اس کے بدن سے الگ ہونے والی ہر چیز حاصل کرتے۔ سب کو شہد کی مکھی کے متروک چھتے کی موم میں ملاتے اور ان سے پُتلا بناتے۔ سات دن تک اسے چراغ پر رکھ کر سلگاتے۔ ساتھ ساتھ یہ کہتے جاتے۔

میں جسے سلگا رہا ہوں وہ موم نہیں۔

یہ تو فلاں شخص کا دل، جگر اور اس کی نلی ہے جسے میں سُلگا رہا ہوں۔ ساتویں دن پُتلے کو جلا دیتے دشمن مر جاتا۔

محولہ بالا مثال میں جادو کے دو نو شعبے۔ سحر بالمثل اور سحر لمسی باہم مل گئے ہیں۔[1]

[1] بقول ویسٹر اشیاء اور اجسام کی صفات کے الگ ہونے سے اجزاء میں بھی پائی جاتیں۔ آدمی کی جملہ صفات ہر اس شے میں پنہاں رہتیں جو اس سے واسطہ رکھتی نہ صرف بال، دانت اناخن، خون پسینہ اور بول و براز ہی میں متعلقہ آدمی کے جسم کی صفات پائی جاتیں۔ بلکہ آواز سایے عکس نام نشان قدم نیز کھانے کپڑوں۔ آوزاروں ہتھیاروں اور دوسری چیزوں میں بھی یہ نظریہ توسیع ذات کی اساس پر قائم تھا۔

Marfat.com

ایک جزیرے کے لوگوں نے ایک نامور اور جری سپاہی کا پسینہ بدیں غرض پی لیا کہ ان میں اس کی قوت آجائے انہوں نے اس کے ترشے ہوئے ناخن کھانے میں ملا کر کھائے بعض قبائل کے لوگ آدمی کو کھانا چرا کر اپنے کتے کو کھلا دیتے۔ اور یوں اس آدمی کی غضبنا کی کتے میں منتقل ہو جاتی جو زیادہ تندی اور سرگرمی سے سور کا شکار کرتا۔ بورنیو کے لوگ سمجھتے کہ شیر کا دانت قبیلے کے سردار کو دیا جائے تو وہ دوست بن جائے گا تحفہ دینے والے سے اچھا سلوک کرے گا اور اگر ایسا نہیں کرے گا تو اسے شیر ہڑپ کر لے گا۔ سردار اس حقیقت سے بے خبر نہ تھا۔

ناگا قبائل کا دستور تھا کہ اپنی کوئی چیز مثلاً کپڑا یا خنجر بیچتے تو کپڑے میں سے ایک دھاگا اور خنجر کا ذرا سا حصہ جھاڑ کر رکھ لیتے تا کہ خریدار کے پاس سالم چیز نہ جائے کیونکہ سالم چیز پر جادو چل سکتا تھا۔

گولڈ کوسٹ کی قام گا کے نزدیک نہانے دھونے کے اسفنج میں آدمی کی شخصیت اس حد تک شامل ہوتی کہ اس پر آسانی سے کالا علم کام کرتا۔ ایک قبیلے کے سپاہیوں کا یہ حال تھا کہ آدمی کی کھوپڑی سے پیالے کا کام لیتے اور سمجھتے کہ یوں مردے کی صفات ان میں پیدا ہو جائیں گی۔ جنوبی الاسکا کے لوگ تیز دوڑنے والے کا پاجامہ پہن لیتے۔ ان کا خیال تھا کہ یوں وہ بھی تیز دوڑنے لگیں گے اس میں اپنے کپڑوں میں چولھے کے پرانے پتھروں کے ریزے ٹانک لیتے تا کہ عمر دراز پائیں پتھر کی خاصیت ظاہر ہی ہے وہ آگ کا مقابلہ کرتا۔)

اگر دشمن کو اندھا کرنا مقصود ہوتا تو شہد کی مکھی کا خالی چھتہ لے کر اس میں سے موم نکالتے اور ایک قدم کے برابر دشمن کی نعش بناتے۔ آنکھ میں سُوئی چبھو دیتے یہی سُوئی پیٹ سر یا چھاتی میں چبھوتے جہاں جہاں چبھوتے وہیں وہیں درد ہونے لگتا پھر اگر ہلاک کرنے کی ضرورت پڑتی تو اسے سر سے پیچتک چیر دیتے۔ نعش کی طرح کفناتے اور پھر مردوں والی دعا مانگتے۔ پھر اس راستے میں ایسی جگہ دفناتے جسکی نسبت یقین ہوتا کہ دشمن پھلانگ کر جائے گا۔ اس نیت سے کہ قاتل کے سر خون نہ چڑھے وہ یہ کہتا ہے

میں اسے دفن نہیں کر رہا

Marfat.com

اسے تو فرشتہ دفنا رہا ہے۔

یوں ہلاکت کی ذمہ داری سب سے بڑے فرشتے کے شانوں پر پڑتی جو اسے جھیلنے کی سب سے زیادہ صلاحیّت رکھتا۔

ہٹن ویسٹر کے الفاظ میں اسے شبیہی سحر کہہ سکتے ہیں ،اسمیں بُت ،پتلا یا کرئی ایسی شبیہ استعمال کی جاتی ۔جو حریف کا نمائندہ سمجھی جاتی ۔کبھی تو بُت یا پُتلے میں حریف سے بہت دور کی مشابہت ہوتی اور کبھی مطلقاً مشابہت نہ ہوتی ۔کسی چیز کو اصل کی نقل سمجھ لیا جاتا۔درحقیقت تو جادو گر کا ارادہ رنگ لاتا اور اسکی قوت کام کرتی ۔وہ اپنے سامنے ایک نشان سا رکھ کر مطلُوبہ شخص پر وار کرتا۔یہی اصُول بُت پرستی میں کارفرما ہے۔پجاری دیوتا کی مُورتی یا تصویر سامنے رکھتا ہے اور پھر اظہار عقیدت کرتا ہے۔منتر اور بھجن گاتا ہے۔مراد مانگتا اور عظیم وتکریم کرتا ہے اسلام نے یہ پردہ چاک کیا،اور خالق سے براہ راست تعلق قائم کرنا سکھایا۔

☆سفلی علم اور پتلے بنانا☆

ویسٹر بتاتا ہے کہ کالا علم جاننے اور عمل میں لانے والے بُت اور پتلے سے بکثرت کام لیتے اور اسی کے ،لیے اثر بد اصل آدمی تک منتقل کرتے ۔وہ ان میں کئی سحری طریقے مجتمع کر لیتے آسٹریلیا کے ایک حصّے میں جادوگر متعلقہ دشمن کی شکل پتھر پر بناتا۔اس مین کنگرو کے اعضار مثل ناک،کان،پاؤں اور عضو شامل دکھاتا تصویر کشی کے دوران میں شبیہ سے کہتا جاتا۔''تم فلاں شخص کو ہلاک کرو گے۔''پھر وہ دشمن کا نام پکارتا۔پھر پتھر کے نیچے آگ روشن کرتا۔اس سے پتھر تپ کر تڑخ جاتا۔دشمن خواہ کتنے ہی فاصلے پر ہوتا جادوگر کو خبر ہوتی کہ وہ درد وکرب کے مارے چیخے چلائے گا۔اس کا بدن سوج جائے نکسیر پھوٹ پڑے گی۔کہنیاں الگ ہو جائیں گی۔ناخن پھٹ جائیں گے۔جلد اور خیصے الگ ہو جائیں گے۔سال بھر وہ شدید عذاب میں مبتلا وہ کر مر جائے گا ۔اسے کوڑہ کی موت سے پالا پڑتا۔ان کے عزیز واقارب سمجھ جاتے کو یہ حریف قبیلے کے کسی رُکن کی کارستانی ہے اور پھر وہ بھی درپے انتقام ہو جاتے۔

عملی جادو میں پُتلوں ، بتوں اور شبیہوں کے ذریعے بدوں اور بدکاروں کی مٹانے کا عام

Marfat.com

دستور تھا۔ کبھی کبھی کوئی شے سامنے نہ ہوتی بلکہ محض اس کا تصور کرلیا جاتا اور پھر عمل کیا جاتا۔ چنانچہ ایک جگہ جادوگروں کا قاعدہ تھا۔ وہ سوفر سنگ پر بیٹھے ہوئے حریف جادوگر کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے اس کے خیالی پیکر سے کام لیتے۔ اس کی ترکیب یہ تھی کہ عامل پہلے اپنے طلسم اور تعویذ تیار کرتا اور انھیں چرمی تھیلے میں رکھتا۔ پھر وہ دو چھڑ الیتا اور انھیں پوری قوت سے زمین میں ٹھونکتا۔ جدھر دشمن ہوتا ادھر کو انھیں قدرے جھکا دیتا۔ پھر کہتا ''یہ رہا اس کا سر''۔ زاں بعد وہ ایک گہرے گڑھے میں کود پڑتا! اور ایک چھڑ پر زور سے تلوار کا وار کرتا۔ طلسم! اور تعویذ کا تھیلا تھامے رہتا۔ بالآخر گڑھے میں سے نکل کر تماشائیوں کے روبرو آتا اور خون آلود تلوار نیچے پھینک دیتا، برملا اعلان کرتا کہ دشمن مہلک طور پر زخمی ہوا ہے اور بہت جلد مر جائے گا۔

پتلوں کے وسیلے سے صرف دشمن ہی کو تباہ و برباد نہ کیا جاتا۔ بلکہ ان سے نیک کام بھی لئے جاتے۔ ان کے ذریعے بے اولاد عورتوں کو اولاد ملتی۔

سماٹرا میں دستور تھا کہ بانجھ عورتیں بچے کا پتلا بنا کر گود میں ڈال لیتیں اور گمان کر لیتیں کہ ان کی گود ہری ہو جائے گی۔ ایک اور مقام پر بے اولاد عورت اپنے یہاں کسی ایسے مرد کو بلاتی جو بہت بڑے کنبے کا باپ ہوتا وہ عورت کی طرف سے رب اشمس سے دعا مانگتا عورت سرخ سوتی کپڑے کی گڑیا ہاتھوں میں اس انداز سے تھام لیتی جیسے بچے کو دودھ پلا رہی ہو۔ پھر مرد ٹانگ سے مرغی کو پکڑ کر عورت کے سر پر اٹھائے رہتا، اور رب اشمس سے کہتا۔

اے اپولیرو! مرغی کام میں لا: ایک بچہ پھینک دے، نازل کر دے۔ میں تجھ سے عرض کرتا ہوں۔ التماس کرتا ہوں۔ میرے ہاتھوں اور میری گود میں ایک بچہ گرا دے۔ نازل کر دے:

پھر وہ عورت سے پوچھتا۔ کیا بچہ آ گیا؟'' عورت کہتی۔'' ہاں، وہ پہلے ہی سے دُودھ پی رہا ہے۔''

پھر وہ خاوند کے سر پر مرغی لے جاتا اور کچھ منتر بڑبڑاتا پھر گھریلو قربان گاہ پر مرغی کو ذبح کر دیا جاتا۔ دیت ختم کرنے کے بعد گاؤں میں خبر پھیلا دی جاتی کہ عورت بستر پر جا پڑی ہے۔ اس کی سہیلیاں اور اڑوسنیں پڑوسنیں مبارک دینے آتیں۔

Marfat.com

قربانی اور منتر سے ریت میں نہ صرف اثر انگیزی پیدا کی گئی بلکہ اس کی صحت میں بھی اضافہ کیا گیا۔ یہاں جادو کو مذہب کی پٹ دی گئی اور اس کی تاثیر بھی بڑھائی گئی، کہیں کہیں ایسا بھی ہوا کہ مذہب کی آمد پر جادو بالکل مٹا نہیں بلکہ دونوں میں سمجھوتہ ہو گیا یوں ملی جلی ریتیں رسمیں جاری ہوئیں۔

☆ جادو اور مردے ☆

جادو صرف زندوں کے سود و بہبود ہی کے لئے نہیں تھا بلکہ مردوں کو بھی اس سے فائدہ پہنچایا جاتا۔ کیلینجارو کی پہاڑیوں میں اگر کوئی نوجوان ختنہ کروائے بغیر مر جاتا تو وہ نہ تو اپنے آباواجداد کے گروہ میں شامل ہوتا اور نہ روحانی دنیا میں شادی کر پاتا۔ اس کی مصیبت ٹالنے کے لئے جادو آڑے آتا۔ یہی ہر مرض کی دوا تھا علامتی طور سے ختنہ کی رسم ادا کی جاتی۔ اس ضمن میں کیلے کی کلی لیتے جو نوجوان کے مترادف ہوتی۔ اس کے سرے کو تراش دیتے گویا نوجوان کا ختنہ ہو گیا اور اب وہ اگلی دنیا میں مزے سے اپنے آباواجداد سے مل کر رہے گا اور شادی کرے گا۔ اگر بات لڑکی کی ہوتی تو کلی کے بجائے کیلا لیتے اوا سے تراشتے پھر ایک ننھا سا گھروندہ بنا کر اس میں کیلا رکھ دیتے اور سمجھتے کہ رواج کے مطابق خود لڑکی کو اس کے گھر میں الگ بند کر دیا ہے تا کہ اچھی ہونے تک وہیں رہے۔

کیلنجاؤ کی ان رسوم میں کیلے کی کلی کو لڑکے اور کیلے کو لڑکی کا نمائندہ تصور کیا گیا ہے۔ وہ آغالیکہ اصل اور نقل میں کوئی مشابہت نہیں جادوگر کو کچھ بھی مل جائے وہ اس بناء پر اپنا عمل کر دیتا ہے مشابہت کے بغیر بھی ذہنی طور پر اصل اور نقل میں ربط قائم کر لیا جاتا۔

میکسیکو کے لوگ افزائش نسل کی خاطر اپنے گھریلو جانوروں کے پتلے بناتے، گائے، کتے یا مرغی کے ان پتلوں کو غار میں رکھ آتے۔ کیونکہ غار ہر قسم کی دولت کا سرچشمہ ہے اس طرح ان کے پالتو جانوروں میں اضافہ ہوتا۔

بورنیو میں سحر بالمثل کی ایک دلچسپ ڈرامائی ریت مروج تھی فریزر راوی ہے کہ جب کسی عورت کو دردِ زہ ہوتا تو اس کے یہاں دو سیانے جاتے ایک عورت کے پاس پہنچتا اور ایک باہر رہتا

Marfat.com

اندر والا سیانا عورت کی مدد کرتا اور باہر والا حاملہ عورت کا کردار ادا کرتا وہ پیٹ سے بڑا سا پتھر باندھ لیتا جو جٹین کی علامت ہوتا۔

اندر والا سیانا جو جو کچھ کرتا اور عورت کی جیسی جیسی حالت ہوتی چلا چلا کر اپنے ساتھی کو بتاتا جاتا باہر والا سن سن کر ویسی ہی اپنی حالت کرتا اور اصل کی نقالی کرتا جاتا جب تک بچہ پیدا نہ ہوتا یہ ناٹک جاری رہتا۔

متبنے بنانے کی رسم بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے کہا جاتا ہے کہ اس کی ابتداء رب الارباب زیوس سے ہوئی اس نے اپنی حاسد بیوی ہیرا دیوی کو اس بات پر آمادہ کیا کہ نامور یونانی زعیم ہیراکلیز کو متبنے بنالے دیوی مان گئی چنانچہ اس نے یوں رسم ادا کی کہ پہلے لیٹ گئی اور پھر اس نے ہیراکلیز کو چھاتی سے لپٹایا اور پھر اسے اپنے کپڑوں کے اندر سے گزار کر نیچے گرایا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اس کے یہاں بیٹا پیدا ہوا ہے یوں وہ متبنے بن گیا اس کے بعد یونان میں یہ رسم رائج ہوگئی یہی رسم عہد حاضرہ میں بعض ترکوں اور بلگیریوں میں بھی رائج ہوئی متبنے کو اصل بیٹوں کے حقوق حاصل ہوتے جن کے یہاں اولاد نہ ہوتی وہ متبنے بنالیتے۔

☆ بچوں کو گود لینے کی عجیب وغریب رسم ☆

ایک اور قوم میں متبنے بنانے کی رسم ذرا مختلف انداز سے کی جاتی جو عورت کسی بالغ لڑکے یا لڑکی کی بیٹا یا بیٹی بنانا چاہتی وہ برسر عام اونچی نشست پر جا بیٹھتی پھر موسومہ بیٹا یا بیٹی پیچھے سے اس کی ٹانگوں کے نیچے سے گھسٹ کر یوں باہر آجاتا، جیسے اس کے بطن سے نکلا ہو۔ پھر اسے پھول مارتے اور عورت کے ساتھ باندھ دیتے یونہی بندھے کے بندھے دونوں گھر تک جاتے اور لوٹ کر تماشائیوں تک آتے رسمی بیٹے بیٹی کا بڑا خیال رکھا جاتا۔ انہیں زک پہنچانا اصل بیٹے بیٹی کو زک پہنچانے سے بھی بدتر جرم تصور کیا جاتا۔

قدیم یونان میں اگر کسی مفقود الجز کا سراغ نہ ملتا اور اسے کسی غلط اطلاع پر مردہ تسلیم کرلیا جاتا اور مردوں کی غائبانہ رسمیں ادا کردی جاتیں تو اس کی آمد پر اس وقت تک اسے زندہ نہ مانا جاتا جب تک وہ دوبارہ پیدا ہونے کی رسم ادا نہ کرتا۔ اس حالت میں نہ وہ کسی سے مل جل سکتا اور نہ

Marfat.com

معاشرے کا رکن سمجھا جاتا۔ دستور کے مطابق پہلے اسے عورت کی گود میں گزارتے پھر نہلاتے دھلاتے کپڑے پہناتے اور پھر دایہ کے حوالے کر دیتے۔

سحر بالمثل کی اور بھی ان گنت مثالیں ہیں ہر قبیلے اور قوم نے اصول محاثلت کے موجب ریتیں اور رسمیں وضع کر لیں سب ایک ہی نمونے کی ہوتیں ایک قبیلے کے سپاہیوں کا قاعدہ تھا کہ جب جنگ کی مہم پر نکلتے تو کہتے آرا مچھلی کی کاٹ ہی ٹھیک ہے یوں وہ خود کو آرا مچھلی کا مثیل گردانتے اور امید رکھتے کہ محاذ پر ان کی تلوار دشمنوں کو یوں کاٹتی چلی جائے گی جیسے سمندر میں آرا مچھلی دوسری مچھلیوں کو کاٹتی چلی جاتی ہے۔

چیرو کی قبیلے کا فرد جاڑے پالے میں جانے سے پہلے راکھ پر پاؤں ملتا۔ اور ایسے منتر پڑھتا جن کی مدد سے اس میں بھیڑیے، ہرن یا لومڑ کا وصف پیدا ہو جاتا۔

یہ جانور جاڑے پالے کا بہت عمدگی سے مقابلہ کر لیتے اصول مماثلت کا لحاظ رکھتے ہوئے وہ جس جانور سے متعلق منتر پڑھتا اس کی آواز نکالتا اور اس کی حرکات کی نقل اتارتا[1]

یوں منتر بھی اصول مماثلت سے مطابقت رکھتے اور وہی نتیجہ پیدا کرتے جس کی ان میں خواہش بیان کی جاتی۔

☆ جادو سے علاج ☆

جادو امراض کے دفیے کے لیے بھی برتا جاتا۔ چنانچہ عہد قدیم میں ہر کہیں سحری دستور العلاج کی بنیاد رکھی گئی۔ ساحر طبیب قبیلے کی صحت اور توانائی کا ذمہ دار ہوتا وہی تشخیص مرض کرتا، وہی علاج کرتا۔ وہ بیک وقت ادویہ اور عملیات سے کام لیتا۔ اس کے نزدیک ادویہ کہ جڑی بوٹیاں ہوتیں۔ سحری تاثیر رکھتیں۔ انفرادی اور اجتماعی امراض۔ دونوں ہی کا علاج ساحر طبیب کرتا۔ وہی وباؤں کا سبب دریافت کرتا اور پھر اپائے کرتا۔ اس کی بہت عمدہ مثال یونانی دیو مالا کی ایک لوک کہانی میں ملتی ہے۔

[1] اشوشونیوں کا قاعدہ تھا کہ بادلوں کو لانے کے لیے جھاڑیوں میں سیٹیاں مارتے۔ ان کی دانست میں سیٹی کی آواز تیز ہواؤں کے شور سے مشابہ تھی تیز ہوائیں بدلیوں کو گھر لاتیں اور

Marfat.com

مینہ پڑتا جب انھیں شکار کے لیے بھینسوں کی طلب ہوتی تو یہ ایک بھینس ہلاک کرتے اور اس کا ایک پٹھا کاٹ لیتے۔ کوئلہ مل کر انگلیاں کالی کر لیتے اور پٹھے پر بھی کالے کالے نقطے ڈال دیتے اسے آگ تلے دبا دیتے جوں جوں وہ آنچ پہنچنے سے سوکھتا، سکڑتا اور دونوں سرے ایک دوسرے کے قریب آتے توں توں دونوں سمتوں سے بھینسوں کے آنے کی امید بندھ جاتی شبوشونی باور کر لیتے، کہ چند دن کے بعد بھنسیں آ جائیں گی۔ اسی طرح ایک دوسرا قبائلی جادوگر بھینس کی کھوپڑی لے کر ناک کے رخ خیمے کی جانب کر دیتا۔ شکاری خوب بھینس کا شکار کرتا۔ پھر کافی بھینسیں مار لیتا تو جادوگر کھوپڑی کا رُخ بدل دیتا۔

جسے پانچویں صدی قبل مسیح کے ڈراما نگار سونوکلیز نے اپنے شاہکار ''ایدی پس'' میں قلمبند کیا ہے۔ فرانسیسی ڈراما نگار جین کوکنو نے شہزادہ ایدی پس کی ابتدائی زندگی کے حالات تمثیل کتے ہیں۔ بروئے روایت شہزادہ ایدی پس نے انجانے اپنے باپ تھیبز کے حکمران لے ای اس کو ہلاک کر دیا اور آفت رساں جادوگرنی منفکس کو ٹھکانے لگا کر تھیبز کے ستم رسیدہ لوگوں کو نجات دلائی۔ ایدی پس کو خبر نہ تھی کہ تھیبز جہاں وہ مدتوں بعد پردیسی بن کر آیا اس کو مولد تھا۔ پیدا ہونے کے بعد اس نے یہاں صرف چند سانس لیے اور پھر اسے غلام کے سپرد کیا گیا جو اسے ایک ہمسایہ ریاست (کورنتھ) کی سرحدی پہاڑیوں پر کسی چرواہے کے سپرد کر آیا۔ اسے یہ بھی خبر نہ تھی کہ تھیبز کی بیوہ ملکہ اس کی ماں ہے۔ خود اسی نے اس کے شوہر کو مارا سفنکس کو ہلاک کرنے پر اہل ریاست نے اسے ناجی اور خدا کی رحمت سمجھا۔ اسے اپنی کارگزاری کا یہ صلہ ملا کہ ملکہ جیکوستا نے اس سے بیاہ کر لیا۔ بیاہ کے بعد دو لڑکے ہوئے اور دو لڑکیاں ہوئیں۔ اگرچہ یہ جرم ناواقفیت کی بنا پر ہوا تاہم سورج دیوتا (اپالو) سخت غضبناک ہوا اور اس نے تھیبز کے باشندوں پر بصورت وبا اپنا عذاب نازل کیا۔ لوگ بے تحاشہ مرنے لگے۔ ہر گھر ماتم سرا بن گیا۔ گھر گھر سے جنازے اُٹھنے لگے۔ پورا تھیبز ماتم کدہ بن گیا۔ دن رات رونے اور چیخنے کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ دیوتا کچھ ایسا خفا ہوا کہ لوگوں کی دعائیں اور عبادتیں رائگاں جانے لگیں کچھ پتہ نہ چلتا کہ المپس کے باسی کیوں اس قدر نامہربان ہو گئے اور قہر کیوں نہیں ٹلتا۔ آخر ایدی پس نے ساحر طبیب تائی دی سیاس کو طلب کیا

Marfat.com

اور وجہ عذاب دریافت کی۔ ساحر نے بتایا کہ تھیبیز پر کئی سال سے ایک بہت بڑی لعنت مسلط ہے اور یہ لعنت خود ایدی پس ہے۔ اسی نے اپنے باپ کو قتل کیا اور زنا بالمحرمات ایسے شدید جُرم کا مرتکب ہوا۔ جب تک اس ملعون و مردود انسان سے نجات حاصل نہ کی جائے تب تک المپس کے باسی یونہی ناراض رہیں گے۔ جب بادشاہ اور ملکہ پر حقیقت کھلی تو بہت بڑی سزا بھگتنی پڑی۔ ایدی پس نے آنکھیں گنوائیں اور رسوائی کی موت مرا جیکو ستانے پھندا گلے میں ڈال کر خودکشی کر لی۔

ہندوستان میں ساحر طبیب منتروں اور ریتوں سے یرقان کر علاج کرتے اس کی بنیاد سحر بالمثل کے اصول پر قائم تھی۔ یرقان کو زائل کرنے کے لیے اسے زرد چیزوں میں منتقل کر دیا جاتا اور اسکی بجائے مریض میں سرخی پیدا کی جات۔ زردی کا سرچشمہ سورج اور سرخی کا لال سانڈ ہوتا۔ جادوگر پروہت مریض کو سامنے بٹھا کر یہ منتر جپتا۔

''تیرا ردل اور یرقان سوریہ دیو کے پاس چلا جائے! ہم تجھے لال سانڈ کے رنگ میں لپیٹتے ہیں۔ ہم دراز کی خاطر لال رنگ میں لپیٹتے ہیں۔ یہ آدمی ضرر سے بچے اور زرد رنگ سے چھٹکارا پائے۔ ہم تجھے گیوں کی شکتی اور رنگ میں لپیٹتے ہیں جنکا وصف روہینی ہے اور جو خود لال ہوتی ہیں۔ ہم تیرا یرقان طوطوں میں منتقل کرتے ہیں اور اس سے بھی زیادہ ممولوں میں پروہت ساتھ ساتھ مریض کو پانی پلاتا جاتا جس میں لال سانڈ کا بال ملا ہوتا سانڈ پر پانی گراتا جسے مریض پلاتا اسے سانڈ پر بٹھاتا اور اسکے ساتھ اسکی کھال کا کچھ حصہ باندھ دیتا۔ پھر زرد رنگ کا تنے کیلئے پورے بدن پر املی سے تیار کی ہوئی لئی مل دیتا ازاں بعد بستر پر لٹا دیتا۔ اب زرد رسی کے ساتھ پائے سے تین پرندے باندھ دیتا۔ یوں یرقان کی زردی پرندوں میں چلی جاتی اور مرض رفع ہو جاتا۔ رنگ نکھارنے کے لیے سانڈ کا سنہری بال پترے میں لپیٹ کر مریض کی کھال سے چپکا دیتا۔

پلوتارک اس امر کا شاہد ہے کہ اگر یرقان کا مریض Stone Eurlew کی طرف دیکھتا اور پرندہ اس سے آنکھیں ملا لیتا تو مرض دور ہو جاتا۔ اس کے خیال میں مرض آنکھوں میں سے ندی کی طرف بہہ نکلتا، اور پرندے کی آنکھوں میں داخل ہو جاتا بقول فریزر ''پرندے کا یہ وصف اس کی رنگت میں نہیں بلکہ اس کی بڑی بڑی سنہری آنکھوں میں ہوتا جو یرقان کو جذب کر لیتیں۔

Marfat.com

فرانس میں ساحر طبیب پانچ فرانک لے کر پیٹ درد سے نجات دلاتا۔ یہ طبیب کسی دوسرے میں درد منتقل کرنے کی بجائے اپنے آپ ہی میں اسے منتقل کر لیتا اس سلسلے میں وہ بدن کو اس طرح حرکت میں لاتا کہ پیٹ درد ہونے لگتا۔ پھر تڑپنے لگتا۔ مریض کو درد سے نجات مل جاتی۔ طبیب اپنی تکلیف بھی آپ ہی دور کرتا۔ سحر بالمثل کا یہ طریقہ جس میں ساحر خود بیماری مول لیتا۔ دیگر اقوام وملل میں بھی مروج تھا چنانچہ ایک قبیلے کا ساحر کسی مریض کو اچھا کرنا چاہتا تو لیٹ جاتا اور خود کو مُردہ ظاہر کرتا۔ اسے لاش سمجھ لیا جاتا اور اس سے مردوں کا سا سلوک کیا جاتا۔ چٹائیوں میں لپیٹ کر اسے گھر سے باہر لے جاتے اور زمین پر رکھ دیتے۔ گھنٹہ بھر کے بعد دوسرا ساحر طبیب اسے چٹائیوں میں سے نکالتا اور زندہ کرتا۔ اس طرح مریض اچھا ہو جاتا۔[1]

ساحر طبیب سے بڑا اچھا سلوک کیا جاتا، ورنہ بصورت دیگر وہ مریض سے بری طرح انتقام لیتا اور مریض میں مرض لوٹا دیتا۔

[1] کہتے ہیں کہ ایک بار شہزادہ ہمایوں ایسا بیمار ہوا کہ بابر فکر مند ہوا۔ لاکھ جتن کئے آرام نہ آیا۔ آخر امراء سے مشورہ کیا۔ انہوں نے بادشاہ سے کہا کہ اپنی عزیز ترین شے شہزادے پر نچھاور کر دے۔ بابر نے سوچا اور کہا کہ خود اس کی جان ہی اس کی عزیز ترین شے ہے چنانچہ اس نے ہمایوں کے پلنگ کے گرد تین چکر کاٹے اور ہر بار خدا سے دُعا مانگی کہ ہمایوں کی بیماری اسے لگ جائے۔ اس کے بعد ہمایوں تندرست اور بابر بیمار ہونے لگ گیا۔ بالآخر ہمایوں کلیتہ روبہ صحت ہو گیا، اور بابر موت کی آغوش میں چلا گیا۔

سحر بالمثل کی اثر انگیزی کا سبب یہ قرار دیا جاتا کہ اصل (جاندار اور غیر جاندار) اور نقلی (جاندار یا غیر جاندار) شے میں روح پائی جاتی۔ اصل اور نقل دونوں کی روح باہم کشش کرتی دونوں اجسام واجساد میں رابطہ پایا جاتا کیونکہ ان میں یکساں اساسی خاصیت اور صفت مشترک ہوتی۔ یہ روح جادو کے اثر سے تحلیل ہو کر نہایت لطیف صورت اختیار کر لیتی اور ربط واتصال پر مطلوبہ اجسام واجساد اور اشیاء میں منتقل ہو جاتی۔ پھر یہ بھی عقیدہ تھا کہ مرنے کے بعد روح جسم کو چھوڑ دیتی۔ اور بھوت پریت، چڑیل، بدروح یا نیک روح بن جاتی۔ اسی روح کو قوت کا سرچشمہ

Marfat.com

بھی خیال کرتے کھانے پینے اور چھونے سے آدمی میں جانوروں، پودوں اور جمادات کی روح داخل ہوجاتی۔روح کے بارے میں مزید معلومات کے لئے ہماری کتاب ''روح قائم ودائم''اور ''روح کہاں ہے'' کا مطالعہ کریں۔

روح کی صفات آدمی کے انگ انگ میں پائی جائیں اسی قدر نہیں بلکہ سائے عکس نام، آواز،نظر،حرکات وسکنات اور مملوکہ اشیاء بھی ان سے متصف ہوتیں۔مرنے کے بعد کابعد کھوکھلا ہوجاتا اورروح کی صفات Ghost میں سرایت کی جاتیں۔اسی روحانی تاثیر نے سحری عمل کی راہ ہموار کی۔اسی اسلوب کے مطابق دشمن کو براہ راست نقصان پہنچانے کی مصیبت میں گرفتار ہونے کی بجائے مٹی یا کاٹھ کے پتلے کونقصان پہنچایا اورتباہ وبرباد کیا جاتا۔آدمی اور پتلے میں وہ روح مشترک تھی جوایک دوسرے کواپنی جانب کھینچتی یہ گر جادوگر کی دریافت تھا۔اسی نے جادو کے ذریعے دشمن کونقصان پہنچانے اور ہلاک کرنے کی سجھائی اور یوں اپنی اسامی کو نہ صرف ارتکاب جرم اورسزا سے بچالیا۔ بلکہ اگر وہ کمزور ہوا اور براہ راست دشمن کوٹھکانے لگانے کی صلاحیت نہ رکھتا گھر بیٹھے ہی اس کا مقصد پورا کردیتا۔جادواسی روح یعنی داخلی وصف یا قوت کو قابو میں لاتا مسخر کرتا۔اپنی منشاء کے تابع اوراسے متاثر کرتا''اسی روح کو مانا کہتے۔یہی جادوگر کا اصل آلہ تھا۔یہی وہ جن تھا جسے وہ اپنے قبضے میں لاتا اورالہ دین کی طرح اس سے کام لیتا۔ ویسے یہ جن الہ دین کے جن سے عظیم تر اورقوی تر ہوتا۔انڈونیشیا اورجنوبی ایشیا کے لوگ اس جن کے بہت زیادہ قائل تھے۔

☆آدم خور☆

پروفیسر ہٹن ویلسبٹر کی رائے میں ''ایسے بے شمار شواہد ملتے ہیں جن سے اُن خیالات کی تشریح ہوتی ہے جوکامل اجسام واجساداوران کے اجزاءوحصص نیز ان کے انتقال سے سروکار رکھتے۔آدم خوری،سراڑانے نیز انسانی وحیوانی قربانی کی رسم۔آدمی اور جانور کے بچے کچھے کا استعمال .....جانوریا جمادات میں برے اثرات کومنتقل کرنا.....پانی،آگ اوردوسری چیزوں کے ذریعے طہارت کرنا.....اقرارعصیاں.....خونی رشتہ.....زیور کا استعمال نیز حلال اورحرام کے متعلق

Marfat.com

احکام الٰہی خیالات کی وضاحت کرتے ہیں ان شواہد سے یہ نتیجہ اخذ کیا جائے گا کہ اجسام واشیاء میں باہمی ربط پایا جاتا ان میں رشتہ ہوتا اور وہ ایک دوسرے کی طرح مائل ہونے کی صلاحیت رکھتے۔ دوراول کا انسان اپنے محدود تجربے اور مختصر علم کے باعث نہ صرف روح اشیاء کا قائل تھا بلکہ سمجھتا کہ ایک چیز کی روح دوسری چیز میں منتقل کی جاسکتی ہے۔ خمیر سے خمیر بنتا ہے، چراغ سے چراغ جلتا ہے اور اولاد اپنے ماں باپ سے مماثلت رکھتی ہے۔ یہی تجربات ومشاہدات سحر بالمثل کے رجحان کو ترقی دیتے۔ یہ درست ہے کہ جادوگر کے بغیر بھی خمیر سے خمیر بنے گا۔ چراغ سے چراغ جلے گا اور اولاد ماں باپ پر جائے گی تاہم اس نے اس سے اصول مماثلت وضع کئے اور سحری نظریات کی بنیاد رکھی۔ ادھر اُسے قسم قدم پر توہمات وقیاسات کر سہارا ملتا رہا۔ ''مانا یعنی غیبی قوت ہر شخص میں یکساں نہ ہوتی بلکہ بیش وکم ہوتی۔ عورتوں میں مردوں کی نسبت ''مانا'' کم ہوتی۔ توانا میں ناتواں کی نسبت، عمر رسیدہ میں کمسن کی نسبت اور اعلیٰ نسل کے افراد میں عام لوگوں کی نسبت زیادہ ہوتی۔ بعض لوگ غیر معمولی قوت کے مالک ہوتے۔ پردیسی کو پراسرار اور غضبناک ''مانا'' کا حامل سمجھا جاتا۔

☆پتھروں کی پوجا☆

وسطی آسٹریلیا میں ایک جگہ دو پتھر پڑے ہیں جو اس مقام کی نشان دہی کرتے ہیں جہاں قبیلے کے آباؤ اجداد میں سے ایک مرد اور دو عورتوں نے شادی بیان کے قوانین توڑے ہیں۔ چنانچہ یہاں ضرر رساں ''مانا'' پیدا ہوگئی۔ وہاں صرف انتہائی بوڑھے لوگ ہی جاسکتے ہیں۔ اور کوئی جاتا ہے تو مر جاتا ہے اگر کسی کو جانا ہی پڑے تو وہ دور سے کھڑے کھڑے پتھروں کو جھاڑیوں سے چھپا دیتے ہیں۔ یوں ''مانا'' اثر نہیں کرتی۔

اسی طرح نظر بند میں بھی ضرر رساں ''مانا'' ہوتی ہے کبھی کبھی تو نظر بد کھا ہی جاتی ہے۔

زندگی کے ہر شعبے میں جادو کا عمل دخل تھا۔ ان چند مثالوں سے یہ نہ سمجھا جائے کہ سحری عمل محض دشمن کو ضرر پہنچانے یا امراض دور کرنے کے لیے تھا۔ اس سے ہر ضرورت پوری کی جاتی۔ ہر مرحلے پر اس سے رجوع کیا جاتا۔ شکاری جانوروں کی طلب ہو یا مینہ کی، بھرپور فصل درکار ہو یا

Marfat.com

افزائش نسل کی آرزو، بہر صورت سحری عمل کا سہارا لیا جاتا۔ دوراوّل کے سادہ لوح انسان کے لیے جادومسبب الاسباب اور ہر مشکل کا حل تھا۔ اس کے بغیر چارہ کار ہی نہ تھا۔ بقول ڈاکٹر ہٹن وپسٹر اشیاء کی تاثیر کبھی الگ کر لی جاتی اور کبھی شے میں رہنے دی جاتی۔ اس تاثیر کی دریافت ہی نے ابتدائی اقوام کو جادو کا تخیل بخشا۔ اس تاثیر کو جادو کے زور سے ایک شے سے دوسری میں منتقل کرتے۔ منتقل کرنے کے لیے نقالی، نظر، منتر اور اشارے کنائے سے کام لیتے۔ لمسی سحر میں کھانے پینے اور ہم بستری کے ذریعے۔ الغرض زندگی کے تمام کام جادو ہی کے ذریعے سنوارے اور اسی کے ذریعے بگاڑے جاتے۔ جادو کی تاثیر ہمہ گیر تھی اور یہ بے حد کثیر المقاصد اور کثیر الفوائد علم تھا۔

وسطی آسٹریلیا میں سر درد کے وقت مرد اپنی بیوی کا چھلا پہن لیتا اور یوں اس میں درد منتقل ہو جاتا۔ پھر اس چھلے کو جھاڑیوں میں پھینک دیتے کچھ لوگ اپنے نحیف ونزار بچے کو تندرست وتوانا کرنے کے لیے کسی صحتمند بچے کو مار ڈالتے اور اس کا گوشت کھلاتے۔ سوڈان میں دل کو ٹھنڈک پہنچانے کے لیے بچے کی چھاتی پر اولے رکھ دیتے۔

☆قربانی کی رسم☆

قربانی کی تاثیر بھی محتاج وضاحت نہیں۔ ذبیحے کا خون مردہ دیوتا میں منتقل ہو جاتا۔ یاد رہے کہ بہار کے خاتمے پر دنیا بھر کو سرسبز وشاداب کرنے کے باعث زرخیزی کا دیوتا تھک ہار جاتا، اپنی متاع حیات ختم کر بیٹھتا اور بیدم ہو کر مر جاتا۔ اس میں جان ڈالنے کے لیے قربانی دیتے۔ اسی طرح آدمی اپنی سلامتی کے لیے بھی قربانی دیتا۔ بقول ویسٹر مراکو میں اگر کسی شخص کو موت کا خطرہ لاحق ہوتا تو قربانی دی جاتی۔ یوں ذبیحے میں خطرہ منتقل ہو جاتا۔ ایسے کنبے پر رحمت نازل نہ ہوتی۔ جس کے پاس مویشی نہ ہوتے مویشی کنبے کو موت اور بیماری سے محفوظ رکھتے"۔

عزائی تمثیل کا مطلب بھی الم نشرح ہے یہ سحر بالمثل کا اہم تر ۲۰ اجتماعی عمل تھا۔ اس میں جنم دیو اور جنم دیوی کی موت، زندگی محبت تباہی اور بربادی، دوبارہ [illegible] ھنے کے واقعات ڈرامے کی شکل میں پیش کیے جاتے بعض قبائل تو ذرا ذرا سے واقعے کی تفصیل پیش کرتے تمام جزئیات ملحوظ رکھتے۔

Marfat.com

اس طرح جنم دیو میں کوئی ہوئی قوت تخلیق بحال ہوجات۔وہ دوبارہ جی اُٹھتااوراپنے معمولات میں مشغول ہوجاتا۔مخلوق کوبھرپورفصل دیتااورانسان وحیوان کی نسل بڑھتا۔یہ ریت ہرسال فرض کے طور پردنیامیں ہرکہیں ادا کی جاتی۔بالعمول اساطیری داستان بنیادی طور پرایک سی ہوتی۔

اس کے علاوہ اور بہت سے موقعوں پرمختلف مقاصد کے لیے سحری تمثیلیں کھیلی جاتیں۔ جنگ میں فتحیاب ہونے کے لیے قبیلہ بُدھ ناچ پیش کرتا۔ہمارے یہاں کا خٹک ناچ جوسیدھا سادا ثقافتی مشغلہ ہےاورمحض تفریحی حیثیت رکھتاہے یدھ ناچ ہی کی قسم ہے۔یہی ناچ اگرکسی سحر پرست قبیلے میں مروج ہوتواس سے خدائے حرب (یدھ دیو) کی خوشنودی حاصل کی جائے اورپھر دشمن قبیلے پرہلہ بول کراس پرغلبہ پایاجائے۔یدھ ناچ جنگ ہی کی تجریدی صورت تھی۔

سحر بالمثل کی ڈرامائی ریت کوبوجوہ خاص ہم ڈراما نہیں کہتے۔کیونکہ یہ تماشے اورتفریح کے لیے ادانہیں کی جاتی تھی۔یہ تو دیوتاؤں کوتقویت بخشنے اوران سے مادی فوائد حاصل کرنے کے لیے ایجادکی گئی تھی۔اس میں پروہت اور پجاری ہی اداکاری کرتے۔خودہی تماشاہی ہوتے۔خودہی تماشائی جب گولڈکوسٹ کے لوگ دشمن سے لڑنے جاتےتوان کی گھروالیاں ان کی عدم موجودگی میں ہاتھ پرہاتھ دھرے نہ بیٹھی رہتیں بلکہ سحری تمثیل کھیلتیں۔وہ بدن پرسفیدرنگ مل لیتیں اورتعویذ طلسم نیز منکے پہن لیتیں۔پھرجس دن لڑائی کی توقع ہوتی۔بندوقیں یابندوق نما چھڑیاں لے کرباہر نکلتیں اوردوڑتی پھرتیں۔خربوزے کی شکل کے پھل لے کران پرچاقومارتیں یوں وہ اپنی دانست میں دشمنوں کے سرقلم کرتیں۔اس تمثیلی نقالی کی غائت یہ تھی کہ میدان جنگ میں ان کے آدمی فتح و نصرت پائیں۔

☆جادوکارقص☆

ایک مرتبہ مغربی افریقہ میں آشنتیوں کی جنگ ہوئی تو مسٹرفٹز جیرلڈ نے ایک گاؤں کی عورتوں کویُدھ ناچ کرتے دیکھا۔ان عورتوں کے شوہرمزدور کے طور پرشریک جنگ ہوئے تمام عورتوں نے سفیدرنگ مل رکھا تھااورچھوٹی چھوٹی سی کرتیاں پہن رکھی تھیں۔باقی بدن بالکل ننگا تھا۔ عورتوں کی یہ ٹولی ایک بوڑھی جادوگرنی کے اشاروں پرچلتی۔یہ رہبر بڑھیا بھی ننگی تھی۔بس وہی

Marfat.com

چھوٹی سی کرت اس نے بھی پہن رکھی تھی۔ اُسے بال اس انداز سے بنائے تھے کہ ایک لمبا سا سینگ نکل آیا۔ کالے چہرے، چھاتیوں بازوؤں اور لاتوں پر جگہ جگہ سفید حلقے اور ہلال بنا رکھے تھے۔ ہر ایک کے ہاتھ میں بھینس یا گھوڑے کی دم کی جھاڑو تھی۔ وہ جادوگرنی کے ساتھ ساتھ ناچتیں اور یہ بول گاتی جاتیں۔

''ہمارے گھر والے آشتیوں کے دیس گئے ہوئے ہیں۔ وہ دشمن کو صفحہ ہستی سے مٹادیں۔''

یہ ڈرامائی ناچ سحر بالمثل کی اساس پر معرض وجود میں آئے۔ ان میں اصل عملی کی نقالی کی جاتی۔ یدھ ناچ سے واضح ہے کہ اس میں سپاہیوں کی حرکات کو فنی اسلوب سے پیش کیا جاتا۔ علامتی رنگ میں حملہ کر کے دشمن کا صفایا کیا جاتا ہے۔ انھی سحری اور عزائی تمثیلوں نے رفتہ رفتہ ڈرامے کی شکل اختیار کی پہلے تو ان کا جھکاؤ سحری دن کی طرف تھا لیکن پھر رجوں جوں جمالیاتی ذوق بڑھتا گیا اور تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا گیا۔ ڈراما نمودار ہوتا چلا گیا۔ یہ امر غور طلب ہے کہ یونانی زبان میں ریت کو ''درومنن'' کہتے جس کے معنی زندہ عمل کے تھے۔ ڈراما کے بھی یہی معنی ہیں اور تاریخ شاہد ہے کہ ڈرامے نے ''ڈدرومنن'' ہی کی کوکھ سے جنم پایا اور اسی کی آغوش میں پرورش بھی پائی۔ اگر پہلے ڈراما ''درومنن'' میں شامل اور اسی کی ایک شق تھا تو بعد میں ''درومن'' سے علیحدہ ہو کر خود ہی ''درومنن'' بن گیا۔[1]

[1] مولف نے اپنے مقالے ''ڈرامے کی ابتداء (مطبوعہ سہ ماہی ''اقبال'' اکتوبر ۱۹۵۶ء میں ڈراما ''درومنن'' عزائی اور سحری تمثیل کے باہمی رشتے پر تفصیل سے گفتگو کی ہے۔

سحر بالمثل کا طریق کار مثبت ہی نہیں بلکہ منفی بھی تھا۔ دونوں صورتوں میں انجام نیک ہوتا یا بد مثبت طریق کار میں اصل کی نقل کی جاتی اور منفی طریق کار میں گریز یا نہ کرنے کا پہلو ہوتا۔ اسے ٹیبو کا نام دیتے۔ بقول فریزر ٹیبو کا نظریہ تالیفی سحر کے طرز عمل پر موقوف تھا۔ جادو کا شعبہ کسی سائنسی یا منطقی اصول سے سروکار نہ رکھتا مثبت طریقہ جس Sovery کہتے اوامر پر تکیہ کرتا۔ جادوگر ہدایت دیا۔ ''یوں کرتا کہ ایسا ہو جائے! خلاف ازیں منفی طریقہ نواہی پر منحصر تھا جس میں جادوگر کہتا۔ ''یوں نہ کر مبادا ایسا ہو جائے!'' مقصود یہ تھا کہ بلا ٹلی رہے اور ضرر رساں انجام سے پالا نہ

Marfat.com

پڑے۔یادرہے کہ جادو کے اوامر رنواہی میں زندگی کے تجرباتی حقائق کودخل نہ تھا۔

فرائڈ کے بیان کے موجب ''ٹیبو کے نواہی بے بنیاد ہیں اوران کی اصل نامعلوم ہے''۔

جادو کے مثبت ومنفی طریقے ایک سلسلے کے دومتضادسرے تھے،جن کی بنیادتسلسل خیال کی سرتاپاغلط منطق اوراس کے غلط تصور پر قائم تھی۔

فریزر کے یہاں سے ایک جدول نقل کی جاتی ہے جس سے سحر بالمثل اور سحر لمسی کے علاوہ جادو کی اقسام اوراُن کے شعبوں کا پتہ چلتا ہے۔

جادو

فن — علم وحکمت

سحر منفی یعنی ٹیبو — سحر مثبت

ٹیبو پولی نیشیا کی لغت کا لفظ ہے اور ہمارے ہاں یہ اپنی اصل شکل وصورت میں مستعمل ہے۔

''دونت (Wundt) کا بیان ہے کہ ٹیبو انسان کا قدیم ترین غیر مخطوطہ ضابطہ ہے۔اعام طور پر قیاس کیا جاتا ہے کہ ٹیبو خداؤں سے بھی قدیم تر ہے جب ابھی کوئی مذہب معرض وجود میں نہ آیا تھا۔[1]

[1] دیکھو سگمنڈ فرائیڈ کی تالیف Totem and Taboo

فرائڈ کی تشریحات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیبو متضاد معانی کی اطلاح ہے اگر ایک طرف اس کے معنی مقدس اور پاکیزہ کے ہیں تو دوسری طرف ناپاک ممنوعہ اور خطرناک کے۔لفظ حرام میں ہمیں اس کا مفہوم مل جاتا ہے۔حرام میں جہاں احکام کی حرمت مقصود ہوتی ہے وہاں عملاً گریز اور ممانعت کا منفی پہلو بی پایا جاتا ہے۔پولی نیشیا کی لغت میں ٹیبو کا متضاد لفظ NOA ہے جس سے مراد ایسی شے ہے جو بآسانی رسائی میں آجائے۔اسی طرح ٹیبو ایسی شے ہوئی جس سے دور رہنا چاہیے کہ اس کا قرب خطرے سے خالی نہیں۔

ٹیبو کو اخلاقی اقدار سے کوئی علاقہ نہیں۔یہ تو صرف سحری طرز عمل کی چیز ہے اور اس کی بنیاد توہمات وقیاسات پر ہے۔

ایک قبیلے کا دستور تھا کہ جب شکاری کھانا کھاتا تو اس کی بیوی چرخہ نہ کاتتی۔ایسے میں چرخہ

Marfat.com

ٹیبو ہو جاتا۔اگر وہ ٹیبوک دہاتھ لگاتی یعنی چرخہ چلاتی تو شکار چرخ کھا جاتا جب شکاری شکار پر جاتا تو جانور چرخے کی طرح گھومتا اور سخت پریشان کرتا۔اسی طرح حمل ٹھہرنے کے دو ماہ بعد سنگھالی عورتوں کے لیے چرخہ ٹیبو ہو جاتا۔نہ وہ چرخہ کاتتیں اور نہ رسی بٹتیں ورنہ جنین کی آنتیں دھاگے یا رسی کی مانند الجھ جانے کا خطرہ ہوتا۔

باتھونگا ہیں رسم تھی کہ جب مرد بحری گھوڑے کا شکار کرنے جاتے تو بڑی بیگم کے لیے باہر نکلنا ٹیبو ہو جاتا۔وہ اپنے گول جھونپڑے میں خود کو مقید کر لیتی جس کے معنی یہ تھے کہ بحری گھوڑا مقید ہو گیا۔چنانچہ جب مرد اپنی کشتیوں سے دائرہ بناتے تو بحری گھوڑا ان میں گھر جاتا اور فرار نہ ہو سکتا۔

ایک مقام پر شکاری کی بیوی کے لیے تیز چلنا اور زیادہ کھانا ممنوع تھا۔کیونکہ اس سے شکار میں چستی پیدا ہوتی اور وہ ہاتھ نہ لگتا شکار کو ناتواں اور سست رو کرنے کے لیے وہ کم کھاتی اور آہستہ آہستہ چلتی۔

آج بھی ہمارے یہاں کی بعض حاملہ عورتیں سورج گہن کے وقت خاموشی سے چت لیٹ جاتی ہیں اور بالکل حرکت نہیں کرتیں۔ان کا خیال ہے کہ حرکت کرنے سے سورج گرہن کا اثر بد پڑتا ہے اور پھر جس طرح گہن لگنے سے سورج بدنما اور بدشکل ہو جاتا ہے۔اسی طرح جنین میں کوئی نہ کوئی عیب پیدا ہو جاتا ہے۔بسا اوقات پیدائشی اندھوں کانوں اور لولھوں لنگڑوں کے عیب کی یہی تاویل کی جاتی ہے۔حاملہ عورتوں کے مرد بھی ایسے میں اپنا کام چھوڑ دیتے ہیں۔تاکہ جنین پر برا اثر نہ پڑے۔ایک پھلیرے کی نسبت معلوم ہوا کہ وہ سورج گہن کے وقت قینچی چلاتا رہا۔چنانچہ جب اس کے یہاں لڑکی پیدا ہوئی تو اس کے ہونٹ کٹے ہوئے تھے۔اسی طرح ایک حجام کی غفلت سے اس کے یہاں کٹے ہوئے انگوٹھے والا لڑکا پیدا ہوا۔

☆شکاری☆

بعض علاقوں میں قاعدہ ہے کہ وہاں مہمان اپنے شکاری میزبان کے گھر میں بلا تامل چلا جاتا ہے اور دروازے پر نہ رکتا ہے اور نہ ٹہلتا ہے ورنہ اس بات کا خدشہ لاحق ہو جاتا ہے کہ شکاری جب شکار پکڑنے جائے گا تو جانور جال تک آ کر پلٹ جائے گا۔

Marfat.com

ملایا میں جولوگ کافورا کٹھا کرنے جاتے ہیں اُن کے لیے پسا ہوا نمک ٹیبو ہو جاتا۔ وہ مہین نمک نہ کھاتے ورنہ پھر کافور کے پیڑ کے شگافوں میں اُس کی بڑی بڑی ڈلیاں نہ ملتیں۔ ان کی بجائے مہین کافور ملتا جسے اکٹھا کرنا دشوار ہوتا۔ یہاں منفی سحری عمل میں دو مماثلتیں پائی جاتیں۔ نمک اور کافور میں سفید قدر مشترک ہوتی اور پھر ایک کا مہین ہونا دوسرے کو مہین بناتا۔

سیام کے صوبے لاؤس میں لاکھ جمع کرنے والے بھی عجیب وغریب ٹیبو کے قائل تھے۔ جب لاکھ جمع کرنے نکلتے تو ان کے لیے پاک صاف رہنا ٹیبو تھا چنانچہ خود کو گندہ رکھتے اور ہاتھ تو بالکل نہ دھوتے کیونکہ اس طرح ان کے ہاتھ یا بدن سے جراثیم دور ہو جاتے اور پھر خدشہ ہوتا کہ لاکھ کے کیڑے پیڑوں کو چھوڑ کر چلے جائیں گے۔[1]

[1] ننھے منھے لاکھ کے کیڑے کیکر، انجیر بیر اور پیپل وغیرہ کی ٹہنیوں سے چمٹ کر ان کا رس چوستے۔

''وحشی قبائل کے سب سے اہم اور کثیر ٹیبو اشیائے خوردنی ہیں۔ بیشتر کا تعلق قانون مماثلت سے ہے اور منفی جادو کا نمونہ ہیں جہاں وحشی لوگ بعض جانور یا پودے اس غرض سے کھاتے کہ ان میں جانوروں اور پودوں کی بعض مطلوبہ خصوصیتیں پیدا ہو جائیں۔ اوّل الذکر صورت میں تو جانوروں اور پودوں کو کھا کر وہ مثبت جادو کے اصول پر عمل کرتے اور ثانی الذکر صورت میں جانوروں اور پودوں کو کھانے سے محترز رہ کر وہ منفی جادو کا طرز عمل اختیار کرتے۔ مثال کے طور پر مڈغاسکر کے سپاہیوں کے لیے بعض کھانے بدین سبب ٹیبو (ممنوع) کیے گئے کہ ان میں تالیفی اصول سحر کے بموجب .....ناپسندیدہ خصوصیتیں نہ پیدا ہو جائیں۔ چنانچہ یہ لوگ خار پشت (سیہہ) نہیں کھاتے تاکہ ان کی خاصیت سے محفوظ رہیں۔ اس جانور کی خاصیت یہ ہے کہ خطرے کے وقت سکڑ کر گیند کی طرح ہو جاتا ہے۔'' ظاہر ہیکہ اگر سپاہی خار پشت کھالیں اور محاذ جنگ پر حملہ آور ہونے، مقابلہ کرنے اور دشمن کو مار بھگانے کی بجائے سمٹ سکڑ کر بیٹھ رہیں تو منہ کی کھائیں۔

اور اپنی حفاظت کے لیے دگر دسرخ خول تیار کر لیتے ہیں۔ یہ خول گول دانوں سے ترتیب

پاتے ہیں اوران میں سوراخ بھی ہوتے ہیں جنھیں ہم کیڑوں کے گھروندوں کے روشندان بھی کہہ سکتے ہیں۔ان گھروندوں ہی سے لاکھ بناتے ہیں۔

☆اسی طرح لڑتے لڑتے مرجانے والامرغ یا تیر کھا کر مرنے والا جانور بھی ٹیبو ہے۔انھیں نہ کھانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ظاہر ہے کہ انھیں کھانے کے معنی موت اور شکست ہے۔اسی طرح جب سپاہی لڑائی پر گئے ہوں تو گھر میں نر جانور کو مارنے کی ممانعت کی گئی ہے۔

اگر چہ گراور محاذ جنگ میں فاصلہ ہوتا نیز سحری عمل یعنی اصل کی نقل میں کوئی حقیقی یا سائنسی ربط نہ ہوتا۔پھر بھی ٹیبو کی اختراع نے فاصلہ مٹادیا اور ربط پیدا کر دیا۔دراصل یہ سب ذہنی کرشمہ تھا۔ ایک خاص ماحول تھا جس میں ذہن انسانی ایک خاص انداز سے کام کرتا تھا۔معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ ٹیلی پیتھی کے ماہران خصوصی تھے۔وہ ایسے شعور حسی کے قائل تھے جوان کی دانست میں دور دور تک بلا واسطہ اپنے اثرات پہنچاتا اور ''مانا'' ایک ترقی رو کی طرح ہر کہیں سلسلہ مواصلاحت قائم کر لیتی ٹیبو اسی لیے نافظ کیا گیا کہ دو جسموں یا چیزوں کے درمیان رابطہ نہ پیدا ہونے دیا جائے یہ قطع تعلق کا نہایت موثر ہتھیار سمجھا جاتا۔

لاؤس میں جب کوئی ہاتھی پکڑنے جاتا تو بیوی کو روک جاتا کہ اس کی عدم موجودگی میں بدن پر تیل نہ ملے ورنہ ہاتھی شکاریوں کے گروہ میں نکل جائے گا۔گویا بیوی کی مالش سے ہاتھی میں ہاتھ سے نکل جانے والی کیفیت پیدا ہو جاتی تیل ایک اور طرح بھی ٹیبو تھا۔لوگ سور پکڑنے نکلتے تو اہل خانہ اسے ہاتھ نہ لگاتے بلکہ پانی سے بھی گریز کرتے ورنہ پھران کی انگلیاں چکنی ہو جاتیں اور سور قابو نہ آتا۔

☆عورت پر بے جا ظلم☆

مشرقی افریقہ کے ہاتھی پکڑنے والوں کا خیال تھا کہ اگر ان کی عدم موجودگی میں ان کی بیویاں بیوفا ثابت ہوں تو ہاتھیوں کی قوت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔پھر شکاریوں کو ان سے ضرر پہنچتا ۔ہاتھی انہیں زخمی کر دیتے اور یا پھر مار ڈالتے بیوفا عورت سے بھی اچھا سلوک نہ ہوتا۔شوہر کے مجروح ہونے یا موت کا لقمہ بننے پر اس کی بیوی کو ہلاک کر دیا جاتا۔کبھی کبھی عورت کی بیوفائی کے

Marfat.com

بغیر بھی شوہر زخمی ہو جاتا یا مارا جاتا۔لیکن کوئی شخص عورت کی بے گناہی کو تسلیم نہ کرتا۔اسے نا کردہ گناہ کی سزا ضرور دی جاتی بعض لوگ سمجھتے کہ عورت کی بیوفائی سے سانپ اور چیتے شہ پاتے اور شوہر کو ہلاک کر ڈالتے ''سمندری لدھڑ کے شکاری سمجھتے کہ ان کی بیوی یا بہن بدکار ہے تو وہ ایک لدھڑ بھی نہ پکڑ سکیں گے۔

اگر چہ شکاری کی کامیابی اور ناکامی سے عورت کی بدچلنی یا نیک چلنی کو سروکار نہیں۔تاہم قبیلے کی زندگی پر عورت کا بڑا اثر تھا.....عورت قبیلے میں حرات پیدار کھتی اور نظام حیات میں توازن قائم کرتی۔عورت کہ اہمیت کے پیش نظر مرد اسے ہر وقت اور ہر حال میں اپنا نصف بہتر قرار دیتا۔ نیز حاضر و غائب میں بھی اسے شریک حیات سمجھتا۔مرد کسی مہم پر جاتا تو چاہتا کہ عورت اسی کی طرف دھیان رکھے۔ٹیبو سے بچے اور مقررہ سحری ہدایات پر عمل کرے تا کہ وہ سہولت اور سلامتی سے مہم سر کر لے۔اگر وہ ایسا نہ کرتی بلکہ بدکاری کرتی تو گویا اپنے مرد کو موت کے منہ میں دھکیلنے کا اقدام کرتی۔اسی بناء پر بدکار عورت کی سزا موت تھی۔کبھی کبھی حاسد خاوند کو یوں بیوی سے نجات پانے کا سستا نسخہ مل جاتا۔وہ اپنی ناکامی کی آڑ میں بیوی کو ٹھکانے لگا دیتا۔اب اگر بیوی نیک چلن ہے۔تب بھی اس کے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔شوہر کی ناکامی اس بے چاری کے خلاف سب سے بڑا قابل تردید ثبوت ہوتا۔

میکسیکو کی پرانی قومیں تھوہر کو نیم خدا کا درجہ دیتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ اسے کھالیں تو بے خودی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔گویا کھانے والا اپنی ذات کو نیم خدا کی ذات میں جذب کر دیتا ہے ۔سوئے اتفاق سے یہ پورے ملک میں نہیں ہوتا چنانچہ ہر سال تھوہر کے میلے سے قبل لوگ اسے لینے پردیس جاتے۔سفر میں ۴۳ دن لگ جاتے ہیں۔ان لوگوں کی عدم موجودگی میں ان کی گھر والیاں نہ تو تیز چلتی اور نہ کبھی دوڑتی ہیں۔وہ اپنی ذات پر ایسی پابندیاں عائد کرتیں،اور ایسی سختیاں جھلیتی ہیں جن سے ان کے شوہر دوچار ہوتے ہیں۔یوں نہ صرف ان کے شوہر سلامت رہتے ہیں بلکہ خوب مینہ پڑتا،فصل اگتی اور خوشحالی کا دور دورہ ہوتا ہے۔جب تک تھوہر اور تھوہر دیس کا پانی نہ آجائے۔نیز تھوہر کا میلہ نہ لگ جائے۔میاں بیوی غسل نہیں کرتے۔روزہ رکھتے اور

Marfat.com

نمک سے گریز کرتے ہیں ٹیبو توڑنے سے بیماری لاحق ہرتی ہے اور وہ نعمتیں میسیر نہیں آتیں جن کی خاطر سب اوگ اس قدر تگ ودو کرتے ہیں۔زندگی، صحت اور قسمت تینوں اسی متبرک پورے کے طفیل ہیں۔اس سلسلے میں ایک اور رسم بھی ادا کی جاتی ان دنوں عورتیں نہ صرف اپنی عصمت کی حفاظت کرتی بلکہ پچھلے گناہوں کی معافی مانگتی ہیں گناہگار عورتیں اپنے شوہروں کی روانگی کے چار روز بعد بوڑھے اگنی دیو کے حضور آتی اور بالالتزام اپنے پچھلوں یاروں کے نام گنواتی ہیں۔کیا مجال کہ کسی شخص کا نام نظر انداز کریں۔ورنہ پھر تھوہر کا ایک بوٹا نہیں ملتا۔یادتازہ رکھتے کے لئے ہرعورت اپنے آشناؤں کی تعداد کے بابر دھاگے میں گرہیں لگا لیتی ہیں۔اسے وہ اپنے معبد میں لاتی اور آگ کے سامنے کھڑے ہوکر بآواز بلند ایک ایک کا نام لیتی ہے، پھر جب سب کے نام تے چکتی ہے تو دھاگہ اٹھا کر آگ میں پھینک دیتی ہے۔دھاگا جل جاتا اور وہ معصیت سے پاک ہو جاتی ہے۔پھر وہ اطمینان قلب سے گھر لوٹتی ہے۔اسی طرح تھوہر لانے والے خود کو ہر آلائش سے پاک رکھتے ہیں۔خفیف سے خفیف لغزش پر دھاگے پر گرہ لگا دیتے اور پھر پانچوں ہواؤں سے اپنا حال کہہ ڈالتے ہیں۔''اس کے بعد اپنے گناہوں کی تسبیح اپنے رہنماؤں کے حوالے کردتے ہیں جو اسے آگ کی نذر کر دیتا ہے۔

جب مڈغاسکر کے لوگ محاذ جنگ پر جاتے تو ان کی عورتیں بہر قیمت اپنی عصمت کی حفاظت کرتیں ورنہ دشمن غالب آجاتا۔مردوں کو تقویت پہنچانے کی نیت سے عورتیں اور لڑکیاں دن رات مصروف رقص رہتیں۔پھر انھیں اپنے گھر لیٹنے اور کھانا کھانے کی بھی مناہی تھی۔

مردوں کی عدم موجودگی میں عورتوں کے لئے بھٹکنے کے مواقع ارزاں ہوتے، گوسحر پرست سادہ لوح انسان کو منضبط اور منظم قسم کا دستور اخلاق میسر نہ تھا تاہم اس نے اپنے حالات اور اپنی سوجھ بوجھ کے مطابق جادو سے کام لیا، اور خوف کا موثر تریں ہتھیار برتا۔آج ہمارے زمانے میں جنگ سے بداخلاقی اور بدکاری کو بے پناہ شہ ملتی ہے۔ایک تو جنگ خود اخلاقی دیوالیہ پن ہے اور پھر عام انتشار معاشرے کی سلامتی کو خطرے میں ڈالتا.....ایسے میں نیک کردار اور نیک چینی کا راستہ بڑا کٹھن ہو جاتا ہے۔ایسے میں ان عورتوں کی کمی نہیں رہتی جن کے لئے مردوں کی غیر حاضری

Marfat.com

بدکاری کا پیش خیمہ بنتی ہے۔مروجہ اخلاقی ضابطہ بے اثر ہو کر رہ جاتا ہے۔پرانے زمانے میں عورت نہ صرف عصمت دری سے بے حد ڈرتی بلکہ جانتی کہ یوں اس سمیت پورا قبیلہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔اگر چہ شہوانی کشش عورتوں کو بری طرح زنا پر مائل کرتی لیکن وہ کسی شخص سے کسی قیمت پر ناجائز تعلق پیدا نہ کرتیں۔''اس سے ظاہر ہے کہ سحر کا بندھن ہمارے اخلاقی اور معاشرتی بندھنوں سے قوی تر اور موثر تر تھا۔

سراذک کی عورتوں میں مثبت و منفی دونوں نوع کی رسوم مروج تھیں۔جب ان کے مرد جنگ پر جاتے تو وہ صبح صبح بیدار ہوتیں اور روشنی کی پہلی کرن پھوٹتے ہی دریچے کھل دیتیں۔ورنہ اس امر کا خدشہ ہوتا کہ مرد دن چڑھے تک پڑے سوئے رہیں گے،اور اپنی موت کا سامان پیدا کریں گے۔عورتوں کو مالش کرنے کی مناہی تھی۔کیونکہ اس طرح مرد پھسل جاتے۔وہ کھانے کے بعد تھوڑے سے چاول چھوڑ دیتیں تا کہ ان کے مرد بھوکے نہ رہ جائیں۔وہ اپنے چہرے نہ چھپاتیں،مبادا ان کے مردوں کو راستہ ڈھونڈنے میں مشکل آپڑے۔

نباتاتی زندگی پر بھی تالیفی سحر کا اثر پڑتا اور آدمی منفی و مثبت عمل کے ذریعے گل بوٹوں اور پیڑوں پودوں کو متاثر کرتا چنانچہ یہ عقیدہ عام تھا کہ بچہ جننے کی صلاحیت رکھنے والی عورت نباتات کی زرخیزی برقرار رکھتی اور بڑھاتی ہے۔اسی عقیدے کا اثر تھا کہ بقول پروفیسر ہٹن ویسٹر جاوا کے بعض حصوں میں جب چاول کے پودے نکلتے تو شادی شدہ میاں بیوی رات کے وقت اپنے اپنے کھیتوں میں جاتے اور مجامعت کرتے۔ملایا کے بعض لوگ سالانہ جشن کے ایام میں ناچتے کے ایام میں ناچتے گاتے اور جی بھر کے تازہ شراب پیتے۔اس کے بعد تبادلہ ازواج'' کے کھیل میں مشغول ہو جاتے۔ان تمام سرگرمیوں کا مطلب یہ تھا کہ غذائی وسائل و ذرائع پر سحری اثر ڈالا جائے۔منی پور کے لوگ چاول بونے سے پہلے اور کاٹنے کے بعد ایک رات کے لئے اپنے معمولات اخلاق کی شدت کو نہایت بے باکی سے ختم کر دیتے۔''

اسی طرح ایس سی رائے کے ایک بیان سے (بحوالہ ویسٹر) معلوم ہوتا ہے کہ جب چھوٹا ناگپور کے قدامت پسند قبائل فصل بونے لگتے،تو کئی دن تک جشن مناتے۔بڑے بوڑھے بے

Marfat.com

تحاشہ شراب پیتے۔جواں سال مردوزن ہر قسم کی بداخلاقی کا ثبوت دیتے۔اس طرح وہ زرخیزی کو برقرار رکھتے۔وسطی امریکہ کے بعض سحر پرست لوگ فصل بونے سے چار دن پہلے بیوی کے پاس جانا ترک کر دیتے۔تاکہ تخم ریزی سے ایک رات پہلے پوری شدت سے اپنے شہوانی جزبات بروئے کارلاسکتے۔'' کہا جاتا ہے.....کہ جب زمین میں بیج ڈالا جاتا عین اس وقت بعض لوگ مجامعت پر مامور ہوتے۔خلاف ازیں بانجھ عورت اپنی خرابی کی وجہ سے زرخیزی کو تمام کرتی۔اسی خرابی سے بعض نواہی نے جنم لیا اور ٹیبو کی متعدد شکلیں پیدا ہوئیں۔یہی نہیں کہ انسان ہی نباتاتی زندگی پر اثر انداز ہوتا بلکہ پیڑ پودے اور گل بوٹے بھی اپنی خوبیوں اور خرابیوں کے مطابق انسان پر اثر انداز ہوتے۔سحری طب اسی حقیقت کی پیداوار ہے جسے جادوگر بھولے سے سحری اثر کہتا وہ درحقیقت اشیاء کی شفائی تاثیر تھی جو قدرت نے عطا فرمائی اور جسے رفتہ رفتہ انسان نے تجربے کے ذریعے پایا اور پا رہا ہے۔ساحران جڑی بوٹیوں کو مانا یعنی قوت کا منبع سمجھتا جو کبھی شفا بخشتی اور کبھی ضرر پہنچاتی یہی جڑی بوٹیاں جنتر منتر کے ساتھ یا پھر اس کے بغیر علاج معالجے میں برتی جاتیں تریاق اور زہر دونوں ہی ساحر طبیب کے پٹارے کی چیزیں تھیں۔

آدمی کو ثمر و درخت کے نیچے تیر چلانے کی ممانعت تھی کیونکہ اس طرح تیر کی مانند پھل گرنے لگتے۔یہ آدمی کے اثر انداز ہونے کی مثال ہے نباتات کا اثر اس بات سے واضح ہے کہ لوگ پیڑ سے از خود گرا ہوا پھل نہ کھاتے ورنہ ان میں لڑکھڑانے اور گرنے پڑنے کا روگ پیدا ہوتا۔اگر کوئی شخص برتن یا بھوبھل میں شکر قندی رکھ کر بھول جاتا تو پھر اسے کھانے سے گریز کرتا کیونکہ بھولی بسری چیز کھانے سے حافظہ جاتا رہتا۔

سوڈان کے لوگ سمجھتے کہ خاردار پیڑ کی لکڑی سے بنایا ہوا مکان اہل خانہ کو چین نہ لینے دیتا اور ان کے حق میں کانٹے بو دیتا۔

☆ کالے کلم سے مردوں سے کام لینا ☆

کالے علم میں مردوں سے بھی خوب کام لیتے جس کی وجوہ عیاں ہیں مردوں میں بعض ایسی دائمی خصوصیتیں ملتیں جو زندوں میں ناپید ہوتیں چنانچہ ان خصوصیتوں کو سحری مماثلتی عمل کے

Marfat.com

ذریعے زندوں میں منتقل کر دیتے۔ مردے نہ سن سکتے اور نہ حرکت کر سکتے ارواح سراسر "مانا" ہوتیں مادی زندگی سے محروم ہونے کے بعد سریع الاثر اور سریع الحرکت ہوتیں بعض لوگوں میں قاعدہ تھا کہ جب اپنی محبوبہ کو رات کے وقت چوری چھپے سے ملنے جاتے تو چھت پر جہاں ان کی محبوبہ کے ماں باپ سوتے قبر کی مٹی چھڑک دیتے تا کہ وہ مردوں کی طرح گہری نیند پڑے سوئے رہیں۔

عملی جادو میں نقب زن مردوں کی سب سے زیادہ قدر کرتے کیونکہ ان کی دال اسی صورت گلتی جب زندہ بھی مردہ ہو جاتے۔ چنانچہ جنوبی سلوانیا کے نقب زن کسی مردے کی ہڈی مطلوبہ مکان پر پھینکتے یہ ہڈی جو مردے کی نمائندگی کرتی اصولاً مردے کے اوصاف رکھتی پھر طنزاً کہتے جیسے یہ ہڈی بیدار ہو اسی طرح گھر والے بیدار ہوں۔ بس پھر کیا تھا نقب زن بے کھٹکے کام کرتے، کیا مجال کہ اہل خانہ میں کوئی دم مارتا اور بیدار ہوتا۔

نقب زن مسان سے بھی استفادہ کرتے، مردے کی راکھ مکان پر ڈال دیتے تو گھر والے گھوڑے بیچ کر سو جاتے۔

☆ جادو کے ذریعے چوری کرنا ☆

میکسیکو کے نقب زن چوری چھپے ایسی عورت کا بازو کاٹ لاتے جو پہلا بچہ جننے کے بعد مر گئی ہو۔ وہ نقب لگانے سے پیشتر زمین پر یہ بازو مارتے، اس سے گھر کے مکیں مردہ ہی تو ہو جاتے ان کی قوت گویائی سلب ہو جاتی۔ نقب زن کو دیکھتے لیکن ان میں بولنے، چیخنے اور اٹھنے کی ہمت نہ ہوتی نقب زن آنکھوں میں دھول جھونک کر چلے جاتے پھر کبھی کبھی ایسے میں لوگ لمبی تان کر بھی سو جاتے اور خراٹے بھرتے۔

چور، راہزن اور نقب زن کی دہشت ہمیشہ سے ہے۔ پھر تو ہم پرست تو سمجھتے کہ ان کے پاس سحری قوت ہے جس کے باعث یہ غالب آتے ہیں، پھر ان جرائم پیشہ لوگوں کی اچانک آمد سے بھلے بھلے لوگ سہم جاتے اور قوت مدافعت کھو بیٹھتے۔ معلوم ہوتا کہ یہ خوفناک ہتھیاروں سے لیس ہوں گے اور ذرا سی مزاحمت پر قتل و غارت پر اتر آئیں گے۔ انہیں عام معاشرتی انسانوں سے

مختلف اور نہایت ہولناک سمجھا جاتا۔انہیں پراسرار اور ارواح کا چہیتا مانا جاتا۔

ارواح کی طرح جانور بھی اپنی خصوصیتوں کی وجہ سے آدمی کی زندگی پر اثر انداز ہوتے چنانچہ جنوبی افریقہ میں چوہوں کے بالوں کو بڑی اہمیت حاصل تھی اور جنگ کے دوران میں تو ان کی مانگ بہت ہی بڑھ جاتی حبشی لڑنے نکلتے تو اپنے بالوں میں چوہے کے بال بھی رکھ لیتے یوں وہ دشمن کے وار سے بچ نکلتے جس طرح چوہے کو پتھروں ڈھیلوں سے مارنا محال ہوتا اسی طرح ان سپاہیوں کو مارنا محال ہوتا۔چوہے کے بال قدم قدم پر ان کی حفاظت کرتے۔

کچھ لوگ مینڈک کی کھال کپڑوں سے لگا لیتے اور دشمن سے مقابلہ کرنے نکلتے تو اس کے ہتھے نہ چڑھتے جس طرح مینڈک پھسلواں ہوتا۔آسی طرح وہ بھی پھسلواں ہوتے۔

اہل عرب اپنے مفرور غلام کو پکڑنے کے لئے بڑی انوکھی ترغیب برتتے وہ پہلے جادو کا دائرہ کھینچتے اور پھر اس کے وسط میں میخ گاڑ دیتے میخ سے دھاگے کے ساتھ ایک کپڑا باندھ دیتے یہ کپڑا گھومتا رہتا اور رفتہ رفتہ دھاگہ میخ سے لپٹتا جاتا جوں جوں دھاگا لپٹتا جاتا مفرور غلام لوٹتا آتا۔

نیوگنی کے لوگ جنگل میں جانے سے پہلے سانپ کو جلاتے اور پھر اس کی راکھ ٹانگوں سے مل لیتے۔یوں جنگل میں انہیں سانپ ڈسنے نہ پاتے۔

سلوانیا کے چور جو دکانوں پر جا کر مال اڑاتے وہ پہلے کسی اندھی بلی کو نذر آتش کرتے اور اس کی راکھ سنبھال کر رکھ لیتے۔پھر جس دکاندار کو الو بنانا چاہتے اس کے سر پر راکھ مل دیتے بس پھر کیا تھا ان کی پانچوں انگلیاں گھی میں ہوتیں جو چیز چاہتے بلا تکلف اٹھا لیتے اور بعض تو ایسے دیدہ دلیر ہوتے کہ جاتے جاتے دکاندار سے پوچھ لیتے تمہیں دام تو دے دیئے ہیں نا؟ اور دکاندار فوراً کہتا، ہاں، ہاں دے دیئے ہیں۔جلی ہوئی بل کی راکھ اسے اندھا ہی تو کر دیتی۔

یونانیوں کا خیال تھا کہ اگر کوے کا انڈا سر پر مل لیا جائے تو بال کالے ہو جاتے ہیں چنانچہ وہ عموماً اس نسخے پر عمل کرتے ایک احتیاط برتتے جس وقت انڈا ملتے منہ تیل سے بھر لیتے کیونکہ بصورت دیگر دانت سیاہ ہو جاتے اور پھر کسی طور سفید نہ ہوتے۔

Marfat.com

موآب کی عرب عورتیں بانجھ پن سے مخلصی پانے کے لئے کسی ایسی عورت سے کپڑے مانگ کر پہنتیں جس کے یہاں بکثرت اولاد ہوتی۔

☆ قیمتی رنگ برنگے پتھر ☆

سحر پرست اقوام میں پتھروں کو بھی بڑی اہمیت حاصل تھی چنانچہ میلینیشیا کے بعض حصص میں لوگوں کا اعتقاد تھا کہ بعض پتھروں میں ان کی شکل وشباہت کے مطابق معجزانہ قوت پائی جاتی ہے اگر کسی کو سنگریزوں پر بڑا پتھر پڑا ملتا تو وہ اس پر پیسے بھینٹ چڑھاتا اور توقع رکھتا کہ اسے سور ہاتھ لگیں گے۔ یہ لوگ پتھر کی روح کے قائل تھے اور سمجھتے تھے کہ اسی کے دم قدم سے کام کاج سنورتے ہیں یونانی جب بیلوں کو ہل میں جوتتے تو ان کے سینگوں سے یا گردن میں بعض قیمتی پتھر باندھ دیتے یوں فصل خوب ہوتی ہمارے یہاں آج کل بھی لوگ رنگ برنگی منگوں کا ہار بیلوں کے گلے میں ڈالے رکھتے ہیں لیکن یہ غالباً سجاوت کے لئے کرتے ہیں اور منکوں کی سحری تاثیر اور مانا سے بے خبر ہیں۔

ہندو کی کتب میں مذکور ہے کہ بیاہ کی پہلی رات دولہا اپنی دلہن کے پاس بیٹھے اور جب قطبی ستارہ نمودار ہو تو اسے دکھائے اور ستارے سے کہے۔ تو قائم ہے، اے قائم رہنے والے! میں تجھے دیکھتا ہوں۔ اے خوشحال رہنے والے! میرے ساتھ بھی بہ استقلال قائم رہ پھر وہ دلہن سے کہتا۔ ابرہسپتی کے طفیل تو مجھے ملی ہے تا کہ تو میرے ذریعے بچہ جنے۔ سو بار خزاں آئے اور تو میرے ساتھ جئے! یہ ریت صرف اس لئے ادا کی جاتی کہ متاہلانہ زندگی مدتوں برقرار رہے اور میاں بیوی کسی ایسے حادثے کا شکار نہ ہوں جس سے ان کا بندھن ٹوٹ جائے۔

☆ کفن پوشی کی رسم ☆

چینیوں میں کفن پوشی کی رسم تھی ان کا عقیدہ تھا کہ زندگی میں کفن یا لباس مرگ پہننے سے عمر بڑھتی ہے اکثر لوگ اسے کسی ناکتخدا لڑکی یا نوجوان عورت سے سلواتے چونکہ پہننے والے کی نسبت خیال کیا جاتا کہ بہت دن جائے گا۔ اس لئے کفن کافی ڈھیلا سیا جاتا اس میں آدمی کے بڑھنے اور پھلنے پھولنے کی گنجائش رکھ لی جاتی۔ بالعموم ایسے سال سلوایا جاتا جس میں فاضل دن ہوتا ظاہر ہے

Marfat.com

کہ لمبا سال لمبی عمر کے حصول میں مدد دیتا لباس مرگ میں سب سے زیادہ اہمیت گہرے نیلے رنگ کے چغے کو حاصل ہوتی۔ اس پر زرتار سے طویل عمر کے الفاظ کاڑھے جاتے، بوڑھے ماں باپ کو یہ لباس پیش کرنا محبت اور سعادت مندی کی علامت تھا۔ بوڑھے لوگ ہر سال اپنے یوم ولادت پر اسے فرض جان زیب تن کر کے اسے پہنا دیکھ کر احباب واعزاء نہایت گرم جوشی سے مبارک باد دیتے اور معظی کی خوب تعریف کرتے یوم ولادت کے علاوہ اسے تہواروں پر بھی پہنتے۔

چینیوں کا مقولہ تھا کہ شہر یا بستی کی وضع قطع اس کی خوشحالی یا بدحالی کا سبب بنتی ہے اس مقولے میں اصول مماثلت کا سراغ ملتا ہے چنانچہ پچھلی صدی کے اواخر میں جب شنگھائی میں بغاوت ہوئی اور خاصا خون خرابہ ہوا تو سیانے فکر مند ہوئے انہوں نے بہت غور وخوض کیا آخر انہوں نے تباہی کی وجہ معلوم کر لی۔ دراصل شنگھائی میں ایک معبد تھا یہی فساد کی جڑ تھا کیونکہ اس کی شکل کچھوے سے ملتی جلتی تھی جو منحوس جانور سمجھا جاتا گو بنائے شر معلوم ہو گئی لیکن مشکل یہ آن پڑی کہ معبد کو کیسے گرائیں عام عمارت ہوتی تو بلا تامل پیوست زمیں کر دی جاتی معبد کا معاملہ تھا گرائیں تو گناہگار بنیں اور نہ گرائیں تو مصیبت کا شکار ہوں بالآخر دانشوروں نے اس دقت کا حل نکال ہی لیا۔ انہوں نے معبد کے دونوں کنویں مٹی سے بھر دیئے گویا کچھوے کو اندھا کر دیا اور یوں وہ ہر بلا سے محفوظ ہو گئے۔

مڈغاسکر کے لوگ بعض ساعتوں کو نحس اور بعض کو سعد خیال کرتے ہیں نحس ساعت میں پیدا ہونے والا بچہ مدنصیب ہوتا اور سعد ساعت میں پیدا ہونے والا خوش نصیب اگرچہ بچہ ماں کے پیٹ سے نصیب لے کر نکلتا۔ تاہم پیدائشی بدنصیبی بے نجات دلانے کے متعدد طریقے مروج تھے یہ سب اصول مماثلت کے مطابق ہوتے یہ لوگ بچے کی پیدائش کے بعد گھاس پھونس کا جھونپڑا بناتے اور اسے تیلی لگا دیتے اگر سحری عمل کو زیادہ موثر بنانا مقصود ہوتا تو زچہ اور بچہ دونوں کو جھونپڑے میں بیٹھا دیتے اور عین اس وقت انہیں باہر نکالتے جب ان کی جانب شعلے لپکتے نظر آتے اس حرکت سے بلا ٹل جاتی کیونکہ منحوس بچے کی نسبت سمجھا جاتا کہ جب سن بلوغت کو پہنچا تو نحوست اپنا رنگ دکھائے گی اس کا مکان جل کر راکھ اور یہ بے خانماں ہو جائے گا۔

Marfat.com

☆دنیا میں جادو کا رواج☆

الغرض جادو اپنے حملہ توہمات، طلسمات اور عملیات کے ساتھ تمام دنیا میں رواج پذیر تھا زندگی قدم قدم پر اس کی محتاج تھی وہ تو بلکہ اسی کے سہارے چلتی کوئی قبیلہ، کوئی معاشرہ اور کوئی آباد قطعہ ارض جادوگر کے وجود سے خالی نہ تھا وہی تو ''مانا'' کا عامل تھا وہی تو مخفی قوت کے ذریعے مصیبتیں ٹالتا اور راحتیں لاتا۔ اسی کو بقائے حیات کا نسخہ معلوم ہوتا وہی کائنات کا راز داں تھا۔ وہی دیوتاؤں کی نبض پہچانتا۔ وہی بھوت، پریت، جن، پری، چڑیل اور ارواح خبیثہ سے برے بھلے کام لیتا۔ اسے وہ اصول مماثلت اور گر معلوم تھے جن کی مدد سے وہ اس کارخانہ قدرت کو چلائے اگر جادوگر نہ ہوتا تو لوگ گھپ اندھیروں میں بھٹکتے پھرتے، نہ دیو مالا کا رنگین سلسلہ مرتب ہوتا نہ عبادت کے وہ رنگین طریقے دریافت ہوتے جو ریت کی صورت میں فنون لطیفہ کے مماثل تھے یہ تو جادوگر ہی کی کرامات تھی کہ ابر بروقت برستا، رب الشمس ہر روز طلوع ہوتا مادر گیتی کی گود ہری بھری رہتی جادوگر کی کوششوں سے قبیلہ نصرت و مسرت سے ہمکنار رہتا جادگر کی فوقیت محتاج بیان نہیں وہ بیک وقت عظمت مآب خوفناک قابل احترام، قابل اطاعت، جابر اور مہربان تھا وہی بادشاہ اور طبیب ہوتا۔ سب اس کے اشاروں پر چلتے اس کی نافرمان موت کو دعوت دینے کے مترادف تھی۔

تالیفی سحر کی ایک اہم شاخ وسحر بالمثل یا ہومیو پیتھک سیج کے اصول کی وضاحت کر دی گئی۔ اس باب میں چند نمائندہ اور نمایاں امثلہ بھی دی گئی ہیں، وگرنہ کتب متعلقہ ان سے معمور ہیں۔ اب تالیفی سحر کی دوسری شاخ کو لیجئے! یہ سحر لمسی ہے۔ یوں تو یہ بھی اصول مماثلت ہی پر مبنی ہے۔ تاہم اس کے عمل میں ایک نئی بات ہے۔ اس کے عالم و عامل کا یہ نظریہ ہے کہ جسم انسانی کا کوئی عضو یا اس سے لگنے اور چھونے والی کوئی شے جدا ہونے کے بعد اس سے مربوط و متصل رہتی ہے۔

Marfat.com

بڑے سے بڑا فاصلہ بھی ان کے ربط اور تعلق کو توڑ نہیں سکتا۔ چنانچہ جدا ہونے والا کوئی عضو یا جدا ہونے والی کوئی شے سحری عمل میں وسیلے کا کام دیتے۔ اسی کے ذریعے سحری اثر متعلقہ آدمی تک پہنچتا اور اس میں سرایت کرتا۔ گویا یہ عضو یا شے علیحدگی کے بعد بھی آدمی کی ذات کا حصہ بنی رہتی۔ ازروئے علم یہ خیال کتنا ہی غلط کیوں نہ ہو ساحر کا اس پر ایمان تھا اور اسی پر اس کے کاروبار کا دارومدار تھا۔ لوگ بھی قائل تھے۔

جب علم اور مذہب نے تعقل پسندی کی شمعیں فروزاں کیں۔ توہمات وقیاسات کے پردے ہٹانے اور نئی نئی تجربہ گاہیں اور دانش گاہیں کھولیں نیز حقیقت پسندی کے اصول پر تحقیق وتفتیش کے دروازے کھولے تو سحریات کی بنیادیں ہل گئیں اور ساحر دم دبا کر بھاگ گیا۔ کہیں کہیں وہ ''ڈانڈر گراؤنڈ'' چلا گیا اور چوری چھپے کام کرنے لگا۔ چنانچہ آج بھی وہ نہ صرف ان ممالک میں موجود ہے جہاں ابھی تک وہی پرانی زمین ہے وہی پرانا آسمان ہے وہی قرون اول کی تاریکیاں.....وہی قبائلی نظام ہے وہی جہالتیں ہیں اور وہی دقیانوسی ماضی موجود ہے۔ بلکہ جہاں نئے علوم وفنون کا چرچا ہے اور جوہری انکشافات کے اثرات بھی کسی حد تک در آئے ہیں۔ ایک افریقہ اور ہندوستان ہی کا ذکر نہیں۔ امریکہ اور آسٹریلیا تک میں ایسے خطے موجود ہیں جہاں لوگوں نے صدیوں صدی پہلے کے رواج اور دستور کی تجدید وترمیم نہیں کی اسی تالیف میں قربانی کے باب میں بیسیوں صدی کے بعض جادوگروں کی سفاکیاں معرض بیان میں لائی گئی ہیں۔

سحر بالمثل کی مانند سحر لمسی میں بھی ''مانا'' ہی سے کام لیا جاتا۔ اگرچہ یہ مخفی قوت ہمیشہ غیر مرائی رہی تاہم اسے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے لیے مادی اجسام واشیاء ہی کا سہارا لینا پڑا جسم انسانی سے علیحدہ ہونے والی جن چیزوں کو معمول بنایا جاتا وہ اپنی مادی ہیئت اور ماہیت کو تبدیل کئے بغیر سحری اثرات لاسلکی کے اصول پر منتقل کرتیں اور بڑے سے بڑے بُعد کو بھی اپنی راہ میں روڑا نہ اٹکانے دیتیں۔ آدمی کے بال ہوں یا ناخن، کپڑا ہو یا نقش پا، سایہ ہو یا لہو، جادوگر کی لیبارٹری میں ہر شے کام آجاتی۔ روئے زمین کا ایسا کوئی خطہ نہ تھا جہاں یہ انوکھا لمسیاتی نظریہ نہ پایا جاتا ہو۔

Marfat.com

جرمی کے لوگوں کا قاعدہ تھا کہ جب وہ بچے کا دانت نکالتے تو اسے چوہے کے بل میں ڈال دیتے۔ وہ جانتے تھے کہ اگر چوہے نے اس کاٹ لیا تو لڑکے کے دانت بھی چوہے کے دانتوں کی مانند تیز اور سخت ہو جائیں گے۔ دانت نکالنے کی رسم بہت پرانی ہے!۔

ارارا تو نگا کے قبائل میں قاعدہ تھا کہ دانت نکالتے تو یہ منتر پڑھتے

تو چھوٹا چوہا ہو یا بڑا چوہا یہ رہا میرا پرانا دانت

عرض یہ ہے کہ مجھے نیا دانت دے دے!

اس کے بعد دانت کو مکان کے گھاس پھوس میں پھینک دیتے کیونکہ چوہے وہیں بل بناتے اس حرکت کی وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں کی رائے میں چوہے کے دانت سب سے مضبوط ہوتے تھے اور اس لمسیاتی اور مماثلتی عمل سے انہیں مضبوط دانت نصیب ہوتے دانت کی ضرورت واضح ہے۔ ابتدائی زمانے کے لوگ دانتوں سے نہ صرف خام گوشت اور کچی چیزیں کھاتے بلکہ ان سے اوزار اور ہتھیار کا کام بھی لیتے۔ آج بھی دانت انھی فوائد کا حامل ہے لیکن اب اس سے اتنا سخت اور کرخت کام نہیں لیتے۔ وحشی لوگ دانت سے جس قدر کام لیتے تھے اب کوئی نہیں لے سکتا۔

آسٹریلیا کے قدیم قبائل میں لڑکوں کو شریک قبیلہ کرتے وقت ان کے سامنے کا ایک یا ایک سے زائد دانت نکال لیتے۔ فریزر کو اس کی وجہ تو معلوم نہ ہوئی، تاہم اُس نے متعلقہ رسم کی تفصیل بیان کر دی ہے ہمارے لیے یہ تفصیل ہی کارآمد ہے کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسوڑھے سے الگ ہونے کے بعد بھی دانت میں رابطہ قائم رہتا۔ نیو ساؤتھ ویلز میں دریائے ڈرالنگ کے قبائل اس دانت کو لب دریا کسی پیڑ کی چھال یا اس کے سوراخ میں رکھ دیتے۔ اگر اس پر چال کی نئی تہ چڑھ جاتی یا وہ پانی میں گر پڑتا تو فبہا اور اگر کیڑیاں لگ جاتیں تو پھر دانت والے کی خیر نہ ہوتی۔ اسے دانتوں کی بیماری لگ جاتی۔ بعض قبائل میں شکستہ دانت گھر گھر پھرایا جاتا اور تاکید کی جاتی کہ اسے ایسی جگہ نہ رکھا جائے جہاں سحری قوت والے منکے یا قیمتی پتھر پڑے ہوں۔ ایک بار ایسا ہی ایک دانت ایک ڈاکٹر مبووٹ نامی ایک صاحب کی تحویل میں رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد یہ صاحب وہاں سے گھر چلے آئے جو اڑھائی سو میل دور تھا۔ ایک سال کے بعد کہیں لڑکے کے دانت میں

Marfat.com

تکلیف ہوگئی۔ چنانچہ اڑھائی سومیل کی مسافت طے کرنے کے بعد قبائلی ایلچی ان کے پاس آیا۔ اس نے انھیں لڑکے کی حالت سے آگاہ کیا اور پوچھا کہ کہیں دانت کو سحری ادویہ کے پاس تو نہیں رکھا گیا جن کے لمس سے شکستہ دانت میں ضرر رساں ''مانا'' نفوذ کر گئی اور پھر لڑکے تک پہنچ گئی ہو۔ ڈاکٹر نے یقین دلایا کہ ایسا نہیں کیا گیا دانت کو علیحدہ صندوقچے میں رکھا گیا۔

دانت ہی کی طرح بچے کی ناف اور آنول کو بھی اہمیت حاصل تھا۔ عمر بھر بچے سے ان کا تعلق قائم رہتا۔ اگر انھیں بہ احتیاط محفوظ کر لیا جاتا تو بچے کو خوشحالی نصیب ہوتی ورنہ بدحالی کا شکار رہتا۔ کوئنز لینڈ کے قبائلی سمجھتے کے آنول اور ناف میں کچھ نہ کچھ بچے کی جان ہوتی ہے چنانچہ بچے کی نانی یا دادی اسے لے کر ریت میں دبا دیتی اور دائرے کی صورت میں اس پر پیڑ کی ڈالیاں گاڑ دیتی اوپر سے ان کے سرے ملا دیتی اور یوں مخروط کی شکل بن جاتی۔ پھر یہ دفینہ انجیا کے حوالے ہوتا کیونکہ وہی عورت کے رحم میں مٹی کے بچے ڈالتا۔ پھر جب انجیا کا ادھر سے گذر ہوتا تو وہ دفینے میں سے جان نکال کر لے جاتا اور اسے پیڑ کی کوکھ یا چٹان میں رکھ لیتا۔ یہاں اس کی آماجگاہ ہوتی۔ پھر کبھی نہ کبھی یہ اسی بچے میں حلول کر دیتا، تاکہ مرنے کے بعد بچہ دوبارہ اس دنیا میں آسکے۔

اپیڑوں کی نسبت کہتے ہیں کہ ان میں عورتوں کی گود ہری کرنے کی صلاحیت تھی۔ یہ پیڑ مقررہ صنمیاتی آباؤ اجداد کی ناف سے رشتہ رکھتے اور درحقیقت کچھ ہی مدت گزری کہ بچوں کی ناف ان پر ٹانگنے کا رواج تھا۔ بانجھ عورت بازوؤں سے ناف والے پیڑ سے لپٹ جاتی اور اس کے یہاں لڑکا پیدا ہوتا یا لڑکی پیدا ہوتی۔ وہ مشرق و مغرب جس سمت سے پیڑ سے لپٹتی اسی کے مطابق لڑکا ہوتا یا لڑکی ہوتی۔ فریزا

جزیرۂ کیل میں ناف کو نوزائیدہ بچے کی جنس کے مطابق اس کا بھائی یا اس کی بہن سمجھا جاتا۔ وہ اسے کسی برتن میں راکھ ڈال کر رکھ دیتے برتن کو کسی پیڑ میں شاخوں کے درمیان جما کر رکھ دیتے۔ پھر یہ بھائی یا بہن اس کی نگہداشت کرتے۔

بعض قبائل نوزائیدہ بچے کی ناف کسی سپاہی کے سپرد کر دیتے تاکہ وہ اسے میدان جنگ میں جا کر گاڑ دے اور یوں بچے میں حرب و ضرب کا جذبہ پرورش پائے۔ خلاف ازیں لڑکی کی ناف گھر

Marfat.com

ہی میں چولھے کے پاس دبادی جاتی۔اس طرح لڑکی میں گھریلو معاملات کا سلیقہ پیدا ہو جاتا اور وہ بڑے ہو کر سگھڑ بی بی بن جاتی۔

فریزر اپنے عصر کی شہادت دیتا ہے کہ یورپ میں بچے کی ناف کو بڑے کام کی چیز سمجھا جاتا۔ اس سے نہ صرف بچے کا مستقبل وابستہ ہوتا بلکہ بعض جگہ تو خیال کیا جاتا کہ بچے کی جان بھی اسی میں اٹکی رہتی۔ چنانچہ جب تک اسے سنبھال کر رکھتے بچہ زندہ اور خوشحال رہتا بعض لوگ اسے کچھ دیر تک گودڑ میں رکھتے۔اور پھر اسے قاعدے قرینے سے کاٹتے یوں بچہ اچھا کاریگر بن جاتا، اور بچی سینے پرونے کے کام میں مہارت حاصل کر لیتی۔

ناف اور آنول کے تحفظ سے آدمی عمدہ شکاری، پھریتلا تیراک اور بہادر سپاہی بن جاتا۔وہ ہوشیاری سے پیڑوں پر چڑھنا سیکھ لیتا۔عورت امور خانہ داری میں طاق ہو جاتی۔انہی کی سلامتی میں آدمی کی سلامتی کا راز پنہاں تھا، کیونکہ گذشتہ بین کی رو سے ان میں وہی جان ہوتی جو بچے میں پائی جاتی۔ یہ دراصل بچے کے جسم کا حصہ ہوتے۔ان اجزاء کی خارجی روح اور داخلی روح میں سحری اسلوب سے باہمی رابطہ قائم کیا جاتا۔

زخم درست یا خراب کرنے کی رسوم کے مطالعے سے بھی ان اصول کا سراغ ملتا ہے جن پر لمسی سحر کا دارومدار تھا میلینیشیا میں اگر کوئی شخص زخمی ہو جاتا اور اس کے اعزاء واقارب کو وہ تیر مل جاتا جس سے زخمی کیا گیا ہو تو اسے کسی نمدار جگہ یا خنک پتوں میں رکھ دیتے۔یوں زخمی کی تکلیف گھٹ جات۔سوجن بھی رفع ہو جاتی۔خلاف ازیں حریف اپنی جگہ تگ ودو کرتا۔اور درپے آزار رہتا۔وہ اور اس کے دوست گرم گرم رس پیتے۔علاوہ ازیں کڑوے کسیلے اور بدمزہ پتے کھاتے۔وہ متعلقہ کمان آگ کے پاس رکھتے اور اگر حسن اتفاق سے وہ تیر ہاتھ لگ جاتا جس سے زخمی کیا گیا ہو تو اس کا سرا آگ میں رکھ دیتے یوں زخمی کی تکلیف بڑھتی اور اس کا زخم اچھا نہ ہوتا۔دونوں طرف شدید کش مکش جاری رہتی۔

بیکن کا کہنا ہے کہ اگر آلہ جراحت پر مرہم ملتے رہیں تو زخم اچھا ہو جاتا ہے''اگر چہ بیکن خود اس توہم کا شکار نہ تھا، تاہم اس نے مرہم کا نسخہ بتا دیا ہے۔اس کے دو اجزاء ریچھ اور سؤر کی چربی

Marfat.com

تھے جنھیں ایسے موقعہ پرلیا جائے جب وہ جفتی کررہے ہوں۔یہ اجزاء انھی لوگوں کے ہاتھ لگتے جن کا کام جنگل میں مارے مارے پھرنا اور شکار کرنا تھا۔انھیں کبھی نہ کبھی ایسا موقعہ میسر آ سکتا جب یہ جانور مصروف عمل ہوتے۔ایسے میں نر اور مادہ دونوں کو ہلاک کیا جاتا ورنہ جان بچانا ناممکن ہو جاتا۔اس قیمتی مرہم میں چند دیگر اشیاء بھی ملائی جاتیں۔اس ضمن میں یہ امر غور طلب ہے کہ مرہم زخم پر نہیں بلکہ ہتھیار پر ملا جاتا۔زخمی ہتھیار سے کتنی ہی دور ہوتا اور سے خواہ علم بھی نہ ہوتا تو بھی افاقہ ہو جاتا۔لیکن ایک تجربے کا حال بیان کرتا ہے کہ جب ایک مرتبہ زخمی کو بتائے بغیر ہتھیار سے برہم پونچھ دیا گیا تو وہ تڑپنے لگا مزید برآں یہ امر مصدقہ ہے کہ اگر تمہیں متعلقہ ہتھیار نہ ملے تو لکڑی یا لوہے سے اسی طرح کا ہتھیار گھڑ لو۔پھر زخم میں جس جگہ سے خون بہہ رہا ہو وہاں رکھدو پھر اس پر مرہم لگاؤ! اثر کرے گا"۔

اس طرز عمل کی بناء یہ خیال ہے کہ ہتھیار پر لگا ہوا خون زخمی کے خون سے تعلق رکھتا چنانچہ جب اس پر کوئی سحری عمل ہوتا تو اس کا اثر زخمی پر پڑتا۔

زخمی اور اس کے خون کا رشتہ محتاج وضاحت نہیں۔ایک بار نیوگنی کے جزیرے طملیو کے کسی شخص کو منہ زخمی ہو گیا اور خون بہنے لگا۔پھر وہ بیوی کو لے کر بغرض علاج نصرانی مبلغوں کے پاس پہنچا۔اس اثنا میں وہاں جتنا خون بہا اس کی بیوی نے نہر اودقت جمع کر لیا۔ایک قطرہ بھی وہاں نہ رہنے دیا۔کیونکہ اسے خوب معلوم تھا کہ اگر یہ خون دشمن کے ہاتھ لگ گیا تو وہ اس پر جادو کر دے گا۔ایک مرتبہ کیمبرج (انگلستان) میں ایک گھوڑا کسی فارم کے دروازے سے ٹکرا کر اس بری طرح زخمی ہوا کہ اس کی کھال چھل گئی۔اطلاع ملنے پر مرہم پٹی کے لیے ایک سلوتری آیا۔اس نے دیکھا کہ گھوڑا تو جوں کا توں زخمی حالت میں پڑا ہے کسی نے کچھ کیا ہی نہیں، البتہ ایک شخص بری طرح دروازے کا وہ قبضہ اکھاڑنے میں منہمک ہے جس سے گھوڑا زخمی ہوا۔دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ اس قبضے کو اکھاڑ کر مرہم سے لسیڑا جائے گا تا کہ گھوڑے کو افاقہ ہو جائے، یہ لوگ سمجھتے تھے کہ سلوتری کی تدبیر کے بعد بھی سحری عمل کی ضرورت ہے۔

وسط آسٹریلیا میں قدیم قبائل ایک اور طریقے سے زخمی کا علاج کرتے۔زخمی کے رشتہ دار

Marfat.com

اپنے اپنے جسم پر تیل لگاتے۔خوراک محدود کر لیتے اوراپنے طرز عمل میں محتاط ہو جاتے۔اگر کبھی ختنہ کے بعد بچے کا زخم اچھا نہ ہوتا تو اس کی ماں ایک خاص قسم کی مچھلی اور ایک خاص قسم کا سانپ کھانا ترک کر دیتی۔کسی قسم کی چربی نہ کھاتی۔کھدائی کی چھڑیوں کو ہر روز چکنا کرتی اور انھیں کبھی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیت۔سوتے میں سرہانے رکھ لیتی۔کسی کو انھیں چھونے کی اجازت نہ تھی۔پھر وہ رہ روز اپنے بدن پر بھی چکنائی ملتی،یوں اصول سحر کے ذریعے زخم اچھا ہو جاتا۔

طنہ کے لوگ اگر کسی کو نقصان پہنچانا چاہتے تو اس کے بدن کا ایسا کپڑا حاصل کرتے جس میں پسینہ بسا ہوا ہو۔پھر اسے ایک پیڑ کی ڈالیوں اور ان کے پتوں سے رگڑتے۔زاں بعد ان کے ساتھ لپیٹ کر گٹھا بنا لیتے۔اس گٹھے کو دھیرے دھیرے آگ پر جلاتے،جوں جوں گٹھا جلتا کپڑے والے کو اذیت پہنچتی،اور جب یہ جل کر راکھ ہو جاتا تو وہ مر جاتا۔

ہمارے یہاں عورتیں بچوں کے کپڑوں کے علاوہ پوتڑوں تک کی حفاظت کرتی ہیں۔انھیں باہر رسی پر ڈالتی ہیں تو دیکھتی رہتی ہیں کہ کہیں اڑ کر گھر کی چار دیواری سے باہر نہ جا پڑے،اور پھر کسی بدخواہ کے ہاتھ لگ جائے جو ٹونہ ٹوٹکا کر دے وہ اپنے کپڑوں کی نسبت بھی یہی عقیدہ رکھتی ہیں کہ دشمن کے ہاتھ لگ جائیں تو وہ انھیں نقصان پہنچا سکتا ہے۔وہ اپنے بال کبھی بہ احتیاط کسی ندی میں بہا دیتی ہیں اور کبھی کسی ویران جگہ پھینکوا دیتی ہیں یا پھر گھر کی نالی میں پھینک دیتی ہیں تا کہ غیر کی دستبر سے محفوظ رہیں۔

کپڑے کا ٹونہ ٹوٹکا بہت عام ہے کیونکہ اس میں آدمی کی ''مانا'' جذب ہو جاتی ہے اور پھر سحری عمل کی آمدرفت کا وسیلہ بن جاتی ہے۔چنانچہ ہم فریزر کے حوالے سے ایک چور کا حال سناتے ہیں جو شہد چرا رہا تھا کہ دیکھ لیا گیا۔اس خوف سے کہ کہیں پکڑا نہ جائے بھاگ پڑا۔افراتفری میں اس کا کوئی کپڑا گر پڑا۔شہد کے مالک نے جھٹ سے اٹھالیا اور زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔چور کو خبر ہوئی کہ اس کے کپڑے کی درگت بنائی جا رہی ہے تو وہ بیمار پڑ گیا اور مر گیا۔

تھیلو کرائی تس کی عورتیں بے وفا محبوب کو مائل محبت کرنے کے لئے موی پتلے کو پگھلاتیں تا کہ

محبوب کا دل پگھلے اور اس میں محبت کا جذبہ پیدا ہو۔اسی کے ساتھ فرض کے طور پر اس کے کسی کپڑے کی کترن بھی آگ میں ڈال دیتیں جسے وہ کبھی اپنی محبوبہ کے گھر چھوڑ گیا ہوتا یا محبوبہ نے کسی طرح حاصل کیا ہوتا۔

نقش پا پر بھی ٹونے ٹوٹکے چلتے کسی کے پاؤں کو زخمی یا لنگڑا کرنا ہوتا تو نقش پا میں کیل کانٹے ،کوئلے یا کانچ کے ٹکڑے گاڑ دیتے۔جوڑوں کے درد کی تو خاص یہی وجہ بتائی جاتی۔ایک پرمسٹر ہووٹ کو گٹھیا کا ایک مریض ملا۔جس نے بتایا کہ کسی نے اس کا نقش پایا یا اور اس میں کانچ کا ٹکڑا دفنایا ہوگا جس سے اس تک سحری اثر پہنچا ہوگا۔

تابوت سے نکالا ہوا کیل نقش پا میں گاڑنے سے صاحب نقش پا لنگڑا ہو جاتا۔

لڑکیاں اپنے محبوب کے قدموں کی مٹی حاصل کرتیں اور گملے میں ڈالتیں۔اس میں ایسا پھول اگاتیں جو کبھی نہ مرجھاتا۔جوں جوں پھول بڑھتا توں محبوب کے دل میں جذبہ محبت جنم لیتا۔

ڈبن کے لوگوں کا دستور تھا کہ جب باہم معاہدہ تحریر کرتے تو خاک پا میں اپنا خون ملا کر معاہدے کے کاغذ پر چھڑکتے یوں وہ اس پر بہ استقلال قائم رہتے۔

یونان کا معروف حکیم فیثا غورث تنبیہہ کرتا کہ آدمی کے نقش پا میں چاقو نہ گاڑا جائے۔اس کی تہ میں بھی وہی خوف کارفرما تھا کہ کہیں صاحب نقش پا کو گزند نہ پہنچے۔

جرمن شکاریوں کے لئے نقش پا بڑے کام کی چیز تھا۔وہ بھاگتے ہوئے جانور کے نقش پا میں تابوت سے اکھاڑا ہوا کیل ٹھونک دیتے۔شکار کھیلا جاتا اور پھر بچکر نہ نکل سکتا۔بعض جگہ زخمی ہرن کے نقش پا کیلنے کے بعد اس کا تعاقب ترک دیتے،وہ سمجھتے کہ یوں ہرن تھوڑی دور جا کر گر پڑے گا اور زیادہ نہ چل سکے گا۔

شکار کو قریب لانے کے لئے ایک دوسری ترکیب برتتے،شکاری کو سب سے پہلے جو ہرن یا ریچھ نظر آتا اس کے راستے میں ایک دوا ڈال دیتے۔اس طرح شکار دور دور سے جلد از جلد وہاں آجاتا۔یہ طلسم فاصلوں کو سکیڑ دیتا جس سے دنوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہوتا۔بعض اوقات تھوڑی

Marfat.com

سی دیر میں اتنی دور سے جانور آجاتے کہ عام حالات میں انھیں مسافت میں دو دو تین تین دن لگ جاتے۔

حکیم فیثا غورث ہدایت کرتا کہ بچھونے سے اٹھو تو اسے صاف کر دو کیونکہ لیٹنے اور سونے سے آدمی کا سایہ بچھونے سے ملتا ہے اور صاف کرنے سے دور ہو جاتا ہے۔

ان مثالوں سے صاف ظاہر ہے کہ انسان جو خواہشوں اور آرزوؤں کا پتلا ہے جب من مانی نہ کر سکتا اور براہ راست دل کی بات پوری کرنے میں خود کو عاجز پاتا تو جادو کے نسخے تراشتا۔ اس طرح ناممکن کو ممکن اور دشوار کو سہل بنا لیتا۔ وہی بات تھی کہ ہینگ لگے نہ پھٹکڑی اور رنگ چوکھا آئے۔ وہ شے جسے ہم سب سے پہلے جبلت کی مدد سے سمجھتے ہیں جینے کا تجربہ ہے زندگی ایک ایسا جال ہے جس میں ضرورتیں ہی ضرورتیں ہیں انہی کے ساتھ ضرورتوں کی تکمیل کی صورتیں بھی پیدا ہیں پھر اور ضرورتیں ہیں کہیں کہیں ناکامیاں بھی ہیں اگر مدتوں بنیادی ضرورتیں ادھوری رہیں تو زندگی کی مشعل بجھ جاتی ہے پہلا شعور ضرورت اور خواہش کی نسبت ہے لہٰذا ہمارے ابتدائی نظریات ہماری خواہشوں سے متعلقہ اشیاء کی بابت ہیں۔[1]

[1] بقول ڈاکٹر مسز سوزیں لینگر حیات اور حیات آفرینی موت اور مردہ عہد اول کے اہم مذہبی مضوعات ہیں یہی وجہ ہے کہ زرخیزی کی ریتیں تمام قبائل اور تمام دنیا میں بنیادی حیثیت رکھتی تھیں اور معمولات حیات میں سب سے زیادہ گرم جوشی اور دھوم دھام سے انہی کو منایا جاتا۔

عہد اول کے پیش نظر وہی ضرورتیں اور خواہشیں تھیں اور آدمی اسی کو اولیت و اہمیت دیتا جس پر براہ راست اس کی بقا کا انحصار تھا اس نے اپنی دیو مالا کا تانا بانا انہی قوتوں کے اردگرد بنا جو اسے زندہ رکھنے یا مارنے پر قادر تھیں جو اس کی خوشحالی یا بدحالی اور تباہی و بربادی کی ذمہ دار تھیں۔[1]

[1] (حوالہ از سوزیں کے لینگر)

لہٰذا اس نے انہیں کو بس میں لانے اور مائل کرم کرنے کے لئے کائنات کے قفل میں جادو کی کلید گھمائی اتفاقات زمانہ نے کچھ نہ کچھ اس کا ساتھ دیا باقی کمی جادوگر کے ہاتھ کی صفائی نے پوری کی۔ وہ یہ نہ سمجھا کہ قدرت کا کارخانہ اس کی مرضی منشاء اور آرزو کا پابند نہیں وہ کچھ کرے یا نہ

Marfat.com

کرے۔سورج نکلے اور ڈوبے گا بجلی چمکے اور گرے گی گھٹائیں آئیں گی اور مینہ پڑے گا سیلاب آئے گا اور جائے گا بہار وخزاں آئے اور جائے گی لیکن تجربے کی بے مائیگی کے باعث عقل وخرد نے اس کا ساتھ نہ دیا تو اسے ایک مہم غیر یقینی، متوہمانہ، خواب نما قیاسی اور فرضی ڈگر پر ڈال دیا اور اپنی اس ڈگر کو بڑے بھولپن سے فطرت کے طرز عمل اور آئین سے ہم آہنگ اور مماثل کرتا گیا اس نے فطرت سے مراسم پیدا کرنے۔قدرتی طاقتوں تک پہنچتے اور انہیں ہموار کرنے کے لئے نقالی کی راہ پیدا کی۔یہی مماثلتی ریت کا سرچشمہ ہے اور تالیفی سحر کی رہبر ڈاکٹر سوزیں کے لینگر کی یہ رائے صائب ہے کہ ریت زندگی ہی کے مختلف پہلوؤں کی عکاسی کرتی ہے اور کہ ریت کا ڈرامائی تخیل آدمی نے بچپن کے کھیل کود سے لیا اسی بات کو ہم بدل کر یوں کہیں گے کہ ابتدائی دور میں انسان بچہ تھا اسی لئے بچوں کی سی حرکتیں کرتا جیسا اس کا بچپن، ویسی اس کی جوانی اور ویسا ہی بڑھاپا وہ عمر بھر بچہ ہی رہا اور صدیوں صدی تک رہا اس کا اول کھیل کود اس کا آخر کھیل کود اور اصل نقالی اس کی ایک ایسی جبلت تھی جو خاص نمایاں تھی اور باقی جبلتوں کو ساتھ ساتھ یا پیچھے پیچھے لئے لئے پھرتی۔

ہم سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہوا ٹھیک ہوا کام کرنے آگے بڑھنے اور پروان چڑھنے کے لئے کہیں نہ کہیں سے آغاز کرنا ہی پڑتا اگر آدمی بے حس وحرکت رہتا۔عقل وشعور کی آنکھیں بند کئے قدرت کے تماشے دیکھتا رہتا اور گردوپیش کو سمجھنے کی صحیح یا غلط کوشش نہ کرتا تو پتھر کی طرح ایک ہی جگہ گڑا رہتا اور منشائے ایزدی کو فوت کر بیٹھتا خالق نے تشویش تجسس اور تذبذب کو انسانی فطرت میں داخل کیا ہے وہ جو کچھ دیکھتا اس سے اپنا رشتہ دریافت کرتا اور پھر تعلق قائم کرتا وہ ہر چیز کی ماہیت سمجھتا اور اسے کام میں لانا چاہتا۔شروع میں اس کا سرمایہ شعور قلیل تھا چنانچہ اس نے اپنی بساط کے مطابق قدرت کی اٹل انمٹ لاثانی اور لاانتہا قوتوں کو سمجھنے نیز ان سے رشتہ جوڑنے کی سعی کی اس نے گیند تو لڑھکایا اور پھر جوں جوں تجربہ اور مشاہدہ بڑھتا گیا غور وفکر کے دروازے کھلتے گئے آدمی غیر یقینی اور مبہم دنیا میں داخل ہوتا گیا حتیٰ کہ اس نے توہمات وقیاسات اور بے معنی خوف کو مسترد کر دیا وہ سچے مالک تک پہنچ گیا وہ اندھیروں سے چلا اور روشنیوں تک پہنچا اسے ایک نئی معاشرتی قدر ملی

Marfat.com

جسے مذہب کہا جاتا ہے مذہب میں بھی ایک شعبہ ایسا ہے جس کا تعلق شعور سے نہیں بلکہ وجدان سے ہے روحانی تجربات اور قلبی واردات کا مسئلہ بے حد پیچیدہ اور کافی حد تک نا قابل فہم ہے تاہم مذہب نے معین خطوط کھینچ دیئے ہیں اوامر ونواہی مقرر کر دیئے ہیں اور توہمات کی دنیا سے باہر نکال لیا ہے اصل خرابی توہمات اور قیاسات کی تھی پھر عہد اول کے انسان نے مانا کی حقیقت کو صحیح طور پر نہ سمجھا ہر چیز میں خدائے مطلق نے کوئی نہ کوئی تاثیر پیدا کی ہے۔کوئی نہ کوئی وصف رکھا ہے یہ تاثیر اور وصف انسان ہی کی خاطر ہے کیونکہ تمام کائنات اسی کے لئے معرض وجود میں آئی اور اسی لئے ہمیں کائنات کی تسخیر کی قوت پیدا ہے جہاں تک راسخ الاعتقاد لوگوں کا تعلق ہے وہ جادو، عملیات اور ٹونوں ٹوٹکوں کے قریب تک نہیں پھٹکتے لیکن ان لوگوں کا کیا کیا جائے جن میں توہم پرستی کی جبلت بڑی شدت سے موجود ہے جو ضعیف الاعتقادی کا شکار ہیں دراصل جب غلط تعلیم اور غلط ماحول میسر آئے قوت ارادی اور قوت عمل کمزور ہو جائیں تو ضعیف الاعتقادی ابھر آتی ہے کبھی کبھی مصائب کا طوفان بھی عقل وحواس کو مفلوج کر دیتا ہے۔اور پھر آدمی اپنے پروردگار سے برگشتہ اور اوہام میں گرفتار ہو جاتا ہے۔مذہب کی آمد سے وہ پہلی سی صورت حال تو نہ رہی جہاں جہاں مذہب کا عمل دخل ہے وہاں وہاں جادو کا پتہ کٹ گیا ہے اور اسے سرکاری سرپرستی سے مرحوم ہونا پڑا۔مذہب نے سحر زدہ لوگوں کے خوف کی ترفیع کی اور اسے خوف خدا سے بدل دیا۔خوف کی دونوں صورتیں اخلاقی نقطہ نظر سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔پہلی اگر منفی اور تخریبی قدر ہے تو دوسرے مثبت اور تعمیری۔خوف خدا سے مراد یہ ہے کہ آدمی ظلم اور ناانصافی سے دستکش ہو۔رحم و کرم کی عادت ڈالے اور بنی نوع آدم کی بھلائی کا کام کرے۔خدا سے ڈرے اور غرور وتکبر پر تکیہ نہ کرے۔خود کو دوسروں پر ترجیح نہ دے۔مذہب نے انسان کی وہ زنجیریں توڑ دیں جو اس نے خواہ مخواہ پہن لی تھیں اور جن کی وجہ سے چلنا پھرنا دوبھر ہو گیا تھا۔

یوں تو ساحر نے بھی فطرت ہی کا سہارا لیا۔اس نے بھی اصول فطرت سمجھنے اور ان پر چلنے ہی کی سعی کی لیکن وہ اصلیت نہ پا سکا۔ بہ ظاہر وہ مظاہر قدرت پر اثر انداز ہونا چاہتا۔عملیات اور رسمیات کی مدد سے آئین اشیا اور نظام کائنات کو اپنے ڈھب پر لانا چاہتا۔قدرت اور اشیائے

Marfat.com

کائنات اور حیات ہی اس کے نشانے ہوتے لیکن دراصل اس کے ہتھکنڈے ذہن انسانی پر اثر انداز ہوتے ۔آئین قدرت بدلے یا نہ بدلے لیکن ذہن انسانی ضرور بدل جاتا۔ساحر کی سب سے بڑی دریافت جس پر اس کی کرامات کا دارومدار رہا اصول تسلسل ہے۔بقول فریزر اپنے طور پر اصول تسلسل خوب ہیں اور جس طور ذہن انسانی کام کرتا ہے۔اس کیلئے لابدی ہیں۔اگر انھیں و اجبا کام میں لایا جائے تو نتیجہ علم ہے اور اگر غلط طور پر برتا جائے تو حاصل جادو ہے جو سائنس کی حرامی بہن ہے۔

☆انسان اور کائنات☆

روز اوّل سے انسان کائنات کا بھید معلوم اور اس میں اپنا مقام متعین کرنے کے درپے ہے۔ وہ ایسے قوانین جاننا چاہتا ہے جن کی مدد سے نظام قدرت کو اپنے حق میں کرنے اور مظاہر قدرت سے فائدہ اُٹھائے۔ساحر نے قدرت کو اس طور سمجھا کہ خداؤں ، بدروحوں ، زندوں ، مردوں ، درختوں جانوروں اور جواہرات کو بھی ان کا وسلیہ اور ایجنٹ مقرر کرلیا۔ مذہب نے اس سے انحراف کیا اور نیا نظریاتی نظام دیا جو زیادہ منطقی ، زیادہ قابل قبول حقیقی ، سادہ اور سہل تھا۔اُن نظریاتی انقلاب سے سحر یات اور ریت کے بیچ در بیچ ایوان ڈھے گئے۔عبادات کے معمولی طریقے بروئے کار ہوئے۔یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ محض نظریے کی بات نہ تھی۔محض عقیدہ خواہ وہ کتنا ہی پختہ کیوں نہ ہو اس وقت تک نامکمل ہے جب تک اس کے ساتھ عمل کی چاشنی نہ ہو۔لسانی اقرار اور قلبی تصدیق سے جذبہ ایمان بیدار ہوتا ہے ، اور پھر آدمی ایمان کی مشعل لے کر چلتا ہے۔ تقویٰ اس کا راستہ ہے۔ نیکی کہ روز اوّل سے ایک واضح قدر اور واضح صداقت ہے اس کی سچی رہبر ہے نیک اعمال کہ مثبت اور تعمیری ہوتے ہیں۔اس کا خاصہ ہیں۔مذہب نے معاشرے اور تہذیب کی تشکیل و تعمیر کو آسان کیا۔اس کی عملی افادیت کے پیش نظر جادو نے راستہ چھوڑ دیا مذہب کے اصول سے جو تزکیہ نفس ہوتا جادو اس سے قاصر تھا۔مذہب نے معاشرے میں عدل و انصاف کی اقدار کو رواج دیا۔

☆جادواور مذہب☆

جادو کی مذمت اور مذہب کی تعریف وتوصیف بجا لیکن تلخ حقائق نظر انداز نہیں کئے جاسکتے۔ سب سے زیادہ سائنٹیفک ،معقولیت کا حال ،ترقی پسند اور آخری مذہب وہ ہے جو حضرت محمد صلعم پر نازل ہوا۔اس کا سلسلہ دین ابراہیم سے ملتا ہے اور سامانی رُسل وانبیاء کے ادیان کی آخری ارتقاء پذیر صورت ہے زوال سحر وطلسم سے طلوع مذہب تک ہر قسم کا دجل وفریب چلا لیکن مذہب کا دور بھی مفاد پرستوں اور فتنہ پردازوں کی دستبرد سے محفوظ نہیں رہا۔تعصب نے ہمیشہ مذہب کے کشادہ اور نرم وگداز سینے میں خنجر جھونکے ضعیف الاعتقادی رہ رہ کر اس کا پٹڑا کرتی رہتی۔صرف نظریے ہی تحریف نہیں ہوئی بلکہ عمل میں بھی ہوئی۔مذہب ایک ایسا نظام عمل اور دستور حیات تھا جس سے بندہ بندے سے قریب آتا اور پروردگار عالم سے مل جاتا تھا۔لیکن منافقین کی جعلسازیوں سے پھر وہی رسوم وقیود نمودار ہوگئیں جن کی بیخ کنی کی گئی تھی۔ان مفاد پرستوں نے مذہب کو پھر آباواجداد کے تعصبات ،توہمات اور فرسودہ نظریات سے معمور کردیا۔مذہب میں ہر قسم کی تحریف کی اور اس کی شکل وصورت مسخ کردی۔

☆فلسفہ جادُوگر☆

عہد قدیم میں یوں تو ہر شخص اپنے طور پر جادوگر ہوتا اور اسے سینہ بہ سینہ جادو کے گر معلوم ہوتے، آباؤ اجداد کی وساطت سے اس تک خانگی ضرورت کی چیزیں پہنتیں، اور پھر ہمسائے بھی ایک دوسرے سے تبادلہ خیال اور تبادلہ اسرار ورموز کرتے لیکن ہر قبیلے کا علیحدہ جادوگر بھی ہوتا۔ جہاں عام آدمی صرف نجی جادو سے واقف ہوتا اور حسب استعداد گھر کے کام کاج سنوارتا وہاں عوامی جادوگر علم وفن کے اس شعبے میں مہارت پیدا کرنا جو نجی شعبے سے وسیع تر تھا اور جس سے پورے قبیلے کی صحت وسلامتی نیز آسائش وخوشحالی کا تعلق تھا.....۴۴۳عوامی یا اجتماعی سحریات پر محیط تھا۔ جادو کے یہ دونوں شعبے علمی وفنی اعتبار سے ایک دوسرے سے چنداں مختلف نہ تھے.....لیکن اپنے اپنے دائرہ عمل اور انفرادی واجتماعی اثرات کے پیش نظر ضرور علیحدہ علیحدہ تھے۔

جب لوگ آپس میں ملنے جلنے اور اکٹھے ہو کر بستیوں میں رہنے لگے۔ مچھیروں، شکاریوں اور کسانوں نے قبیلوں کی صورت اختیار کر لی تو انھیں جادوگر کی ضرورت پڑی تا کہ وہ نجی اور قبائلی مسائل ومعاملات میں ان کی راہنمائی کرے قبیلے کا جادوگر جتنا ہوشیار اور سیانا ہوتا اسی قدر صاحب اثر ورسوخ ہوتا اسی قدر لوگ اس کا احترام کرتے اور اس سے ڈرتے۔ اسے حیات وکائنات کا راز دار اور ولی یا پیغمبر سمجھتے۔ وہ اپنے علم وفن کے بل بوتے پر قبیلے کا سردار اور ریاست یا مملکت کا تاجدار بن جاتا۔ ''عوامی جادو کے مطالعے سے ہمیں ابتدائی دور کی شاہیت کے بارے میں معلومات ملتی ہیں۔ وحشت وبربریت پسند معاشرے میں اکثر سرداروں یا حکمرانوں کو اس لیے اختیار واقتدار حاصل ہو جاتا کہ وہ نامور جادوگر ہوتے۔''

علی العموم جادوگر کو عام آدمیوں کی طرح کام نہ کرنا پڑتا۔ اسے ضرورت نہ تھی کہ دن دن بھر جنگلوں میں شکار کر لیے مارا مارا پھرے۔ بھونڈے ہتھیاروں سے درندوں کا مقابلہ کرے اور اپنی

Marfat.com

جان جوکھوں میں ڈالتا پھرے۔ جادوگر خوراک کی ضرورتوں سے بے نیاز ہوتا۔ جہاں اسے کسی قسم کا معاوضہ نہ ملتا اور وہ مفت خدمت خلق کرتا۔ وہاں وہ دیگر اہل قبیلہ کی طرح روزی تو کماتا لیکن جادو کے شعبے سے تعلق رکھنے کے باعث معزز و محترم سمجھا جاتا۔ جادوگر کا اصل کام تو یہ تھا کہ قدرت کا بھید جانے۔ عمر بھر تحقیق و تفتیش کرے اور مافوق الفطرت قوتوں سے یارانہ گانٹھے تا کہ قبیلے کو خوراک کی ٹوٹ نہ آئے۔ اللے تللے رہیں خداؤں کی خفگی دور کرے۔ انھیں رجھاتا بہلاتا رہے اور انھیں اپنے قبضے میں بھی رکھے۔

''ادویہ اور معدنیات کی خاصیتیں، مینہ اور خشک سالی، گرج، چمک اور بجلی کے اسباب و علل، موسمی تغیرات، چاند کی اشکال، سورج کا روزانہ اور سالانہ سفر، ستاروں کی حرکات، زندگی اور موت کا راز.....

☆ جادوگر اور فلسفی دیوتا ☆

یہ سب ایسی باتیں تھیں جنھوں نے ابتدائی عہد کے جادوگر فلسفیوں کے جذبہ حیرت کو اکسایا، اور انھیں ایسے مسائل کا حل دریافت کرنے پر آمادہ کیا، جو لاریب ان کی اسامیوں کو انتہائی عملی صورت میں پیش آتے۔ انھی سے اضطراب انگیز تقاضے رونما ہوتے یہ تقاضے ان فلسفیوں کو متوجہ کرتے جن کی بابت توقع کی جاتی کہ نہ صرف ان مسائل کو سمجھتے ہیں، بلکہ قدرت کے نظام عالیہ میں بدیں طور باقاعدگی پیدا کر سکتے ہیں کہ بشر کے لیے خیر کا پہلو نکلے''۔

جادوگر کو قبیلے کے تقاضے اور مطالبے معلوم ہوتے۔ اُسے ہر وقت یہی دھن سوار رہتی کہ کسی نہ کسی طرح نظام قدرت دخیل ہو۔ چنانچہ وہ رموز حیات و کائنات سمجھنے کے لیے مسلسل کوشش کرتا۔ نظریے تراشتا۔ ان میں ترمیم و تنسیخ کرتا۔ انسان کے لیے زندگی اور کائنات نہایت پراسرار استفہامی علامت تھی اور یہ علامت تمام مرائی اور غیر مرائی وسعتوں میں سمائی ہوئی تھی۔

آدمی قیاسات و توہمات کی لاٹھی ٹیکتا ٹیکتا گامزن ہوا۔ سب سے پہلے اس نے پاؤں تلے کی مٹی سے پوچھا۔ تم کون ہو، کیوں اور کیسے ہو۔ دھرتی نے مسکرا کر جواب دیا۔ ''میں تیری ماں، تیری جنم دیوی ہوں تو سعادت مند نکلا، تو تجھے نہال کر دوں گی۔ اناج کے موتی رولوں گی، ہنسوں گی

Marfat.com

کھیلوں اور مسکراؤں گی۔ تجھے جھولیوں اناج اور ٹوکریوں پھل دوں گی۔، تو پلے گا۔ تیرے مویشی پلیں گے، نافرمانی کی تو دانے دانے کو ترساؤں گی، تڑپاؤں گی، تجھے بھوکا ماروں گی، میری رحمدلی اور سنگدلی ایک برابر ہیں"۔

آدمی سمجھ گیا یہ آدمی زید، عمر بکر نہیں تھا، قبیلے کا جادوگر تھا جو غیر معمولی صلاحیتوں کا مالک تھا۔ عجب نہیں کہ پتے کی بات اسے اپنی ماں ہی سے معلوم ہوئی ہو جس کی آغوش میں اس نے پرورش پائی اور قریب رہ کر فطرت انسانی کے بعض نکات معلوم کئے اسے ماں کی شفقت سے پالا پڑا۔ ماں اسے دودھ پلاتی ہنساتی بہلاتی، چھاتی سے لگاتی خطرے کے وقت اس پر ڈھال بن جاتی اور ہر آفت آپ جھیلتی۔ اسے بہر طور محفوظ رکھتی.....اس نے مرغی کو بھی دیکھا جو چوزوں کو لیے جھونپڑے سے باہر پھرتی رہتی اور جہاں اسے چیل یا باز کی صورت دکھائی دیتی بچوں کو ایک دم پروں میں لے لیتی اور پھر اس نے یہ بھی دیکھا کہ اس کی مہربان ماں کبھی کبھی خفا بھی ہو جاتی۔ جب وہ نافرمانی کرتا، ضد کرتا تو پٹتا دھرتی ماتا کا سلوک ماں کے سلوک سے مختلف نہ تھا۔ دراصل جب اس نے دھرتی ماتا سے استفسار کیا تو جواب سے پہلے ہی سے اس کے ذہن میں محفوظ تھا۔ وہی خودساختہ جواب اس نے دھرتی ماتا کی زبان پر رکھ دیا۔ دھرتی کو اس نے اپنی بڑی ماں بنالیا۔ اور وہ خوش ہوا کہ اس نے دھرتی کا بھید پالیا۔ اب وہ آگے چلا۔ سورج نے مکھڑا دکھایا اور چاروں طرف سنہری اجالا بکھیرا جادوگر نے پوچھا، تم کون ہو؟ سورج نے کہا۔ "میں دھرتی کا قریبی رشتہ دار ہوں۔ ہم دونوں ایک ہی نسل سے ہیں۔ وہ بڑا خدا جو خداؤں کا خدا کہلاتا ہے۔ ہمارے کنبے کا سربراہ ہے۔ ہم سب اسی کے اشاروں پر چلتے ہیں۔ میں اور دھرتی دونوں مل کر انسانوں اور دوسری مخلوقات کو پالتے پوستے ہیں۔ میں ہر صبح سنہری رتھ پر چڑھ کر نکلتا ہوں۔ اس میں بڑے منہ زور اور غضبناک گھوڑے جتے رہے ہیں۔ ایک دن میرے ایک احمق بیٹے نے ضد کی کہ میں رتھ چلاؤں گا۔ میں نے اس لاکھ منع کیا اور سمجھایا کہ یہ گھوڑے اسے کے بس میں نہیں آئیں گے۔ لیکن وہ بڑا ہٹیلا لڑکا نہ مانا۔ آخر میں نے اسے رتھ دے دیا۔ میرا کہنا ٹھیک تھا۔ گھوڑے بے قابو ہو گئے اور وہ رتھ نہ سنبھال سکا۔ رتھ کبھی ادھر گرا کبھی اُدھر کبھی زمین سے اس قدر قریب چلا گیا کہ لوگ

Marfat.com

جھلس گئے اور کبھی اتنی دور نکل گیا کہ وہ ٹھٹھر کر رہ گئے تمہیں تو خبر ہے کہ جو بچے ماں باپ کی نافرمانی کرتے ہیں سخت سزا بھگتتے ہیں۔ میرے لڑکے کو بھی نافرمانی کی سخت سزا ملی۔ اچھا ہوا مجھے نافرمان اولاد سے محبت نہیں۔ تم لوگ بھی خداؤں کی مخلوق ہو اور میرے بیٹے ہو۔ دھرتی اور میں مل کر تمھاری پرورش کرتے ہیں۔ میں نکلتا ہوں تو دھرتی کا پنڈا سہلاتا ہوں۔ اسے گرماتا ہوں۔ تم جانتے ہو کہ گرمی مفید شے رہے۔ گرمی سے انڈے میں بچہ پیدا ہوتا ہے۔ مرغی کو دیکھا ہوگا۔ انڈے سیتی ہے تو انھیں گرمی پہنچاتی ہے۔ یہ قیمتی شے یعنی گرمی میرے قبضہ اختیار میں ہے۔ اگر تم نے نافرمانی کی تو میں تمھیں سخت سزا دوں گا۔ میں تمہارے چشمے اور کوئیں خشک کر دونگا دھرتی کا سارا رس چوس لوں گا۔ پھر دھرتی بھی روٹھ جائے گی۔ تمہیں قدر عافیت معلوم ہوگی۔ اے عزیز لڑکے! تمہاری جان میرے قبضے میں ہے۔'' جادوگر اس پُر وقار لہجے سے بہت مرعوب ہوا اور ڈر سہم گیا۔ احترام اور خوف کے ملے جلے جذبات کی رو میں بہہ نکلا۔ گڑگڑانے اور منت خوشامد کرنے لگا سورج بولا۔ ''اے آدمی! مجھے تیری خوشامد بہت اچھی لگی ہے۔ اسی طرح میری خوشامد کرتا رہوں لیکن ایک اور بات بھی سن لے! ایک سال کے بعد میرا رتھ بیکار ہو جاتا ہے تو ہر سال سمندر میں ایک رتھ اور چار گھوڑے لڑھکا دینا۔ ساگر دیو میرا بھائی ہے۔ بالکل حقیقی بھائی ہے۔ وہ میری امانت مجھ تک پہنچا دے گا۔ رات کو میں اسی کے یہاں قیام کرتا ہوں۔ تیری امانت ملنے پر میں اپنا سفر جاری رکھ سکوں گا۔ ورنہ تو جان! آدمی تڑپ کر بولا ''میری کیا مجال جو میں تعمیل ارشاد نہ کروں؟''

☆خیالی خدا☆

اب اس کی جان میں جان آئی اور یہ معلوم کر کے اسے بڑے خوشی ہوئی کہ سورج اس کا محتاج ہے۔ اگر اس نے رتھ اور گھوڑوں کی بھینٹ نہ چڑھائی تو سورج معذور ہو جائے گا۔ سورج کو زیر کرنے کا نسخہ مل گیا۔ یوں اس کا حوصلہ بڑھا۔ اتنے میں بادلوں کی فوج نکل آئی۔ غراتی، دندناتی بد مست ہاتھیوں کی طرح بڑھتی آئی۔ جادوگر نے سنبھل کر پوچھا۔ ''اے جناب! آپ کون ہیں؟'' پہلے تو چھینٹے پڑے اور پھر موسلا دھار مینہ پڑنے لگا۔ بادلوں کی زبان کھل گئی۔ اسے صاف آواز سنائی دی۔ بادلوں کے ہجوم میں سے کسی نے کہا میں اس کا بھائی ہوں جو ابھی ابھی دھرتی پر سونا

Marfat.com

بکھیر رہا تھا اور تو جس کے حضور سجدہ ریز ہوا تھا۔ میرے بھی دل میں جذبہ رقابت پیدا ہوا اور میں نے سوچا کہ تجھے اپنا کرشمہ دکھاؤں۔ دھرتی سے بھی میرا ناطہ ہے، ہم سب بڑے خدا کو مانتے ہیں ۔ یہ سمندر، یہ جھیلیں یہ ندی نالے اور یہ چشمے کنوئیں سب میرے ہی محتاج ہیں میں نہ برسوں تو زمین سوکھ جائے۔ ایک دانہ پیدا نہ ہو میں چاہوں تو روئے زمین سے زندگی کے تمام آثار مٹا دوں اور پھر اگر مستی میں آؤں تو اس قدر برسوں، اس قدر برسوں کہ سیلاب اور طوفان آ جائے تم لوگوں کے یہ گھروندے تنکوں کی طرح بہہ جائیں اور پھر جان بچانے درختوں اور ٹیلوں پر چڑھتے پھرو یاد رکھو! میں بھی تمہارا خدا ہوں۔ وہی سجدہ جو تم نے میرے بھائی کو کیا سلامتی چاہتے ہو تو مجھے بھی کرو۔ جادوگر فوراً جھک گیا۔ ابھی خوف اور سراسمگی کے عالم ہی میں تھا کہ کسی نے بادلوں کے سینے پر شعلہ نما تلوار ماری اور پھر ہر طرف شعلے ہی شعلے بکھر گئے پھر ایک شعلہ بہت بڑے گھنیرے پیڑ پر پڑا۔ پیڑ زمین پر آ رہا اور جل جھلس گیا۔ بادل بولا۔ ''یہی ہے ہمارا باپ خداؤں کا خدا!'' آدمی ایک دم خداؤں کے خدا کی جانب متوجہ ہوا۔ ایک جلال آفریں اور قہرناک صورت آسمان پر جلوہ گر ہوئی۔ اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔ ''حضور کی تعریف تو برکھا دیو نے بتا دی۔ لیکن خود حضور بھی زبان مبارک سے کچھ ارشاد فرمائیں اور مجھ گم شدہ، گم گشتہ کی رہبری کریں۔ حضور کی ادنیٰ مخلوق ہوں۔ غیر نہیں'' خداؤں کا خدا گرج چمک کر بولا، ''ہاں، ہاں۔ تو غیر نہیں، قطعاً غیر نہیں، مجھے تم لوگوں سے پیار ہے۔ میں ہی سب سے بڑھ کر تم لوگوں کا مربی ہوں۔ مجھے تمہاری عورتیں بہت ہی اچھی لگتی ہیں بعض تو ان میں اتنی خوب صورت اور دل ربا ہیں کہ میری بیوی بھی ان سے پیچھے رہ جاتی ہے۔ حالانکہ میری بیوی بھی ایک ہیرا ہے۔ اس کا نام بھی ہیرا ہی رکھا گیا ہے۔ خوب صورتی میں یکتا ہے۔ اُس نے ایک مقابلہ حسن میں حصہ بھی لیا لیکن وہ انعام نہ پا سکی۔ گو خوب صورتی میں کسی سے کم نہ تھی۔ لیکن حریف سے صرف اس لیے مات کھا گئی کہ چالاک نہ تھی۔ ادھر منصف جو اپنے زمانے کا سب سے خوبرو جوان اور میرا ہی بیٹا تھا رشوت کھا گیا۔ زہرہ نے اسے بطور رشوت ایک ایسی عورت پیش کی جو میری ہی بیٹی تھی اور خوب صورتی میں روئے زمین پر اس کا جواب نہ تھا۔ رشوت نے بیڑا پار کیا اور خوب صورتی کا انعام سنہری سیب زہرہ کو مل گیا۔ پھر بڑا فساد برپا ہوا۔

Marfat.com

دھرتی کانپ اٹھی ۔ یہ داستان بہت طویل ہے۔المختصر مجھے خوبصورت عورتیں بے حد پسند ہیں جہاں دیکھتا ہوں ان سے لپٹ جاتا ہوں۔وہ تو ہیرا روڑے اٹکاتی رہتی ہے ورنہ میرا تو ارادہ ہے کہ دنیا کی ہر خوب صورت عورت کو اپنی پاک قربت بخشوں، کیونکہ میں نسل انسانی کو مہم جوز عیم دینا چاہتا ہوں۔میں ایسی اولاد دینا چاہتا ہوں۔جو جہازوں پر چڑھ کر نکلے اور ساری دنیا کو اپنی گزرگاہ بنالے۔تیر کی طرح پانیوں کو چیر جائے سیل بے پناہ کی مانند زمینوں کو روندے جائے بگولوں کی طرح اُٹھے اور آندھیوں کی طرح چلے جس کے دل میں ہر وقت طوفان برپا رہیں۔جیسے میں بے چین اور بے تاب رہتا ہوں ہر کہیں ہر جگہ بلا تکلف پہنچ جاتا ہوں اسی طرح وہ بھی ہر کہیں ہر جگہ پہنچ جایا کرے۔ہوا کی مانند سبک دو اور آہنی زنجیروں کی طرح مضبوط ہو۔میری اولاد میرا نام روشن کرے۔میں سب کا اَن داتا ہوں، سب کا پالن ہار ہوں۔میں کیا کہوں کیا نہیں ہوں میں سب کچھ ہوں۔میں لافانی پہاڑوں کی لافانی چوٹیوں پر لافانی ایوانوں پر رہتا ہوں۔میں پاک ہوں، پاکباز ہوں عظیم ہوں میرے جلال کے مقابل کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔میں ہی وجود کامل ہوں۔میری قوت ازلی وابدی ہے۔میں اپنے باپ سے بھی قوی تر ہوں۔چنانچہ میں نے اسے شکست دی اور اس سے اختیار و اقتدار چھینا۔میں پوری کائنات کا مالک ہوں۔میں ناظم ارض وسما ہوں۔میں سب کو بس میں رکھتا ہوں۔سب پر حکم چلاتا ہوں۔دیوتاؤں میں میرے بھائی بہن بھی ہیں اور بزرگ بھی نئے دیوتا بھی اور پرانے دیوتا بھی، لیکن سب میرے تابع ہیں۔میں ساری کائنات کا مالک ہوں۔میں ناظم ارض وسما ہوں میں سب کو بس میں رکھتا ہوں، سب پر حکم چلاتا ہوں۔میں مہربان ہوں لیکن بلا کا سنگدل بھی۔جو میری نافرمانی کرتا اور مجھ سے ٹکر لیتا ہے۔میں اسے کبھی معاف نہیں کرتا۔سخت سزا دیتا ہوں۔انسان تو انسان میں دیوتاؤں کو بھی نہیں بخشتا۔میں حریف کو تباہی کے منہ میں جھونک کر ہی دم لیتا ہوں۔حال ہی میں میں نے اس عظیم المرتبت دیوتا کو قاف کی پہاڑیوں میں زنجیروں سے جکڑ دیا۔جو میرا محسن بھی ہے اور عالم الغیب بھی۔میں بڑا ضدی اور بے انتہا قوی ہوں۔جبھی تو اس زنا ٹے سے خداؤں اور مخلوق پر حکمرانی کرتا ہوں۔اے آدمی! مجھے پوج ،میری خوشنودی کے لیے کوشش کر! وہ جو میری اولاد ہے، جو مجھ سے چھوٹے ہیں انھیں بھی پوج!

Marfat.com

انھیں خوش رکھ، البتہ حفظ مراتب کا خیال رکھ۔ اسی میں تیری بقا ہے اسی میں تیری سلامتی ہے۔

آدمی یہ سب کچھ سنتا رہا، سب کچھ دیکھتا رہا دراصل باہر کی دنیا نے اس کے ذہنی قویٰ بیدار کیے۔ خارجی دنیا نے اس کی داخلی فکری اور فکری افور تخلیقی صلاحیتوں کو اُبھارا۔ پھر اس نے گردو پیش کی افسانوی صورتیں تراشیں، ان میں رنگ بھرا، ان کا روپ نکھارا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اپنی داخلیت کو خارجیت سے ہم آہنگ کیا۔ اپنے ہی معاشرے اور ماحول کے واقعات وحقائق کو مظاہر قدرت پر چسپاں کیا۔ کنبے کا سربراہ قبیلے کا سردار، ماں، بھائی، بہن، اولاد، ہیرو سبھی زمین پر موجود تھے۔ اس نے انھی کے اوصاف اور انھی کے خصائص کو مظاہر قدرت پر چست کر دیا۔ اُس نے اپنے ہی شکل وصورت پر اور اپنے ہی رنگ روپ سے اپنے خدا تراشے۔ جس آدمی نے خداؤں کا پہلا نظریہ وضع کیا وہ جادوگر کہلایا۔ اسے فطرت کا راز داں گردانا گیا۔ دیو مالا کا اور نچا ایوان اور ان کے باسی اسی کی ذہنی اپج کا نتیجہ تھے۔ اسی نے آفاق گیر استفہام کا جواب ڈھونڈا لیکن یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ کائنات کے چہرے پر بکھرا ہوا سوالیہ نشان ایک ہی جھٹکے می ذہن کی ایک ہی جنبش سے اور عقل ودانش کی ایک ہی ضرب سے دور ہو گیا۔ یہ سب کچھ رفتہ رفتہ ہوا، کون جانے اس میں کتنی صدیاں کھپیں۔ کتنی نسلیں اور جادوگروں کی کتنی کھیپیں کام آئیں جب روما ایسی چھوٹی سی بستی، ایک دن میں تعمیر نہ ہوئی تو اس پوری کائنات کا کام کیونکر عجلت سے تکمیل پذیر ہوتا جسے مخفی اور نامعلوم خالق کے بعد از سر نو شاعرانہ اسلوب میں، وہم وقیاس کے سہارے بالکل نئے انداز میں تخلیق وتشکلی کرنا تھا۔ یہ درست ہے کہ گیند لڑھانا ہی سب سے مشکل کام تھا۔ لیکن جب ایک بار سرا گرفت میں آ گیا اور کنجی مل گئی تو پھر کام دگنی چوگنی رفتار سے ہونے لگا۔ لیکن اس کے باوصف اتنی بڑی مہم میں صدیوں کی جو مدت صرف ہوئی نہ جانے آج سے کتنے ہزار برس پہلے کس نے سب سے پہلے مادر گیتی، رب الشمس، رب برشگال یا رب الارباب کو نیاز مندانہ سلام کیا۔ ہمارے سامنے تو آسمانی کارنامے اس وقت آئے جب وہ ارتقاء کی ان گنت منزلوں اور مرحلوں سے گزر چکے تھے۔ ہمارے عجائب خانوں میں ہزاروں سال پرانے نقوش تو موجود ہیں لیکن ان سے ہم صحیح طور پر سحری دریافتوں کی ابتداء متعین نہیں کر سکتے۔

جادوگر دنیا کس سب سے بڑا اور سب سے مخلص محقق تھا۔ شاید ہی کسی میں اس قدر خلوص ہو جس قدر اس میں تھا۔ اس کی وجہ فریزر کے اس بیان سے مترشح ہے:

''لاریب ان وحشی جادوگروں سے بڑھ کر حق کی تلاش میں شاید ہی کسی کو اتنی تحریک ہوئی ہو ان کے لیے علم نہیں تو علم کی ظاہریت برقرار رکھنا ضرروتی تھا۔ ایک بھی غلطی پکڑی جائے تو ان کی جان پر بن جائے۔ چنانچہ اپنی جہالت پر پردہ ڈالنے کے لیے انھیں لاریب جھوٹے دعوے کرنے کی تحریک ہوئی اور اسی کے دوش بدوش انھیں اس امر کی بھی شدید تحریک ہوئی کہ ظاہریت کی بجائے حقیقی علم فراہم کریں کیونکہ نمائشی علم سے کہیں بہتر یہ ہے کہ آدمی کو صحیح علم حاصل ہو۔''

جادوگر کا کام کٹھن ہی نہیں بلکہ سخت خطرناک بھی تھا۔ اس میں ہر وقت موت کا دھڑکا رہتا اور یہی نہیں بلکہ جادو کے عمل سے پورے قبیلے کی قسمت بندھی رہتی۔ جادو کا عمل ناکام رہے تو قبیلہ تباہی و بربادی کی نذر ہو جائے جادوگر کے شانوں پر پورے قبیلے کی سلامتی کا بار تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ پل پھر کے لیے بھی غافل نہ ہوتا۔ ہر وقت تحقیق و تفتیش اور ایجاد و اختراع میں مصروف رہتا۔ حقیقت کی جستجو کرتا رہتا جب تک حقیقت نہ ملتی اس کی تشفی نہ ہوتی۔ ویسے وہ اپنی بساط کے مطابق نظریے وضع کرتا اور منڈی میں اپنے سکے چلاتا رہتا۔ اس کے یہ سکے کھوٹے ہوتے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ منڈی میں صرف کھرے سکے چلے ہوں۔ باہرا کھرے سکے ٹھکرائے اور کھوٹے سکے چلائے گئے کبھی کبھی یہ کھوٹے سکے نہ چلتے اور اسے موت کے منہ میں دھکیل دیتے۔ لیکن علی العموم چل جاتے۔ پھر جب اسے نئی حقیقت ملتی اصلیت معلوم ہوتی اسرار و رموز کا انکشاف ہوتا یا زندگی کی بہتر اور زیادہ قابل قبول تشریح دریافت ہوتی تو وہ اپنے سابقہ نظریوں میں ترمیم و اصلاح کر لیتا۔ ترمیم و اصلاح کا یہ کام آخری لمحے تک جاری رہا۔ جادوگروں نے دھوکا ضرور کھایا لیکن انھوں نہ جان بوجھ کر دھوکا نہیں دیا۔ وہ تو انسانیت کے ہمدرد اور انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتے تھے۔ ان کی نیت بخیر تھی۔'' وہ نہ فقط ہمارے جراحوں اور طبیعیات دانوں بلکہ نیچر کے ہر

Marfat.com

علمی شعبے کے محققین وموجدین کے براہ راست باوا آدم تھے.....انھی نے اس کام کی ابتداء کی جسے ان کے بعد آنے والے کرتے رہے اور جس سے صدیوں بعد ایسے شاندار اور خیر انگیز نتائج برآمد ہوئے اگر ابتداء اس قدر معمولی اور ادنےٰ تھی تو ان ناگزیر مشکلات کو اس کا موجب گردانا جائے جو علم کی راہیں تہ و بالا کرتی ہیں، نہ یہ کہ اسے لوگوں کی فطری نااہلی یا نادانستہ جعلسازی کا موجب قرار دیا جائے۔" تاہم اس امر کا پورا پورا امکان ہے کہ کچھ لوگ بالکل ہی کاذب مطلب پرست، خودغرض اور جعلساز ہوں گے جو علم وفن کا جھوٹا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کو دھوکا دیتے پھرتے ہوں گے لیکن یہ لوگ موسمی پھل سے زیادہ اہمیت نہ رکھتے ہوں گے۔ سیلانی ہوتے ہوں گے۔ ایک جگہ ٹک کر کام نہ کرتے ہوں گے خانہ بدوشوں کی زندگی بسر کرتے ہوں گے۔ لیکن قبیلے کے جادوگر ایسے نہیں ہوسکتے تھے یہ عالم وفاضل ہوتے۔ ان میں تخلیقی قوت ہوتی۔ شاعر بھی ہوتے اور اپنی خیال آفرینی سے قبیلوں کو ذہنی غذا بہم پہنچاتے۔ پھر اسی قدر نہیں بلکہ انتظامی صلاحیتیں بھی رکھتے اور قبیلے کی زمام اختیار واقتدار اپنے ہاتھ میں رکھتے۔ سحری قوت کے علاوہ انتظامی قوت بھی پیدا کر لیتے۔ جادو سے بھی کاٹ کرت اور تلوار کے وار سے بھی انتظامی سوجھ بوجھ اور سیاسی بصیرت رکھتے، یوں وہ اپنی سلامتی کے حصار کو پختہ تر کرتے پھر ادویہ کی سحر انگیز تاثیر سے بھی آگاہ ہوتے۔ وہ بیک وقت ساحر سردار اور طبیب ہوتے۔ تینوں حیثیتوں سے ان میں جتنی زیادہ صلاحیت ہوتی، اتنے ہی زیادہ وہ محفوظ اور مضبوط ہوتے۔ اتنا ہی زیادہ ان کا رعب اور اثر ورسوخ ہوتا۔

اس مرحلے پر ہمیں اس گمنام مگر فطین جادوگر کے کام کو نظر انداز نہ کرنا چاہیے جس کا وجود ماضی کے ان اندھیروں میں کھویا پڑا ہے جہاں ہمارے مورخ کا قلم نہیں پہنچتا۔ یہ وہی کارآمد انسان ہے جس نے قدیم معاشرے کی بنیادیں رکھیں اور جس کی نگرانی میں تہذیب وثقافت اور علوم وفنون نے جڑ پکڑی۔ بقول فریزر اس کے ذہن نے خیالی عنکبوت تیار کیا اور وہ خود اس میں ایسی مکھی بن کر پھنس گیا جسے مکڑی ہڑپ کرنے کے لیے جتن کر رہی ہو۔ اس کے چاروں طرف رسم ورواج کے ایسے پیچ در پیچ تانے بانے بنے ہوئے تھے کہ وہ ان میں سے نکل نہ سکتا تھا۔ وہ ایک غیر مختتم اور ناپیدا کنار بھول بھلیاں میں گرفتار تھا مشاہدات کی الجھنوں میں گھرا ہوا تھا اقتدار سے دستبرداری

Marfat.com

اور موت ہی اسے اس دام عنکبوت اس بھول بھلیاں اور زندگی کی الجھن سے نجات دلا سکتی تھی۔ ستم بالائے ستم یہ کہ نہ موت طبعی ہوتی اور نہ اقتدار سے دستبرداری اختیاری ہوتی جب تک جادوگر کامیاب رہتا پورے قبیلے کی جان اس کی مٹھی میں ہوتی اور جب ذرا ناکامی سے پالا پڑتا تو اس کی قسمت بلکہ جان قبیلے کی تحویل میں چلی جاتی۔

☆انسان اور نوہمات☆

جادو توہماتا ور قیاسات کا پٹارہی سہی تاہم ماضی میں یہی قبیلے کی پونجی تھا۔ ''جب دنیا جوان تھی تو عقل ودانش سے جو کچھ عیاں ہوتا جادو کے شعبے میں جمع ہو جاتا۔ یہی کامل نمونہ وہتا اور اسی پر ہر شخص تشکیل حیات کرتا یہ ایک ایسا بے عیب نمونہ تھا جسے بڑی محنت سے تیار کیا جاتا۔ اس کی بنیاد وحشی قبائل کے فلسفے پر رکھی جاتی۔ اگر چہ ہمیں فلسفہ ناپختہ اور کذب انگیز نظر آئے گا تاہم اس کے منطقی ربط کے وصف سے انکار غیر منصفانہ حرکت ہوگی۔ اس نظام میں ایک خامی ہے اور مہلک خامی ہے لیکن یہ اس کے طرز استدلال میں نہیں۔ اس کی حد بندی میں ہے۔ دراصل یہ فطرت انسانی کی نظریاتی خامی ہے نہ کہ ان غیر متعلقہ نتائج کی جو نظریئے سے اخذ کئے جاتے ہیں اس حد بندی کو مضحکہ خیز قرار دے کر بُرا بھلا کہنا نہ صرف ناشکر گزاری ہے بلکہ غیر حکیمانہ حرکت ہے۔ ہم اس نیو پر کھڑے ہیں جو ماضی کی نسلوں نے رکھی۔ ہم بنی نوع انسان کی اس طویل اور تکلیف دہ جدوجہد کا ایک ہلکا سا تصور قائم کر سکتے ہیں جو اس نقطے تک پہنچنے کے لیے کی گئی جس تک ہم پہنچے ہیں۔ گو یہ چنداں شاندار نہیں تاہم ہماری ممنویت ان بے نام اور بھولے بسرے محنت کشوں کے لیے ہے جن کی صبر آزما سوچ اور فعالانہ کوششوں نے ہمیں وہ بنایا جو ہم اب ہیں۔ ایک زمانہ بلکہ یقینی بات تو یہ کہ ایک فرد مشترکہ ذخیرے میں جس قدر علم کا اضافہ کر سکتا ہے۔ اس کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے لیکن یہ ناشکری ہی نہیں بلکہ بد دیانتی اور حماقت بھی ہے کہ ہم اس مشترکہ ذخیرے کو فراموش کر دیں اور اگر ہمیں اس میں اپنی گرہ سے چند دانے ڈالنے کی سعادت نصیب ہو تو ڈینگیں مارنے لگیں۔ از منہ جدیدہ یا قدیم کلاسیکی عہد نے ہماری نسل کی عمومی ترقی کے لیے جو کچھ پیش کیا۔ سر دست اس کی کم قدری کا کوئی خدشہ نہیں، البتہ ہم ان حدود سے باہر چلے جائیں تو معاملہ دگرگوں

Marfat.com

ہوگا اور پھر وحشی قبائل کے کام اور مسلک کا اعتراف اس شان سے کیا جائے گا۔ جس سے ان کی توہین، تکذیب وتردید اور ان سے نفرت ہو، یہ وحشی ہی ہمارے محسن ہیں اور ان کی یاد منانا ہم پر اظہار تشکر کے طور پر فرض ہے۔ سب کچھ کہہ اور کر لینے کے بعد مخالفت سے کہیں بڑھ کر مماثلت کا پہلو نکلے گا۔ یاد رہے کہ ان میں اور ہم میں جو کچھ مشترک ہے جسے ہم نے مفید اور صحیح جان کر سنبھال رکھا ہے۔ وہ ہمارے انھی وحشی آباؤ اجداد کا ہے۔ جنہوں نے آہستہ آہستہ تجربے سے علم حاصل کیا اور ہمیں ترکے کی صورت میں وہ بنیادی تصورات دیے جنھیں ہم اصل قرار دیتے اور جبلی تسلیم کرتے ہیں ایسی دولت کے وارث ہیں جو ہمیں نہایت قدیم زمانے سے منتقل ہو رہی ہے اس قدر قدیم زمانے سے کہ جنھوں نے اسے پیدا کیا ان کی یاد بھی اب باقی نہیں رہی بہر حال اس کے وارث سردست اسے دنیا کی ابتداء ہی سے نسل انسانی کی اصل اور نا قابل تغیر ملک قرار دیتے ہیں۔ اگر ہم غور فکر اور تحقیق وتفتیش کرتے رہے تو بالآخر ہم مطمئن ہو جائیں گے اور جان لیں گے کہ بہت کچھ جس ہم اپنا خیال کرتے ہیں۔ اس کے لیے ہم اپنے بزرگوں کے مرہون منت ہے۔ رہی ہمارے بزرگوں کی خامیوں کی بات سو نہ تو یہ دانستہ پن کے اللّے تللے ہیں اور نہ دیوانوں کی چیخیں۔ یہ تو بس مفروضے تھے۔ جب یہ وضع کیے گئے تو وقت کے لحاظ سے مناسب تھے البتہ بھرپور تجربے نے انھیں ناموزوں ثابت کیا۔ یہ تو بعد کی باتیں ٹھیریں۔ جب ان مفروضوں کو پرکھنے اور جھوٹ کو مسترد کرنے سے بالانجام سچ برآمد ہوا۔ ویسے جس ہم سچ کہتے ہیں وہ بھی ایک مفروضہ ہی تو ہے جسے بہترین اسلوب سے کامیاب پایا گیا ہے۔ پس درست زمانوں اور نسلوں کی آراء اور ان کے اعمال کا جائزہ لیتے وقت انسب یہی ہے کہ ہم ان کی اغلاط کے بارے میں نرمی برتیں۔ انھیں ایسی لغزشیں سمجھیں جو حق کی جستجو میں ناگزیر ہوتی ہیں۔ اور انھیں اس بات کا زیادہ فائدہ دیں جس کی خود ہمیں کو ایک دن ضرورت محسوس ہوگی۔"

☆مذہب، جھوٹے خدا اور جادو☆

فی الاصل ماضی کے ذہین انسان کی کارگزاریاں رائگاں نہ گئیں بلکہ انک کے ذریعے نسل انسانی کی سوچ آگے بڑھی۔ مذہب نے سحری سرمائے ہی میں سے اپنا مواد ڈھونڈا جہاں جادو نے

گمراہ کیا اور بھول بھلیاں میں ڈالا وہاں مذہب نے زندگی کو صراط مستقیم پر گامزن۔کیا۔مسئلہ توحید ہی کو لیا جائے۔جادوگر کا اس قوت کا سراغ نہیں ملا جسے کل کہیں اور جس کی ذات والا صفات ہی تمام کائنات کا مظہر ہو اور تمام زندگی کا ازلی وابدی سرچشمہ۔اس نے ''مانا'' یعنی روح کائنات تو دریافت کر لی لیکن غلطی یہ کی کہ مظاہر قدرت یعنی مخلوق کو ''مانا'' کا منبع تسلیم کر لیا۔زمین ،سورج چاند بادل، ہوا آگ ،سمندر اور برق وباراں سب کو آخر قوت مانا اور انھیں آقا بنالیا۔جہاں تک وہ پہنچا بات وہاں سے ایک قدم آگے کی تھی یہی قدم وہ اٹھا نہ سکا اور کثرت کے چکر میں پھنس گیا مذہب کا یہی کمال ہے کہ یہ قدم اُس نے اٹھایا۔ کل امر مرھون با وقاتھا ۔اپنی اپنی قسمت ہے جادوگر نے سخت ٹھوکر کھائی اور خالق اکبر کی بجائے مظاہر قدرت کو ازلی وابدی قرار دیا۔آج جادوگر نہیں تو ان کے خدا بھی نہیں ۔البتہ جادوگر اور اس کے خداؤں کی داستانیں ضرور باقی رہ گئی ہیں۔

آج سائنس کا ہر مبتدی بہ تیقن کہے گا کہ کائنات کی ہر شے تغیر طلب ہے۔ہر چیز بدل سکتی ہے۔اس کا وجود اس معنی میں مٹ سکتا ہے کہ وہ کئی دوسرا وجود بن جائے۔مادہ امٹ سہی لیکن اس اس کے اجسام واجسادامٹ نہیں۔یہ ٹوٹتے پھوٹتے اور بنتے سنورتے رہتے ہیں۔مذہب نے یہ نکتہ معلوم کیا کہ ان سے ماورا ایسی طاقت ہے جو پوری کائنات میں جاری وساری ہے اور جس کے حکم سے ارض وسما کا کارخانہ چلتا ہے۔ہر ایک کو زوال ہے۔لیکن اسے زوال نہیں۔مذہب نے تین سو پینسٹھ خداؤں کے بت توڑے اور پھر خدائے واحد سے نسل انسانی کو متعارف کروایا۔یوں کثرت نے وحدت کا روپ لیا۔

اسی طرح قربانی کی ریت اور عبادات ارتقائی مراحل سے گزر کر صحیح شکل میں داخل سبب ہوئیں بے شمار رسوم منسوخ ہوئیں۔انھیں کفر،شرک اور بدعت قرار دیا۔وہی قائم رہیں جو نسل انسانی کے لیے مفید تھیں اور جن سے ان کی روحانی واخلاقی قوت میں اضافہ ہوتا تھا۔پھر محور بھی بدل گیا۔تین سو پینسٹھ بت بھی ٹوٹ گئے۔پرانے انسان نما خدا اور خدا نما حیوان ناپید ہو گئے۔اب حاکم الحاکمین کا دور آیا۔ایک سجدے اور ایک کی عبادت نے ہزاروں سجدوں اور ہزاروں کی

Marfat.com

عبادت سے نجات دلائی۔

یہ درست کہ مذہب اور بعض دیگر علوم کی ترویج سے جادو کو مسترد کر دیا گیا ہے لیکن پروفیسر میسپیرو کے بیان کے ''بموجب'' ہمیں جادو کے لفظ سے وہ توہین آمیز مفہوم وابستہ نہ کرنا چاہیئے۔ جو عہد حاضرہ کے لوگ ضرور بالفاظ وابستہ کرتے ہیں۔ جو شخص عقیدت مندی سے دیوتا کی نگاہ کرم کا طالب ہوتا وہ اسے اپنے بس میں لاتا۔ مقصد براری کے لیے اسے ریتیں ادا کرنا پڑتیں قربانیوں دعاؤں اور منتروں سے کام لینا پڑتا۔ یہ سب چیزیں خود دیوتاؤں نے انھیں سکھائی اور سمجھائی تھیں۔ انھی ریتوں رسموں میں ترمیم واصلاح کی گئی پرانا زاویہ نظر بدلا گیا ور مذہبی رجحان پیدا ہوا۔

پھر ثقافت کے شعبے میں بھی قدما کی فتوحات کم اہم نہیں۔ ریت کے پردے میں ان کی جمالیاتی تخلیق کی صلاحیتیں بروئے کار آئیں۔ رقص موسقی اور شاعری ایسی اقدار تھیں جن سے سحری عبادات اور عملیات عبارت تھیں عزائی رسوم تو ان تینوں فنون لطیفہ کے بغیر معرض عمل ہی میں نہ آتیں۔ عام حالت میں بھی ان کا سہارا لینا پڑتا۔ سائبیریا کا ''شمن'' اروح کو بیدار کرنے اور ان سے ہمکلام ہونے کے لیے سازوں کی موسیقی سے کام لیتا۔ وہ ڈھول بجاتا۔ یہی اس کے خاص آلات تھے۔ وکٹوریہ کا جادوگر شاعر بھی ہوتا۔ وہ سحری گیت تخلیق کرتا اور معاشرتی اجتماعات کے لیے رقص تیار کرتا۔ فنون لطیفہ سے اس کا تعلق جادو کی وجہ سے تھا۔ سیمانگ کا جادوگر اپنی محبوب ارواح کو بلانے کے لیے منتر گاتا۔ اوجبوا اور بعض دوسرے قبائل کے جادوگر ارواح سے صلاح مشورہ کرتے۔ انہیں مدعو کرنے کے لیے وہ ڈھول بجاتے اور گاتے۔ چکچی قبیلے کا بھی ایسا ہی دستور تھا۔ جادوگر ارواح کو بلانے کے لیے ڈھول پیٹتا اور گیت گاتا پہلے وہ ہولے ہولے گاتا بجاتا اور پھر تیز ہو جاتا۔ پیمہ کا جادوگر سحری موسیقی کے ذریعے بیماروں کا علاج کرتا۔ منتر گاتا۔ یہ عمل بعض اوقات دو دو تین تین رات جاری رہتا۔ اسی قدر نہیں بلکہ ریت کی کوکھ سے ڈراما پیدا ہوا۔ یہ بات غور طلب ہے کہ لفظ ڈراما ''ورومن'' سے مشتق ہے جس کے معنی ریت ہیں۔ اسی طرح ''آرکیسترا'' مذہبی رقص گاہ کو کہتے۔ یونان کی مذہبی تماشا گاہ میں ''آرکیسترا'' میں رقاصوں اور مغنیوں کا طائفہ خداؤں کی حمد گاتا اور اسی کے ساتھ ساتھ رقص بھی کرتا۔ پھر بت تراشی، فن تعمیر

Marfat.com

اورا تھیلیٹیکس نے بھی سحری دور میں بہت زیادہ ترقی کی۔ بعد کے زمانوں نے ماضی کے خطوط ہی پر اپنے نئے ثقافتی ایوان تعمیر کئے اسی قدر نہیں بلکہ سحری دور کے فنی نمونے آج بھی شاہکار تسلیم کئے جاتے ہیں۔ فنون لطیفہ کو سارا سرمایہ قدما سے ملا۔ مستقبل ماضی ہی کی بنیادوں پر استوار ہوا۔ ہزاروں سال پہلے کے فنی شاہکار آج تک مسلسل اپنے حسن اور اپنی عظمت کا سکہ منواتے چلے آرہے ہیں۔

جادوگر ذہنی ارتقاء کے تاریخی سلسلے کی بڑی اہم کڑی ہے۔ اسی نے مذہب کو راستہ دیا۔ اگر ارتقاء کی پہلی منزل جادو تھی تو دوسری منزل مذہب۔ علاوہ بریں جادوگر نے نظم ونسق کا شعور پیدا کیا۔ قبائلی نظام جمہوری نہیں بلکہ نیم جمہوری یا آمرانہ ہوتا۔ اس کا فیصلہ وہی شخص کرتا جو جادوگر بن کر قبیلے پر حاوی ہو جاتا اس کی فقط یہی ذمہ داری نہ ہوتی کہ قبیلے کو اثرات بد سے محفوظ رکھے قدرت کے ستم ٹالے اور خداؤں کو خوش رکھے بلکہ وہ آپس کے جھگڑے قضیے بھی نمٹاتا۔ قتل ،مباشرت بالمحرمات، چوری چکاری اور دوسرے جرائم کے انسداد کی تدبیر کرتا۔ جرم وسزا اور عدل و انصاف کا نظام قائم کرتا۔ گو وہ ہر کام سحری آئین کی رو سے کرتا۔ تاہم یہ مسائل معاشرتی نوعیت رکھتے اور ان کا تعلق بیشتر مل جل کر رہنے کی سائنس اور معاشرتی علم الاخلاق سے ہوتا۔ چنانچہ ساحر اپنی عقل وفراست اور عام شعور سے بھی کام لیتا۔ پھر جوں جوں قبیلہ بڑھتا پھیلتا گیا۔ جوں جوں زرعی اور حیوانی دولت بڑھتی گئی۔ تقسیم دولت کے مسئلے پیدا ہوتے گئے۔ فاضل پیداوار نے تجارت کی بیرونی راہیں پیدا کیں۔ مہم جو قبیلے کمزور قبیلوں کو زیر کرنے لگے۔ اب جو شخص تمام معاملات کو کنٹرول کرتا اور امور وفرائض کو انجام دیتا محض جادوگر نہ ہوتا بلکہ اوّل درجے کا منتظم، معاشیات داں اور سیاست داں بھی ہوتا۔ وہ اپنی سوجھ بوجھ سے طاقت کا توازن پیدا کرتا۔ س کے وجود سے قبیلے کو آرام ملا۔ آسائش نصیب ہوئی۔ اب انتظامی صلاحیتوں کے اجاگر ہونے کا وقت آیا ارباب نظم ونسق قبیلوں اور قوموں کو اُوپر اٹھالے گئے۔ انھی نے بوالہول، اہرام، معلق باغات اور بے شمار عجائبات سے دنیا کو محو حیرت کیا۔ یہی لوگ بابل، نینوا اور مصر میں برسر اقتدار آئے اور خدا بن گئے۔ جادو چلے یا نہ چلے ان لوگوں کا اختیار واقتدار اس درجہ بھڑ گیا اور نظم ونسق اس قدر ان کا محتاج ہو گیا

Marfat.com

کہ انھیں انسانیت کا نجات دہندہ سمجھا جانے لگا۔ان کی ذہانت اور فطانت کے سامنے کسی کی دال نہ گلتی۔بڑی بڑی مملکتوں میں تو ان کے بغیر کام ہی نہ چلتا۔کبھی کبھی تو ہوشیار اور چالاک منتظمین برسر اقتدار آئے اور ملک وملت کو بہت آگے لے گئے یہی لوگ یونان میں تائیرت کہلائے۔ انھوں نے موروثی تاجداروں کو مار بھگایا اور تخت وتاج سنبھال لیا۔پھر انھوں نے وہ وہ کام کیا کہ موروثی بادشاہ نہ کر پائے۔فریزر نے بہت خوب کہا ہے۔

''دنیا میں اعلیٰ مقام پر فائز ہونے والے دیانتدار بدھوؤں نے دانشمند بدمعاشوں کی نسبت زیادہ شر پیدا کیا۔ایک بار جب کسی ہوشیار بدمعاش نے اپنی امنگ پوری کر لی اور اقتدار حاصل کر لیا،اور پھر اس کی کوئی غرض باقی نہ رہی تو وہ علیالعموم اپنی ذہانت ،اپنے تجربے اور وسائل و ذخائر کو خدمت خلق میں صرف کرنے لگا بارہا یوں ہوا کہ جو لوگ اقتدار کے حصول میں کم محتاط ہوتے انہوں نے بہترین انداز سے کار خیر میں قوت صرف کی ۔یہی قوت جس پر ان کی نظر تھ اور جو انہوں نے حاصل کر لی دولت تھی، سیاسی اختیار تھا یا کچھ اور، حیلہ گر ،فتنہ پرداز اور سفاک فاتح سیاسی میدان میں دانش منداور ذی شان حکمران بن کر عمر بھر دُعائے خیر پاتا ہے۔خوش حالی کا دور لانے پر سراہا جاتا ہے مرنے پر لوگ اسے روتے ہیں۔جولس سیزر اور آگسٹس اس سلسلے کی دو واضح ترین مثالیں ہیں اور احمق تو سدا احمق ہی رہتا ہے اسے جس قدر قوت حاصل ہوگی وہ اسی قدر اسے تباہ کن انداز سے کام میں لائے گا۔''

بات قبیلے اور بستی کی تھی بڑھ پھیل کر قوموں اور مملکتوں تک پہنچ گئی دراصل دونوں صورتوں میں فرق وسعت اور طول وعرض کا ہے ورنہ حقیقت یکساں ہے قبیلے میں جو مسئلہ یا معاملہ چھوٹے پیمانے پر ہوگا۔مملکت میں اسی کو بڑے پیمانے پر دیکھتے ہیں۔مملکت میں امور و مسائل زیادہ ہوتے ہیں۔ان کا حجم اور پیمانہ بھی بڑھا ہوتا ہے۔اسی طرح وسائل و ذرائع بھی بڑے ہوتے ہیں طور

Marfat.com

طریقے بھی اسی نسبت سے بڑے ہوتے ہیں۔ قبیلے کا سائز چھوٹا ہے۔ یہاں امور و مسائل کم اور وسائل و ذرائع محدود۔ طور طریقے بھی اسی نسبت سے ہیں۔ بہر حال قبیلہ ہو یا قوم محض جادوگر ہونا ہی کافی نہ ہوتا۔ قبیلے کی سلامتی اور اپنی سلامتی کے لیے "مانا" کے ہیر پھیر کے علاوہ ذہانت، چالاکی اور ہوشیاری سے بھی کام لینا پڑتا۔ ایک باکمال، سادہ لوح اور مخلص جادوگر کے مقابلے میں وہ شخص زیادہ کامیاب ہوتا جو سحریات سے تو واجبی واقفیت رکھتا لیکن انتظامی امور اور جوڑ توڑ میں طاق ہوتا۔ بالعموم ایسے ہی لوگ قبیلے کے سردار بادشاہ اور خدا بنے ہیں۔ بلکہ یہ لوگ بعد ازاں حالات پر اس قدر قابو پا گئے کہ برائے نام جادوگر ہوئے اور اختیار و اقتدار کے مالک ٹھیرے۔ یہ خدا بادشاہ قابل پرستش ہوئے۔ خود جادوگر ان کے زیر اثر آئے۔ تاہم اسے ہم استثنائی صورت کہہ سکتے ہیں۔ کلیہ قرار نہیں دے سکتے۔

اہل قبیلہ نے کچھ اپنی بے بسی اور معذوری کے پیش نظر اور کچھ اپنے عہد کے ذہین و فطین انسانوں سے مرعوب و متاثر ہو کر اپنے تئیں رہبروں کے سپرد کر دیا۔ اس صورت حال میں مینکین کا بیان بات صاف کر دیتا ہے۔[1]

[1] ایچ۔ ایل مینکین کی تصنیف Treatise on the God سے ماخوذ

> "اس زمانے کے وحشی قبائل نے ابھی جماعت کے ذریعے حکومت کرنے کا نظریہ مرتب نہ کیا تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ جب ضرورت آن پڑے تو کوئی ان کی رہبری کرے اور رہبر ایسا ہو کہ ایک دم فیصلہ کر سکے اور محاذ جنگ پر اس کی آشنا صورت پرچم اور علم کا کام دے یہ ان درندہ صفت لوگوں کے برادر زادہ تھے جو مل کر شکار کرتے اور ایک رہبر بھی رکھتے۔ ان کے یہاں کوئی فرقہ وارانہ پالیسی نہ تھی بس انھیں تو ایک دم ہر اس چیز پر ہلہ بولنا آتا جس سے انھیں خطرہ لاحق ہوتا۔"

تاہم وہ خود کو سحری رسوم اور مسلک سے علیحدہ نہ کرتے۔ اصل قوت تو جادو ہی میں تھی۔ سردار اور تاجدار ہر رسم اور ہر ریت کے صدر اعلیٰ ہوتے اور ہر موقعہ پر جادو کی سرپرستی کرتے۔ پھر ایسا

بھی ہوا کہ حکومت پر انہوں نے پہلے قبضہ کیا اور پروہت بعد میں بنے۔ تاریخ میں کہیں کہیں ہم ان بادشاہوں کا تذکرہ بھی سنتے ہیں۔ جو پروہت بھی تھے بلکہ خدا بھی لیکن تحقیق و تفتیش پر ہمیشہ یہ بھید کھلا کہ وہ پہلے بادشاہ بنے اور پھر پروہت۔'' اس ضمن میں فراعنہ مصر کا نام بآسانی لیا جاسکتا ہے بادشاہوں کو خدا بننے کا موقعہ انھیں اپنی بے پناہ قوت سے حاصل ہوا۔ بڑی بڑی سلطنتوں کو زیر و زبر کرنے بے پناہ دولت سمیٹ لانے خوراک کے ذخیرے بھر لینے اور خوش حالی کا دور لانے کے باعث ان کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہوئی۔ پھر مسلسل فتوحات نے ثابت کیا کہ وہ عام انسانوں سے بالاتر ہیں۔..... عام انسان انھیں خدائی اوصاف کا اہل سمجھنے لگے۔ ایسے حکمران! اپنی رعایا کو اپنا غلام اور عوام کو کیڑے مکوڑے خیال کرنے لگے۔ خدا بن کر انھوں نے اپنی سلامتی کی راہ نکالی اور من مانی کرنے کا موقعہ فراہم کیا۔ انگلستان کے بادشاہ بھی اسی خیال سے خود کو لازوال اور نمائندہ خدا کہتے بادشاہت کے حق کو عطیہ خداوندی قرار دیتے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ جب ایک بار آدمی بادشاہ بن جائے اور اسے متبرک روغن مل دیا جائے تو پھر دنیا جہان کے طوفانی سمندروں کا پانی اس پاک روغن کو دھو نہیں سکتا۔[2] خدا بننے کے آرزو کی بازگشت اکبر اعظم کے یہاں بھی ملتی ہے۔

[1] حوالہ از میتکن

[2] ولیم شیکسپیئر نے ایک کھل میں انہی خیالات کو سمویا ہے۔

☆ جادوگر اور قبائل ☆

جوں جوں قبیلے بڑھتے پھیلتے گئے یا کوئی قبیلہ اس قدر قوی نکلا کہ جادوگر سردار کی قیادت میں دوسرے قبیلوں پر حاوی ہوگیا تو اس کے ذخائر ذرائع میں اضافہ ہوا۔ اس نے دوسرے قبیلوں پر حاوی ہوگیا تو اس کے ذخائر و ذرائع میں اضافہ ہوا۔ اس نے دوسرے قبائل کو رام کالیا اب جہاں بانی کے اصول جاننے والوں کی بن آئی۔ ویسے آقائی و مولائی سہل نہیں۔ جہاں ایک جہانبان کو پہلے صرف اپنے ہی قبیلے کی ضروریات اور انتظامی معاملات سے پالا پڑتا۔ اب اسے نئے مفتوح قبائل کے مسائل سے بھی دو چار ہونا پڑا۔ اس کا دائرہ کار بڑھ گیا۔ پھر جوں جوں قوی قبیلے اپنی

چادر سے باہر پاؤں پسارتے گئے۔ نئے نئے میدان مارتے گئے۔ بڑی بڑی بستیوں، آبادیوں، شہروں اور مملکتوں کو روندتے گئے۔ توں توں بین الاقوامی تجارت کے اسباب اور تعلقات پیدا ہوتے گئے۔ بین الاقوامی منڈیوں سے رابطے قائم ہوتے گئے۔ معاشیات کا بازار گرم ہوتا گیا۔ اب جہانبانوں کے انتظامی امور و فرائض میں معاشی مسائل و معاملات بھی داخل ہو گئے۔ اب معاشرے کو محض جادوگروں کی ضرورت نہ رہی، بلکہ مدبروں کی مانگ پیدا ہوئی۔ یہ مدبر جادوگر ہوتے یا نہ ہوتے لیکن جہانبانی کے فن میں طاق ہوتے۔ فاتح قومیں انھی کے حسن تدبیر کی محتاج رہتیں۔ نئی نئی وسعتوں، انتظامی ہیئتوں اور تقاضوں نے جادو کی اہمیت کم کی۔ پھر مذہب کی آمد نے تو رہی سہی کسر بھی نکال دی اور جادو کو کذب و افترا کی جنس ٹھیرایا۔

اگر جادوگر کی پیدائش اور اختیار و اقتدار کی ابتداء جاننا چاہیں تو تاریخ کے اوراق کی کل کائنات تو یہ چند ہزار سال ہیں اور جادوگر کی پیدائش اس سے بھی نہ جانے کتنے ہزار سال یا کتنی ہزار صدی پہلے ہوئی جادوگر کے علم و فضل اور ہنر کی قدر تو کی ہی گئی۔ لیکن جادو کے رواج کو ایک اور طرح بھی کمک پہنچی۔ قدامت پسندی کا جذبہ انسان میں ابتداء سے موجود ہے انسان اپنی عادات و خصائل بآسانی نہیں بدلتا۔ یہاں تک کہ مضرت رساں اور نکمی عادتیں بھی ترک نہیں کرتا۔ اجادو بھی آدمی کی فطرت ثانیہ بن گیا۔ اسے ترک کرنا سخت گراں گزرتا، اور پھر آدمی جس قدر عاجز و معذور ہوتا تقدیر اور حادثات زمانہ کے سامنے جس قدر بے بس ہوتا یا ناسازگاری حالات کے باعث اس کی تدبیریں محنتیں جس قدر اکارت جاتیں، اس کی پریشانیوں اور ناکامیوں میں جس قدر اضافہ ہوتا وہ اسی قدر جادو کا سہارا لیتا۔ ایسے میں توہمات ہی اسے سہارا دیتے، خواب آفریں سہانے تصورات جو ہوائی قلعے تعمیر کرتے ہیں۔ مددگار ثابت ہوتے۔ جھوٹی خواہشوں اور جھوٹی امیدوں کے اڑن کھٹولوں میں بیٹھ کر اپنی ناکامیوں اور نامرادیوں کی بستیوں سے نکل کر خوابوں کے سنہری جزیروں میں گھومتا پھرتا۔ اپنے جلے جھلسے ہوئے کھیتوں میں سبز باغ آباد کرتا۔ جادو کے سہارے لیتا۔ ٹونے ٹوٹکے آزماتا پھرتا، گنڈے تعویذ برتتا، جنتر منتر اور جھاڑ پھونک سے کام چلاتا..... نئے نئے داؤ کھیلتا۔ جتن پر جتن کرتا لیکن اس کی ہر چیز فرض، ہر چیز قیاسی اور ہر چیز واہمہ ہوتی۔

Marfat.com

ا آپ کے جمہوریت نواز وحشی سے بڑھ کر رسم ورواج اور روایت کا کوئی غلام نہیں۔اسی کا نتیجہ ہے کہ کسی بھی ریاست میں ترقی کی رفتار اتنی سست نہیں۔یہ پرانا خیال خلاف حقیقت ہے کہ وحشی انسان ہی اشرف المخلوقات میں سب سے زیادہ آزاد ہوگزرا ہے۔

☆جادو اور مایوسی☆

بلکہ وہ تو غلام ہے اور وہ بھی کسی زندہ آقا کا نہیں بلکہ ماضی کا اپنے بزرگوں کی ارواح کا جو یوم پیدائش سے یوم وفات تک اس کے سر پر سوار رہتیں اور آہنی لٹھ پکڑ کر راج کرتیں۔انہوں نے اپنے زمانے میں جو کچھ کیا وہتا اس کے لیے حق وصداقت کا نمونہ ہوتا، ایک ایسا قانون ہوتا جسے وہ آنکھیں بند کر کے، بلاحیل وحجت فرماں برداری کے ساتھ تسلیم کر لیتا۔بدیں صورت افضل ذہین آدمی کو اس بات کا کم سے کم موقعہ ملتا بہتری کی خاطر پرانی رسمیں بدل سکے۔کمزور سے کمزور اور بودے سے بودا آدمی ہی معیار قائم کرتا اور اسے قابل کر نیچے کھینچ لاتا۔وہ خود تو اٹھ نہ سکتا لیکن دوسرے تو گر سکتے۔'' فریزر

کبھی کبھی جادوگر اپنی بلا قبیلے کے سر ڈال دیتا۔جب دیوتا کو ئید وسری طاقت خفا ہو کر قبیلے کو مبتلا کے عذاب کرتی تو جادوگر علانیہ کہتا کہ قبیلے کے قبیلے نے اور اور یا پھر اسی کے کسی فرد نے نافرمانی کی ہے اور پھر کوئی ایسا فعل کیا ہے جس کے باعث عذاب نازل ہوا ہے۔جادوگر کا تو یہ مقولہ تھا کہ گناہ نہیں تو عذاب بھی نہیں۔گناہ کیا نہیں کہ عذاب نازل ہوا نہیں اس ضمن میں یونان کے رسوائے عالم ہیرو کی داستان نہایت معرف ہے۔پانچویں صدی قبل مسیح کا بے مثل ڈراما نگار سونوکلیز راوی ہے کہ جب ایدی پس پیدا ہوا تو اس کے باپ اے ای ایس نے اسے مروانا چاہا۔ سحری دور میں بیٹے کو ہلاک کرنے کے واقعات عام تھے کیونکہ بیٹا ہی بڑا ہو کر اپنی طاقت کے بل پر زوال پذیر باپ سے عنان اقتدار چھین لیتا اور اسے مار ڈالتا۔ایدی پس اس کی نمایاں مثال ہے۔ایدی پس کی قسمت اچھی تھی کہ بچ گیا۔بادشاہ نے جس خادم کے سپرد شیر خوار بے کو کیا وہ اس پر مہربان ہوا اور ریاست کورنتھ میں ایک گڈریے کے حوالے کر آیا۔یہاں سے وہ کورنتھ کے شاہی ایوان میں پہنچا۔بڑا ہوا۔جیسا کہ مقدر تھا۔اس نے باپ کو ہلاک اور ماں سے بیاہ کیا۔ایدی پس

Marfat.com

کی ان حرکتوں سے خدا سخت برہم ہوئے اور اپالو دیو نے اس کے دیس میں وبا نازل کی۔

☆جادو کے پجاری☆

جب جادوگر سے مشورہ کیا گیا تو اس نے اہل ریاست کے روبرو اعلان کیا کہ یہ وبا ایدی پاس کے جرم وعصیاں کے باعث نازل ہوئی ہے۔ جب تک وہ سزا نہیں بھگتتا۔ تب تک وہا سے نجات نہیں ملتی۔

جادوگر آدمی کی بہت بڑی کمزوری بن گیا۔ آج جہاں آدمی آلام ومصائب بے بسی، نامرادی اور ناکامی پر اپنے حقیقی پروردگار کو پکارتا ہے۔ وہاں وہ اپنے تاریخی عہد طفولیت میں جادوگر کو پکارتا تھا تا کہ وہ خداؤں کو راہ راست پر لائے ان کے بگڑے ہوئے تیور درست کرے، روٹھوں کو منائے اور ڈوبتی نیا پار لگائے۔

جادوگر نے ہمیشہ آدمی کی کمزوری سے فائدہ اُٹھایا اور اس نے کچھ برا نہیں کیا۔ اس نے یہ سب کچھ اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر کیا وگرنہ اس عالم رنگ وبو میں ان آدمیوں کی فہرست شیطان سے بڑھ کر طویل ہے جنھوں نے مذہب وسیاست کی آڑ میں اور امن وعافیت انسان کی فلاح وبہبود اور نہ جانے کس کس کے نام پر آدمی کی کمزوری سے فائدہ اٹھایا۔ قتل وغارت کا بازر گرم کیا۔ ہزاروں بار دِلی اجڑی اور درندوں سے بڑھ کر درندگی کے مظاہری ہوئے۔

اور پھر سچ پوچھو تو جادوگر نے ایسا بھی کیا فائدہ اٹھایا۔ انسان کی ذہنی قوت بے پایاں ہے۔ برق رفتار ہے اور پر لگا کر اڑتی ہے۔ خلاف ازیں عملی قوت نہایت سست رو ہے اور چیونٹی کی چال چلتی ہے۔ ذہنی قوت ایک جست میں ثریٰ اور ثریا، سبت وبود اور شش جہات کے ناپیدا کنار فاصلے قطع کر لیتی ہے۔ انسان کے تخیل کی کس نے حد مقرر کی ہے لیکن عملی قوت وہیں کھڑی اظہار حیرت کیے جاتی ہے۔ انسانی جسم اور عملی قوت ذہنی قوت کا ساتھ نہیں دیتی انسانی تخیل آزاد ہے۔ اس کی آزادی تو ان ہواؤں کو بھی نصیب نہیں جو ہمیں سب سے زیادہ آزاد دکھائی دیتی ہیں چنانچہ جب آدمی بہ نفس نفیس اجرام فلکی تک نہ پہنچ سکا تو اس نے خیالی گھوڑے دوڑائے اور افسانے تراشے اگر جادوگر یہ افسانے نہ تراشتا تو کیا کرتا؟ سادہ لوح اور کم عقل عوام اجرام فلکی کو دیکھتے گرد وپیش پر نظر

Marfat.com

ڈالتے۔مظاہر قدرت کا نظاہر کرتے اور بھونچا ہو کر رہ جاتے۔کائنات ایک سوالیہ نشان کی صورت اسے پریشان کرتی رہتی وہ خلا میں پھرتا رہتا۔اس سے تو بہتر یہی تھا کہ وہ سیانوں سے رجوع کرتا بلا سے وہ اس کا خلا توہمات وقیاسات سے پر کرتے۔

جادوگر نے بندۂ ازل کی حیرانی اور پریشانی دور کی۔اس نے اپنی ذہانت اور بساط کے مطابق نسل آدم کی رہنمائی کی۔اس نے لوگوں کی توقعات پوری کیں اور اپنی فضیلت کا سکہ منوایا۔یہ درست ہے کہ جادوگر نے ایسے سوالات کا جواب دینے کی سعی کی جو اس کے بس کا روگ نہ تھے۔ مرگ وزندگی، تقدیر وتدبیر اور نظام ہستی کے مسائل اس کی ذہنی گرفت میں نہ آسکتے تھے تاہم اس نے اپنے پیروکاروں کو مطمئن کر دیا۔اس نے جو جوابات تراشے وہ تخلیقی شعبدہ بازی کا نادر ونایاب نمونہ ہیں۔ان کی افسانوی حیثیت سے وہ خلا دور ہوا جو قوت تخیل اور قوت عمل کے درمیان پایا جاتا ہے۔جو بات عمل سے پیدا نہیں ہو سکتی۔وہ تخیل سے پیدا ہو جاتی ہے۔عملاً آسمان، سورج، بجلی ، مینہ، طوفان، سیلاب کسی پر انسان کا بس نہ چلتا۔لیکن جادوگر نہ خیال ہی خیال میں سب کو مطیع کر لیا۔جادوگر ان سب کا ہم پیالہ وہم نوالہ بن گیا، اور ان سے کام لینے لگا۔پھر ایک بات اور بھی ہے۔جب کوئی سیانا غیر معمولی عقل وفراست کا حامل ہوتا اور اس کے طفیل قبیلہ محفوظ بلا رہتا اور خوشحالی کی زندگی بسر کرتا تو وہ سب پر واضح کرتا کہ اس پر خدا مہربان ہیں۔جب تک وہ فلک نشینوں سے تعلق نہ جتاتا۔لوگ اس کی عظمت کے قائل نہ ہوتے اگر چہ ایک عاقل ودانشمند آدمی دوسروں پر فوقیت رکھتا لیکن فلک نشینوں کا سہارا لئے بغیر وہ مقدس ہستی نہ بن سکتا۔فلک نشینوں کا تعلق سونے پر سہاگے کا کام کرتا اور پھر اس طرح نہ صرف جادوگر کا کام سہل ہو جاتا بلکہ لوگ اس سے ڈرنے لگتے۔بعض بادشاہوں کا معاملہ ذرا اس سے مختلف ہے یہاں کسی حد تک متیکین کا سلوب استدلال ہمارے پیش نظر ہے جب اول اول بادشاہ اپنی مملکت کو وسعت دیتے چلے گئے اور کامیابی ان کے قدم چومتی گئی تو نہ صرف فتح ونصرت کے ہر موقعہ پر ان کی قوت، دولت اور مسرت میں اضافہ ہوتا گیا بلکہ وہ خود کو نا قابل تسخیر سمجھتے گئے اب انہیں گوارا نہ ہوا کہ ان کی محنتوں، دانشمندیوں اور زور بازو کا ثمر دیوتاؤں کی بھینٹ چڑھایا جائے فتح ونصرت وہ حاصل کریں میدان جنگ میں جا کر

Marfat.com

دشمن سے وہ لڑیں اور بول بالا ہو (بدھ دیوا خدائے ب) کا چنانچہ انہیں خداؤں کا پتہ کاٹنے کی سوجھی وہ خود ہی خدایا خدا کے بیٹے یا نمائندے بن بیٹھے

☆ دیوتاؤں کے ہیرو☆

ہندو میں سورج بنی خاندان جن کے نامور ہیرو رام چندر مانے جاتے ہیں۔ اسی قبیل سے ہیں فرائضہ مصر سے بھی سب آگاہ ہیں، جاپان میکٹیڈ و بھی کم معروف نہیں اسکندر اعظم بھی عالمگیر فتوحات کے بعد اسی گروہ میں شامل کرلیا گیا تھا جب ایک بار بادشاہ خدایا خدا کے بیٹے بن بیٹھے تو پھر ان کے لائق اور نالائق ورثاء بھی خدایا خدا کے بیٹے بنے اور اور پھر جب بڑے بڑے خداؤں سورج، زمین، ہوا آندھی، بجلی اور سمندر کے بعد ذیوہار میں چھوٹے چھوٹے معاون خداؤں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے فرضی اور خیالی ہستیوں کو خدا بنانے لگے اور انتقام اور تقدیر کی دیویاں انہی کی مثال ہیں قسم قسم کے بٹ گھڑے جانے لگے اور زعیم و عظیم الشان خدا بننے لگے۔ پیڑ و جیسے پیپل بڑ، پودے، جیسے اناج جانور جیسے بکری، سانڈ، ریچھ سور اور حشرات الارض جیسے سانپ خدا بن کر پوجنے لگے تو پر فاتح و ناصر بادشاہ کے لئے خدا بننا کیونکہ دشوار تھا مینکین کی یہ صراحت قابل غور ہے۔

یوں ہوا کہ مندزوک اور سارگن کی طرح اکثر اوائل کے فاتحین دل سے اپنے عقیدے پر قائم رہے اس عقیدے سے ان کی شان میں اضافہ ہوتا سمجھا یہ جاتا کہ کوئی نہ کوئی زبردست خدا ان کی مدد کر رہا ہے اور یوں وہ نا قابل تسخیر بن رہے ہیں لیکن جب وہ گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر سوچتے تو اس نتیجے پر پہنچتے کہ ساری فتوحات خود انہی کے زور بازو کا نتیجہ ہیں یا شاید وہ اس پر مطمئن بھی نہ ہوتے کہ ان کی محنت کا ثمر خداؤں کی نذر ہو جاتا اس ضمن میں فراعنہ مصر کی شدید عقیدت مندی نیز بابل اور عاشوریہ کے تاجداروں کی ان پاکیزہ تحریروں پر نہ جائے جو انہوں نے تعمیرات پر کندہ کروائیں آج کی طرح ان دنوں بھی شک پرست ہوتے اور بہ تعداد کثیر ہوتے معاشرے میں ان شک پرستوں کا عمل دخل بھی ہوتا۔ دہقان کے لئے تو یہ ایک سیدھی سی حقیقت تھی کہ قوی خدا، پڑوس یا قریب ترین شہر کا خدا قادر مطلق ہے لیکن جنگ کے صدر دفتر یا عدالت میں اس حقیقت کو شک کی

نظر سے دیکھتے ہوں گے جب کبھی کسی حکمران نے کوئی ایسا میدان مارا جو فی الواقع دشوار بھی تھا اور اہم بھی تو عموماً اسے یہ نکتہ سوجھا ہوگا کہ ایک طرح سے وہ بھی خدا ہی ہے اس خیال پر اس کی رعایا نے ناشکری کا ثبوت نہ دیا ہوگا آدمی کو کہا ہمیشہ زعیموں کی جستجو اذان میں خدائی اوصاف دیکھنے کی آرزو رہی ہے جرمنی اور سکنڈے نیویا کے وحشی قبائل کے عجائب خانے ایسے ہی خداؤں سے پٹے پڑے ہیں تحریری دستاویزوں کے زمانے سے قبل بالیقین یہ لوگ رب الشمس اور ماورگیتی کی پرستش کرتے تھے ان دو خداؤں کو چھوڑ کر اوائل عہد کے باقی تمام خداؤں کو دفعہ رفتہ بہادر سرداروں اہم لوگوں اور عورتوں کے روپ میں اتار لیا گیا چنانچہ جب رومنوں کو سب سے پہلے کل خداؤں کے معبد کا علم ہوا تو وہ ایسے خداؤں سے معمور تھا جنہیں مرد وزن یعنی انسانوں سے متمیز کرنا دشوار تھا۔[1]

زمین، سورج، برق وباراں وغیرہ چند ایسے خدا تھے جو ازل ہی سے معین اور واضح صورتیں رکھتے تھے)

یہ خدا شادی بیاہ کرتے اور بچے پیدا کرتے شراب پیتے اور ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے سفر پر نکلتے اور حادثات کا شکار ہو جاتے تجارت کرتے، گاتے اور تقریریں کرتے سیاسی سازشوں میں حصہ لیتے نعش بردار دیواں ہنس دوشیزائیں بونوں اور جنوں کی صورت میں خدام کا ایک لشکر ان کی خدمت پر مامور رہتا ان کی زندگی عملی زیادہ اور الوہی کم ہوتی جب وقت آتا تو وہ رچرڈ ویگنر کی غنائی تمثیلوں میں آسانی سے در آتے جس آسانی سے جان کیلون کو یہوا پھانسی کے وقت کی دعاؤں میں در آتا ہے۔

رومنوں کو ان خداؤں کا جواب فراہم کرنے پر کوئی دھکا نہیں لگا جو زائد از نصف انسان تھے کیونکہ ان کے یہاں اپنا بھی بہت کچھ تھا ان کے یہاں سینکڑوں خدا موجود تھے روما تو وہ چوراہا تھا جہاں دنیا بھر کی شاہراہیں آکر مل جاتیں۔ یہیں مشرق ومغرب کے خدا آکر گھل مل گئے ان خداؤں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ ان پر کسی کا ایمان نہ رہا خود پروہت بھی ان کے معتقد نہ رہے ان میں سے کچھ قدیم مقامی قبائل سے لئے گئے کچھ یونان اور ایشیا سے باقی وہ آدمی تھے جنہیں سینیٹ کے فرمان کے ذریعے خدا بنا لیا گیا جب بادشاہ مر جاتا تو اس کی لاش کو بہت بڑی چتا پر رکھ جلا دیا

Marfat.com

جاتا پھر ایک شہباز چھوڑا جاتا جو اس کی روح آسمان پر پہنچاتا اس کے بعد وہ خدا بن جاتا۔ زمانہ مابعد کے بعض حکمرانوں کو ان کی زندگی میں ہی خدا بنالیا گیا۔ مقدونیہ کا سکندر، مصر کے فراعنہ اور جاپان کے میکٹیڈ واس کی مثال ہیں سچ تو یہ ہے کہ ہر معزز رومن سیدھی سادی سی ایک حرکت کرتا یعنی مرجاتا، اور پھر خدا بن جاتا۔ بس اسے صرف اتنی صورت ہوتی کہ اس کے بچے ہوں جو اس کی روح کو پوجیں، یوں رومن معبد المانوی دل بلا کی مانند معمور ہو گیا پھر یہ اسی کی طرح رسوائی کے قصوں اور ہنگاموں سے جھولنے جھومنے لگے۔ اس میں ہر اس مسلک و مذہب کے آثار ملتے جو کبھی انسان نے اختیار کیا وحشیوں کی سادہ حیوان پرستی سے لے کر ایشیائے کوچک کے نہایت مہذب ایان کا بھی سراغ ملتا قدما کی دھرتی ماتا یعنی Test ofMater Ceres جسے بھی کہتے اور جو یونانیوں کی دیمیتر ہے۔

رب الشمس، رب برشگال سب کے سب جیوپیتر میں جمع ہو گئے یہ اطالوی کہساری شہروں کے خداوا ندان خمر کے ساتھ ساتھ رہنے لگے۔ انہی کے دوش بدوش وہ اجنبی اور خوفناک خدا بھی تھے جنہیں لشکر مملکت کی سرحدوں سے لے آیا اور پھر وہ انسانی خدا بھی جو ابھی چند سال پہلے یہاں کے تاجدار تھے اور روما کے گلی کوچوں میں شراب پی کر بدمستی کے عالم میں ہنگامے برپا کرتے تھے یہ امر چنداں تعجب انگیز نہیں کہ کوئی بھی تعلیم یافتہ رومن کسی بھی خدا کو نہ مانتا، رومادینیات کی بدرو بن گیا جیسا کہ آج امریکہ کے بننے کا خدشہ ہے۔[1]

[1] (میرے پاس مینکین کا پہلا نسخہ ہے جو 1930ء میں شائع ہوا اس لئے مینکین نے تین دہائی پہلے جو بات کہی وہ آج درست نہیں آج امریکی برائے نام مذہب سے وابستہ ہے مادیت پرستی زبردست عروج پر ہے جوہری انکشافات نے روحانی اور مذہبی اقدار کو پس پشت ڈال دیا ہے اب نہ روحانی ماحول رہا ہے اور نہ مذہبی جوہری معاشرہ تشکیل پذیر ہے)

☆پروہت بننا☆

تو ہم آلود فریب کاریوں کی ساری نالیاں اسی بدرو میں آ گرتیں مملکت کے عہد عروج میں پروہت بننے کا یہ مطلب ہوتا کہ وہ ایک پختہ طور پر دھوکے کے باز بن جائے گا کمٹی تعجب کیا کرتا کہ

Marfat.com

جب ایک پروہت دوسرے پروہت کو ملتا تو کیونکر ہنی پر قابو پا سکتا۔تمام مقبول ادیان و مذاہب نجاست کی کسی نہ کسی شکل کی پردہ پوشی کرتے اور یہ طے کرنا دشوار ہوتا کہ یہ سچ مچ مذہب ہے یا پیسہ بٹورنے کا بہانہ۔جس طرح آج کل بدمعاش لڑکوں کو بحریے میں بھرتی کرلیا جاتا ہے اسی طرح ان دنوں بدکار عورتوں کو پاکباز راہباؤں کا لباس پہنا دیا جاتا ہے تا کہ ان سے پیچھا چھڑایا جا سکے۔

جب تک خدا خدا رہے اور آدمی آدمی تب تک جادو کا چلن خوب رہا۔خدا ایک فرضی ہستی تھا آدمی نے خود اسے خراب کیا زیوس کی محبت کی رنگین داستانیں خود اسی کے پرستاروں نے تراشیں۔ اس پر بھی بات نہ بگڑی خدا کی عظمت قائم رہی کیونکہ وہ افلاک کی بلندیوں پر رہتا لیکن جب آدمی ہی خدا بن گیا تو خرابی شروع ہوئی خداؤں نے انسانوں کے اخلاق اور معاشرے کو تباہ برباد نہیں کیا بلکہ انسانوں نے کیا جو خود خدا بن بیٹھے اور طاقت کے ذریعے مظالم ڈھانے لگے اور انہوں نے انسانوں کو کیڑا مکوڑا سمجھ لیا جہاں پہلے جادوگروں کو ہر وقت اپنی جان خطرے میں نظر آتی اور نیمی کا جادوگر دن رات تلوار لئے لئے پھرتا وہاں یہ خدا نما انسان دوسروں کے لئے خطرہ جان بن گئے انہیں قتل عام سے روکنے والا کوئی نہ رہا اگر کوئی قوی تر خدا نما انسان دوسرے خدا نما انسان پر حاوی اور فتح یاب ہوتا تو وہ آمر کل بن جاتا ابتدائی عہد میں انہیں آمروں کے زیر عنان ترقی ہوئی انسان دوست آمر ہمیشہ مملکت کو ترقی کی راہ پر گامزن کرتے بلکہ بسا اوقات تباہی اور بحران کے وقت آمریت ہی نجات کا صحیح راستہ ہے قوم کو اندھیروں اور ضلالتوں سے نکالنے کے لئے ایک انسان دوست اور زیرک آمر کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔[1]

[1] (تاریخ کے دھارے پر ناؤ لے کر منبع کی سمت چل دیں تو معلوم ہوگا کہ اوائل میں تہذیب کے میدان میں جتنے عظیم اقدامات کئے گئے سب کے سب مصر، بابل اور پیرو ایسی آمرانہ اور خداوندانہ حکومتوں کے ہاتھوں ہوئے)

☆ جادو اور من مانی ☆

بہرحال یہ بات فراموش نہ کرنی چاہیے کہ کبھی جادوگر برسر اقتدار آتا اور کبھی جادوگر کے پردے میں کوئی سفاک اور دھوکا باز، جادوگر کا لیادہ ہر ایک پر موزوں ہو گیا۔جادو اور مذہب میں

ہر کوئی اپنے اپنے مطلب کی ترمیمیں کرتا رہا ہر ایک اپنی ہی تاویل وتفسیر کرتا رہا کبھی جادوگر نے من مانی کی کبھی عوام کو ان کی منشاء کے مطابق کیا کبھی بہت اونچا چلا گیا اور کبھی عوام کی ذہنی سطح پر اتر آیا کبھی عوام کے ساتھ ساتھ چلا اور کبھی انہیں روندتا چلا گیا۔ سدا دور کشمکش رہا حالات میں زیر و بم پیدا رہا کبھی حالات جادوگر کے حق میں رہے اور کبھی عوام کے حق میں..... بہر حال جادوگر کی نیا موجوں پر چلتی ہوئی کبھی کبھی ایک ہی شخص کے عہد میں انسان نے ارتقاء کی اتنی منزلیں طے کیں کہ قرنوں اور صدیوں میں ممکن نہ ہوا اور کبھی کبھی اس پر ایسا زوال آیا کہ صدیوں تک اس کا اثر زائل نہ ہوا۔

بقول فریزر کبھی کبھی قبیلے کو کوئی ایسا مرد کامل مل جاتا کہ وہ اڑوس پڑوس پر چھا جاتا.....اور کچھ اپنی قوت اور کچھ قبائل کی کمزوری وہ فتح ونصرت پاتا باہر کی دولت سمیٹ لاتا غلاموں کی بھی کھیپیں لاتا اور یوں قبیلے کی محنت کم ہو جاتی اور اسے ضروریات حیات کے لئے چنداں محنت نہ کرنا پڑتی۔ جہد للبقاء کی شدت کم ہو جاتی فراغت مل جاتی اور پھر یہ لوگ اس خشک علم کے حصول پر توجہ صرف کرتے جو انسان کے دن پھیرنے کے لئے سب سے زیادہ شاندار اور موثر ذریعہ ہے۔

جادوگر کے ہتھکنڈے امور وفرائض اور مشاغل کی نوعیت اور اسلوب کار کی نسبت مینکین کی تشریح بہت موزوں ہے جادوگر جسے وہ پروہت کہتا ہے سب سے بڑھ کر فہم وادراک رکھتا اس کی قوت فیصلہ بھی لاجواب ہوتی انہیں خداؤں کا مزاج اشنا اور مزشناس سمجھا جاتا وہ ان کے اطوار واعمال کو خوب سمجھتا جادوگر کے پاس فرصت ہی فرصت ہوتی ہر روز تو اسے قبیلے کی خاطر اپنا جوہر نہ دکھانا پڑتا۔ قبیلے کے لوگوں پر روز بروز تو آفتیں نازل ہوتیں۔ وہ شکار کھیلتے، چقماق رگڑتے اپنے اوزار اور ہتھیار بناتے بیوی بچوں سے الجھتے سلجھتے اور ہنستے کھیلتے جب تک انپر خدا مہربان ہوتے یعنی کوئی عذاب نازل نہ ہوتا۔ کوئی حادثہ پیش نہ آتا تو وہ خوش رہتے اور جادوگر کو زحمت نہ دیتے ایام فراغت میں جادوگر جڑی بوٹیاں اکٹھی کرتا غور وفکر کرتا، کائنات اور زندگی کے مسائل کی بابت سوچتا ان کی ماہیت جاننے کی سعی کرتا۔ خداؤں کی چالوں کو سمجھتا پھر وہ یہ سوچتا کہ قبیلے کو کیونکہ مطیع رکھے اور لوگوں سے کیا کیا خدمت لے۔ غالباً قبیلے کی فرماں برادری کے مسئلے پر وہ تمام امور سے

زیادہ توجہ صرف کرتا ہوگا۔

جادوگری سے سوچ کی ابتداء ہوئی اور اس علم کی اساس پڑی جسے حکمت وفلسفہ کہتے ہیں دنیا کا پہلا فلسفی پہلا عالم اور پہلا فنکار جادوگر ہی تھا اسی سے اخلاقیات اور سیاسیات امور نظم ونسق اور اصول معاشرت بروئے کار آئے اور پھر علماء ومفکرین پیدا ہوئے جنہوں نے ارتقاء کی کڑیاں ملائیں اور اس سلسلے سے رابطہ پیدا کیا جس کا پہلا سرا جادوگر کی کھوپڑی سے لپٹا تھا۔

جادوگر اپنی اوقات سے کما حقہ آگاہ تھا وہ ذہین وچالاک ہوتا جڑی بوٹیوں سے بیماریوں کا علاج کرتا لوگوں کے ذہنوں پر مسلط ہو جاتا اور پھر جادو کے کھوٹے سکے بھی چلا لیتا اس کے جھوٹے دعوے بھی چل جاتے رفتہ رفتہ جادو کے اصول اور قاعدے وضع ہوئے عملیات وطلسمات، ٹونے، ٹوٹکے جنتر منتر گنڈے تعویذ ایجاد ہوئے انہی وسائل وذرائع سے جادوگر نے خود کو بے پناہ قوت کا اہل قرار دیا یہ قوت غیر مرائی۔ غیر عقلی، محض قیاسی، خود ساختہ اور مصنوعی تھی مصری جادوگروں کے حوصلے تو یہاں تک بلند تھے کہ وہ مقتدر ترین خداؤں کو خاطر میں نہ لاتے۔ وہ کہتے کہ خدا ان کے تابع ہیں اور ان کی ہر بات پوری کرنے پر مامور، وہ خداؤں کو دھمکاتے کہ اگر انہوں نے بات نہ مانی تو وہ انہیں تباہ برباد کر دیں گے اوسائی رز سے برملا کہتے کہ اگر اس نے عدول حکمی کی تو وہ اس کی ہڈیاں بکھیر دیں گے اور اس کی داستان کا پول کھول دیں گے۔

☆ جادوگروں کی خدا کو دھمکی ☆

ہندو جادوگر بھی ایسے ہی دعوے کرتے وہ اعلانیہ کہتے کہ برہما، شوا اور وشنو اپنے آقاؤں یعنی جادوگروں کے احکام کے پابند ہیں ہندوستان میں یہ مقولہ زبان زد خاص وعام ہے کہ ساری کائنات دیوتاؤں کے تحت ہے اور دیوتا منتروں کے مطیع ہیں منتر برہمنوں کے اختیار میں ہیں پس برہمن ہمارے دیوتا ہیں۔

فریزیر اپنے عصر کے گنواروں کی اکثریت کے عقیدے کی نسبت انکشاف کرتا ہے کہ جادوگر عناصر قدرت پر ناقابل تسخیر اختیار رکھتا ہے۔ اس میں ایک مخفی قوت پائی جاتی ہے اسے اور فقط اسے بعض ایسی دعائیں یاد ہیں اور انہیں عملیات میں برتنے کا طریقہ معلوم ہے جس سے خطرہ ٹل

Marfat.com

سکتا ہے وہ بادو باراں اور طوفان سبھی پر قابو پالیتا ہے اس ضمن میں جو ریتیں ادا کی جاتیں اور ان کے نتائج نہایت درست نکلتے خدا کو طلب پوری کرنے پر مجبور کیا جاتا خواہ وہ طلب کتنی ہی بیہودہ ہوتی۔

کچھ عیسائی پادری بھی ایک خطرناک قسم کی ریت ادا کرتے جس سے دشمن کو انتقاماً ضرور پہنچایا جاتا یہ ریت کسی کھنڈر یا ایسی عبادت گاہ میں ادا کی جاتی جہاں الو بولتے چمگادڑیں اپنے ٹھکانے بناتیں مینڈک ٹراتے اور خانہ بدوش قیام کرتے۔ مذہبی طور پر یہ ریت ممنوع تھی۔ ایسے پادری کو بھی برا سمجھا جاتا۔ وہ رات کے گیارہ بجے اپنا عمل شروع کرتا اور ایک مخصوص کلام الٹا پڑھتا وہ یہ عمل آدھی رات کو تمام کرتا۔ اس کنوئیں کا پانی پیتا جس میں ایسا بچہ پھینکا گیا ہو جسے بپتسمہ نہ دیا گیا ہو بائیں پاؤں سے زمین پر صلیب کا نشان بناتا۔ اس کے بعد دشمن کی بربادی کا دور شروع ہو جاتا اور اس کے بچاؤ کی کوئی صورت نہ رہتی۔

اس ریت میں پادری مذہب کی مٹی پلید کرتا اور اسے جادو کی شکل دیتا یوں بھی جادوگر نے اپنے فن کو مذہب میں گڈمڈ کر دیا۔ اس سے عیاں ہے کہ مذہب کو مسخ کریں تو وہ جادو بن جاتا ہے

یہاں یہ امر غور طلب ہے کہ جادوگر جن خداؤں اور مافوق المفطرت قوتوں پر اپنا تسلط جماتا وہ اسی کے تخیل کی تخلیق تھیں اسی کے ذہن رسا نے دیو مالا کو جنم دیا اور بدیں صورت وہ بحیثیت خالق اپنی مخلوق کو خاطر میں نہ لاتا۔ دیو مالا کے خدا انسان نما تھے ان میں وہی صفات خصائل قباحتیں اچھائیاں، برائیاں، کمیاں اور خامیاں پائی جاتیں جو بنی نوع آدم کا خاصہ تھیں جادوگر اصل حقیقت سے آگاہ ہوتا۔

قبیلے کا جادوگر یوں تو کتنے ہی کمالات کا مالک ہوتا لیکن باراں گری اس کا خاص کمال تھا جادوگر کی کامیابی کا راز یہ تھا کہ وہ مینہ پر قابو رکھے زرعی معیشت کا تو سارا دارومدار ہی مینہ پر تھا مروقت مینہ پڑا تو فصل ہوگئی اور پھر نہ صرف آدمی بلکہ اس کے مویشیوں کی بھی سنی گئی اور اگر مینہ نہ پڑا تو کال پڑ گیا۔ زرعی معیشت درہم برہم ہوگئی اگر مینہ کی طلب ہوتی تو نقلی مینہ کی ریت ادا کرتے اور پانی گراتے مینہ سے مخلصی پانا چاہتے تو آگ جلاتے تاکہ رطوبت خشک ہو جائے اور آب بردار

Marfat.com

بادل سوکھ جائیں۔

فریزر راوی ہے کہ جب روس میں مینہ کی طلب بڑھ جاتی تو اہل قریہ سحری ریت ادا کرتے مقدس شجر گاہ میں تین آدمی ایک پیڑ و چڑھتے ان میں سے دو آدمی اس طور سے ظرف بجاتے جیسے بادل گرج رہا ہو۔ دوسرا پیڑ کی شاخیں رگڑ کر شعلے پیدا کرتا گویا بجلی چمک رہی ہو باداں گر چاروں طرف پانی چھڑکا تارات کے وقت ننگی عورتیں گاؤں کی سرحد پر جا کر پانی گراتیں۔

شمالی آسٹریلیا کا باراں گر، ایسے میں جوہڑ پر جا کر جادو کا گیت گاتا پھر وہ چلو میں پانی لے کر منہ میں بھرتا اور ہر طرف پھینکتا اپنے اور بھی پانی ڈالتا اور چپ چاپ واپس چلا جاتا۔

حضر موت کے قبیلے القمر کے خانہ بدوش مینہ سے بچنے کے لئے ایک خاص پیڑ کی ڈالی توڑتے اور اسے آگ پر رکھ دیتے پھر اس پر پانی چھڑکتے پھر جس طرح جلتی ڈالی پر پانی جذب ہو جاتا اسی طرح مینہ کا پانی غائب ہو جاتا۔ عربوں کے علاوہ دیگر اقوام بھی مینہ سے نجات حاصل کرنے کے لئے آگ کا عمل کرتیں۔ جادوگر کے لئے ضروری ہوتا کہ وہ مینہ لانے اور مینہ کو بھگانے کے عمل سے کما حقہ آگاہ ہو اور ہر وقت قبیلے کے آڑے آئے بعض اوقات خشک سالی کے زمانے میں وسطی آسٹریلیا کے جادوگر اپنے آباؤ اجداد کی ارواح کو بلاتے جنہیں مورا مورا کہتے ان سے مینہ لانے کی قوت طلب کرتے ان کا عقیدہ تھا کہ قبائلی ریتوں رسموں سے اور مورا مورا کے اثر و رسوخ سے بادلوں میں مینہ جنم پاتا، اور زمین پر پڑنے لگتا جادوگروں کے حکم سے پہلے بارہ فٹ طویل اور آٹھ فٹ عریض گڑھا تیار کرتے اس پر جھونپڑا ڈالتے پھر مورا مورا کی تحریک پر جادوگر خون بہاتے قبیلے کے لوگ جھونپڑے میں ایک دوسرے سے جڑ کر بیٹھ جاتے ان پر خون ٹپکایا جاتا جادوگر لوگوں پر مٹھی بھر بھر کر پر پھینکتے اس اثناء میں جھونپڑی میں دو پتھر رکھ دیئے جاتے خون کو مینہ پروں کو بادل اور پتھروں کو جمع شدہ بادل تصور کیا جاتا۔ بعد ازاں پتھروں کو دس دس پندرہ پندرہ میل تک لے جاتے اور بلند ترین درخت پر رکھ دیتے ادھر قبیلے کے لوگ کھڑیا مٹی اکٹھی کرتے اور اس کا مہین سفوف تیار کرتے اسے پانی کے سوراخ میں ڈالتے مورا مورا یہ سب کچھ دیکھتے اور جادوگروں کی منشاء کے مطابق مینہ برساتے پھر قبیلے والے باہر سے مینڈھے کی طرح ٹکریں مارتے۔ صرف اس

وقت دم لیتے جب جھونپڑا گر پڑتا۔ جھونپڑا گرانے میں ہاتھ اور بازوؤں سے کام لینا ممنوع تھا البتہ ہاتھ سے کڑیاں نکالنے کی اجازت تھی۔

موسم کا نباض اور فطرت کا شناسا یہ جادوگر اپنی بقا کے لئے عقل و خرد کے کرشمے دکھاتا اور آفاقی قوتوں کو زیر کرتا جادوگر جو برشگال کو مسخر کر لیتا۔ زرعی نظام میں بڑی اہمیت رکھتا اسے وہ اصول اور طریقے خوب یاد تھے جن سے مینہ لایا یا بھگایا جا سکتا تھا۔ اصل عمل شروع کرنے سے پہلے وہ نفس کشی کرتا جادو میں قاعدے کے بموجب جادوگر روزہ رکھتا غسل نہ کرتا، پانی کو تو ہاتھ تک نہ لگاتا، ایک قطرہ حلق میں نہ ٹپکاتا صرف خشک چیزیں کھاتا پھر جشن منایا جاتا۔ میزبان نیز اس کے خدام اس دوران میں نہ کپڑے دھوتے اور نہ نہاتے جماع سے کلیتہً گریز کیا جاتا مینہ کی روک تھام کے لئے یہ احتیاطی تدابیر ضروری تھیں۔

یونان کے جادوگر جب دعائیں کرتے اور جلوس نکالتے تھک ہار بیٹھتے تو زیوس کا پروہت آخری داؤ برتتا۔ وہ بلوط کی ایک شاخ توڑتا پھر اسے ایک خاص چشمے میں ڈال کو بھگوتا شاخ ڈالنے سے پانی حرکت میں آتا اور اس میں سے دھواں اٹھتا۔ اس سے دھرتی پر مینہ پڑتا۔

زرعی معاشرے کے جادوگر کے لئے اس قدر ضروری تھا کہ وہ مینہ پر اختیار رکھتا۔ بلکہ یہ بھی ضروری تھا کہ وہ سورج کو بھی اپنے بس میں رکھے وہ دعویٰ کرتا کہ جیسے وہ مینہ لاتا ہے ویسے سورج بھی چمکاتا ہے وہ ایسی ریتیں ادا کرتا جن سے سورج کی چمک برقرار رہتی چنانچہ گہن لگتا تو اوجبوا سورج کی طرف جلتے ہوئے تیر چھوڑتے ان کا خیال تھا کہ سورج سے کوئی درندہ لپٹ گیا ہے۔ اور تیر اسے ہلاک کر دیں گے۔

چاند گہن سے نجات پانا ضروری تھا بعض قبائل ایسے موقعہ پر لکڑیاں جلا کر زمین ہی میں دفنا دیتے ان کا عقیدہ تھا کہ چاند گہن کے باعث دنیا سے آگ کا نشان مٹ رہے گا البتہ مدفون لکڑیوں کو ضرر نہ پہنچے گا۔

قدیم مصر میں فرعون رب الشمس کا نمائندہ تھا وہ نہایت باقاعدگی سے معبد کا طواف کرتا یوں وہ اس امر کا اہتمام کرتا کہ سورج بلاغہ اپنے سفر میں مصروف رہے گا۔

Marfat.com

برہمن ہر صبح کو سورج کو بھینٹ چڑھاتا تا کہ وہ طلوع ہو۔ کہتے ہیں کہ بھینٹ کے بغیر سورج کسی طلوع نہ ہوتا یاد رہے کہ ہندوستان میں حکمرانوں کا ایک خاندان سورج بنسی کے نام سے معروف تھا رام چندر جی اسی کے نامور سربراہ تھے اور ہندو دیو مالا کی بہت بڑی شخصیت یہ سوریہ دیو کی نمائندگی کرتے۔

بعض اقوام خصوصاً یونانیوں اور ایرانیوں میں جادوگر گھوڑے کی قربانی دیتے تا کہ سورج دیو کے رتھ میں جتے ہوئے گھوڑے بیکار ہو جائیں تو یہ ان کی جگہ لے لیں بعض علاقوں کے جادوگروں کا دعویٰ تھا کہ سورج کو مخصوص قسم کے جال میں پھانس لیتے اور اس کی رفتار سست کر دیتے۔ کچھ جادوگروں کو سورج کی رفتار تیز کرنے کا بھی ہنر آتا۔

مینہ سورج، چاند وغیرہ کے علاوہ جادوگر ہوا کو بھی قابو کرنے کا ہنر جانتا وہ اپنے زعم میں ہوا کو حرکت میں بھی لاتا اور ساکت بھی کر دیتا۔ بعض اہل قبیلہ جب سفر کو نکلتے اور دھوپ لو اور گرمی سے بچنا چاہتے تو اپنے ہمراہ پتھر کا ایسا ٹکڑا لے جاتے تو انہیں کسی جانور یا مچھلی کے شکم میں سے ملتا اس پر گھوڑے کا بال لپیٹ لیتے اور پھر لاٹھی سے باندھ لیتے لاٹھی کو ہوا میں لہراتے اور ساتھ ساتھ منتر پڑھتے جاتے تھوڑی دیر میں ٹھنڈی ہوا چل پڑتی۔ یہ طریقہ جادوگر ہی کا سکھایا ہوا ہوتا۔ شیٹ لینڈ میں تو جادوگرنیاں ہوا بیچی پھرتیں جادوگرنیوں کے گرہیں لگے ہوئے رومالی یا دھاگے خریدتے یہ جادوگرنیاں ہوا اور آندھی پر راج کرتیں۔

ہیرودوتس بتاتا ہے کہ اسی دیس میں جہاں طرابلس آباد ہے لوگ ہوا اور آندھی کے انسداد کے ضمن میں باقاعدہ طور پر جنگ کرتے چنانچہ جب ایک بار صحرا کی جانب سے طوفان باد اٹھا تو سارا پانی خشک ہو گیا لوگوں نے جادوگروں سے صلاح لی اور مل کر ہلہ بولتے نکلے۔ لیکن جب صحرا میں داخل ہوئے تو ان پر باد سموم ٹوٹ پڑی اور سب کو زمین میں دفن کر گئی۔

کامیابی اور ناکامی کا تو سدا سے چولی دامن کا ساتھ ہے بہر حال جادوگر کے لئے یہ امر لابدی تھا کہ وہ عناصر قدرت پر عبور رکھے۔ قبیلے کی مشکل آسان کرے اور اس کے لئے فلاح و بہبود کی راہ کھوجے یہ لوگ جو دیوتاؤں اور مافوق الفطرت قوتوں کو زیر کر سکتے معاشرے میں بلند ترین مقام

Marfat.com

رکھتے۔لوگ نہ صرف ان کا احترام کرتے بلکہ ان کی بے انتہا قوت سے مرعوب وخوفزدہ رہتے یہی سبب ہے کہ یہ لوگ بالآخر قبیلے کے سردار، حکمران اور بادشاہ بن گئے ایسے لوگ عوامی جادوگر ہوتے۔

میلینیشیا کے سرداروں کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ قوی ارواح سے تعلق رکھتے، ان کے قبضے میں مافوق الفطرت طاقت ہوتی جس کے ذریعے وہ ارواح کے اثر ورسوخ کو کام میں لاتے اور مطلوبہ نتائج پیدا کرتے اہل قبیلہ ان کی غضبناک قوت سے ہراساں رہتے اور ان کے سامنے دم نہ مارتے ان کے احکام کی بلاچون وچرا تعمیل کرتے وہ جب چاہتا انہیں جرمانہ کر دیتا کیا مجال جو کوئی شمہ بھر مزاحم ہوتا البتہ جب کسی سردار کی مافوق الفطرت طاقت کی نسبت لوگ شک کرانے لگتے تو اس کا اثر ورسوخ معرض فطر میں پڑ جاتا۔

ڈاکٹر جارج براؤن کے قول کے بموجب برطانیہ کا قبائلی سردار ارواح کے ذریعے مینہ اور سورج کو مسخر کرتا وہ حسب ضرورت پانی برساتا اور دھوپ نکالتا اس کے اشارے پر ہر قسم کی ہوائیں چلتیں صحت بیماری جنگ میں کامیابی، خوشحالی وبدحالی وغیرہ سب کا تعلق اس کی ذات سے تھا۔

جادوگر اپنی صلاحیت اور مخفی قوت کی بناء پر معاشرے میں ہر وہ معزز ومحترم مقام پالینا جس کی آرزو کرتا۔لوگ اس سے مرعوب وخائف رہتے حسب حیثیت تحفے تحائف پیش کرتے اسے قبیلے کا سردار تسلیم کرتے اور مال مویشی بھینٹ چڑھاتے کبھی اپنی خوشی سے ازرہ عقیدت اور کبھی اس کے رعب میں آکر۔

جادو اوتار ہے:

نیل دیس میں ساحر طبیب قبیلے کا سردار ہوتا وہ باراں گر بھی ہوتا عموماً کسی پہاڑی کی ڈھلوان پر اپنا جھونپڑا بناتا۔وہ سمجھتا کہ پہاڑیاں ہی بادلوں کو اپنی طرف کھینچتی ہیں اس کے پاس جادو کے قیمتی پتھر ہوتے جو مینہ لاتے وہ خوب مزے کرتا البتہ جب خشک سالی کا زمانہ ہوتا تو اس کی شامت آجاتی کبھی کبھی تو بات یہاں تک بگڑ جاتی کہ لوگ اسے جان سے مار ڈالتے وہ سمجھتے کہ اس کی سحری

Marfat.com

قوت زائل ہوگئی ہے بسا اوقات وہ سمجھتے کہ خود اس نے بادلوں کو روک رکھا ہے اور یہ مینہ نہیں پڑنے دیتا اس کے مرنے پر علی العموم اس کا بیٹا جادوگر کے روپ میں جلوہ گر ہوتا لاریب جادوگر نے قبائلی سردار اور مملکت کے والی کی بنیاد رکھی ہے پھر جادوگر ہی جانتا کہ وہ قبیلے کی اہم ترین خدمت سرانجام دیتا ہے بدیں صورت اعلیٰ ترین معاشرتی اور سیاسی اعزاز کا مستحق ہے وہ اس لئے بھی سردار یا حکمران بن جاتا کہ کسی کو مقابلے پر نہ آنے دیتا۔

ہر کہیں جادوگر سے توقع کی جاتی کہ وہ بنی نوع آدم کے مفاد کی خاطر نظام کائنات میں باقاعدگی پیدا کرے گا۔ اگر وہ یہ توقع پوری نہ کرسکتا تو مبتلائے عذاب ہوتا۔ مصر کہ نہایت قدیم جادو گھر ہے۔ عجیب وغریب داستانوں کا گڑھ ہے۔

قدیم چینی مصنفین بتاتے ہیں کہ کوریا میں جب بہت زیادہ یا بہت کم مینہ پڑتا اور فصل نہ پکتی تو سارا الزام بادشاہ پر دھر دیا جاتا۔ بعض کہتے کہ اسے برطرف کر دیا جائے۔ اور بعض کہتے کہ ہلاک کر دیا جائے۔"

میکسیکو میں جب بادشاہ تخت نشین ہوتا تو وہ اس بات کا حلف اٹھاتا کہ وہ سورج کو تاباں، دریاؤں کو رواں دواں اور بادلوں کو بارش پر مامور رکھے گا۔ وہی دھرتی سے میوہ اگلائے گا۔

قدیم شمالی امریکہ کے جادوگر طبیب فقط علم الادویہ ہی کے ماہر نہ ہوتے بلکہ جادو اور عملیات کے علم وفن میں بھی کامل ہوتے۔ یہی لوگ غیب داں بھی ہوتے۔ کیلیفورنیا میں جادوگر کی بات بڑا وزن رکھتی۔ بحیثیت جماعت کے لوگ اس سے بہت مرغوب ہوتے اور اصولاً وہ سردار سے بڑھ کر اس کی اطاعت کرتے۔

جنوبی امریکہ میں بھی جادوگر نہایت عزت کی نگاہوں سے دیکھے جاتے۔ برازیل کا ایک پرانا آبادکار بتاتا ہے کہ لوگ جادوگر کا احترام اس حد تک کرتے جیسے وہ اس کے پجاری ہوں۔ وہ اس کے پاس جاکر سجدے میں گر پڑتے اور ملتجیانہ لہجے میں کہتے۔" مجھے اور میرے بچوں کو بیمار نہ پڑنے دو، مجھے مرنے نہ دو! وہ اس کے پاس ہر قسم کی التجائیں لے کر جاتے۔ وہ نہایت وقار سے

Marfat.com

جواب دیتا، "تم اور تمہارے بچے نہ بیمار پڑیں گے نہ مریں گے۔"

قدیم معاشرے میں جادوگر ہی سب سے بڑھ کر عالی قدر اور عالی مقام سمجھا جاتا۔ سراوک کے لوگوں کی تو یہ حالت تھی کہ وہ اپنے انگریز حکمرانوں کو بھی جادوگر ہی سمجھتے چنانچہ راجہ بروک کی نسبت کہتے کہ وہ باکمال جادوگر تھا۔ چنانچہ وہ جب دورے پر نکلتا تو جہاں جہاں پہنچتا وہاں وہاں کے اہل قبیلہ اگلے سال بونے والے دھان کی فصل کا بیج لاتے جس پر وہ زنانہ ہار لہراتا اور یوں اسے زرخیزی کی قوت بخشتا۔ یہ ہار پہلے کسی محلول میں بھگولیا جاتا۔ عورتیں پہلے پانی سے اور پھر ناریل کے دودھ سے اس کے ہاتھ پاؤں دھوتیں۔ آخر میں پھر پانی سے دھوتیں ان کے نزدیک کہ پانی سحری تاثیر رکھتا۔ اسے وہ کھیتوں میں ڈال دیتے اور پھر خوب فصل ہوتی۔ دور دراز کے رہنے والے لوگ اس کے پاس سفید کپڑا، اور سونا یا چاندی بھیجتے جس میں یہ کسی نہ کسی طرح زرخیزی کی صلاحیت پیدا کرتا ایک مرتبہ جب ایک گاؤں میں اچھی فصل نہ ہوئی اور کسی فرنگی نے اہل قبیلہ سے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے جھٹ کہا کہ ان کے یہاں راجہ بروک نہیں آئے۔ اگر وہ آتے تو ایسا نہ ہوتا۔

جادوگر کی سحری قوت کا یہ حال تھا کہ وہ بعض مریضوں کو ہاتھ پاؤں سے چھو لیتا تو شفا ہو جاتی۔

ڈاکٹر ہٹن ویسٹر کے بیان کے بموجب جادوگر بڑی احتیاط اور شدت سے اپنی قوتوں اور صلاحیتوں کو برقرار رکھتا۔ اس ضمن میں وہ منفی اصول حیات پر کاربند رہتا۔ اگر وہ پابدیوں کو توڑتا تو سحری قوت کھو بیٹھتا۔ اسی قدر نہیں بلکہ ٹیبو کے انحراف سے کسی نہ کسی عذاب میں مبتلا ہو جاتا۔ جادوگر اس اسوقت تک ان پابندیوں کو اپنے اوپر عاید رکھتا جب تک اس پیشے میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے جو نہایت غیر سنجیدگی سے کام لیتے۔ ان کا رویہ صریحاً غیر مخلصانہ ہوتا۔ وہ صرف فریب پر تکیہ کرتے اور اپنے جھٹ سچ سے لوگوں کو الو بناتے۔ پروفیسر ویسٹر نے کرنائی کے ایک جادوگر کی نسبت بتایا ہے کہ وہ چند جواہرات کی مدد سے چوری کا مال برآمد کر لیا کرتا تھا۔ لیکن اسے کی لت پڑ گئی۔ اسے کے بعد وہ اپنے جواہرات کھو بیٹھا، اور پھر اسے کبھی اپنے فن میں کامیابی نصیب نہ ہوئی۔

Marfat.com

نہوساؤتھ ویلز کی ایک بڑھیا بزرگوں کی ارواح سے ہمکلام ہوا کرتی۔اس نے کبھی کوئی ایسا مشروب نہیں پیا جس سے بدن میں حدت پیدا ہوتی ہو۔ارونتا کا جادوگر چربی، گرم گرم گوشت اور بعض اشیائے خوردنی سے قطعاً پرہیز کرتا۔جلتی ہوئی ہڈیوں کا دھواں سونگھتا۔چونٹیوں کے قریب نہ پھٹکتا کیونکہ اگر یہ چیونٹی اسے کاٹ لیتی تو وہ ہمیشہ کے لئے اپنی سحری صلاحیتیں کھو بیٹھتا بے احتیاطی کی صورت میں، اکثر جادوگر کے طلسمی پتھر گم ہو جاتے۔کبھی

شمالی آسٹریلیا کے قدیم قبائل کا ساحر طبیب کبھی نمکین پانی میں غوطہ نہ لگاتا کیونکہ یوں اس کی سحری قوت زائل ہو جاتی اور اس کے ہاتھ میں شفا نہ رہتی۔چنانچہ ایک مرتبہ ایک حادثے میں ایک ساحر طبیب کو دائمی نقصان اٹھانا پڑا۔وہ کشتی میں بیٹھ کر سمندر کی سیر کو نکل گیا۔وہ اپنی کشتی میں کھڑا تھا کہ سامنے سے ایک دوسری کشتی آ گئی۔دونوں کشتیاں ٹکرائیں اور ساحر طبیب نمکین پانی میں جا گرا۔اتفاق سے اس کے شانوں اور سر پر بزرگوں کی ارواح بیٹھی ہوئی تھیں۔پانی لگتے ہی وہ رفو چکر ہو گئیں اور پھر کبھی اس کے قابو میں نہ آئیں۔بعد ازاں اس نے بتایا کہ اگر وہ تازہ پانی میں گرتا تو یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا اور اس کی طلسمی قوت برقرار رہتی۔بعض ٹیمبو اور احتیاطی تدابیر کی وجہ ناقابل فہم نہیں۔مثلاً گرم اشیاء سے پرہیز وضاحت طلب نہیں۔خود جادوگر ہر وقت گرم رہتا۔پھر اگر کوئی گرم شے استعمال کرتا تو اس کی اپنی حدت زائل ہو جاتی لوہے کو لوہا کاٹتا ہے۔گرم شے سے گرمی کٹ جاتی۔بعض علاقوں کے جادوگر آب رواں میں پاؤں نہ دھرتے، ورنہ ان کی ''مانا'' کے بہہ جانے کا خطرہ ہوتا۔البتہ کھڑے پانی میں نہانے سے کچھ نہ ہوتا۔کبھی کبھی جب نفسانی خواہشات بہت بڑھ جاتیں تو جادوگر اپنا پیشہ ترک کر دیتا۔پرہیزی کھانے استعمال کرنے لگتا۔آب رواں میں نہانے اور تیرنے لگتا۔خشک اور بے کیف زندگی کو جواب دے دیتا۔جوانی اور خون کی حرارت کے مزے لوٹنے لگتا۔بالعموم ایسا تب ہوتا جب وہ جدو کے پیشے سے کافی اثر و رسوخ پیدا اور مال و دولت جمع کر لیتا۔ریاضت سے طبیعت اکتا جاتی۔

بوکا واکا'' باراں گر'' سحری ریت ادا کرنے کے بعد کبھی پان نہ کھلتا۔بالوں میں کالی مٹی ڈالتا۔ماتھے اور ناک پر بھی اسے ملتا۔منہ اندھیرے اٹھ کر سمندر میں جا کر نہاتا اور ہاتھ پھیلا

پھیلا کر مینہ طلب کرتا۔ان بندشوں اور حرکتوں کے باعث اس کی مراد پوری ہوتی۔

منتر اور جادو:

اشیائے خوردنی سے پرہیز کرتے وقت ایک تو گرم اشیاء کام میں نہ لائی جاتیں اور دوسرے ایسی اشیاء کام میں نہ لائی جاتیں اور پھر کچھ ایسی اشیاء بھی نہ کھاتے۔جن کا سحری عمل سے متعلقہ منتر یا کلام میں ذکر ہوتا۔اگر جادوگر کوئی ایسا منتر یا کلام پڑھتا جس میں مچھلی کا نام آتا تو وہ مچھلی نہ کھاتا، کتے کا ذکر آتا تو اس بات کا اہتمام کرتا کہ جب کھانا کھائے تو کتے کی آواز کان میں نہ پڑے۔باراں گر'' کے لئے بدن پر کالک ملنا ضروری تھا،اور یہ بھی ضروری تھا کہ جب تک مینہ نہ پڑے نہانے سے گریز کرے۔پانی نہ پیئے۔پیاس لگے تو ناریل دودھ پیئے۔

بعض جادوگروں پر لازم تھا کہ عورتوں سے جماع نہ کریں۔یہی نہیں بلکہ عورتوں کے قریب بھی نہ پھٹکیں تا کہ انھیں سونگھ نہ لیں۔چھوٹی اور گول چیزیں نہ کھائیں کیونکہ یہ عورت سے تعلق رکھتی تھیں۔چند روز پانی اور پانی سے تعلق رکھنے والی اشیاء استعمال نہ کریں۔سمندری چیزیں بالکل نہ کھائیں۔بہر حال انھیں کامل طور پر خود کو خشک رکھنا پڑتا۔جب تک یہ احتیاطی تدابیر اختیار نہ کی جاتیں جادو کارگر ثابت نہ ہوتا۔

ماوری کے جادوگر کا عقیدہ تھا کہ بے اعتدالی اور بے احتیاطی کی صورت میں وہ اپنی بصیرت کھو بیٹھتا۔پھر وہ ان مخفی علامات اور اشاروں کو نہ پا سکتا جو اس پر دیوتاؤں کی طرف سے ظاہر ہوتیں۔وہ مستقبل میں بھی نہ جھانک سکتا اس کی باطنی نظر دھندلا جاتی،اور اس پر غیب کے دروازے بند ہو جاتے۔

کیرولین جزائر کا جادوگر ریت کی اہمیت کے پیش نظر مقررہ ایام تک بیوی کے قریب نہ جاتا بچے یا بیوی کا تیار کیا ہوا کھانا نہ کھاتا بوڑھی عورت جو بچہ جننے کی صلاحیت کھو بیٹھتی اس کے لئے سبزی اگاتی اور وہی سبزی توڑ کر اس کے گھر پہنچاتی وہ اپنے قبیلے کے علاقے میں پیدا ہونے والی کوئی چیز استعمال نہ کرتا۔

بعض جادوگر ہمیشہ خود کو خاک آلود رکھتے اسی میں ان کی قوت کا راز پنہاں تھا پانی سے

Marfat.com

کوسوں دور رہتے کیونکہ ان کے عقیدے کے مطابق پانی ان کی قوت زائل کر دیتا کئی کئی دن تک وہ روزہ رکھتے۔

مسائی کا سب سے بڑا جادوگر صرف دودھ شہد اور بکری کی کلیجی پر گزارا کرتا اگر کوئی دوسری چیز کھاتا تو اس کے طلسم اور ٹونے ٹوٹکے نہ چلتے وہ بھول کے داڑھی نہ نوچتا کیونکہ اس طرح اسے سخت نقصان اٹھانا پڑتا۔

نندی کے باراں گربیل کی تازہ کھال پر نہ لیٹتے۔

اگر واچگا کا ساحر طبیب مجامعت کرتا بکری کا گوشت کھاتا ظرف کے علاوہ کسی اور جگہ سے پانی پیتا کسی شخص کے ہاتھ سے کچھ لیتا جس کا دوسرا ہاتھ خالی نہ ہوتا یا اس کا زیر علاج مریض مر جاتا تو اس کی سحری قوت زائل ہو جاتی۔ وسطی افریقہ کا جادوگر دن کے وقت مجامعت نہ کرتا ایک علاقے کی جادوگر عورتیں بھی اپنا دامن عصمت پاک رکھتیں۔ وگرنہ اپنی مانا سے ہاتھ دھو بیٹھتیں جن دنوں جادوگر کی بیوی کو حیض آتا وہ علاج معالجہ نہ کرتا کیونکہ اس کی سحری قوت کام نہ کرتی حیض کا خون چھونے سے بھی یہی نتیجہ برآمد ہوتا۔

میکسیکو کے ایک قبیلے کے جادوگر پر لازم تھا کہ وہ پانچ سال تک ضرور اپنی بیوی سے وفا کرے بیوفائی کی صورت میں وہ بیمار پڑ جاتا اور پھر اپنے پیشے کے لائق نہ رہتا۔

شمالی امریکہ کے جادوگر کی فنی مہارت اور سحری قوت سن رسیدگی کے باعث زوال پذیر ہو جاتی البتہ اگر وہ اپنی پشت متبرک پتھر سے رگڑتا تو زائل شدہ قوت عود کر آتی۔

جب کولریڈو کے ساحر طبیب کی معالجاتی قوت ماند پڑ جاتی تو پھر وہ اپنی کمزوری کا آپ ہی شکار ہو جاتا۔ اگر وہ اس کے حملے سے بچ رہتا تو اس کے کمسن عزیزوں کو نقصان پہنچتا بچے خصوصیت سے اثر بد کا نشانہ بنتے، ایسے میں لوگ ساحر طبیب کو ترک فن کی ترغیب دیتے۔

لِلُّوت کے ایک جادوگر نے بتایا کہ وہ سحری قوت کا حامل نہیں رہا وہ تو اس کا سبب کچھ اور ہی بتاتا، لیکن بات یہ تھی کہ اس کی بیوی جسے اس نے خلاف قاعدہ بیوگی کے چند ماہ بعد بیاہ لیا تھا تطہیری اصول پر کاربند نہ رہی تھی یوں اس کی ادویہ بے تاثیر ہو گئیں اور اس کے ہاتھ میں شفا نہ رہی۔

Marfat.com

بیماری، آزادی ضعیفی اور سن رسیدگی کے باعث بھی جادوگر اپنی شکست گنوا بیٹھتا پھر اس میں وہ جوش وخروش اور جذبہ ہی نہ رہتا جو اسے سحری عمل پر ابھارتا جب یہ جذبہ توانا ہوتا تو اس کی شدت کا اندازہ اس امر سے لگ سکتا ہے کہ جادوگر اسے دبانے کی سعی کرتا تو اسے خونی پسینہ آنے لگتا یا پھر مرگی کا دورہ پڑنے لگتا۔

جادو کی دقیانوسی باتیں:

کوئنز لینڈ کے جادوگروں کے نزدیک آدمی کا گوشت کھانے سے نہایت مہیب نتائج برآمد ہوتے کیونکہ یہ گوشت گنتا گنتا یعنی سخت قوی خطرناک اور سحری قوت سے معمور ہوتا بعض جادوگر سحری عمل کے دوران میں مردوں کا گوشت کھا جاتے بسا اوقات وہ ان سے رس نکالتے اور اسے اپنے کھانے میں ملا لیتے یوں مردوں کی ارواح ان کی یار بن جاتیں پھر وہ وحشی ہو جاتے اور اگر کوئی شخص انہیں برہم کرتا تو وہ اسے ہلاک کرنے سے نہ چوکتے۔ عورتوں کی یہ کیفیت تھی کہ وہ مُردوں کا گوشت کھا کر چھڑیلیں بن جاتیں جادوگرنیاں اپنے فن کو ترقی دینے اور اپنی قوت برقرار رکھنے کے لئے بالعموم مُردوں کا گوشت کھاتیں۔

یہ امر غور طلب ہے کہ فرائیڈ کی تحقیق کے بموجب دنیا کے مہیب ترین جرائم دو ہیں اور ان دونوں کی سزا سدا سے موت ہے ایک جرم زنا بالمحرمات ہے اور دوسرا قتل پہلے جرم کے بعد دوسرے کا ارتکاب لازمی ہے ہر زمانے اور ہر معاشرے میں ان جرائم کو نفرت انگیز قرار دیا گیا ہے اگر کسی وجہ سے ان کے مرتکب سزا سے بچ جاتے تو قبیلے پر عذاب نازل ہوتا شاہ ایدی پس کا واقعہ جسے یونانی شاعر ڈراما نگار سوفوکلیز نے پانچویں صدی قبل مسیح میں تمثیل کیا تاریخی حیثیت رکھتا ہے ایدی پس کے مذکورہ بالا دونوں جرائم کے ارتکاب سے قبیلے پر خوفناک قہر نازل ہوا ایدی پس اور اس کی بیوی یا ماں کو رسوائی کی موت نصیب ہوئی۔ اس کی اولاد بھی تباہی کے گڑھے میں گری۔ اگرچہ عالمگیر طور پر زنا بالمحرمات ناقابل برداشت جرم تھا تاہم ایک مُدغاسکر والے تھے کہ اس کی پروانہ کرتے وہ تو بلکہ اس بات کے قائل تھے کہ اس شرمناک فعل سے ان کی سحری قوت میں اضافہ ہوتا۔ ویسٹر کے بیان سے مترشح ہے کہ شکاری مچھیرے اور سپاہی جب کسی مہم پر نکلتے تو پہلے بہنوں یا

Marfat.com

سب سے نزدیکی رشتہ دار عورتوں سے ہم بستر ہوتے باتھ نگا میں قاعدہ تھا کہ جب لوگ دریائی مہم پر جاتے تو پہلے بیٹی سے جنسی عمل کرتے اور یوں مقصد میں کامیاب ہوتے۔ زنا بالمحرمات جو عام زندگی میں سخت ٹیبو خیال کیا جاتا زانی کو قاتل بنا دیتا چونکہ اس نے گھر میں خون کیا ہوتا اس لئے اس میں وہ ہمت پیدا ہو جاتی جو دریا پر جا کر کارنامے سرانجام دینے کے قابل بنا دیتی۔ ماشونہ کا خیال تھا کہ زنا بالمحرمات سے بعض مہلک سانپوں کے کاٹے کا اثر زائل ہو جاتا ہے بلمبہ زنا بالمحرمات سے نفرت تو ضرور کرتے لیکن ایسے شکاری کے حق میں اسے ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھتے جو ہاتھی دانت کی جستجو میں شکار پر نکلتا تھا بابمبہ کا دستور تھا کہ ان کے یہاں جادوگر اپنے پیشے میں داخل ہونے سے پیشتر پہلے بیٹی سے جنسی عمل کرتا اچھے نصیبے کی خاطر با ایلا کو زنا بالمحرمات ہی کی اجازت نہ تھی بلکہ اس پر فرض تھا اس کے بغیر اس کی قسمت سنور ہی نہ سکتی۔ نیا سالینڈ والے سمجھتے کہ زنا بالمحرمات کے ارتکاب کے بعد ان پر بندوق کی گولی اثر نہیں کرتی وہاں کی جادوگرنیوں کا عقیدہ تھا کہ اس سے ان کی شر انگیز قوت بڑھتی ہے نطسلیک اسکیمو میں زنا بالمحرمات بہت شاذ ہے اور لوگ اسے برا سمجھتے ہیں تاہم ان کا عقیدہ ہے کہ بعض حالات میں اس سے غیر معمولی سحری قوت بروئے کار آتی ہے ہمیں ایک آدمی کی بابت بتایا گیا کہ وہ اپنی ماں سے جنسی تعلقات رکھتا اور نتیجے کے طور پر عظیم جادوگر بن گیا تمام دیہی علاقوں میں اس کی شہرت پھیل گئی۔

جادوگر کے کمالات، معجزات کرشموں کارناموں اور شعبدہ بازیوں کی کوئی حد نہ تھی وہ ایسے ایسے کام سرانجام دیتا کہ عقل حیران رہ جاتی جنوبی آسٹریلیا کا جادوگر دھاگے کے ذریعے اوپر چڑھ جاتا یہ دھاگہ تار عنکبوت سے بھی نازک تر ہوتا کہیں کوئی جادوگر زلزلہ لاتا کہیں کوئی لوگوں کی عمریں بڑھاتا کہیں کوئی روحوں کو بلاتا اور انہیں اپنے دوستوں سے ملاتا کہیں کسی کی زبان سے آفتابی شعاعیں پھوٹ نکلتیں کہیں کوئی سورج کو راستہ بدلنے پر مجبور کر دیتا کہیں کوئی عورت کی جنس بدل دیتا یہ خطرناک اقدام وہ اس صورت میں کرتا جب کوئی لڑکی اسے بیاہنے سے انکار کرتی یا مغرور بیوی لوٹ نہ آتی کہیں کوئی کتوں اور شکار کے جانوروں کو ہلاک کر دیتا اور مچھلیوں کو دریا سے بھگا دیتا کہیں کوئی بجلی گراتا سیلاب لاتا پیڑ اکھاڑ پھینکتا یا خلاف ازیں عمل کرتا کہیں کوئی سخت زمین پر

Marfat.com

اس انداز سے چلتا کہ قدم قدم پر زمین میں گھٹنوں تک دھنس جاتا کہیں کوئی مرمر کر جی اٹھتا کہیں کوئی محاذ جنگ پر جا کر زخم کھانے والوں کی نشاندہی کرتا کہیں کوئی مفتوحہ ارواح کی مدد سے چند لمحوں میں ساری دنیا کی سیر کر لیتا۔

جادو کا کرشمہ:

جادوگر کی طاقت غیر محدود ہوتی۔اپاچی سمجھتا کہ اسی کے جادوگروں نے دریا پہاڑ سورج اور چاند پیدا کیے۔

خلیج ہڈسن کے جادوگروں کی نسبت مشہور تھا کہ مردے کے چہرے پر پھونک مار کر اسے جلا دیتے۔ایک آدمی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے جادوگر بننا چاہا، ایک استاد نے اسے ہدایت کی کہ وہ پہلے مر جائے تبھی وہ جادوگر بن سکے گا اس نے ہدایت پر عمل کیا اور مر گیا لوگوں نے اس کی لاش پتھروں سے ڈھانپ دی اور تین دن رات وہیں زمین پر رہنے دی استاد نے اسے زندہ کیا اور جادوگر بنا دیا۔

جادوگر شکلیں بدلنے کا گر بھی جانتا صرف کالے علم والے ہی نہیں بلکہ سفید علم والے بھی ایسا کرتے صنمیات داں بتاتے ہیں کہ شکلیں بدلنے کی ابتدا خداؤں سے ہوئی چنانچہ جب رب الارباب زیوس کے فرزند ارجمند دیویانائی سس کی جان پر بنی اور تائی تین نامی بوڑھے دیوتا اسے مارنے آئے تو اس نے سانڈ بکری اور کئی مختلف جانوروں کی شکل اختیار کی اسی طرح خود چالاک زیوس شکلیں بدل بدل کر غیر عورتوں کے پاس جاتا اور ان سے جنسی رابطہ قائم کرتا وہ یونان کو ایسے خوبرو دلیر بے باک اور جری ہیرو دینا چاہتا جو خدائی اوصاف کے حامل ہوتے اسی مارے وہ حسین عورتوں کو نوازتا کسی سے وہ بادل بن کر لپٹتا کسی کے یہاں برشگال زر بن کر اُترا۔ایک جل پری سے ہم آغوش ہونے کے لیے اس نے ارطمیز دیوی کا روپ دھار لیا اور الو سیدھا کر کے چلتا بنا۔ خداؤں کی یہ روایت جادوگروں تک پہنچی۔جادوگر شکلیں بدل کر اپنا کام زیادہ خوش اسلوبی سے کر سکتے۔وہ جن جانوروں کا بھیس بدلتے ور بالعموم شیر، سانپ اور مگرمچھ کی نوع کے ہوتے کہتے ہیں کہ آدمی اور جانور آسانی ایک دوسرے کی شکل اختیار کر لیتے۔شکل بدلتے ہی جادوگروں میں

جانوروں کے اوصاف پیدا ہو جاتے اگر کوئی شیر بن جاتا تو قدرتی طور پر اس کی قوت میں اضافہ ہوتا۔ وہ بجلی کی چال دوڑ سکتا اور طوفان کی طرح حملہ آور ہوتا۔ جادوگر جس جانور کی شکل اختیار کرتا۔ اس میں اپنی روح حلول کر دیتا اور پھر وہ اس کی ہدایت کے بموجب برسرعمل ہوتی۔ بہ ظاہر جانور اور جادوگر دو مختلف انواع ہوتیں۔ لیکن فی الاصل دونوں۔ ایک ہی چیز ہوتے۔

ہر جادوگر اور عام آدمی کا کوئی نہ کوئی مددگار جانور ہوتا۔ اگر کبھی وہ آدمی یا جادوگر زخمی ہو جاتا تو فوراً اپنے جانور کی شکل اختیار کر لیتا اور دوڑ بھاگ جاتا۔ پرندہ ہوتا تو اڑ جاتا۔ کوئی آدمی اپنے مددگار جانور کو نہ کھاتا ورنہ اس کی موت یقینی ہوتی۔

لیپر آئی لینڈ کے لوگ اپنے بیمار عزیز کی کڑی نگرانی کرتے تاکہ دشمن کسی جانور، پرندے یا کیڑے مکوڑے اختیار کر کے نہ آ جائے اور بیمار کو کاٹ نہ جائے۔ وہ اس کے پاس دن رات بیٹھتے اور منتر پڑھتے۔ بعض جادوگر معاوضے پر کام کرتے اور شارک بن کر اپنی اسامی کے حریفوں کا خاتمہ کرتے۔

کالی بلی اور موت کا گھر:

ملایا کے جادوگر دھاری والے کپڑے پہن لیتے اور پھر منتر پھونک پھونک کر آدمیوں کو چیتا بنا دیتے۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ مرنے کے بعد ارواح درندوں میں حلول کر جاتیں۔ جب یہ درندے مر جاتے تو ارواح واپس اپنی جگہ پہنچ جاتیں۔

اراؤں کی جادوگرنی کالی بلی میں اپنی روح داخل کر دیتی۔ پھر یہ کالی بلی جس بیمار کے گھر جاتی وہ ہلاک ہو جاتا۔ اگرچہ اس بلی کو پکڑنا بے حد مشکل ہوتا۔ پھر بھی کبھی کبھار ہتھے چڑھ ہی جاتی۔ جب اسے مضروب کرتے تو جادوگرنی کو چوٹ لگتی۔

طمیہ کے بے رحم جادوگر راہگیروں کے لیے عذاب جال ہوتا۔ کسی کو تنہا سفر کرتے دیکھ لیتا تو اسے باتوں میں لگا لیتا اور باتوں ہی باتوں میں پوچھ لیتا کہ تنہا سفر کر رہا ہے یا پیچھے کہیں اس کے ساتھی آ رہے ہیں۔ جب تسلی کر لیتا کہ وہ تنہا ہی سفر کر رہا ہے تو جھٹ کسی پہاڑی کے پیچھے چلا جاتا اور شیر بن جاتا۔ یہ شیر مسافر کو ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد وہ اصل شکل میں آ جاتا اور اپنی راہ لگتا۔

کہیں کہیں جادوگروں کا پورے کا پورا گروہ درندوں کی شکل اختیار کر لیتا اور پھر درندوں کا یہ غول مل کر دشمنوں کا صفایا کرتا۔ سوڈان میں صوبہ سنار کے جادوگر رات کو درندہ بن جاتے اور دن کو انسان۔

نائیجیریا میں شکلیں بدلنے کے دھنے کو ایک عام چیز سمجھتے۔ دن کو دروازے کے سامنے اڑنے والا پرندہ، رات کو فضا میں تیرنے والی چمگادڑ اور شکاری کا راستہ کاٹ کر جانے والے جانور سب کے سب جادوگر ہی ہوتے۔

امریکہ کے سیاہ فام قبائل کے جادوگروں کی نسبت کہا جاتا ہے کہ جب وہ شکل بدلتے تو نظروں سے غائب ہو جاتے۔ بعض جگہوں پر جادوگرنیاں لومڑی بن کر رات کو گھروں میں چوری کرتی پھرتیں۔ لوگ بہ احتیاط بھگا دیتے۔ لیکن مارنے سے گریز کرتے وگرنہ ان کا انجام برا ہوتا۔ برازیل کے جادوگر تمباکو کا نشہ چڑھا کر جس جانور کا چاہتے بھیس بدل لیتے اور پھر جہاں چاہتے چلے جاتے۔ گھومتے پھرتے پردیس جا پہنچتے۔ وہاں انھیں جادوگروں کے سوا کئی نہ پہچان سکتا۔

بالائی ایمیزن کے جادوگر اپنے یہاں درندوں کی کھالیں خوب سنبھال کر رکھتے تا کہ کوئی انھیں چرا نہ لے۔ وہ یہی کھالیں پہن کر درندہ بن جاتے۔ پیرو کے لوگوں کا خیال تھا کہ ایسے درندوں کے پنجوں، دانتوں اور کھال میں حیرت انگیز قوت پائی جاتی ہے ان کی چربی گنٹھیا اور بعض دوسرے امراض میں اکسیر کا کام دیتی ہیں۔

جادوگر اپنے معاون جانوروں اور درندوں سے طرح طرح کے کام لیتے یہ مددگار، محاذ جنگ پر جا کر دشمن کا قلع قمع کرتے یہی جانور اور درندے مہمات سر کرتے۔ جب یہ مددگار مخلوق سرگرم عمل ہوتی تو جادوگر بے عمل ہوتے۔ اگر یہ اتفاق سے زخمی یا ہلاک ہو جاتی، تو ان کے آقا بھی زخمی یا ہلاک ہو جاتے۔ یہ مددگار مخلوق اپنے آقا کی ذات کا حصہ ہوتی۔ عام طور پر ایک جادوگر کا ایک ہی جانور یا درندہ مددگار ہوتا۔ لیکن اگر جادوگر زبردست ہوتا تو اس کے مددگار سات سات تک ہوتے۔

جادوگر کا جانوروں کی شکل بدلنا:

کیلیفورنیا کے ساحر طبیبوں کی بابت کہا جاتا کہ وہ ریچھ بن جاتے اور لطف یہ ہے کہ ریچھ مارا

Marfat.com

جاتا تو یہ واپس اپنی شکل میں آ جاتے۔

کوپر اسکیمو اپنے جادوگر کو بڑا اونچا آدمی سمجھتے، وہ اس کی مہارت کے بے حد قائل تھے۔ان کا خیال تھا کہ جادوگر نہ فقط تنہائی میں شکل بدل لیتا، بلکہ سب کے سامنے ایسا کر سکتا ہے۔اسکیمو میں جادوگروں کے شکلیں بدلنے کی متعدد کہانیاں مروج تھیں۔کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جادوگر رقص گاہ میں گیا۔وہاں وہ ریچھ کی طرح ہاتھوں اور پاؤں سے زمین پر کھڑا ہوا۔ادھر اس نے ہاتھ پاؤں زمین پر ٹکائے اور ادھر وہ ریچھ بن گیا۔اسی حالت میں وہ گھر گھر گیا جہاں بچوں کو دیکھا وہیں ان سے کہا۔''دیوار سے لگ کر کھڑے ہو جاؤ۔پھر تمھیں نہیں کھاؤں گا۔''

چکچی کا جادوگر نہ صرف خود شکل بدلتا، بلکہ حریف کی بھی شکل بدل دیتا۔اسے رینڈیر بناتا اور خود بھیڑیا بن جاتا۔پھر یہ بھیڑیا رینڈیر کا تیا پانچہ کر دیتا۔

بددعاؤں کا اثر:

جادوگر اپنی قوت ارادی سے بھی حیرت انگیز کام لیتا۔قوت ارادی اس کی ''مانا'' کا مقیاس تھی جس قدر کسی کی قوت ارادی ہوتی اسی قدر وہ بڑے بڑے کام سرانجام دیتا۔وہ حریف کا نام لے کر پتھر پھینکتا اور وہ غائبانہ طور پر اسے جا لگتا۔جس کسی کو بددعا دیتا، وہ بیمار پڑ جاتا وہ چاہتا تو دشمن کو ہلاک کر دیتا۔اسی طرح وہ گھر بیٹھے ایسے بیمار کو تندرست کر سکتا جو اس سے میلوں دور ہوتا۔

کبھی کبھی جادوگر آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو جاتے اور نقصان پہنچانے کی تدبیر کرتے۔اس کی وجہ بالعموم پیشہ ورانہ رقابت ہوتی۔جب ایک جادوگر خصوصاً طبیب کی پریکٹس بہت بڑھ جاتی تو دوسرے جادوگر حسد کرنے لگتے اور اسے معذور کرنے کی سعی کرتے تا کہ اس کا کاروبار تباہ ہو جائے ایک جادوگر کے بارے میں کہا جاتا کہ وہ اندھا ہو گیا۔اس کی بہن نے بتایا کہ اسے دوسرے ساحر طبیبوں نے اندھا کیا ہے۔

ہیدتسہ قبیلے کا جادوگر جو مقدس ریچھوں میں رہتا قوت ارادی سے خوب کام لیتا اور اہل قبیلہ کی مدد کرتا۔جب کبھی شکار کی قلت ہوتی اور بھوکوں مرنے لگتے تو وہ دل ہی دل میں کہتا گاؤں میں کوئی بھینس آ جائیں اس کے بعد گاؤں میں سچ مچ بھینس آ جاتی۔لوگ اسے مار گراتے اور کھا پی کر

بھوک مٹاتے۔

یہ لوگ جو کرنا چاہتے اس کا تصور باندھ کر بیٹھ جاتے۔ یوں ان کی قوت ارادی بہت نشوونما پاتی۔

مائیدو جادوگر کا یہ حال تھا کہ جسے ہلاک کرنا چاہتا اس پر اپنا سایہ ڈال دیتا اور پھر دریا میں جا کر نہاتا۔ پھر بدروح سے کہتا۔ ''میں چاہتا ہوں کہ فلاں شخص مر جائے۔'' اس کے بعد وہ زندہ نہ رہتا۔ ایک چالاک ساحر طبیب ایک انوکھے طریقے سے لوگوں کو الو بناتا اور اپنی چاندی کھری کرتا۔ رات کو جب وہ تمباکو پیتا تو اپنے پائپ سے کہتا۔ ''اے فلاں شخص میں چاہتا ہوں کہ تو بیمار پڑ جائے۔'' اس پر مطلوبہ شخص بیمار پڑ جاتا اور اسے اچھا کر کے دام اینٹھ لیتا۔

سالش قبیلے کا جادوگر جہاں ان گنت اوصاف کا مالک تھا وہاں اس میں ایک یہ خوبی بھی پائی جاتی کہ کھیلوں کے دوران میں جسے چاہتا فتحیاب کروا دیتا اور جسے چاہتا۔ شکست دلا دیتا۔ اس کا طریق کار یہ تھا کہ وہ کھیل کے میدان میں کسی ایسی جگہ جا بیٹھتا، جہاں سے پورا منظر نظر آتا۔ فرض کیجئے دوڑیں لگ رہی ہیں ور کسی خاص آدمی کو جتانا چاہتا ہے پس وہ جانگھیہ کا وہ مخفی نام لیتا جو صرف جادوگروں کو معلوم ہوتا اور انھی کے کام آتا اور پھر بہترین دوڑنے والے حریف کے جانگھیوں پر اپنی پوری قوت مرتکز کر دیتا۔ اب حریف سست رفتار ہو جاتا اور مطلوبہ آدمی آگے نکل جاتا۔

جادوگر کا ساز و سامان اور لباس بھی اس کی شخصیت کی عکاسی کرتا وہ لوگوں کو مرعوب و متاثر کرنے کے لیے جانے کیا کیا پہنتا، اور الا بلا اپنے پاس رکھتا۔ ہم چاہیں تو ایک ہلکی سی جھلک اپنے یہاں کے کسی عرس میں دیکھ سکتے ہیں جہاں قسم قسم کے فقیر ملنگ اور قلندر آتے ہیں۔ ہر ایک اپنی ہئیت کذائی میں انفرادیت پیدا کرنے کی سعی کرتا ہے۔ کوئی سفید پوش ہے۔ کوئی سیاہ پوش کوئی نیلی پوش، کوئی سرخ پوش۔ کسی کی گدڑی میں سینکڑوں پیوند ہیں۔ کوئی صرف چار انگل کے لنگوٹ پر نازاں ہے۔ کسی نے لوہے کے کڑے، لوہے کی ہتھکڑیاں اور بیڑیاں پہن رکھی ہیں۔ کسی کے پاؤں میں بھاری گھنگرو بندے ہیں۔ کسی کا بدن راکھ سے آلودہ ہے۔ جادوگر بھی یہی کچھ کرتے۔

Marfat.com

جادو کی چھڑی:

وکٹوریہ میں ایک خوفناک جادوگرنی رہتی جو ''سفید خاتون'' کہلاتی ۔لوگ اس سے یوں ڈرتے جیسے قہر مجسم ہو۔وہ جس شے کو ایک نظر دیکھتی فوراً اس کی نذر کی دی جاتی ۔اس کے پاس لال روغن کی ایک لاٹھی تھی جو اسے ارواح نے پیش کی تھی ۔جب کبھی وہ سحری عمل کی غرض سے کہیں جاتی تو لاٹھی کو اس کے آگے آگے لے جاتے ۔مقام مقصود پر پہنچ کر اسے ایک طرف چھپا دیتے یہ لاٹھی اتنی متبرک بتائی جاتی کہ عام لوگ اس کی دید کے قابل نہ قرار پاتے ۔وہ کنگرو کی دم بھی پہنے رہتی ۔ یہ کنگرو اس نے اس وقت مارا جب وہ چاند کے کے سفر کو نکلی تھی ۔اگر چہ لوگ اس کے ماہتابی سفر کو شک کی نظر سے دیکھتے اور جانتے کہ کنگرو کی دم اسے اہل قبیلہ میں سے کسی نہ دی ہے تاہم اس کے سامنے کوئی دم نہ مارتا۔چاندنی رات میں وہ باہر نکل جاتی اور سانپوں سے تھیلا بھر لاتی انھیں وہ حرافہ ارواح کے سانپ بتاتی ۔کسی میں ہمت نہ تھی کہ ان کے قریب پھٹکتا یا انھیں ایک نظر دیکھتا۔

ایک ساحر طبیب کے پاس بہت بڑا ہیرا تھا۔اس میں سحری تاثیر تھی اور طبیب کا دعویٰ تھا کہ وہ اس میں سے دور بیٹھے ہوئے آدمی کو دیکھ سکتا ہے ۔اسکے پاس ایک اور قیمتی پتھر بھی تھا۔وہ اس سے بجلی کی مانند حریفوں کو ہلاک کرتا۔ان کے علاوہ اس کے پاس ہڈیاں بھی رہتیں ۔یوں وہ اپنے آپ کو عجیب وغریب اور غیر معمولی انسان بنالیتا۔وہ اپنے ہر کام اور اپنی ہر بات میں انوکھا پن ظاہر کرتا۔ایک جادوگر اپنی شخصیت میں یوں جاذبیت پیدا کرتا کہ بائیں کان میں چوزوں کے پر لٹکائے رہتا۔وہ برنجی بازو بند بھی پہنتا۔سر کے گرد منکوں کے دھاگے لپیٹے رہتا۔یہ دھاگے ٹیلیفون کے تار کا کام دیتے ۔وہ ان کے ذریعے ارواح سے بات چیت کرتا۔علاوہ ازیں ارواح کو بلانے کے لیے وہ ہاتھوں سے گھنٹیاں باندھے رکھتا۔

کوئی جادوگر لحظہ بھر کے لیے بھی اپنے ساز وسامان سے غافل نہ رہتا۔وہ اپنی کوئی چیز ضائع نہ ہونے دیتا۔اس کے بغیر اس کا دھندا ہی نہ چل سکتا۔یہ ساز وسامان اسے باپ یا بھائی سے ورثتاً ملتا۔اگر امتداد زمانہ سے کوئی چیز ٹوٹ پھوٹ یا گھس کرنا کارہ ہو جاتی ،تو یہ چیز اسے کسی دوسرے جادوگر سے حاصل کرنا پڑتی ساز وسامان ہی کا تو سارا کھیل تھا۔اس کی گمشدگی سے جادوگر کا ارواح

Marfat.com

سے رشتہ منقطع ہو جاتا اور پھر کوئی شخص اس سے مشورہ نہ کرتا۔

باتھونگا کے جادوگر کے ساز وسامان کی تفصیل یہ ہے۔

بالوں میں گندھا ہوا برنجی ہار۔ چند چھلے۔ ایک ہار جس میں چھ پنس کا سکہ پرویا ہوتا۔ یہ چیزیں اسے باپ سے ترکے میں ملتیں۔

گلے میں بکری کی کھال کا ایک ٹکڑا۔ بکری کو اس کے باپ کی وفات پر قربان کیا گیا ہوتا۔ یوں باپ کی مخفی قوت اس کے قبضے میں آ جاتی۔ سر پر چیتے کے دو پنجے ہوتے جو چڑیلیں پکڑنے کے کام آتے۔ بڑھی ہوئی لٹوں میں اُلجھے ہوئے دو بکریوں کے خالی مثانے جو اس بات کی علامت تھے کہ اس نے مریضوں کو شفا بخشی اور انعام میں بکریاں پائی ہیں۔

گلے میں مگرمچھ کے دو دانت، سنکھ اور دو ائیں پڑی رہتیں۔

بدن پر اژدھے کی کھالیں۔

اگر وہ پورے ساز وسامان کے ساتھ لدا پھندا ہمارے روبرو آئے تو ضرور مضحکہ خیز معلوم ہو لیکن عجب نہیں کہ بچے اسے دیکھ کر ڈر جائیں۔ اپنے عدہ میں اس کا یہ حلیہ نہایت ڈراؤنا تھا۔ لوگ اسے دیکھ کر سہم جاتے۔ جادوگر کے لیے یہ ساز وسامان ضروری سمجھا جاتا۔ اسی میں اس کی قوت کا راز تھا اس کے بغیر وہ شمہ بھر بھی قابل توجہ نہ سمجھا جاتا۔ اگر کوئی جادوگر اپنے ساز وسامان کے بغیر ہی کہیں جاتا تو لوگ اسے مار بھگاتے۔ وہ حسب روایت اپنے پاس نہ صرف محیر العقول چیزیں رکھتا، بلکہ بدن کے ننگے حصوں پر طرح طرح کے پلاسٹر اور رنگ ملتا۔ یہ عجیب الخلقت انسان احمقانہ حرکات سے لوگوں کو زیر کرتا۔

سائبیریا کا ''شمن'' روزمرہ کی زندگی میں دوسرے لوگوں سے چنداں مختلف نظر نہ آتا۔ البتہ سحری عمل کے وقت وہ اپنا مخصوص لباس زیب تن کرتا۔ وہ ایسے میں لبادہ، مصنوعی چہرہ اور ٹوپی پہنتا۔ سینے پر لوہے یا تانبے کا طباق باندھتا۔ اس کے آلات سحری میں ڈھولک کو خاص اہمیت حاصل ہوتی۔ بعض کے پاس طنبورہ ہوتا۔ اس کے ذریعے ارواح کو بیدار کیا اور پکارا جاتا۔ اسی کی وساطت سے وہ ہوا میں تیرتا اور دوسرے دنیا میں جا پہنچتا۔ جب ''شمن'' موزوں لباس نہ پہنتا، اور

Marfat.com

ڈھولک نہ بجاتا ارواح اس سے رجوع نہ کرتیں۔ ''دشمن'' کے سوا دوسرا کوئی شخص اس لباس اور ساز و سامان سے فائدہ نہ اُٹھا سکتا۔

کائنا کے جادوگر کے ساز و سامان میں ایک بنچ شامل تھی جو بیٹھنے کے کام آتی۔ علاوہ ازیں اس کے پاس تنز گاڑی، گڑیا اور بلور کے چند ٹکڑے ہوتے جب یہ اشیاء زیر استعمال نہ ہوتیں تو ایک محفوظ جگہ پر بہ احتیاط رکھ دی جاتیں۔ یہ جگہ کے لیے ٹیبو ہوت۔ جو کوئی اس کی بے حرمتی کرتا بدبختی کو دعوت دیتا۔

ایک علاقے میں زردریچھ نایاب تھا۔ لوگ بے حد قدر کرتے۔ کیونکہ اس میں شفا کی قوت پائی جاتی۔ چنانچہ یہاں کے جادوگروں کا قاعدہ تھا کہ جب کسی کا علاج معالجہ کرتے تو ریچھ کی کھال پہن لیتے۔ ریچھ کے سر میں اپنا سر چھپا لیتے۔ اس کے پنجے اپنی کلائیوں اور اپنے ٹخنوں سے باندھ لیتے۔

جادوگر بال نہ تراشتا:

ہائیدہ کا ''دشمن'' کبھی بال نہ تراشتا۔ نہ انھیں کبھی صاف کرتا۔ جٹائیں لیے پھرتا اس کے پاس ایک تختہ ہوتا جس پر وہ ڈنڈے مارتا اور تال قائم رکھتا۔ اگرچہ جادوگر کے ساز و سامان میں مصنوعی چہرے۔ بڑی اہمیت رکھتے لیکن ہائیدہ کا ''دشمن'' مصنوعی چہر نہ لگاتا۔ خلاف ازیں تنکت کا جادوگر اپنے پاس کئی کئی مصنوعی چہرے رکھتا۔ ہر چہرے پر ایک بڑی اور ایک چھوٹی شبیہ ہوتی۔ بڑی شبیہہ اس کی مددگار روح عظمیٰ کی اور چھوٹی روح صغریٰ کی۔ ارواح اس کی قوت باصرہ اور قوت شامہ کو تیز کرتیں۔ نیز اس کے جبڑوں کو مضبوط کر دیتیں

جادوگر کو نجی عمل میں تو صرف دو چار آدمیوں سے پالا پڑتا۔ لیکن جب پورے قبیلے کی خاطر کوئی عمل کرتا تو سب لوگ تماشائیوں میں شامل ہوتے۔ وہ خود بھی وجد اور سرمستی کی کیفیت طاری کر لیتا اسی حالت میں روحوں سے ہمکلام ہوتا اور ان سے ہدایات پا لیتا۔ ایسے میں اس کا باطن جاگ اُٹھتا اور سحری قوت کام کرنے لگی۔ تماشائی دم بخود ہو جاتے کسی کی مجال نہ ہوتی کہ اس کی حرکت پر نکتہ چینی کرے۔ جادوگر اور تماشائی ہم خیال، ہم مسلک اور ہم عقیدہ واقع ہوئے تھے۔

Marfat.com

اس سے ایک خاص ذہنی فضا پیدا ہوتی۔ جادوگر اپنے معتقدین کے ذہن مطیع کر لیتا۔ وہ ہپناٹزم کا طریقہ برتتا۔ تماشائی اپنی راسخ الاعتقادی کی وجہ سے اس کا اثر بلا تکلف قبول کر لیتے۔ اس کی ہر بیہودگی اور فریب کاری کو جادو کا عظیم کارنامہ قرار دیتے۔

جادوگروں کے ٹولے میں اہل بصیرت بھی شامل ہوتے۔ یہ منجم، کاہن غیب دان اور رمال ہوتے۔ انھی کو ہم قیافہ شناس بھی کہہ سکتے ہیں۔ انہیں شاعر بھی کہہ سکتے ہیں۔ ان میں شاعر بھی ہوتے۔ یہ پہلے سے مستقبل کی بابت خبردار کرتے پیش گوئی ان کا شیوہ ہوتا اور یہ اجتماعی رسوم و تقریبات کے لیے گیت تخلیق کرتے۔ آتما دیس کی سیر کرتے۔ وہاں سے یہ تخلیقی صلاحت لے کر آتے۔ نغمہ گوئی اور رقص کا فن وہیں جا کر سیکھتے۔ بعدہ ارواح سے باقاعدہ رابطہ قائم رکھتے۔

نیو برٹن میں جادوگر سفید کپڑا پہن کر ارواح کو بلانے آتے، ارواح سفید کپڑوں کو بہت پسند کرتیں اور جادوگروں کے کہنے پر آ جائیں۔

جادوگر اور ارواح خبیثہ:

ایک قبیلے کے جادوگر ارواح کو بلانے کے لیے پتوں کا جھونپڑا تیار کرتے اس میں چھوٹا سا دہانہ رکھتے۔ جادوگر رینگ رینگ کر اس میں داخل ہوتا مطلوبہ عمل رات کے وقت کیا جاتا وہ اپنے گروہ سمیت جھونپڑے پر آ جاتا۔ منتر پڑھتا اس کا گروہ ساتھ ساتھ منتر دہراتا۔ اسطرح کئی منتر گائے جاتے۔ وقتاً فوقتاً اندر سے کوئی جھونپڑے کو ہلاتا۔ لوگ سمجھتے کہ اس میں جادوگر کی غلام ارواح آ گئی ہیں۔

کچھ جادوگر جسمانی کمال کے ذریعے لوگوں سے اپنا سکہ منواتے ایک جادوگر زمین پر چت لیٹ جاتا۔ اس کا ساتھی چھاتی پر بہت بڑا پتھر رکھ دیتا اور کوٹنے لگتا۔ اس کی اس ہمت کو لوگ اس کی سحری طاقت پر دال کرتے۔ ایک جادوگر زبان کاٹ کر منہ سے خون خارج کرتا، اور پھر چپ چاپ بعض دواؤں کے ذریعے ایک دم زخم اچھا کر لیتا۔ خون فوراً بند ہو جاتا۔

ایک اور تماشے میں جادوگر اپنے معمول کا سر کاٹ لیتا اور لوگوں کو دکھاتا۔ وہ آدمی دھڑ کو سہارا دیتے اور زور زور سے پنکھا جھلتے تاکہ اس پر مکھیاں نہ بیٹھ جائیں۔ اگر اتفاق سے مکھیاں بیٹھ

Marfat.com

جاتیں تو پھر نہ اس دھڑ پر سر لگتا اور نہ اس میں جان پڑتی۔ مکھیاں جادو کا سارا اثر زائل کر دیتیں۔

کہیں کوئی شعبدہ باز کیل کانٹے اور چھوٹے چھوٹے تیر حلق میں اتار لیتا۔ کبھی کبھی کوئی تیر بری طرح اندر لگ جاتا اور شعبدہ باز جان گنوا بیٹھتا۔ کبھی کوئی تماشا گر پوری قوت سے کسی شخص کو تیر مارتا۔ لیکن تیر اسے چھو کر ہوا میں اڑ جاتا۔ کہیں کوئی ہاتھوں پر سرسوں جماتا۔ کہیں کوئی انگارے نگل لیتا۔

اسکیمو جادوگر اڑ کر دور دیس چلا جاتا۔ وہ چاند، سورج اور پاتال کی بھی سیر کر آتا۔ یہ تماشا شام کو ہوتا۔ لوگوں کو پہلے سے مطلع کرایا جاتا۔ وہ بروقت مقررہ جگہ پر جمع ہو جاتے۔ سب ملک کر ''دشمن'' کو اس طرح باندھ دیتے کہ وہ حرکت نہ کر سکتا۔ پھر روشنیاں گل کر دی جاتیں اور ''دشمن'' منتر گانے لگتا۔ جن میں وہ ظاہر کرتا کہ وہ تنکے کی طرح سبک ہو گیا ہے۔ لوگ عجیب و غریب شور سنتے۔ ''دشمن'' رسی سے بندھا ہوا پتھر زور زور سے گھماتا، یہ شور اسی سے پیدا ہوتا۔ سب لوگ آنکھیں بند کیے رہتے۔ اگر کوئی شخص غلطی سے آنکھیں کھولتا تو اس زن سے پتھر آ لگتا اور وہ ہلاک ہو جاتا۔ پھر جادوگر کی آواز سنائی دیت۔ وہ بتاتا کہ وہ تماشائیوں کے سروں پر گھوم رہا ہے کبھی کسی درخت کی پھننگ پر۔ بالآخر اس کی آواز معدوم ہو جاتی۔ سفر تمام ہوتا۔ جادوگر اپنی مراجعت کی خبر دیتا۔ لوگ آنکھیں کھولتے، روشنی کرتے۔

رچرڈ جانسن اور شعبدہ بازی:

۱۵۵۶ء میں رچرڈ جانسن نے چانسلر کی مہم میں بطور رکن شرکت کی اور ایک ''دشمن'' کی شعبدہ بازی دیکھی جس کا ذکر ڈاکٹر ہٹن وپسٹر کے یہاں ہمیں ملتا ہے۔ ''دشمن'' نے تلوار لی اور آدمی پیٹ میں اتار دی۔ نہ زخم ہوا اور نہ لہو کی ایک بوند ٹپکی۔ پھر اس نے تلوار نکال کر گرم کی اور ناف کے راستے داخل کی تلوار نکال کر گرم کی اور ناف کے راستے داخل کی۔ تلوار کی نوک دوسری طرف سے باہر نکل آئی۔ اس پر بھی کچھ نہ ہوا اور وہ تلوار نکال کر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ اسی طرح ضلع کولیما میں ایک انسانیات دان کو ایک مداری سے ملنے کا اتفاق ہوا جو بڑے مشکل مشکل کام کر دکھاتا وہ چھڑی نگل لیتا۔ انگارے اور کانچ کے ٹکڑے کھا جاتا۔ منہ میں سے سکے نکال کر دکھاتا اور ایک ہی وقت

Marfat.com

میں کئی کئی جگہ پہنچ جاتا۔ اگر چہ وہ بڑا ہنر مند تھا۔ تاہم اس کی اتنی قدر نہ ہوتی۔ اس کے مقابلے میں ایک بڑھیا کی بڑی آؤ بھگت ہوتی حالانکہ وہ اس سے کہیں کم ہنر مند تھی۔

جادوگروں میں پیشہ ورانہ رقابت کا جذبہ بھی خوب پروان چڑھتا اور وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی سعی کرتے رہتے۔ اس ضمن میں سرعام مظاہرے اور مقابلے کرتے۔ کبھی کبھی یہ مظاہرے اور مقابلے دوستانہ ماحول میں ہوتے اور کبھی کبھی تلخی پیدا ہو جاتی۔ ایسے میں ہاتھا پائی تک نوبت آ جاتی۔ بعض اوقات میلہ لگ جاتا اور کئی کئی جادوگر کمال فن دکھاتے یونان میں قبائل کا اجتماع ہوتا جس میں قبیلے قبیلے کے جادوگر آتے اور مقابلوں میں حصہ لیتے۔ ہر ایک یہی کوشش کرتا کہ دوسروں کو نیچا دکھائے ہر جادوگر پوری شدت سے اپنی ''مانا'' کو کام میں لاتا اور اپنی ارواح کو مدد پر بلاتا۔

کبھی کبھی کوئی جادوگر اپنے حریف کی روح کو نبرد آزمائی کی غرض سے اپنے یہاں بلاتا۔ دونوں میں لڑائی شروع ہوتی۔ جھونپڑا لرزنے لگتا۔ یوں محسوس ہوتا جیسے آندھی کی وجہ سے کوئی پیڑ جھوم رہا ہو۔ باہر تماشائیوں کا ہجوم ہوتا پھر کسی کے کراہنے اور رونے کی آوازیں آتیں۔ دونوں میں سے ایک کی روح بری طرح زخمی ہو چکی ہوتی اور اس کی شمع زندگی گل ہونے لگتی۔

کبھی کبھی جادوگر اپنے اپنے طلسم کے زور سے ایک دوسرے کو ہلاک کرنے اور اپنی برتری جتانے کے مقابلے پر اُتر آتے۔

الاسکا میں جادوگروں کو میلہ لگتا۔ بڑے بڑے نامور اور ہوشیار جادوگر اکٹھے ہوتے اور اپنے اپنے جوہر دکھاتے۔ اسی میلے میں نئی پود کے جوہر قابل کو شاگرد بنایا جاتا اور ایسے جادوگروں کو پیشے سے خارج کرنے کا فیصلہ کیا جاتا جو ناکارہ ہو چکے ہوتے۔ یہ میلہ محض جادوگری کے مظاہروں کی خاطر منعقد نہ ہوتا بلکہ یہاں پیشے کے تحفظ اور فروغ کی تدابیر بھی زیر غور اور زیر عمل آتیں۔ اس میلے کو ایک اعتبار سے تبلیغی حیثیت حاصل تھی۔ یہاں آ کر لوگ جادوگروں کے کمالات دیکھتے اور ان کی عظمت کے قائل ہوتے۔ علاوہ ازیں یہاں معالجاتی کرشمے بھی دکھائے جاتے۔ بڑے بڑے پیچیدہ اور مزمنہ امراض کا علاج کیا جاتا۔ یہ میلہ عوامی مفاد اور تفریح کی چیز تھا۔

Marfat.com

انسان سوزی

پتلے جلانے کا دستور اور بت پرستی:

اب یہ ثابت کرنا باقی رہتا ہے کہ آتشی تیوہاروں میں پتلے جلانے کا مطلب کیا ہے؟ اوپر جو کچھ تحقیق ہوا ہے اس کے پیش نظر اس سوال کا جواب بالکل واضح ہے چونکہ ان تہواروں پر آگ ئیں روشن کرنے کا ایک عام مبینہ مقصد جادوگرنیوں کو جلانا ہے اور چونکہ ان میں جلائے جانے والے پتلے کو کبھی کبھی جادوگرنی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے لہٰذا اقدرتی طور پر یہ مستنبط ہوتا ہے کہ ان موقعوں پر جتنے بھی پتلے جلائے جاتے ہیں وہ سب کے سب جادوگرنیوں یا جادوگروں کی شبیہوں کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کے جلانے کا رواج خود بداعمال مردوں اور عورتوں کو زندہ جلانے کے دستور کا محض ایک بدل ہے کیونکہ مثلی یا صوری سحر کے اصول پر کسی جادوگرنی کی شبیہہ کا جلانا عملاً خود اس جادوگرنی کو ہلاک کرنا ہے بہ حیثیت مجموعی آتشی تہواروں پر بھس بھرے یا دول کے پتلوں کے نذر آتش کرنے کے دستور کی یہی توجیہہ سب سے زیادہ صحت ہے۔

لیکن ہوسکتا ہے کہ یہ توجیہ تمام صورتوں پر منطبق نہ ہوتی ہو اور کچھ صورتیں ایسی بھی نکلیں جو کسی اور تفہیم کی گنجائش رکھتی ہوں بلکہ مقتضی ہوں جیسا کہ میں پہلے رائے پیش کر چکا ہوں اس طرح جو پتلے نذر آتش کیے جاتے ہیں انہیں موت کی ان میں مورتی کا آگ میں سے گزارا جانا اگر محض تطہیری عمل نہیں تو شمسی افسوں ضرور ہے اس دیوتا کا مارا جانا ایک علیحدہ فعل ہے اور اسے مارنے کا طریقہ یعنی اسے غرقاب کرنا غالباً ایک بارشی جادو ہے لیکن لوگوں نے اس کے تپائے جانے اور مارے جانے کے درمیان کسی حد فاصل کو ضروری نہیں سمجھا اور مختلف وجوہ کی بناء پر جو پہلے ہی پیش کیے جا چکے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ نباتات کے دیوتا کو آگ پر تپانا فائدہ مند ہے اور اس کا مارنا بھی لہٰذا وہ اس کو جلا ڈالتے ہیں تا کہ بہ یک کرشمہ دونوں فائدے حاصل ہو جائیں۔

Marfat.com

آدمیوں اور جانوروں کوجلانے کا دستور:

آتشی تہواروں سے متعلق یورپ کی عوامی رسموں کی کچھ خصوصیات ایسی ہیں جوانسانی قربانی کے کسی قدیم رواج کی طرف اشارہ کرتی ہیں جیسا کہ ہم دیکھ آئے ہیں یہ باور کرنے کے وجوہ موجود ہیں کہ یورپ میں بسااوقات جیتے جاگتے آدمی درختوں اور غلے کی روحوں کا حصہ ادا کرتے رہے ہیں اوراس روپ میں مارے گئے ہیں لہٰذا کوئی وجہ نہیں جووہ جلائے نہ گئے ہوں جب کہ اس صورت سے انہیں قتل کرنے میں خاص فائدے نظر آتے ہوں۔ بات دراصل یہ ہے کہ وحشی کے اندازوں میں آدمی کی تکلیف کسی شمار میں نہیں آتی۔ اب زیر بحث آتشی تہواروں میں آدمیوں کو جلانے کا سوانگ بعض وقت اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ اسے کسی ایسے دستور کی نرم شدہ صورت قرار دینا بے جانہ ہوگا جس کے بموجب کسی زمانے میں آدمیوں کو واقعی زندہ جلا دیا جاتا تھا چنانچہ جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں آخن بروشیا میں وہ شخص جو مٹر کی پوال میں لپٹا ہوتا ہے کچھ اس مہارت سے اپنا حصہ ادا کرتا ہے کہ بچے سچ مچ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اسے جلایا جارہا ہے نارمنڈی میں زومیز کے مقام پر ہری بھری ٹہنیوں میں لپٹے ہوئے ایک شخص کا جو سبز بھیڑیا کہلاتا تھا اس کے ساتھی پیچھا کرتے اور جب وہ اسے پکڑ لیتے تو گرمائی تہوار کے الاؤ میں جھونکنے کا ڈھونگ کرتے۔ اسی طرح اس کا چستان میں بیلٹین کے تہوار پر موختنی قربانی کا حصہ ادا کرنے والے کو پکڑ کر آگ میں جھونکنے کا ڈھونگ کیا جاتا تھا اوراس کے بعد کچھ دیر تک لوگ اس کا ذکر اس طرح کرتے جیسے وہ واقعی مر گیا ہو۔ اس کے علاوہ شمالی اسکاچستان کے شب اولیا والے آتشی تہوار میں ایک لڑکے کو آگ کے بالکل قریب لٹا کر دوسرے لڑکوں کو اس پر سے کدوانے کی رسم میں انسان سوزی کے ایسے ہی تہوار کا سراغ ملتا ہے ایکس والا وہ مصنوعی بادشاہ جس کا عہد حکومت سال بھر رہتا اور جو گرمائی الاؤ کے گرد رقص کی رسم افتتاح ادا کرتا شاید زمانہ قدیم میں خود اس آگ کا ایندھن بن جایا کرتا تھا۔ جسے بعد کو وہ صرف روشن کرنے لگا تھا۔ غالباً مان ہارٹ کی یہ رائے درست ہے کہ حسب ذیل رسموں میں نباتی روح کے کسی برگ پوش نمائندے کو زندہ جلانے کے ایک قدیم دستور کے نقش ملتے ہیں آسٹریا میں ول فیک کے مقام پر گرمائی تہوار کے دن ایک لڑکا سرو کی ہری بھری ڈالیوں میں لپٹا الاؤ کے

Marfat.com

لئے لکڑی جمع کرتا گھر گھر جاتا ہے جس کے ساتھ ایک شیطانی لشکر غل مچاتا چلتا ہے وہ لکڑی وصول کرتا یہ گاتا جاتا ہے۔

''مجھ کو چاہئیں جنگل کے پیڑ
مجھ کو پھٹا ہوا دودھ نہ دو
مجھ کو دو منے انگور دجو
اس طرح مرد جنگل خوش رہ سکتا ہے

بویریا کے بعض علاقوں میں بھی وہ لڑکے جو ایندھن اکٹھا کرتے گھر گھر پہنچتے ہیں اپنی ٹولی میں سے کسی ایک کو سر سے پاؤں تک سرو کی ہری بھری ڈالیوں میں لپیٹ دیتے اور اس کو ایک رسی سے کھینچتے ہوئے گاؤں کا گشت لگاتے ہیں وٹمبرگ میں موشائم کے مقام پر بوحنا والا آگ تہوار عموماً چودہ دن جاری رہتا اور انقلاب صیفی کے بعد دوسرے اتوار کو ختم ہوتا تہوار کے اس آخری دن الاؤ کو بچوں کی تحویل میں چھوڑ دیا جاتا اور بڑے بوڑھے سب ایک بن میں چلے جاتے یہاں ایک نوجوان کو پتوں اور ڈالیوں میں لپیٹ دیا جاتا ہے جو اپنے اس بھیس میں الاؤ پر پہنچتا اس میں سے آگ نکال کر آس پاس بکھیرتا اور اسے روند روند کر بجھا دیتا۔ حاضرین سب اسے دیکھتے ہی فرار ہو جاتے۔

لیکن اس سلسلے میں ہمارے لیے کچھ اور آگے بڑھنے کی گنجائش ہے ان موقعوں پر جو انسانی قربانیاں کی جاتی تھیں ان میں سب سے واضح نقش جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں یہ بیلٹین والی ان آتشی رسموں میں باقی رہ گئے تھے جو تقریباً سو سال پہلے اس کاچستان کے پہاڑی علاقوں یعنی کیلٹی نسل کے لوگوں میں ادا کی جاتی تھیں یہ لوگ چونکہ یورپ کے ایک ایسے دور دراز گوشے میں آباد تھے جہاں تک بیرونی اثرات کی رسائی نہیں ہو سکتی تھی اس لیے اس وقت تک ان کے ہاں مغربی یورپ کی دوسری قوموں کے مقابلے میں قدیم باطل پرستی کے نقش سب سے زیادہ محفوظ رہ گئے تھے یہ چیز بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ قصعی شہادت کی روشنی میں کیلٹوں کے ہاں آدمیوں کو باضابطہ قربانیوں کے طور پر جلانے کے دستور کا سراغ ملتا ہے ان قربانیوں کی سب سے قدیم کیفیت وہ ہے جو جولیس

Marfat.com

سیزر قلم بند کر گیا ہے گل کی آزاد کیلٹی ریاست کے فاتح کی حیثیت سے سیزر کو کیلٹوں کے قومی مذہب اور طرز معاشرت کا بہ غور مشاہدہ کرنے کا کافی موقعہ ملا جب کہ یہ ہنوز تازہ اور خالص تھے اور ہنوز ان پر رومی تہذیب کی چھاپ نہیں پڑی تھی معلوم ہوتا ہے کہ سیزر نے اپنے اشارات کے ساتھ اپنی یادداشت میں پوسی ڈونیس نام کے ایک مہم جو کے مشاہدات بھی شامل کر لیے تھے جس نے رود بار انگلستان پر سیزر کی چڑھائی سے پچاس برس پہلے گال کی سیاحت کی تھی یونانی جغرافیہ دان اسٹرابو اور مورخ ڈایوڈورس دونوں نے کیلئی قربانیوں کا جو حال قلم بند کیا ہے وہ الگ الگ پوسی ڈیونیس کے مشاہدات اور سیزر کی قلم بند کردہ تفصیل سے ماخوذ ہے اور ان تینوں اخذ کردہ بیانات میں سے ہر ایک میں کچھ ایسی تفصیلات ملتی ہیں جن سے باقی دو بیانات معرا ہیں۔ لہٰذا ان کو یک جا کر کے ہم کسی قدر صحت کے ساتھ پوسی ڈونیس کا اصل بیان مرتب کر سکتے ہیں اور دوسری صدی قبل مسیح میں گال کے کیلٹوں کے ہاں بہ طور قربانی جو انسان سوزی ہوتی تھی اس کا ایک نقشہ کھینچ سکتے ہیں۔ چنانچہ اجمالی طور پر اس دستور کی اہم خصوصیات کچھ یوں تھیں کیلٹ کشتنی مجرموں کو اس بڑی عید پر قربان کرنے کی غرض سے محفوظ رکھتے تھے جو ہر پانچویں سال منائی جاتی۔ لوگوں کے عقیدت کی رو سے قربانی کے ایسے انسانوں کی تعداد جتنی زیادہ ہوتی اتنی ہی زمین زرخیز ہوتی۔ اگر مجرموں کی تعداد کافی نہ ہوتی تو ان کی کمی پوری کرنے کے لئے اسیران جنگ کو قربان کیا جاتا۔ جب عید تو قربانی کی رسم ڈروڈ یا مذہبی پیشوا انجام دیتے۔ ان میں بعض تیروں کا نشانہ بنایا جاتا، بعض کے جسموں میں میخیں ٹھونک جاتیں اور بعض کو حسب ذیل طریقے سے زندہ جلا دیا جاتا۔ مٹی بید یا لکڑی اور گھاس کے کچھ دیو قامت بت تیار کیے جاتے ان میں زندہ آدمی، گائیں، بھینسیں اور دوسرے جانور بھر دیئے جاتے پھر ان بتوں کو آگ لگا دی جاتی جو مع ان آدمیوں اور جانوروں کے جل کر خاک ہو جاتے۔

جادوگروں کے تہوار:

یہ تھی ان بڑی عیدوں کی کیفیت جو ہر پانچویں سال منائی جاتی تھیں۔ لیکن ان پنج سالہ تہواروں کے علاوہ جو اس قدر زبردست پیمانے پر منائے جاتے تھے اور جن میں بہ ظاہر آدمیوں کی

ایک کثیر تعداد ماری جاتی یہ قیاس کرنا بے جانہ ہوگا کہ اسی قسم کی رسمیں نسبتاً چھوٹے پیمانے پر ہر سال ادا کی جاتی تھیں اور انہیں سالانہ رسموں سے سب نہیں تو کم از کم ان چند ایک آتشی تہواروں کا سلسلہ ملتا ہے جو سال بہ سال آج تک یورپ کے بہت سے حصوں میں منائے جاتے ہیں اور جن میں انسانی قربانی کے نقوش باقی رہ گئے ہیں۔ ڈروڈ بید کے کام کے یا گھاس سے ڈھکے ہوئے پتوں میں قربانی آدمیوں کو بند کیا کرتے تھے۔ اس سے پتوں کے اس ڈھانچے کی طرح ہمارا ذہن منتقل ہو جاتا ہے جو اب بھی شجری روح کے انسانی مظہم پر ڈھانکا جاتا ہے لہٰذا اس امر کے پیش نظر کہ بظاہر زمین ثمروری ان قربانیوں کے کما حقہ انجام پانے پر منحصر سمجھی جاتی تھیں مان ہارٹ نے بید اور گھاس کا خول پہننے والے قربانی کے کیلٹی آدمیوں کو شجری یا نباتی روح کے انسانی نمائندوں سے تعبیر کیا تھا۔

کچھ عرصہ پیشتر تک ڈروڈوں کے ان بید والے پیکر بتوں کی نمائندہ صورتیں جدید یورپ کے بہاری اور گرمائی تہواروں میں موجود تھیں۔ ڈوے میں کم از کم انیسویں صدی کے اوائل تک ہر سال سات جولائی سے قریب ترین اتوار کو ایک جلوس نکلا کرتا تھا۔ اس جلوس کی اہم چیز ایک دیو قامت پتلا موسوم بہ ''دیو'' تھا۔ جسے کچھ آدمی جو اس کے اندر بند ہوتے چرخوں اور رسی کے ذریعے چلاتے ہوئے گلی کوچوں میں لے جاتے۔ یہ پتلا ایک نائٹ کی طرح نیزے، تلوار، خود اور سپر سے لیس ہوتا اس کے پیچھے پیچھے اس کی بیوی اور تین بچے چلتے جو اسی طرح چھوٹے پیمانے پر بید سے تیار کیے جاتے۔ ڈنکرک میں دیوؤں کا جلوس گرمائی تہوار کے دن، یعنی 24 جون کو نکلا کرتا تھا اس جلوس کو دیکھنے کے لئے جو ڈنکرک کا تماشا کہلاتا تھا بے شمار آدمی پہنچتے تھے اس کا دیو بید کے کام کے ایک عظیم الجثہ پتلے پر مشتعل ہوتا تھا جس کا قد بعض وقت 45 فٹ لمبا ہوتا اس پر سنہری پٹیوں کی ایک لمبی عبا اڑھادی جاتی یہ اس کے پاؤں تک لٹکتی رہتی اور کوئی ایک درجن یا اس سے زائد آدمیوں کو اپنے اندر چھپا لیتی جو اسے نچاتے اور اس کا سر تماشائیوں کی طرف جھکاتے جاتے۔ یہ دیو پیکر پتلا پاپاریوس کے نام سے موسوم تھا اس کی جیب میں اہل براب ذنگ ناگ سوفٹ کے سفرنامہ کلیور میں دیوؤں کا ایک خیالی ملک جس میں انسان ایک نہایت حقیر و تنک مایہ مخلوق نظر آتا ہے کی

Marfat.com

جسامت کا ایک شیر خوار بچہ بھی کلبلاتا رہتا تھا عقب میں دیو کی لڑکی ہوتی جو اپنے ماں باپ کی طرح بید سے بن کر تیار کی جاتی اور اس سے قدرے چھوٹی ہوتی برے بان اور فلینڈوز میں بیشتر قصبوں بلکہ گاؤں تک کے بھی اس قسم کے اپنے اپنے دیوا لگ ہوتے تھے۔انہیں عوام کی تفریح کے لئے ہر سال نکالا جاتا تھا جوان عجیب الہبت پتلوں کے دلدادہ تھے اینٹ ورپ بااون ور (بلجیم) میں یہ دیوا تنا عظیم الجثہ ہوتا تھا کہ شہر کے کسی دروازے سے نہ نکل سکتا۔بلجیم کے دوسرے دیوؤں کی طرح وہ ہمسایہ قصبوں میں اپنے دیو بھائیوں سے ملنے نہ جاسکتا تھا۔

انگلستان میں مصنوعی دیو بظاہر گرمائی تہوار کی ایک مستقل خصوصیت تھے ۱۶ویں صدی کا ایک مصنف بیان کرتا ہے ''لندن کے گرمائی مماثوں میں لوگوں کے تفنن طبع کی خاطر لمبے چوڑے اور کریہ المنظر دیو اس طرح چلتے ہوئے نکلتے کہ ان پر زندہ ہونے کا دھوکا ہوتا اور وہ کیل کانٹے سے لیس ہوتے لیکن ان کے اندر بھورا کاغذ اور پٹ سن بھرا ہوتا جسے بچے کسی نہ کسی حیلے سے جھانک کر دیکھ لیتے اور پھر اس کا خوب مذاق اڑاتے''۔چیسٹر میں گرمائی تہوار کی رات کے سالانہ تماشے میں چار دیوؤں کے پتلے اور ان کے ساتھ مصنوعی جانور کاٹھ کے گھوڑے اور دوسری شبیہیں بھی شامل ہوتیں۔کوونٹری میں غالباً دیو کی بیوی اس کے دوش بدوش چلتی۔آکسفرڈ شائر میں برفرڈ کے مقام پر بڑی مسرت وانبساط کے ساتھ دیو اور اژدھے کی شبیہیں شہر میں گھمائی جاتی تھیں انگلستان کے ان گشتی دیوؤں کا آخر نمونہ سالسبری میں باقی رہ گیا تھا اسے ایک ماہر آثار قدیمہ نے ۱۸۴۴ھ کے لگ بھگ دیکھا تھا جو وہاں ٹیلرز جیک والے خول کی طرح لکڑی کی پٹی اور حلقے سے بنایا گیا تھا۔

جادوگر کے جلوس:

ان صورتوں میں دیو محض جلوسوں کی صورت میں نکلا کرتے تھے لیکن بعض وقت انہیں گرمائی الاؤں میں جلایا بھی جاتا تھا۔پیرس میں روآوس اورس کے لوگ ہر سال بید کا ایک جسم پتلا تیار کرتے اسے سپاہیوں کی وردی پہناتے اور کئی دن تک گلی کرچوں میں اس کی نمائش کرنے کے بعد جولائی کی تیسری کو نذر آتش کر دیتے، جس کے ساتھ ساتھ تماشائی سالوی ریجنا (سلام اے مرنے

Marfat.com

والی دعاالاپتے جاتے۔ایک شخص جو بادشاہ کے لقب سے ملقب ہوا ایک جلتی ہوئی مشعل ہاتھ میں لیے اس رسم میں صدارت کے فرائض انجام دیتا۔مورتی کی جلتی ہوئی دھجیاں لوگوں میں بکھیر دی جاتیں جنہیں لوٹنے کے لیے بڑی کھینچا تانی ہوتی یہ دستور ۱۷۴۳ء میں ممنوع قرار دے دیا گیا۔ آل ڈی فرانس میں اری کے مقام پر بید کا بنا ہوا ایک جسم پیکر، کوئی آٹھ فٹ اونچا گرمائی تہوار کی رات جلایا جاتا تھا۔

اس کے علاوہ جانوروں کو بید کے ڈھانچے میں بند کر کے زندہ جلانے کے ڈروڈی دستور کی ممائل ربیع اور گرمائی تہواروں میں بھی ملتی ہیں۔ چنانچہ گرمائی تہوار کی رات کوہ پیرینیز پر لوشن میں کوئی ساٹھ فٹ اونچا بید کا ایک مجوف ستون حوالیٰ شہر میں سب سے اہم مقام کے بیچ میں کھڑا کر دیا جاتا ہے اور اس میں چوٹی تک تازہ پتے لپیٹ دیئے جاتے ہیں پس منظر میں نہایت حسین پھول اور چھڑیاں قرینے سے بجادی جاتی ہیں پھر اس ستون کے جوف کو آتش گیر اشیاء سے پُر کر دیا جاتا ہے وقت مقررہ پر کوئی آٹھ بجے پادریوں پر مشتعل ایک شان دار جلوس نکلتا ہے نوجوان اور کنواریاں اپنی تعطیلی پوشاکیں پہنے کچھ بھجن الاپتے جوق در جوق شہر سے نکل نکل کر ان کے پیچھے ہو لیتے ہیں اور ستون کے پاس پہنچ کر اس کے چاروں طرف اپنی اپنی جگہیں سنبھال لیتے ہیں۔ اس دوران میں آس پاس کی جھاڑیوں پر الاؤ روشن کر دیئے جاتے ہیں جن کا منظر بڑا دلکش ہوتا ہے پھر جتنے زندہ سانپ ہاتھ آسکیں پکڑ کر لائے جاتے ہیں اور اس ستون کے اندر ڈال دیئے جاتے ہیں اس کے بعد مشعلوں سے اس ستون کی بنیاد میں آگ لگا دی جاتی ہے۔کوئی پچاس لڑکے ان مشعلوں کو لیے دیوانوں کی سی حرکتیں کرتے اور ناچتے رہتے ہیں سانپ شعلوں سے جان بچانے کے لئے تڑپ تڑپ کے ستون کے اوپر نکل آتے ہیں اور وہاں سے اس کے پہلوؤں میں گر پڑتے ہیں سانپوں کی کشمکش حیات کے اس منظر سے تماشائی بے حد مسرور ہوتے ہیں لوشن کے باشندوں کی یہ بڑی پسندیدہ رسم ہے اور مقامی روایت اسے عہد باطل پرستی کی یادگار قرار دیتی ہے گرمائی تہواروں کی ان آگوں میں جو کبھی پیرس میں پلیسے ڈی گربوے میں روشن کی جاتی تھیں زندہ بلیاں جلانے کا دستور تھا جنہیں ٹوکری، پیپے یا بوری میں بھر کر الاؤ کے بیچوں بیچ ایک لمبے

Marfat.com

مستول سے ٹانگ دیا جاتا تھا بعض وقت اس موقعہ پر زندہ لومڑی جلائی جاتی تھی۔لوگ اس آگ کے انگاروں اور راکھ کو مبارک کہتے۔انہیں خیروبرکت کے لیے اپنے گھر لے جاتے لوگ نہ صرف یہ تماشے اکثر دیکھا کرتے تھے بلکہ اپنے ہاتھوں سے الاؤ روشن کرتے۔۱۶۴۸ء میں لوئی چہاردہم نے گلاب کا ایک گجرا پہنے اور ہاتھ میں گلاب کا گل دستہ لیے اس موقعہ پر الاؤ روشن کیا اس پر رقص کیا اور اس کے بعد ایوان بلدیہ میں ضیافت کھائی تھی لیکن پیرس میں کسی بادشاہ کے زیر صدارت گرمائی تہوار کے منائے جانے کا یہ آخری موقع تھا مٹیس میں گرمائی تہوار کے الاؤ بڑے طمطراق سے قلعہ کے میدان میں جلائے جاتے تھے اور لوگوں کی تفریح کی خاطر ایک درجن بلیاں بید کے پنجروں میں بند کر کے ان الاؤں میں زندہ جلائی جاتی تھیں۔اسی طرح ایلپز کے ضلع کیپ آٹزیاپ فرانس میں گرمائی تہوار کے الاؤ پر بلیاں بھوننے کا دستور تھا روس میں کبھی کبھی ایک مرغا زندہ جلایا جاتا تھا۔مائی سن یا تھورنگیا میں گھوڑے کا سر اس تہوار کے الاؤ میں جھونکا جاتا تھا بعض صورتوں میں زندہ جانور ربیعی تہواروں کی نذر کیے جاتے ہیں چنانچہ ووڑ میں توبہ والے منگل کو بلیاں جلائی جاتی تھیں آلساس میں انہیں عید فسخ کے الاؤ کی نذر کیا جاتا تھا ضلع آرڈینز میں لینٹ کے پہلے اتوار کو روشن کیے جانے والے الاؤں میں زندہ بلیاں پھینکی جاتی تھیں بعض صورتوں میں یہ انداز ستم اختیار کیا جاتا کہ انہیں آگ پر ایک کھمبے کی انی سے ٹانگ دیا جاتا تا کہ وہ اسی طرح ٹنگی ٹنگی زندہ بھن جائیں بلیوں کے لیے جو شیطان کا مظہر تھیں ہر اذیت روا تھی جس وقت وہ جل جل کر دم توڑتیں گلابان اور مویشی کو لیے وہاں موجود ہوتے اور انہیں آگ پر سے کدواتے ان کی دانست میں ایسا کرنے سے ان کے مویشی کا بیماری اور ساحرات کے شر سے تحفظ ہو جاتا ہے نیز ہم دیکھ آئے ہیں کہ کبھی کبھی ایسٹر والی آگ میں گلہریاں جلائی جاتی تھیں۔

جادوگر کی قربانی:

اس صورت سے کال قدیم کے کیلٹوں کی رسوم قربانی کا سراغ جدید یورپ کے آتشی تہواروں میں مل جاتا ہے مذکورہ بالا رسموں کا فرانس یا کل قدیم میں مشمولہ اس وسیع تو علاقے کے دستور پر سب سے گہرے نقش چھوڑنا قدرتی بات تھی جس کے مطابق بید کے جانوروں کو دیو پیکر پتلوں اور

Marfat.com

بید کی بٹی ہوئی ٹوکریوں میں بھر کر جلایا جاتا ہے واضح رہے کہ اس قسم کے دستوروں کا زمانہ تقریباً وسط کرماہے اس سے یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ مذکورہ بالا دستور جن قدیم رسموں کی محض بگڑی ہوئی صورتیں ہیں وہ وسط کرماہی میں منائی جاتی تھیں۔ یہ استنباط اس رائے سے مطابقت رکھتا ہے جو یورپی لوگ ریتوں کے ایک عام جائزے کی بناء پر قائم کی گئی ہے اور جس کے بموجب کرمائی تہوار بہ حیثیت مجموعی ان تمام سالانہ رسموں میں جو عہد قدیم کے یورپ والے آریاؤں میں جاری تھیں سب سے عام تھے اور باضابطگی سے منائے جاتے تھے۔ لیکن ساتھ ہی ہمیں یہ امر ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ برطانوی کیلٹوں کے ہاں سال کے بڑے آتشی تہوار بیلتین یوم بہار اور مقدس رات اکتوبر کا آخری دن تھے۔ اس سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ کالی کیلٹ بھی اپنی بڑی بڑی آتشی رسمیں بشمول انسانوں اور جانوروں کی سوختنی قربانیوں کے وسط کرما کی بجائے مئی یا نومبر کے شروع میں مناتے ہوں گے۔

ابھی ہمارے لیے یہ تحقیق کرنا باقی ہے کہ اس قسم کی قربانیوں کا مطلب کیا تھا؟ ان تہواروں میں آدمیوں اور جانوروں کو کس لیے زندہ جلایا جاتا تھا؟ اگر یورپ کے آتشی تہواروں کے متعلق ہماری یہ تفہیم صحیح ہے کہ وہ ایسی کوششوں کی حیثیت رکھتی تھیں جن سے جادوگرنیوں اور جادوگروں کو دفع کر کے یا جلا کے ان کا دفعیہ اور سدباب مقصود ہو تو اس سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ کیلٹوں کی انسانی قربانیوں کی رسم کی بھی یہی توجیہہ ہونی چاہیے۔ یعنی ہمیں ان کے متعلق یہ فرض کرنا چاہیے کہ ان آدمیوں پر جنہیں کیلٹوں کے آئمہ مذہب بید کے پتلوں میں بند کر کے نذر آتش کر دیا کرتے تھے۔ جادوگر اور جادوگرنیاں ہونے کا الزام تھا، جس کی پاداش میں انہیں کشتنی مجرم قرار دے دیا جاتا اور ان کی سزائے موت کی تعمیل کے لیے آگ کا ذریعہ اختیار کرنے کی وجہ یہ تھی کہ زندہ جلانے کا طریقہ خطرناک اور ناپسندیدہ اشخاص سے چھٹکارا حاصل کرنے کی سب سے یقینی صورت سمجھا جاتا تھا یہی توجیہہ آدمیوں کے ساتھ ان متعدد قسم کے جانوروں کو جلانے کی کیلٹی رسم پر بھی صادق آتی ہے۔ غالباً ان کے متعلق بھی یہ خیال تھا کہ یا تو ان پر جادو کا اثر ہے یا وہ خود جادوگر اور جادوگرنیاں ہیں جنہوں نے اپنے ہم جنسوں کے خلاف اپنی ناپاک سازشوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے

Marfat.com

جانوروں کی صورت اختیار کر لی ہے۔ مشاہدے سے ہمارے اس قیاس کی تصدیق ہوتی ہے چنانچہ عہد جدید کی رسموں میں بالعموم جوسوختنی قربانی کی جاتی ہے وہ بلیوں کی قربانی ہے اور خرگوش کو چھوڑ کر بلی ہی وہ جانور ہے جس کا روپ لوگوں کے خیال میں جادوگرنیاں سب سے زیادہ دھارتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ بعض صورتوں میں سانپ اور لومڑیاں گرمائی تہوار پر نذر آتش کی جاتی تھیں نیز بیان کیا جاتا ہے کہ ویلز اور جرمنی کی جادوگرنیاں سانپ اور لومڑیوں دونوں کا روپ بھرتی تھیں مختصر یہ کہ ان انواع حیوانات کے پیش نظر جن کی صورت اختیار کرنے کا جادوگرنیوں کو استدراج حاصل ہے۔ قدیم گال اور جدید یورپ کے تہواروں میں مختلف النوع مخلوقات کے زندہ جلانے کی توجیہہ چنداں دشوار نہیں رہتی ان سب کے جلائے جانے کا سبب یہ نہ تھا کہ وہ جانور تھے بلکہ یہ کہ جادوگرنیوں نے ان کا روپ دھار رکھا تھا کیلٹوں کی سوختنی قربانیوں کی قدیم رسم کی اس تفہیم کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کی بناء پر ازمنہ اولیٰ سے لے کر آج سے دوصدی قبل تک جبکہ عقلیت کے بڑھتے ہوئے رجحان نے جادو پر اعتقاد کو ایک وہم باطل قرار دے دیا اور جادوگرنیوں کو زندہ جلانے کی رسم ترک کر دی گئی۔ جادوگرنیوں کے ساتھ اہل یورپ کا جو برتاؤ رہا اس میں ایک ربط اور یکسانیت پیدا ہو جاتی ہے خیر تو اب ہمارے لیے ڈروڈوں کے اس اعتقاد کی توجیہ شاید مشکل نہ ہو کہ کشتنی مجرم جتنے زیادہ ہوں گے اتنی ہی زمین کی زرخیزی بھی بڑھے گی آپ قارئین کو جن کا تعلق عصر جدید سے ہے جلاد کی مصروفیت اور زمین کی زرخیزی کے درمیان باری النظر میں شاید کوئی تعلق نہ نظر آئے لیکن قدرے غور کیجئے تو اس باب میں آپ کی تسلی ہو جائے گی جب سوختنی یا گردن زدنی مجرم جادوگرنیاں ہوں جنہیں انسان کے کھیتوں پر اولے برسا کر یا انہیں کیڑا لگا کر برباد کرنے میں مزہ آتا ہے تو ان کے قتل سے کسان کی ناکامیوں کا ایک بڑا سبب دور کر کے واقعی بھرپور فصل کا ایقان مقصود تھا۔

آدمیوں کو زندہ جلانا:

مان ہارٹ نے زیر بحث ڈرہ ڈی قربانیوں کی جو توجیہہ کی ہے وہ اس سے مختلف ہے ان کے قیاس کی رو سے وہ آدمی جنہیں ڈروڈ بید کے پتلوں میں بند کر کے جلایا کرتے تھے نباتی روحوں کے

Marfat.com

مظہر تھے اور اس لیے انسان سوزی کی اس رسم کا مقصد فصلوں کے لیے دھوپ کی مطلوبہ مقدار حاصل کرنا تھا اسی طرح یہ ظاہران کی رائے میں وہ جانور بھی جو الاؤں میں جلائے جاتے تھے اناج کی روح کے مظہر تھے اور اناج کی روح جیسا کہ ہم پہلے تحقیق کر آئے ہیں عام تصور کی رو سے اکثر جانور کے روپ میں ظاہر ہوا کرتی ہے اس میں شک نہیں کہ یہ نظریہ بہ ظاہر قرین عقل ہے اور بغیر مان ہارٹ جیسے مسلم اثبوت محقق کی سند کی وجہ سے اس بات کا مستحق ہے کہ اس پر اچھی طرح غور کیا جائے۔ میں نے اس کتاب کی پچھلی اشاعتوں میں اسی نظریے کو تسلیم کر لیا تھا لیکن دوبارہ غور کرنے پر مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ نظریہ جس کی رو سے سوختنی جانور اور آدمی جادوگرنیوں کی حیثیت سے نذر آتش کیے جاتے تھے بہ حیثیت مجموعی مان ہارٹ کی رائے سے زیادہ قرین صحت ہے خود آتشی تہوار منانے والے لوگوں کی شہادت سے اس نظریے کی پرزور تائید ہوتی ہے چنانچہ آتشی رسم کا ایک عوامی نام ساحرہ سوزی ہے نیز بغیر وقت اس موقعہ پر جادوگرنیوں کی شبیہیں جلائی جاتی ہیں اور آتشی تہواروں کی آگ، کوئلے اور راکھ کو جادوگرنیوں کے شر کے انسداد کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے برخلاف اس کے یہ بات کسی چیز سے ظاہر نہیں ہوتی کہ لوگوں کے نزدیک پتلوں یا جانوروں کا جلایا جانا اجرتی روح کا مظہر ہے اور الاؤں کی حیثیت شمسی طلسم کی ہے۔

اب رہا گرمائی تہوار کی آگ میں سانپ جلانے کا لوشن والا تہوار سو اس امر کی کوئی قطعی شہادت میرے علم میں نہیں کہ یورپ میں کہیں سانپوں کو اناج یا درخت کی روح کا مظہر تصور کیا گیا ہو اگرچہ دنیا کے دوسرے علاقوں میں ایسا تصور بالکل نایاب بھی نہیں برخلاف اس کے جانوروں کی صورت میں جادوگرنیوں کے ظاہر ہونے پر اعتقاد اس قدر عام اور اس کی جڑیں اس قدر گہری ہیں کہ بظاہر یہ قیاس زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے کہ بلیوں اور دوسرے جانوروں کو جادوگرنیوں کے مظاہر کی حیثیت سے آگ میں جلا کر مارا جاتا تھا، نہ کہ نباتی روحوں کے مظاہر کی حیثیت سے۔

☆☆☆☆☆

بالڈراور آکاس بیل کی پوجا

آپ کو یاد ہوگا کہ مذکورہ بالا آتشی تہواروں کے جائزے کا خیال ہمیں بالڈر کے اسطور سے پیدا ہوا تھا جو روایت کے؟ بموجب آکاس بیل (Mistletoe) کی ضرب سے مارا گیا اور اس کی لاش چتا پر رکھ کر جلا دی گئی تھی اب ہم کو یہ تحقیق کرنا ہے کہ اس سلسلے میں اوپر جن رسم ورواج کا جائزہ لیا گیا ہے ان سے متذکرہ اسطور پر کسی حد تک روشنی پڑتی ہے اس تحقیق کا آغاز آکاس بیل یعنی اس حربے سے کیا جائے تو سہولت کا باعث ہوگا۔

آکاس بیل یا مزل ٹو جس کا ایک نام غالباً امر بیل بھی ہے کو اہل یورپ قدیم الایام سے بہ نظر احترام دیکھتے رہے ہیں پلینی کی ایک مشہور عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ کیلٹوں کے مذہبی رہنما اس کی پرستش کرتے تھے آکاس بیل کی مختلف قسمیں گنوانے کے بعد وہ کہتا ہے ''اس موضوع سے بحث کرتے ہوئے گال کے طول وعرض میں آکاس بیل کا جو احترام ہوتا تھا اسے ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ ڈروڈوں کی نظر میں جو اہل گال کے طبقہ ساحرین کا نام ہے آکاس بیل سے زیادہ مقدس چیز کوئی نہیں اور وہ درخت بھی جس پر یہ بیل پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ وہ بلوط کا درخت ہو۔ اس کے علاوہ وہ بلوط کے پتوں کو اپنی شجری عبادت گاہوں کے لئے منتخب کرتے ہیں اور بلوط کے پتوں کے بغیر اپنی کوئی مذہبی رسم ادا نہیں کرتے خود ان کے نام ڈروڈ کی بنا بھی ان کی بلوط پرستی ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ ان درختوں پر جو کچھ پیدا ہوتا ہے وہ آسمان سے نازل ہوتا ہے اور اس بات کی علامت ہے کہ یہ درخت خود خدا کا پسندیدہ پودا ہے آکاس بیل ایک نایاب چیز ہے لیکن وہ جہاں کہیں مل جائے اس کی کٹائی ایک باضابطہ رسم کے ذریعے عمل میں آتی ہے یہ رسم خاص طور پر چاند کی چھٹی کو ادا کی جاتی ہے جس سے ڈروڈوں کا مہینہ سال اور سی سالہ دور شروع ہوتا ہے کیونکہ چھٹے دن تک چاند میں خاصی قوت آجاتی ہے اور اس کی نصف گردش ابھی پوری نہیں ہوتی۔ جب بیل

Marfat.com

والے درخت کے تلے قربانی اور ضیافت کی تیاریاں مکمل ہو چکتی ہیں تو وہ بیل کا اسی طرح خیر مقدم کرتے ہیں جیسے وہ اکسیر اعظم یا جملہ امراض کی دوا ہو اور اس مقام پر دو بیل لیکر پہنچتے ہیں جن کے سینگ اس سے پہلے باندھے نہ گئے ہوں ایک مذہبی پیشوا جو سفید عباء پہنے ہوتا ہے درخت پر چڑھ جاتا ہے اور ایک طلائی درانتی سے آکاس بیل کو کاٹ لیتا ہے اسے لینے کے لئے ایک سفید کپڑا تان دیا جاتا ہے پھر قربانیاں کی جاتی ہیں اور یہ دُعا مانگی جاتی ہے کہ خدا اپنی نعمت ان لوگوں کو راس لائے جنہیں وہ عطا کی گئی ہو۔ ان کا عقیدہ تھا کہ اس بیل سے تیار کردہ عرق کے اثر سے بانجھ جانوروں کے بچے ہوئے لگتے ہیں اور یہ پودا ہر قسم کے زہر کے لئے تریاق ہے۔"

پودوں کی پوجا:

پلینی ایک اور جگہ بیان کرتا ہے کہ طب میں بلوط پر پیدا ہونے والی بیل کو نہایت قوی الاثر چیز سمجھا جاتا تھا اور تو ہم پرستوں نے یہ فرض کر رکھا تھا کہ اگر یہ پودا چاند کی پہلی کو کاٹا جائے اور اس کی کٹائی میں لوہا استعمال نہ کیا جائے تو اس کی تاثیر بڑھ جاتی ہے بشرطیکہ کٹنے کے بعد وہ زمین پر نہ گرنے پائے۔ وہ بلوطی آکاس بیل بوٹیوں حاصل کی جاتی مرگی کی دوا سمجھی جاتی؟ خیال تھا کہ عورتیں اس کو اپنے ساتھ رکھیں تو ان کے حمل ٹھہر جاتا ہے قرحہ یا الرسر کا مریض اس کا ایک ٹکڑا چبا لے اور ایک اپنے زخم پر رکھ لے تو اس کا مرض بالکل جاتا رہتا ہے وہ یہ بھی کہتا ہے کہ سرکے اور انڈے کی طرح آکاس بیل بھی آگ بجھانے کا ایک موثر ذریعہ ہے۔

اس دوسرے بیان میں پلینی کا اشارہ اگر اپنے اطالوی ہم عصروں کے عقائد کی طرف ہے، اور ظاہر کچھ ایسا ہی ہوتا ہے، تو اس سے یہ نتیجہ نکلے گا کہ بلوط والی بیل منفعت بخش خواص سے متعلق اٹلی والوں اور ڈروڈوں کے خیالات میں کسی حد تک اتفاق پایا جاتا تھا۔ دونوں قوموں کے نزدیک وہ متعدد امراض کی دوا تصور کی جاتی تھی اور دونوں اس کو حیات بخش قوت کا حامل سمجھتی تھیں۔ ڈروڈوں کا عقیدہ تھا کہ اس پودے سے تیار کردہ عرق سے بانجھ مویشی گابنہ ہو جاتے ہیں اور اہل اطالیہ کا خیال تھا کہ اگر کوئی بانجھ عورت اس کا ایک ٹکڑا اپنے پاس رکھ لے تو اس کے حمل ٹھہر جائے گا۔ نیز دونوں قوموں کے خیال کے بموجب اس پودے کی طبی خصوصیات سے صرف اسی صورت

Marfat.com

میں استفادہ کیا جاسکتا تھا کہ اس کو ایک خاص طریقے اور مقررہ وقت پر کاٹا جائے۔ اسے لوہے سے نہیں کاٹا جاسکتا تھا۔ لہذا ڈروڈ اس کی کٹائی کے لیے طلائی اوزار استعمال کیا کرتے تھے، ساتھ ہی یہ احتیاط بھی ضروری تھی کہ وہ زمین سے نہ لگنے پائے۔ اس لیے ڈروڈ اس کو پکڑنے کے لیے ایک سفید کپڑا تان دیا کرتے تھے۔ اس بیل کی کٹائی کا وقت دونوں قوموں نے چاند کے مشاہدے کی بناء پر معین کر رکھا تھا، البتہ اس کی تاریخ کے متعلق دونوں قوموں میں اختلاف تھا۔ اٹلی والوں نے اس کے لیے قمری مہینے کی پہلی اور ڈروڈوں نے چھٹی تاریخ معین کر رکھی تھی۔

آکاس بیل کے طبی خواص کے بارے میں عہد قدیم کی اطالوی اور اگلی قوموں نے ان عقائد سے جاپان جدید کی اینو قوم کے عقائد کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ کہ اینوؤں کے ہاں ''بہت سی شمالی قوموں کی طرح آکاس بیل کا خاص احترام کیا جاتا ہے۔ وہ اسے تقریباً ہر مرض کی دوا سمجھتے ہیں ۔بعض وقت اس کو غذا کے طور پر کھایا جاتا ہے اور کبھی کبھی اس کا جوشاندہ پیا جاتا ہے۔ اس کے پتے کو پھل پر ترجیح دی جاتی ہے، اس لیے کہ پھل نہایت لسلسا اور عام استعمال کے لیے موزوں نہیں ہوتا۔ لیکن بہت سوں کا یہ بھی خیال ہے کہ یہ پودا اپنے اندر باغوں کو زرخیز کرنے کی قوت رکھتا ہے ۔ جب اس کو بھلائی کی غرض سے استعمال کیا جاتا ہے تو اس کے پتوں کو کتر لیا جاتا ہے اور ان پر دم کر کے باجرے اور دوسری قسم کے غلے کے بیج کے ساتھ بو دیا جاتا ہے۔ نیز اس کا کچھ حصہ کھانے کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔ پتہ چلا ہے کہ بانجھ عورتیں بھی آکاس بیل کھایا کرتی ہیں تا کہ ان کے ہاں بچے ہونے لگیں۔ سب سے زیادہ قوی الاثر اس بیل کو سمجھا جاتا ہے جو شجر بید پر پیدا ہوتی ہے۔ یہ اس لیے کہ شجر بید کو ان کے ہاں خاص تقدس حاصل تھا۔''

اس طرح آکاس بیل کو اکسیر اعظم قرار دینے میں ڈروڈوں اور اینوؤں کے عقائد میں اتفاق پایا جاتا ہے اور اس بیل کے اثر سے بانجھ عورتوں کے بامراد ہونے کے متعلق ڈروڈوں اور عہد قدیم کے اٹلی والوں کے عقائد یکساں نظر آتے ہیں نیز ڈروڈوں کا یہ تصور کہ آکاس بیل ایک اکسیر اعظم ہے سینی گیمبیا کی والو قوم کے ایک خیال سے مطابقت رکھتا ہے اس قوم کے لوگوں میں ایک خاص قسم کی آکاس بیل کا بڑا احترام کیا جاتا ہے جسے وہ ٹوب کہتے ہیں جب وہ لڑائی پر جاتے ہیں تو

زخموں سے بچنے کے لئے اس کے پتے اپنے پاس رکھ لیتے ہیں جیسے وہ سچ مچ کوئی طلسم ہوں جس فرانسیسی مصنف نے اس دستور کا حال قلم بند کیا ہے وہ مزید یہ کہتا ہے کیا یہ امر تعجب خیز نہیں کہ افریقہ کے اس علاقے کے لوگوں کے نزدیک آکاس بیل کی جو قدر و قیمت ہے وہی اہل گال کے نزدیک بھی تھی؟ شاید دونوں ملکوں میں اس مشترکہ وہم کی بنیاد ایک ہی ہو سفید فام اور سیاہ فام دونوں قوموں کو یہ پودا کسی مافوق خصوصیت کا حامل نظر آتا ہوگا۔ جو زمین سے نہیں پھوٹتا کیا وہ اسے آسمان سے نازل شدہ چیز اور عطیہ الٰہی نہیں سمجھتے ہوں گے؟''

آکاس بیل کے بارے میں عام عقیدے کی بنیاد سے متعلق اس خیال کی ڈروڈوں کے اس عقیدے سے پرزور تائید ہوتی ہے جس کی کیفیت بیلنی نے بیان کی ہے اور جس کے ابموجب باوسط پر جو کچھ پیدا ہوتا ہے وہ آسمان سے نازل ہوتا ہے اور اس بات کی علامت ہے کہ وہ خود خدا کی پسندیدہ چیز ہے اس قسم کے عقیدے کی روشنی میں یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ڈروڈ آکاس بیل کو کاٹنے کے لیے عام چھری کی بجائے طلائی درانتی کیوں استعمال کیا کرتے تھے۔ غالباً ان کا خیال تھا کہ مٹی لگنے سے اس آسمانی پودے کی بے حرمتی ہوتی ہے اور اس کی اکسیری قیمت زائل ہو جاتی ہے آکاس بیل کی کٹائی ڈروڈوں والی رسموں سے ان کیمبو ڈیائی رسموں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے جو اسی قسم کے ایک پودے کی کٹائی کے لئے مقرر ہیں چنانچہ کیمبو ڈیا والوں کا کہنا ہے کہ جب کبھی ثعلبیے کا پودا کسی املی پر دکھائی دے جائے تو سفید کپڑے پہن لیجئے مٹی کا ایک نیا برتن لیجئے دوپہر کو اس درخت پر چڑھ جایئے اس پودے کو توڑ کر برتن میں رکھ لیجئے اور برتن کو زمین پر پھینک دیجئے۔ اس کے بعد اس برتن میں اس کا عرق نکال لیجئے جس کی تاثیر سے آدمی روئیں تن ہو جاتا ہے۔ اس صورت سے جس طرح افریقہ میں ایک طفیلی پودے کے پتے پاس رکھنے والے آدمی کے جسم پر کسی چیز کی ضرب کارگر نہیں ہوتی اسی طرح کیمبو ڈیا میں ایک دوسری قسم کے طفیلی پودے کا عرق پینے یا نہانے والا روئیں تن بن جاتا ہے گمان گزرتا ہے کہ دونوں مقامات پر زخم سے جسم کے تحفظ کے اس تصور کی بنیاد مذکورہ بالا پودوں کے آگنے کی صورت پر ہے جو زمین سے بلند ایک محفوظ مقام پر نمو پاتے ہیں لہٰذا یہ جس کسی خوش قسمت آدمی کے ہاتھ لگتے ہیں اسے توقع ہوتی ہے کہ وہ ہونہ بھی بعض

Marfat.com

ایسے خطرات سے مامون ومحفوظ ہو جائے گا جو اس دنیا میں انسان کو لاحق ہوتے ہیں اس قسم کے جاہلی توہمات کی مثالیں ہماری نظر سے گزر چکی ہیں۔

آکاس بیل سے متعلق عقائد ورسوم کی بنیاد خواہ کچھ ہی ہو، یورپ جدید کے دھقانوں کی لوک ریتوں میں ان کی نظریں قطعاً موجود ہیں۔ یورپ کے مختلف حصوں میں یہ ایک معینہ اصول ہے کہ آکاس بیل کو معمولی طریقے سے نہیں کاٹنا چاہیے بلکہ اسے اس درخت سے پتھر مار کر گرانا چاہیے جس پر وہ آئی ہو۔ چنانچہ سوئٹزرلینڈ کے صوبہ آرکاؤ میں لوگوں کے نزدیک عرقسم کا طفیلی پودا ایک معنی میں مقدس ہے خاص کر وہ آکاس بیل جو بلوط پر پیدا ہوتی ہے ان کی دانست میں یہ بیل زبردست قوتوں کی حامل ہوتی ہے اور وہ اس کو معمولی طریقے سے نہیں کاٹا کرتے اسے حاصل کرنے کا ان کے ہاں یہ دستور ہے کہ جب سورج برج قوس میں ہوتا ہے اور چاند اترنے لگتا ہے تو رویت ہلال سے تین یا چار دن پہلے بلوطی آکاس بیل کو تیر سے مار گرایا جاتا ہے اور جب وہ گرنے لگتی ہے تو اس کا بائیں ہاتھ سے دبوچ لینا ضروری ہے، ایسی آکاس بیل بچوں کے جملہ امراض کی دوا ہے قدیم زمانے کے ڈروڈوں کی طرح سوئس کسانوں کے دستور کی اس مثال میں بھی بلوط پر پیدا ہونے والی آکاس بیل سے خاص قوت منسوب کی جاتی ہے اسے معمولی طریقے سے نہیں کاٹا جاسکتا۔ اصو اس کو زمین پر نہیں گرنے دینا چاہیے بلکہ اوپر ہی اوپر پکڑ لینا چاہیے نیز وہ اکسیر اعظم یا کم از کم بچوں کے جملہ امراض کی دوا سمجھی جاتی ہے سویڈن میں بھی یہ توہم عام ہے کہ آکاس بیل کا خاطر خواہ اثر اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ اسے گرتے میں بالائے زمین پکڑ لینا چاہیے اور بلوط پر سے پتھر مار کے گرانا چاہیے اسی طرح ویلز والے انیسویں صدی کے آغاز تک یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ اگر آکاس بیل سے استفادہ مقصود ہو تو اس کو اس درخت پر سے پتھر مار کر گرانا چاہیے جس پر وہ پیدا ہو۔

مزید براں آکاس بیل کے طبی خواص کے بارے میں جدید عہد کے دھقان بلکہ پڑھے لکھے آدمی بھی کسی حد تک قدیم زمانے کے لوگوں سے متفق ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ڈروڈ اس پودے یا شاید بلوط کو جس پر وہ پیدا ہوتی اکسیر اعظم کہا کرتے تھے اور کہا جاتا ہے کہ برٹنی ویلز آئرلینڈ اور اسکاٹ لینڈ کی جدید کیلٹی بولی میں اس کا نام اکسیر اعظم ہی ہے حضرت یوحنا کے عرس کی صبح (۲۴ جون کی صبح) پیڈموں اور لومبرڈی کے کسان حضرت یوحنا کے روغن'' کے لیے بلوط کے پتوں

Marfat.com

اوزاروں کے تمام گھاؤ مندمل ہو جاتے ہیں۔شروع شروع میں شاید ''حضرت یوحنا کا روغن''، محض آ کاس بیل یا اس کا جوشاندہ تھا، کیوں کہ ہول اسٹائل میں آ کاس بیل، خاص کر بلوط والی آ کاس بیل، ہر قسم کے تازہ زخم کے لیے اکسیر اور شکار میں کامیابی طلسم اعظم سمجھی جاتی تھی اور جنوبی فرانس میں یہ عقیدہ چلا آتا ہے کہ آ کاس بیل ہر قسم کے زہر کے لیے تریاق ہے۔وہ اس پودے کو مریض کے پیٹ پر لگا دیتے ہیں یا اسے اس کا عرق پلاتے ہیں۔مزید برایں یہ عقیدہ کہ آ کاس بیل مرگی کی تیر بہدف دوا ہے نہ صرف بکھلا بلکہ پڑھے لکھے لوگوں میں بھی اب تک موجود ہے۔چنانچہ سویڈن میں وہ اشخاص جو مرگی (اس کے دورے میں آدمی چوں کہ گر پڑتا ہے ہے اس لیے اسے صرع کہا جاتا ہے) کے دورے میں مبتلا ہوں یہ سمجھتے ہیں کہ اگر وہ ایک اسی چھری اپنے پاس رکھیں جس کا قبضہ آ کاس بیل کی لکڑی کا ہو تو اس مرض کے حملے کا سدباب ہو جاتا ہے اور حرمی میں اسی مقصد سے بچوں کے گلے میں اس بیل کے ٹکڑے ڈال دیے جاتے ہیں۔فرانس کے صوبہ بور بونے میں مرگی کی ایک عام دوا ایسی آ کاس بیل کا جوشاندہ ہے جو بلوط پر سے حضرت یوحنا کے عرس کے دن کاٹی گئی اور اسے رنی کے آٹے کے ساتھ ابالا گیا ہو۔اسی طرح لنکلن شائر میں باٹس فرڈ کے مقام پر آ کاس بیل کا جوشاندہ اس خوف ناک بیماری کے حملے میں ایک مؤثر مسکن خیال کیا جاتا ہے اور اٹھارویں صدی تک انگلستان اور خالستان کے مستند اطباء مرگی کے علاج کے لیے آ کاس بیل تجویز کیا کرتے تھے۔

جدید ڈاکٹر اور آ کاس بیل:

باایں ہمہ اب اس پودے کے دوائی خواص کے بارے میں اطباء کی رائے یک سر بدل گئی ہے۔قدیم زمانے کے ڈروڈوں کے برعکس جو اس آ کاس بیل کو اکسیر اعظم سمجھتے تھے، جدید ڈاکٹروں کی رائے میں وہ کسی بھی مرض کی دوا نہیں۔اگر ان ڈاکٹروں کا خیال درست ہے تو آ کاس بیل کی شفا بخش قوت پر قدیم عہد کے لوگوں کا اعتقاد ایک نراوہم قرار پاتا ہے جس کی بنیاد ان خیالی نتائج پر تھی جو اس پودے کی طفیلی نوعیت کے سبب جہلا نے اخذ کر رکھے تھے۔یہ بیل درخت کی شاخوں پر انھیں ان تمام خطرات سے محفوظ و مامون نظر آتی ہوگی جو زمین پر پودوں اور جانوروں کو لاحق ہوتے ہیں۔اس نقطہ نظر سے ہمارے لیے شاید یہ سمجھنا چنداں دشوار نہ ہو کہ

Marfat.com

آ کاس بیل کواس قدر طویل مدت تک متواتر صرع (بچھاڑنے والا مرض) کی دوا کی حیثیت کیوں حاصل رہی۔ چوں کہ وہ زمین سے بلند کسی درخت کی شاخ پر آ گئی ہے اور زمین پر نہیں گر سکتی، لہذا اس سے لازمی طور پر یہ مستنبط ہوتا ہے کہ جب تک صرع کا مریض زیر بحث پودے کا ایک ٹکڑا اپنے جسم سے لگائے یا اس کا جوشاندہ پیٹ میں ڈالے رہے اس پر دورے پڑھنے اور اس کے زمین پر گرنے کا امکان نہیں رہتا۔ اس انداز فکر کو آج بھی غالباً نوع انسانی کی بھاری اکثریت معقول سمجھتی ہے۔

مزید برایں عہد قدیم کے اطالویوں کی طرح سویڈی دھقان بھی یہ رائے رکھتے ہیں کہ آ کاس بیل کے اثر سے آگ بجھ جاتی ہے یا لگنے نہیں پاتی اور وہ بلوطی آ کاس بیل کے دستے ہر قسم کے نقصان خاص کر آتش زدگی کے سدباب کے لیے اپنے کمروں کی چھت سے باندھ دیتے تھے۔ آ کاس بیل میں یہ خصوصیت کس طرح پیدا ہوگئی، اس کی طرف ''گرج جھاڑو'' کا لقب اشارہ کرتا ہے جو سوئٹزرلینڈ کے صوبہ آرگاؤ میں اس پودے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ گرج جھاڑو درختوں کی شاخوں کا گویا ایک پشم دار اور کھنا زائدہ ہے جس کے بارے میں عام لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ بجلی کی گوندنے سے پیدا ہوا ہے۔ اسی لیے بوھیمیا میں وہ گرج جھاڑو جسے جلا گیا ہو، گھر کو برق سے محفوظ رکھتی ہے۔ چوں کہ وہ خود برق سے پیدا ہوتی ہے، لہذا مثلی اصول پر وہ لازمی طور پر برق سے محفوظ رہنے کا ایک ذریعہ، بلکہ درحقیقت ایک قسم کے برق کش بیل کے ذریعے خاص طور پر بچنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ اصل میں بجلی کی آگ ہے۔ اگر چہ یہ بودا یقیناً عام آتش زدگی سے بچنے کا بھی ایک موثر ذریعہ ہے۔

اس کے علاوہ آ کاس بیل نہ صرف ایک برق کش ہے۔ بلکہ وہ ایک ایسی چابی کا بھی کام دیتی ہے جس سے سارے تالے کھل جاتے ہوں۔ لیکن شاید آ کاس بیل کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ دافع سحر ہے آسٹریا میں جو اس کی ایک ڈالی گھر کی دہلیز پر رکھ دی جاتی ہے اس کا سبب یقیناً یہ ہے کہ سحر کے اثر سے مکینوں کو ڈراؤنے خواب نہ دکھائی دیں اور شاید اسی لیے شمالی انگلستان میں لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر آپ اپنے شیر خانہ کو فروغ دینا چاہتے ہوں تو مٹھی بھر آ کاس بیل اس گائے کو کھلا دیجئے جو نئے سال کا پہلا دن گزرنے کے بعد بچہ دے۔ یہاں لوگوں کی دانست میں

دودھ مکھن کے لیے جادوگرنیوں کے شر سے زیادہ نقصان رساں چیز کوئی نہیں۔اسی صورت سے ویلز میں لوگ اس پہلی گائے کو جس نے سال کے آغاز کے گھنٹہ بھر بعد بچہ دیا ہو آ کاس بیل کی ایک ڈالی کھلایا کرتے تھے تا کہ اس کی برکت سے ان کا شیر خانہ چمک جائے اور ویلز کے زرعی اصلاع میں جہاں یہ بیل کثرت سے پیدا ہوتی ہے کشت خانوں میں اس کی افراط ہوتی تھی۔جب اس کی قلت ہو جاتی تو ویلز کے کسان کہا کرتے ''آ کاس بیل نہیں تو برکت بھی نہیں!'' لیکن اگر آ کاس بیل کی فصل اچھی ہوتی تو لوگوں کو اناج کی بھرپور فصل کی امید بندھ جاتی۔سویڈن میں حضرت یوحنا کے عرس کی شب آ کاس بیل کی لوگوں کو سخت تلاش ہوتی ہے۔ان کے عقیدے کے بموجب وہ کچھ مخفی قوتوں کی حامل ہوتی ہے اور اگر اس کی ایک ڈالی گھر، اصطبل وغیرہ کی چھت میں لگادی جائے تو ٹرال (بھوت) آدمی اور جانور کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

ڈروڈ اآ کاس بیل اور دقیہ نوسی عقیدہ:

اس بیل کو حاصل کرنے کے وقت کے متعلق بڑا اختلاف رائے رہا ہے۔ڈروڈ اسے چاند کی چھٹی کو کاٹا کرتے تھے اور عہد قدیم کے اٹلی والے پہلی کو۔عہد جدید میں کچھ لوگوں نے اس غرض سے چاند کی وہ چودھویں مقرر کر رکھی ہے۔جو مارچ میں پڑے اور کچھ لوگوں نے سردیوں کے اترتے چاند کا وہ دن جب سورج برج قوس میں ہو۔لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس کا پسندیدہ وقت چوبیس جون کا دن یا شام ہے۔ہم دیکھ چکے ہیں کہ فرانس اور سویڈن دونوں ملکوں میں انقلاب صیفی کے زمانے میں جمع کردہ آ کاس بیل سے خاص خصوصیات منسوب کی جاتی ہیں۔سویڈن کے قا''ے کی رو سے یہ بیل ''چوبیس جون کی شام کو کاٹنی چاہیے۔جب چاند اور سورج برج قوس میں ہوتے ہیں۔'' نیز ویلز میں لوگوں کا عقیدہ تھا کہ اگر وہ آ کاس بیل جو حضرت یوحنا کے عرہ کی شام (جو میل جون کی شام) یا لوندیوں جو پیدا ہونے سے پہلے کسی وقت کاٹی گئی ہو سونے والے کے تکیے کے نیچے رکھ دی جائے تو اسے روپائے صادق دکھائی دینے لگیے گے مبارک اور منحوس دونوں۔اس طرح آ کاس بیل کا شمار ان پودوں میں ہوتا ہے جن کی سحری قوتیں سال کے سب سے لمبے دن آفتاب کے سمت الراس پر پہنچنے کے ساتھ انتہا کو پہنچ جاتی ہیں۔لہذا یہ قیاس بے جا نہ ہوگا کہ ڈروڈوں کی نظر میں بھی جو آ کاس بیل کا انتہائی احترام کرتے تھے۔اس مقدس

پودے کی مخفی قوتیں جون میں انقلاب صیفی کرتے تھے،اس مقدس پودے کی مخفی قوتیں جون میں انقلاب صیفی کے دن دگنی ہو جاتی تھیں اوراس لیے وہ اسے چوبیس جون کی شام کو باضابطہ رسموں کے ساتھ ساتھ کاٹا کرتے۔

بہرحال،اس من شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ آ کاس بیل جس کی ضرب سے بالڈر مارا گیا تھا بالڈر کے وطن اسکینڈی نیویا مین گرمائی تیوھار کی شام اپنے خواص سرید کی وجد سے باضابطہ جمع کی جاتی تھی۔ یہ بیل عموماناشپاتی ،بلوط اور دوسرے درختوں پر ملتی ہے جوسویڈن کے معتدل علاقے کے مرطوب گھنے جنگلوں میں پائے جاتے ہیں ۔اس صورت سے اسکینڈری نیویا کے گرمائی تیوہار میں بالڈر کے افسانے کے دواہم واقعات میں سے ایک کی تمثیل کی جاتی ہے۔لیکن اس اسطور کے دوسرے واقعہ،یعنی بالڈر کی لاش کے چتا پر جلائے جانے کی نظیر بھی الاؤ روشن کرنے کی اس رسم میں مل جاتی ہے جو چوبیس جون کی شام کوڈنمارک ،ناروے اورسویڈن میں ادا کی جاتی ہے یہ کچھ عرصہ بیشتر تک ادا کی جاتی تھی۔ یہ کسی چیز سے ظاہر نہیں ہوتا کہ ان الاؤں میں کوئی پتلا بھی جلایا جاتا ہے۔لیکن پتلے کا جلایا جانا ایک ایسی رسم ہے کہ اس کا مطلب ذھنوں سے محو ہونے کے بعد غیر ضروری قرار یا کر بہ آسانی ترک کی جاسکتی ہے۔نیز سویڈن میں کبھی متذکرہ گرمائی آگرں کو بالڈر کی چتا کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔اس نام کی بنا پر ان لوگوں سے بالڈر کے رشتے کے متعلق کوئی شبہ باقی نہیں رہتا اور یہ بات قرین قیاس ہو جاتی ہے کہ کسی زمانے میں بالڈر کا کوئی ذی حیات مظہر یا شبیہہ ہر سال اس میں جلائی جاتی تھی۔وسط گرما کا زمانہ بالڈر کے لیے وقف تھا اور سویڈی شاعر ٹیگس نے جو وسط گرما کو بالڈر کے جلنے کا زمانہ قرار دیا ہے،اس میں اس نے ایک قدیم روایت کا اتباع کیا ہوگا جس کے بموجب یہ فیاض دیوتا انقلاب صیفی کے وقت ہلاک ہوا تھا۔

آ کاس بیل جادو کی بیل:

اس طرح یہ ثابت ہو گیا کہ بالڈر کے اسطور کے اہم واقعات کی نظیریں یورپی کسانوں کے آتشی تیوھاروں میں مل جاتی ہیں۔ جو بلاشبہ مسیحیت سے پہلے کے کسی عہد کی یادگار ہیں۔بیلٹین والے تیوھار کی آگ میں قرعہ اندازی کے ذریعہ منتخب شدہ قربانی کے آدمی کو اور آئندہ سال کے نامزد سبز بھیڑیے کو گرمائی آگ میں جھونکنے کے نارمنڈی والے سوانگوں کی یہ تفہیم کی جاسکی ہے

کہ یہ دونوں کے دونوں انسان سوزی کے کسی قدیم رسم کے باقی ماندہ نقش ہیں، جوان موقعوں پر سچ سچ ادا کی جاتی تھی۔ نیز اس نوجوان کا پتوں والا خول جو موشاتم میں آگ پر چلا کرتا تھا، اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ان آگوں میں جل کر مرنے والے اشخاص اپنا یہ حصہ شجری روحوں یا نباتی معبودوں کے نمائندوں کی حیثیت سے ادا کیا کرتے تھے۔ ان تمام امور کے پیش نظر یہ نتیجہ اخذ کرنا بے جا نہ ہوگا کہ ایک بالڈر کا اسطور اور دوسری طرف گرمائی تیوہار اور آکاس بیل جمع کرنے کا دستوں گویا ایک اصل کے دو علیحدہ اجزا ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ گمان غالب یہ فرض کیا جاسکتا ہے کہ بالڈر کی موت کا اسطور نرا افسانہ نہ تھا، یعنی حدیث انسانی میں طبعی مظاہر کو پیش کرنے کا ایک اسلوب ملکر ساتھ ہی اُس کی حیثیت ایک قصے کی بھی تھی جو لوگ اس دیوتا کے انسانی مظہر کو جلانے اور آکاس بیل کاٹنے کی سالانہ رسموں کی توجہ کے لیے بیان کرتے تھے۔ اگر میرا خیال درست ہے تو بالڈر کی الم ناک موت کی کہانی گویا اس مقدس ڈرامے کا مواد بہم پہنچاتی تھی جو آفتاب کو روشن کرنے، پودوں اور فصلوں کو نمو بخشنے اور انسان و حیوان کو پریوں اور دیووں، جادوگروں اور جادوگرنیوں کے مکر سے محفوظ رکھنے کے لیے ہر سال کھیلا جاتا تھا۔ دوسرے لفظوں کے میں اس کہانی کا تعلق مظاہر فطرت سے متعلق ان اساطیر سے ہے جن کی تکمیل کے لیے رسموں کی ادائی ضروری تھی۔ جیسا کہ اکثر صورتوں میں ہوا کرتا ہے، اس صورت میں بھی اسطور کا رشتہ سحر سے وہی ہے جو نظریے کا عمل سے ہوتا ہے۔

لیکن اگر قربانی کے وہ انسان، یعنی بالڈر کے وہ انسانی نمائندے جو آگ میں جل کر مرا کرتے تھے، خواہ وہ آگ بہار میں روشن کی جاتی ہو یا وسط گرما میں شجری روحوں یا نباتی معبودوں کے زندہ مظاہر کی حیثیت سے قتل کیے جاتے تھے تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خود بالڈر بھی یقیناً کوئی شجری روح یا نباتاتی معبود ہوگا۔ لہذا اگر ممکن ہو تو اس خاص قسم کے درخت کا تعین کر دیا جائے جس کا ایک انسانی مظہر آتشی تیوہاروں میں نذر آتش کیا جاتا تھا۔ کیوں کہ یہ امر بالکل یقینی ہے کہ وہ جملہ نباتات کی عمومی حیثیت میں ہرگز نہیں مارا جاتا تھا۔ نباتات کا عمومی تصور نہایت مجرد ہے اور جاہلی ذہن سے بالاتر۔ اغلب ہے کہ شروع شروع میں قربانی کا انسان کسی خاص شجر مقدس کی حیثیت رکھتا تھا۔ لیکن یورپ کے تمام درختوں میں جو درخت خصوصیت کے ساتھ آرباؤں کا

مقدس اس کی لکڑی آگ کا ایندھن بنائی جاتی اور اس کے ساتھ ہی بلوط کی روح کا ایک انسانی نمائندہ بھی جلا دیا جاتا۔ یورپ کی ساری آریائی قوموں کے لیے اس طرح جو کلیہ مستنبط ہوتا ہے اس کی تصدیق اہل اسکینڈی نیویا پر اس کلیے کے اطلاق سے ہوتی ہے، جنھوں نہ بہ ظاہر آکاس بیل اور وسط گرما میں قربانی کے سوختنی انسان یا پتلے کے درمیان قائم کر رکھا تھا۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ ان لوگوں کے ہاں وسط گرما میں آکاس بیل فراہم کرنے کا دستور رہا ہے لیکن اس دستور سے بادی النظر میں ایسی کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی جس سے گرمائی تیوھار کی ان آگوں سے آکاس بیل کے رشتے کا کوئی پہلو نکلتا ہو جن میں آدمی یا آدمیوں کے پتلے جلائے جاتے تھے۔ اگر آگ شروع شروع میں بلوط ہی کی لکڑی سے جلائی جاتی تھی، جیسا کہ بظاہر قرین قیاس ہے تو آکاس بیل کا توڑنا یا کاٹنا کیا ضروری تھا؟ آکاس بیل جمع کرنے اور الاؤ جلانے کے گرمائی دستوروں کے درمیان کی آخری کڑی بالڈر کے اسطور سے بہم پہنچتی ہے، جسے زیر بحث دستوروں سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس اسطور سے ظاہر ہوتا ہے کہ آکاس بیل اور بلوط کے اس انسانی مظہر کے مابین جو نذر آتش کر دیا جاتا تھا، زندگی کا ایک ناگزیر رشتہ قائم تھا۔ چناں چہ اس اسطور کے بموجب آکاس بیل کے سوا ارض وسماء میں کوئی چیز ایسی نہ تھی جو بالڈر کو ہلاک کر سکتی اور جب تک آکاس بیل بلوط پر رہتی۔ بلوط کو موت نہ آتی، بلکہ اسے کوئی گزند نہ پہنچ سکتا۔ اب اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ بلوط کی ذات بالڈر سے عبارت تھی تو اس افسانے کی بنیاد قابل فہم ہو جاتی ہے۔ آکاس بیل کو بلوط کر مرکز حیات سمجھا جاتا تھا اور جب تک وہ صحیح وسالم رہتی کوئی چیز بلوط کو ہلاک نہ کر سکتی، بلکہ اس پر کسی چیز کی ضرب کا اثر نہ ہوتا۔ آکاس بیل کے بارے میں یہ تصور کہ وہ بلوط کا مرکز حیات یا رگ جان ہے جاہلی ذہن میں قدرتی طور پر اس مشاہدے سے پیدا ہوتا ہے کہ جہاں بلوط ایک برگ ریز پودا ہے وہاں اس پر پیدا ہونے والی آکاس بیل سدا بہار ہے۔

جاڑے میں اس بیل کے ہرے بھرے پتوں کو دیکھ کر بلوط پرست یہ سمجھتے ہوں گے کہ وہ جان الوہی جو درختوں کی شاخوں کو چھوڑ گئی ہے آکاس بیل میں ہنوز موجود ہے، جس طرح کسی خفتہ انسان کا جسم ساکت ہوتا ہے لیکن اس کا قلب برابر حرکت کرتا رہتا ہے۔ لہذا دیوتا کو مارنے یعنی مقدس درخت کو جلانے کے لیے ضروری تھا کہ پہلے آکاس بیل اس پر سے الگ کر لی جاتی،

Marfat.com

کیوں کہ جب تک یہ بیل جوں کی توں رہتی (لوگوں کی دانست میں) بلوط ضرب پذیر نہ ہوتا۔ان کے چھروں اور تیشوں کی ساری ضربیں لگائیں جاتیں اور یہ اوزار درخت کی چھال سے لگ لگ کر اچٹ جاتے۔لیکن جب ایک دفعہ اس کا دل نکال لیا جاتا تو وہ کٹ کر زمین پر آ رہتا اور جب بعد کے کسی عہد میں بلوط کی روح نے انسان کا روپ دھارنا شروع کیا تو اس کے متعلق یہ خیال پیدا ہونا منطقی طور پر لازمی تھا کہ وہ جس درخت کا نمائندہ ہے اس کی طرح نہ تو مارا جا سکتا ہے اور نہ اس کو کوئی زخم لگ سکتا ہے، جب تک کہ آ کاس بیل صحیح وسالم رہے۔آ کاس بیل کا بلوط کے درخت سے علیحدہ کر لیا جانا اس کے مظہر کی موت کی علامت بھی تھا اور سبب بھی۔

اس نظریے کی رو سے بالڈر روئین تن محض آ کاس بیل والے بلوط کے درخت کا ایک مظہر قرار پاتا ہے۔اس تفہیم کی تصدیق ایک عقیدے سے ہوتی ہے جو بہ ظاہر اطالیہ قدیم کے لوگوں میں پایا جاتا تھا۔اور جس کی رو سے آ کاس بیل کو نہ آگ فنا کر سکتی تھی نہ پانی اور جب اس طفیلی پودے کو اس طرح امر تصور کیا جاتا تو یہ فرض کرنے میں کوئی امر مانع نہ تھا کہ جب تک وہ اپنے درخت سے مربوط رہتی ہے، اس کی امر تا بھی درخت میں سرایت کرتی رہتی ہے یا اسی خیال کو اسطوری رنگ میں پیش کیا جائے تو اس کا خاکہ یہ ہوگا کہ کس طرح بلوط کے مہربان دیوتا نے اپنی حیات جاوداں اس امر بیل میں محفوظ کر رکھی تھی، جو بلوط کی شاخوں میں پیدا ہوتی ہے۔جب تک یہ بیل اس سے چمٹی رہی بلوط کا دیوتا کس طرح صحیح وسالم رہا اور انجام کار کس درخت قرار دیے جانے کا مستحق ہے وہ بلوط ہے۔جیسا کہ ہم دیکھ آئے ہیں یورپ میں آریائی نسل کی تمام بڑی شاخوں میں بلوط پرستی کے رواج کے شواہد ملتے ہیں۔لہذا قطعی طور پر یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ آریاؤں میں ان کے انتشار سے قبل اس درخت کی تقدیس عام تھی اور وہ جس سرزمین سے اٹھے تھے اس پر بلوط کے جنگل چھائے ہوئے تھے۔

جہالت اور آ کاس بیل:

اب آتشی تیوہاروں کی قدامت اور جاہلی نوعیت اور آریائی نسل کی تمام یورپی قوموں میں ان کی حیرت انگیز یکسانیت کی بناء پر یہ مستنبط ہوتا ہے کہ یہ تیوہار ان مشترک مذہبی رسموں میں داخل وشامل تھے جو اس نسل کی مختلف قومیں اپنے قدیم وطن سے لے کے چلی تھیں۔لیکن میں نے

جورائے قائم کی ہے وہ درست ہے تو ان قدیم آتشی تیوہاروں کی ایک خاص رسم شجری روح کے نمائندے کی حیثیت سے آدمی کی سوختنی قربانی تھی۔ آریاؤں کے مذہب میں بلوط کی اس اہمیت کے پیش نظر یہ امر قرین قیاس ہے کہ مذکورہ بالا تیوہاروں پر آدمی جس درخت کے مظہر کی حیثیت سے نذر آتش کیا جاتا تھا وہ بلوط ہی ہوگا۔ جہاں تک کیلٹوں اور لیتھوینیا والوں کا تعلق ہے اس استنباط میں بحث کی گنجائش نہیں۔ لیکن ان قوموں، نیز جرمنوں کی حد تک ایک رسم سے جو مذہبی تقلید یا قدامت پرستی کی عجیب وغریب مثال پیش کرتی ہے، اس امر کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ آگ سلگانے کا قدیم ترین طریقہ یہ ہے کہ دو لکڑیوں کو ایک دوسرے سے خوب رگڑا جاتا ہے یہاں تک وہ جل اٹھتی ہیں اور ہنگامی آگ روشن کرنے کی متبرک رسم میں یہی طریقہ رائج ہے اور اغلب تو یہ ہے کہ اگلے زمانے میں زیر بحث تمام آتشی تیوہاروں پر اسی طریقے سے کام لیا جاتا تھا۔ اب بعض صورتوں میں ہدایت یہ ہے کہ ہنگامی آگ یا دوسری متبرک آگ خاص قسم کی لکڑی کی رگڑ سے سلگائی جانی چاہیے اور جب اس طرح لکڑی کی قسم بھی مقرر ہوتی ہے خواہ وہ کیلٹوں کی صورت میں ہو یا جرمنوں اور سلافیوں کی صورت میں تو ایسی لکڑی بالعموم بلوط کی لکڑی ہوتی ہے۔ لیکن اگر مقدس آگ باضابطہ بلوط کی لکڑیوں کی رگڑ سے سلگائی جاتی تھی تو اس سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ شروع شروع میں اس آگ کا ایندھن بھی یہ لکڑی ہوا کرتی تھی درحقیقت اس وستائی آگ میں جلنے والا بہیزم جو روم میں ہمیشہ فروزاں رہتی تھی بلوط کی لکڑی تھا۔ لیتھوینیا میں رووموف کی عظیم الشان عبادت گاہ میں بلوط کے تلے جو آگ سدا جلتی رہتی تھی اس کا ایندھن بھی اسی درخت کی لکڑی تھی۔ اس کے علاوہ اس امر کی شہادت کہ گرمائی آگ میں بلوط ہی کی لکڑی جلا کرتی تھی شاید اسی دستور سے ملے جو کہا جاتا ہے کہ جرمنی کے متعدد کوہستانی اضلاع میں اب تک موجود ہے اور جس کے بموجب گرمائی تیوہار کے دن گھر کی آگ بلوط کے ایک بھاری لٹھے سے سلگائی جاتی ہے۔ یہ لٹھا چولھے میں اس طرح لگا دیا جاتا ہے کہ آہستہ آہستہ سال بھر جلتا رہتا ہے۔ آئندہ گرمائی تیوہار کے دن اس لٹھے کے کوئلے ہٹا لیے جاتے ہیں تاکہ نئے لٹھے کے لیے جگہ خالی کی جائے اور انھیں غلے کے بیج میں ملا دیا جاتا ہے یا باغ میں بکھیر دیا جاتا ہے۔ لوگوں کے عقیدے کے بموجب اس کی بدولت چولھے پر پکنے والے کھانے پر سحر کا اثر نہیں ہونے پاتا، گھر کی برکت قائم رہتی ہے فصلوں کو

Marfat.com

تقویت پہنچتی ہے اور وہ پالے اور مضرت رساں جانوروں سے محفوظ رہتی ہیں۔اس طرح متذکرہ دستوریول کے لٹھے والی رسم سے مکمل مطابقت رکھت ہے جو جرمی، فرانس، انگلستان، سربیا اور دوسرے سلائی ملکوں میں عام طور پر بلوط ہی کا ہوتا ہے۔اس سے یہ کلیہ مستنبط ہوتا ہے کہ ان میعادی یا ہنگامی رسموں میں قدیم زمانے کے آریائی بلوط سے آگ سلگاتے بھی تھے اور اسے اس آگ کا ایندھن بھی بناتے تھے۔

لیکن اگر ان مقدس رسموں میں آگ باضابطہ بلوط ہی کی لکڑی سے سلگائی جاتی تھی تو اس سے یہ نتیجہ اور نکلتا ہے کہ اسی میں شجری روح کے مظہر کی حیثیت سے جو آدمی اس آگ کی نذر کیا جاتا تھا وہ بلوط کے سوا کسی اور درخت کا نمائندہ نہ تھا۔اس طرح مقدس بلوط بہ یک وقت دو دو صورتوں میں نذر آتش کیا جاتا تھا۔ایک عیار دشمن نے اس کی امرتا کا بھید معلوم کر کے اس بیل کو بلوط سے جدا کر ڈالا اور بلوط کے دیوتا کو قتل کر کے آگ میں جلا ڈالا، جس کے جسم پر اس پودے کی بدولت آگ اثر نہ کرتی تھی۔

لیکن ایسی ہستی کا تصور جس کی جان ایک معنی میں اس کے جسم سے باہر ہو، چوں کہ قارئین کو کچھ عجیب سا لگے گا اور سچ تو یہ ہے کہ جاہلی توہمات سے متعلق اس تصور کے تمام متضمنات ہنوز مسلم نہیں، لہذا اس کی توضیح میں ایسی مثالیں پیش کرنی بے جا نہ ہوں گی جو کہانی اور دستور دونوں سے ماخوذ ہوں۔اس کے نتیجے میں یہ ثابت ہو جائے گا کہ بائڈر سے آکاس بیل کے رشتے کی توجیہ میں میں نے مذکورہ بالا تصور کو مان کر ایک ایسے اصول کو تسلیم کیا ہے جو انسان کے ذہن پر قدیم الایام سے نقش چلا آتا ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

خارجی روح کا تصور لوک کہانیوں میں

اس تالیف کے پچھلے حصے میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ غیر ترقی یافتہ انسان کے نزدیک یہ ممکن ہے کہ روح عارضی طور پر جسم سے جدا ہو جائے اور اس کے نتیجے میں موت واقع نہ ہو۔ روح کی یہ غیر حاضریاں بسا اوقات بڑی پر خطر ہوتی ہیں، کیوں کہ ایسی صورت میں اس بات کا احتمال ہوتا ہے کہ بھٹکتی روح دشمنوں وغیرہ کے ہاتھ لگ جائے اور اسے طرح طرح کے مصائب کا سامنا کرنا پڑے۔ لیکن جسم سے روح کی علیحدگی کا ایک اور رخ بھی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ کوئی شخص محض ذاتی سلامتی کی خاطر اس بات کا خواہش مند ہو سکتا ہے کہ اس کی روح جسم میں کبھی نہ لوٹے۔ زندگی کا ایسا تجریدی تصور جس کی رو سے وہ ''احساس کا ایک امکان مستقل'' یا ''خارجی رشتوں سے داخلی نظام کی مسلسل تطبیق'' سے عبارت ہے، وحشی کی فہم سے بالاتر ہے۔ وہ زندگی یا جان کو ایک خاص جسامت کی ٹھوس چیز سمجھتا ہے، ایسی کہ جس کا دیکھنا، ہاتھ میں لینا، ڈبے یا مرتبان میں بند کر کے رکھنا، زخم لگنا یا ٹوٹ کر پاش پاش ہونا ممکن ہو۔ یہ ضروری نہیں کہ ایسی جان آدمی کے اندر موجود ہو۔ وہ اس سے الگ رہ کر بھی ایک طرح کی مشارک قوت سے اسے جیتا رکھ سکتی ہے۔ جب تک یہ چیز جسے وہ جان یا روح کہتا ہے سلامت رہے آدمی بھی یہ عافیت رہتا ہے، لیکن اسے گزند پہنچ جائے تو آدمی علیل ہو جاتا ہے اور اسے تباہ کر دیا جائے تو وہ مر جاتا ہے، یا دوسرے لفظوں میں جب کوئی آدمی بیمار ہو یا مار دیا جائے تو اس کی یہ تفہیم کی جاتی ہے کہ اس مادی شے کو جو اس کی جان یا روح کہلاتی ہے، خواہ وہ اس کے جسم میں ہو یا جسم سے باہر، یا تو کوئی گزند پہنچا ہے یا تباہ کر دیا گیا ہے۔ لیکن ایسے بھی حالات پیدا ہو سکتے ہیں یا پیش آ سکتے ہیں جن میں جان یا دو جسم سے زیادہ مامون جسم سے دور کسی مخفی جائے پناہ میں رہ سکتی ہے۔ لہذا ان حالات میں وحشی اپنی روح کو جسم سے نکال کر کسی محفوظ جگہ پہنچا دیتا ہے اس ارادے سے کہ خطرہ ٹل جائے تو اسے دوبارہ اپنے جسم

میں داخل کر لے یا اگر وہ ایسا کوئی مامن دریافت کر لے کہ جہاں کسی قسم کا قطعی کوئی خطرہ نہ ہو تو وہاں روح کو مستقل طور پر رکھ چھوڑنا اس کے لیے موجب اطمینان ہوگا۔اس کا فائدہ یہ ہے کہ جب تک روح اپنے مامن میں صحیح وسالم رہے، وہ آدمی بھی گویا امر رہے گا۔کوئی چیز اس کے جسم کو ہلاک نہیں کرسکتی، اس لیے کہ اس کی جان اس کے اندر نہیں ہوتی۔

اس جاہلی عقیدے کی شہادت لوک کہانیوں کی ایک قسم سے بہم پہنچتی ہے جن کی بہترین مثال ''بیدل دیو'' کی ناروی کہانی ہے۔اس قسم کی کہانیاں دنیا میں جگہ جگہ ملتی ہیں۔ان کی تعداد اور ان واقعات وتفصیلات کے تنوع سے جن میں ان کے بنیادی یا اصل خیال کی صورت گری ہوئی ہے، یہ مستنبط ہوتا ہے کہ خارجی روح کا تصور تاریخ کا ابتدائی دور میں انسان کے دل ودماغ پر چھایا ہوا تھا، کیوں کہ لوک کہانیاں عالم کی اس صورت کی سچی تصویر ہوتی ہیں جو جاہلی ذہن پر منعکس ہوتی ہے اور ہر وہ خیال جوان کہانیوں میں مشترکہ طور پر ملتا ہے۔اور ہر وہ خیال جوان کہانیوں میں مشترکہ طور پر ملتا ہے، وہ چاہے کیسا ہی سہل کیوں نہ نظر آئے، کسی زمانے میں یقیناً انسان کا جزو ایمان رہ چکا ہے۔جہاں تک جسم سے روح کو علیحدہ کرنے کی طاقت کر تعلق ہے، وحشیوں کے حقیقی عقائد ورسوم کے ساتھ زیر بحث لوگ کہانیوں کے مقابلے سے ہمارے اس دعوی کا کافی ثبوت مل جائے گا۔اس خاص نکتے کی طرف کہانیوں کے کچھ نمونے پیش کرنے کے بعد رجوع کیا جائے گا۔یہ نمونے اس امر کو پیش نظر رکھتے ہوئے منتخب کیے گئے ہیں کہ ان کی روشنی میں نہ صرف نظر رکھتے ہوئے منتخب کیے گئے ہیں کہ ان کی روشنی میں نہ صرف اس قسم کی کہانیوں کی امتیازی خصوصیات اجاگر ہو جائیں، بلکہ ان کی عالم گیر عمومیت کی وضاحت بھی ہو جائے۔

اس ضمن میں سب سے پہلے یہ بات قابل ذکر ہے کہ خارجی روح کا قصہ مختلف صورتوں میں ہندوستان سے لے کر ہبیر یڈیز تک آریائی نسل کی تمام قوموں میں ملتا ہے۔اس کی ایک عام شکل یہ ہے ایک جادوگر، دیو یا پری زاد ہوتا ہے۔امر اور روئیں تن، کیوں کہ وہ اپنی روح کو کسی مخفی اور دور افتادہ گوشے میں رکھ چھوڑتا ہے۔لیکن ایک حسین شاہزادی جسے وہ اپنے مسحور قلعے میں مقید رکھتا ہے، اس کی زندگی کا یہ راز اس سے کرید لیتی ہے اور قصے کے ہیرو کو بتا دیتی ہے اور اس جادوگر کی

روح، دل، جان یا موت (اس کے مختلف نام ہوتے ہیں) کا کھوج لگالیتا ہے اور اسے فنا کر ڈالتا ہے، جس کے ساتھ ہی جادوگر کا بھی کام تمام ہو جاتا ہے۔ جادو کا طوطا چناں چہ اس سلسلے کا ایک ہندو قصہ یوں ہے کہ پنچکن نامی ایک جادوگر تھا جس نے ایک سندر رانی کو پانچ سال تک اپنا اسیر بنائے رکھا اور پھر ناچار اس سے شادی کر لینی چاہی، لیکن رانی اس پر کسی طرح راضی نہ ہوتی تھی۔ آخر کار رانی کا لڑکا اسے ساحر کے چنگل سے رہائی دلانے کے لیے آن پہنچا اور دونوں نے مل کر پنچکن کو مارنے کا منصوبہ بنایا۔ چناں چہ رانی نے جادوگر سے چکنی چپڑی باتیں کرنی شروع کر دیں۔ اس پر یہ ظاہر کرنے لگی کہ وہ اس سے شادی کرنے پر آمادہ ہوگئی ہے اور پھر اس سے پوچھا کہ کیا واقعی وہ غیر فانی ہے؟ کیا واقعی موت اس سے دور رہتی ہے؟ اور کیا سچ مچ وہ اتنا بڑا جادوگر ہے کہ اسے انسانی تکلیف کا کوئی احساس نہیں ہوتا؟ اس نے جواب دیا ''یہ سچ ہے کہ میں عام انسانوں سے مختلف ہوں۔ یہاں سے ہزار میل کے فاصلے پر ایک گھنا جنگل ہے جس میں آدم زاد کا گزر نہیں۔ اس جنگل کے قلب میں کھجور کے درخت ایک دائرہ سا بنائے کھڑے ہیں، جس کے بیچوں بیچ ایک پر ایک چھ چاٹیاں پانی سے بھری رکھی ہیں۔ چھٹی چاٹی کے نیچے ایک چھوٹا سا پنجرا ہے جس کے اندر ایک سبز طوطا بند ہے۔ میری جان اس طوطے میں ہے۔ اگر یہ طوطا مارا گیا تو میں بھی مر جاؤں گا۔'' ''لیکن'' اس نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا ''طوطے کو کسی قسم کا گزند پہنچنا محال ہے، اس لیے کہ وہاں ایک تو آدمی کا گزر ممکن نہیں اور دوسرے میں نے کھجوروں کے اس جھنڈ کے اطراف کئی ہزار جن اور متعین کر رکھے ہیں۔ جو کوئی وہاں پہنچنے کی جرأت کرے اسے یہ جن مار ڈالیں گے۔'' لیکن نوجوان راج کمار نے اس طوطے کو حاصل کرنے کا بیڑا اٹھالیا اور بہ دقت تمام اس طوطے پر قبضہ کر اسے جادوگر کے قلعے لے آیا اور قلعے کے دروازے میں بیٹھ کر اس کے ساتھ کھیلنا شروع کر دیا، پنچکن جادوگر نے اسے دیکھ لیا اور باہر نکل کر راج کمار کو بہلانے پھسلانے لگا تا کہ اس سے طوطا ہتھیا لے۔ ''لاؤ مجھے میرا طوطا دے دو!'' وہ چیخا۔ اس پر لڑکے نے طوطے کو پکڑ کر اس کا ایک پنکھ نوچ لیا اور اس کے ساتھ ہی جادوگر کا داہنا ہاتھ جسم سے الگ ہو کر گر پڑا۔ پھر پنچکن نے اسی طرح طوطا مانگتے ہوئے اپنا بایاں ہاتھ پھیلا دیا۔ لڑکے نے دوسرا پنکھ بھی

نوچ لیا جس پر جادوگر کا بایاں ہاتھ بھی ٹوٹ کرا لگ ہوگیا۔ پھر وہ گھٹنوں کے بل جھک کر اپنا وہی سوال دھرانے لگا۔ لڑکے نے اب کی دفعہ طوطے کی داھنی ٹانگ توڑ ڈالی، اور اسی وقت ادھر جادوگر کی داھنی ٹانگ الگ ہوگئی اور اسی طرح جب اس کی بائیں ٹانگ بھی جاتی رہی اور صرف سر اور دھڑ باقی رہ گیا تو وہ اپنے دیدے گھما گھما کر طوطے کے لیے چیختا رہا۔ اس پر لڑکے نے چیخ کر کہا ''لے اپنا طوطا'' اور پھر طوطے کی گردن مروڑ اسے جادوگر پر دے مارا۔ اس کا یہ کرنا تھا کہ پنچکن کی گردن مڑ گئی اور ایک خوف ناک چیخ کے ساتھ اس کا دم نکل گیا۔ ہندوؤں کی ایک اور کہانی میں ایک دیو سے اس کی لڑکی پوچھتی ہے ''بابا! آپ اپنی روح کو کہاں رکھا کرتے ہیں؟'' اس نے جواب دیا یہاں سے سولہ میل دور ایک درخت ہے۔ اس درخت کو درندے اور سانپ بچھو گھیرے رہتے ہیں۔ اس کی چوٹی پر ایک زبردست سانپ ہے، جس کے سر پر ایک پنجرا دھرا ہے۔ اس پنجرے میں ایک چڑیا بند ہے، اسی چڑیا میں میری جان ہے۔'' اس دیو کا انجام بھی وہی ہوتا ہے جو پچھلی کہانی کے جادوگر کا ہوتا ہے۔ اس چڑیا کے پر اور ٹانگیں نوچتے ہی دیو کے ہاتھ پاؤں بھی ٹوٹ کر گر پڑتے ہیں اور جب اس کی گردن توڑ دی جاتی ہے تو وہ بے جان ہو کر گر پڑتا ہے۔ ایک بنگالی قصے میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ سارے دیو ملک لنکا میں بستے ہیں اور ان سب کی جانیں لیمو کے ایک دانے میں ہیں۔ ایک لڑکا اس لیمو کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتا ہے اور سارے دیو مر جاتے ہیں۔ ایک سیامی باکیمبوڈیانی کہانی جو شاید ہندوستانی قصے سے ماخوذ ہے، یوں ہے کہ لنکا کا راجا راون جب لام پر جاتا تو جادو کے زور سے اپنی روح کو جسم سے نکال لیتا اور اسے ایک ڈبیا میں بند کر کے گھر میں چھوڑ جاتا۔ اس طرح جنگ میں اس پر کوئی وار کارگر نہ ہوتا۔ جب وہ رام سے جنگ کرنے چلا تو اپنی روح ڈبیا میں بند کر کے امانتاً ایک جوگی موسوم بہ آتش چشم کو سونپ گیا میدان جنگ میں رام یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے کہ ان کے ایک حلیف نے جس راون کی سلامتی کا راز معلوم تھا جادو کے زور سے راون کی شکل اختیار کر لی اور جوگی سے اس کی روح حاصل کر کے اسے ہوا میں اڑا دیا۔ پھر ڈبے کو ہلات اور اس طرح دبا دبا کر بھینچتا ہوا رام کے پاس واپس پہنچا کہ راون کے جسم سے ساری جان نکل گئی اور وہ مر گیا۔ ایک بنگالی کہانی میں ایک راج کمار دور دراز ملک کو روانہ ہوتے

Marfat.com

ہوئے اپنے باپ کے محل کے صحن میں ایک پودا لگا دیتا ہے اور اپنے ماں باپ سے کہتا ہے: ''یہ پودا میری جان ہے۔ جب تم اس پودے کو سرسبز دیکھو تو یہ جان لو کہ میں بالکل خیریت سے ہوں۔ لیکن اگر اس کی کوئی ٹہنی مرجھا جائے تو یہ جان لو کہ میں علیل ہوں اور جب تمھیں سارا پودا خشک ہوتا دکھائی دے تو یہ جان لو کہ میں مر چکا ہوں۔'' ایک اور ہندوستانی کہانی میں ایک راج کمار سفر پر روانہ ہوتا ہے اور اپنے پیچھے جو کا ایک پودا اس تاکید کے ساتھ چھوڑ جاتا ہے کہ اس کی اچھی طرح دیکھ بھال کی جائے۔ کیوں کہ اگر وہ پھلتا پھولتا رہے تو راج کمار بھی زندہ اور بہ عافیت رہے گا لیکن اگر وہ مرجھانے لگے تو اس پر کوئی افتاد پڑنے والی ہوگی۔ چناں چہ یہی ہوا۔ راج کمار قتل کر دیا گیا اور جب اس کا سر تن سے جدا ہو کر لڑھکنے لگا تو اچانک جو کے پودے کے دو ٹکڑے ہو گئے اور اس کی بالی زمین پر گر پڑی۔

جادو کی دیوی:

یونان کے قدیم و جدید قصے بھی خارجی روح کے تصور سے خالی نہیں۔ جب میلیئیجر (کیلی ڈن کے بادشاہ اوئے نیوس کا بیٹا) سات دن کا تھا تو قسمت کی دیویاں اس کی ماں پر ظاہر ہوئیں اور اس سے کہا کہ آتش دان میں جو لکڑی بھڑک رہی ہے اس کے جلتے ہی میلیئیجر مر جائے گا۔ اس کی ماں نے آگ میں سے وہ لکڑی فوراً نکال لی اور اسے حفاظت سے ایک صندوق میں رکھ دیا۔ لیکن کئی سال بعد جب میلیئیجر نے اپنے ماموؤں کو قتل کر ڈالا تو اس نے جوش غضب میں وہ لکڑی جلا ڈالی اور بیٹے نے اس طرح تڑپ تڑپ کر جان دی جیسے اس کے اعضائے رئیسہ جل رہے ہوں۔ نیز میجارا کے بادشاہ نائی سس کی چندیا پر ایک قرمزی یا سنہری بال تھا اور اس کے لیے یہ مقدر ہو چکا تھا کہ جس وقت وہ بال اُکھاڑ دیا جائے، بادشاہ کی موت واقع ہو جائے۔ جب کریٹ کی فوجوں نے میجارا کا محاصرہ کیا تو بادشاہ کی بیٹی سیلا کا شاہ کریٹ مینوس پر دل آ گیا۔ اس نے اپنے باپ کے سر کا وہ بال اکھاڑ دیا اور وہ مر گیا۔ ایک جدید یونانی لوک کہانی میں ایک آدمی کی قوت اس کے سر کے تین بالوں میں ہوتی ہے۔ جب اس کی ماں یہ بال اکھاڑ دیتی ہے تو وہ کم زور اور بودا ہو جاتا ہے اور اس کی ماں یہ بال اکھاڑ دیتی ہے تو وہ کم زور اور بودا ہو جاتا ہے اور اس کے دشمن اسے قتل کر

Marfat.com

ڈالتے ہیں۔ایک اور جدید یونانی قصے میں ایک جادوگر کی زندگی تین فاختاؤں سے وابستہ ہوتی ہے جوایک جنگلی سور کے پیٹ میں ہوتی ہے۔جب پہلی فاختہ ماری جاتی ہے تو جادوگر بیمار ہو جاتا ہے۔دوسری فاختہ ماری جاتی ہے تو اس کی بیماری شدت اختیار کر جاتی ہے اور تیسری ماری اجتی ہے تو وہ مر جاتا ہے۔نیز اسی قسم کی ایک اور یونانی کہانی یوں ہے کہ ایک دیو تھا، جس کی طاقت تین خوش الحان پرندوں کی زندگی پر منحصر تھی۔یہ ایک جنگلی سور کے جسم میں مستور تھے۔کہانی کے ہیرو نے ان میں سے دو پرندوں کو مار ڈالا اور دیو کے گھر آن کر دیکھا کہ وہ زمین پر پڑا سخت کرب کی حالت میں ہے۔دیو کو تیسرا پرندہ دکھایا جس نے ہیرو سے التجا کی کہ یا تو وہ اس پرندے کو چھوڑ دے یا دیو کو کھانے کے لیے دے دے۔لیکن پرندے کو چھوڑ دے یا دیو کو کھانے کے لیے دے دے۔لیکن ہیرو نے پرندے کی گردن مروڑ دی اور دیو کا کام وہیں تمام ہو گیا۔

الہ دین کا چراغ اور شہزادی:

''اور اس کے چراغ'' کے قصے کی ایک جدید رومی صورت یہ ہے کہ جادوگر جو شہزادی کو سمندر کے بیچ میں ایک بہتی ہوئی چٹان پر مقید رکھتا ہے، شہزادی سے کہتا ہے کہ وہ کبھی نہیں مرے گا۔ شہزادی یہ بات اپنے شوہر شہزادے سے کہہ دیتی ہے جو اسے آزاد کرانے کے لیے وہاں آن پہنچتا ہے۔شہزادہ جواب دیتا ہے؟ ''یہ ناممکن ہے، کوئی نہ کوئی چیز ضرور ایسی ہو گی جو اس کی موت کا سبب ہو سکتی ہو۔اس سے معلوم کرو کہ وہ تو اس نے بتایا کہ جنگل چہ شہزادی نے جادوگر سے دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ جنگل میں ایک ست سر اسانپ ہے جس کے بیچ کے سر میں ایک خرگوش کا بچہ ہے، خرگوش کے بچے کے سر میں ایک چڑیا ہے، چڑیا کے سر میں ایک قیمتی پتھر ہے جو اس کے تکیے کے نیچے رکھ دیا جائے تو وہ مر جائے گا۔شہزادے نے یہ پتھر حاصل کر لیا اور شہزادی نے اسے جادوگر کے تکیے کے نیچے رکھ دیا۔جوں ہی جادوگر نے اپنا سر تکیے پر رکھا، تین خوف ناک چیخیں ماریں، تین دفعہ چکرایا اور مر گیا۔

اسی قسم کے قصے سلافی قوموں میں بھی مشہور ہیں چناں چہ ایک روسی کہانی کے بموجب کوبے موت نامی ایک جادوگر تھا، جو ایک شہزادی کو لے اڑا اور اسے اپنے نہری قلعے میں قید کر دیا۔شہزادی

Marfat.com

ایک دن موم ودل گیر قلعے کے باغ میں اکیلی چہل قدمی کر رہی تھی کہ ایک شہزادے کا اس پر دل آ گیا اور اس کے ساتھ بیچ نکلنے کی امید کی خوشی میں وہ سیدھی جادوگر کے پاس پہنچی اور بہلا پھسلا کر اس کا راز معلوم کرنے کے لیے اس سے چکنی چپڑی باتیں کرنے لگی۔ عزیز من وہ بولی مجھے ٹھیک ٹھیک بتا دو کہ کیا سچ مچ تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی؟ جادوگر نے جواب میں کہا کہ واقعی وہ کبھی نہیں مرے گا۔ شہزادی نے کہا ''اچھا تو پھر یہ بتاؤ کہ تمہاری موت ہے کہاں؟ کیا وہ گھر ہی میں کہیں پوشیدہ ہے؟'' یقیناً وہ گھر ہی میں ہے جادوگر بولا وہ اس جھاڑو میں ہے جو دہلیز کے نیچے رکھی ہے اس پر شہزادی نے جھاڑو اٹھا کر آگ میں ڈال دی۔ جھاڑو تو جل گی لیکن امر کوشچی کا بال بھی بیکا نہ ہوا اپنی اس کوشش میں ناکام ہونے کے بعد وہ قطامہ منہ پھلا کر کہنے لگی تم مجھے دل سے نہیں چاہتے، ورنہ تم مجھ کو اپنی موت کی جگہ ضرور بتا دیتے۔ پھر بھی مجھے رنج نہیں اور میں تمہیں دل سے چاہتی ہوں۔ ان خوشامدانہ باتوں سے اس نے یہ چاہا کہ جادوگر سے اس کی موت کا راز معلوم کر لے وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا آخر تم یہ کیوں جاننا چاہتی ہو؟ خیر تم بہ ضد ہو تو میں تمہاری خاطر بتائے دیتا ہوں اور ان میں سب سے بڑے بلوط کی جڑوں کے نیچے ایک کیڑا ہے اگر یہ کیڑا کبھی کسی کے ہاتھ لگ جائے اور کچل دیا جائے تو اسی دم میری موت واقع ہو جائے گی۔ شہزادی یہ سن کر اپنے عاشق کے پاس گئی اور اسے ساری بات بتا دی وہ ان بلوطوں کی تلاش میں نکلا اور ان کا کھوج لگا کر کیڑے کو کھود نکالا اور کچل ڈالا، جس کے بعد فوراً جادوگر کے قلعے کو لوٹ آیا۔

یہاں شہزادی سے اسے معلوم ہوا کہ جادوگر زندہ ہے وہ قطامہ پھر للو پتو کرنے لگی اور اب کی دفعہ جادوگر فریب کھا گیا اور اپنے دل کا راز شہزادی کو بتا دیا وہ بولا میری موت یہاں سے بہت دور سمندر میں ہے اور اس کا ہاتھ آنا بہت مشکل ہے اس سمندر میں ایک جزیرہ ہے اور اس جزیرے پر بلوط کا ایک درخت ہے اس درخت کے تلے ایک آہنی صندوق رکھا ہے اس آہنی صندوق میں ایک چھوٹی سی ٹوکری ہے اس ٹوکری کے اندر ایک خرگوش ہے اس خرگوش کے پیٹ میں ایک بطخ ہے اس بطخ کے پیٹ میں ایک انڈا ہے اس انڈے کو حاصل کر کے توڑ دیا جائے تو اسی وقت میں مر جاؤں گا۔ شہزادے نے وہ انڈا حاصل کر لیا اور اسے ہاتھ میں لیے جادوگر کے سامنے آیا شہزادہ اگر

Marfat.com

انڈے کو ملتا نہ رہتا تو وہ نافرجام شہزادے کا کام تمام کر ڈالتا انے کے پہنچتے ہی جادوگر کھڑی دانت نکوس رہی تھی اور یہ کہنے لگا کیا میں نے تمہاری محبت میں اپنی موت کا راز افشا نہیں کیا تھا؟ کیا محبت کا یہی بدلہ تھا جو تم نے مجھے دیا؟ یہ کہتے ہی وہ اپنی تلوار کی طرف جھپٹا جو دیوار پر کھونٹی سے ٹنگ رہی تھی لیکن قبل اس کے کہ وہ تلوار تک پہنچتا شہزادہ انڈے کو کچل چکا تھا جس کے ساتھ ہی وہ زندہ جاوید جادوگر راہی ملک عدم ہوگیا کوشچی کی موت کے ایک قصے میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ پیشانی پر اس پراسرار انڈے کی ضرب سے مارا گیا تھا جو جادو کی اس زنجیر کی آخری کڑی تھی، جس میں کوشچی کی جان بندھی تھی اسی قصے کی ایک اور محاکاتی صورت ایک سانپ کی کہانی ہے جس میں ضرب کاری ایک کنکر سے لگائی جاتی ہے جو ایک انڈے کی زردی میں سے نکلتا ہے یہ ایک بطخ کے پیٹ میں ہوتا ہے بطخ خرگوش کے پیٹ میں خرگوش ایک پتھر کے اندر اور پتھر ایک جزیرے پر۔

تیوتانی قوموں میں خارجی روح کے قصے کچھ نایاب نہیں۔ٹرانسلوینیا کے سیکسن یہ قصہ بیان کرتے ہیں کہ کسی نوجوان نے ایک جادوگرنی پر لگاتار گولیاں چلائیں لیکن گولیاں اس پر کوئی اثر کیے بغیر صاف اس کے جسم کے پار ہوگئیں۔ جادوگر نے اس کا خوب مذاق اڑایا۔ابے او احمق کمینے! وہ چلائی چاہے کتنی ہی گولیاں چلالے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ میری جان میرے جسم میں نہیں۔وہ مجھ سے بہت دور ہے۔ایک پہاڑ پر ایک تلاب ہے تالاب میں ایک بطخ تیرتی رہتی ہے بطخ کے پیٹ میں ایک انڈا ہے۔انڈے میں ایک شمع فروزاں ہے یہ شمع میری شمع زندگی ہے اگر تم اس شمع کو بجھا سکو تو میرا خاتمہ ہو جائے گا لیکن ایسا ہونا محال ہے یا ایں ہمہ اس نوجوان کو وہ انڈا مل گیا جسے اس نے توڑ کر اس کی شمع بجھا ڈالی اور اسی لحمہ جادوگرنی کا دم نکل گیا ایک جرمن کہانی میں ایک آدم خور جوتن بے روح یا بے جان کہلاتا ہے اپنی روح ایک ڈبے میں بند رکھتا ہے۔ جو بحیرہ احمر کے وسط میں ایک پتھر پر رکھا رہتا ہے۔ یہ ڈبہ ایک سپاہی کے ہاتھ لگ جاتا ہے وہ اسے لیے تن بے جان کے پاس پہنچتا ہے جو سپاہی سے اپنی روح واپس مانگتا ہے لیکن سپاہی ڈبہ کھول کر اس کی روح نکال لیتا ہے اور اس کو اپنے سر پر سے پشت کی طرف اچھال دیتا ہے اسی لحمہ آدم خور کا دم نکل جاتا ہے۔

Marfat.com

جادوگراورشہزادی:

ایک اور جرمن قصے میں ایک جادوگر ہوتا ہے جوایک دوشیزہ کے ساتھ کسی وسیع اورسنسان جنگل کے قلب میں رہتا ہے دوشیزہ کو یہ دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کہیں وہ جادوگر بوڑھا ہوکر مرمرانہ جائیے اور وہ جنگل میں اکیلی نہ رہ جائے۔لیکن وہ اسے تسلی دیتا رہتا ہے وہ دوشیزہ سے کہتا ہے میری بچی! گھبراؤنہیں مجھے موت نہیں آسکتی میرے سینے میں دل نہیں ہے دوشیزہ اس کے سر ہوگئی کہ وہ اسے وہ جگہ بتادے جہاں اس کا دل رکھا ہو۔اس نے کہا یہاں سے بہت دور ایک نامعلوم اورویران خطے میں ایک گرجا گھر ہے اس گرجا گھر میں آہنی دروازے لگے ہیں اوراس کے اطراف ایک گہری خندق ہے جس میں پانی بھرا ہے گرجا گھر میں ایک چڑیا ہے اسی چڑیا میں میرا دل ہے جب تک وہ چڑیا زندہ رہے گی میں بھی جیتا رہوں گا وہ اپنے آپ مرنہیں سکتی،اورکوئی اسے پکڑ نہیں سکتا لہٰذا میں بھی مرنہیں سکتا۔تم اطمینان رکھو جادوگر کے اڑالانے سے پہلے دوشیزہ جس نوجوان کی دلہن بننے والی تھی وہ کسی نہ کسی طرح گرجا گھر تک جا پہنچا اوراس چڑیا کو پکڑ کر دوشیزہ کے پاس لے آیا جس نے نوجوان کو چڑیا سمیت جادوگر کے پلنگ کے نیچے چھپا دیا تھوڑی دیر میں جادوگر گھر لوٹ آیا اس کا جی اچھا نہ تھا اور یہ بات اس نے لڑکی کو بتادی لڑکی رورو کر کہنے لگی ہائے میرے ابا کا آخری وقت آن پہنچا آخر کار ان کے سینہ میں دل آ گیا۔اے بچی جادوگر بولا کیا بکتی ہے مجھ کو کبھی موت نہیں آسکتی۔میں جلد ہی ٹھیک ہوجاؤں گا اس پر نوجوان نے بستر کے نیچے چڑیا کو آہستہ سے دبادیا جس کے ساتھ ہی جادوگر کی حالت بہت خراب ہوگئی اور وہ اُٹھ بیٹھا،پھر نوجوان نے چڑیا کو بھینچنا شروع کر دیا اور جادوگر غش کھا کے اپنی کرسی سے گر پڑا۔اب چڑیا کو بھینچ کر مار ڈالو دوشیزہ چلائی اس کے عاشق نے ایسا ہی کیا اور جب چڑیا مرگئی تو بوڑھا جادوگر بھی فرش پر ڈھیر ہوگیا۔

دیواورجادوکاانڈہ:

''بے دل دیو'' کی ناروی کہانی میں دیو قیدی شہزادی سے کہتا ہے یہاں سے دور بہت دور ایک تالاب میں ایک جزیرہ ہے اس جزیرے میں ایک گرجا گھر کھڑا ہے گرجا گھر میں ایک کنواں ہے کنوئیں میں ایک بطخ تیر رہی ہے بطخ کے پیٹ میں ایک انڈا ہے میرا دل اسی انڈے میں ہے

قصے کا ہیرو چند جانوروں کی مدد سے جن کے ساتھ وہ رحم دلی سے پیش آیا تھا اس انڈے کو حاصل کر کے اسے دباتا ہے جس پر دیو درد سے چلا اٹھتا ہے اور گڑگڑا کے التجا کرتا ہے کہ اس کی جان بخش دی جائے مگر ہیرو انڈا توڑ کر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے اور دیو کا پیٹ پھٹ جاتا ہے ایک اور ناروی کہانی میں ایک پہاڑی دیو قیدی شہزادی سے کہتا ہے کہ جب تک وہ ریت کی ایک کنکری نہ حاصل کر لے جو ایک اژدھے کے نویں منہ کی نویں زبان کے نیچے ہے تو وہ اپنے گھر نہ لوٹ سکے گی۔ لیکن اگر وہ کنکری اس چٹان پر چلی جائے جو دیوؤں کا مسکن ہے تو ان کے جسم پھٹ پڑیں گے اور خود چٹان ایک سنہری محل میں اور جیل ایک سبزہ زار میں بدل جائے گی ہیرو وہ کنکری حاصل کر لیتا ہے اور اسے اس اونچی چٹان پر لے کے پہنچتا ہے جس میں دیو رہتے ہیں چنانچہ سارے دیوؤں کے جسم پھٹ پڑتے ہیں اور باقی وہ سب کچھ ظہور میں آجاتا ہے جس کی ایک دیو نے پیشین گوئی کی تھی۔

جادو کی ہرن:

ایک کیلٹی کہانی میں جو اسکاٹ لینڈ کے مغربی کوہستان میں قلم بند کی گئی ہے ایک دیو کسی ملکہ کو قید کر لیتا ہے جو اس سے پوچھتی ہے کہ وہ اپنی روح کہاں رکھا کرتا ہے دیو ملکہ کو کئی مرتبہ دھوکہ دینے کے بعد اسے اپنی زندگی کا راز بتا دیتا ہے دہلیز کے نیچے پتھر کی ایک سل ہے سل کے نیچے ایک مینڈھا ہے مینڈھے کے پیٹ میں ایک بطخ ہے اور بطخ کے پیٹ میں ایک انڈا ہے اسی انڈے میں میری جان ہے اگلے دن جب دیو چلا گیا تو ملکہ نے کسی ترکیب سے وہ انڈا حاصل کر لیا اور اسے ہاتھوں میں دبا کر توڑ ڈالا اسی لمحہ دیو جو جھٹ پٹے میں گھر آرہا تھا بے جان ہو کر گر پڑا ایک اور کیلٹی کہانی میں ایک دریائی جانور ایک شہزادی کو اٹھا کر لے جاتا ہے اور ایک بوڑھا لوہار یہ اعلان کرتا ہے کہ اس جانور کو مارنے کا صرف ایک طریقہ ہے جیل کے وسط میں ایک جزیرہ ہے جس میں ایک سفید ہرنی ہے نہایت پتلی پتلی ٹانگوں والی اور نہایت سبک رو سے پکڑ لیا جائے تو اس میں سے ایک کوا نکل آئے گا کوے کو پکڑ لیا جائے تو اس میں سے ایک ٹراٹ ایک قسم کی مچھلی نکل آئے گی اس مچھلی کے منہ میں ایک انڈا ہے دریائی جانور کی جان اسی انڈے میں ہے اگر یہ ٹوٹ جائے تو وہ

Marfat.com

دریائی جانور مر جائے چنانچہ انڈا توڑ دیا جاتا ہے جس کے ساتھ ہی دریائی جانور مر جاتا ہے۔

ایک آئرستانی کہانی یوں ہے کہ ایک دیو نے کسی دوشیزہ کو پہاڑ کی چوٹی پر اپنے قلعے میں قید کر رکھا تھا اس قلعے کے اطراف ان سورماؤں کی سفید سفید ہڈیوں کے انبار لگے ہونے تھے جنہوں نے اس گرفتار بلا نازنین کو چھڑانے کی ناکام کوشش کی تھی آخر کار قصہ کے ہیرو نے دیو پر بہت سے وار کرنے کے بعد یہ پتہ چلا کہ اس کا قصہ صرف ایک ہی صورت سے پاک ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ دیو کی داہنی چھاتی کے تل پر ایک خاص انڈا مل دیا جائے یہ انڈا ایک بطخ کے پیٹ میں تھا بطخ سمندر کی تہہ میں مقید و مقفل چند مہربان جانوروں کی مدد سے وہ بیش بہا انڈا ہیرو کے قبضے میں آ گیا جس نے اسے دیو کی چھاتی پر مارا ہی تھا کہ وہ ڈھیر ہو گیا اسی صورت سے ایک برٹنی کہانی میں ایک دیو کی نظیر ملتی ہے جسے نہ آگ جلا سکتی ہے نہ لوہا گھائل کر سکتا ہے وہ اپنی نئی اور ساتویں بیوی سے جس کو وہ اپنی چھ بیویوں کو قتل کرنے کے بعد بیاہ کر لاتا ہے یہ کہتا ہے مجھے کوئی شخص گزند نہیں پہنچا سکتا تاوقتیکہ وہ میری چھاتی پر ایک انڈا نہ مار دے یہ انڈا ایک کبوتر کے پیٹ میں ہے کبوتر خرگوش کے پیٹ میں خرگوش ایک بھیڑے کے پیٹ میں اور بھیڑیا میرے بھائی کے پیٹ میں جو یہاں سے ایک ہزار میل کے فاصلے پر رہتا ہے لہٰذا مجھ کو اپنی جان کا کوئی فکر نہیں ایک سپاہی نے کسی ترکیب سے وہ انڈا حاصل کر لیا اور اسے دیو کی چھاتی پر مار کر توڑ ڈالا جو اسی وقت ہلاک ہو گیا ایک اور برٹنی کہانی میں ایک دیو کی روح اس کے قلعے کے باغ میں شمشاد کے کسی کہن سال درخت کو اپنا ٹھکانا بناتی ہے اس دیو کو قتل کرنے کے لیے یہ ضروری ہوتا ہے کہ کلہاڑی کی ایک ہی ضرب میں درخت کے موسلے کو کاٹ ڈالا جائے اس طرح کہ ریشے کو کوئی نقصان نہ پہنچنے پائے یہ کام حسب معمول قصہ کے ہیرو کے ہاتھوں انجام پاتا ہے اور اسی لمحے دیو کا کام تمام ہو جاتا ہے۔

ہندوستان سے لے کر آئرستان تک بسنے والی دنیا کی تمام آریائی قوموں کی لوک کہانیوں میں خارجی روح کے تصور کی تحقیق ہو چکی اب ہمیں یہ ثابت کرنا ہے کہ یہی تصور غیر آریائی قوموں کے عوامی قصوں میں بھی ملتا ہے چنانچہ مصر قدیم کے دو بھائی والے قصے میں جو ریمر بیس دوم کے عہد حکومت میں کوئی ۱۳۰۰ ق م کے لگ بھگ لکھی گئی تھی یہ پڑھنے میں آتا ہے کہ کس طرح ایک بھائی

Marfat.com

نے اپنے دل پر جادو کر کے اسے ایک ببول کے پھول میں رکھ دیا اور کس طرح جب اس کی بیوی کی شہ پر آس پھول کو کاٹا گیا تو اسی لمحے اس کی جان چلی گئی لیکن کس طرح اس کے بھائی نے ببول کی گوندی میں سے اس کے دل کو ڈھونڈ نکالا اور تازہ پانی کے ایک پیالے میں ڈالا تو وہ جی اٹھا۔

الف لیلہ میں سیف الملوک والے قصے کا جن اپنی اسیر ہندوستانی راج کماری سے کہتا ہے جب میں پیدا ہوا تھا تو نجومیوں نے پیشین گوئی کی تھی کہ میری جان ایک آدم زاد بادشاہ کے ہاتھوں جائے گی۔ لہٰذا میں نے اپنی جان جسم سے نکال لی اور اسے ایک مردہ گوریا میں ڈال دیا اس گوریا کو میں نے ایک صندوقچی میں بند کیا اس صندوقچی کو ایک اور صندوقچی میں رکھا اور اسے سات اور صندوقچیوں میں میں بند کیا پھر انہیں سات پیٹیوں میں بند کیا اور ان پیٹیوں کو ایک مرمریں تجوری میں جو بحر محیط کے اسی کنارے کی حدود میں چھپی ہوئی ہے کیونکہ یہ سرزمین ان ملکوں سے بہت دور ہے جہاں انسان بستے ہیں اور کسی آدم زاد کا جہاں گزر نہیں ہو سکتا لیکن سیف الملوک نے وہ گوریا حاصل کر لی اور اسے گلا گھونٹ کر مار ڈالا جس کے ساتھ ہی وہ جن گر کر راکھ کا ڈھیر بن گیا۔

جادوگر انڈہ اور جن کی کہانی:

ایک قبائلی الجزائری کہانی کا ایک جن کہتا ہے کہ اس کی قسمت ایک انڈے سے وابستہ ہے جو وہاں سے بہت دور ایک کبوتر کے پیٹ میں ہے اور کبوتر سمندر کے اندر ایک اونٹ کے پیٹ میں ہے قصے کا ہیرو وہ انڈا حاصل کر لیتا ہے اور اسے اپنی دو ہتھیلیوں میں دبا کر توڑ ڈالتا ہے جس کے ساتھ ہی جن کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ ایک موڈیری (Magyar) ہنگری کی ایک منگول قوم لوک کہانی میں ایک بوڑھی جادوگرنی امبروز نام کے ایک شہزادے کو تحت الثریٰ میں قید کر رکھتی ہے۔ ایک دن اسے اپنا محرم راز بناتے ہوئے کہتی ہے۔ کہ اس نے اپنی روح کو ایک سبزہ زار میں، جو اطلس کی طرح نرم ہے ایک جنگلی سور کے پیٹ میں چھپا رکھا ہے اگر یہ سور مار دیا جائے تو اس میں سے ایک خرگوش نکلے گا۔ اس خرگوش کے جسم میں سے ایک کبوتر برآمد ہوگا۔ کبوتر کے جسم میں سے ایک ڈبیا ہاتھ۔ لگے گی۔ اس ڈبیا میں دو بھونرے بند ملیں گے۔ ایک کالا اور ایک چمک دار چمک دار بھونرے میں اس کی جان اور کالے بھونرے میں اس کی طاقت ہے۔ اگر یہ دونوں بھونرے مر

Marfat.com

جائیں تو اس جادوگرنی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ جب وہ پیرزال باہر گئی تو ایمبر وز نے جنگلی سور کو مار ڈالا اور اس کے جسم میں سے خرگوش، خرگوش کے جسم میں سے کتوبر، کتوبر کے جسم میں سے ڈبیا اور ڈبیا میں سے دونوں بھونرے نکال لیے اس نے کالے بھونرے کو تو مار ڈالا لیکن چمک دار بھونرے کو زندہ رہنے دیا جس کے ساتھ ہی بڑھیا کی قوت سلب ہو گئی اور وہ گھر پہنچ کر بستر پر دراز ہو گئی بڑھیا سے یہ گر معلوم کرنے کے بعد کہ وہ اس کے قید خانے سے بالائی فضا میں کس طرح بچ کر نکل سکتا ہے ایمبر وز نے دوسرے بھونرے کو بھی مار ڈالا اور بوڑھی جادوگرنی کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی کسی خاندان کا ایک کالمکی قصہ ہے جس نے ایک حکیم کا امتحان لینے کے لئے اس سے کہا کہ وہ اپنے کمال سے اس قیمتی پتھر کو چرالے جس سے خان کی زندگی وابستہ ہے۔ چنانچہ جب خان اور اس کے محافظ سپاہی پڑے سو رہے تھے تو حکیم نے وہ طلسم چرالیا اس نے کچھ اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنی مہارت کا مزید ثبوت یہ دیا کہ سوتے میں خان کے سر پر ایک پھکنار کھ دیا خان کو بھلا اس کی تاب کہاں تھی صبح اس نے حکیم سے کہا کہ وہ اور سب باتوں سے درگزر کر سکتا ہے لیکن اس کے سر پر پھکنا ڈھانکنا ایک ایسی توہین ہے جسے وہ برداشت نہیں کر سکتا اور اس نے فوراً اپنے زندہ دل دوست کے قتل کا حکم دے دیا بادشاہ کی اس احسان فراموشی پر حکیم کو ایسا رنج ہوا کہ اس نے وہ طلسم جو ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھا زمین پر دے مارا اسی لمحہ بادشاہ کی نکسیر پھوٹ گئی اور اس نے داعی اجل کو لبیک کہہ دیا۔

ایک تاتاری نظم میں آک مولوت اور بلات نامی دو سورما برسر پیکار ہوتے ہیں آک مولوت دشمن کو اپنے تیر کا نشانہ بناتا ہے جو اس کے جسم کو چھید کر نکل جاتا ہے۔ وہ اس سے گتھم گتھا ہو جاتا ہے اور اسے زمین پر دے پٹختا ہے لیکن بلات پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا آخر کار جب لڑائی کو تین سال ہو جاتے ہیں تو آک مولوت کے ایک دوست کو سفید ڈوری سے بندھا آسمان سے ایک سنہری صندوقچہ لٹکتا دکھائی دیتا ہے اور اسے یہ خیال گزرتا ہے کہ شاید اس صندوقچہ میں بلات کی روح بند ہو چنانچہ اس نے سفید ڈور پر تاک کر تیر چلایا اور صندوقچہ زمین پر آرہا اس نے صندوقچہ کو کھولا تو اس میں اسے دس سفید چڑیاں بیٹھی نظر آئیں ان میں ایک چڑیا بلات کی طائر روح تھا

جب بلات نے دیکھا کہ صندوقچہ میں اس کی روح دشمن کے ہاتھ لگ گئی ہے تو وہ بہت رویا۔ یکے بعد دیگرے ساری چڑیاں ماردی گئیں اور پھر آک مولوت نے بڑی آسانی سے اپنے دشمن کو قتل کر ڈالا تاتاریوں کے ہاں ایک اور منظوم قصہ ملتا ہے جس میں دو بھائی دو اور بھائیوں سے لڑنے کے لئے روانہ ہوتے ہیں اپنی روح جسموں سے نکال لیتے ہیں اور انہیں کسی گہرے کھڈ میں چھ ڈنڈیوں والی ایک جڑی کی شکل میں چھپا جاتے ہیں لیکن ان کا ایک حریف یہ دیکھ لیتا ہے اور ان روحوں کو اکھیڑ کر انہیں ایک سنہری مینڈھے کے سینگوں میں چھپا دیتا ہے اور پھر وہ سینگ ترکش میں لگالیتا ہے ان دو سپاہیوں کو جن کی روحیں اس طرح چرالی جاتی ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی فتح کی کوئی امید نہیں چنانچہ وہ دشمنوں سے صلح کر لیتے ہیں ایک اور تاتاری نظم میں ایک عفریت کسی دیوتا اور سورما کو خاطر میں نہیں لاتا۔ آخر ایک بہادر نوجوان اس عفریت سے لڑتا ہے اور ہاتھ پاؤں باندھ کر اپنی تلوار سے اس کے جسم کو کاٹتا ہے لیکن اس کے باوجود عفریت قتل نہیں ہوتا پھر نوجوان اس سے پوچھتا ہے کہ مجھے بتادے کہ تو نے اپنی روح کہاں چھپا رکھی ہے کیونکہ اگر وہ تیرے جسم میں ہوتی تو تو کب کا مر چکا ہوتا عفریت جواب دیتا ہے میرے گھوڑے کے زین میں ایک تھیلی ہے اس تھیلی میں بارہ سر کا ایک سانپ ہے اسی سانپ میں میری جان ہے تم اس سانپ کو مار ڈالو تو مجھے بھی مار ڈالو گے چنانچہ نوجوان گھوڑے پر سے زین والی تھیلی اتار لیتا ہے اور اس بارہ سروں والے سانپ کو مار ڈالتا ہے جس پر عفریت کا کام بھی تمام ہو جاتا ہے ایک اور تاتاری نظم میں ایک سورما موسوم بہ کوک چان اپنی طلائی انگوٹھی جس میں اس کی آدھی طاقت بند ہوتی ہے ایک دوشیزہ کے پاس بہ طور امانت چھوڑ دیتا ہے بعد کو جب کوک چان دیر تک ایک اور سورما سے لڑتا ہے لیکن اسے مار نہیں سکتا تو ایک عورت اس کے منہ میں وہ انگوٹھی ڈال دیتی ہے جس میں اس کی آدھی طاقت چھپی ہوتی ہے اس طرح تازہ قوت حاصل کر کے وہ اپنے دشمن کو قتل کر ڈالتا ہے۔

ایک منگولی کہانی کا ہیرو موسوم بہ جارو اپنے دشمن ٹسکوری ڈونگ نامی لاما پر اس طرح غالب آتا ہے لاما جو ایک جادوگر ہوتا ہے اپنی روح کو بھڑ بنا کر بھیج دیتا ہے کہ وہ جارو کی آنکھوں میں ڈنک مار دے لیکن جارو اس بھڑ کو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیتا ہے اور اپنی مٹھی کو بند کر کے کھولتا جاتا ہے جس

Marfat.com

سے لاما کبھی غش کھا جاتا ہے اور کبھی ہوش میں آجاتا ہے ایک تاتاری نظم میں دونو جوان ایک بوڑھی ساحرہ کا پیٹ چاک کر کے اس کی انتڑیاں باہر نکال لیتے ہیں لیکن ان کی کوشش رائیگاں جاتی ہے اور بڑھیا جیتی رہتی ہے جب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ اس کی جان کہاں ہے تو بڑھیا بتاتی ہے کہ وہ اس کی جوتی کے تلے کے بیچوں بیچ ایک ست سرے داغ دار سانپ کی صورت میں چھپی ہوئی ہے چنانچہ ان میں سے ایک نوجوان اپنی تلوار سے اس کی جوتی کاٹ ڈالتا ہے اس داغ دار سانپ کو نکال لیتا ہے اور اس کے ساتوں سر اڑا دیتا ہے اس کے بعد وہ پیرزال مر جاتی ہے ایک اور تاتاری نظم میں یہ قصہ یوں بیان کیا گیا ہے کہ کارتاگا نامی سورما ایک عورت نما راج ہنس سے نبرد آزما ہو گیا وہ دونوں مدتوں گتھم گتھا رہے کئی چاند چڑھے اور اتر گئے سال آتے رہے جاتے رہے مگر ان دونوں کی کشمکش ختم نہ ہوئی لیکن کالے اور چتلے گھوڑے کو خبر تھی کہ اس راج ہنس کی روح اس کے جسم میں نہیں ہے سیاہ دھرتی کے تلے نو بحیرے موج زن ہیں جہاں یہ سب مل کر ایک سمندر بن جاتے ہیں وہاں زمین کی سطح پر آجاتے ہیں ان بحیروں کے دھانے پر تانبے کی ایک چٹان ابھر آئی ہے جو زمین کی سطح پر نکل کر آسمان اور زمین کے بیچ میں کھڑی ہو گئی اس تانبے کی چٹان کے نیچے ایک سیاہ پٹی ہے سیاہ پٹی میں ایک سنہری صندوقچہ ہے سنہری صندوقچے میں عورت نما راج ہنس کی روح بند ہے سات ننھی ننھی بدیاں اس کی روح ہیں اگر ان بدیوں کو مار دیا جائے تو وہ عورت نما راج ہنس اسی وقت مر جائے گا۔ چنانچہ گھوڑے دوڑ کر تانبے کی چٹان کے نیچے جا پہنچتے ہیں اس سیاہ پٹی کو کھول کر سنہری صندوقچہ لے آتے ہیں پھر ابلق ایک گنجے آدمی کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور اس سنہری صندوقچے کو کھول کر ساتوں بدیوں کو کاٹ ڈالتا ہے اس طرح عورت نما راج ہنس مر جاتا ہے ایک اور تاتاری نظم کے ہیرو کی بہن اس کے مویشی کو ہانک لے جاتی ہے ہیرو بہن کا پیچھا کرتا ہے اسے متنبہ کر دیا جاتا ہے کہ اس تعاقب سے باز رہے اس لیے کہ اس کی بہن اس کی روح کو ایک طلائی تلوار اور ایک طلائی برتن میں اپنے ساتھ لے گئی ہے اور اگر اس نے تعاقب جاری رکھا تو وہ اس پر طلائی تلوار پھینک کر یا طلائی تیر چلا کر ہلاک کر دے گی۔

Marfat.com

طلسمی مچھلی:

ایک ملائی نظم میں یہ قصہ بیان کیا گیا ہے کہ شہر اندر پور میں ایک تاجر تھا بڑا کامیاب اور متمول لیکن اس کے کوئی اولاد نہ تھی ایک روز وہ اور اس کی بیوی دریا کے کنارے ٹہل رہے تھے کہ انہیں حور کی شکل ایک شیر خوار بچی مل گئی۔ انہوں نے اس بچی کو اپنی بیٹی بنالیا اور اس کا نام بداساری رکھا تاجر نے ایک طلائی مچھلی بنوائی اور اس مچھلی میں اس بچی کی روح ڈال دی پھر اس نے طلائی مچھلی کو پانی سے بھر کے ایک طلائی ڈبے میں رکھ دیا اور اس ڈبے کو اپنے باغ کے بیچوں بیچ ایک حوض میں چھپا دیا۔ لڑکی بڑی ہو کر انتہا درجے حسین نکلی اب سینے کہ اندر پور کے بادشاہ کی خوبصورت ملکہ کو یہ اندیشہ لگا رہتا تھا کہ بادشاہ اس پر کوئی سوت نہ لے آئے جب ملکہ تک بداساری کے حسن کا چرچا پہنچا تو اس نے اس رشک ماہ کو اپنے راستہ سے ہٹانے کا تہیہ کر لیا۔ وہ اسے بہلا پھسلا کر محل میں لے گئی اور وہاں اسے بڑی بے دردی سے اذیتیں پہنچائیں لیکن بداساری نہ مرنا تھی نہ مری آخر بداساری کے لیے یہ عذاب نا قابل برداشت ہو گیا اور اس نے ملکہ سے کہا اگر تم میری موت چاہتی ہو تو تمہیں وہ صندوقچہ منگوانا پڑے گا جو میرے باپ کے باغیچے کے حوض میں ہے چنانچہ جب اس صندوقچہ کو لا کر کھولا گیا تو پانی میں سے وہ سنہری مچھلی نکلی لڑکی نے کہا میری جان اس مچھلی میں ہے صبح اس مچھلی کو پانی میں سے نکال لینا چاہیے اور شام کو واپس ڈال دینا چاہیے اسے ادھر ادھر پڑا نہ رہنے دو بلکہ اپنے گلے میں باندھے رکھو ورنہ میری جان چلی جائے گی چنانچہ ملکہ نے مچھلی کو صندوقچہ میں سے نکال کر اپنے گلے میں باندھ لیا اس کا یہ کرنا ہی تھا کہ بداساری بے ہوش ہو گئی لیکن شام کو جب مچھلی پانی میں واپس ڈال دی گئی تو بداساری کو ہوش آ گیا ملکہ نے جب یہ دیکھا کہ بداساری کی زندگی اس کے بس میں ہے تو اسے اس کے منہ بولے ماں باپ کے پاس واپس بھیج دیا مزید اذیت سے بچانے کے لئے انہوں نے یہ طے کر لیا کہ لڑکی کو شہر سے ہٹا دیا جائے چنانچہ کسی ویران مقام پر بداساری کے لیے ایک مکان بنوایا گیا اور اس کو وہاں منتقل کر دیا گیا یہاں وہ تن تنہا اپنی مصیبت کے دن پورے کرنے لگی جس کی حالت سنہری مچھلی کی حالت کے مطابق متغیر ہوتی رہتی دن بھر جب کہ مچھلی کو پانی کے باہر رکھا جاتا وہ بے ہوش رہتی لیکن شام کو جب اسے واپس ڈال دیا

جاتا تو بداساری ہوش میں آجاتی ایک دن بادشاہ شکار کے لئے نکلا تو اس کا بداساری کے مکان کی طرف گزر ہوا جہاں وہ اس وقت بیہوش پڑی تھی بادشاہ اس کے حسن و جمال کو دیکھ کر اس پر ہزار جان سے فریفتہ ہوگیا اس نے بداساری کو جگانا چاہا لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی اگلے دن شام کے قریب بادشاہ دوبارہ وہاں پہنچا۔لیکن بداساری اسی طرح بے ہوش پڑی تھی تاہم جب اندھیرا چھا گیا تو وہ ہوش میں آگئی۔اور بادشاہ کو اپنی زندگی کا راز بتادیا چنانچہ بادشاہ اپنے محل کو لوٹ آیا اور ملکہ سے مچھلی کو لے کر پانی میں ڈال دیا بداساری کے جسم میں جان پڑ گئی اور بادشاہ نے اسے اپنی بیگم بنالیا۔

خارجی روح کی ایک اور کہانی کی نظیر جزیرہ نیاس سے ملی ہے جو سوماٹرا کے مغرب میں واقع ہے وہ کہانی یوں ہے کہ کسی زمانے میں ایک سردار کو اس کے دشمن گرفتار کر کے لے گئے جنہوں نے اسے قتل کرنے کی بڑی کوشش کی مگر وہ کسی طرح نہ مرا، نہ وہ پانی میں ڈوبتا نہ آگ میں جلتا اور نہ کوئی آہنی حربہ اس کے جسم پر اثر کرتا آخر کار سردار کی بیوی نے اس کی زندگی کا راز افشا کر دیا اس کے سر پر ایک بال تھا تانبے کے تار کی طرح سخت اس بال سے اس کی زندگی وابستہ تھی چنانچہ اسے اکھیڑ دیا گیا جس کے ساتھ اس کی جان نکل گئی۔

جنوبی نائی جیریا کا ایک قصہ یوں ہے کہ کسی بادشاہ نے اپنی روح ایک ننھی سی بھوری چڑیا میں ڈال رکھی تھی جو محل کے دروازے کے پاس ایک اونچے سے درخت کی ٹہنی پر بیٹھی رہتی تھی بادشاہ نے اپنی زندگی اس چڑیا کی زندگی سے اس طرح وابستہ کر رکھی تھی کہ چڑیا کو مارنے والا بادشاہ کو بھی مار ڈالے اور اس کی جگہ خود تخت و تاج کا مالک بن جائے اس کی ملکہ نے یہ بھی اپنے عاشق کو بتادیا جس نے اس چڑیا کو اپنے تیر کا نشانہ بنا ڈالا اور اس طرح بادشاہ کو موت کے گھاٹ اتار کے تخت پر قبضہ کرلیا جنوبی افریقہ کے بارونگا ایک قصہ سناتے ہیں جس کے بموجب پورے ایک خاندان کی زندگی ایک بلی کی زندگی پر منحصر تھی جب اس کنبے کی ایک لڑکی موسوم بہ ٹی ٹی شان بیاہ کر اپنے دولہا کے گھر جانے لگی تو اپنے والدین سے التجا کی کہ وہ اس بلی کو اس کے ساتھ کر دیں لیکن وہ راضی نہ ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ اس کے بدلے ایک مرگ بلکہ ہاتھی لے جائے بلی اسے اس لیے نہیں مل

سکتی کہ سارے خاندان یا برادری کی زندگی اس سے وابستہ ہے لیکن وہ کسی طرح نہ مانی اور بلی کو لے کے رہی جسے لے جاکے اس نے ایک ایسی جگہ چھپا دیا جہاں اسے کوئی دیکھنے نہ پاتا خود اس کے شوہر کو بھی اس کی خبر نہ ہوئی جب ایک دن وہ کھیت پر کام کرنے گئی تو بلی اپنے پوشیدہ مقام سے نکل آئی اور لڑکی کے شوہر کے جنگی ساز وسامان سے اپنے آپ کو آراستہ کر کے ناچنے گانے لگی لڑکے اس کی آواز سن کر وہاں کھینچ آئے اور اس کی کلیلوں کو دیکھ کر تعجب کرنے لگے تو بلی اور بھی زیادہ اچھلنے کودنے لگی نیز ان بچوں کی سخت توہین کی وہ بلی کے مالک کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ اس کے گھر میں کوئی ناچ رہا ہے جس نے ان کے ساتھ بڑی بدسلوکی کی ہے بکواس بند کرو! اس نے جواب دیا ابھی تمہارا جھوٹ سچ معلوم ہوا جاتا ہے چنانچہ وہ گھر پہنچا اور دروازے کے پیچھے سے اندر جھانک کر دیکھا وہاں سچ مچ وہ بلی کدکڑیاں مار رہی تھی اس نے اس پر بندوق داغ دی اور بلی وہیں ڈھیر ہوگئی اسی لمحہ اس کی بیوی کھیت میں جہاں وہ کام کر رہی تھی یہ کہتی ہوئی گر پڑی مجھے گھر پر قتل کر دیا گیا ہے تاہم اس میں ابھی شوہر کے ساتھ میکے جانے کی طاقت باقی تھی وہ اپنے ساتھ مردہ بلی کو بھی ایک بورے میں لپیٹ کر ساتھ لیتی گئی اس کے سارے رشتے دار جمع ہوگئے اور اسے بلی کے لے جانے پر بہت برا بھلا کہا جوں ہی بوریا کھول کر انہیں وہ مردہ بلی دکھائی گئی وہ سب کے سب یکے بعد دیگرے بے جان ہو کر گر پڑے اس طرح بلی والا کنبہ فنا ہوگیا اور سوگوار شوہر گاؤں کا پھاٹک درخت کی ٹہنی سے بند کر کے لوٹ آیا اور اپنے دوستوں کو بتایا کس طرح اس کے ہاتھوں اس بلی کے مارے جانے سے ساری برادری کا خاتمہ ہوگیا جس سے اس کے تمام افراد کی جان وابستہ تھی۔

جادوگرنی عورت سے ریچھ:

اسی قسم کے تصورات ان قصوں میں بھی ملتے ہیں جو شمالی امریکہ کی قدیم قوموں میں مشہور ہیں چنانچہ ناواجو ایک اسطوری ہستی کا قصہ سناتے ہیں جو ریچھ بننے والی دوشیزہ کہلاتی تھی اس نے گیاہستانی بھیڑیے سے ریچھ کی شکل اختیار کرنے کا گر معلوم کیا تھا یہ بڑی جنگ جو تھی اور اس کا جسم اس قدر مضبوط تھا کہ اس پر کسی چیز کی ضرب کارگر نہ ہوتی تھیں جب وہ جنگ پر جاتی تو اپنے اعضائے رئیسہ چھپا جاتی تا کہ اسے کوئی قتل نہ کر سکے اور جنگ سے فارغ ہونے کے بعد ان

Marfat.com

اعضا کو جسم میں ان کی جگہ دوبارہ لگا لیتی۔ برطانوی کولمبیا کی کواکوٹل قوم کے لوگ ایک بھتنی کا قصہ سناتے ہیں، جس کا قتل کرنا ممکن نہ تھا کیوں کہ اس کی جان شکران کی ایک ٹہنی میں تھی۔ ایک دلیر لڑکے نے جنگل جا کے اس کا مقابلہ کیا: پتھر سے اس کا سر پھاڑ ڈالا، اس کا بھیجا نکال پھینکا، ہڈیاں توڑ ڈالیں اور انھیں غرقاب کر دیا۔ پھر یہ سمجھ کر کہ ڈائن کا قصہ پاک ہو چکا ہے وہ اس کے گھر میں گیا۔ وہاں اسے ایک عورت زمین میں نصب نظر آئی، جس نے اسے متنبہ کرتے ہوئے کہا ''یہاں زیادہ نہ ٹھہرو! مجھے معلوم ہے کہ تم نے بھتنی کو قتل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سے پہلے بھی اسی طرح اس پر تین مرتبہ قاتلانہ عملہ ہوا ہے، لیکن وہ مرتی نہیں۔ وہ اب قریب قریب دوبارہ زندہ ہو چکی ہے۔ وہ جو ٹہنی ڈھنکی نظر آتی ہے، اس میں اس ڈائن کی جان ہے۔ وہاں جاؤ اور جیسے ہی تم کو وہ داخل ہوتی دکھائی دے، اس کی جان کو نشانہ بنا دو، وہ ماری جائے گی۔'' اس نے اپنی بات ابھی مشکل سے پوری کی تھی کہ سچ مچ وہ ڈائن گاتی ہوئی آن پہنچی، لیکن لڑکے نے اس کی جان کو اپنے تیر کا نشانہ بنا ڈالا اور وہ وہیں فرش پر ڈھیر ہو گئی۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

خارجی روح کا تصور لوی ریتوں میں

(ا) خارجی روح بے جان چیزوں میں.....:

اس صورت سے یہ تصور کہ روح کو طویل یا مختصر عرصے تک جسم سے باہر کسی محفوظ مقام پر رکھا جاسکتا ھے یا یہ ہر کیف بالوں میں محفوظ کیا جاسکتا ھے، متعدد نسلوں میں پایا جاتا ہے۔اب یہ ثابت کرنا باقی رہتا ھے کہ مذکورہ بالا تصور محض ایک ایسی چیز نہیں جو زیب داستان کے لیے گھڑی گئی ہو، بلکہ وحشی کا جزو ایمان ہے جس کی بناء پر عوامی رسم ورواج کی ایک مماثل قسم وجود میں آ گئی ہے۔

ہم دیکھ چکے ہیں کہ ان کہانیوں میں ہیرو کبھی کبھی لڑائی پر جانے سے پہلے جسم سے اپنی روح نکال لیتا ہے تا کہ لڑائی میں دشمن کی ضرب اس کے جسم پر اثر نہ کر سکے اور وہ مارا نہ جاسکے۔کچھ اسی مقصد سے وحشی مختلف موقعوں پر حقیقی یا خیالی خطرے کی صورت میں اپنی روح کو جسم سے نکال لیتا ھے۔چنانچہ سیلیبز میں منہاسا والوں کے ہاں جب کوئی کنبہ کسی گھر میں منتقل ہونے لگتا ہے تو ان کا مذہبی پیشوا سارے خاندان کی روحیں ایک تھیلی میں جمع کر لیتا ھے اور منتقلی کے بعد انھیں متعلقہ اشخاص کے جسم میں لوٹا دیتا ھے۔ان کی دانست میں نقل مکانی کا وقت فوق افطرت خطرات سے پُر ہوتا ہے۔جنوبی سیلیز میں میں جب کسی عورت کی زچگی کا وقت قریب آتا ہے تو وہ شخص جو طبیب کا دائی کو لینے جاتا ہے، چھری کی قسم کی کوئی نہ کوئی آہنی شے اپنے ساتھ لے جاتا ہے اور اسے طبیب کو دے دیتا ہے۔طبیب کو وہ چیز زچگی کی مدت پوری ہونے تک اپنے گھر میں حفاظت سے رکھنی پڑتی ہے، جس کے بعد وہ اسے واپس کر دیتا ہے۔اس کے صلے میں طلسم گر کو ایک مقررہ رقم ملتی ہے ۔چھری یا جو بھی شے ہو زچہ کی روح کا مظہر ہوتی ھے جو یہاں کے دیسیوں کے عقیدے کے بموجب اس نازک وقت میں جسم سے باہر نسبتا محفوظ رہتی ہے۔لہذا ڈاکٹر اس اوزار کی سخت نگہداشت کرنی پڑتی ہے۔خیال ہے کہ اگر وہ گم ہو جائے تو اس کے ساتھ عورت کی جان بھی جاتی

Marfat.com

رہے گی۔

جنوب مشرقی بورنیو کے ضلع پینوایہ کے دائکوں میں بچے کی پیدائش پر طلسم گر کو بلایا جاتا ہے جو اپنے عمل کے زور سے اس کی روح کو ناریل کے نصف ٹکڑے میں کھینچ لاتا ھے اور اسے فوراً ایک کپڑے سے ڈھانک کر اس رکابی یا قاب میں رکھ دیتا ہے جو ایک ڈوری سے بندھی چھت سے لٹکتی رھتی ہے۔ یہ رسم وہ سال بھر ھر چاند کی پہلی کو ادا کرتا رہتا ہے۔ جس مصنف نے اس رسم کی کیفیت بیان کی ھے وہ اس کے مقصد کی کوئی وضاحت نہیں کرتا، لیکن قیاس کیا جاتا ھے کہ اس کاروائی کی غرض وغایت بچے کی روح کو اس کے ننھے سے کمزور جسم سے نکال کر ایسی چیز میں رکھنا ہے جو نسبتا محفوظ ہو۔ جزائر شرق الہند میں ایک اور مقام پر ایسا ھی ایک دستور ملتا ہے۔ اس دستور کی جو وجہ بیان کی جاتی ہے اس سے ہمارے قیاس کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جزائر کائی میں جب کوئی بچہ تولد ہو تو بعض وقت گھر میں خاندان کے کسی جد کی بھدی سی کاٹھ کی مورتی کے برابر ناریل کا ایک مربوط خول ٹنگا نظر آئے گا۔ لوگوں کے عقیدے کے بموجب شیر خوار کی روح عارضی طور پر ناریل کے خول میں محفوظ کر دی جاتی ھے تا کہ وہ ارواح خبیثہ کے حملوں سے بچی رھے۔ لیکن بچے کے جسم کی نشو ونما کے بعد جب اس میں ذرا طاقت آجائے تو روح اس کے اندر لوٹ کر مستقل طور پر بس جاتی ھے۔ اس طرح الاسکا کے اسکیموؤں کے ہاں جب کوئی بچہ بیمار پڑے تو طلسم گر بعض وقت اس کے جسم سے روح کو خارج کر کے اسے کسی حرز میں محفوظ کر دے گا اور مزید احتیاط کے طور پر اس حرز کو اپنی طلسمی زنبیل میں رکھ لے گا۔ غالبا اسی صورت سے بہت سے احراز کو روح دان سمجھا جاتا رھا ھے، یعنی ان کی مثال لوگوں کی دانست میں ایسی تجوریوں کی سی ہے جن میں ان کی روحیں محفوظ رکھی جاتی ہوں۔

جادو کا دانت:

برطانوی وسطی افریقہ کے ضلع ویسٹ شائر کے منگانجے قبیلے کی ایک عورت اپنے گلے میں ہاتھی دانت کا کوئی تین انچ لمبا ایک کھوکھلا سا زیور ڈالے رھتی تھی اور اسے اپنی روح یا جان کہتی تھی۔ وہ کبھی اس کو اپنے سے جدا نہ کرتی کسی کاشت کار نے اسے خریدنا چاہا مگر وہ کسی طرح ان کو بیچنے پر

Marfat.com

رضامند نہ ہوئی۔ایک دن جیمس میکڈونلڈ صاحب ایک ہلوبی سردار کے گھر بیٹھے اس کے جلوہ افروز ہونے کے منتظر تھے، جواس وقت اپنی آرائش میں مصروف تھا۔ایک دیسی نے بیل کے سینگوں کی ایک مزین جوڑی کی طرف اشارہ کر کے کہا: ''ٹامے نے اپنی روح ان سینگوں میں رکھ چھوڑی ھے۔'' یہ سینگ قربانی کے ایک جانور کے تھے اور انھیں مقدس سمجھا جاتا تھا۔کسی جادوگر نے انھیں گھر کی چھت سے باندھ دیا تھا، تا کہ مکان اور اس کے مکینوں کو برق سے محفوظ رکھا جائے۔ میکڈونلڈ صاحب کا بیان ھے: ''یہ تصور جنوبی افریقہ والوں کے طرز فکر کے عین مطابق ہے کہ آدمی کی روح جسم سے الگ ہو کر اس کے گھر کی چھت، درخت، چشمہ یا ڈانگ کو اپنا مسکن بنا سکتی ھے۔'' نیو برٹن میں جزیرہ نمائے گیزیل کے باشندوں کے ھاں ایک خفیہ انجمن ھے جو انگ نیٹ یا انگ نائٹ کے نام سے موسوم ھے۔اس میں داخل ہونے پر ہر شخص جو انسان یا جانور کی شکل کا ایک پتھر ملتا ھے اور یہ یقین کر لیا جاتا ھے کہ اس کے بعد سے اس کی روح متذکرہ پتھر سے وابستہ ھو جاتی ہے۔اس پتھر کا ٹوٹنا متعلقہ شخص کے لیے ایک بدشگونی ہے۔اگر سوئے اتفاق سے کبھی ایسا ہو جائے تو لوگ کہا کرتے ہیں کہ پتھر پر بجلی گر پڑی اور انجمن کا رکن جلد مر جائے گا۔لیکن اپنے سنگ روح کے ٹوٹنے کے باوجود کوئی شخص جیتا رھے تو کہا جاتا ہے کہ وہ پتھر ٹھیک نہیں اور اس کی جگہ اسے ایک نیا پتھر مل جاتا ھے۔شہنشاہ رومانس لیسے پینس کو ایک مرتبہ ایک منجم نے بتایا کہ بلغاریہ کے شہزادے سائمون کی روح ایک خاص ستون سے اس طرح وابستہ ہے کہ اگر اس ستون کے بالائی حصے کو گرا دیا جائے تو فورا سائمون کی موت واقع ہو جائے گی۔چنانچہ شہنشاہ نے ستون کی چوٹی کروادی اور اسی ساعت، جیسا کہ شہنشاہ کو تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا، بلغاریہ میں عارضہ قلب سے سائمون کا انتقال ہو گیا۔مذید برایں لوک کہانیوں میں ہم دکھ آئے ھیں کہ کبھی کبھی آدمی کی روح اس کے بالوں سے اس طرح نتھی ھوتی ھے کہ بال کاٹ ڈالے جائیں تو آدمی مر جائے یا کمزور ہو جائے اسی صورت سے کسی زمانے میں امبوئینا والے یہ سمجھتے تھے کہ ان کی طاقت ان کے بالوں میں ہے اور اگر ان کے بال کاٹ ڈالیجائیں تو وہ پرواز کر جائے گی۔اس جزیرے کی ولندیزی عدالت میں ایک مجرم کو اذیتیں دی جا رہیں تھیں، مگر وہ اپنے جرم سے برابر انکار کرتا رھا

Marfat.com

تا آں کہ اسکے بال کاٹ ڈالے گئے جس پر اس نے فوراً اقبال جرم کرلیا۔ایک شخص کو جس پر قتل کے الزام میں مقدمہ چلایا جارہا ہے طرح طرح کی اذیتیں دی گئیں لیکن وہ سب کو بڑے صبر سے جھیلتا گیا اور جب اس نے ایک راہ کو قینچی لیے کھڑا پایا اور اس کے پوچھنے پر اسے بتایا گیا کہ اس کہ بال کاٹے جانے والے ہیں تو اس نے بڑی عاجزی سے استدعا کی کہ اسے اس سے معاف رکھا جائے اور پھر سب کچھ اگل دیا۔اس کے بعد یہ دستور ہوگیا کہ جب اقبال جرم کرانے میں جسمانی اذیت سے کام نہ نکلتا تو ولندیزی حکام اس کے بال کٹوا دیتے۔

جادوگر اور جادوگرنی:

یورپ میں لوگوں کا خیال تھا کہ جادوگروں اور جادوگرنیوں کی شر انگیز قوتیں ان کے بالوں میں پوشیدہ ہوتی ہیں اور جب تک ان بدذاتوں کے بال سلامت رہتے ہیں ان پر کوئی چیز اثر نہیں کرتی۔اسی لیے فرانس میں ان اشخاص کو جو جادوگری کے الزام میں ماخوذ ہوتے معذب کے حوالے کرنے سے پہلے ان کے جسم کے سارے بال منڈوا دیئے جاتے ملایوس نے چند اشخاص کی تعذیب کی کیفیت دیکھی تھی۔جو کسی طرح اپنا جرم نہ قبولتے تھے تا کہ انہیں ننگا کر کے ان کے جسم کے سارے بال مونڈ ڈالے گئے اور اس کے نتیجے میں انہوں نے سب کچھ اگل دیا ایک عورت کو بھی جو یہ ظاہر بڑی پارسا بنی رہتی تھی جادوگری کے شک میں جسمانی اذیت دی جانے لگی۔وہ حیرت انگیز صبر واستقلال کے ساتھ اپنے درد وکرب کو برداشت کرتی رہی لیکن جب اس کے بال صاف کر دیئے گئے تو اس نے اقبال جرم کرلیا تحقیقاتی عدالت کا ایک ممتاز عہدہ دار اسپرانگر کسی مشتبہ جادوگر یا جادوگرنی کے صرف سر کے بال مونڈھنے پر اکتفا کرتا تھا لیکن اس کے سخت گیر شریک کار کیومانس نے ۴۷ عورتوں کو نذر آتش کرنے سے قبل ان کے جسموں کے سارے بال مونڈ ڈالے تھے اس سخت گیری کا جواز یہ تھا کہ خود شیطان نے نارتھ بروک کے کلیسا کے منبر سے خطبہ دیتے ہوئے اپنے خدام کو یقین دلایا تھا کہ جب تک ان کے جسم پر بال موجود ہیں ان پر کوئی افتاد نہیں پڑے گی۔اسی صورت سے ہندوستان میں باستر کے مقام پر یہ ہوا کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص جادوگری کا مرتکب قرار دے دیا جائے تو لوگ اسے زدوکوب کرتے ہیں اس کے بال مونڈ دیئے

Marfat.com

جاتے ہیں جن کے متعلق خیال ہے کہ اس کی شرانگیز قوت انہیں میں ہوتی ہے اس کے اگلے دانت اکھیڑ دیئے جاتے ہیں تا کہ وہ کوئی عمل نہ پڑھنے پائے ان عورتوں کو بھی اسی طرح سختیاں جھلینی پڑتی ہیں جن پر ساحری کا شبہ ہو۔ اگر ان کا جرم ثابت ہو جائے تو انہیں بھی یہی سزا ملتی ہے اور جب ان کے بال مونڈ دیئے جاتے ہیں تو انہیں کسی ایسے درخت پر لگا دیا ہے جو مرجع عام پر ہو۔ اسی طرح ہندوستان کے بھیلوں میں جب کسی عورت پر جادو کا الزام درست نکلتا اور اسے درخت سے الٹا ٹانگنے آنکھوں میں مرچیں لگانے وغیرہ جیسی سزائیں دی جا چکتیں تو اس کے سر کے بالوں کی ایک لٹ کاٹ کر زمین میں دبا دی جاتی تا کہ اس کے اور اس کے سفلی قوتوں کے درمیان آخری رشتہ منقطع ہو جائے۔ اسی طرح میکسیکو کے ازٹیکوں میں جب جادوگر اور جادوگرنیاں اپنے کارہائے بدانجام دے چکتیں اور ان کا قصہ پاک کرنے کا وقت آن پہنچتا تو کوئی شخص انہیں پکڑ لیتا اور ان کے چندیا کے بال کاٹ ڈالتا جس سے ان کی ساری قوت ساحری جاتی رہتی اور پھر انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا۔

خارجی روح پودوں میں:

مزید براں یہ بتایا جا چکا ہے کہ لوک کہانیوں میں آدمی کی زندگی کسی پودے کی زندگی پر اس طرح منحصر ہوتی ہے کہ آدمی کے مرتے ہی پودا مرجھا جاتا ہے یا پودے کے مرجھاتے ہی آدمی مر جاتا ہے مغربی افریقہ کی ایم بیگا قوم میں جو گابون کے قریب آباد ہے جب دو بچے ایک ہی دن پیدا ہوں تو ایک ہی قسم کے دو پودے لگا دیئے جاتے ہیں اور لوگ ان کے گرد رقص کرتے ہیں دونوں میں ہر بچے کی روح ان میں سے کسی ایک درخت سے وابستہ سمجھی جاتی ہے اور اگر درخت سوکھ جائے یا گرا دیا جائے تو انہیں یقین ہوتا ہے کہ بچے کی موت لازمی ہے کیمیرونز والوں میں بھی یہ عقیدہ ملتا ہے کہ آدمی کی زندگی کسی پودے کے ساتھ مشارکت کے رشتے میں منسلک ہوتی ہے کالا بار میں اولڈ ٹاؤن کا سردار اپنی روح کسی مقدس شجرزار میں ایک چشمے کے قریب رکھا کرتا تھا جب کچھ یورپیوں نے مذاق سے لاعلمی میں اس شجرزار کے کچھ درخت کاٹ ڈالے تو اس سردار کے بیان کے بموجب اس کی روح غضب ناک ہوگئی اور اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں کی تہدید کی

Marfat.com

کہ وہ طرح طرح کے مصائب میں مبتلا ہو جائیں گے۔

بعض پاپوائی کسی درخت کی چھال میں ایک پتھر گھسیڑ کر کسی نوزائیدہ بچے اور اس درخت کو ایک رشتہ مشارکت میں منسلک کر دیتے ہیں خیال ہے کہ اس سے انہیں بچے کی زندگی پر پورا پورا اختیار حاصل ہو جاتا ہے اگر درخت کاٹ دیا جائے تو بچہ مر جائے گا ماوریوں کے ہاں بچے کی پیدائش پر اس کی آنول نال کسی مقدس مقام پر دفن کر دی جاتی ہے اور اس پر ایک ننھا سا پودا لگا دیا جاتا تھا اگر پودا بڑھنے لگتا تو اسے بچے کی زندگی کی علامت سمجھا جاتا اگر وہ پھولتا پھلتا تو بچہ بھی پروان چڑھتا اگر وہ مرجھا کر سوکھ جاتا تو والدین اسے بچے کے حق میں انتہائی پیشگوئی خیال کرتے فجی کے بعض علاقوں میں لڑکے کی نال ناریل کے درخت یا روٹ پھل کی قلم کے ساتھ بودی جاتی ہے خیال ہے کہ بچے کی زندگی کا اس درخت سے گہرا تعلق ہوتا ہے ولندیزی بورنیو کے اضلاع لانڈاک اور ٹاجان کے دائکوں میں نوزائیدہ بچے کے لیے روٹ پھل کا درخت بونے کا دستور سے وابستہ ہو جاتی ہے لیکن اگر درخت ٹھٹھر جائے یا مرجھا جائے تو اس کے انسانی ہم زاد پر مصیبت نازل ہونی یقینی ہے۔

بچوں کی پیدائش پر پودے لگانے کا رواج:

کہا جاتا ہے کہ روس، جرمنی، انگلستان، فرانس اور اٹلی میں ابھی تک کچھ خاندان ایسے موجود ہیں جن میں بچے کی پیدائش پر پودا لگانے کا دستور باقی ہے لوگوں کو امید ہوتی ہے کہ پودا بچے کے ساتھ پروان چڑھے گا اور اس کی خاص طور پر پرورش کی جاتی ہے یہ دستور اب بھی سوئٹزرلینڈ کے صوبہ آرگاؤ میں عام ہے لڑکے کے لئے سیب کا درخت اور لڑکی کے لیے ناشپاتی کا درخت لگایا جاتا ہے یہاں لوگوں کا خیال ہے کہ پودا پروان چڑھے گا تو بچہ بھی پروان چڑھے گا اور پودا ٹھٹھرے گا تو بچہ بھی ٹھٹھر کر رہ جائے گا بچے کی نال کسی نونہال پودے کی جڑ میں پھینک دی جاتی ہے اور پھر یہ یقین کر لیا جاتا ہے کہ پودے کے ساتھ بچے کی نشوونما ہوتی رہے گی ایڈینبرا سے کچھ فاصلے پر قلعہ ڈلہوزی واقع ہے جس کے پاس ایک بلوط کا درخت ہے جو شجرِ اتیج ویل کہلاتا ہے اس کے متعلق عام عقیدہ یہ ہے کہ اس سے خاندان ڈلہوزی کی زندگی ایک مگفی رشتے میں منسلک ہے۔ چنانچہ

Marfat.com

لوگ کہا کرتے ہیں کہ جب خاندان کے کسی فرد کا انتقال ہوتا ہے یا انتقال کا وقت قریب آن پہنچتا ہے تو اتیج ویل کی ایک نہ ایک ٹہنی ضرور گر پڑتی ہے چنانچہ جولائی ۱۸۷۴ء میں ایک دن جب سناٹا چھایا ہوا تھا تو اس درخت کی ایک بڑی شاخ جھڑ گئی۔ یہ دیکھ کر جو جنگل میں رعتا تھا چلا اٹھا: لاٹ صاحب گزر گئے! اور تھوڑی ہی دیر میں یہ خبر آن پہنچی کہ ڈلہوزی کے گیارہویں اول فاکس ماؤل کا انتقال ہو گیا۔

انگلستان میں بعض وقت فتق یا سوکھے کے علاج کے لیے بچوں کو اہر (Ash-tree، زیتون کی قسم کا ایک یورپی پودا) کے شگاف میں سے گزارا جاتا تھا جس کے بعد سے بچوں اور اس درخت کے درمیان ایک مشارک رشتہ قائم ہو جاتا اسی قسم کا ایک درخت جو اس غرض سے استعمال کیا جاتا تھا ہاکلے ہاؤس سے برمنگھم جانے والی سڑک پر شرے کے جنگل کے کنارے واقع تھا سڑک سے ملحق ایک کھیت کے مالک تھامس چلنگ ورتھ کے بیٹے کو جس کی عمر اب چونتیس سال ہے ایسے ہی ایک درخت کے شگاف میں سے گزارا گیا تھا جب کہ وہ سال بھر کا تھا اس درخت کی وہ اس طرح حفاظت کرتا ہے کہ اسے کسی کو ہاتھ لگانے نہیں دیتا۔ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ مریض کی زندگی کا تمام تر دارومدار اس درخت کی زندگی پر ہوتا ہے اور جس لمحے اس کو کاٹا جاتا ہے خواہ مریض کتنی ہی دور کیوں نہ ہو اس کا فتق عود کر آتا ہے اور آدمی مر جاتا ہے جیسا کہ اسی سڑک پر ایک چھکڑا ہانکنے والے کے ساتھ پیش آیا تھا یا ایں ہمہ یہی مصنف آگے چل کر کہتا ہے کہ درخت کے کٹنے کے بعد بھی اس سے متعلقہ اشخاص کے زندہ رہنے کی مثالیں بہ کثرت ملتی ہیں اس علاج کا عام طریقہ یہ ہے کہ ایش کے نونہال پودے کو طولاً چند فٹ تک چیر دیا جاتا ہے اور سورج نکلتے وقت بچے کو ننگا کر کے اس شگاف میں سے تین مرتبہ یا تین ضرب تین مرتبہ گزارا جاتا ہے مغربی انگلستان کے لوگ کہتے ہیں کہ بچے کو درخت کے شگاف میں سے سورج کے رخ نکالنا چاہیے جوں ہی یہ رسم پوری کر دی جاتی ہے درخت کو کس کر باندھ دیا جاتا ہے اور شگاف پر مٹی کا پلاستر کر دیا جاتا ہے عقیدہ یہ ہے کہ جس طرح درخت کا شگاف بند ہوتا جائے گا بچہ روبہ صحت ہوتا جائے گا لیکن اگر درخت کا شگاف کھلا رہ جائے تو بچے کا فتق بھی باقی رہ جاتا ہے اور درخت خشک ہو جائے تو اس کے بعد ہی

بچے کی موت یقینی ہے۔

مختلف امراض، خاص کرفتق اور سوکھے کے علاج کا یہ طریقہ جرمنی، فرانس، ڈنمارک اور سویڈن میں بھی رائج رہا ہے لیکن ان ملکوں میں اس غرض سے ایش کے درخت کے بجائے بلوط استعمال کیا جاتا ہے بعض صورتوں میں شجر بید کی بھی اجازت ہے بلکہ یہ درخت تجویز کیا جاتا ہے۔ انگلستان کی طرح میکلن برگ میں بھی درخت اور بچے کے درمیان جومشارک رشتہ اس طرح قائم ہوتا ہے وہ اس قدر گہرا خیال کیا جاتا ہے کہ اگر درخت کاٹ ڈالا جائے تو بچہ مر جائے۔

خارجی روح جانوروں میں:

لیکن کہانیوں کی طرح عام عقیدے کے بموجب رسم ورواج میں بھی آدمی محض بے جان اشیاء اور پودوں ہی سے رشتہ مشارکت میں منسلک نہیں ہوتا خیال ہے کہ اسے یہی نسبت جانور سے بھی ہوسکتی ہے۔ اس طرح کہ جانور کی خیریت آدمی کی خیریت وابستہ ہو اور جب جانور مر جائے تو آدمی بھی مر جائے نیز چوں کہ بسا اوقات روح کو اس طرح جسم سے نکالنے اور اسے جانور میں منتقل کرنے کا استدراج کہانی اور رواج دونوں میں جادوگروں اور جادوگرنیوں کو حاصل ہوتا ہے لہٰذا یہ دونوں ایک دوسرے کے اور بھی قریب آجاتے ہیں چنانچہ سائبیریا کے یاکوت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہر شامن یا جادوگر اپنی جان یا مختلف روحوں میں سے ایک روح کو جانور کی صورت میں مجسم کر کے دنیا سے چھپائے رکھتا ہے۔ ایک مشہور جادوگر نے کہا تھا میری خارجی روح کو کوئی نہیں پاسکتا۔ وہ یہاں سے بہت دور ایڈز ہگانسک کے سنگلاخ پہاڑوں میں چھپی ہوئی ہے سال میں صرف ایک مرتبہ جب آخری برف پگھلنے لگتی ہے اور زمین سیاہ ہو جاتی ہے۔ تو جادوگروں کی یہ بیرونی روحیں آدمیوں کے گھروں میں جانوروں کے برن میں آتی ہیں وہ ہر جگہ گھومتی پھرتی ہیں لیکن جادوگروں کے سوا انہیں کوئی نہیں دیکھ سکتا طاقت ور روحیں چیختی چلاتی پھرتی ہیں اور کم زور روحیں چپکے سے گزر جاتی ہیں ان میں اکثر لڑائی ہوتی ہے اور پھر وہ جادوگر جس کی خارجی روح پٹ جاتی ہیں بیمار پڑتا ہے اور مر جاتا ہے سب سے کم زور اور پودے جادوگر وہ ہیں جن کی روحیں کتوں کی صورت میں متشکل ہوتی ہیں کیونکہ کتا اپنے انسانی ہم زاد کو چین نہیں لینے دیتا بلکہ اس کا دل چبا

Marfat.com

جاتا ہے اور جسم کو پھاڑ ڈالتا ہے اور سب سے طاقت ور جادوگر وہ ہیں جن کی خارجی روحیں گھوڑوں، بارہ سنگوں سیاہ ریچھوں، عقابوں، یا جنگل سوروں کی صورت اختیار کرتی ہیں نیز تروخنسک کے علاقے کے سیمائڈوں کا خیال ہے کہ جنگلی سور کی صورت میں ہر شامن کا ایک موکل ہوتا ہے جسے وہ ایک جادو کے تسمے سے باندھے لیے پھرتا ہے یہ سور مر جائے تو خود شامن بھی چل بستا ہے نیز یہ لوگ ایسے جادوگروں کے قصے سناتے ہیں جو خود نبرد آزما ہونے سے پہلے اپنی روحوں کو لڑنے بھیجتے ہیں ملایا والوں کے عقیدے کی رو سے ایک آدمی کی روح کسی دوسرے آدمی یا جانور کی روح میں داخل ہو سکتی ہے یا یوں کہیے کہ دونوں میں ایک ایسا خفیہ رشتہ پیدا ہو سکتا ہے کہ ایک کی قسمت دوسرے کی قسمت سے وابستہ ہو جائے۔

جزائر نیو ہیبرائیڈیز کے ایک ٹاپو موٹا کے میلینیشیوں کے ہاں خارجی روح کا تصور روزمرہ کی عملی زندگی میں نظر آتا ہے ماٹائیوں کی زبان میں ایک لفظ ہے ٹمانیو جس سے مراد ہے کوئی ایسی بے جان یا جان دار چیز جس کے متعلق آدمی کے دل میں یہ خیال بیٹھ جائے کہ اس کی ذات سے وہ چیز گہرا تعلق رکھتی ہے۔

موٹا میں ہر کسی ٹمانیو نہیں ہوتا تھا۔ صرف چند آدمی یہ سمجھتے تھے کہ وہ کسی شے سے نتھی ہیں خواہ وہ سانپ، پتھر یا کچھ ہی ہو کبھی کبھی اس شے کا پتہ چلانے کے لیے بعض پتوں کا افشردہ پی کر اس کی گاد کا ڈھیر لگا دیا جاتا پھر جو کوئی زندہ چیز اس ڈھیر میں یا اس ڈھیر کے اوپر سب سے پہلے دکھائی دے جاتی وہ ٹمانیو فقط دیکھنے کے لئے ہوتا کھلائی یا پرستش کی چیز نہ ہوتی۔ اس جزیرے کے باشندوں کے عقیدے کی رو سے وہ آواز پر آجاتا تھا اور آدمی کی زندگی اس کے ٹمانیو کی زندگی سے وابستہ تھی اگر ٹمانیو مر جاتا یا کسی بے جان شے کی صورت میں ٹوٹ پھوٹ جاتا یا کھویا جاتا تو آدمی کی موت واقع ہو جاتی لہٰذا اگر کوئی بیمار پڑتا تو یہ دیکھا جاتا کہ ٹمانیو صحیح وسالم اور خیریت سے ہے یا نہیں۔"

ایسی خارجی روح کا تصور جو حفظ ماتقدم کے طور پر کسی جانور میں منتقل کر دی گئی ہو مغربی افریقہ خاص کر نائی جیریا، کیمرونز اور گابون میں عام ہے گابون کے فنیوں کے عقیدے کی رو سے

Marfat.com

ہر مبتدی جادوگر خون کے رشتے کی ایک خاص رسم ادا کر کے اپنی زندگی کسی خاص جنگلی جانور سے وابستہ کر دیتا ہے اس رسم میں وہ کچھ خون جانور کے کان سے لیتا ہے اور کچھ اپنے بازو سے اور پھر اپنا خون جانور کے جسم میں پہنچا دیتا ہے اور جانور کا خون اپنے جسم میں اس کے بعد ان دونوں میں ایسا ہو جاتا ہے کہ ان میں کسی ایک کی موت کے باعث دوسرے کی موت واقع ہو جاتی ہے خیال ہے کہ اس خونی اتحاد سے زبردست طاقت حاصل ہو جاتی ہے جس سے وہ مختلف صورتوں سے استفادہ کر سکتا ہے سب سے پہلے یہ کہ پریوں یا دیوؤں کی کہانیوں کے کسی ایسے ساحر کی طرح جس نے روح جسم سے نکال کر کسی محفوظ جگہ رکھ چھوڑی ہو فینی جادوگر مذکورہ بالا رسم کے بعد اپنے آپ کو گویا روئیں تین سمجھنے لگتا ہے اس کے علاوہ جس جانور سے وہ خونی رشتہ جوڑتا ہے وہ اس کا موکل بن جاتا ہے اور اس کے ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ جانور جو اس کا خون بدل بھائی بنتا ہے کبھی پالتو یا ہلا ہوا جانور نہیں ہوتا بلکہ اس غرض سے ہمیشہ کوئی خون خوار جنگلی جانور یا درندہ منتخب کیا جاتا ہے جیسے چیتا کالا ناگ مگرمچھ گینڈا جنگلی سور یا گدھ ان تمام حیوانات میں فینی جادوگر سب سے زیادہ چیتے کو اپنا موکل بناتے ہیں اس کے بعد کالے ناگ کا نمبر آتا ہے گدھ موکل ان کے ہاں کم یاب ہے جادوگروں کی طرح جادوگرنیوں کے بھی اپنے موکل ہوتے ہیں لیکن جن جانوروں سے اس طرح عورتوں کی زندگیاں وابستہ ہوتی ہیں وہ ان سے مختلف ہوتے ہیں جن میں مرد اپنی خارجی روحیں رکھا کرتے ہیں جادوگرنی کبھی چیتے کو اپنا موکل نہیں بناتی بلکہ عموماً کسی زہریلے سانپ کو منتخب کرتی ہے یہ سانپ کبھی کوئی سینگوں والا اجنبی ہوتا ہے کبھی کالا ناگ اور کبھی وہ سبز سانپ جو کیلے کے درخت میں پایا جاتا ہے بہر کیف ایسا جانور یا پرندہ جس کے ساتھ کوئی ساحر یا ساحرہ اس صورت سے ایک رشتہ نہانی قائم کر لیتی ہے وہ اپنی نوع کا محض ایک فرد ہوتا ہے ساری نوع نہیں ہوتی اور جب وہ خاص جانور مر جاتا ہے تو یہ رشتہ اتحاد خود بہ خود منقطع ہو جاتا ہے کیونکہ لوگوں کے خیال کے بموجب جانور کی موت بھی ضروری ہو جاتی ہے۔

کیمیرونز کے صوبوں کی حدود میں وادی، کراس ایک دریا کے باشندوں میں اسی قسم کے عقائد پائے جاتے ہیں آدمیوں کے گروہوں نے جو بالعموم کسی ایک گاؤں کے باشندوں پر مشتمل ہوتے

Marfat.com

ہیں مختلف قسم کے جانور منتخب کرر کھے ہیں جن کے ساتھ وہ اپنے عقیدے کے موجب خلوص ورشتہ میں منسلک ہوتے ہیں۔اس قسم کے جانوروں میں گینڈا، ہاتھی، تیندوا، مگر مچھ، گوریلا، مچھلی اور سانپ شامل ہیں جو یا تو نہایت قوی ہیں یا جو نہایت آسانی سے پانی یا جھاڑیوں میں اپنے آپ کو چھپا سکتے ہیں۔کہا جاتا ہے کہ چھپنے کی یہ قوت موکل جانوروں کے انتخاب کی ایک لازمی شرط ہے کیوں کہ جانور دوست یا مددگار سے یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ اپنے آقا کے دشمن پر چوری سے حملہ کر جائے گا۔مثال کے طور پر اگر موکل دریائی بچھڑا ہے تو وہ اچانک پانی میں سے اچھل نکلے گا اور دشمن کی ڈونگی کو الٹ دے گا۔خیال ہے کہ جانوروں اور ان کے دوست یا رشتہ دار انسانوں کے درمیان ایک ایسا رشتہ مشارکت قائم ہوتا ہے کی جس لمحے جانور مرے اسی لمحے انسان بھی مر جائے گا۔اسی طرح جس لمحے آدمی کی موت واقع ہو اسے لمحے جانور کا بھی خاتمہ ہو جائے گا،۔اس سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ آدمیوں کے زخمی ہونے یا مارے جانے کے خوف سے انکے رشتے کے جانور کو کبھی تیر وغیرہ کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا یا کبھی مارا پیٹا نہیں جائے گا تاہم اس خوف کے باعث ایسے کسی گاؤں کے لوگ ہاتھی کا شکار بالکل ترک نہیں کر دیتے جن کا جانور دوست ہاتھی ہو،اس لیے کہ ان کے ہاں محض ان منفرد جانوروں کا احترام ہوتا ہے جو خاص افراد انسانی سے ایک رشتے میں منسلک ہوتے ہیں اور ان جانوروں کی انواع کا نہیں اور ان کا خیال ہے کہ وہ اپنے ہاتھی بھائیوں اور عام ہاتھیوں میں تمیز کر سکتے ہیں جو نرے ہاتھی میں اور بس۔یہی نہیں بلکہ کہا جاتا ہے کہ خود رشتے کے ہاتھی بھی اس کا شعور رکھتے ہیں۔چنانچہ جب کوئی ایسا شکاری جس نے کسی ہاتھی سے رشتہ دوستی استوار کر رکھا ہو کسی آدم دوست ہاتھی سے ملتا ہے تو وہ شریف جانور اپنا ایک پاؤں اٹھا کر منہ کے پاس لے جاتا ہے جسے یہ کہتا ہو ''مجھے نہ مارو'' اگر کوئی سنگ دل شکاری گولی چلا کر اسے زخمی کر دے تو وہ شخص جس کی زندگی اس ہاتھی سے وابستہ ہو بیمار پر جائے گا۔

خارجی روح اور شیر:

کیمیز ونز کے پلانگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہر آدمی متعدد روحوں کا مالک ہوتا ہے جن میں ایک اس کے جسم میں ہوتی ہے اور ایک ہاتھی، جنگلی سور تیندوے وغیرہ، وغیرہ جیسے کسی جانور میں ہوتی ہے جب کوئی آدمی ناسازی طبع کے سبب گھر لوٹ آئے اور یہ کہہ کر کہ ''میرا وقت قریب آچکا

Marfat.com

ہے" مرجائے تو کہتے ہیں کہ کسی جنگلی سور یا تیندوے کی صورت میں اس کی ایک روح ماری گئی ہے اور خارجی روح کے مرنے سے اس کی داخلی روح کی موت واقع ہوگئی۔ زندہ اشخاص کی خارجی روحوں کے بارے میں ایسا ہی عقیدہ دریائے نائی جر کے ڈیلٹا میں بسنے والے آئی یا نامی ایک اہم قبیلے میں ملتا ہے۔ قبیلے کے لوگوں کا خیال ہے کہ آدمی کی روح اس کے حین حیات میں اپنے بدن کو چھوڑ کر عارضی طور پر کسی جانور کے جسم میں سکونت اختیار کرسکتی ہے۔ جو شخص اس طرح انتقال روح کی قوت حاصل کرنا چاہتا ہو، وہ کسی حکیم یا طلسم گر سے ایک خاص قسم کی دوا لیتا ہے۔

اور اسے کھانے میں ملا کر کھالینا ہے۔ اس کے بعد اس کی روح خارج ہو کر کسی جانور کے جسم میں حلول کر جاتی ہے۔ اگر اتفاق سے جانور اپنے اندر آدمی کی روح لیے مر جائے تو آدمی کا انتقال ہو جائے گا اور اگر اس کے کوئی زخم آ جائے تو آدمی کے جسم پر پھنسیاں نکل آئیں گی۔ اس عقیدے کی بناء پر بڑے جرائم کا ارتکاب ہوتا ہے، اس لیے کہ بعض وقت کوئی چالاک بدمعاش اپنے دشمن کے کھانے میں وہی طلسمی دوا ملا کر اور پھر اس جانور کو ہلاک کر کے اپنے دشمن کو موت کے گھاٹ اتار دے گا۔

دریائے نائی جر کے دہانے کے آس پاس بسنے والے کالا باری حبشیوں کے عقیدے کی رو سے ہر شخص کی چار روحیں ہوتی ہیں جن میں ایک ہمیشہ کسی جنگلی جانور کے بدن میں اس کے جسم سے باہر رہتی ہے۔ یہ خارجی یا منفک روح جسے مس کنگسلے نے "روح بیشہ" کے نام سے موسوم کیا ہے تیندوے، مچھلی یا کچھوے کی قسم کا کوئی جانور ہوسکتا ہے، لیکن وہ کبھی کسی پالتو جانور یا پودے کی صورت اختیار نہیں کرتی۔ کوئی شخص اپنی منفک روح کو نہیں دیکھ سکتا، تاوقتیکہ وہ نگاہ غیب بین نہ رکھتا ہو۔ عموماً کوئی غیب داں بتا دیتا ہے کہ اس کی روح بیشہ نے کس جانور کا روپ دھارا ہے، جس کے بعد وہ شخص محتاط ہو جائے گا اور جانور کی اس قسم کو نہ خود مارے گا اور نہ کسی کو مارنے دے گا۔ عام طور پر مرد اور اس کے بیٹوں کی خارجی روحیں ایک ہی قسم کے جانوروں کے جسم کو اپنا مسکن بناتی ہیں۔ اسی صورت سے عورت اور اس کی بیٹیوں کی خارجی روحیں بھی ایک ہی قسم کے جانوروں کی صورت میں مجسم ہوتی ہیں۔ لیکن کبھی کبھی کنبے کے تمام بچے اپنے باپ کی روح منفک پر جاتے ہیں۔ مثلاً

Marfat.com

اگر کسی شخص کی خارجی روح تیندوے کے برن میں رونما ہوتو اس کے سارے بیٹے بیٹیوں کی خارجی روحیں تیندوؤں کی صورت اختیار کریں گی۔لیکن کبھی کبھار وہ ماں پر بھی جاتے ہیں۔مثلاً اگر ماں کی خارجی روح کچھوے پر مشتمل ہوتو اس کے تمام بیٹے بیٹیوں کی روحیں بھی کچھوؤں کی صورت میں مشکل ہوں گی۔آدمی اوراس جانور کا رشتہ جسے وہ اپنی روح منفک سمجھتا ہو،اس قدر گہرا ہوتا ہے کہ جانور کے مرنے یا زخمی ہونے سے آدمی مرنا یا زخمی ہونا ضروری ہو جاتا ہے دوسری طرف جب متعلقہ آدمی مرتا ہے تو اس کی روح بیشہ زیادہ عرصہ تک کہیں سکون نہیں کر سکتی اور پاگل ہو کر یا تو آگ میں گھس جاتی اور اپنے آپ کو جلا کر بھسم کر ڈالتی ہے یا آدمیوں پر حملہ کر دیتی ہے جو اس کا سر پھاڑ ڈالتے ہیں۔

شمالی کالابار میں ایکیٹ کے قریب ایک متبرک جھیل ہے جس کی مچھلیوں کی سخت نگہداشت کی جاتی ہے۔لوگوں کا عقیدہ ہے کہ ان کی روحیں ان مچھلیوں میں بستی ہیں اور ہر مچھلی کی موت کے ساتھ کسی نہ کسی آدمی کی جان چلی جائے گی۔چند سال پیشتر تک دریائے کالابار میں ایک قوی ھیکل مگرمچھ تھا،جس کے متعلق لوگوں نے فرض کر رکھا تھا کہ اس میں ایک سردار کی خارجی روح بستی ہے جو ہلاک ٹاؤن میں رہتا تھا۔یورپی قونصلوں کے نائب بہ طور تفریح کبھی کبھی اس جانور کے شکار کے لیے نکلتے۔ایک دفعہ ایک آفسر کے ہاتھوں اس کے چوٹ آگئی اسی لمحہ مذکورہ بالا سردار زخم کھا کر لیٹ رہا اور یہ بہانہ کیا کہ اسے کتے نے کاٹ کھایا ہے۔لیکن حکماء نے اپنی گردنیں ہلا ہلا کر اس عذر کو ماننے سے انکار کر دیا۔مزید برایں،دویائے نائی جو کے کنارے کنارے لوکو جا ہلاک ورٹاؤن کے درمیان جو متعدد قبیلے آباد ہیں ان کے عقیدے کی رو سے ''مگرمچھ یا دریائی بچھڑے جیسے کسی جانور کی صورت میں ہر آدمی کے ایک قالب ثانی کا وجود ممکن ہے۔خیال ہے کہ اس قسم کے آدمی کی زندگی جانور کی زندگی سے اس حد تک وابستہ ہوتی ہے کہ کسی چیز کا جو اثر ایک پر پڑے گا وہی دوسرے پر بھی مرتب ہوگا۔کچھ عرصہ ہوا کہ ایک انگریز نے دیہیوں کے ایک گاؤں کے قریب ایک دریائی بچھڑا مارا۔ایک عورت کے دوستوں نے جو گاؤں میں اسی رات مری تھی۔اس عورت کے خون بہا کے طور پر پانچ پاؤنڈ وصول کر لیے۔''

Marfat.com

آخری وقت اور روح:

وسطی امریکہ زاپوٹیکوں کے یہاں جب کسی عورت کی زچگی کا وقت آتا تو اس کے رشتے دار جھونپڑی میں اکٹھے ہوتے اور فرش پر مختلف جانوروں کی تصویریں کھینچ کھینچ کر مٹانے لگتے۔ یہ کاروائی بچے کی پیدائش تک جاری رہتی اور اس وقت جس جانور کی تصویر فرش پر رہ جاتی بچے کا ٹوٹا یعنی قالب ثانی یا ہم زاد کہلاتی۔ جب بچہ خاصا بڑا ہو جاتا تو وہ اپنے نمائندہ جانور کو فراہم کر لیتا اور اس کی بڑی خبر گیری کرتا۔ لوگوں کو یقین ہوتا کہ اس آدمی کی صحت اور زندگی جانور سے وابستہ ہے۔ بلکہ ان دونوں کی موت ایک ساتھ واقع ہوگی۔،، یا یوں کہیے کہ جب جانور مرے گا تو آدمی بھی مر جائے گا۔ گاؤ تمالا اور ہونڈورا کے ریڈ انڈینوں میں ناگول یا ناول ''جان دار یا بے جان چیز کا نام ہے، عموماً کسی ایسے جانور کا جو کسی خاص آدمی سے وابستہ ہو، اس طرح کہ اس آدمی کے رنج و راحت کا تمام تر دارومدار جانور کی قسمت پر ہوتا ہے۔،، ایک قدیم مصنف کے بیان کے بموجب گاؤ تمالا کے متعدد باشندوں کے دل میں ''شیطان نے یہ بات بٹھا رکھی ہے کہ ان کی زندگی کا دارومدار فلاں فلاں قسم کے جانور پر ہے (جس کو وہ اپنا موکل سمجھتے ہیں) اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جب متعلقہ جانور مرتا ہے تو اس کی موت بھی لازمی ہو جاتی ہے۔ جب اس کا تعاقب کیا جاتا ہے تو ان کے دل دھڑکنے لگتے ہیں۔ وہ بے ہوش ہوتا ہے تو انھیں بھی غش آجاتا ہے، یہی نہیں، بلکہ وہ اس وہم باطل میں مبتلا ہیں کہ ان کی ذات اس جانور کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے (یہ جانور ان کی پسند کے مطابق کوئی چیتل۔ ہرنی، ببر شیر، کتا یا عقاب ہوتا ہے) اور اس کے برن میں وہ گولی کھا کر مارے جاتے ہیں۔'' ان لوگوں کو یقین واثق ہے کہ ان کے ناگول کی موت کے سبب خود وہ بھی مر جاتے ہیں۔ قصہ مشہور ہے کہ کوئٹزال ٹنانگو کی سطح مرتفع پر اہل ہسپانیہ کے ساتھ لڑائی میں ان انڈینوں کے سرداروں کے ناگول نے سانپوں کی صورت میں ان میں دشمنوں کا مقابلہ کیا تھا۔ ان کے سردار اعظم کا ناگول ان میں سب سے نمایاں تھا، جس نے ایک چمک دار سبز پرندے کا روپ دھار رکھا تھا۔ ھسپانوی سپہ سالار پیڈرو ڈی الواراڈو نے اپنے نیزے سے اس چڑیا کو مار گرایا، جس کے ساتھ ہی سردار اعظم ڈھیر ہو گیا۔

Marfat.com

جنوب مشرقی آسٹریلیا کے بہت سے قبیلوں میں دونوں صنفوں کے افراد کے نزدیک جانوروں کی کوئی خاص نوع وہی حیثیت رکھتی تھی جو وسطی امریکہ کے انڈینوں کے نزدیک ان کے ناگول کی تھی، فرق صرف اتنا تھا کہ ریڈانڈین بظاہر یہ جانتا تھا کہ کس نوع کے کس خاص جانور سے اس کی زندگی وابستہ ہے۔ برخلاف اس کے آسٹریلیا کا وحشی صرف اتنا جانتا تھا کہ اس کی زندگی کسی خاص نوع کے ایک نہ ایک جانور سے ضرور وابستہ ہے لیکن وہ یہ بتانے سے قاصر تھا کہ وہ جانور کون سا ہے۔ اس کا قدرتی نتیجہ یہ تھا کہ ان کے ہاں ہر مرد اس نوع کے تمام جانوروں کو مارنے سے گریز کرتا اور ان کی حفاظت کرتا تھا جس پر مردوں کی زندگی محصر ہو اور ہر عورت اس نوع کے جانوروں کو مارنے سے محترز رہتی اور اس کی حفاظت کرتی جن وعورتوں کی زندگی کا دارومدار ہو، کیوں کہ ہر شخص بس اتنا جانتا تھا کہ متعلقہ انواع کے جانوروں میں وہ جانور بھی شامل ہے جس کے مارے جانے سے خود اس کی جان بھی جائے گی۔ اس کی مثال بالکل ویسی ہی ہے جیسے مذکورہ بالا پرندے کی ہلاکت سے انڈین سردرد کی اور پنچکن جادوگر کے قصے میں طوطے کی ہلاکت سے اس جادوگر کی ہلاکت۔ مثلاً جنوب مشرقی آسٹریلیا کے ووٹ جوبالوک قبیلے کے نزدیک ''چمگادڑ کی جان آدمی کی جان ہے اور ابابیل کی جان عورت کی جان اور جب ان میں سے کوئی چڑیا ماری جاتی ہے تو کوئی نہ کوئی مرد یا کوئی نہ کوئی عورت کم ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں کیمپ کے ہر آدمی اور ہر عورت کو یہ دھڑکا لگا رہتا تھا کہ کہیں اس کا خاتمہ نہ ہو جائے۔ اس کی وجہ سے مذکورہ بالا قبیلے میں بڑی لڑائیاں ہوتی تھیں۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ ان لڑائیوں میں مرد ایک طرف ہو جاتے اور عورتیں ایک طرف۔ اس بات کا کسی کو یقین نہ ہوتا کہ جیت کس کی ہوگی، کیوں کہ بعض وقت عورتیں مردوں کو یام کی چھڑیوں سے بری طرح پیٹ ڈالتیں اور بسا اوقات وہ نیزوں سے زخمی ہوتے یا مارے جاتے۔'' حیوانات کی ان خاص انواع کے بارے میں جن پر اس طرح مرد وزن کی زندگیاں منحصر سمجھی جاتی تھیں، قبیلوں میں کسی قدر اختلاف پایا جاتا تھا۔ چنانچہ چمگادڑ جہاں ووٹ جو بالوک قبیلے میں مردوں کا جانور تھی وہاں وہ دریائے مرے کے کنارے گن باور کھاڑی کے آس پاس رہنے والے وحشیوں کے نزدیک عورتوں کا جانور تھی اور یہ لوگ اسے مارنے سے احتراز کرتے

Marfat.com

تھے۔ اس وجہ سے کہ ''اگر اسے مار ڈالا جائے تو اس کے نتیجے میں ان کی کوئی لبرا (عورت) مرجائے گی۔'' مرد وزن سے متعلقہ جانوروں کی اقسام خواہ کچھ ہی رہی ہوں، جنوب مشرق آسٹریلیا کے بیشتر علاقے میں بلکہ اس سے باہر بھی یہ عقیدہ اور وہ لڑائیاں جن کا یہ عقیدہ محرک تھا، عام تھیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وکٹوریاں کے بعض قبیلوں میں ''معمولی قسم کی چمگادڑ کا تعلق مردوں سے ہے جو اس کی بڑی سخت حفاظت کرتے ہیں اور اس کی خاطر اپنی بیویوں تک کو پیٹنے سے دریغ نہیں کرتے۔ تیز پر یا فرن کا آلو عورتوں کا پرندہ ہے اور اگر چہ یہ پرندہ منحوس ہوتا ہے اور رات میں اپنی خوف ناک چیخ سے دل ہلا دیتا ہے، لیکن عورتیں اس کی حفاظت میں کوئی دقیقہ فرد گذاشت نہیں کرتیں۔ اگر کسی مرد کے ہاتھوں اس قسم کا کوئی پرندہ مارا جائے تو وہ اس طرح غضب ناک ہو جائیں گی جیسے خود ان کا کوئی لخت جگر مارا گیا ہو اور قاتل کو اپنی لمبی لمبی بلیوں سے ٹھونگ ڈالیں گی۔''

آسٹریلوی مردوں اور عورتوں میں علیٰ الترتیب اس طرح چمگادڑوں اور اُلوؤں کی جو سختی سے حفاظت کی جاتی ہے (کیوں کہ یہ پرندے عموماً مردوں اور عورتوں سے مختص ہوتے ہیں) اس کا محرک محض کسی فرد کا ذاتی مفاد نہیں، بلکہ ہر شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ نہ صرف اس کی بلکہ اس کے باپ، بھائیوں، بیٹوں وغیرہ کی جانیں بھی خاص چمگادڑوں سے وابستہ ہیں۔ اس لیے چمگادڑ کی نوع کی حفاظت کر کے وہ اپنی اور اپنے ساتھ جملہ اعزائے نرینہ کی حفاظت کر رہا ہے۔ اسی طرح ہر عورت کا یہ عقیدہ ہے کہ اس اور اس کی ماں، بہنوں، بیٹوں وغیرہ سب کی جانیں خاص خاص الوؤں سے یکساں وابستہ ہیں اور الو کی نوع کی حفاظت خود اس کی اور رشتے کی جملہ عورتوں کی حفاظت ہے۔ اب اگر جانوریوں آدمیوں کی جانوں کے حامل ٹھہریں تو ظاہر ہے کہ جانوروں اور آدمیوں کے درمیان کوئی فرق نہیں رہے گا۔ اگر میرے بھائی یوحنا کی جان چمگادڑ کے جسم میں ہو تو ایک طرف چمگادڑ میرا بھائی بھی ہوا اور یوحنا بھی اور دوسری سرف یوحنا ایک معنی میں چمگادڑ سے عبارت ہے، کیونکہ اس کی جان چمگادڑ کے جسم میں ہے۔ اسی صورت سے اگر میری بہن مریم کی جان الو کے بدن میں ہو تو الو میری بہن ٹھہرا اور مریم الو۔ یہ نتیجہ قدرتی طور پر نکلتا تھا اور آسٹریلیا

Marfat.com

والے اس کے اخذ کرنے میں چوکے نہیں۔جب چمگادڑ مرد کا جانور ہوتو وہ اس کا بھائی اور الو عورت کا جانور ہوتو وہ اس بہن کہلاتی ہے۔اور برعکس اس کے مرد عورت کو الو کہہ کر بخاطب کرتا ہے اور عورت مرد کو چمگادڑ۔یہی صورت ان جانوروں کے ساتھ نظر آتی ہے جو دوسرے قبیلوں میں عورتوں اور مردوں کے لیے مختص ہیں۔مثلاً کرنائیوں میں سارے ایمورین مردوں کے بھائی تھے اور سارے مرد ایمورین۔سارے نیلے رین عورتیں اور ساری عورتیں نیلے رین تھیں

جب وحشی کسی جانور کا نام اختیار کرتا ہے،اس جانور کو اپنا بھائی کہتا ہے اور اسے مارنے سے گریز کرتا ہے تو ایسے جانور کو اس کا ٹوٹم کہا جاتا ہے۔لہذا چمگادڑ،الو،ایمورین اور نیلے رین کو جنو مشرقی آسٹریلیا کے ان قبیلوں کے مردوں اور عورتوں کا صنفی ٹوٹم قرار دیا جاسکتا ہے جو ابھی ابھی ہمارے زیر غور تھے۔لیکن ٹوٹموں کی صنف وار تخصیص بہت کم دیکھنے میں آتی ہے اور آسٹریلیا کے سوا اس کی نظیر اور کہیں نہیں ملتی۔عام طور پر ٹوٹم برادریوں یا خاندانوں کے لیے مخصوص ہوتا ہے، صنف کے لیے نہیں اور نسل در نسل چلا آتا ہے،خواہ سلسلہ نسل عورت سے چلے یا مرد سے۔فرد کا برادری کے ٹوٹم سے جو رشتہ ہوتا ہے اس کی نوعیت صنفی ٹوٹم کے ساتھ اس کے رشتے سے مختلف نہیں ہوتی۔وہ ٹوٹم کی جان لینے سے گریز کرے گا،اسے اپنا بھائی کہے گا اور ٹوٹم ہی اس کی عرفیت قرار پائے گی۔اب اگر دونوں صورتوں میں اس رشتے کی نوعیت ایک ہی رہی ہو تو دونوں صورتوں پر ایک ہی توجیہہ صادق آئے گی۔لہذا کسی برادری میں خاص قسم کے جانوروں یا پودوں کا احترام (کسی برادری کا ٹوٹم پودا بھی ہوسکتا ہے) اور اس جانور کے نام کے اختیار کیے جانے کا سبب بظاہر یہی عقیدہ ہے کہ برادری کے ہر فرد کی زندگی اس نوع کے کسی نہ کسی جانور یا پودے سے وابستہ ہوتی ہے اور اس جانور یا پودے کے مارے جانے یا فنا ہونے کے نتیجے میں برادری کا متعلقہ فرد مر جاتا ہے۔ٹوٹم پرستی کی یہ توجیہہ جنوبی آسٹریلیا کے ٹوٹم یا کوبانگ کی اس تفہیم سے مطابقت رکھتی ہے جو سر جارج گرے نے کی ہے۔وہ کہتے ہیں:''خاندان اپنے کوبانگ سے ایک مخفی رشتے میں منسلک ہوتا ہے اور اس کا کوئی فرد اس نوع کے جانور کو کبھی سوتے میں نہیں مارے گا جس سے اس کے کوبانگ کا تعلق ہو، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ وہ اسے مارنے سے ہمیشہ گریز کرتا ہے اور مارنے سے پہلے اسے بچ نکلنے کا موقعہ ضرور دے دیتا ہے۔اس گریز کی بنیاد خاندان کے اس اعتقاد پر ہے کہ اس

Marfat.com

نوع کے کسی نہ کسی جانور کے ساتھ اس کا رشتہ دوستی استوار ہے، جس کا مارنا بہ منزلہ ایک سنگین جرم کے ہے اور اس لیے اس فعل سے احتراز واجب ہے۔ اسی صورت سے کسی آسٹریلوی کا کوبا نگ کوئی سبزی ہو تو وہ بعض حالات میں اور خاص موسم میں اس سبزی کو نہیں چن سکتا۔'' یہاں یہ امر قابل غور ہے کہ اگر چہ ہر شخص کسی نوع کے تمام جانوروں اور پودوں کی جان لینے سے گریز کرتا ہے، لیکن وہ سب اس کے لیے برابر نہیں۔ ساری نوع میں صرف ایک جانور یا پودا اسے خاص طور پر عزیز ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ اسے خبر نہیں ہوتی کہ وہ پیارا جانور یا پودا کون سا ہے لہذا اس اندیشے سے کہ کہیں اس جانور یا شجر عزیز کے چوٹ نہ آجائے وہ ناچار اس کی ساری نوع کو گزند پہنچانے سے گریز کرتا ہے۔ مزید برایں ٹوٹم کی نوع کے کسی فرد کی ہلاکت یا اتلاف کا جو فرضی نتیجہ مرتب ہوتا ہے اس سے بھی برادری کے ٹوٹم کی توجیہہ مطابقت رکھتی ہے۔ ''ایک دن کسی آسٹریلوی وحشی نے ایک کوّا مارا۔ اس کے تین یا چار دن بعد ایک بورتوا [(کوّا) یعنی کوّا برادری کا ایک آدمی] جس کا نام لاری تھا مر گیا۔ وہ کچھ دنوں سے بیمار چلا آتا تھا، لیکن اپنے ونگا نگ کے مارے جانے سے اس کا خاتمہ جلد ہو گیا۔'' ایک کوّے کے مارے جانیکے نتیجے میں کوّا برادری کے ایک فرد کی موت کی مثال بالکل ویسی ہی ہے جیسے صنفی ٹوٹموں کی صورت میں چمگادڑ کی موت کے باعث چمگادڑ مرد کی موت یا الو کی موت کے یا عث الو عورت کی موت واقع ہو جائے۔ اسی صورت سے وسطی امریکہ کے رڈ انڈین کی موت اس کے ناگول کے مارے جانے سے واقع ہو جاتی ہے، کالا باری حبشی کی اپنی روح بیشہ، کے مارے جانے سے، بینک آئی لینڈ والے کا اپنے تمانیو اور داستانی جادوگر کی موت اس جانور کے مارے جانے سے جس میں اس نے اپنی روح محفوظ رکھی ہو۔

بیدل دیو کی کہانی:

اس طرح شاید ''بیدل دیو'' کی کہانی سے اس فرضی رشتے کی توضیح ہو سکے جو آدمی اور اس کے ٹوٹم کے درمیان قائم اس نظریے کی رو سے ٹوٹم محض ایک ایسا ظرف یا قالب قرار پاتا ہے جس میں آدمی اپنی جان رکھا کرتا ہو، جیسا کہ پنچکن نے اپنی جان طوطے میں ڈال رکھی تھی اور بیدا ساری کی جان سنہری مچھلی کے قالب میں منتقل کر دی گئی تھی۔ اس ضمن میں یہ جو اعتراض اٹھایا گیا ہے کہ

Marfat.com

جب کسی وحشی کے دو دوٹوٹم ہوں، ایک صنفی اور ایک خاندانی تو اس کی زندگی دو مختلف قسم کے جانوروں سے وابستہ ہوگی، جن میں کسی ایک کی بھی موت کے سبب خود اس کی موت واقع ہو جائے، وہ کوئی وزن نہیں رکھتا۔ اگر آدمی کے جسم میں ایک سے زائد اعضائے رئیسہ موجود ہوں تو وحشی کے یہ تصور کرنے میں کون سا امر مانع ہوسکتا ہے کہ اس کے جسم سے باہر اس کی روح کے ایک سے زائد مرکز ہوسکتے ہیں۔ جب وہ اپنی روح کو جسم سے علیحدہ کرسکتا ہے تو وہ اس کے مختلف اجزاء علیحدہ علیحدہ جانوروں میں کیوں نہ منتقل کرے؟ یہ تصور عام واقعات کے مشاہدے سے پیدا ہوتا ہے اور اسے افلاطون جیسے فلسفیوں کے ساتھ ساتھ وحشیوں کی بھی حمایت حاصل رہی ہے۔ روح صرف اسی وقت ایک ناقابل تقسیم وحدت قرار پاتی ہے جب اس کا تصور ایک سائنسی فرضیے کی بجائے دینیاتی اذعان (Dogma) کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ وحشی چونکہ اذعانی بندشوں سے آزاد ہوتا ہے، اس لیے زندگی کے حقائق کے افہام و تفہیم میں حسب ضرورت کئی روحوں کا وجود فرض کر لیتا ہے۔ چنانچہ کاربیوں نے فرض کر رکھا تھا کہ آدمی کے سر میں ایک روح ہوتی ہے، دل میں ایک اور ایک ایک جسم کے ہر اس حصے میں جہاں شریان کی حرکت محسوس ہوتی ہو، نزع کی حالت میں آدمی کا دم چونکہ رفتہ رفتہ نکلتا ہے اور سب سے پہلے ہاتھ پاؤں بے حس ہوتے نظر آتے ہیں لہذا امریکہ کے ہیڈاٹسا اس کی توجیہہ یہ کرتے ہیں کہ آدمی کی چار روحیں ہیں جو ایک ساتھ جسم سے جدا نہیں ہوتیں بلکہ ایک ایک کر کے نکلتی ہیں اور موت کا عمل اس وقت تک پورا نہیں ہوتا جب تک کہ چاروں روحیں جسم کو نہ چھوڑ جائیں۔ بورنیو کے کچھ دائکوں اور جزیرہ نمائے ملایا کے بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ ہر آدمی کی سات روحیں ہوتی ہیں، سلیبیز کے پوسو والے الفوروں کے خیال میں ان کی تین تین روحیں ہیں۔ لاؤس والے سمجھتے ہیں کہ آدمی کا جسم تیس روحوں کا مرکز ہے جو ہاتھوں، پاؤں، منہ، آنکھوں وغیرہ میں بستی ہیں۔ لہذا جاہلی نقطہ نظر سے یہ قطعی ممکن ہے کہ آدمی کی ایک روح اس کے صنفی ٹوٹم میں ہو اور ایک روح خاندانی ٹوٹم میں۔ تاہم جیسا کہ میں بتا چکا ہوں، صنفی ٹوٹم کی نظیر آسٹریلیا کے سوا دنیا میں کہیں اور نہیں ملتی۔ لہذا اصولاً ٹوٹم پرست وحشی کے لیے یہ ضروری نہیں رہتا کہ اس کی ایک سے زائد روحیں جسم علیحدہ ہوں۔

Marfat.com

اگر ٹوٹم کی یہ تفہیم درست ہے کہ اس کی مثال ایک روح دان کی سی ہے جس میں آدمی اپنی متعدد روحوں میں سے کسی ایک روح کو رکھ چھوڑتا ہو تو کوئی نہ کوئی ٹوٹم پرست قوم ایسی ضرور ہونی چاہیے جس کے بارے میں یہ صراحت ملتی ہو کہ اس کا ہر فرد کم از کم اپنی ایک روح مستقل طور پر جسم سے باہر رکھتا ہے اور عام خیال کے بموجب اس روح منفک کی موت متعلقہ شخص کی موت کا باعث ہو جاتی ہے۔ ایسی ایک ٹوٹم پرست قوم سوماٹرا کے باتک ہیں۔ یہ بہت خاندانوں یا برادریوں (مارگاؤں) میں بٹے ہوئے ہیں، جن کا سلسلہ نسل مردوں سے چلتا ہے اور جو ازدواج خارجی (Exogany) کے پابند ہیں۔ ان میں ہر خاندان پر کسی نہ کسی خاص جانور کا گوشت حرام ہے۔ چنانچہ ایک خاندان شیر کا گوشت، ایک بندر، ایک مگرمچھ، ایک کتے، ایک بلی، ایک فاختہ اور ایک سفید بھینس کا گوشت نہیں کھا سکتا۔ کسی خاص خاندان کے افراد کسی خاص جانور کے گوشت سے اپنے پرہیز کا سبب یا تو یہ بتائیں گے کہ ان کا سلسلہ نسل اس جانور کی نوع سے چلا ہے کہ مرنیکے بعد ان کی روحوں کا تناسخ جانوروں کی اس نوع کے قالب میں واقع ہو گا یا ان کے اسلاف کسی نہ کسی طرح اس مخلوق کے مرہون منت رہے ہیں۔ کبھی کبھی خاندان اسی جانور کے نام سے موسوم ہوتا ہے لیکن ایسا ہمیشہ نہیں ہوتا۔ اس طرح باتک مکمل طور پر ٹوٹم پرست ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ ہر باتک یہ عقیدہ بھی رکھتا ہے کہ اس کی سات روحیں ہیں یا جوان میں ذرا اعتدال پسند واقع ہوا ہو وہ کماز کم تین روحوں کا مالک ضرور ہے۔ ان میں ایک روح ہمیشہ جسم سے باہر رہتی ہے۔ لیکن جب کبھی وہ مرتی ہے تو اس لمحے آدمی بھی مر جاتا ہے، خواہ اس وقت وہ اس سے کتنے ہی فاصلے پر کیوں نہ ہو۔ جس مصنف نے اس عقیدے کا ذکر کیا ہے وہ باتکوں کی ٹوٹم پرستی کے بارے میں کچھ نہیں کہتا لیکن آسٹریلیا، وسطی امریکہ اور افریقہ کے نظائر کی بناء پر یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ وہ خارجی روح جس کی موت کے باعث انسان کی موت بھی واقع ہو جاتی ہو، ٹوٹم والے جانور یا پودے میں ہوتی ہے۔ یہ امر کہ باتک قطعی طور پر یہ نہیں بتاتا کہ اس کی خارجی روح اس کے ٹوٹم میں ہے بلکہ وہ اپنے خاندان کے مخصوص پودے یا جانور کے احترام کے وجوہ کچھ اور ہی بیان کرتا ہے۔ صوصم اور خارجی روح سے متعلق مذکورہ بالا نظریے کے منافی نہیں کیوں کہ اگر وحشی سنجیدگی

Marfat.com

کے ساتھ یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ اس کی زندگی کسی خارجی شے سے وابستہ ہے تو وہ کسی اجنبی کو ہرگز اپنا بھید نہ دے گا۔ ہر اس چیز کے معاملے میں جس کا تعلق اس کے باطنی معتقدات اور زندگی سے ہو، وہ انتہا درجے محتاط رہتا ہے اور سخت رازداری برتتا ہے۔

یورپ کے عقائد:

یورپ والے وحشیوں میں برسوں رہے ہیں، لیکن ان کے بعض بنیادی معتقدات کا پتہ نہ چلا سکے اور بسا اوقات ان معتقدات کا انکشاف ان پر محض اتفاق سے ہوا ہے۔ وحشی کی اس احتیاط اور رازداری کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ اس کو جادو کے روز سے اپنے قتل کا ہر دم دھڑکا لگا رہتا ہے۔ اس کا ایک ادنیٰ سے جزو ذات یا جزو جسم بھی۔ اس کے بال، ناخن، تھوک، پس خوردہ بلکہ اس کا نام بھی۔۔ جادوگر اس کی بربادی کے لیے استعمال کر سکتا ہے اور اس وجہ سے وہ انتہائی احتیاط سے یا تو ان اجزاء کو چھپائے رکھتا ہے یا تلف کر ڈالتا ہے۔ جب وہ اپنے ایسے ادنیٰ اجزائے بدن کو اس قدر پردہ اخفا میں رکھتا ہو تو اس احتیاط اور رازداری کا کیا ٹھکانا جو وہ اپنی روح کے معاملے میں برتتا ہوگا! دیو کی ایک کہانی آپ کی نظر سے گذر چکی ہے، جس میں شہزادی دیو سے پوچھتی ہے کہ وہ اپنی روح کہاں رکھا کرتا ہے۔ لیکن دیو اس کا صحیح پتہ دینے سے گریز کرتا ہے اور آخر بڑی خوشامد اور للو پتو سے اس کا بھید اگلوایا جاتا ہے۔ ڈرپوک اور حیلہ جو وحشی کی مثال اسی شکی اور محتاط دیو کی سی ہے۔ لیکن جہاں کہانی کا اقتضا یہ ہے کہ دیو اپنا راز افشا کر دے وہاں وحشی پر ایسی کوئی پابندی عائد نہیں ہوتی۔ کسی چیز کی تحریص اس کو اس بات پر آمادہ نہیں کر سکتی کہ وہ اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر اس جگہ کا پتہ دے دے جہاں وہ اپنی روح رکھا کرتا ہو۔ لہذا یہ امر چنداں باعث تعجب نہیں کہ وحشی کا اصل راز حیات عرصہ دراز تک چھپا رہا ہو، جس کے انکشاف کے لیے ہمیں بڑی کاوش سے بے ربط اشاروں اور ان یادوں کو جوڑنا پڑا جو خیالی انسانوں میں محفوظ رہ گئی ہیں۔

(۴) موت اور احیاء کی رسمیں

ٹوٹم پرستی کے اس نظریے سے مذہبی رسموں کی ایک ایسی قسم کی تصریح ہو جاتی ہے جس کی کوئی معقول تفہیم جہاں تک مجھے معلوم ہے، تا حال پیش نہیں کی گئی ہے۔ بہت سے وحشی، خاص

Marfat.com

کرٹوٹم پرست قبیلوں میں یہ دستور ہے کہ جب لڑکے بالغ ہوتے ہیں تو ان کی دیکشا (رسم شمول یا بلوغ) کی جاتی ہے، جس کی ایک عام رسم لڑکے کے قتل اور احیاء کا ڈھونگ ہے۔ اس قسم کی رسموں کا سمجھنا دشوار نہ رہے گا اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ ان کی بنیادی چیز لڑکے کی روح کو خارج کرکے اس کے ٹوٹم میں منتقل کرنا ہے۔ ہر لڑکے کے اخراج روح کو اس کی جان لینے یا کم از کم اس پر سکتے کی کیفیت طاری ہونے پر محمول کیا جاتا ہے، جسے وحی موت سے ممیز نہیں کرسکتا۔ اس کے بعد اس کے ہوش میں آنے کو اس کے نظام جسمانی کے رفتہ رفتہ اس شدید صدمے سے سنبھلنے کا نتیجہ قرار دے دیا جاتا ہے جو اسے اخراج روح سے پہنچا ہو، یا اس میں ٹوٹم کی نئی روح پھونکنے کا نتیجہ اور یہی اغلب بھی ہے۔ اس قسم کے تبادلہ ارواح کے امکان پر جاہلی اعتقاد باسک قبیلے کے ایک شکاری کے قصے سے بالکل واضح ہو جاتا ہے جس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ اس کو ایک ریچھ نے مار ڈالا تھا، لیکن پھر اس جانور نے اپنی روح اس کے جسم میں پھونک دی۔ اس کے بعد ریچھ تو مر گیا لیکن وہ خود بھی ریچھ بن گیا، کیوں کہ اس کے جسم میں ریچھ کی روح تھی۔ اس مردہ شکاری کا ریچھ کی حیثیت سے دوبارہ زندہ ہونا بعینہ اس مفروضے سے مطابقت رکھتا ہے جو مجوزہ نظریے کی رو سے بالغ ہونے پر کسی لڑکے کی رسم قتل واحیاء میں پیش آتی ہے۔ لڑکا آدمی کی حیثیت سے مرتا ہے اور ریچھ کی حیثیت سے دوبارہ زندہ ہو جاتا ہے۔ اب ریچھ کی روح لڑکے میں ہوتی ہے اور لڑکے کی انسانی روح ریچھ میں۔ لہٰذا اسے اپنے ٹوٹم کے لحاظ سے اسے ریچھ یا بھیڑیا (جیسی بھی صورت ہو) کہلانے کا پورا پورا حق حاصل ہو جاتا ہے اور اس بات کا بھی اسے پورا پورا حق پہنچتا ہے کہ وہ ریچھوں یا بھیڑیوں کو اپنے بھائی سمجھے، اس لیے کہ ان جانوروں میں اس کی اور اس کے رشتہ داروں کی روحیں سمائی ہوئی ہیں۔

دیکشا یا رسم بلوغ پر لڑکوں کی اس فرضی موت اور احیاء کی کچھ مثالیں حسب ذیل ہیں۔ نیو ساؤتھ ویلز کے ونگھی یا ونگھی بان قبیلے میں لڑکے کے سن بلوغ کو پہنچنے پر ایک خفیہ رسم میں ان کی دیکشا کی جاتی ہے، جسے بالغ اشخاص ہی دیکھ سکتے ہیں۔ اس کاروائی کا ایک جزو لڑکے کے دانت نکالنے اور اسے نیا نام دینے کی رسم ہے۔ یہ نام اس بات کی دلیل ہے کہ لڑکا جوان ہو چکا ہے۔

Marfat.com

دانت نکالتے وقت ایک اوزار جسے بھونپو کہا جاتا ہے اور جوایک دندانہ دار تختی میں ڈوری باندھ کر تیار کیا جاتا ہے، اس کے گرد گھمایا جاتا ہے، جس سے بھنبھناہٹ پیدا ہونے لگتی ہے۔ نابالغ لڑکوں کو اس اوزار کے دیکھنے کی اجازت نہیں۔ لڑکوں کی ان رسوم بلوغ کو عورتوں کا دیکھنا سخت ممنوع ہے اور اس امتناع کی خلاف ورزی کی پاداش میں انھیں قتل کر دیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ لڑکا جب جوان ہوتا ہے تو ایک ہستی جس کا نام تھرومالون (معروف بہ دارامولون) ہے اس کے پاس آتی ہے اور اس کو کچھ دور لے جا کے مار ڈالتی ہے۔ بعض وقت اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے اور پھر اس کو دوبارہ زندہ کر کے اس کا ایک دانت اکھیڑ دیتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ واقعی تھرمالون کی اس قوت پر کامل اعتقاد رکھتے ہیں۔

دریائے ڈارلنگ کے بالائی علاقے کے یوالاروئیوں نے بیان کیا تھا کہ لڑکا اپنی دیکشا پر ایک روح سے ملتا ہے جو اسے قتل کر کے ایک بالغ مرد کی حیثیت سے اسے دوبارہ زندہ کر دیتی ہے۔ دریائے مرے اور دریائے لاکھ لان کے کناروں پر بسنے والے وحشیوں کا خیال تھا کہ تھرومالون (دارامالون) ہی ان کے نوبالغوں کو از سرنو زندہ کرتا ہے۔ وسطی آسٹریلیا کے ان ماٹجیا قبیلے کی عورتوں اور بچوں کا عقیدہ ہے کہ ایک روح موسوم بہ ٹوانی ریکا نوجوان کو قتل کر کے اس کی دیکشا کے دوران میں اسے دوبارہ زندہ کر دیتی ہے۔ وسطی علاقے کے دوسرے قبیلوں کی طرح اس قبیلے میں دیکشا کی رسمیں ختنہ اور ذیلی آپریشن کے عملہائے جراحی پر مشتمل ہوتی ہیں اور اس دوسرے آپریشن کے عمل میں آتے ہی نوبالغ کو اپنے باپ سے ایک متبرک لکڑی (چورنگا) ملتی ہے، جس سے اس کی روح ماضی بعید میں کبھی وابستہ رہتی ہے۔ وہ اپنے زخموں کے مندمل ہونے تک باہر جھاڑیوں میں پڑا رہتا ہے، جس کے دوران میں اس کو اپنا بھونپو گھماتے رہنا پڑتا ہے، ورنہ ایک آسمانی ہستی اتر آئے گی اور اسے لے کر چلی جائے گی۔ خلیج کارپنٹیریا کے مغربی ساحل پر بن بنگا نام کا ایک قبیلہ ہے جس کی عورتوں کے عقیدے کی رو سے لڑکے کی مونچھوں پر بھونپوں کی گونج اصل میں ایک روح موسوم برکا کاٹ لینا کی آواز ہے جو ایک دمکوڑے میں رہتی ہے۔ یہ اس موقعہ پر اپنے مسکن سے نکل آتی ہے اور لڑکے کو کھانے کے بعد دوبارہ زندہ کر دیتی ہے۔ اسی طرح اس

Marfat.com

قبیلے کے پڑوسی اینولاؤں کی عورتوں نے سمجھ رکھا ہے کہ بھونپو کی بھن بھن ایک روح پیدا کرتی ہے، جس کا نام گنے بیا ہے۔ یہ دیکشا کے دوران میں لڑکوں کو نگل لیتی ہے اور اس کے بعد ان کو بالغ مردوں کی صورت میں دوبارہ زندہ کر دیتی ہے۔

نابالغ لڑکے اور جادو کے پودے:

ان قبیلوں میں جو نیوساؤتھ ویلز کے جنوبی ساحل پر آباد ہیں اور جن میں ساحل مرنگ کا قبیلہ مثالی حیثیت رکھتا ہے، دیکشا کی رسم میں نوبالغ لڑکوں کی نئی زندگی کا ڈراما بڑی وضاحت کے ساتھ پیش کیا جاتا تھا۔ اس رسم کا حال ایک عینی شاہد نے یوں بیان کیا ہے: ایک مرد جو درخت کی چھال کے لمبے لمبے ریشے میں ملبوس تھا ایک قبر میں جا لیٹا اور اس پر تھوڑی سی لکڑیاں اور کچھ مٹی ڈال دی گئی۔ وہ اپنے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی جھاڑی اس طرح لیے ہوئے تھا کہ وہ زمین سے پھٹتی نظر آتی تھی اور اس منظر کا اثر بڑھانے کے لیے کچھ اور جھاڑیاں آس پاس نصب کر دی گئی تھیں۔ پھر نوجوان لڑکوں کو لا کر اس قبر کے پاس بٹھایا گیا، جس کے بعد چھال کے ریشے اوڑھے کچھ آدمی جلوس کی صورت میں نمودار ہوئے۔ یہ مختصر سا جلوس طلسم گروں کی ایک جماعت پر مشتمل تھا جو دو آئمہ بزرگ کی قیادت میں اپنے ایک طلسم گر بھائی کی قربت پر زیارت کے لیے پہنچے تھے۔ وہ دارا مولون کے حضور ایک پرار تھنا الاپتے، چٹانوں اور درختوں میں سے گذر کر کھلے میدان میں نکلے اور پھر آگے بڑھتے ہوئے قبر کے برابر نوبالغ لڑکوں کے بالکل سامنے آ گئے۔ ان کے بوڑھے پیشواؤں نے رقاصوں کے پیچھے اپنی جگہ سنبھال لی۔ کچھ دیر تک ناچ گانا ہوتا رہا اور پھر اچانک اس پودے میں لرزش سی پیدا ہوئی جو قبر میں سے اگتا نظر آتا تھا۔ طلسم گر اس کے تھرتھراتے پتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے چلا اٹھے ''ادھر دیکھنا، ادھر دیکھنا!'' اور جب لڑکے اس طرف دیکھنے لگے تو پودا اور بھی کانپنے لگا اور ایک دفعہ ہل کر زمین پر آ رہا۔ پھر جب کہ رقص و سرور زوروں پر تھا اسی فرضی مردے نے اپنے اوپر سے لکڑیوں اور مٹی کا ڈھیر اٹھا پھینکا اور پھر دفعتاً کھڑا ہو کر قبر ہی میں اپنا رقص شروع کر دیا اور منہ کھول کر وہ چیزیں دکھانے لگا جو اسے خود دارا مولون نے دی تھیں۔

آسٹریلوی قبائل کی طرح، شمالی نیوگنی کے یابیم، بکاوا، کائی اور ٹامی جیسے بعض قبیلوں میں ہر

Marfat.com

مرد کے بڑوں میں شامل ہونے سے پہلے اس کی ختنہ ہونی ضروری ہے اور قبائلی رسم بلوغ کو، جس میں یہ رسم ختنہ مرکزی حیثیت رکھتی ہے ایک خیالی جانور کے نگلنے اور اگلنے سے تعبیر کیا جاتا ہے، جیسا کہ بعض آسٹریلوی قبیلوں میں بھی ہوتا ہے۔ اس جانور کی آواز بھونپو کی گونج میں سنائی دیتی ہے۔ نیوگنی کے ان قبیلوں نے یہ بات نہ صرف اپنی عورتوں اور بچوں کے دلوں میں بٹھا رکھی ہے بلکہ لڑکے کی دیکشا کے موقعہ پر بھی اسی چیز کو سوانگ کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے، جس میں کوئی عورت یا نابالغ مرد شریک نہیں ہوسکتا۔ اس مقصد سے جنگل کے کسی ویران گوشہ یا گاؤں میں سوفٹ لمبی ایک جھونپڑی ڈال دی جاتی ہے اسے ایک خیالی جانور کے نمونے پر بنایا جاتا ہے۔ وہ ایک سرے پر اس خیالی جانور کے سر کو پیش کرتی ہے، ایک سرے پر اونچی ہوتی ہے اور دوسرے سرے پر گاؤدم ہو جاتی ہے، پان کا ایک پودا جو جڑ سے اکھیڑ لیا جاتا ہے، اس عجیب الخلقت جانور کی ریڑھ کی ہڈی کی علامت ہوتا ہے اور اس کے ریشے کے گچھے اس کے بالوں کی شبیہ، نیز متذکرہ خیالی جانور سے مزید مماثلت پیدا کرنے کی غرض سے دیسی فنکار تعمیر کے آخری حصے کو دو پھرتے ہوئے دیدوں اور ایک دھن دریدہ سے سجا دیتا ہے جب اینی ماؤں اور کنبے کی دوسری عورتوں کے رخصت ہونے کے بعد جنھیں یقین ہوتا ہے یا جو جھوٹ موٹ یقین کر لیتی ہیں کہ ان کے نوخیز عزیز اس بلا کا لقمہ بننے والے ہیں اور جو انھیں با چشم نم وداع کرتی ہیں، ان ہیبت زدہ نوبالغ لڑکوں کو مذکورہ بالا بھیانک عمارت کے سامنے لایا جاتا ہے تو ایک گرج دار غراہٹ سنائی دیتی ہے۔ یہ بہت سے بھونپوؤں کی گونج ہوتی ہے جو کچھ آدمی اس جانور کے شکم میں چھپے گھمانے لگتے ہیں۔ نکلنے کا منظر مختلف صورتوں سے پیش کیا جاتا ہے۔ ٹامی قبیلے میں امیدواروں کو آدمیوں کی ایک قطار کے پاس گزار دیا جاتا ہے جو بھونپوان کے سروں پر اٹھائے کھڑے ہوتے ہیں۔ کائیوں کے ہاں اس کی صورت زیادہ قرین حقیقت ہوتی ہے۔ اس میں انھیں ایک مچان کے نیچے سے لے جایا جاتا ہے جس پر ایک آدمی کھڑا اپنی حرکات وسکنات سے یہ ظاہر کرتا جاتا ہے کہ وہ انھیں اپنا لقمہ بنا بنا کر حلق کے نیچے اتار رہا ہے، بلکہ وہ ہر متوحش لڑکے کے اپنے نیچے سے گزرنے پر پانی کا ایک ایک گھونٹ بھی پیتا جاتا ہے۔ لیکن سور کی نذر کی وجہ سے، جو لڑکے کی نجات کے لیے بروقت پیش کی جاتی ہے،

Marfat.com

جانور نرم پڑ جاتا ہے اور اپنے شکار کو اگل دیتا ہے۔ وہ شخص جو جانور کا حصہ ادا کرتا ہے، اس نذر کو بطور فدیہ قبول کر لیتا ہے، کچھ غرغری سنائی دیتی ہے اور اس پانی کی دھار جو پیٹ میں اتاری جا چکی ہولڑکے پر گرنی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نو بالغ کو جانور کے شکم سے رہائی مل گئی۔ اب ختنہ کا دردناک اور پر خطر مرحلہ آتا ہے۔ یہ رسم فوراً ہی ادا کر دی جاتی ہے۔ اس میں جراح اپنی چھری سے جو چیرا لگاتا ہے اس کے بارے میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ ایک خراش ہے جو جانور کے معدے میں سے خارج ہوتے ہوئے اس کے جسم پر لگی ہو۔ اس عمل جراحی کے دوران میں بھونپوؤں کو گما گھما کر ایک گونج پیدا کر دی جاتی ہے، گویا خوف ناک جانور لڑکوں کو نگلتے ہوئے غراتا ہو۔

جب کوئی لڑکا اس عمل جراحی سے مر جائے، جیسا کہ کبھی کبھی ہو جاتا ہے، تو اس کو چپکے سے جنگل میں دفن کر دیا جاتا ہے اور اس کی غم زدہ ماں کو یہ باور کرا دیا جاتا ہے کہ اس جانور کے دو پیٹ ہیں، ایک سور کا ایک آدمی کا اور بدقسمتی سے اس کا لڑکا غلط پیٹ میں اتر گیا ہے۔ جس میں سے اب اس کا نکلنا ممکن نہیں ہے۔ ختنہ کے بعد لڑکوں کو کچھ عرصہ عزلت گزیں رہنا پڑتا ہے۔ جس کے دوران میں وہ عورتوں سے کسی قسم کا واسطہ نہیں رکھ سکتے، بلکہ ان کی شکل تک نہیں دیکھ سکتے اور ان لمبی لمبی جھنپڑیوں میں رہتے ہیں جو اس بھیانک خیالی جانور کے نمونہ شکم پر تیار کی جاتی ہیں۔ اس کے بعد آخر کار جب لڑکے دیکشتوں یا بالغوں کا مرتبہ حاصل کرتے ہیں تو ان کو بڑی دھوم دھام سے گاؤں واپس لایا جاتا ہے، جہاں عورتیں روتی اور سسکیاں بھرتی ان کا اس طرح سواگت کرتی ہیں جیسے وہ قبروں سے اٹھ کر آئے ہوں۔ شروع شروع میں وہ اپنی آنکھوں بھینچ کر میچے رہتے ہیں، بلکہ ان پر چاک کا پلاستر بھرا ہوتا ہے۔ نیز وہ اس حکم کا ایک لفظ بھی سمجھنے سے قاصر نظر آتے ہیں جو اس موقعہ پر ان کا ایک بزرگ انھیں دیتا ہے۔ پھر انھیں بہ تدریج اس طرح ہوش آنے لگتا ہے جیسے خواب غفلت سے جاگتے ہوں اور اگلے دن وہ سفید چاک کا لیپ جوان کے جسموں پر لگا ہوتا ہے دھو کر صاف کر دیتے ہیں۔

Marfat.com

بھوت اور عورتیں:

اس ضمن میں یہ بات بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ نیوگنی کے مذکورہ بالا تمام قبیلوں میں بھونپو اور اس عجیب الخلقت جانور کے لیے ایک ہی لفظ مستعمل ہے جو ان کے عقیدے کی رو سے ختنہ کے وقت نو بالغوں کو نگل لیتا ہے اور جس کی خوف ناک گرج کاٹھ کے بے ضرر اوزاروں کے ذریعے پیدا کی جاتی ہے۔ مزید برایں ان کی چار میں سے تین زبانوں میں بھونپو اور جانور کے نام کے معنی 'پربت' کے بھی ہیں اور چوتھی زبان (کائی) میں اس سے مراد ''دادا'' ہے۔ اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ وہ عجیب الخلقت جو دیکشا کے دوران میں لڑکوں کو نگل کر اگل دیتا ہے کوئی طاقت ور بھوت یا کسی جد کی روح سمجھا جاتا ہے اور وہ بھونپو جو اسی کے نام سے موسوم ہے، اس کے مادی مظہر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس استنباط کی روشنی میں یہ واضح ہو جاتا ہے کہ عورتوں سے متذکرہ اوزاروں کو اس قدر سختی کے ساتھ کیوں پوشیدہ رکھا جاتا ہے۔ جب تک وہ استعمال میں نہیں رہتے، انھیں بڑی احتیاط سے مردوں کے کلب گھر ودمیں رکھ دیا جاتا ہے، جن میں عورتوں کا داخلہ ممنوع ہے۔ اگر عورتیں یا نابالغ لڑکے ان متبرک اوزاروں کو دیکھ لیں تو انھیں قتل کر دیا جاتا ہے۔ ایک بڑے پاپوائی قبیلے تو گیری یا کایا کایا میں، جو ولندیزی نیوگنی کے جنوبی ساحل پر آباد ہے۔ بھونپو کو سوسوم کہا جاتا ہے اور یہی نام ایک دیو کا بھی ہے، جس کے بارے میں مذکورہ بالا قبیلے نے فرض کر رکھا ہے کہ وہ ہر سال برسات کی ان ہواؤں کے ساتھ نمودار ہوتا ہے جو جنوب مشرق سے چلتی ہیں۔ جب وہ آتا ہے تو اس کے اعزاز میں ایک جشن منایا جاتا ہے اور بھونپو گھمائے جاتے ہیں۔ لڑکوں کو اس دیو کے حضور پیش کیا جاتا ہے جو انھیں مار ڈالتا ہے، لیکن اپنے عقیدت مندوں کا لحاظ کرتے ہوئے انھیں دوبارہ زندہ بھی کر دیتا ہے۔

جزائر فجی کے سب سے وسیع ٹاپو وائٹی لیوو میں موت و احیاء کا ڈراما دیکشا کے موقعہ پر نوجوانوں کے سامنے باضابطگی سے پیش کیا جاتا تھا۔ اس ڈرامے کی صورت یوں تھی۔ ایک مقدس احاطے میں مردہ آدمیوں یا مردوں کا سوانگ بھرنے والے آدمی ایک قطار میں زمین پر بڑے ہوئے دکھائے جاتے۔ ان کے پیٹ کٹے اور خون میں لت پت ہوتے جن میں سے انتڑیاں نکلتی

Marfat.com

دکھائی دیتیں۔مہاپجاری کی ایک چیخ پر یہ نقلی مردے اُٹھ کھڑے ہوتے اور اپنے جسموں پر لپے سور کے خون اور غلاظت کو دھونے کے لیے ندی کی طرف دوڑ جاتے۔تھوڑی سی دیر میں وہ پاک صاف اور تازہ ہو کے ہار پہنتے،اس مقدس احاطے میں ایک بھجن کی موسیقی کے ساتھ اپنے جسموں کو ہلاتے،اس متبرک احاطے میں آتے اور نوبالغ لڑکوں کے سامنے جا بیٹھتے۔اس صورت میں موت واحیاء کی تمثیل پیش کی جاتی۔

جزیرۂ روک کے رہنے والے جو نیوگنی اور نیو برٹن کے درمیان واقع ہے،کچھ تیوہار مناتے ہیں،جن میں ایک یا دو آدمی بھیس بدلے اور لکڑی کے مصنوعی چہرے لگائے رقص کرتے ہوئے گاؤں میں نکلتے ہیں۔دوسرے تمام مردان کے پیچھے ہوتے ہیں۔ان آدمیوں کا مطالبہ ہوتا ہے کہ وہ مختون لڑکے جنھیں مارسابا (بھوت) نے نگلا نہ ہو،ان کے حوالے کر دیے جائیں۔لڑکے جو لرزتے اور چیختے چلاتے آتے ہیں،ان کے سپرد کر دیے جاتے ہیں۔انھیں ان بھیس بدلے ہوئے آدمیوں کی ٹانگوں کے بیچ میں سے نکلنا پڑتا ہے۔اس کے بعد جلوس ایک مرتبہ پھر گاؤں میں سے گزرتا ہے اور یہ اعلان کرتا جاتا ہے کہ مارسابا نے لڑکوں کو کھالیا ہے اور جب تک سور،ٹارو (ایک قسم کا پودا) وغیرہ اس کی نذر نہیں کیے جائیں گے وہ انھیں پیٹ میں سے نہیں نکالے گا۔چنانچہ سارے گاؤں والے حسب مقدور مطلوبہ اشیائے خوردونوش پیش کرتے ہیں،جنھیں مارسابا کے نام پر کھالیا جاتا ہے۔

مغربی سیرام میں لڑکوں کو بالغ ہونے پر کاکیائی انجمن میں شامل کرلیا جاتا ہے۔جدید اہل قلم نے اس انجمن کو بنیادی طور پر ایک سیاسی لیگ قرار دیا ہے،جس کی طرح غیر ملکی سامراج کے مقابلے کے لیے ڈالی گئی تھی۔درحقیقت اس انجمن کے اغراض خالص مذہبی اور عمرانی نوعیت کے ہیں،اگرچہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آئمہ مذہب کبھی کبھی اپنا اثر سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا ہو۔یہ محض ان عام جاہلی اداروں میں سے ایک ہے،جس کا اصل مقصد نوجوانوں کی دیکشا کرنا ہے ،چند سال ہوئے ممتاز ولندیزی ماہر نسایات جے۔جی۔ایف رائڈل نے متذکرہ انجمن کی اصل نوعیت کو تسلیم کرلیا ہے۔کاکیائی سبھا گھر قلب جنگل میں گھنے درختوں کیتلے ایک مستطیل چوبی

Marfat.com

سائبان پر مشتمل ہوتا ہے اور اس کو کچھ اس طرح بنایا جاتا ہے کہ اس میں بہت کم روشنی راہ پاتی ہے، جس میں اندر کی کاروائی کو دیکھنا ناممکن ہوتا ہے۔ ہر گاؤں کا اپنا ایک ایسا سجا گھر ہوتا ہے۔ یہاں ان لڑکوں کو لایا جاتا ہے جن کی دیکشا کی رسم ادا کی جاتی ہو۔ لڑکوں کے پیچھے پیچھے ان کے والدین اور رشتے دار آتے ہیں۔ ہر بچے کو دو آدمی ہاتھ پکڑے ہوئے لے جاتے ہیں جو اس کے سر پرستوں کا حصہ ادا کرتے ہیں اور دیکشا کے دوران میں ان کی خبر رکھتے ہیں۔ جب سب لوگ سائبان کے سامنے جمع ہو جاتے ہیں تو پیشوائے اعظم بھوتوں کو پکارتا ہے جس کے ساتھ سائبان سے ایک غوغا بلند ہوتا ہے۔ یہ ان آدمیوں کا شور ہوتا ہے جو بانس کے ترم لیے ہوتے ہیں اور جنھیں عقبی دروازے سے چوری چھپے سائبان میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ عورتیں اور بچے اے بھوتوں کا شور سمجھ کر خوف زدہ ہو جاتے ہیں۔ پھر آئمہ مذہب سائبان میں داخل ہوتے ہیں، جن کے پیچھے پیچھے ایک ایک کر کے لڑکے بھی۔ جوں ہی لڑکا عمارت میں داخل ہو کر نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے کسی کے ضرب لگنے کی آواز سنائی دیتی ہے، پھر ایک خوف ناک چیخ، جس کے ساتھ ہی ایک خون آلود تلوار یا نیزہ سائبان کی چھت میں اتار دیا جاتا ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ لڑکے کا سر کاٹ ڈالا گیا ہے اور بھوت اسے دوسری دنیا میں لے کر چلا گیا ہے، تا کہ وہاں اسے چلائے اور اس کی قلب ماہیت کر لے چونچہ خون آلود تلوار کو دیکھ کر لڑکوں کی مائیں گریہ وزاری کرنے لگتی ہیں اور چیخ چیخ کر کہتی ہیں کہ بھوت نے ان کے بچوں کو قتل کر ڈالا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بعض مقامات پر لڑکوں کو مگرمچھ کی شکل کے ایک شگاف میں ڈھکیل دیا جاتا ہے اور پھر کہا جاتا ہے کہ بھوت نے ان کو نگل لیا ہے۔ لڑکے سائبان میں کوئی پانچ یا نو دن رہتے ہیں اندھیرے میں بیٹھے وہ بانسوں کے سنکھوں کی آواز سنتے رہتے ہیں اور کبھی کبھی بندوقیں چلنے کی آواز یا تلواروں کی جھنکار بھی۔ وہ ہر روز غسل کرتے ہیں اور یہ ظاہر کرنیکے لیے کہ انھیں بھوت نے نگل لیا ہے ان کے چہرے اور جسموں پر زرد رنگ مل دیا جاتا ہے۔ کاکیائی گھر کے اندر اپنے قیام کے دوران میں ہر لڑکے کے بازو اور سینے پر کانٹوں سے صلیب کے دو نشان گود دیے جاتے ہیں۔ لڑکے اگر سو نہ رہے ہوں تو ان کو بے حس و حرکت دبکے رہنا پڑتا ہے۔ جب وہ آلتی پالتی مارے اور ہاتھ پھیلائے ایک قطار میں بیٹھے

Marfat.com

ہوتے ہیں، سردار اپنا ترم لیتا ہے اور اس کا منہ ہر لڑکے کے ہاتھ پر رکھ رکھ کے روحوں کی نقل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے لہجہ بدل بدل کے گفتگو شروع کر دیتا ہے۔ وہ لڑکوں کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ کالیائی انجمن کے ضوابط کے سختی سے پابند رہیں، جس کی خلاف ورزی کی سزا موت ہے اور کالیائی سبھا گھر میں جو کچھ اس کے ساتھ گزری ہے وہ کسی کو نہ بتائے۔ نیز آئمہ ان نو بالغوں سے کہتے ہیں کہ وہ اپنے قریبی رشتے داروں سے اچھا برتاؤ کریں اور انھیں قبیلے کی روایات و اسرار سے روشناس کرایا جاتا ہے۔

اس دوران میں لڑکوں کی ماں اور بہنیں سوگ منانے گھر چلی جاتی ہیں لیکن ایک یا دو دن بعد وہ اشخاص جو لڑکوں کے سرپرستوں کا حصہ ادا کرتے ہیں یہ خوش خبری لے کے پہنچتے ہیں کہ مذہبی رہنماؤں کی شفاعت پر بھوت نے انھیں دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔ خوش خبری لانے والے اپنے آپ پر بے ہوشی سی طاری کیے اور جسموں پر مٹی ملے اس طرح آتے ہیں جیسے عالم اسفل سے نکلے ہوں۔ سبھا گھر سے رخصت ہونے سے قبل مذہبی پیشوا ہر لڑکے کو ایک ایک لکڑی دیتا ہے جس کے دونوں سرے مرغ یا کیسوری (شتر مرغ کی قسم کا ایک پرندہ) کے پروں سے آراستہ ہوتے ہیں۔ ان لکڑیوں کے متعلق خیال ہے کہ وہ انھیں دوبارہ زندہ ہوتے وقت بھوت سے ملتی ہیں اور اس بات کی نشانی ہیں کہ لڑکے عالم ارواح ہو آئے ہیں۔ جب لڑکے واپس گھر روانہ ہوتے ہیں تو یوں لڑکھڑاتے ہوئے چلتے ہیں جیسے وہ اپنی چال بھول گئے ہوں اور عقبی دروازے سے گھر میں داخل ہوتے ہیں۔ انھیں کھانے کی رکابی دی جاتی ہے تو اسے الٹا پکڑتے ہیں، گونگے بن جاتے ہیں اور اشاروں میں بات چیت کرتے ہیں۔ اس سارے سوانگ سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ ان پر ابھی آسیب کا اثر ہے۔ ان کے سرپرستوں کو انھیں شیر خوار بچوں کی طرح زندگی کے سارے معمولی افعال سکھانے پڑتے ہیں۔ اس کے علاوہ جب وہ سبھا گھر سے رخصت ہوتے ہیں تو ان کو آئندہ دیکشا کی رسموں تک بعض پھلوں کے کھانے کی سخت ممانعت کی جاتی ہے اور کوئی بیس یا تیس دن تک ان کی مائیں یا بہنیں ان کے بالوں میں کنگا نہیں کر سکتیں۔ متذکرہ مدت کے گزرنے پر پیشوائے اعظم انھیں جنگل کے ایک گوشے میں لے جاتا ہے اور ہر لڑکے کی چندیا کے بالوں کی

Marfat.com

ایک ایک لٹ کاٹ ڈالتا ہے۔ دیکشا کی ان رسموں کے انجام پانے کے بعد لڑکا بڑوں میں شامل ہو جاتا ہے اور اسے بیاہ کا حق حاصل ہو جاتا ہے اگر کوئی اس سے پہلے بیاہ کر لے تو اس کی بڑی رسوائی ہوتی ہے۔

موت اور احیاء کا کھیل:

دریائے کانگو کے نچلے علاقے میں ایک خفیہ انجمن موسوم بہ این ڈیمبو موت اور احیاء کا کھیل کھیلا کرتی ہے یا کبھی کھیلا کرتی تھی۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے۔ ''این ڈیمبو کے اس سوانگ میں دیکشا کی رسمیں ادا کرنے والے ساحروں کی ہدایت پر ایک شخص بن کر یوں گر پڑتا ہے، جیسے اس پر کوئی دورہ پڑا ہو اور اس حالت میں اسے شہر کے باہر ایک احاطے میں لے جایا جاتا ہے جو مرنے والوں کی سبھا کہلاتی ہے۔ اس شخص کی دیکھا دیکھی لڑکے لڑکیاں جن میں بسا اوقات جوان مرد اور عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں، یہی کچھ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کے بارے میں یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ وہ مر گئے۔ لیکن ماں باپ اور دوست احباب انھیں کھانا مہیا کرتے ہیں اور ایک مدت گزرنے کے بعد جو مختلف صورتوں میں تین مہینے سے تین سال تک ہوتی ہے، طلسم گر سے انھیں جلوانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ جب طلسم گر کی فیس ادا کر دی جاتی ہے اور ضیافت کے لیے سرمایا (بہ صورت جنس) بچا لیا جاتا ہے تو این ڈیمبو والوں کو دوبارہ زندہ کر دیا جاتا ہے۔ شروع شروع میں یہ لوگ ہر چیز سے تجاہل عارفانہ کرتے ہیں۔ انھیں کھانا تک چبانا نہیں آتا اور یہ کام انھیں دوستوں کو کر کے دینا پڑتا ہے۔ جن لوگوں کی دیکشا نہ ہوئی ہو ان کے پاس ان کو جو بھی عمدہ چیز نظر آتی ہے وہ اسے طلب کر لیتے ہیں اور اگر مقدم الذکر اس کے دینے سے انکار کریں تو انھیں پیٹ ڈالتے ہیں، بلکہ گلا گھونٹ کر ان کا کام تمام کر دیتے ہیں۔ اس کے لیے ان سے کوئی مواخذہ نہیں کیا جاتا اور یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ انھیں برے بھلے کی تمیز نہیں۔ بعض وقت وہ بے معنی گفتگو شروع کر دیتے ہیں اور اپنی حرکتوں سے یہ ظاہر کرنے کی کوشش شروع کر دیتے ہیں اور اپنی حرکتوں سے یہ ظاہر کرنے کی کوشش شروع کرتے ہیں کہ وہ عالم ارواح سے وارد ہوئے ہیں۔ دیکشا کے بعد انھیں نیا نام مل جاتا ہے جو متوفیان این ڈیمبو کے لیے مخصوص ہے۔ دریا کے بالائی علاقے سے

Marfat.com

لے کر آبشار کے گردونواح تک اس دستور کا ذکر سننے میں آتا ہے۔"

شمالی امریکہ کے بعض قبیلوں میں کچھ فرقے یا انجمنیں ملتی ہیں جن کی رکنیت کے لیے ایک دفعہ مر کر دوبارہ زندہ ہونا ضروری ہے۔ ۱۷۶۶ یا ۱۷۶۷ میں کیپٹن جوینتھن کارور نے اس قسم کی ایک انجمن میں کسی امیدوار کے داخلے کی رسم دیکھی تھی۔ یہ جھیلوں کے علاقے میں ایک سوئی یا ڈاکو ٹائی قبیلہ ناڈوویسیوں کی انجمن موسوم بہ "انجمن اخوان ارواح" تھی۔ اس میں رکنیت کا امیدوار سردار کے آگے گھٹنوں کے بل جھک گیا جس نے اول الذکر سے کہا: "خود اسے بھی اسی روح نے بے تاب کر رکھا ہے جسے وہ ذرا سی دیر میں امیدوار کے اندر منتقل کرنے والا ہے۔ روح اسے مار ڈالے گی لیکن وہ فوراً جلا لیا جائے گا۔ سردار نے اسے مزید یہ بتایا کہ روح کا انتقال اگرچہ بڑا ہولناک عمل ہے، لیکن اسے جس فرقے میں شامل کیا جاتا ہے اس کے مخصوص فوائد میں شرکت کے لیے متذکرہ عمل ضروری ہے یہ کہتے کہتے اس نے اپنے آپ پر ایک جوش کی کیفیت طاری کر لی اور اس کے جذبات نے اس قدر شدت اختیار کر لی کہ چہرہ مسخ ہو گیا اور وہ کانپنے لگا۔ اسی لمحے اس نے کوئی چھوٹی سی چیز سیم کی پھلی سے ملتی جلتی امیدوار نوجوان پر پھینک دی جو اس کے منہ میں داخل ہوتی دکھائی دی اور وہ اسی دم یوں بے جان ہو کر گر پڑا جیسے اس کے گولی لگ گئی ہو۔" کچھ دیر تک وہ شخص اسی طرح مردہ بنا پڑا رہا، لیکن جب اس پر تابڑ توڑ کئی گھونسے پڑے تو اس میں کچھ ہوش کے آثار نمودار ہوئے اور آخر اپنے منہ سے اس پھلی سی شے کو تھوک کر وہ جی اٹھا۔ اوجبوے، ون، بیگو اورڈ، کوٹا، یاسو جیسے دوسرے امریکی الاصل قبیلوں میں امیدوار کو بظاہر موت کے گھاٹ اتارنے کے لیے جو حربہ استعمال کیا جاتا ہے وہ ایک طلسمی تھیلی ہوتی ہے۔ یہ تھیلی کسی جانور (جیسے سور، جنگلی بلی، سانپ، ریچھ وغیرہ) کی کھال سے تیار کی جاتی ہے اور جس میں کسی حد تک اس جانور کی شکل بھی برقرار رکھی جاتی ہے۔ انجمن کے ہر رکن کے پاس ایسی ایک تھیلی ہوتی ہے جس میں وہ از قسم طلسمات متفرق چیزیں رکھ چھوڑتا ہے۔ ان قبیلوں کے عقیدے کی رو سے "چرمی تھیلی یا جانور کے زور سے نہ صرف آدمی مر جاتا ہے بلکہ دوبارہ جی بھی اٹھتا ہے۔ آدمی کی جان لینے کے لیے اس تھیلی کے استعمال کی صورت یہ ہے کہ وہ اس پر لپکائی جاتی ہے جس سے آدمی وہیں ڈھیر ہو جاتا ہے۔ لیکن

دوسرے ہی وار میں دوبارہ زندہ ہو جاتا ہے۔

ایک رسم جو خستہ حال جان۔آرجیوودٹ نے نوٹکا ساؤنڈ کے ریڈانڈینوں کے ہاں اپنے ایام اسیری میں دیکھی تھی، اس کا تعلق یقیناً اسی قسم کے جاہلی رسم ورواج سے ہے۔اس کی کیفیت یہ ہے کہ ایک ریڈانڈین بادشاہ یا سردار نے ''اپنے بیٹے کے کان کے قریب پستول رکھ کر داغ دیا، جو اسی لمحہ بے جان ہو کر گر پڑا۔اس پر خاندان کی تمام عورتوں نے ہائے واویلا مچادی، اپنے سر کے بال نوچنے اور چیخ چیخ کر شہزادے کی موت کا رونا رونے لگیں۔اسی وقت وحشیوں کی ایک بھاری تعداد جو خنجروں، بندوقوں وغیرہ سے لیس تھی گھر میں گھس آئی اور ان کی گریہ وزاری کا سبب معلوم کرنے لگی۔ان کے پیچھے ہی اور ریڈانڈین در آئے۔یہ دونوں جو بھیڑیے کی پوستین پہنے اور اسی جانور کی شکل کے مصنوعی چہرے لگائے ہوئے تھے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے بل بھیڑیے کی طرح چلتے ہوئے داخل ہوئے اور شہزادے کو اٹھا کر اپنی کمروں پر لاد اسی صورت سے لوٹ گئے۔'' ایک اور مقام پر جیوودٹ بیان کرتا ہے کہ نوعمر شہزادے نے جو کوئی گیارہ برس کا ہوگا بھیڑیے کا سا ایک مصنوعی چہرہ پہن رکھا تھا۔چونکہ اس علاقے کے امریکی ٹوٹمی خاندانوں میں بٹے ہوئے ہیں، جن میں خاندان گرگی کو سب پر تقدم حاصل ہے اور ہر خاندان کے افراد اپنے ٹوٹم کا کوئی نہ کوئی جزوء بدن جسم پر لگائے رکھتے ہیں لہذا یہ امر قرین قیاس ہے کہ مذکورہ بالا شہزادے کا تعلق اسی خاندان گرگی سے تھا اور جیوودٹ نے جس رسم کا حال بیان کیا ہے وہ بھیڑیے کی حیثیت سے لڑکے کے جنم دینے کے لیے اس کے قتل کا سوانگ تھا۔اس کی مثال بالکل آسٹریلوی کہانی کے راس باسکی شکاری کی سی ہے جو اپنی دانست میں مرنے کے بعد ریچھ کی حیثیت سے دوبارہ زندہ ہوا تھا۔

مذکورہ بالا رسم کی اس قیاسی توجیہ کے پیش کیے جانیکے بعد ڈاکٹر فرانٹس پولس نے انھی امریکیوں میں جو تحقیق کی ہے اس کے نتائج نے اس توجیہ کی تصدیق کر دی ہے، گو معلوم ہوتا ہے کہ جس برادری میں سردار کے لڑکے کو اس صورت سے شامل کیا گیا تھا وہ ٹوٹمی خاندان کی بجائے ایک خفیہ انجمن کی حیثیت رکھتی تھی جو ٹلوا کولا کہلاتی اور جسکے ارکان بھیڑیوں کا سوانگ بھرتے۔انجمن کے ہر رکن کے لیے لازمی ہے کہ اس دیکشا بھیڑیے کریں۔رات میں ریڈانڈینوں کا ایک غول

کھال اوڑھے اور بھیڑیوں کے سے مصنوعی چہرے لگائے نمودار ہوتا ہے اور امیدوار کو پکڑ کے جنگل لے جاتا ہے۔ جب بھیڑیے اسے لینے آتے ہیں اور گاؤں سے باہر ان کی آواز سنائی دیتی ہے تو انجمن کے سارے ارکان اپنے چہروں پر کالک مل لیتے ہیں اور یہ گاتے ہیں: ''تمام قبیلوں میں کھلبلی مچی ہوئی ہے کہ میں ٹلوا کولا ہوں۔'' اگلے دن بھیڑیے امیدوار کو مردہ واپس لے کر آتے ہیں اور انجمن کے ارکان کو اسے جلانا ہوتا ہے۔ اسکے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے بدن میں بھیڑیوں نے ایک طلسمی پتھر ڈال دیا ہے اور اسے دوبارہ زندہ کرنے کے لیے اس پتھر کا نکالنا ضروری ہے۔ جب تک کہ یہ نہیں کیا جاتا، وہ نقلی مردہ باہر پڑا رہتا ہے۔ پھر دو دو جادوگر جاتے ہیں اور اس مردہ کو نکال دیتے ہیں جو بظاہر ایک سنگ چینی ہوتا ہے اور امیدوار جی اٹھتا ہے۔ برطانوی کولمبیا کے نیسکائی چار بڑے بڑے خاندانوں میں بٹے ہوئے ہیں، جن کے جداگانہ ٹوٹم کا گلا، بھیڑیا، سانپ اور ریچھ ہیں۔ ان کے ہاں دیکشا میں امیدوار کو اس کے خاندانی ٹوٹم کا ایک مصنوعی جانور واپس لاتا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ ان کے کسی آدمی کو ایک خفیہ انجمن موسوم بہ اولالا میں داخل کیا جارہا تھا تو اس کے دوستوں نے اپنے خنجر نکال لیے اور اسے جھوٹ موٹ قتل کر ڈالا۔ اصل میں انھوں نے کیا یہ تھا کہ اس شخص کو تو کھسکا دیا اور اس کے عوض ایک پتلے کا سر اڑا دیا، جسے بڑی چابک دستی سے اس کی جگہ رکھ دیا گیا تھا۔ پھر پتلے کے دھڑ کو ڈھانک کر لٹا دیا گیا اور اس پر عورتوں نے گریہ وزاری شروع کر دی۔ اس کے عزیزوں نے لوگوں کو حاضری کھلائی اور پتلے کو نذر آتش کر دیا۔ گویا انھوں نے ایک طرح سے باضابطہ تجہیز و تکفین کے مراسم ادا کیے۔ سال بھر تک وہ امیدوار یادیکشت روپوش رہا۔ اس کو خفیہ انجمن کے ارکان کے سوا کوئی نہ دیکھ سکتا تھا اور جب یہ مدت ختم ہوگئی تو وہ اپنے خاندان کے ایک مصنوعی جانور پر سوار زندہ واپس ہوا۔

رسموں کی توہم پرستی:

ان رسموں کا لب لباب بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ انجمن کے نئے رکن کو آدمی کی حیثیت سے قتل کر کے اس جانور کی صورت میں دوبارہ زندہ کیا جائے جو دیکشا کے بعد سے اگر اس کا موکل یا ہم زاد قرار نہیں پاتا تو اس سے ایک گہرے رشتے میں ضرور منسلک ہو جاتا ہے۔ واضح رہے کہ

Marfat.com

گاؤتمالا کے قدیم باشندوں کے متعلق، جن کی بقا ایک جانور سے وابستہ تھی، یہ خیال پایا جاتا تھا کہ انھیں اس مخلوق کی شکل اختیار کرنے کا استدراج حاصل ہے، جس کے ساتھ ان کا اس طرح ایک مشارک سمبندھ ہو۔ بنابرایں یہ قیاس بے جانہ ہوگا کہ اسی صورت سے برطانوی کولمبیا کے باشندوں نے شاید یہ سمجھ رکھا ہو کہ ان کی زندگی اس نوع مخلوق کے کسی نہ کسی فرد کی زندگی پر منحصر ہے جس کا بھیس بدل کر وہ اپنے آپ کو اس کے مشابہہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر یہ چیز آج کے کولمبائی دیسیوں کے معتقدات میں شامل نہیں تو ان کیا سلاف کا جزو ایمان ضرور رہی ہوگی اور اس طرح ٹوٹمی خاندانوں یا برادریوں اور خفیہ انجمنوں دونوں کی رسموں کی تشکیل میں اس نے اپنا حصہ ضرور ادا کیا ہوگا۔ ان دو قسم کی جماعتوں کے درمیان ان میں شمول کے طریقے کے لحاظ سے فرق پایا جاتا ہے۔ ٹوٹمی برادری کی رکنیت پیدائشی ہوتی ہے اور خفیہ انجمن میں آدمی کو صرف بڑا ہونے کے بعد داخلہ ملتا ہے لیکن یہ دونوں یقیناً ایک دوسرے سے قریب تعلق رکھتی ہیں اور دونوں کی جڑیں ایک ہی انداز فکر سے پھوٹی ہیں۔ اگر میری رائے درست ہے تو یہ بنیادی فکر عبادت ہے اس تصور سے جس کے بموجب آدمی کا کسی ایسے جانور، روح یا کسی اور طاقت ور ہستی کے ساتھ رشتہ مشارکت استوار کرنا ممکن ہو جس کو وہ بغرض حفاظت اپنی روح یا روح کا جزو سونپ دیتا ہے اور اس کے عوض جس سے اس کو سحری استدراج حاصل ہو جاتا ہے۔

روح نکلی یا نہیں؟

لہذا ہمارے اس مجوزہ نظریے کی رو سے جہاں کہیں ٹوٹم پرستی پائی جاتی ہو اور جہاں کہیں دیکشا کی رسموں میں رکنیت کے امیدوار کے قتل واحیاء کا کھیل کھیلا جاتا ہو وہاں نہ صرف کسی خارجی شے، جانور، پودے وغیرہ میں جان کی سلامتی کی خاطر روح کی منتقلی کے امکان پر اعتقاد بلکہ اس اعتقاد کو عملی جامہ پہنانے کا ارادہ بھی موجود ہوگا، بلکہ واقعی موجود رہا ہے۔ اگر یہ سوال اٹھایا جائے کہ لوگ اپنی روحوں کو جسموں سے باہر رکھنے کے خواہش مند کیوں ہوتے ہیں تو اس کا جواب محض یہ ہو سکتا ہے کہ کہانی کے دیو کی مانند وہ سمجھتے ہیں کہ روح کو کسی چیز میں رکھ چھوڑنا اسے جسم میں لیے پھرنے کے مقابلے میں اس کی حفاظت کی بہتر صورت ہے۔ اس کی مثال زر نقد کی سی ہے۔ جس

Marfat.com

طرح لوگ زرنقد اپنے ساتھ لیے پھرنے پر اُسے بینک میں رکھنے کو ترجیح دیتے ہیں، اسی طرح جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں ہنگامی صورت حال میں روح یا جان عارضی طور پر کسی محفوظ جگہ پہنچا دی جاتی ہے اور جب تک خطرہ نہ ٹل جائے وہیں رکھی رہتی ہے۔ لیکن ٹوٹم پرستی جیسی رسم پر محض خطرے کی صورت میں عمل نہیں ہوتا: یہ ایک ایسے نظام سے عبارت ہے جس میں کم از کم ہر مرد کو عمر کے ایک خاص حصے میں داخلہ حاصل کرنا لازمی ہے۔ اب وہ زمانہ جب دیکشا کی رسم انجام پاتی ہے عموماً سن بلوغ ہوتا ہے جو اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ وہ خاص خطرہ جسے دور کرنا ٹوٹمی مسلک اور اسی قبیل کے دوسرے نظاموں کا مقصد ہے، عام خیال کے بموجب آدمی کے بالغ ہونے تک پیدا نہیں ہوتا، بلکہ درحقیقت جنسوں کے باہمی رشتے سے وابستہ ہوتا ہے۔ حقائق کے ایک طویل سلسلے کی روشنی میں یہ ثابت کرنا چنداں دشوار نہیں کہ پس ماندہ ذہن میں جنسی تعلق کے ساتھ بیسیوں خطرے متلازم ہوتے ہیں۔ لیکن ان خطرات کی صحیح نوعیت ہنوز پردہ اخفاء میں ہے۔ امید ہے کہ وحشیانہ طرز ہائے فکر کی صحیح تحقیق سے کسی نہ کسی دن جاہلی معاشرے کے اس راز سربستہ کا انکشاف ہو جائے گا اور اس طرح نہ صرف ٹوٹمی مسلک بلکہ بیاہ کی رسم کی اصل کا بھی سراغ مل جائے گا۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

شاخِ زریں

اس طرح یہ نظریہ کہ بالڈر کی جان آکاس بیل میں ہوتی ہے جاہلی انداز فکر سے پوری پوری مطابقت رکھتا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ جس چیز میں اس کی جان ہواسی کی ضرب سے مارے جانے پر اعتقاد کچھ اجتماع ضدین سا معلوم ہوتا ہے،لیکن جب کسی شخص کی جان کے متعلق یہ تصور ہو کہ وہ کسی خاص شے میں مامون ہے اور اس شے کے وجود پر شخص مذکور کی بقاء وابستہ ہے تو ایسی شے کو بلا امتیاز اس کی موت یا اس کی زندگی سمجھا اور کہا جا سکتا ہے،جیسا کہ خیالی قصے کہانیوں میں اکثر ہوا کرتا ہے۔لہذا اگر کسی شخص کی موت کسی شے مین مضمر ہو تو اس شے کی ضرب سے شخص مذکور کا ہلاک ہونا بالکل قدرتی بات ہے۔کوشچی بے موت کی کہانی میں کوشچی اس انڈے یا پتھر کی چوٹ سے مارا جاتا ہے جس میں وہ اپنی زندگی یا موت چھپائے رکھتا ہے۔جنوں کے قصے میں جب ایک خاص کنکری جس میں یقیناً ان کی موت یا زندگی پوشیدہ ہوتی ہے ان کے سروں پر سے لے جائی جاتی ہے تو ان کے پیٹ پھٹ جاتے ہیں۔ایک کہانی میں جب ایک پتھر جادوگر کے تکیے کے تلے رکھ دیا جاتا ہے جس میں جادوگر اپنی موت یا زندگی کو ڈالے رکھتا ہے تو وہ مر جاتا ہے اور تاتاری کہانی میں ہیرو کو متنبہ کر دیا جاتا ہے کہ وہ اس طلائی تلوار یا طلائی تیر سے مارا جا سکتا ہے جس میں اس کی روح ڈال دی گئی ہے۔

جیسا کہ میں کہہ آیا ہوں ، یہ خیال کہ بلوط کی جان آکاس بیل میں ہوتی ہے غالباً اس مشاہدے سے پیدا ہوا کہ وہ آکاس بیل جو بلوط پر اگتی ہے سردیوں میں سرسبز رہتی ہے، جب کہ خود بلوط ننگا ہو جاتا ہے اور متذکرہ بیل کی جائے نمو سے اس خیال کی تصدیق ہو گئی ہو گی جو زمین سے نہیں اُگتی بلکہ بلوط کے تنے یا شاخوں سے پھوٹتی ہے۔غیر مہذب انسان نے شاید یہ سوچا ہو کہ خود اس کی طرح بلوط کی روح نے اپنی زندگی کسی مامن میں رکھ چھوڑی ہے اور اس کے لیے اس

Marfat.com

نے آکاس بیل کو منتخب کیا ہے جو ایک معنی میں چونکہ نہ زمین پر ہوتی ہے نہ آسمان پر، اس لیے ہر قسم کے ضرر سے محفوظ رہتی ہے۔ پچھلے کسی باب میں ہم نے دیکھا تھا کہ عہد جاہلیت کا انسان اپنے بشری معبودوں کو ارض وسماء کے بیچ معلق رکھ کر ان کی حفاظت کرتا ہے، جہاں اس کے خیال میں جان کو جوکھم نہیں لگے ہوتے جن سے دھرتی پر حیات انسانی گھری ہوتی ہے۔ لہذا ہمارے لیے یہ سمجھنا چنداں دشوار نہیں رہتا کہ قدیم وجدید ہر دو عہد کی عوامی طب کے اصول کی رو سے آکاس بیل کو زمین سے نہیں لگنے دینا چاہیے ورنہ اس کا دوائی جوہر فنا ہو جائے گا۔ یہ اصول شاید اس عقیدے کی باقی ماندہ صورت ہو کہ متذکرہ پودے کو جس میں شجر مقدس کی زندگی مرتکز ہوتی ہے اس خطرے سے بچائے رکھنا چاہیے جو دھرتی کی چھوت سے وابستہ ہوتا ہے۔ ایک ہندوستانی کہانی میں جو بالڈر والے اسطور کی مثیل ہے اندر دیوتا ناموسی نامی دیو سے کہتا ہے کہ وہ اسے نہ تو دن میں مارے گا نہ رات میں، نہ عصا کی ضرب سے مارے گا نہ تیر سے، نہ تھپڑ سے اور نہ گونسے سے، نہ خشک سے اور نہ تر سے اور اس دیوتا نے جس چیز سے اسے مارا وہ سمندر کا جھاگ تھا۔ سمندر کا جھاگ ہی ایسی ایک شے ہے جسے وحشی اپنی روح کے تحفظ کے لیے منتخب کرے گا، کیونکہ اس کی جگہ ارض وسماء یا بحر وفلک کے مابین ہوتی ہے، نہ اِدھر نہ اُدھر اور اسی میں وحشی کو سلامتی نظر آتی ہے، لہذا کوئی تعجب کی بات نہیں جو دریا کا جھاگ ایک ہندوستانی خاندان یا برادری کا ٹوٹم ہو۔

اس کے علاوہ اس نظریے کی تصدیق کہ آکاس بیل کی سریت کا ایک سبب اس کا زمین پر نہ اگنا ہے پہاڑی ایش یا راون (Rowan) کے درخت (ایک درخت جس کے پتے پرنما اور گوندیاں قرمزی رنگ کی ہوتی ہیں) سے متعلق جہلاء کے ایک اعتقاد سے ہوتی ہے۔ جوٹ لینڈ میں راون کا وہ پودا جو کسی اور درخت کی چوٹی سے پھوٹتا نظر آئے جادوگرنیوں کے شر کے دفعیے کے لیے نہایت موثر سمجھا جاتا ہے۔ ''چونکہ وہ زمین پر نہیں اگتا، لہذا جادوگرنیوں کا اس پر کوئی زور نہیں چلتا۔ تاہم وہ اپنا پورا اثر اس صورت میں دکھاتا ہے کہ اسے یوم رفع مسیح یا مبارک پنج شنبہ کو توڑا جائے۔'' اسی وجہ سے اس پودے کی شاخیں گھروں کے دروازوں پر رکھ دی جاتی ہیں تاکہ ساحرات مداخلت بے جا نہ کرنے پائیں۔ سویڈن اور ناروے میں بھی راون کے اس درخت سے

سحری خواص منسوب کیے جاتے ہیں جو معمولی طریقے سے زمین پر نہیں اگتا بلکہ کسی اور درخت، چھت یا کسی چٹان کے شگاف سے پھوٹتا ہے، جہاں چڑیاں اس کا بیج لے جا کر ڈال دیتی ہیں، وہ کہا کرتے ہیں کہ جو شخص اندھیرے میں باہر نکلے اسے چاہیے کہ اپنے ساتھ جانے کے لیے اس ''اڑتے راون'' کی لکڑی کا ایک آدھ ٹکڑا لیتا جائے ورنہ اسے جادو کا خطرہ لاحق رہے گا اور وہ جہاں ہوگا وہاں سے ہلنے نہیں پائے گا۔ جس طرح اسکینڈی نیویا میں طفیلی راون کو ردسحر کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے اور سویڈن میں، جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں، وہ آکاس بیل جو ۲۴ جون کی شب چلی جاتی ہے، اس عقیدے سے گھر کی چھت پر لگا دی جاتی ہے کہ اس کے اثر سے ٹیرول (بھوت) آدمی یا جانور کو نقصان پہنچانے کے قابل نہیں رہے گا۔ اس خیال کی تصدیق اسکا چونکہ ایک عقیدے سے ہوتی ہے جس کے بموجب آکاس بیل محض بالڈر کی موت کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ اس کی روح کی امین بھی تھی۔ ان کے ہاں یہ روایت چلی آتی تھی کہ پرتھ شائر میں خلیج ٹے کے قریب ایرل کے جاگیردار خاندان ہے کی قسمت کسی بلند قامت بلوط سے وابستہ ہے۔ خاندان کے ایک رکن نے متذکرہ قدیم عقیدے کی تفصیل یوں قلم بند کی ہے: ''دیہات کے پست طبقوں میں خاندانی نشانات امتیاز اب قریب قریب بھلائے جا چکے ہیں لیکن ایک قدیم قلمی دستاویز اور پرتھ شائر کے کچھ کہن سال لوگوں کی روایت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خانوادہ ہے کا نشان آکاس بیل تھی۔ کسی زمانے میں ایرل کے قریب فالکن اسٹون سے کچھ فاصلے پر ایک تناور بلوط تھا، جس کی عمر کا کسی کو کچھ علم نہ تھا اور جس پر یہ بیل بہ کثرت پیدا ہوتی تھی۔ لوگوں نے اس درخت سے بہت سے جادو ٹونے اور قصے کہانیاں منسوب کر رکھی تھیں اور کہا جاتا تھا کہ خاندان کی بقاء اس درخت کی زندگی سے وابستہ ہے۔ ان کے عقیدے کے بموجب متذکرہ بیل کی وہ ڈالی جو یوم اولیاء کی شب (۳۱ اکتوبر) کو نئے خنجر سے کاٹی گئی ہو اور پھر اسے لیے ایک عمل پڑھتے ہوئے سورج کے رخ بلوط کا تین مرتبہ طول کیا گیا ہو ساحرات کے شر کا توڑ ہے اور میدان جنگ میں آدمی کی محافظ۔ اس آکاس بیل کی شاخ جو اسی صورت سے فراہم کی جاتی، بچے کے پالنے میں رکھ دی جاتی۔ خیال تھا کہ اس کے اثر سے پریاں بچوں کو بالشتیوں میں تبدیل نہیں کر سکتیں۔ لوگ یہ بھی دعوی کرتے تھے

Marfat.com

کہ جب بلوط کی جڑ خشک ہو جائے گی تو باز کے گھونسلے میں کا گلا بسیرا کرنے لگے گا۔ان دو انتہائی مہلک خطاؤں میں جو ہے خاندان کے کسی فرد سے سرزد ہو سکتی تھیں ایک تو کسی سفید باز کا مارنا تھا اور دوسرے ایرل والے بلوط کی کوئی ٹہنی کاٹنی۔یہ قدیم درخت کب کاٹا گیا مجھے کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ ایرل کی املاک بک بکا کر ہے خاندان کے ہاتھوں سے نکل چکی ہے اور کہا جاتا ہے کہ بلوط کا وہ منحوس درخت اس سے کچھ ہی عرصہ پہلے کاٹ ڈالا گیا تھا۔'' اس قدیم توہم کی کیفیت کچھ ابیات میں محفوظ چلی آئی ہے جو تھامس دی رائمر (ضلع روک اس کا چستان کا ایک قدیم صاحب بصیرت شاعر جو تیرہویں صدی میں گزرا ہے) سے منسوب کی جاتی ہیں: جب تک آکاس بیل ایرل کے بلوط برہلتی رہے گی اور وہ بلوط قائم رہے گا، اور ان کا بھورا بھورا باز باد مخالف کے تند جھونکوں کے آگے منہ نہ موڑے گا لیکن جب اس بلوط کی جڑ مر جائے گی۔اور آکاس بیل اس کے بدمردہ سینے پڑ مرجھا جائے گی۔خاندان ایرل کے چولھے میں گھاس اگ آئے گی۔اور شاہین کے نشین سے کاگلے کی کائیں کائیں سنائی دے گی۔

عیسائیوں کا عقیدہ اور آکاس بیل:

یہ انکشاف کوئی نئی چیز نہیں کہ شاخ زریں آکاس بیل ہی تھی۔اس میں شک نہیں کہ ورجل شاخ زریں اور آکاس بیل کو ایک نہیں سمجھتا بلکہ اسے محض اس بیل سے تشبیہ دیتا ہے۔لیکن شاید یہ ایک حقیر پودے کو سریت کا رنگ دینے کی محض ایک شاعرانہ صورت ہو، یا زیادہ قرین صحت یہ ہے کہ اس کے بیان کی بنیاد عوام کا یہ اعتقاد ہو گا کہ کچھ خاص وقت ایسے آتے ہیں جب آکاس بیل ایک مافوقی چیز بن جاتی ہے اور سونے کی طرح جگمگانے لگتی ہے۔شاعر بیان کرتا ہے کہ کس طرح دو فاختائیں اس تاریک اور سنسان وادی میں، جس کی گہرائیوں میں آکاس بیل پیدا ہوتی تھی اپنی آس کی رہنمائی کرتی ہوئی ایک درخت پر اتریں ''جہاں سے سونا سا دمکتا دکھائی دیتا تھا۔جس طرح بنوں میں آکاس بیل، جس کا کوئی علیحدہ پودا نہیں ہوتا، سردیوں میں ہری بھری رہتی ہے اور جس کی پیلی پیلی گوندیاں درخت کی شاخوں سے لپٹی ہوتی ہیں، وہی عالم سدا بہار گھنے بلوط پر اس برگ دار سونے کا تھا۔اسی طرح اس کا سنہری پتا تھا سرسراتا تھا۔'' یہاں قطعی طور پر ورجل سدا بہار بلوط سے

Marfat.com

پیدا ہونے والی شاخ زریں کی کیفیت بیان کرتا ہے اور اسے آکاس بیل سے تشبیہ دیتا ہے۔اس سے لازمی طور پر یہ مستنبط ہوتا ہے کہ وہ آکاس بیل ہی ہے جسے شاعری اور عوامی توہمات نے شاخ زریں کے پردے میں پیش کیا ہے۔

اب یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ اریشیائی شجر زار کا پجاری۔۔۔بن کا بادشاہ۔۔۔اس درخت کا شخصی مظہر تھا جس پر شاخ زریں پیدا ہوتی تھی۔اگر وہ درخت بلوط تھا تو بن کا بادشاہ بلوط کی روح کا شخصی یا مجازی صورت تھا۔لہذا یہ سمجھنا چنداں دشوار نہیں رہتا کہ اس کو قتل کرنے پہلے شاخ زریں توڑنی کیوں ضروری تھی۔بلوط کی روح کی حیثیت سے اس کی جان یا موت اس آکاس بیل میں تھی جو بلوط کے درخت پر پھوٹی تھی اور جب تک یہ بیل صحیح وسالم ہوتی بالڈر کی طرح وہ بھی امر رہتا۔ اس کو قتل کرنے کے لیے ضروری تھا کہ آکاس بیل کو توڑا جاتا اور غالباً مثل بالڈر ہی کے اس پر پھینک بھی دیا جاتا۔ان دونوں صورتوں کی متوازیت مکمل کرنے کے لیے صرف یہ فرض کرنا ضروری ہے کہ کسی زمانے میں بن کے بادشاہ کو گرمیوں کے آتشی تیوہار پر جو اریشیائی شجر زار میں ہر سال منایا جاتا تھا قتل کر کے یا زندہ جلایا جاتا تھا۔اس شجر زار میں سدا جلنے والی آگ کا ایندھن اس آگ کی طرح جو روم اور موف کے بلوط کے تلے ہمیشہ جلتی رہتی تھی غالباً متبرک بلوط ہی کی لکڑی تھی۔اس صورت سے کسی زمانے میں بن کا بادشاہ بلوط کی لکڑی کے الاؤ میں جل کر مرا کرتا تھا۔ جیسا کہ میں اپنی رائے ظاہر کر چکا ہوں، آگے چل کر اس کے منصب کی سالانہ میعاد میں اس اصول کے مطابق کمی پیشی ہونے لگی، جس کی بناء پر اسے اس کی اجازت مل گئی کہ جب تک وہ زور بازو اپنے خداداد حق بادشاہت کی حفاظت کر سکتا ہو، جیتا رہے، لیکن اسے آگ سے نجات ملی تو حریف کی تلوار کے وار کا کھٹکا لگا رہنے لگا۔

خیر تو معلوم ہوتا ہے کہ عہد عتیق میں سرزمین اطالیہ پر نیمی کی پیاری جھیل کے کنارے ہر سال وہی آتشیں المیہ دیکھنے میں آتا تھا جو بعد میں اطالوی سپاہیوں کو اپنی نسل کی پس ماندہ قوم گال کے کیلٹوں کے ہاں دیکھا تھا اور اگر اطالوی عقاب ناروے پر بھی یورش کرتے تو یہی المیہ قدرے اختلاف کے ساتھ شمال کے آریائی وحشیوں میں بھی انھیں نظر آجاتا۔یہ مذہبی رسم غالباً بلوط پرستی

کے قدیم آریائی مسلک کی ایک لازمی خصوصیت تھی۔

اب صرف یہ سوال باقی رہتا ہے کہ آکاس بیل کو شاخ زریں کیوں کہا جاتا تھا؟ آکاس بیل کی گوندیوں کا سفیدی مائل زرد اس کے اس نام کی توجیہہ کے لیے کافی نہیں، کیوں کہ ورجل کے بموجب یہ بیل کلیتاً زرد تھی، کیا اس کے ڈنٹھل اور کیا پتے۔ شاید اس نام کی بنیاد اس طلائی زردی پر ہو جو کاٹ کر کچھ مہینے رکھی رہنے کے بعد اس بیل میں آجاتی ہے، اس کی یہ آب وتاب محض پتوں تک محدود نہیں رہتی، بلکہ ڈنٹھلوں میں پھیل جاتی ہے، تا آں کہ ساری ٹہنی سچ مچ ایک شاخ زریں نظر آنے لگتی ہے۔ برٹن کے کسان آکاس بیل کی بڑی بڑی پولیاں اپنی جھونپڑیوں کے سامنے ٹانگ کر رکھتے ہیں اور جون کے مہینے میں وہ اپنے پتوں کے سنہری رنگ کی وجہ سے نمایاں نظر آتی ہیں۔ برٹنی کے بعض علاقوں میں خاص کر مورلبی ہان کے گرد ونواح میں آکاس بیل کی پولیاں اصطبلوں اور گوسالوں کے دروازوں پر ٹانگ دی جاتی ہیں جس کا مقصبہ غالباً گھوڑوں اور گائے بیلوں کو جادوگرنیوں کے شر سے محفوظ رکھنا ہے۔

آکاس بیل کی خشک ڈالی کے سنہرے رنگ کی بناء پر شاید اس امر کی بھی کچھ توجیہہ ہو جائے کہ اسے کبھی کبھی زمین کے دفینوں کی کلید کیوں سمجھا جاتا ہے۔ مثلی سحر کے اصول پر زرد شاخ کا زرد سونے سے تعلق ایک قدرتی چیز ہے۔ ہمارے اس خیال کی تصدیق ان عجیب وغریب خواص کی نظیر سے ہوتی ہے جو فرن کے خیالی دانے سے منسوب کیے جاتے ہیں۔ جہلاء نے فرض کر رکھا ہے کہ یہ دانہ گرمائی عید کی رات پھول کر کندن کی طرح دمکنے لگتا ہے۔ چنانچہ اہل بوھیمیا کا کہنا ہے: ''یوم یوحنا پر فرن کا دانہ پھولتا ہے تو اس کا سنہری شگوفہ آگ کی طرح چمکنے لگتا ہے۔'' اب اس خیالی دانہ فرن کی ایک خاصیت یہ ہے کہ وہ جس کسی کے پاس ہو یا جو کوئی اس کو ہاتھ میں لیے گرمائی عید کی شب پہاڑ پر چڑھے اس پر سونے کی کان کا انکشاف ہو جاتا ہے یا اس کو زمین کے گنج ہائے گراں مایہ ایک نیلگوں شعلہ کی طرح جگمگاتے نظر آجائیں گے۔ روس میں لوگ کہا کرتے ہیں کہ اگر گرمائی تیوھار کی آدھی رات فرن کا عجیب وغریب شگوفہ کسی کے ہاتھ لگ جائے تو اس کا صرف ہوا میں اچھال دینا کافی ہے۔ وہ ٹھیک اس جگہ جا کر گرے گا جہاں کوئی خزانہ دفن ہو۔ برٹنی کے

Marfat.com

خزانے جواس تیوہار کی آدھی رات میں فرن کا دانہ چن کر اسے عید فسح والے اتو تک محفوظ رکھتے ہیں۔اس روز یہ دانہ اس مقام پر بکھیر دیا جاتا ہے جہاں لوگوں کے خیال میں کوئی خزانہ دبا ہو۔ ترولی دھقانوں نے سمجھ رکھا ہے کہ گرمائی تیوہار کی رات کو چھپے ہوئے خزانے شعاوں کی طرح جگمگاتے ہوئے دکھائی دیئے جاتے ہیں اوراس پراسرار موسم میں فرن کے دانے کی مدد سے سونے کے دفینے سطح زمین پر آجاتے ہیں، بہ شرطیکہ ضروری احتیاط برتی جائے۔سوئٹزرلینڈ کے صوبہ فرائی برگ میں لوگ حضرت یوحنا کے عرس کی شب ایک فرد کے درخت کے پاس یہ آس لگائے جاگتے رہتے تھے کہ انھیں خزانہ ملنے والا ہے، جو کبھی خود شیطان ان کے پاس پہنچایا کرتا تھا بوھیمیا والوں کا دعویٰ ہے کہ اس زمانے میں جس شخص کو فرن سنہری شگوفہ مل جائے گا اس کے ہاتھ پوشیدہ خزانوں کی کنجیاں آجائیں گی اوراگر کنواریاں اس تیزی سے مرجھاتے ہوئے شگوفے کے نیچے کپڑا پھیلا دیں تو اس پر دمکتا ہوا سونا آن پڑے گا۔نیز ٹیرادر بوھیمیا میں یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ اگر زرنقد میں فرن کا دانہ ملا دیا جائے تو وہ خواہ کتنا ہی خرچ کیا جائے کبھی کم نہ ہوگا بعض صورتوں میں یہ بھی خیال ملتا ہے کہ فرن کا دانہ کرسمس کی رات پھولا کرتا ہے اور وہ جس کسی کے ہاتھ لگ جائے اس کے ہاں دھن برسنے لگتا ہے۔چنانچہ اہل آسٹریا (آسٹریلیا کا ایک علاقہ) کا کہنا ہے کہ اگر آپ کرسمس کی رات فرن کا دانہ چن لیں تو شیطان سے ایک تھیلی زرنقد کی جبریہ منگوا سکتے ہیں۔

اس طرح مثلی اصول کی بناء پر لوگوں نے فرض کر رکھا ہے کہ فرن کا دانہ سونے کی کان یا گنجینہ کی کلید ہے، کیونکہ خود یہ دانہ سنہری ہوتا ہے اور کچھ اسی وجہ سے وہ جس کسی خوش نصیب کے قبضے میں آتا ہے اسکے ہاں سونے کی ریل پیل ہو جاتی ہے لیکن جہاں فرن کے دانے کا رنگ سنہری بتایا جاتا ہے وہاں اسی قدر اس کو تابندہ اور آتشیں بھی بتایا جاتا ہے اوراس امر کے پیش نظر کہ اس خیالی دانے کے چننے کا وقت گرمائی تیوہار اور کرسمس کی راتیں ہیں، یعنی راس الجدی اور راس السرطان کا زمانہ (کیونکہ کرسمس باطل پرستوں کے راس الجدی والے قدیم تیوہار کے سواء کچھ نہیں) ہم اس دانے کے آتشی پہلو کو مقدم اوراس کی بنیادی خصوصیت قرار دیں گے۔اس کا طلائی پہلو ثانوی اوراشتقاقی حیثیت رکھتا ہے۔معلوم ہوتا ہے کہ فرن کا دانہ درحقیقت زمانہ انقلابین میں یعنی راس

Marfat.com

الجدی اور راس السرطان کے زمانے میں سورج کی شعلہ فشانی یا اس کی آگ سے نکلے ہوئے انگارے سے عبارت ہے۔اس نظریے کی تصدیق ایک قصے سے ہوتی ہے جس کے بموجب ایک شکاری نے یوم انقلاب صیفی پر عین دوپہر کے وقت سورج کو اپنی گولی کا نشانہ بنا کر فرن کا دانہ حاصل کرلیا تھا۔اس کے گولی چلاتے ہی سورج سے خون کے تین قطرے ٹپکے، جنھیں شکاری نے ایک سفید کپڑے پر لے لیا۔یہ خون کے قطرے فرن کے دانے تھے۔اس قصے میں خون سے مراد سورج کا خون ہے، جس سے اس طرح فرن کا خیالی دانہ براہ راست مشتق ہے۔لہذا قرین صحت یہ ہے کہ فرن کے دانہ کی تذھیب کی بنیاد اس عقیدے پر ہے کہ وہ سورج کی سنہری آگ کا خارج شدہ ایک جزو ہے۔

اب فرن کے دانے کی مانند آکاس بیل بھی یا تو انقلاب صیفی کے زمانے میں حاصل کی جاتی ہے یا کرسمس پر یعنی یا تو راس الجدی کے وقت یا راس السرطان کے اور فرن کے دانے ہی کی طرح عام معتقدات کی رو سے وہ اپنے اندر زمین کے دفینوں کو منکشف کرنے کی قوت رکھتی ہے۔سویڈن میں انقلاب صیفی یا گرمائی عید کی شب لوگ آکاس بیل کی شاخوں یا چار مختلف قسم کی لکڑیوں کے قناقن (Dwining Rod) تیار کرتے ہیں، جن میں ایک آکاس بیل کی لکڑی ضرور ہونی چاہیے۔خزانہ جو اس قناقن کو زمین پر رکھ دیتا ہے جو اگر ٹھیک خزانے کے اوپر رکھا گیا ہو تو کسی جان دار شے کی طرح حرکت کرنا شروع کر دیتا ہے۔اب اگر آکاس بیل اس صورت سے ایک آلہ زر نما یا گنج نما ٹھہرے تو اسے شاخ زریں کی حیثیت سے ایسا ہونا چاہیے اور اگر اس بیل کو زمانہ انقلابین (Solstices) میں چنا جاتا ہو تو کیا اسے شعلہ سے نکلی ہوئی آگ قرار دینا درست نہ ہوگا؟ اس سوال کا جواب محض اثبات میں دینا آسان نہیں۔ہم دیکھ چکے ہیں کہ قدیم زمانے کی آریائی قوموں میں غالباً صیفی اور شتائی، نیز دوسرے تیوہاروں پر آگیں روشن کرنے کی رسم شمسی افسونوں کا محض ایک جزو تھی۔یعنی ان سے سورج کو تازہ آگ بہم پہنچانی مقصود تھی اور چونکہ یہ آگیں بلوط کی رگڑ یا احتراق سے سلگائی جاتی تھیں، لہذا ان آریاؤں کو ایسا لگتا ہوگا کہ ایک مقررہ میعاد کے اختتام پر اس آگ سے آفتاب کی تجدید ہوتی رہی ہے جو متبرک بلوط میں مضمر ہے۔ دوسرے لفظوں میں انھیں بلوط اس آگ کا خزن نظر آتا ہوگا جو وقتاً فوقتاً آتش مہر کو دھکانے کے

Marfat.com

لیے نکالی جاتی تھی۔لیکن اگر بلوط کی جان کے بارے میں یہ خیال تھا کہ وہ آکاس بیل میں ہوتی ہے تو اس خیال کے بموجب آکاس بیل اس آگ کے تخم یا ھیولے کی حامل ہونی چاہیے جو بلوط کی لکڑی کی رگڑ سے پیدا کی جاتی تھی۔لہذا یہ کہنے کی بجائے کہ آکاس بیل آتش مہر کا ایک خارج شدہ جزو ہے، یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ سورج کی آگ کو آکاس بیل کی آگ کا مرہون منت سمجھا جاتا تھا۔ لہذا یہ امر چنداں باعث تعجب نہیں جو آکاس بیل کندن کی طرح دمکتی ہو اور اسے شاخ زریں کہا جاتا ہو۔تاہم غالباً دانہ فرن کی طرح اس کے بارے میں بھی یہ خیال تھا کہ اس میں سنہری رنگ خاص ایام میں پیدا ہوا کرتا تھا، بالخصوص وسط گرما میں جب کہ سورج کو روشن کرنیکے لیے بلوط سے آگ نکالی جاتی تھی۔

آکاس بیل کا پودا اور دلہن:

شراپ شائر میں پل درنیج کے مقام پر کچھ عرصہ بیشتر تک یہ عقیدہ چلا آتا تھا کہ بلوط کا درخت انقلاب صیفی کی شام جوبن پر آتا ہے اور اس کا شگوفہ دن نکلنے سے پہلے مرجھا جاتا ہے۔اس دوشیزہ کو جو اپنے نصیبے کے بڑے میں سگن لینا چاہتی ہو، اس درخت کے تلے رات میں ایک سفید چادر بچھا دینی چاہیے جس پر سحر اسے کچھ خاک ملے گی۔رات بھر میں اس پھول کا بس یہی کچھ بچ رہتا ہے۔دوشیزہ کو چاہیے کہ اس خاک کی ایک چٹکی اپنے تکیے کے نیچے رکھ کر سو رہے۔وہ اپنے شوہر کو سپنوں میں دیکھ لے گی۔اگر میرا خیال درست ہے تو بلوط کا یہ سریع الفنا شگوفہ غالباً شاخ زریں کی حیثیت سے آکاس بیل ہی سے عبارت ہے۔اس کی تصدیق اس امر کے مشاہدے سے ہوتی ہے کہ ویلز میں آکاس بیل کی ایک حقیقی ڈالی جو گرمائی تیوھار کی شب حاصل کی گئی ہو، اسی طرح رویائے صادقہ دیکھنے کے لیے تکیے کے نیچے رکھ لی جاتی ہے۔اس کے علاوہ سفید چادر یا کپڑے میں بلوط کے خیالی شگوفے کو لینے کا طریقہ ٹھیک وہی ہے جو ڈروڈ بلوط کی شاخ سے گرتی ہوئی آکاس بیل کو پکڑنے کے لیے اختیار کیا کرتے تھے، جس کو طلائی درانتی سے کاٹا جاتا تھا۔ چونکہ شراپ شائر ویلز کی سرحد پر واقع ہے، لہذا اس عقیدے کا راست ماخذ کہ بلوط گرمائی تیوھار کی رات پھولا کرتا ہے، اہل ویلز کے معتقدات ہوں گے۔اگرچہ غالباً وہ عہد اولین کے آریائی دھرم کا ایک باقی ماندہ جزو ہے۔اٹلی کے کچھ علاقوں میں، جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں، دھقان اب بھی گرمائی

Marfat.com

تیوہار کی صبح ''حضرت یوحنا کے روغن'' کے لیے بلوط کے درختوں کی تلاش میں نکلتے ہیں۔اس روغن سے آکاس بیل کی طرح ہر قسم کا زخم اچھا ہو جاتا ہے اور اس سے شاید اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ آکاس بیل ہی مراد ہے۔لہذا یہ سمجھ میں آجاتا ہے کہ شاخ زریں جیسے شان دار لقب سے کس طرح ایک ایسے طفیلی پودے کو ملقب کیا جانے لگا جو بادی النظر میں نہایت حقیر معلوم ہوتا ہے اور درخت پر جس کی معمولی صورت سے اس لقب کو کوئی مناسبت نہیں۔مزید برایں اب ہمارے لیے شاید یہ سمجھنا دشوار نہ ہو کہ قدیم زمانے میں آکاس بیل کے متعلق یہ خیال کیوں تھا کہ وہ اپنے اندر آگ بجھانے کا جوہر رکھتی ہے اور سویڈن میں کیوں اب بھی آتش زدگی سے بچاؤ کے لیے اسے گھروں میں رکھا جاتا ہے۔وہ مثلی اصول کے مطابق اپنی آتشی نوعیت کی بناء پر آگ کے زخم کی بہترین دوا یا آتش زدگی کا بہترین بچاؤ سمجھی جاتی تھی۔

ان امور کی روشنی میں یہ بات کسی حد تک واضح ہو جاتی ہے کہ ورجل کا اینی آس تحت الثریٰ کی تاریک دنیا کے سفر میں آکاس بیل کی منور شاخ اپنے ساتھ کیوں لے جاتا ہے۔شاعر نے اس منظر کی صورت گری یوں کی ہے کہ جہنم کے دروازوں پر ایک وسیع اور سنسان جنگل پھیلا ہوا تھا۔نظم کے ہیرو کو دو فاختائیں اپنے پیچھے اس دشت عتیق کے قلب میں لیے چلی جاتی ہیں، تا نکہ اسے دور سے درختوں کے سائے میں دمکتی ہوئی شاخ زریں دکھائی دے جاتی ہے، جس کے پرتو سے اوپر کی شاخوں کے گچھے جگ مگا رہے تھے۔اگر خزاں کے اداس بنوں کی ایک سوکھی ہوئی زردی مائل ٹہنی کی صورت میں آکاس بیل کے متعلق یہ تصور ہو کہ وہ اپنے اندر آگ کا تخم رکھتی ہے تو تحت الثریٰ کی تاریکی میں کسی بے یار و مددگار آوارہ گرد کے لیے اس شاخ سے بہتر ساتھی کون ہو سکتا تھا جو مشعل راہ اور عصا دونوں کا کام دے۔اس سے مسلح ہو کر وہ ان خوف ناک شیاطین کا دلیری سے سامنا کر سکتا تھا جو اس کے پرخطر راستے میں حائل ہوں۔چنانچہ اینی آس جب جنگل سے نکل کر جہنم کی دلدل میں اسٹیکس (یونانی دیو مالا کی پریت ندی جو جہنم کو گھیرے ہوئے ہے) کے پیچ وخم کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا اس کے کنارے پر جا پہنچا ہے تو اس کی ناؤ کا بدمزاج ناخدا (کیرن، جو پریتوں کو اسٹیکس کے پار جہنم میں اتارتا ہے) اسے لینے سے انکار کر دیتا ہے۔اس پر اینی آس سینے میں سے شاخ زریں نکال اسے ہاتھ میں اٹھا کر پکڑ لیتا ہے، جسے دیکھتے ہی وہ اکڑفوں کھوبا خوف سے لرزنے لگتا

Marfat.com

ہے اور نہایت عجز وانکسار سے ہیرو کو اپنی شکستہ کشتی میں بٹھالیتا ہے جو اس زندہ آدمی کے غیر معمولی بوجھ سے پانی کی گہرائیوں میں ڈوبتی چلی جاتی ہے۔ حال میں بھی جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ، آکاس بیل کو سباحرات اور شیطان کی ذریات سے بچاؤ کا ذریعہ سمجھا جاتا رہا ہے۔ لہذا قدیم عہد کے لوگوں نے بھی ضرور اسے اسی سحری جوہر سے متصف کر رکھا ہوگا اور جیسا کہ یورپ کے بعض دیہاتیوں کا عقیدہ ہے، یہ طفیلی پودا تمام تفلوں کی چابی ہو تو کوئی وجہ نہیں جو عالم ارواح کے دروازوں کو کھولتے وقت وہ اپنی آس کے لیے ''کھل جا سم سم'' نہ ثابت ہوئی ہو۔

سورج کی پہلی کرن:

اب ہمارے لیے یہ بھی قیاس کرنا ممکن ہے کہ نیمی میں دربیس کو سورج کے ساتھ کیوں خلط ملط کیا جاتا تھا۔ جیسا کہ میں نے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، اگر دربیس شجری روح سے عبارت تھا تو اس سے مراد اس بلوط کی روح ہونی چاہیے جس پر شاخ زریں پیدا ہوتی ہے، کیونکہ روایت کی رو سے وہ بن کا پہلا بادشاہ قرار پاتا ہے۔ اس کے متعلق یہ فرض کیا جاتا ہوگا کہ بلوط کی روح کی حیثیت سے وہ وقتاً فوقتاً آفتاب کو تازہ روشنی بخشتا رہتا ہے، لہذا اس کا خود سورج پر محمول کر لیا جانا آسان تھا۔ اسی صورت سے اس امر کی بھی وضاحت ہو سکتی ہے کہ بالڈر کے متعلق یہ کیوں کہا جاتا تھا کہ وہ ''اس قدر خوب رو اور تابندہ تھا کہ اس سے ایک نور نکلا کرتا تھا'' اور بسا اوقات اسے خود آفتاب سے کیوں تعبیر کیا جاتا تھا یہ کہا جاتا ہے کہ ایام جاہلیت میں جب کہ لکڑی کی رگڑ کے سوا آگ روشن کرنے کا کوئی اور طریقہ معلوم نہیں ہوا تھا، آدمی نے لازمی طور پر درختوں کو رس یا ست کی طرح آگ کا مخزن سمجھ رکھا تھا جو اسے بڑی محنت سے نکالنی پڑتی تھی۔ کیلی فورنیا کی سنیال قوم ''یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ ساری دنیا کبھی آگ کا ایک کرہ تھی اور اس وجہ سے یہ عنصر درختوں میں نفوذ کر گیا اور اب جب کبھی دو لکڑیوں کو باہم رگڑا جاتا ہے، وہ نکل آتی ہے۔'' اسی صورت سے کیلی فورنیا کے میڈوؤں کے نزدیک ''زمین اصل میں پگھلتے ہوئے مادے کا ایک کرہ تھی اور اس سے آگ کا عنصر درختوں کی جڑوں سے ان کے تنوں اور شاخوں میں چڑھ گیا، جن سے یہ ریڈ انڈین اس کو اپنے برمے کے ذریعہ نکالا کرتے ہیں'' جزائر کیرولین کے ایک ٹاپونا مولک کے لوگوں کا کہنا ہے

کہ آگ روشن کرنے کا فن دیوتاؤں نے آدمی کو سکھایا تھا۔ شعلوں کے چالاک دیوتا نے آگ موئی نام کی ایک چڑیا کو دی کہ وہ اسے اپنی چونچ میں دبائے زمین پر لے جائے۔ چنانچہ وہ چڑیا شجر شجر آگ کی خفتہ قوت لکڑی میں بھرتی چلی گئی، جس کی رگڑ سے آدمی اسے نکال سکتا ہے۔ ہندوستان کے ایک قدیم ویدی بھجن میں آگ کے دیوتا اگنی ''کا ذکر 'لکڑی کی کوکھ سے جنم لینے والا' 'پودوں کا جنین یا پودوں میں بٹا' جیسے الفاظ میں کیا گیا ہے۔ نیز کہا گیا ہے کہ وہ جملہ نباتات میں داخل ہو گیا یا ان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ اس دیوتا کو درختوں یا درختوں اور پودوں کا جنین کہنا شاید اس آگ کی طرف اشارہ ہو جو جنگلوں میں درختوں کی شاخوں کی رگڑ سے پیدا کی جاتی ہے۔''

کسی برق زدہ درخت کے بارے میں وحشی کا یہ سمجھنا قدرتی بات ہے کہ اس میں آگ کا دگنا یا تگنا بار بھرا ہوتا ہے۔ اس لیے کہ وہ برق پتاں کو کو درخت میں داخل ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ اسی عقیدے کی بناء پر شاید درختوں سے متعلق جملہ توہمات کی توجیہہ ہو جائے۔ جب برطانوی کولمبیا کی تھامسن نامی قوم اپنے دشمنوں کے گھروں کو آگ لگانا چاہتی تھی تو وہاں پر ایسے تیر چلایا کرتی تھی جو یا تو برق زدو درخت کی لکڑی سے تیار کیے جاتے یا ان پر ایسی لکڑی کی چھپٹیاں لگا دی جائیں۔ سیکسنی کے ونڈی کسان اپنے چولھوں میں بجلی مارے درختوں کی لکڑی جلانے سے گریز کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس قسم کا ایندھن جلانے سے مکان میں آگ لگ جائیگی۔ اسی صورت سے جنوبی افریقہ کے ٹونگا ایندھن استعمال کرنے اور اس سے جلائی ہوئی آگ تاپنے سے احتراز کریں گے۔ اس کے برعکس جب بجلی گرنے سے کسی درخت کو آگ لگ جاتی ہے تو شمالی رھوڈیشیا کے نام وانگا گاؤں کے تمام چولھوں کی آگ ٹھنڈی کر دیتے ہیں اور ان کی لپائیاں کر کے انھیں بالکل نیا کر دیتے ہیں۔ ادھر ان کے چوھدری وہ برافروختہ آگ اپنے سردار کے پاس لے آتے ہیں۔ جو ان پر کچھ پڑھ کر پھونکنا چاہتا ہے اور پھر اس تازہ آگ کو ان تمام گاؤں میں بھیج دیتا ہے جو اس کے تابع ہوں۔ گاؤں والے قاصد کو اس بیش بہا نعمت کے پہنچانے کے صلے میں انعام دیتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے ہاں بجلی کی جلی آگ بہ نظر تقدیس دیکھی جاتی ہے اور ان کا یہ احترام اس لیے قابل فہم ہے کہ وہ برق و رعد کو خود ذات باری پر محصول کرتے ہیں جو اس صورت سے زمین پر اتر آتی ہے۔ اسی طرح کیلے فورنیا کے مینڈوؤں کے

عقیدے کی رو سے اس دنیا اور اہل دنیا کی تکوین ایک عظیم انسان کی ہے اور بجلی اسی عظیم انسان کی تجلی سے عبارت ہے جو لپکتی ہوئی آسمان سے ھبوط کرتی ہے اور اپنے حربے سے درختوں کے ٹکڑے اڑا دیتی ہے۔

یہ نظریہ بظاہر معقول معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانے کے یورپ والے بلوط کا جو احترام کیا کرتے تھے اور رب الفلک سے اس کا جو رشتہ جوڑتے تھے اس کی بنیاد اس بات پر تھی کہ یورپی جنگلوں کے دوسرے درختوں کے مقابلے میں بظاہر بلوط پر زیادہ کثرت سے بجلی گرا کرتی تھی۔ بلوط کی اس خصوصیت کو حال میں ان محقق سائنس دانوں کے مسلسل مشاہدات کی بناء پر تسلیم کر لیا گیا ہے جو کوئی اسطوریاتی نظریہ قائم کرنے سے قاصر ہیں۔ ہم اس کی توجہ دوسری لکڑیوں کے مقابلے میں بلوط کی لکڑی کی زیادہ برق پذیری کی بنیاد پر کریں یا کسی اور طرح یہ واقعہ فی نفسہ ہمارے ان آباؤ اجداد کے کے لیے جاذب توجہ رہا ہوگا جو ان بے پایاں جنگلات میں آباد تھے جو یورپ کے ایک معتد بہ حصے پر چھائے ہوئے تھے اور انھوں نے قدرتی طور پر اپنے سیدھے سادے مذہبی انداز میں یہ فرض کر کے اس کی توجیہ کی ہوگی کہ آسمان کا عظیم دیوتا جس کی وہ پرستش کرتے تھے اور جس کی ھیبت ناک آواز وہ بادلوں کی گھن گرج میں سنا کرتے تھے، بن کے دوسرے تمام درختوں سے زیادہ بلوط کا شوقین تھا اور وہ اکثر کالی گھٹاؤں میں سے بجلی کی ایک لپک کے ساتھ اتر کر اس درخت میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کے سیاہ اور پھٹے ہوئے تنے پر اپنے حضور یا گزرنے کا نقش چھوڑ جاتا ہے۔ اس کے بعد سے متذکرہ درخت اندر دیوتا کا مرکز بن جاتا ہے اور ایک معبد کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ یہ بات یقینی ہے کہ بعض وحشیوں کی مانند یونانی اور رومی دونوں قومیں اپنے آسمانی مہادیوتا کو اس بجلی کی لپک سے تعبیر کرتے تھے جو زمین پر گرتی۔ جس مقام پر وہ گرتی اس کے اطراف باضابطہ ایک احاطہ کھینچ دیا جاتا اور اسے تقدس حاصل ہو جاتا۔ نیز یہ فرض کرنا بے جا نہ ہوگا کہ جرمن اور کیلٹ قوم کے اسلاف بھی وسطی یورپ میں کچھ اسی سبب سے برق زدہ بلوط کا اسی طرح احترام کیا کرتے تھے۔

Marfat.com

مہادیونا کا تصور:

آریاؤں کے ہاں بلوط کی تقدیس اور اندریا آسمان ورعد کے مہاذیوتا کے ساتھ اسکی وابستگی کی یہ توجیہہ مدت ہوئی جیکب گرم نے پیش کی تھی یا اس سلسلے میں اس کی رائے سے اس توجیہہ کا پہلو نکلتا تھا اور حال میں ڈبلیو۔وارڈ فاؤلر صاحب نے اس کی پرزور تائید کی ہے۔ یہ اس توجیہہ سے زیادہ سادہ اور قرین صحت معلوم ہوتی ہے جسے میں نے اس سے پہلے قبول کرلیا تھا، یعنی یہ کہ بلوط کی پرستش بنیادی طور پر ان متعدد فوائد کی وجہ سے کی جاتی تھی جو ہمارے اسلاف کو اس درخت سے پہنچے تھے، خاص کر اس آگ کے سبب جو اس کی لکڑی کی رگڑ سے نکالی جاتی تھی۔ نیز یہ کہ آسمان سے بلوط کے رشتے کا تصور ایک بعد کا خیال تھا جو اس عقیدے سے پیدا ہوا تھا کہ بجلی کی لپک محض ایک ایسی چنگاری ہے جو آسمان پر اندر کے دو بلوط کی لکڑیوں کو رگڑنے سے اسی طرح نکلتی ہے جس طرح زمین پر اس کے وحشی پجاری کے آگ سلگاتے وقت نکلا کرتی ہے۔ اس نظریے کی رو سے آسمان ورعد کا دیوتا بلوط کے دیوتا سے مشتق تھا اور موجودہ نظریے کی رو سے جسے میں اب قابل ترجیح سمجھتا ہوں، آسمان ورعد کا دیوتا ہمارے آریائی آباؤ اجداد کا اصل معبود جلیل تھا اور بلوط سے اس کا تلازم محض اس مشاہدے سے مستنبط تھا کہ اس پر اکثر بجلی گرا کرتی تھی۔ جیسا کہ بعضوں کا خیال ہے، اگر ہی درست ہے کہ آریا یورپ کے تاریک جنگلات میں داخل ہونے سے پہلے اپنے گلے چراتے ایشیا کے صحرائے لق ودق میں پھرا کرتے تھے تو وہ اپنے نئے وطن میں برق سوختہ بلوط سے اس نئے دیوتا کی ذات کو وابستہ کرنے سے کہیں پہلے اسے نیلگوں یا ابر آلود آسمان اور کڑکتی ہوئی بجلی کے دیوتا یا اندر کی ابتدائی حیثیت سے مدتوں پوجتے رہ تھے۔

اس نظریے کا ایک افادی پہلو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کی روشنی میں شاید بلوط پر پیدا ہونے والی آکاس بیل کی خاص تقدیس کی کچھ وضاحت ہوجائے۔ اس پودے کی محض یہ ندرت کہ وہ بلوط پر اگا کرتا ہے اس سے متعلق اعتقاد کی وسعت پذیری اور استمرار کی توجیہہ کے لیے کافی نہیں۔ ممکن ہے کہ پلینی کے اس بیان میں اس کی اصل حقیقت کی طرف اشارہ ہو کہ ڈروڈ آکاس بیل کی پرستش اس لیے کیا کرتے تھے کہ ان کے عقیدے کے بموجب وہ آسمان سے نازل ہوئی تھی اور اس بات

کی علامت تھی کہ جس درخت پر زہ اُگتی ہو وہ دیوتا کا پسندیدہ درخت ہے۔ کیا انھوں نے یہ سوچا ہو گا کہ آکاس بیل بجلی کے ساتھ لہراتی ہوئی آسمان سے گری تھی؟ اس قیاس کی تصدیق ''گرج جھاڑو'' کے نام سے ہوتی ہے جو سوئٹزرلینڈ کے صوبہ آرگاؤ میں آکاس بیل کے لیے استعمال کیا جاتا ہے کیوں کہ یہ نام متذکرہ طفیلی پودے اور رعد کے درمیان ایک گہرے رشتے پر دلالت کرتا ہے اس میں شک نہیں کہ جرمن عوام کے تحاورے میں گرج جھاڑو گھونسلے سے ملتی جلتی اس زائد روئیدگی کا نام ہے جو درختوں کی شاخوں پر نمودار ہو جاتی ہے، کیونکہ اس قسم کی طفیلی روئیدگی کے متعلق جہلاء یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ واقعی بجلی کی پیداوار ہے۔ اگر اس قیاس میں کوئی صداقت موجود ہے تو دوسرے تمام درختوں کے مقابلے میں سب سے بڑھ کر آکاس بیل والے بلوط کی اصل پرستش کا اصل سبب یہ عقیدہ تھا کہ ایسا ہر درخت نہ صرف برق زدہ ہوتا ہے بلکہ اس کی شاخوں میں آسمان سے نکلی ہوئی ایک آتش مرئی بھری ہے۔ لہذا وہ مخفی رسموں کیساتھ آکاس بیل کو کاٹ کر تمام سحری جوہر حاصل کر لیتے تھے۔ اگر بات یہی تھی تو اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا چاہیے کہ آکاس بیل کو برق کا ایک جزو منفک سمجھا جاتا تھا، نہ آفتاب کا، جیسا کہ اب تک میرا استدلال رہا ہے۔

شاید ان دو منفرج خیالات کو اس مفروضے کی بناء پر باہم مربوط کیا جا سکتا ہے کہ قدیم آریائی دھرم کی رو سے آکاس بیل انقلاب صیفی کے دن برق کیساتھ آسمان سے نازل ہوئی تھی۔ یہ ربط مصنوعی ہو گا اور جہاں تک مجھے معلوم ہے اس کی تائید میں کوئی قطعی شہادت موجود نہیں۔ آیا اساطیری اصول پر آکاس بیل کے متعلق آریائی عقیدے کی ان دو تفہیمات کی تطبیق ممکن ہے یا نہیں میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن اگر وہ ایک دوسرے کے نقیض بھی نکلیں تو ضروری نہیں کہ یہ تناقض بہ یک وقت ان دونوں پر ہمارے غیر ترقی یافتہ اسلاف کے ایمان لانے میں مانع ہوا ہو، کیونکہ نوع انسانیکی بھاری اکثریت کی مانند وحشی عالمانہ منطق کے بندھے ٹکے اصول سے بالا تر ہوتا ہے۔ جہالت اور خوف کی تاریک بھول بھلیاں میں اس کے فکر کے پیچ وخم کا کھوج لگاتے ہوئے ہمیں ہمیشہ یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ ہم ایک طلسمات سے گزر رہے ہیں اور اس بات کی احتیاط لازمی ہے کہ کہیں ہم ان موہوم پیکروں کو زندہ حقائق پر محمول نہ کر لیں جو ہمارے راستے میں حائل ہوں یا جو اندھیرے میں منڈلا کر شور مچاتے ہوں۔ ہمارے لیے وحشی کا زاویہ نگاہ مکمل طور پر

اختیار کرنا چیزوں کواس نظر سے دیکھنا کہ اپنے دل کی دھڑکنوں میں ان جذبات کومحسوس کرنا جواس کے دل میں موج زن ہوں ناممکن ہے۔لہذا اس کی ذات اور طرز عمل کے بارے میں ہمارا کوئی نظریہ قطعی نہیں ہوسکتا۔اس قسم کے معاملات میں یہی غنیمت سمجھنا چاہیے کہ ہمارے نظریات معقول حدتک قرین صحت ہوں اور بس۔

اپنی اس تحقیق کوختم کرتے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر بالڈر واقعی آکاس بیل والے بلوط کے شخص مظہر کا نام تھا، جیسا کہ میرا قیاس ہے تو آکاس بیل کی ضرب سے اس کی ہلاکت برق زدگی کا نتیجہ تھی۔ جب تک آکاس بیل کو جس کے اندر آتش فروزاں ہوتی بلوط کی شاخوں میں لگا رہنے دیا جاتا، بلوط کا کرپال دیوتا جو اپنی جان کو ارض وسماء کے بیچ اس پراسرار بیل میں مامون رکھتا ہر قسم کے گزند سے بچا رہتا۔لیکن ایک دفعہ جب اس کے اس مامن جاں یا مرکز اجل کو اس کی شاخ سے توڑ کر تنے پر مار دیا جاتا تو درخت زمین پر آرہتا: دیوتا پر بجلی گر پڑتی اور وہ زمین پر آرہتا۔

ہم نے بلوط کے اسکینڈی نیویائی جنگلات والے بالڈر کی بابت جو کچھ کہا ہے اسے اس مسئلے کے مشتبہ پہلو کا پورا پورا لحاظ رکھتے ہوئے بلوط کے اطالوی جنگلات میں دائنا کے اریشیائی پجاری بن کے بادشاہ پر منطبق کیا جاسکتا ہے۔یہ پجاری اپنے انسانی روپ میں اطالوی اندر جوپیٹر کا حصہ ادا کرتا ہوگا، جس نے انسانوں کے ساتھ رہنے کے لیے از راہ لطف وکرم بجلی کی ایک لپک کے ساتھ آسمان سے اتر کر اس آکاس بیل 'گرج جھاڑوں' یا شاخ زریں کو اپنا مسکن بنالینا تھا، جو نیمی کی گھاٹیوں کے مقدس بلوط پر اُگ آتی تھی۔اگر قصہ یہی کچھ تھا تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں جو متذکرہ پجاری شمشیر برہنہ لیے اس پراسرار شاخ کی رات دن حفاظت کرتا رہتا ہو جو دیوتا اور خود اس کی جان کی امین تھی۔اگر میرا خیال درست ہے تو وہ دیوی جس کی خدمت پر بن کا یہ پجاری مامور اور جس کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوتا خود آکاس کی رانی (جونو) اور جوپیٹر کی بیوی کے سوا کوئی اور نہ تھی اس لیے کہ وہ خود پہاڑوں اور بنوں کی تنہائی کی دلدادہ تھی اور کھلے آسمان کے روپہلے چاند کی صورت میں دائنا کے آئینہ کی پرسکون اور شفاف سطح پر اپنا پرتو جمال دیکھ دیکھ کر خوش ہوتی تھی۔

Marfat.com

نیمی پر ایک وداعی نظر

پرکا بگلچہ کیسے:

خدا خدا کر کے ہم نے اپنی تحقیق مکمل کر لی، لیکن تلاش حق میں اکثر ایسا ہوا کرتا ہے کہ ایک سوال کا جواب دیجے تو بہت سے دوسرے سوال اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا۔ ہم نے نیمی لوٹتے ہوئے ایک راستہ اختیار کیا تھا، لیکن دوران سفر میں ہمیں کچھ اور راستے بھی مل گئے جو ہماری شاہراہ سے نکل نکل کر مختلف منزلوں کی طرف جاتے تھے یا جاتے نظر آتے تھے۔ ان میں کچھ پر تو ہم تھوڑی تھوڑی دور چل آئے ہیں: اگر حالات سازگار ہوئے تو کبھی باقی راستوں پر بھی آپ کا ہمارا ساتھ ہو جائے گا۔ فی الحال ہم بڑی طویل مسافت طے کر آئے ہیں اور اب ہمیں ایک دوسرے سے رخصت ہونا چاہیے۔ لیکن رخصت ہونے سے پہلے یہ ضرور دیکھ لیا جائے کہ آدمی کی خطاؤں اور حماقتوں کی اس افسوس ناک روداد سے جو اس کتاب میں ہماری توجہ کا مرکز رہی ہے، کیا کلیہ مستنبط ہوتا ہے اور آیا اس سے کوئی حوصلہ افزا سبق بھی ملتا ہے یا نہیں؟

اگر ایک طرف انسانی احتیاجات کی اس عالم گیر یکسانیت پر غور کیجیے جو بنیادی طور پر ہر عہد میں قائم رہی ہے اور دوسری طرف ان ذرائع کے وسیع اختلافات پر جو ان احتیاجات کو پورا کرنے کے لیے مختلف ادوار میں اختیار کیے گئے ہیں تو شاید یہ نتیجہ نکلے کہ فکر کی ترقی کا رجحان سحر سے مذہب اور مذہب سے سائنس کی طرف رہا ہے۔ سحری مرحلے پر خطرات و مصائب کا مقابلہ کرنے میں انسان کا تمام تر دارومدار اپنی قوت بازو پر ہوتا ہے۔ وہ فطرت کے ایک ایسے معینہ نظام پر یقین رکھتا ہے جس پر بھروسہ کیا جا سکتا ہو اور جس کا استحصال اس کے لیے ممکن ہو۔ لیکن جب اسے اپنی غلطی کا احساس ہو جاتا ہے، جب بادل نخواستہ وہ یہ مان لیتا ہے کہ اس کا مفروضہ نظام فطرت اور اس نظام فطرت پر اس کی مسلمہ قدرت دونوں کے دونوں نرے وہم تھے تو اپنی عقل اور قوت بازو پر سے اس کا اعتبار اُٹھ جاتا ہے اور وہ چند ایسی غیر مرئی ہستیوں کے آگے سر عجز جھکا دیتا ہے جو پردۂ

Marfat.com

فطرت میں مستور ہوں۔اب وہ دور رس قوتیں جن کا کبھی وہ خود مدعی تھا،ان ہستیوں سے منسوب کی جانے لگتی ہیں۔اس صورت سے ذکی الفہم افراد کے کاہنوں میں مذہب رفتہ رفتہ سحر کی جگہ لے لیتا ہے،جس کی رو سے مظاہر فطرت کا باضابطہ تسلسل ان روحانی ہستیوں کے ارادے،جذبے کا یا تلون مزاج کارھین منت قرار پاتا ہے جونوع انسانی سے مختلف نہیں ہوتیں،اگرچہ بہ لحاظ قوت اس سے کہیں برتر ہوتی ہیں۔

لیکن امتداد زمانہ سے فطرت کی یہ تفہیم غیر تسلی بخش ثابت ہوتی ہے۔اس کی بنیاد اس مفروضے پر ہے کہ عالم فطرت میں واقعات کا تسلسل اٹل قوانین کا پابند نہیں، بلکہ کسی حد تک تغیر پذیر اور بے ضابطہ ہے۔لیکن غائر مشاہدے سے اس مفروضے کی تصدیق نہیں ہوتی، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس تسلسل کے بارے میں ہم جس قدر تحقیق کرتے ہیں اسی قدر اس یکسانیت اور باضابطگی کو دیکھ کر ہماری حیرت بڑھتی ہے جو عمل ہائے فطرت میں ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ہر عظیم ہستی علمی ترقی ترقی عالم کے نظم کی حدیں وسیع سے وسیع تر اور ظاہری انتشار کا دائرہ تنگ سے تنگ تر ہوتا چلا گیا ہے تا آں کہ اب ہم کو یہ توقع رکھتے ہوئے کوئی تامل نہیں ہوتا بلکہ جہاں جہاں ھنوز اتفاق اور بے ضابطگی کا غلبہ نظر آتا ہے وہاں مزید علم کی روشنی سے ظاہری انتشار نظم وضبط میں بدل جائے گا۔ اسی طرح اہل فطانت نے جو کائنات کی گتھیاں سلجھانے میں برابر کوشاں چلے آئے ہیں،فطرت کے مذہبی نظریے کو ناقص قرار دے کر مسترد کر دیا ہے اور کسی حد تک سحر کے قدیم تر نقطہ نظر کی طرف رجوع کر گئے ہیں۔انھوں نے اس اصول کو، جو سحر میں محض متضمن تھا، بہ صراحت تسلیم کر لیا ہے کہ عالم فطرت غیر متغیر قوانین کا پابند ہے اور اس میں واقعات انتہائی باضابطگی اور ترتیب و تسلسل کے ساتھ ظہور میں آتے ہیں،جن کا احتیاط سے مشاہدہ کیا جائے تو ان کے متعلق یقین کے ساتھ پیش پیش بینی اور اس پیش بینی کے مطابق عمل کیا جا سکتا ہے۔مختصر یہ کہ فکر انسانی کے ارتقاء میں تفہیم فطرت کی حیثیت سے مذہب سائنس کے لیے جگہ خالی کر دیتا ہے۔

لیکن جہاں اشیائے عالم کے بنیادی عنصر کی حیثیت سے نظم وضبط پر ایمان سائنس اور سحر کے درمیان ایک قدر مشترک قرار پاتا ہے،وہاں قارئین کرام کو یہ یاد دلانے کی چنداں ضرورت نہیں کہ سحر کا طلسم کائنات کے جس مفروضہ نظم وضبط پر قائم ہے وہ اس نظم وضبط سے بالکل مختلف ہے

Marfat.com

جس پر سائنس کی عمارت کھڑی ہے۔اس اختلاف کا پیدا ہونا قدرتی بات تھی،اس لیے کہ سائنس اور سحر نے نظم عالم کے اپنے اپنے تصورات تک پہنچنے کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے ہیں۔سحر کا تکیہ جس نظم پر ہے وہ محض جھوٹی مماثلت کی بناء پر اس نظم وترتیب کی ایک توسیع شدہ صورت ہے جس کے ساتھ تصورات ہمارے ذہن میں آتے ہیں۔برخلاف اس کے سائنس کا پیش کردہ نظم عالم خود مظاہر فطرت کے پیہم اور صحیح مشاہدے سے مشتق ہے۔سائنس کو اپنی تحقیق وتدقیق میں جس قدر اور جس شان سے کامیابی حاصل ہوتی ہے اور وہ کامیابی جن ٹھوس نتائج کی آئینہ دار ہے اسکو دیکھ کر سائنسی طریق کار کی صحت کے متعلق ہم میں ایک مسرت انگیز اعتماد پیدا ہو جاتا ہے۔ انسان نے جگوں اندھیرے میں ٹٹول ٹٹول کر چلنے کے بعد آخر کار کائنات کی اس پھول پھلیاں کا راستہ معلوم کر لیا ہے۔اس کے ہاتھ ایک سنہری چابی آگئی ہے جس سے گنجینۂ فطرت کے بہت سے تالے کھل جاتے ہیں۔غالباً یہ کہنا مبالغہ نہ ہو کہ مادی تر مادی، عقلی اور اخلاقی شعبوں میں بھی انسان کی ترقی کا مستقبل سائنس سے وابستہ ہے اور ہر وہ رکاوٹ جو سائنسی تحقیق کے راستے میں پیدا کی جائے گی،انسان کے ساتھ زیادتی ہوگی۔

باایں ہمہ فکر انسانی کی تاریخ ہمیں اس استنباط کی اجازت نہیں دیتی کہ عالم مے متعلق اب تک جتنے کلیے مرتب ہوئے ہیں ان میں سائنسی نظریہ چونکہ سب سے بہتر ہے،لہذا یہ نظریہ مکمل اور قطعی ہے۔ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ سائنسی تعلیمات،جنھیں عرف عام میں قوانین فطرت کہا جاتا ہے محض ایسے فرضیے ہیں جن سے خیالی پیکروں کے اس تغیر پذیر سلسلے کی تفہیم مقصود ہے جسے عالم اور کائنات کے شان دار ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔سحر،مذہب اور جس طرح سائنس نے سابق نظریات کی جگہ لے لی ہے اسی طرح ممکن ہے کہ آگے چل کر خود اسے کسی صحیح تر فرضیے کے لیے جگہ خالی کرنی پڑ جائے،جو شاید چیزوں کو دیکھنے---اس پردۂ سیمیں پر چلتے پھرتے سایوں کو پیش کرنے ---کا ایک بالکل نیا انداز ہو،ایسا کہ ہم موجودہ نسل کے لوگ جس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔علم کی ترقی ایک منزل گریزاں کی طرف حرکت پیہم کا نام ہے۔اس حرکت پیہم،اسی سعی لامتناہی کا ہمیں شکوہ نہیں ہونا چاہیے۔

اس سعی کے زبردست نتیجے برآمد ہونے والے ہیں،یہ اور بات ہے کہ ہم ان سے متمتع نہ ہو

Marfat.com

سکیں۔اس کی بدولت مستقبل کے کسی بحرنورڈ، اقلیم فکر کے کسی یولیسیز پر ایسے ستارے طلوع ہو جائیں گے۔جو آج ہمیں روشنی بخشنے والے ستارے سے کہیں زیادہ تابندہ ہولگیں جادو کے سپنے کسی دن بے داری کے زندہ حقائق میں بدلنے والے ہیں،لیکن امید مستقبل کی یہ جوخوش آیند تصویر دکھائی دیتی ہے اس کے اس منظر میں ایک تاریک سایہ بھی نظر آتا ہے۔آدمی کا علم چاہے کتنی ہی ترقی کرے اوراس علم کی بدولت اسے چاہے کتنی ہی طاقت میسر آجائے،ان قوتوں کے حملے کا باب ممکن نہیں جو بظاہر اس ساری کائنات مکوکب کو، جس میں ہماری زمین کی حیثیت ایک ذرۂ متحرک سے زیادہ نہیں، چپکے چپکے،لیکن بڑی بے دردی سے تباہ کیے جاتی ہیں۔آئندہ ادوار میں آدمی شاید ہواؤں اور بادلوں کو مسخر کرلے،لیکن اسکا دست ناتواں اپنے مدار پر اس تھکے ہوئے سیارے کی گھٹتی ہوئی رفتار کو بحال نہیں کرسکتا یا سورج کی بجھتی ہوئی آگ کو از سر نو روشن نہیں کرسکتا۔ تاہم وہ فلسفی جو اس قیامت کے تصور سے کانپ اٹھتا ہے، یہ سوچ کر اپنے دل کو تسلی دے سکتا ہے کہ اس قسم کے اندوہ ناک اندیشے بھی خود دھرتی اور سورج کی مانند محض اس طلسم کا ایک جزو ہیں جو ہمارے خیال کا کرشمہ ہے۔ہماری نازک خیالی نے آج جو موہوم پیکر ایجاد کرر کھے ہیں کل وہ انہیں کا بطلان کرسکتی ہے اور یہ بھی جواب ہمیں ٹھوس نظر آتے ہیں، ہوا اور نہایت رقیق ہوا میں تحلیل ہو سکتے ہیں۔

مستقبل پر اتنی دور تک نظر ڈالے بغیر، موجودہ دور تک فکر انسانی کے انداز ارتقاء کو ایک ایسے نمونے کی مثال کے ذریعے سمجھا جاسکتا ہے جو تین مختلف رنگ کے تاروں---جادو کے سیاہ، مذہب کے سرخ اور سائنس کے سفید تاروں---سے بنایا گیا ہو، بشرطیکہ ان سیدھی سادی حقیقتوں کو سائنس میں شامل کرلیا جائے جو مشاہدۂ فطرت سے اخذ کی گئی ہیں اور جن کا ایک وافر ذخیرہ ہر عہد ابتداء سے جائزہ لیا جائے تو شروع شروع میں یہ سرخ اور سفید تاروں کا ایک ایسا تانا بانا یعنی جھوٹے اور سچے تصورات کی ایسی پارہ دوزی نظر آئے گی جس میں ابھی مذہب کی سرخی کی آمیزش نہ ہوئی ہو۔لیکن ذرا آگے چلیے تو آپ دیکھیں گے کہ اس نمونے پر سفید اور سیاہ تاروں کا سلسلہ تو برابر چلا جاتا ہے مگر اس کے وسط میں، جہاں مذہب اپنے پورے طوفان وھیجان کے ساتھ آن ملا ہے، ایک گہرا قرمزی پیوند ابھر آیا ہے، جس کا رنگ ھلکا پڑتے پڑتے سائنس کے بڑھتے ہوئے

Marfat.com

سفید تاروں میں محو ہوا جاتا ہے۔ فکری کی موجودہ حالت کی مثال بس ایسے ہی ایک بافتہ بوقلموں کی سی ہے، جسے کھولتے جائیں تو رنگ بدلتا جائے۔ کیا وہ عظیم تحریک جس کے باعث انسان کا انداز فکر دھیرے دھیرے صدیوں سے بدلتا چلا آرہا ہے، آنے والے دور میں بھی جاری رہے گی؟ کہیں ایسا تو نہیں ہوگا کہ اس تحریک کے خلاف ردعمل شروع ہو جائے جو ترقی کی رفتار روک دے بلکہ بہت سی کی کرائی محنت پر پانی پھیر دے؟ یا یہی سوال اپنے استعارے کو کچھ اور پھیلاتے ہوئے یوں پوچھا جاسکتا ہے: اُس نمونے کا رنگ کیا ہوگا جو قسمت کی دیویاں لگی وقت کے راچھ کی گونج میں اس وقت بن رہی ہیں؟ اس کا کچھ جواب نہیں دیا جاسکتا۔ ہمارے رنگا رنگ نمونے کا پچھلا سرا ایک مدھم سی روشنی میں جھلملا رہا ہے اور اگلے سرے پر گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا ہے۔

ہماری مہم ختم ہوئی اور ایک طویل سفر کے بعد آخر ہمارا سفینہ ساحل اطالیہ پر لنگر انداز ہو گیا۔ آیئے ایک مرتبہ پھر نیمی چلیں۔ شام ہوا چاہتی ہے اور اب ہم اس وقت اپیائی شاہراہ کی طویل چڑھائی طے کر کے کوہ البا پر آن پہنچے ہیں۔ یہاں سے مڑ کر ذرا ڈوبتے سورج کا منظر دیکھیے، جس نے آسمان پر ایک آگ سی لگا رکھی ہے۔ رومتہ الکبریٰ پر اس کا پرتو کسی رحلت پانے والے ولی اللہ کے ہالہ نور کی طرح محیط ہے اور اس میں سینٹ پیٹر کے گنبد پر ایک آتشیں کلغی سی ابھر آئی ہے۔ یہ وہ منظر ہے جو ایک دفعہ دیکھ لیجیے تو دل پر نقش ہو کر رہ جائے۔ مگر ہمیں آگے جانا ہے۔ آیئے، مڑ چلیں اور جھٹ پٹے میں پہاڑ طے کرتے ہوئے نیمی پہنچ جائیں۔ لیجیے یہاں آتے آتے خاصا اندھیرا ہو گیا اور پہاڑ کے کاسہ میں جھیل نظروں سے اوجھل ہوئی جاتی ہے۔ یہ مقام آج بھی ویسا ہی کچھ ہے جو نیمی کے عہد پرستش میں تھا۔ یہ سچ ہے کہ یہاں اب جنگل کی دیوی کا مندر باقی نہیں ہے اور نہ بن کا بادشاہ شاخ زریں کی پاسبانی کرتا نظر آتا ہے، لیکن نیمی کے بن اسی طرح سرسبز و شاداب ہیں اور جب ان پر شام کی سیاہی پھیلنے لگتی ہے تو ہوا کی لپیٹ میں روم کے گرجا گھروں کے گھنٹوں کی جھنکار سنائی دے جاتی ہے جس میں سلام مریم کی دلکش دھن دور دور تک گونجتی ہے اور آہستہ آہستہ کیمپیگنا کی وسیع دلدلوں میں فرو ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

دیو مالا کا مطالعہ کیوں؟

جیٹ طیاروں اور خلائی جہازوں کے اس دور میں جبکہ آدمی سچ مچ ستاروں پر کمنڈیں ڈال رہا اور اربوں نوری سالوں کے فاصلے ناپ رہا ہے، مجھے دیو مالا کا ذکر قطعاً اجنبی نہیں لگ رہا۔ کیونکہ بے چارہ ابن آدم کھجور سے گرا، ببول سے اٹکا ہے۔ اس نے دیو مالا کے پھندے کاٹے تو صنعتی انقلاب کے پھندے گلے پڑ گئے۔ یہ دوسرا پھندا تو اس نے اس طرح گلے میں ڈالا ہے کہ ذرا سا کسی نے جھٹکا دیا تو کام تمام سمجھو سیانے کہتے ہیں کہ پھر چونتیس کروڑ سال تک کرہ ارض ویرانہ بنا رہے گا اور زندگی کے آثار کے لئے ماحول سازگار نہ ہوگا۔

ملاحظہ فرمایئے! آدمی کو زندہ رکھنے، اسے بیماری سے چھٹکارا دلانے، عمر بڑھانے اور آرام وآرائش کے لئے دھڑا دھڑ ایجادات ہو رہی ہیں دنیا عجائبات اور نوادرات کا گھر بن رہی ہے ادھر موت کو بھگایا جا رہا ہے ادھر اسے اپنی طرف بلایا بلکہ لایا جا رہا ہے لہٰذا دیو مالا ایک مصیبت تھی تو صنعتی انقلاب دوسری مصیبت ہے ابھی ایک مصیبت نے پوری طرح پیچھا نہیں چھوڑا تھا کہ دوسری مصیبت گلے پڑی ہے دیو مالا کا دور برا تھا تو صنعتی فتوحات کا دور کونسا اچھا ہے! کوئی ایک بلا میں گرفتار ہے تو کوئی دوسری بلا میں اور کوئی دونوں میں گرفتار ہے۔

دیو مالا کا ذکر اس لیے کر رہا ہوں کہ جب اسلام اور قبل اسلام کے ادیان کا تقابلی مطالعہ کریں گے تو حقیقت اور صداقت کی دریافت کے لئے دیو مالا کی تخلیقی کارروائی، طرز عمل اور تاریخی حیثیت کو ضرور پرکھنا پڑے گا سچ اور جھوٹ کا تبھی نتارا ہو سکے گا۔

اگرچہ دیو مالا قصہ کہانیوں کا مجموعہ ہو کر رہ گئی ہے تاہم اس کے اثرات بڑی شدت سے اب بھی موجود ہیں اسلام ان ڈھیر سارے کھیتوں سے اس کی فصل کاٹ پھینکی ہے لیکن ساری فصل ابھی نہیں کٹی، بت پرستی، دھرتی پوجا، ناگ پوجا، لنگ پوجا اور زعیم پرستی اب بھی صدیوں پرانے اسلوب میں ہو رہی ہے مندروں میں بت رکھے جاتے ہیں اور گھنٹیاں بجا بجا کر بھوتوں کو بھگایا

جاتا ہے ستی کی وحشیانہ رسم جاری رکھنے پر اب بھی اصرار کیا جاتا ہے آج بھی شومندروں میں لنگ پجتے ہیں ہندوؤں کی دوسم کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کریں ہماری کتاب دیوی دیوتا اور طلسمی دنیا جو کہ ابھی آنے والی ہے مجاہد کبیر محمود غزنوی جب سومنات کے بڑے مندر میں داخل ہوا تو اسے یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی اور اس کے جمالیای ذوق کو زبردست دھچکا لگا کہ ایک بہت بڑا لنگ شومندر میں لٹک رہا ہے اس سے رہا نہ گیا اور اس نے اسے تڑوا دیا گئو ماتا بھی متبرک جانور ہے اس کا مقدس پیشاب نوش کیا جاتا ہے یہ بھی دیوی ہے اور پجتی ہے عجل پرستی بچھڑے کی پوجا اسی قبیل سے ہے۔ بچھڑا پوجا، بت پرستی، جادو ایک ہی چیز ہے اسلام ان چیزوں کی ممانعت کرتا ہے۔

سوامی دیانند نے بڑا زور مارا اسلام کے نظریہ توحید کا اثر ونفوذ کم کرنے کی غرض سے خدائے واحد کا تصور پیش کیا۔ اسلام کی نقل میں بھگوان کے ننانوے نام بھی گھڑ لئے لیکن بت پرستی کا خاتمہ نہ ہوا۔ اسلام سے متاثر ہو کر اسلام کا ریلا روکنے اور ہندوؤں کو اسلام کے حلقے میں جانے سے باز رکھنے کی خاطر اسلامی تعلیمات کو اپنا کر بھگتی تحریک شروع کی گئی۔ برہمو سماج اسی فریب کی کڑی تھی لیکن ہندو معاشرے نے بت پرستی ترک نہ کی۔

دیو مالا کے معاشرتی اثرات نہایت خوفناک تھے اس کی بقاء اور اس کے فروغ کی غرض سے وڈیرہ شاہی اور پروہت مت مذہبی اجارہ داری۔ پریسٹ ہڈ نے جنم لیا اور دو اداروں کی فرماں روائی کا دور ابھی ختم نہیں ہوا اس نے ہر دور میں عوام کو زیر دختی کر کے رکھا غلامی اس کا لازمی نتیجہ ہے۔

یونان میں فلسفیوں کی آمد سے دیو مالا کے تاریو پود تو منتشر ہوئے۔ لیکن غلامی کی انسٹی ٹیوشن برقرار رہی افلاطون نے اپنی کتاب السیاست میں غلامی کو ریاست کے لئے ضروری جانا ہے۔

بھارت جہاں لادینیت اور دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت قائم رکھنے کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے وہاں ترنگے تلے، بندے ماترم کے شور میں شور کو شہری حقوق سے محروم کیا گیا ہے مسلمانوں اور سکھوں کو دوم اور سوم درجے کا شہری بنانے کی کوشش جاری ہے طبقاتی اور ذات پات کی تمیز وہاں بہر حال بہ شدت پائی جاتی ہے۔ اور نا قابل شکست لگتی ہے ہند کے راج سنگھاسن پر اکتالیس برس

Marfat.com

سے برہمن براجمان ہے۔ دوسری ذات یا نیچی ذات کا کوئی آدمی برہمن سے بڑھ کر کتنا ہی قابل وطن پرست اور ہر دلعزیز کیوں نہ ہو اسے راج سنگھاسن کے پاس بھٹکنے نہیں دیا جائے گا کیونکہ اس طرح راج سنگھاسن بھرشٹ ہو جائے گا اور سیکولرازم کے پاکھنڈیوں کا پول کھل جائے گا جو منوسمرتی اور ارتھ شاستر پر عمل پیرا ہیں۔

دیو مالا برہمن کے دم قدم سے قائم ہے جب تک برہمن ہے مندر پر اس کا اجارہ رہے گا دیو مالا بھی سلامت رہے گی اور روڑیرہ شاہی بھی۔

دیو مالا کی باقیات میں بے شمار توہمات، جن بھوت کی مخلوق، گنڈوں تعویزوں کا بیوپار ٹونے ٹوٹکے، جنتر منتر انواع واقسام کے عملیات اور سفلیات شامل ہیں۔ اسلام نے اس ساری خرافات کو مسترد کیا ہے اور اس کی جگہ نہایت معقول، عادلانہ، مفید اور صاف ستھرا ضابطہ دیا ہے وقت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم پانچ سات ہزار سال پرانی دیو مالا کی بچی کھچی فصل کو بھی کاٹ پھینکیں اس کے لئے دیو مالا اور اس کی باقیات کو جانا پہچانا اور سمجھا بوجھا جائے اس کی اصلیت، ماہیت اور حقیقت کو ٹھیک سے جانچا جائے تا کہ اسلام کی اساسی ضرورت اور اہمیت واضح کی جا سکے اور زیادہ عمدگی اور اعتماد اور مدلل طریقے سے اسلام کی تسخیری طاقت کو کام میں لایا جا سکے۔

یہاں عام دیو مالا کا بھی تذکرہ ہے اور یونان کی دیو مالا کے ارتقاء کا بھی یونان کی دیو مالا کے ارتقاء کا بیان بہت کار آمد ہے اس سے پروہتوں، شاعروں، جادوگروں، وڈیروں اور ان کے حواریوں کی چال اور ان کے طریقہ واردات کا پتہ چلتا ہے عوام کی گردنیں مارنے کے لئے سیانوں نے تخلیقی صلاحیت کے بل بوتے پر دیو مالا کا حربہ گھڑا۔ عوام کے سر پر ہمیشہ تلوار لٹکتی رہی علمی سطح پر دیو مالا اور اسلام کا تقابلی مطالعہ کرنے سے ایک کا خود ساختہ اور دوسرے کا من جانب اللہ ہونے کا معاملہ واضح ہو جائے گا۔ مصنف نے ہندو دھرم، سکھ دھرم، عیسائی دھرم، پارسی دھرم، بت مت دھرم ان مذاہب کی کتب کا خوب مطالعہ کیا ہے۔

اسلام آج بھی اسی طرح توانائی کا لازوال سرچشمہ ہے جس طرح آج سے پندرہ سو سال قبل تھا اگر دل کے دیے اسلام کے نور سے روشن کر لئے جائیں تو باطل کے سارے چراغ بجھ جائیں گے۔

Marfat.com

اسلام، دیو مالا اور جادو

دوسرے حصے میں صرف ایک مقالہ بہ عنوان یونان کا عہد جاہلیت اور دیو مالا کا ارتقاد شریک اشاعت ہے اس طویل مقالے کے لئے مجھے کئی سال تک کام کرنا پڑا۔ جید علمائے بشریات، شاعروں اور تمثیل نگاروں کی تصانیف کا مطالعہ کرتا رہا۔ ریزہ ریزہ حقائق سمیٹتا رہا اور پھر شیرازہ بندی کا آغاز کیا تو اس میں بھی خاصا وقت لگ گیا۔

یہ مقالہ فی نفسہ خاص افادیت رکھتا ہے انگریزی ادبیات اور علم البشر سے خصوصی شغف رکھنے والے طلباء کے لئے اس میں بہت کچھ ہے اسلام اور جادوگری کے تقابلی مطالعے کے ضمن میں اس کا حوالہ ضروری ہے۔

جاہلیت کے تین عہد میرے پیش نظر رہے یونان کا عہد جاہلیت، مصر کا عہد جاہلیت اور عرب کا عہد جاہلیت، مصر کا عہد جاہلیت میری تیسری تالیف کا حصہ ہے اس کا ذکر وہیں موزوں ہے عرب کا عہد جاہلیت رسول اکرم ﷺ کی آمد اور اسلام کے ظہور سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پیوست زمیں ہو گیا اب کوئی شخص لات و منات اور ہبل و عزیٰ کے بھونڈے پتلے گھر میں نہیں رکھتا، بچیوں کو زمین میں زندہ نہیں گاڑتا فال نکلوانے کے لئے کاہن کے پاس دوڑا دوڑا نہیں جاتا۔ بت کے نام پر قربانی نہیں دی جاتی اللہ کے سوا کسی سے مدد مانگی جاتی ہے نہ کسی کو سجدہ کیا جاتا ہے۔ خواہ وہ سجدہ تعظیمی کیوں نہ ہو اور اگر کوئی کلیتہ یا جزواً اپنی صوابدید سے کفر و شرک کرتا ہے تو اس کا یہ اقدام اسلام سے انحراف کے سوا اور کیا ہے؟

عرب میں شعر و ادب، خطابت، فصاحت و بلاغت اور سخن شناسی کے بڑے چرچے تھے لیکن دیو مالا کا دیسا پیچیدہ اور وسیع نظام نہیں تھا جیسا مصر، یونان، ہند اور عراق میں پایا جاتا تھا دوسرے ممالک میں جہاں بت گری، تعمیر و تصویر کے فنون اور دیگر علوم نجوم، ہندسہ، کیمیا وغیرہ نے ترقی کی

Marfat.com

اوراس کی شاندار نمونے آج بھی حیرت خیز ہیں وہاں عرب میں کم ہی ایسا ہوا عاد وثمود کے سالم پتھروں سے گھڑے ہوئے ایوان یقیناً بے مثال ہیں لیکن ان کے دیو مالائی گورکھ دھندے کا ذکر اتنا عام نہیں زیادہ تر عرب کے شرک کا ذکر ہے لوگ اللہ کے ساتھ بتوں کو بھی شریک کرتے تھے عبادت کرتے تھے۔ بے سری تماثیل اور بھونڈے بت گھروں اور کعبہ میں رکھتے تھے اسلام کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے عرب کے عہد جاہلیت سے کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا اسے یکسر مسترد کیا اور ۲۳ سال میں اسے نیست ونابود کر دیا اسلام اس قوت اور شدت سے حاوی ہوا کہ عہد جاہلیت کے بت اپنے ہی ملبے میں ڈھیر ہو گئے۔ اوران کا نام لیوا نہ رہا۔

رہی یونان کے عہد جاہلیت کی بات تو اس سے بالصراحت اور بالتفصیل یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ کس طرح فاتح قوم کے شاعروں ساحروں، پروہتوں اور دانشوروں نے مفتوح قوم کے ثقافتی کھنڈروں پر اسی کے گچ گارے سے، سوچ کی اسی ڈگر پر چل کر وہ نیا ایوان تعمیر کیا جس پر وہ نازاں ہوا۔ اس ایوان کا مصالحہ ہی نہیں اس کے اندر چمکنے دمکنے والے نگینے بھی مسروقہ تھے ایک طرف تو فلک پرست آ گیاؤں..... ہومر کی پردیسی فاتح قوم نے علم وفن کے باب میں بھرپور طریقے سے مصر کی خوشہ چینی کی، اس کے دانشوروں اور معلموں سے استفادہ کیا، دوسری طرف مفتوحہ مگر ترقی یافتہ اور امن پسند دراوڑی قوم زمین پرست پیلازجیوں کی ثقافت اور دیو مالا کو تہس نہس کر کے اسے مذموم انداز میں اپنی تخلیقات میں سمویا، جی کھول کر جھوٹ بولا ہومر نے اس سلسلے میں بڑی فراخدلی سے کذب وافترا کے دفتر کھولے مقالے میں اسے بالوضاحت بیان کیا گیا ہے۔ یہ حصہ ادبیات اور بشریات کے طلباء کے لئے بالخصوص توجہ طلب ہے۔

ہومر کا رزمیہ اور ایسے بلاشبہ دنیا کی پہلی، بہت بڑی کہانی ہے اعلیٰ درجے کی مہماتی سرگذشت یا ناول ہے لیکن یہ جھوٹ کا پٹارہ بھی ہے۔

چوری اور سینہ زوری اور کذب بیان کے واقعات وڈیرہ شاہی اور پروہت مت پریسٹ ہڈ کے دور میں ہوئے دین ساحری کا وجود ہی پروہتوں اور وڈیروں کے دم سے قائم تھا انہی کے گٹھ جوڑ اور انہی کی ذہنی پیداوار تھا پھر اسی سے پروہتی اجارہ داری اور وڈیرہ شاہی کو قیام واستحکام ملا۔

Marfat.com

محققین نے اچھی طرح تحقیق وتفتیش کے بعد ڈھول کا پول کھولا ہے۔

خلاف ازیں اسلام کسی گٹھ جوڑ، کسی سمجھوتے یا مصلحت کی پیداوار نہیں اس نے بلکہ ان وڈیروں اور پروہتوں ہی کا خاتمہ کیا جو اجارہ داریاں قائم کئے ہوئے تھے جنہوں نے وڈیرہ شاہی اور پروہتی اجارہ داری کو بچانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا، رسول اکرم ﷺ اور آپ کے ماننے والوں کو طرح طرح کی اذیتیں دیں وہ سب ظلم توڑے جو وہ اپنی سوچ کے ذریعے ایجاد کرسکے ہر طرح سے پروپیگنڈا کرتے رہے۔ انہوں نے تحریص وترغیب کے سارے حربے بھی آزمائے اور آخر میں رسول اکرم ﷺ کے قتل کا منصوبہ بھی بنایا۔ لیکن اللہ نے اپنے آخری نبی کریم ﷺ کو ہر شر سے محفوظ رکھا تبلیغ دیں، تکمیل دیں اور اس مشن کی کامیابی کے لئے پوری مہلت دی جواب تک کے لئے انسانوں کی بھلائی، فلاح دین ودنیا کے لئے لوح محفوظ پر رقم کیا تھا۔

اسلام کسی قدیم مسلک، فلسفے اور حکمت ودانش کے کھنڈروں پر استوار نہیں ہوا۔ اس کی اپنی اساس تھی محمد عربی ﷺ نے کسی بندے سے کچھ نہیں مانگا۔ آپ ﷺ کی ذہنی تربیت خالق اکبر نے کی وہی معلم تھا۔ وہی ہادی تھا اور اسی کی بخشی ہوئی لازوال حکمت و دانش آپ ﷺ کو ملی آپ ﷺ نکتہ شناس تھے اور بوجوہ حرف شناس نہ تھے اس زمانے میں مکے کے اندر چند لوگ کفار لکھنا پڑھنا جانتے تھے لیکن کون اس قابل تھا جو آپ ﷺ کو لکھنا پڑھنا سکھاتا پیغمبر اسلام کف فراست لکھنے پڑھنے کی محتاج تھی نہ کسی بشر کی تعلیم وتربیت کی۔ کسی شخص کو شرف معلّمی نہیں دیا جاسکتا تھا کیونکہ اس طرح۔

الف۔ وہ جینیلیٹی مشکوک ہوجاتی۔

ب۔ استاد کی نیت میں فرق آجاتا تو وہ اپنے شاگرد کے تشخص کو مجروح کرنے کے لئے دانستہ کفار کی تخریبی مہم میں شریک ہوسکتا اور بدگمانی پھیلا سکتا تھا۔

لہٰذا اپنے محبوب کی معلّمی کا فرض اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے ذمے لے لیا۔ نہ اللہ جیسا کوئی معلم تھا نہ محمد ﷺ جیسا کوئی متعلم۔

ایک موقع پر کفار نے الزام لگایا کہ آپ ﷺ جبر مسیحی غلام کی باتیں سن کر اپنے الفاظ میں دہرا

دیا کرتے ہیں لیکن ایسا کیونکہ ممکن تھا کون ترسیٹھ سال تک کسی کو ایسی باتیں سنا سکتا ہے جو ایسی بے مثال ہوں کہ۔

الف۔ ان کے ذریعے ایک بندہ تو پیغمبر بن جائے اور باتیں سنانے والا گمنامی کی موت مرے۔

ب۔ جن سے بندہ عملاً سراپا خیر بن جائے۔

ج۔ جو کبھی کبھی غیب کی خبر دینے کی صلاحیت بھی پیدا کر دیں۔

د۔ جو بے مثال اور بروقت حربی فراست سے کثرت وقلت کا صدیوں پرانا مستند اور محکم جنگی فلسفہ ہی بدل دے نا قابل یقین فتوحات حاصل کرے۔

کفار کے بڑے بڑے لشکروں کو مٹھی بھر مجاہدوں نے تہس نہس کروادے.....اسلحہ، سامان اور اسباب کی فراوانی ہیچ ہو کر رہ جائے۔

ہ۔ جو غلام کو آقا کے برابر لانے کا سبب بنیں۔

و۔ جو پانچ ہزار سالہ پرانا پروہت مت اور وڈیرہ شاہی کا تختہ الٹنے کا موجب قرار دی جاسکیں۔

ر۔ جن کی بدولت کوئی شخص بت پرستی، شراب خوری، جوابازی اور ایسی ہی معاشرتی برائیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے جو لوگوں کی رگ وپے میں سرایت کر چکی تھیں اور ان کی بیخکنی کا امکان نہ تھا۔

ح۔ جو ۲۳ سال کی مدت میں صدیوں کی بگڑی ہوئی قوم کی عادتیں ہی نہیں اس کا مزاج، اس کا خمیر اور اس کے سوچ کی اساس ہی بدل دے۔

مشرکین مکہ رسول عربی ﷺ کا امیج بگاڑنے اور آپ ﷺ کے مشن کو ناکام بنانے کے لئے ہر قسم کی چالیں چلتے رہے جبر مسیحی کا من گھڑت قصہ بھی ایک چال ہی تھی لیکن دوسری چالوں کی طرح یہ بھی ناکام رہی۔ اس باب میں اللہ کی جانب سے یہ تردیدی آۂ کریمہ بھی نازل ہوئی

اور ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ کفار مکہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آپ ﷺ کو آیات قرآنی کی تعلیم دیتا ہے لیکن جس شخص کی طرف اشارہ کرتے ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور قرآن واضح عربی زبان

Marfat.com

میں ہے۔(ترجمہ)

قرآن کی زبان فصاحت و بلاغت، معنویت اور جامعیت میں اپنا جواب نہ رکھتی تھی ایسی قادر الکلامی اور جلال و جمال کی مثال ناپید تھی۔ دیدہ دلیری دیکھئے! یہ الزام اس قوم نے لگایا خود جس میں بڑے بڑے ادیب، بلند پایہ شاعر، شعلہ بیان خطیب، غضب کے سخن شناس اور نکتہ ور موجود تھے انہیں چیلنج دیا گیا کہ جرات ہو تو قرآن جیسی ایک آیت ہی لے آئیں۔

کوئی جبر مسیحی، کوئی شاعر اور خطیب اس چیلنج کا جواب نہ دے سکا کفار کا پورا لشکر جو رسول عربی ﷺ کے مقابل صف آرا تھا رات دن آپ ﷺ کے خلاف پروپیگنڈا کرتا چار لفظی آیت بھی نہ پیش کر سکا۔ اس سے بڑا دنیا میں کبھی لسانی معجزہ رونما نہیں ہوا کلام الٰہی اور حدیث رسول ﷺ دونوں علم و ادب کا لازوال سرمایہ تھے ان کا ہر جملہ جمالیاتی اور فنی اعتبار سے اس قدر اعلیٰ ہوتا اس میں ایسی جامعیت اور معنویت ہوتی حسن بیاں اور اسلوب ایسا پختہ ہوتا کہ لوگ کانوں میں روئی ڈال لیتے۔ مبادا اسے سن لیں وہ تیر کی طرح دل پر جا لگے اور انہیں اپنے بتوں سے منحرف کر دے ایک سردار قبیلہ طفیل دوسی یونہی کیا کرتے تھے پھر جب انہوں نے ہمت کر کے حضور اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے کلام الٰہی سن ہی لیا تو رہ نہ سکے فوراً حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ قرآن کا یہ معجزہ ہے کہ اس کی ایک آیت، ایک جملہ دل کی کایا بدل دیتا ہے۔

ابوجہل جیسا دشمن اسلام بھی آپ ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والے کلمات کی تاثیر اور خوبصورتی کا معترف تھا وہ مسلسل تین رات تک چوری چھپواں آپ ﷺ کے حجرے کے باہر بیٹھ کر کلام پاک کی تلاوت سنتا رہا اس کے علاوہ ابوسفیان اور اخنس تینوں ایک دوسرے سے بے خبر الگ الگ بیٹھے تلاوت سنتے رہے صبح کو روانہ ہوئے تو تینوں کا ایک دوسرے سے آمنا سامنا ہو گیا بہت شرمندہ ہوئے اور پھر ایسی حرکت نہ کرنے کا وعدہ کر کے اپنے اپنے گھر گئے رات ہوئی تو پھر آپ ﷺ کی آواز نے انہیں بیقرار کیا اور وہ کشاں کشاں ایک دوسرے کو خبر دیئے بغیر حسب سابق آپ ﷺ کے حجرے کے باہر تلاوت سننے کے لئے بیٹھ گئے اگلی صبح بھی وہی کچھ ہوا جو پہلی صبح کو ہوا تھا پھر وہی وعدہ کیا لیکن تیسری شب بھی ان سے رہا نہ گیا اور وہ کلام پاک سننے چلے آئے

Marfat.com

یہ اللہ کا کلام تھا جسے ایسی قوم کے افراد میں نازل کیا گیا۔ ہر سال بالتواتر عکاظ کے میلوں پر شعروسخن اور خطابت کے اکھاڑے جماتے جو قصائد سبعہ معلقہ سن کر اس درجہ مسحور ومحظوظ ہوئے کہ انہوں نے انہیں سنہری حروف میں لکھ کر کعبے پر آویزاں کیا وہ قرآن کی آیات اور نبی اکرم ﷺ کے ارشادات سے حیران و پریشان ہوئے کیونکہ یہ کلام ان کے ہر کلام سے منفرد ومختلف ہی نہیں بلکہ اس پر بے حد وحساب فائق بھی تھا ان کی زبانیں گنگ ہوگئیں۔ سوچ جواب دے گئی۔ قریش مکہ کے بے بدل شاعروں اور دانشوروں کی بے بسی کا اندازہ کون لگائے؟

یہ اللہ کا کلام تھا جو اُس کے خاص الخاص حبیب کو کسی بشر کا شاگرد بنانا تخلیق خداوندی کے آئین کی توہین تھی۔ خود رسول اکرم کا اپنا کلام بھی ہر بشر کے کلام سے برتر وافضل تھا۔ یہ بالکل نیا کلام تھا اور اس کے ذریعے ابد تک کے لئے ساری دینا اور پوری مخلوق کو رُشد وہدایت کی روشنی دکھانا مقصود تھا۔

دیومالا کے قصص اور اساطیری ادب کے نمونے موجود ہیں۔ ہر قوم، ہر ملک کا ادبی اور مذہبی سرمایہ بھی کم وبیش موجود ہے۔ چاہو تو اسے کھنگال لو، دیکھ پرکھ لو اور پھر قرآن کا مطالعہ بھی کرلو فرق معلوم ہوجائے گا۔ قرآن انشراح صدر کرے گا، اندھیرے چھٹ جائیں گے اور سیدھی راہ صاف نظر آئے گی۔

نبی نوعِ انسان کی بہتری کے لئے اس سے بہتر کوئی کلام نہیں یہ کل بھی معجزہ تھا۔ آج بھی معجزہ ہے، آئندہ بھی معجزہ رہے گا۔ السام کے فکری اور عملی نظام نے ماضی کے تمام نظاموں، تمام فلسفوں اور حیلوں بہانوں کو چڑے اکھاڑ پھینکا کیونکہ یہ سب وڈیروں، ان کے حواریوں، پٹواریوں اور پردہتوں نے صرف اپنے مفاد کے لئے ایجاد کئے تھے۔ اجارہ داری اور آپ کی سوداکاری کے سواء ان میں کچھ نہ تھا۔ ان میں حکمران طبقے کے بے پایاں حقوق اور ان کی نگہداشت کا وافر سامان موجود تھا۔ عوام کے لئے غلامی، محرومی، گھٹن اور موت کے سوا کیا رکھتا تھا؟ مراعات ومفادات اُپر سے شروع ہوتے اور نیچے آتے آتے صفر ہو جاتے مخلوق خدا تو خواب میں بھی ان مراعات و مفادات کی خفیف سے خفیف جھلک نہ دیکھ سکتی یہ عوام کے خلاف بدترین سازش تھی جس کے

Marfat.com

ذریعے ان کا استحصال کیا گیا۔

اسی پر دہت مت اور وڈیرہ شاہی کے گٹھ جوڑ کا کرشمہ تھا کہ فرعون رب الشمس کا بیٹا بن گیا اور کوئی اسکے آگے دم نہ مار سکا۔

اسلام آیا تو رسول عربی ﷺ نے وہ بساط الٹ دی جس پر بے درخ عوام کا خون بہایا جاتا۔ کھوٹے سکے پاؤں تلے مسل دیئے اور ان کا چلن موقوف کر دیا پر ہوتوں اور ان کے گھڑے ہوئے لافانی خداؤں کا سر کچل دیا گھڑی کی سوئیاں الٹی گھوم گئیں۔ صدیوں پرانے استحصالی نظام کی کمر ٹوٹ گئی۔ مخلوق خدا کے لئے مراعات و مفادات کا سلسلہ نیچے سے اوپر جاتا اوپر جا کر چکھ نہ پچتا۔ اس طرح مفادات کا معاشی و معاشرتی نظام قائم ہوتا۔ ہر قسم کی غلامی کے بندھن ٹوٹ گئے۔ آدمی کا حترام بحال ہوا۔ گھٹن جاتی رہی۔ مال و دولت کی بجائے سرمایہ اخلاق وجہ عز و شرف ہوا۔

ایک نیا ثقافتی اور معرشرتی انقلاب برپا ہوا۔ توانی کا نہا سرچشمہ پھوٹا۔

بوریہ اساس بنا پیوندی لباس مستحسن قرار پایا اس کے آگے کمخواب دزرلفت کے ملبوسات قالینوں اور غالیچوں کے فرش سمور کے چھونے سیم و زر کے تاج اور تخت ہیچ ہو کر رہ گئے جنس کی ظاہری چمک دمک اور خوبصورتی کی بجائے اس کی اصل افادیت اور باطنی وصف پر زور دیا گیا۔

اسلام کو دینے کے لئے ماضی کی جھولی میں کچھ نہ تھا۔ ماضی کے ادیان دین ساحری اور دیو مالا کے سارے نظریات اور مسلک کچی اور خود ساختہ بنیادوں پر کھڑے تھے۔ یہ بنیادیں ٹوٹ پھوٹ گئیں نئی بنیادیں فرہم کی گئیں۔ اسلام نئی قوت توانائی کا نیا سرچشمہ، ہر تفضع سے میرا نیا جمالیاتی ذوق نئی انقلاب آفرین سوچ آسان اور قابل عمل فارمولے لے کر آیا تھا۔ اسلام فلسفہ نہیں، ایک مثبت تعمیری پروگرام تھا جو زندگی کے تمانقاضے بطریق احسن پورے کرتا تھا یہ درست ہے کہ ہم نے اسلام کو ترک کر کے مغرب کے تضع چمکتے دمکتے جوٹ اور مہلک تہزیب کے اثرات قبول کئے ہیں تاہم ہماری بداعمالی سے قرآن و سنت کی صداقت پر کوئی حرف نہیں آتا یہ امر قابل افسوس ہے کہ ہم بدعملی کا شکار ہیں۔ بہر حال ہماری زندگی کے حوالے سے اسلام کی قدر و منزلت کا تعین نہیں ہو سکت اس کا حوالہ تو قرآن اور نبی کی سنت ہے جو صدق و صفا جسم و جاں کی پاکیزگی اور ہدیات کا لافانی

Marfat.com

ذریعہ ہے۔

جب بھی ہن نے سچے دل سے قرآن وسنت کوقبول کیا،ان پرعمل کیا سرفراز وسربلند ہوئے۔ بوریہ نشینی بڑی چیز ہے، بوریہ بہرطور قالین سے بہتر ہے بوریہ نشین تاجدار سے افضل ہے۔ اسلام اخلاقی اور روحانی، دینی اور دُنیوی فلاح کا ضامن ہے ہر خیرالعمل عبادت ہے، اسلام کے ضابطہ حیات سے جوفوائد حاصل ہوتے ہیں وہ دینا کے کسی نئے اور پرانے مروجہ اور معدوم مسلک و مذہب میں سرے سے موجود ہی نہیں۔اسلام کے آئین وقوانین، روزمرہ کے معمولات حیات، اطوارافعال میں جوسہولتیں ہیں وہ اور کہیں نہیں یہاں کوئی راز نہیں سیرت نہیں راستے کھلے ہیں اگر کہیں کسی معاملے میں رکاوٹ ہے تو وہ مفاد پرست اور بھولے بھٹکے لوگوں نے کھڑی کی ہے اسلام کی اساسی دستاویز قرآن سہل اور سادہ ہے۔اس کی دفعات اور تعلیمات فطرت کے مطابق ہیں۔اسلام نے دین کوآسان جمہوری قدر بنادیا ہے، اجارہ داری سے پاک ہے۔

دیو مالا، دیو مالا سے نکلی، بظاہر گھٹیا سے بڑھیا کی طرف قدم اٹھے لیکن یہ سب جھوٹ تھا، جھوٹ نے جھوٹ کوجنم دیا، یونان کے عہد جاہلیت کا جھوٹ زمین سے پاتال تک اور ہومر کے عہد کا جھوٹ پاتال سے آسمان تک گیا۔یہی فرق تھا پرانی اور نئی دیو مالا میں نئی دیو مالا کا پیمانہ بھی بڑا تھا اور اس کی سج دھج بھی بڑی تھی تجدید اور ارتقاء کے عمل میں بڑھ چڑھ کر جھوٹ بولا گیا۔

اسلام کسی نوع کے جھوٹ ایجاد واختراع اور ترمیم وتجدید کا محتاج نہیں۔یہ سراسر گھٹیا سے انتہائی بڑھیا کی طرٹھوس اور جاندار اقدام تھا یہ اول وآخر، ابتداء سے انتہا تک ایک مستقل دائمی قدر ہے۔اس کا تعلق قطعاً دین ساحری سے نہیں اسلام سے قبل الہامی کتابیں نازل تو ہوئیں لیکن علمائے یہود نے ہیکلوں میں بیٹھ کر ایک صدی تک چپ چاپ اور مسلسل ان میں تحریف کی اپنے غلط تسلط مگر پسندیدہ افکار ونظریات ان میں شامل کئے خدا پر اپنے نظریے کے مطابق رنگ چڑھایا ۔عزیر اور عیسیٰ کو اس کا بیٹا بنایا باپ کے کنبے میں بیٹاں بھی شامل کیں۔اس تحریف وتلیح کے عمل پیہم سے ماضی کی الہامی کتابوں کی اصلیت اور افادیت جاتی رہی۔پیغمبروں کا تشخص بھی داغدار ہوا۔ قرآن نے حقیقت بیانی سے کام لیا اور پرانے قصص کو صحیح رنگ پیش کیا۔پیغمبروں کی ذات کے

Marfat.com

بارے میں جوغلط تسلط روایتیں گھڑی گئی تھیں ان کی تصحیح کی گئی۔حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں ایک واقعہ یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

سنہ ۵ نبوت کا ذکر ہے۔ مکے کے مشرکوں نے مسلمانوں کو اتنی اذیتیں دیں کہ حالت ناقابل برداشت ہوگئی۔آپ نے حکم دیا کہ مسلمان حبشہ چلے جائیں جس سے تجارتی تعلقات قائم تھے چنانچہ مسلمان حبشہ چلے گئے۔کفار کو علم ہوا تو انہوں نے مسلمانوں کا ان کے شکنجے سے نکل جانے کا خطرہ بھانپ لیا۔وہ تو یہی چاہتے تھے کہ مسلمان ان کی گرفت میں رہیں اور وہ ان پر ظلم توڑتے رہیں تاکہ وہ نئے مذہب، اسلام سے منہ موڑ لیں دوبارہ مشرک ہو جائیں اپنی ہٹ پر قائم رہیں تو انہیں ہلاک کر دیا جائے چنانچہ کفار نے عمر (AMR) بن عاص (بزمانہ کفر) اور عبداللہ بن ابی ربیعہ کو پیچھے بھیجا تاکہ مسلمانوں کو وہاں سے نکلوائیں اور واپس مکہ لائیں۔یہ لوگ اپنے ساتھ نادر تحائف لے کر گئے جو انہوں نے حبشہ کے فوجی کمانڈروں، پادریوں اور درباریوں میں تقسیم کئے انہیں کہا کہ بادشاہ پر دباؤ ڈال کر مسلمانوں کو حبشہ سے نکلوا دیں کیونکہ یہ قریش مکہ کے باغی ہین باپ دادا کا صدیوں پرانا مذہب ترک کر کے نیا مذہب لائے ہیں۔یہ نیا مذہب عیسائیت بھی نہیں۔یہ باتیں سن کر حبشہ کے بڑوں نے کفار کی منشاء کے مطابق اپنے فرماں روا اصحم بن ابجر نجاشی تک معاملہ پہنچایا اور اچھی طرح اس کے کان بھرے اسے قریش مکہ کے بھجوائے ہوئے تحائف بھی پیش کئے جنہیں نجاشی نے قبول کر لیا نجاشی نے مسلمانوں کو دربار میں طلب کیا۔اور ان سے پوچھا کہ وہ کیا مذہب رکھتے ہیں اس پر حضرت جعفر طیارؓ نے کہا۔

''اے بادشاہ! ہم وحشی تھے بتوں کو پوجتے تھے مردار کھاتے تھے۔بدکاریوں کے مرتکب ہوتے تھے اور طاقتور لوگ کمزور دل کو کھا جاتے تھے پھر جب اللہ نے رسول بھیجا تو اس نے ہمیں ایک خدا پر ایمان لانے اور اس کی عبادت کے لئے کہا۔یہ بھی فرمایا کہ ان پتھروں اور مورتیوں کو چھوڑ دیں جنہیں ہمارے آباؤ اجداد پوجتے تھے۔جرائم اور خونریزی سے باز رہیں۔رسولؐ نے ہمیں سچ بولنے یتموں کا مال کھانے اور پاکباز عورتوں پر تہمت لگانے سے منع کیا۔یہ حکم بھی دیا کہ ہم خدا کی عبادت کریں اور کسی بت کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں صدقہ دینے اور روزہ رکھنے کو بھی

Marfat.com

کہا۔"

"ہم اللہ کے رسول پر ایمان لائے ایک خدا کی عبادت کرنے لگے کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرایا ۔اس پر ہماری قوم نے ہم پر ظلم توڑے اور ہم سے کہا کہ خدا کی عبادت ترک کر کے پھر بتوں کی عبادت کرنے لگیں۔"

"جب انہوں نے ہمارا جینا دوبھر کر دیا تو ہم آپ کی پناہ میں چلے آئے"

اس کے بعد نجاشی کی فرمائش پر حضرت جعفر طیارؓ نے چند آیات قرآنی آیات جنہیں سن کر وہ اور اس کے پادری اشکبار ہو گئے۔ پادریوں کے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے صحیفے ان کے آنسوؤں سے بھیگ گئے نجاشی نے مسلمانوں کو پناہ میں رکھنے کا اعلان کیا اور قریش مکہ کے نمائندوؤں کو چلے جانے کا حکم دیا۔ کفار دربار سے چلے تو گئے لیکن سخت پریشان ہوئے سوچتے رہے کہ اب کیا تدبیر کریں تا کہ مسلمان حبشہ سے نکالے اور مکہ واپس لائے جائیں۔ بالآخر عمرو بن عاص کو ایک بات سوجھی وہ اگلی صبح دربار میں پہنچا اور اس نے نجاشی سے کہا کہ ابن مریم کے بارے میں مسلمان خوفناک باتیں کرتے ہیں انہیں طلب کا جائے مسلمان اس نئی شرارت پر سخت گھبرائے لیکن انہوں نے کہا پروا نہیں جو کچھ ہمیں ہمارے ہادی پر حق نے بتایا ہے وہی ہم نجاشی کے گوش گزار کریں گے۔ چنانچہ جب دربار میں پہنچے اور ان سے ابن مریم کے بارے میں اظہار خیال کو کہا گیا تو حضرت جعفر طیارؓ نے کہا۔

"وہ اللہ کے بندے اس کے رسول روح اور کلمۃ اللہ تھے جو رحمتوں والی مریم کے شکم میں اتارے گئے"

یہ سن کر نجاشی نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور کہا" خدا کی قسم! مسیحؑ خدا کے بیٹے نہ تھے سورۂ اخلاص میں قطعیت سے کہہ دیا گیا ہے کہ اللہ ایک ہے نہ اسے کسی نے پیدا کیا نہ وہ کسی کا باپ ہے۔

۲) مریم عفیفہ تھیں۔

۳) دیو مالا بت پرستی اور شرک کسی طرح بھی قابل قبول نہ تھے اسلام سے ان کا قطعاً کوئی

Marfat.com

تعلق نہیں۔

۴) اسلام کی حقانیت نے اَصحم بن بجز نجاسی کو متاثر کیا (نجاشی معرف تھا کہ محمد عربیؐ وہی رسول ہیں جن کے نُزول کی بشارت یسوع مسیحؑ نے دی ہے۔)

الغرض اسلام کا اپنا مزاج ہے جو مکہ میں بدلا نہ حبشہ میں یہ مانگے تانگے کی چیز نہیں کسی فرسودہ گھسے پٹے برے بھلے دین کی کوکھ سے برمد نہیں کیا گیا۔ یہ قائم بالذات ہے اللہ کی طرف سے نازل ہوا اسی نے اس کا ہر حکم قابل مل ہے اس کی افادیت روزمرہ کی زندگی میں جانچی اور تجربے کی کسوٹی پر پرکھی جاسکتی ہے یہ افادیت ہر شخص ہر حال ہر دور اور ہر خطہ ارض کے لئے ہے زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کرتا ہے ہر نوع کے معاشرتی معاشی اخلاقی اور روحانی مسائل منطقی انداز سے حل کرتا ہے اس سے بہتر حل موجود تھا نہ موجود ہے یہ بہترین ضابطہ ہے۔ قرآن کے نزول کے ساتھ ساتھ آپ کی زندگی بعینہ اس کا نقشِ جمیل تھی۔ آپؐ زندہ قرآن تھے اور ہیں۔

خلاف ازیں دین ساحری لے دے کے ایک شری صداقت ہے شاعروں نے اپنی تخلیقی اُپج کو حقیقت سے ماوراء رکھا حقیقت سے دور رہ کر عجیب وغریب افسانے تراشے اور اسے اپنی ذات تک محدود کرلیا۔ اور اپنی ضرورت کی چیز بنالیا۔ یہی کچھ ان سے بن پڑا انہیں مخلوق خدا سے کوئی واسطہ نہ تھا مخلوق خدا تو کیا انہوں نے اپنے خداؤں کو بھی ننگی کا ناچ نچایا اور انہیں تابع فرماں کیا کیونکہ یہ تو ان اپنی شعری تخلیق تھے اور انہوں نے انہیں لکڑی اور پتھر میں ڈھالا یا کاغذ پر اتارا ان کی مورتیاں اور مورتیں (تماثیل) ان کے داتیں یا بائیں ہاتھ کر کرتب تھیں۔ دیوی دیوتاؤں کے قصص ولآویز اور دلچسپ تو ہیں لیکن آدمی کے مسائل اتنے گھمبیر اور مشکل ہوتے ہیں کہ یہ قصص ان کا حل پیش نہیں کرتے پھر ایسے قصے بھی ہیں جو آدمی کے اپنے ہی اطوار محاسن ومصائب کو دیوی دیوتاؤں کے روپ میں پیش کرتے ہیں عورتوں سے ناجائز تعلقات عورتوں کا اغوا ازدواجی تعلقات میں میاں بیوی کی بے وفائی معرکہ آرائی مہم جوئی اور دیگر عمام وافعال جو آدمی کی زندگی سے تعلق رکھتے وہی دیوی دیوتاؤں کا معمول بھی تھے۔

اسلام کا دامن اس اخرافات سے پاک ہے۔

Marfat.com

کاف رومشرک ہرپین حاث جو ماضی کی حکاتیں اور داستانیں بیان کیا کرتا تھا آپ کے اذکار ومواعظ کو بھی ان حکاتیوں اور داستانوں کے مترادف قرار دیتا تھا چنانچہ وہ بھی رؤسائے کفار کی طرح ذلیل وخوار ہوا اور غزوہ بدر میں قیدی بنایا گیا آپ کے ارشاد پر واصل جہنم کیا گیا آپ نے ابتداء ہی میں بت پرستی اور شرک کو رد کیا آپ نے اور آپ کے پیروکاروں نے اس اقدام پر بڑے بڑے مظالم کئے حضرت بلال حبشیؓ کا بد بخت مالک اُمیہ بن خلف ایذا رسانی میں انتہا کر دیتا تپتی ہوئی ریت پر لٹاتا ارتپتا ہوا پتھر سینے پر رکھ دیتا رسّیاں باندھ کر لکڑی سے پیٹتا دھوپ میں بٹھاتا حضرت بلال حبشیؓ ہر حالت میں احد احد پکارتے کسی دیوی دیوتا کا نام زبان پر نہ لاتے۔ بتوں کو برا کہنے اور انہیں پوجنے کی بجائے اللہ کی عبادت کرنے والوں کو ایسی ایسی اذیتیں دی جاتیں کہ ان کا حال سن کر دل لرز جاتا ہے لیکن اللہ کے نام کچھ ایسی کشش تھی کہ مسلمان اسے منحرف نہ ہوتے۔

اسلام کسی پہلو کسی طور دین ساحری اور اس کی دیو مالا سے تعلق نہیں رکھتا یہ تو اس کا قلع قمع کرنے اور اس پر آخری فیصلہ کن ضرب لگانے کے لیے نازل ہوا تھا۔

کوئی مسلک السام کا متبادل اور اس کے مساوی نہیں اسلام کا متبادل اسلام ہے۔

کم وبیش پانچ ساتھ ہزار سال تک دین ساحری کو کھلی چھٹی ملی اس دروان میں یہ خواب پھلا پھولا اس نے کوب پر پرزے نکالے خوب قلابازیاں کھائیں پروہتوں اور وڈیروں نے مل کر اس کی آڑ میں اپنی ہر امنگ ہر خواہش ہر حرص پوری کی کوئی ارمان تشنۂ تکمیل نہ چھوڑا پوری دینا کو پانی لپیٹ میں لے لیا جب کوئی حسرت نہ رہی فتوحات بے انت ہو گئیں تو اللہ کی لاٹھی برسی اور اسکی کمر ٹوٹ گئی اسلام کی ضرب نے اسے ہلاک کر دیا ساحری کے طویل دور مین ہر قوم نے اپنے ملک کے جغرافیائی معاشرتی اور معاشی حالات کے مطابق دیو مالا میں وضع کیں۔ اگر کوئی قوم اپنی دیو مالا وضع نہ کر سکی تو اس نے حسب ضرورت کسی دوسرے دیس سے درآمد کر لی اور اسے بجنسہ یا ترمیم و تجدید کے بعد اپنا لیا۔

دیو مالا کی تخلیق کچھ یوں ہوئی آدمی نے شعور کی آنکھ کھولی تو اس نے گردوپیش کا جائزہ لیا جنگل، درندے، پرندے، حیوانات، زمین ہوا، آندھی، بارش، دریا، سمندر، پہاڑ، آسمان، سورج،

Marfat.com

ستارے، سیارے سبھی کو دیکھا سبھی پر سوالیہ نشان ثبت تھا خود اس کی اپنی ذات بہت بڑا سوالیہ نشان تھی وہ اس سوالیہ نشان سے پریشان ہوا اس نے سوچا، میں کون ہوں یہ دنیا کیا ہے مجھے اور اسے بنانے والا کون ہے؟

وہ زمین سے پیڑ پودے نکلتے دیکھتا آسمان پر چاند سورج طلوع ہوتے دیکھتا۔ اسے قوت اور پراسرار طاقت مانا کے بے شمار سرچشمے نظر آئے بعض سرچشمے اس کی عقل سے اوجھل رہے بہر حال وہ کھوج میں لگ گیا۔ اے خدا کی تلاش تھی خدا کی تلاش میں نکلا تو اسے کتنے ہی خدا مل گئے۔ جوں جوں سوچتا اس کی تخلیقی اپج حرکت میں آتی وہ خداؤں کی گنتی بڑھاتا چلا گیا اس طرح اس کی قوت اور اس کے اثر ورسوخ میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔

اصنام کی تعداد ان اگنت ہوگئی کیسے کیسے خدا بنائے اور گھڑے گئے!

جوں جوں پروہتوں اور وڈیروں کی ہوا وہوس بڑھی توں توں ترمیم واضافہ ہوا پھر بنی نوع آدمی کو وہ دن بھی دیکھنا پڑا جب آدمی خدا کا بیٹا بنا اوتار بنا آخر وہ آپ ہی خدا بن گیا۔

پروہت نے ایک کو خدا بنایا باقی مخلوق کمین ہو کر رہ گئی ایک آدمی محترم ہوا۔ باقی ذلیل وخوار ہوئے۔

اس سے بڑھ کر اور کیا ذلت وضلالت ہوگی؟

تاریخی اعتبار سے دیومالا کے ارتقاء کی داستان آدمی کی تخلیقی اپج شرارت اور فریب وہی کا نہایت ہی دلچسپ کارنامہ ہے اس کے مطالعے سے فکر اور تصور کی کڑیاں ملتی ہیں۔ تخلیقی عمل کے انداز اور تیور ملتے ہیں جس زاویے سے بھی تخلیق جمال ہوئی اور شاعرانہ کمال کے نمونے سامنے آئے ان کے اثرات دوررس ثابت ہوئے آج بھی کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی کونے کھدرے میں اس کے دلاویز ریزے ادبیات میں جڑے ملیں گے تخلیقی اپج نے جھوٹ کو دل پذیر بنا دیا اسے خوبصورتی دی۔

دین ساری کے عہد عروج میں ڈھول پر جو تال بندھی، جو نغمہ نے بلند ہوا دیوداسی کے رقص مستی نے جو زاویے اور خط قطب ونظر پر کھینچے، شاعری کے جو بول کانوں میں رس گھول گئے، وہ اب بھی اثر رکھتے ہیں..... مصوری، نقاشی، کتابت، فن تعمیر اور دیگر علوم وفنون کے شعبوں میں جو

Marfat.com

باکمال لوگ پیدا ہوئے، ان کے شاہکار آج بھی حیرت خیز ہیں فرعون خوفوع کا عظیم الشان مقبرہ اگریٹ پرامڈ دیکھ کر آج بھی لوگ دنگ رہ جاتے ہیں جادو مر چکا ہے لیکن علم وفن کے میدان میں اس کے کمالات زندہ ہیں رزمیات تعمیرات، تصاویر، نقوش، سب کچھ سیکولر ہو کر رہ گئے ہیں ہومر نے جھوٹ بولا پھر بھی اس کا شعر پر لطف ہے۔ آیسکی لس، ہیوفو کلیز اور یوری پیریز کے ڈرامے قابل قدر ہیں ادب کے ارتقاء میں یونان کے ڈرامے اور تھیٹر کا بڑا مقام ہے دیوتا مر گئے لیکن یونانی تمثیل نگاروں کے سہ تمثیلے (TROLOGIES) زندہ ہیں۔

الغرض دیو مالا نے ذیو مالا کو ریت نے ریت کو اور سحری فکر نے سحری فکری کو جنم تو دیا لیکن یہ سب عارضی تماشا تھا زیوس، ہیرا، ہی فیطس، اپالو، افرودائتی اور ساری لازوال ہستیاں تمت بالخیر ہوئیں ان کی حکایتیں ادب کا کلاسیکی سرمایہ ہو کر رہ گئیں۔ دینی حیثیت سے رخصت ہوئی۔

پچھلے پانچ ہزار برس میں الہامات کی سرزمین میں جو پیغمبر نازل ہوئے وہ کم وبیش اتنا کچھ ہی کر سکے جتنے کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں دنیا میں بھیجا تھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بت پرستی کی بیخکنی کے لئے بڑا کام کیا دین ساحری کی سب سے بڑی عبادت، انسانی قربانی موقوف کی آپ انبیاء ورسل کے قبیلے میں خاص مقام رکھتے تھے۔ آپ نے نسل آدم پر بڑا احسان کیا لیکن پھر جادوگروں کا دور دورہ ہوا اور انسانی قربانی رائج ہو گئی۔

حجاز کے وحشی عربوں کے یہاں دیوتا کی کوئی مورت نہ تھی صرف ان گھڑ پتھروں کی ایک قربان گاہ ہوا کرتی تھی جس پر وہ ستارہ صبح زہرہ کے لئے کوئی انسان یا سفید اونٹ بڑی جلدی سے ذبح کیا کرتے تھے یہ قربانی طلوع آفتاب سے پہلے بظاہر بدیں وجہ ہوا کرتی تھی کہ وہ ستارہ اس عمل میں پیش نظر رہے وہ مقام متبرک کے گرد بھجن گاتے ہوئے تین بار طواف کرتے تب سردار قوم یا بوڑھا پجاری اس بھینٹ پر پہلا وار کرتا اور اس کا کچھ خون پیتا، بعد ازاں حاضرین کود پڑتے اور اس جانور کو کچا اور صرف نیم پوست کندہ طلوع آفتاب سے پہلے کھا جاتے۔

مذہب واخلاق کی انسائیکلوپیڈیا بحوالہ سیرت محمد عربی ﷺ از توکلی الکتاب لاہور ۱۹۷۹ء

حضرت ابراہیم کا دوسرا بڑا کارنامہ یہ تھا کہ انہوں نے کعبہ بنایا۔

Marfat.com

پور آدم کعبہ را تعمیر کرو
از نگا سے خاک راہ اکسیر کرو

لوگوں نے اسے بھی مندر بنادیا اور وہاں بت رکھ دیے اور پھر اللہ نے کعبے کو جادوگروں، پروہتوں اور وڈیروں کی گرفت سے نکال کر اپنے محبوب، محمد مصطفیٰ ﷺ کی تحویل میں دے دیا۔ آپ ﷺ کے ذمے دین کی تکمیل کا کام کیا یہ کام قبل ازیں نہ ہوا اب ہر نوع کے ادیان، مذہبی نظریات اور خیالات دنیا میں پھیل چکے تھے پروہت مت اور وڈیرہ شاہی نے ترقی کی تمام منزلیں طے کرلی تھیں ہر نوع کے معاشرے اور معاشرتی نظام رواج پا چکے تھے آدمی کے شعور اور نظر نے سارے تماشے دیکھ لئے تھے فریب اور جعلسازی کے سارے نمونے پیش ہو چکے تھے اب وقت کی (SENSIBLITIES) کے تقاضے کچھ اور تھے انہی حالات میں اسلامی انقلاب آیا نصرانی اور یہودی نئے پیغمبر کا انتظار کر رہے تھے اس بات کے خواہاں تھے کہ نیا پیغمبر آئے اور وہ برسر اقتدار آئیں نیا پیغمبر آیا اور اس نے مندر، معبد، کلیا اور ہیکل کو للکارا اجارہ داروں اور ٹھیکیداروں کی کمر پر لاٹھی ماری قبائلی نظام، وڈیرہ شاہی اور غلامی کی لعنتوں سے نسل آدم کو نجات دلانے کا تہیہ کیا یہ انقلاب تھا اور ایسا انقلاب کسی کو قبول نہ تھا۔

محمد مصطفیٰ ﷺ نے نظام ہستی ہی بدل ڈالا ایسا نظام دیا جو ہر زمانے ہر ملک اور ہر ملک کے لئے مثالی تھا یہی آخری دین تھا اور اللہ نے اسی کو مکمل صورت میں نازل فرمایا انقلاب کیا تھا اک سیل تھا سامنے بڑے بڑے قلعے تھے مقبرے تھے پانچ ہزار سال کا ملبہ تھا جب کچھ بہہ گیا دیو مالا ٹوٹ پھوٹ گئی۔

۱۰ھ کو حج کے موقع پر آپ ﷺ ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کو لے کر میدان عرفات میں اترے پاکبازوں کے اس مجمع میں کالے، گورے، چھوٹے، بڑے، امیر غریب، شہری دیہاتی، پڑھے لکھے اور ان پڑھ سبھی موجود تھے۔ یہ اک لاثانی مجمع تھا اور اس سے پہلے کبھی کہیں نہ دیکھا گیا تھا آپ ﷺ نے سب کے درمیان اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر آخری خطبہ ارشاد فرمایا۔

اس خطبے میں چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں ادا کئے ہوئے ارشادات کو جو صحابی لوگوں تک

Marfat.com

پہنچانے کی غرض سے دہراتے وہ آپ ﷺ کے بدترین دشمن اور حضرت بلال حبشیؓ کے درندہ صفت آقا امیہ بن خلف کے پسر ربیعہ تھے اس طرح حاضرین میں سے ہر ایک نے یہ خطبہ سنا اور گواہی دی کہ آپ ﷺ کے ارشادات میں سے ہر ایک نے یہ خطبہ سنا اور گواہی دی کہ آپ ﷺ کے ارشادات ان تک پہنچ گئے ہیں۔ اس بے مثال خطبے سے آج بھی مخلوق خدا رہنمائی حاصل کر سکتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے۔

ا۔ لوگو! تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ یعنی کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کا خون نہیں بہائے گا۔ اس کا مال نہیں کھائے گا۔ اور اس کی عزت برباد نہیں کرے گا۔

۲۔ لوگو! جاہلیت کی ہر بات کو میں اپنے قدموں تلے پامال کرتا ہوں، بدعات، توہمات، رسومات کفر و شرک، غرور تکبر، اونچ نیچ وغیرہ۔

۳۔ جاہلیت کے تمام جھگڑے ملیا میٹ کرتا ہوں۔

۴۔ جاہلیت کے زمانے کا سود ملیا میٹ کرتا ہوں۔

۵۔ لوگو! تمہاری عورتوں پر تمہارا حق ہے اور تمہاری عورتوں کا تم پر حق، تمہاری عورتیں کسی غیر مرد کو اپنے پاس نہ آنے دیں بے حیائی سے کنارہ کشی کریں۔

۶۔ عورتوں سے بھلائی سے پیش آؤ!

۷۔ میں تمہارے لئے اللہ کی کتاب اور اپنی سنت چھوڑے جا رہا ہوں ان پر قائم رہو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔

آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما چکے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس کا ترجمہ درج ذیل ہے

''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمتیں تمام کر دیں اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کیا۔''

اس کے بعد مسلمان دنیا بھر میں پھیل گئے اور انہوں نے کرہ ارض کے گوشے گوشے میں علم و عرفان اور نور و ایمان کے چراغ روشن کئے۔ پھر انہوں نے بارہ سو سال تک سپر پاور بن کر مخلوق کی

Marfat.com

قیادت کی۔

دیو مالا کا شیرازہ بکھیر دیا دیو مالا کو مٹایا تو دنیا کو وہ دین دیا۔ جو من گھڑت تھا، نہ استحصال کا ذریعہ، نہ کسی کی ذاتی غرض کا پابند ہر نوع کے توہمات، مفروضات، قیاسات اور تعصبات سے یکسر مبرا تھا۔ یہ تو ایک دائمی، سدا بہار نغمہ تھا اس نے حسن و جمال کا ایسا دریا بہایا جس سے مخلوق خدا نے غسل صحت بھی کیا اور اس سے شفائے کامل بھی پائی۔ اس میں وڈیرہ شاہی اور پروہتی اقتدار کے لئے کوئی گنجائش نہ رکھی گئی اس کی غایت فلاح و بہبود اور تسکین قلب تھی یہ اساسی اور کامل طور پر نسل آدم کی انفرادی اور اجتماعی بھلائی کے لئے بھیجا گیا اگر اسلام میں فی نفہ انفرادی اور اجتماعی سربلندی قوت توانائی فتح ونصرت فروغ، اخلاقی وروحانی ترقی، خوشی اور خوشحالی کا بنیادی وصف نہ ہوتا تو معبدوں کے چالانک پروہت اور کاہن دال نہ گلنے دیتے فرعون مصر آخن عطون کے نئے فکر..... نظریہ توحید کو رب عمون کے انہی پروہتوں نے اس کی زندگی میں ناکام بنا دیا جنہیں اس نے بے دست دپا کیا تھا اور وہ چپکے چپکے سازشیں کر کے از سر تو برسر اقتدار آ گئے انہوں نے اپنے متروکہ مندر دوبارہ آباد کر لئے۔

ہمیں اعتراف ہے کہ ہم اسلام کی صحیح وسادہ صداقتوں سے بہت دور ہو گئے ہیں۔ خدا پرستی ترک کر کے قبر پرستی میں مشغول ہو گئے ہیں۔ رزق سہل کے دروازے کھل جانے سے رزق حلال کی قدر و منزلت بھول گئے ہیں مشرکانہ رسوم بھی اختیار کر لی ہیں۔ کروڑ پتی اور ارب پتی بھی ہو گئے ہیں اللہ اور رسول ﷺ کا بتایا ہوا راستہ نظروں سے اوجھل کر بیٹھے ہیں وڈیرہ شاہی بھی قائم کر لی ہے۔ اور دنیا میں ذلیل وخوار بھی ہو گئے ہیں ہمیں معلوم تو ہے کہ اسلام کی تعلیمات پر چل کر ہم برسر اقتدار آ سکتے ہیں اور دنیا کو راستی پر لا سکتے ہیں لیکن بدعملی اور بے عملی کا شکار ہیں اس وقت مادی ترقی اور جمہوری مادر پدر آزادی نے مخلوق خدا کا سکون وقرار چھین لیا ہے۔ اگر ہم عمل صالح کو نمونہ بنائیں اور صدق دل سے نام نہاد مہذب ممالک میں تبلیغ دیا کریں تو وہ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں جو تبلیغ دیں کریں تو کسی دوسرے طریقے سے ممکن نہیں وہی لوگ جو ہمیں اقتصادی غلامی میں جکڑے ہوئے ہیں ہمارے گھرانے میں شامل ہو جائیں ہم سرخرو ہو جائیں اور گمشدہ ماضی کا عروج حاصل کر لیں گے۔

☆یونان کا عہد جاہلیت اور دیو مالا کا ارتقاء☆

دیو مالا کو بالعموم بے سروپا داستانوں کا دفتر خیال کیا جاتا ہے لیکن ایسا خیال کرنا سراسر عصبیت اور حقیقت ناشناسی ہے بشریات اور نفسیات کے ماہرین نے دیو مالا کی تفسیر و تفہیم میں جس سنجیدگی اور وقت نظر سے کام لیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ علم دفن اور تہذیب وتمدن کا یہ شعبہ کس قدر اہم ہے یہی انسان کا پہلا تہذیبی کارنامہ ہے اس کی علمی سوچ کا پہلا دین ہے اسلام سے قبل کی فکری تاریخ اسی سے عبارت تھی۔

چند ہزار سال ادھر معاشرے میں دیو مالا کا ہی سکہ رواں تھا اور یہ سحر باتی اقوال واعمال کی جانتھی فرائڈ کے قول کے مطابق عہد قدیم کا انسان دیو مالا کی وساطت سے ہمارے لئے قابل فہم ہے۔۲۔

(۲ ہم قبل تاریخ انسان کے ارتقاء کے مختلف مدارج میں ان بے جان یادگاروں اوراوزاروں کے ذریعے جانتے پہچانتے ہیں جنہیں وہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا ہم نے اسے فن کی نسبت اس کی معلومات اس کے دین اور زندگی کے رجحان سے بھی جانا پہچانا ہے جن کا علم تو براہ راست ہوا ہے اور یا پھر اس روایت سے جو دیو مالا کے قصوں اور پریوں کی کہانیوں کی صورت میں زمانہ بہ زمانہ منتقل ہوئی نیز اس انداز فکر کے بچے کھچے شناسا آثار سے جانا پہچانا جو ہمارے اطوار اور رسم ورواج میں موجود ہے۔)

دجلہ، فرات اور نیل کی تہذیبوں کی طرح یونان کی دیو مالا بھی حیات انسانی کا ایک تابناک ورق ہے اگرچہ مصر کے استادوں اور فلسفیوں ہی سے حکمائے یونان نے علمی تہذیبی اور دین ساحری کا سرمایہ سمیٹا..... تاہم مصر کے علم وفن کے خزانوں سے جو حاصل کیا اسے اچھی طرح سنبھالا اس سے پوری طرح فائدہ اٹھایا اور اپنے یہاں تہذیب وتمدن کے چراغ روشن کئے۔

Marfat.com

دور فلسفہ سے قبل دیو مالا ہی یونان میں سب کچھ تھی اسی سے یونانیوں کے ثقافتی مشاغل روز مرہ کے معمولات انفرادی اور اجتماعی چلن اور علم وفن کی لگن کا راز کھلتا ہے ان کی ذہنی اپج کا سراغ ملتا ہے ممکن ہے کہ بادی النظر میں دیو مالا دفتر بے معنی معلوم ہو لیکن تحقیقی آنکھ سے دیکھیں اسے اچھی طرح جانچیں پرکھیں اور کھنگالیں تو یہ ہمیں انسانی شعور کے ارتقائی سلسلے کی بنیادی کڑیاں فراہم کرے گی۔[1]

(۱۔لارڈ RAGLAN اپنی تالیف DEATH AND REBIRTH میں رقم طراز ہیں دیو مالا کبھی من گھڑت نہیں ہوتی بلکہ کسی حقیقت کی کہانی ہوتی ہے جسے سچ مچ کے انسان عملاً پیش کرتے یا کر چکے ہوں دوسری طرف یہ کبھی تاریخی حیثیت نہیں رکھ سکتی۔ کیونکہ یہ ہمیشہ کسی حقیقت کی کہانی ہوتی ہے جسے ایک بار نہیں متعدد بار دھرایا گیا ہو دیو مالا اور ریت کا ایک دوسرے سے چولی دامن کا ساتھ ہے۔) یہی دفتر بے معنی انسانی سوچ کا ابتدائی اثاثہ ہے۔

☆حسن، صداقت اور عقیدت☆

دیو مالا جادو اور ریت کی پیدوار ہے ذہن انسان کے ارتقائی سفر کی ناگزیر منزل ہے اس کی اصلیت جانے بغیر بشریات کا مطالعہ ادھورا رہے گا نیز زندگی کے نہایت اہم اور پیچیدہ امور پر پردے پڑے رہیں گے یہ تب کی بات ہے جب ابھی انسان کے گردوپیش پھیلی ہوئی وسعتیں نا قابل فہم تھیں علم وعرفان کے وہ اکتسابی وسائل ناپید تھے جو آج پا افتادہ ہیں ایسے میں فطرت پہیلی بن گئی اور کائنات پر اسرار قوتوں کا گہوارہ بصارت کی کجی اور کوتاہی بصیرت کو فریب دے گئی انسان جذباتی، جبلی اور شعوری پونجی لے کر غلط راہوں پر غلط منزل کی سمت رواں ہوا۔ اس نے کارخانہ حیات اور نظام فطرت کو عجیب وغریب انداز سے سمجھا یہ انداز سحر یانی تھا انسان نے ذرے ذرے میں بے پایاں قوت متصور کی اور اسے ''مانا'' کہا اس نے مظاہرہ قدرت کو قابل فہم بنانے اور ان تک رسائی پانے کی غرض سے انہیں خداؤں کے روپ میں ڈالا۔

یہ عمل لاکھ فریب آلود سہی تاہم دلفریب تھا انسان نے اسی میں صادقت تلاش کی یہ صداقت کتنی انوکھی اور جبلی معلوم ہو لیکن مقدر تھی اس میں انسانی جبلت، جذبہ، احساس شعور بصارت اور

بصیرت نہات دیانت داری سے کارفرما تھی آدمی نے اپنے عہد طفولیت میں نہایت دیانت داری سے غلطی کی اسے اپنی غلطی محسوس بھی نہ ہوئی وہ ذہنی اور بدنی طور پر فطرت سے براہ راست قریب بلکہ متصل رہا اسی لئے غلطی کرنے پر معصوم تھا سچ تو یہ ہے کہ اس حسین فریب کے سوا چارہ نہ تھا۲ مجھے یقین ہے کہ اکثر اسی فریب اور غلطی کے باعث فریزر نے اس غیر سائنسی شعبہ معاشرت یعنی سحر وطلسم کو سائنس کا حرامی بچہ کہا اس سے ان اقوام وقبائل کی فکری کاوش کے باب میں ذم کا پہلو نہیں نکلتا جنہوں نے اسے جنا اور پروان چڑھایا۔۳ (جادو قانون قدرت کی تفہیم کا جبلی نظام اور دستور حیات کا غلط راہ نما ہے یہ گمراہ کن علم اور ناقص فن ہے۔)

سمجھ کے اس پھیر پر انہیں مطعون کرنا بجا نہیں انہوں نے جو کچھ کیا اپنی عقلی بساط کے مطابق کیا تہذیبی اعتبار سے ان کی دریافت اور ان کا طرز عمل لاثانی تھا گو جادو کے قرب وجوار میں مذاہب نے کروٹ لی۱

۱ (اسلام نے دیومالا کی کثرت کو رد کیا اور وحدانیت کا انقلاب آفرین تخیل دیا زعیم پرستی اور بت پرستی کا استرداد کیا دیسے نچلی سطح پر کوئی اور دیو مالا کے اثرات قبیحہ سے کاملا محفوظ نہ رہا جہاں ضعیف الاعتقادی آئی اوہام ووساوس نے غلبہ پایا مذہب نے بعض سحریاتی ریتوں کی تطہیر کی اور نظریاتی تصحیح کے بعد انہیں اپنایا اس ضمن میں قربانی کی ریت خصوصی مطالعہ چاہتی ہے۔ ملاحظہ ہو راقم الحروف کی تالیف جادو اور جادو کی رسمیں مطبوعہ ناشرین لاہور فیصل قربانی کی رت)

کہیں مذہب بالخصوص اسلام نے جادو اور دیو مالا کا طلسم توڑا ان کے خداؤں کو چت کیا لوگوں کو نئی ڈگر پر ڈالا کہیں ریتوں رسموں کے معاملے میں جادو اور مذہب شیر وشکر رہے تاہم جادو اور دیو مالا مٹنے سے قبل دنیا کی ثقافت کا بہت بڑا خزانہ سونپ گئے انہی کی وساطت سے بعض ثقافتی علوم وفنون کی براہ راست بنیاد رکھی گئی اور انہیں مستقل حیثیت ملی۔ ثقافتی شعبوں کی بنیادی تشکیل بلکہ قابل قدر حد تک ترقی انسانیت کے عہد طفولیت میں ہوئی جب شعور دھندلایا ہوا اور توہمات سے معمور تھا۔

رزمیہ ارضمیہ داستانیں شعور کی آنکھ کا اجالا ہیں ڈرامے اور تھیٹر کی روایت کئی ہزار سال پرانی

Marfat.com

ہے۔۲(ملاحظہ ہوراقم الحروف کا مضمون ڈرامے کی ابتداء مطبوعہ اقبال اکتوبر ۱۹۵۷ء)

رزمیہ اور صنمیہ داستانیں شعور کی آنکھ کا اجالا ہیں۔ڈرامے اور تھیٹر کی روایت کئی ہزار سال پرانی ہے۲۔رقص وموسیقی بھی عہد توہم کی ایجاد ہیں۔سنگ تراشی،فن تعمیر،مصوری اور کوزہ گری دیو مالا کے معتقدین کی نشانیاں ہیں۔سحر پرستوں کا جمالیاتی ذوق اوراق جہاں پر معبدوں بتوں، خشتوں،ستونوں،ایوانوں اور گلی کوزوں کی صورت میں بکھرا پڑا ہے۔کوزہ گری کی مدد سے توعہد توہم کی تہذیبی تاریخ مرتب کی گئی ہے۳۔

۳۔''جادو قانون قدرت کی تفہیم کا جبلی نظام اور دستور حیات کا غلط راہ نما ہے۔یہ گمراہ کن علم اور ناقص فن ہے''The Golden Bouch صفحہ 11 مطبوعہ میکمین اینڈ کمپنی 1949ء

ا۔اسلام نے دیو مالا کی کثرت کو رد کیا اور وحدانیت کا انقلاب آفرین تخیل دیا۔زعیم پرستی اور بت پرستی کا استرداد کیا۔ویسے نچلی سطح پر کوئی اور دیو مالا کے اثرات قبیحہ سے کاملاً محفوظ نہ رہا جہاں ضعیف الاعتقادی آئی اوہام ووساوس نے غلبہ پایا۔مذہب نے بعض سحریاتی ریتوں کی تطہیر کی اور نظریاتی تصحیح کے بعد انہیں اپنایا۔اس ضمن میں قربانی کی ریت خصوصی مطالعہ چاہتی ہے۔ملاحظہ ہو راقم الحروف کی تالیف ''جادواور جادو کی رسمیں''مطبوعہ ناشرین،لاہور،فصل ''قربانی کی ریت''

۲۔ملاحظہ ہوراقم الحروف کا مضمون ''ڈرامے کی ابتداء''مطبوعہ اقبال''اکتوبر ۱۹۵۷ء۔

☆یونانی دیو مالا کے ماخذ:☆

یورپ میں علم وفن کی ابتداء کم وبیش یونان سے ہوئی۔مسلمانوں نے اپنے عہد عروج میں ہر تعصب سے بالاتر ہوکر انتہائی فراخ دل سے یونانی حکماء سے استفادہ کیا۔تاہم اسلام کی انقلاب آفرین تہذیبی سوچ،معاشرتی اطوار واقدار کی سادگی اور نئے جمالیاتی فلسفے نے نہ صرف دین ساحری کا مضبوط اور مستحکم ایوان ڈھادیا بلکہ فکر انسانی کا قبلہ درست کیا۔نہایت دلآویز اور سدا قائم رہنے والا نیا ڈھانچہ دیا۔اسلام نے دین ساحری کی بیخ کنی اور اسے شکست فاش دی۔

یونان علم ودانش کا گہوارۂ دل نہیں۔تہذیب وتمدن کے اولین معلوم گہوارے سندھ،فرات، دجلہ اور نیل کی پرانی وادیاں ہیں۔آج سے چار پانچ ہزار سال پہلے یہ رعنائی اور توانائی کے سرچشمے

تھے۔یہیں وہ ادیان رونما ہوئے اور وہ سنن جاری ہوئیں جن سے قبل اسلام ایک عالم روشن رہا ہے۔تہذیب وتمدن کے یہ گہوارے صدیوں چمکتے رہے۔یہیں سے شاہراہیں کھلیں اور یہیں سے یونان میں اجالے پھیلے۔یہاں کی دیو مالا کے کتنے ہی موتی ٹوٹ کر یونان کے سلسلے سے آملے۔ زیوس کے کنبے کے بعض افراد بالخصوص ربُّ الخمر دائی اوناطس یہی سے آیا ذرخیزی کے دیوی دیوت اوراس سے متعلقہ رسمیں بھی ادھر کی ہیں۔ہیرودوتس کے سیاحت نامے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اسے نیل دیس سے کتنی وابستگی تھی۔نیز اس نے وہاں کی زندگی اور رسوم کا مطالعہ کسی انہماک سے کیا۔نیل وہیں سے علم حاصل گیا۔دیس یونانیوں کی درس گاہ بن گیا۔یونان کے اولین فلسفی تھلیز نے مصر اور فنیقیا میں حکمت کی تعلیم پائی۔تہذیب کے ان پرانے گہواروں کے علاوہ ایشیائے کوچک نے بھی یونان کو مستفید کیا۔پہلا یونان کہ آئی اونیا کہلاتا اوّل اوّل ایشیائے کوچک ہی سے شناسا ہوا۔کنواری شکار دیوی ارطمس یہیں سے درآمد ہوئی پرانی تہذیبوں کی عالیشان ایوانوں اور گہواروں سے شاہکار سمیٹے اور اپنا گھر سجایا۔

۳۔مس جین ایلین ہیری سن (۱۸۵۰۔۱۹۲۸) کی گراں قدر تالیف FIVE STAGES OF GREEK RELIGION PROLEGOMENA کا بیشتر مواد کوزہ گری کی صنعت کا مرہون منت ہے۔اس حیرت خیز تالیف نے یونانی دیو مالا کی نسبت صدیوں کے مقبول ومروج نظریات تہ و بالا کیے اور تاریخ کا رخ موڑا۔موصوفہ کیمبرج کے NEWNHAM کالج میں کلاسیکی آثاریات کی معلّمہ تھیں۔درسگاہ نے تین سال تک انہیں کتاہ کی تالیف وتسوید کے ذرائع مہیا کیے اور فرصت دی۔

یونانی دیو مالا کا ایک نہایت اہم ماخذ یونان کے عہد جاہلیت کا دینی مواد ہے۔جس کے منتشر اجزاء زیوس کے ماننے والوں (آکیاؤں) کی آمد سے پہلے موجود تھے۔اگر چہ فاتحین کے مقابل (پیلازجیوں) کی دیو مالا منتشر اور بے نام تھی نیز فاتحین کی دیو مالا کے مانند بین القوامی مقام نہ قبائلی اور مقامی تھی۔تاہم اپنے اپنے علاقے میں بڑی گہری جڑیں رکھتی اور دیسیوں کے لیے کافی تھی۔جب زیوس کے ماننے والے (آکیائی) آئے تو انہوں نے قدیم مقامی دیو مالا کی شیرازہ

Marfat.com

بندی کی اور اسے اپنی دیو مالا سے مربوط وہم آہنگ کیا۔ اُلمپس کے خداؤں کو ایک منفی فوقیت حاصل تھی۔ وہ قبائلی یا مقامی نہ تھے۔ لیکن خدا تھے۔ وہ اس وقت بین الاقوامی تھے کہیں بھی ان کی جڑیں مظبوط نہ تھیں۔ البتہ جہاں کہیں مماثلت مقامی خدا سے مماثلت نکل آتی بات بن جاتی''۱۔ جوعلاقے فاتحین کے زیرنگین آئے ان کے مرکزی مقامات آسانی سے نئی دیو مالا کی گرفت میں آئے لیکن دوافتادہ مقامات پرانی روش پر قائم رہے۔

یونان کے عہد جاہلیت پر ایک بے مثل کتاب ہے اور انقلاب آفرین نظریات کی حامل، پروفیسر گلبرٹ مرے ایسے فاضل نے IVVE STAGES OF GREEK RELIGION کے باب اوّل SATURNIA REGNA کا بنیادی مواد اور نظریہ یہیں سے مستعار لیا ہے۔ انہوں نے دیباچے میں مس ہیری سن کے علمی کارنامے کا اعتراف کیا ہے۔ راقم الحروف نے بھی اس تالیف سے بہت زیادہ استفادہ کیا ہے۔ میرے تصرف میں میریڈین بکس نیویارک، کا نسخہ رہا ہے۔ سن طباعت ۱۹۵۹ء ہے۔

۱۔ THE EVOLUTION OF KNOWLEDGE از جیمز پیرن، باب اوّل مطبوعہ ولیمز اینڈ نورگیٹ

۱۔ تھیسالی کے آکیاؤں کی آمد کا زمانہ تین ہزار سے دو ہزار سال ق۔م ہے۔ انہی نے بارہویں صدی ق۔م میں ایلیون (طروئے) کی اینٹ سے اینٹ بجائی۔ ان سے پہلے یونان میں پیلازجی یعنی سمندری لوگ بسے تھے۔ ایلیون میں بھی ان کی نسل موجود تھی۔ نہ جانے یہ کب یونان میں آئے اور ان کی زبان کیا تھی۔ تاہم اتنا معلوم ہے کہ انہوں نے قدیمی تجار سے ابجد سیکھی۔

''جب حکمران پیری کلیز (۵۰۰تا۵۲۹ ق م) کے عہد میں ازسرنو وسیع پیمانے پر مقدس پہاڑی آکروپولس کی تعمیر وتزئین شروع ہوئی تو پیلازجیائی تمدن کے نشانات مٹادیے گئے۔ تاہم اب بھی ہم بعض نشانات دیکھ سکتے ہیں۔ اتھینز میں پیلازجیوں کی دیوار ہے۔''

آکیائی مردوں کو جلاتے، پیلازجی دفناتے، ہومر کی ''ایلید'' (کتاب) سے واضح ہے کہ زعیم پاطروکلس کو بڑے احترام واہتمام سے نذر آتش کیا گیا اور عزائی کھیل منعقد کیے جو المپک

کھیلوں کا پیش خیمہ تھے۔لیکن جب زعیم ایجیکس نے خودکشی کی تو اعزاز سے محروم رہا اور دفنایا گیا۔ گویا آکیائی تدفین کو گھٹیا درجہ دیتے تھے۔

اہل مصر کی طرح پیلازجی لاشوں کے ساتھ گھریلو استعمال کی چیزیں رکھ دیتے۔مصنوعی چہرے پہناتے عورتوں کے سروں پر تاج رکھتے۔دفنانے کی ریت پیلازجیوں کی دینی خصوصیت تھی۔زمین پرستی ان کے مسلک کی اساس تھی۔زعیم زمین تلے پہنچتے ہی دیوتا بن جاتا اور پوجنے لگتا۔ پیلازجیوں کے دیوی دیوتا تحت الارضی تھے۔

پیلازجیوں کی تہذیب تانبے اور برنج کے زمانے سے تعلق رکھتی ہے۔ابتداء میں پتھر کے زمانے کے آثار پائے جاتے۔لوگ تلواروں، بھالوں اور تیروں سے لڑتے، بڑے بڑے چرمی خود پہنتے۔قد آدم ڈھال سے مدافعت کرتے۔شہزادے دو گھوڑا رتھ پر چڑھ کر محاذ جنگ پر جاتے لوہے کا استعمال عام نہ تھا۔آخری عہد میں بھی لوہا اتنا گراں اور نادر تھا کہ اس سے صرف زیور بناتے ان کے خلاف آکیائی لوہے کے عام استعمال سے بخوبی آشنا تھے اور غالباً اسی لیے یونان کے قدیم باشندوں پر غالب آئے۔

مائی سینی پروان چڑھنے کی وجہ سے پیلازجی تمدن، مائی، سینیائی تمدن کہلایا مائی سینی ریاست بحر ایجین کے ساحل پر مضبوط ترین اور دولت سے معمور تھی بڑا شہر تھا۔اس سے کم تر لیکن قدیم تر شہر تائی رنز میں بھی پیلازجیائی تمدن کے آثار پائے گئے۔سمندری ساحل سے ڈیڑھ میل دور ایک کم بلند چٹان پر واقع تھا۔اور گرد دلدل تھی۔چٹان کے تین تختے تھے۔بلند ترین تختے پر قدیم اسلوب تعمیر کے مطابق قلعہ، محل اور معبد یکجا تھے۔چٹان کے ارد گرد پتھر کی دیوار کھڑی کی گئی۔سلیں مٹی کے مصالحے سے جوڑی گئیں کہتے ہیں کہ اس عظیم الشان فصیل کو لیثیا کی جناتی مخلوق۔ سائیکلوپوں نے بنایا۔آکیاؤں کی روایت کے بموجب پرانی نسل کے ان خداؤں نے دس سالا خانہ جنگی میں زیوس کا ساتھ دیا اودی سیس نے ایلیون کے محاذ جنگ سے فراغت پانے کے بعد گھر کو مراجعت کی تو راستے میں آدم خور سائیکلوپوں کے جزیرے میں چلا گیا اور جس تدبر سے جان بچا کر نکلا۔ملاحظہ ہو (ا) ''ہیرو وڈس کی ہسٹریز''صفحات ۵۳، ۵۷ (پینگوئن بکس سند ۱۹۵۴ء (ب)

پروفیسر جے سی سٹوبرٹ کی تالیف THE GLORY THAT WAS GREECE صفحات ۱۰۷، ۱۸۳ (سیجوک اینڈ جیک سن، لندن ۱۹۵۱ء) (ج) سر ولیم رجوے کی تالیف EARLY AGE OF GREECE مطبوعہ ۱۹۰۱ (پروفیسر جے بی بری کی A HISTORY OF GREECE (ماڈرن لائبریری، نیویارک سن طباعت ندارد)

ا۔ FIVE STAGES (صفحہ ۶۷۔

آ کیاؤں کے حمد گو شاعروں، ہومر اور ہی سیود، نے قدیم و جدید کے مواد سے دیو مالا کو سائنسی خطوط پر مرتب کیا۔ بے نام شے کو نام دیا۔ معین شکل وصورت دی نوک پلک سنواری حسن کی تخلیق کی اور دیو مالا کو ایک دلفریب شعر بنا دیا۔ ناپختہ عبادت گاہوں، مقدس شجر گاہوں لپے پتے ہوئے میدانوں، مقبروں اور خانقاہوں کے وسیع آنگنوں میں عبادت کے طور پر جو لوک گیت اور لوک ناچ پیش کیے جاتے نیز جو ریتیں ادا کی جاتیں ان میں ترمیم واضافہ کیا گیا۔

ہومر اور ہی سیود کی داستانیں نہایت آزادی سے یونان کے گلی کوچوں میں گھومنے پھرنے لگیں۔ یہی جدید ادب کی جان تھیں اور معتقدات کا نیا مرقع، ان دینی دستاویزوں اور صحیفوں میں فاتحین کا ذکر خیر تو موجود تھا لیکن ان کے پیشروؤں کے تمدنی کارناموں کا بیان نہ تھا حالانکہ نئی دیو مالا کے یہی سب سے اہم ماخذ ہیں۔

لاطینی شاعر اوورنے بھی بڑی تفصیل سے دیو مالا کی کہانیاں نظم کی ہیں۔ لیکن وہ ان پر ایمان نہ رکھتا، ایمان تو درکنار وہ انہیں لغو قرار دیتا۔ چنانچہ کہتا ہے" میں تو پرانے لوگوں کے ہولناک جھوٹ کی بکواس کرتا ہوں۔ چشم انسانی نے اب یا تب کبھی اتنا بڑا جھوٹ نہیں دیکھا۔"

چھٹی صدی ق م کے آخر میں پندار نے کھیلوں اور کھلاڑیوں کی کامیابی پر بڑی دلاویز نظمیں کہیں۔ انہی میں دیو مالا کی کہانیاں سموئیں۔ اس کے بعد پانچویں صدی ق،م کے ڈراما نگاروں (ایسکی لس، سوفوکلیز اور یوری پیدیز) نے دیو مالا کے مواد سے لازوال فن پارے تخلیق کیے۔ افسوس! ان عظمت مآب فن کاروں کی بیشتر تخلیقات تلف ہو چکی ہیں تاہم چند ایک جو رہ گئی ہیں فنی اور علمی اعتبار سے گراں مایہ ہیں۔ انہیں سے تاریخیں مرتب ہوئیں اور ڈرامے کی روایت آگے

Marfat.com

بڑھی۔یونانی دیو مالا کو غیر فانی اور عالمگیر شہرت ملی۔طربیہ نگار ارسطوت آنیز کے یہاں دیو مالا کی تلمحیات ملتی ہیں۔اسی زمانے میں یورپ کے مورخ اوّل ہیرودوتس نے سحر یاتی ریتوں رسموں کے متعلق نہایت قیمتی مواد جمع کیا مسیح سے اڑھائی صدی قبل اپولونیس اور تھیوکریطس نے بھی دیو مالا کے چند قصے نظم کئے۔

کیوپڈ اور سائیکی کا قصہ لاطینی مصنف اپولیس (دوصدی بعداز مسیح) کے یہاں ملتا ہے۔

ا۔''عظیم المیہ نگار فقط چار ہیں جن میں سے تین یونانی ہیں'' یونانیوں کے نام اوپر متن میں مندرج ہیں۔چوتھا فن کار شیکسپیئر ہے۔ایڈتھ ہملٹن کی تالیف THE GREEK WAY TO WESTERN CIVILIZATION، باب گیارہ

اوود کی طرح اپولودورس نے بھی دیو مالا پر بہت کچھ لکھا ہے۔اگر چہ اس نے مبالغے سے کام نہیں لیا تاہم اس کی تحریریں خشک ہیں۔سر جیمز فریزر کے خیال میں اپولودورس دوسری صدی بعداز مسیح میں ہوگزرا ہے۔

یونانی سیاح پوسینی ایس سیاحت کے دوران میں جہاں کہیں گیا وہاں کی داستانیں قلمبند کرتا گیا۔اس کی تحریروں میں متانت کا عنصر غالب ہے۔یہ بھی دوسری صدی بعداز مسیح میں ہوا۔

دیو مالا کے مصنفین میں لاطینی شاعر ورجل (۷۰ سے ۱۹ق۔م) بڑا اونچا مقام رکھتا ہے''وہ اوود کا ہم عصر تھا اور اسی کی طرح دیو مالا کی کہانیوں پر یقین نہ رکھتا۔''تاہم اس نے ان میں انسانی فطرت عیاں پائی۔اس نے دیو مالا کی ہستیوں کو اس جذبے سے زندہ کیا کہ یونانی المیہ نگاروں کے بعد اس کے سوا کوئی نہ کرسکا''ا

ا۔ایڈتھ ہملٹن کی تالیف MYTHOLOGY صفحہ ۲۳ مطبوعہ نیو امریکن لائبریری، بارھواں ایڈیشن ۱۹۵۹ء

عہد جاہلیت:

ہر نسل اور قوم کا عہد طفولیت معصوم سہی، تاہم لاعلمی کا شکار ہوتا ہے۔قدیم یونانی اس کلیے سے مستثنیٰ نہیں۔ان کے یہاں بھی ایک ایسا عہد گزرا جو بعد کے ترقی یافتہ عہد کے مقابل کم آگاہی کا

عہد تھا۔یوں تو عہد جاہلیت میں سحر وطلسم اور دیو مالا ناپید نہ تھی۔اوائلی لوگ مطمئن تھے۔معمولات حیات کے لیے اقدار وافکار اور تصورات کا حسب ضرورت کافی ذخیرہ رکھتے لیکن تہذیب وتمدن کے نئے ریلے کے سامنے ٹھہرنا آسان نہ تھا۔دیسیوں میں بڑھنے پھیلنے کی صلاحیت محدود تھی۔ انہوں نے اپنا اور اپنے دیس کا وہ نام پیدا نہیں کیا جو بدیسی فاتحین نے کیا۔وہ تادیر دین اسلاف پر قائم نہ رہ سکے۔

عہد جاہلیت کا دین کہ اصنام پرستی کا دوسرا نام تھا۔امتیازی خدوخال سے عاری تھا۔دیوتا معینہ اوصاف وخصوصیات تو درکنار نام تک نہ رکھتے۔دین میں ٹھہراؤ پیدا تھا اور نشوونما ارتقاء کا سلسلہ ناپید۔آکیاؤن کی آمد پر ارتقا کی تحریک جاری ہوئی۔ہیرودوٹس کا یہ بیان اس پر شاہد ہے۔

''مجھے دودونا میں جو کچھ بتایا گیا اس سے معلوم ہوا کہ پرانے پیلازجی ہر قسم کی قربانی دیتے اور ایسے دیوتاؤں کو پوجتے جن کا نہ کوئی نام تھا اور لقب کہ امتیاز قائم کیا جاسکتا۔نام اور لقب ایسی چیز انہوں نے ہنوز نہ سنی تھی۔اور دیوتاؤں کو یونانی لفظ THEOI سے پکارتے جس کے معنی تھے نمٹانے والے۔دیوتاؤں نے ہر چیز کو نمٹایا، باقاعدگی سے مرتب کیا اور موزوں شعبوں میں بانٹا۔ مدتوں بعد یونان میں مصر سے خداؤں کے نام لائے گئے جنہیں پیلازجیوں نے سیکھا۔البتہ دائی اونائیس مستثنیٰ رہا۔کیونکہ اس کی بابت ایک زمانے تک کچھ علم نہ ہوا۔پھر زمانہ گزرتا گیا۔آخر انہوں نے دودونا کے کاہن کے پاس آدمی بھیجا تب یونان بھر میں دودونا ہی تو ایک دارلکہانت تھا اور قدیم ترین بھی۔قاصد نے مشورے کی نیت سے پوچھا کہ پردیس سے جو نام آئے ہیں۔انہیں اپنانا کہاں تک روا ہے کاہن نے جواباً کہا کہ انہیں اپنانا درست ہے۔پس تب سے پیلازجی قربانی پر نام لے کر خداؤں کو پکارنے لگے۔پھر یہ نام پیلازجیوں کی وساطت سے یونان میں پھیلے''۲

۱۔ایڈتھ ہملٹن کی تالیف MYTHOLOGY، صفحہ ۲۳ مطبوعہ نیو امیریکن لائبریری، بارہواں ایڈیشن ۱۹۵۹ء۔

۱۔DODONA

۲۔''ہسٹریز'' صفحات ۱۲۳، ۱۲۴ مصری دیومالا کے اثرات اور آکیائی تحریک کے ضمن میں یہ

Marfat.com

بیان نہایت ہی اہم ہے۔ پہلے مس ہیریسن نے PROLEGO میں اور پھر پروفیسر گلبرٹ مرے نے FIVE STAGES میں اسے نقل کیا۔ پروفیسر مرے نے موصوفہ کی سرتاپا تائید کی ہے۔

بے نام خداؤں کے باب میں مس ہیریسن بتاتی ہیں کہ عہد جاہلیت کے خدا بعض مشترکہ اوصاف و خصائل سے جانے پہنچانے جاتے، غالباً یہ خدا زمین، آسمان اور سمندر ایسے مظاہر قدرت تھے۔ انسان کے دماغ پر جب اور جہاں ہوش وخرد کی پہلی کرن پڑی شعور نے بیداری کی پہلی کروٹ لی اور اس نے گردوپیش کو دیکھا۔ تو سب سے پہلے اسے زمین سے پالا پڑا۔ جو پاؤں تلے تھی۔ جس پر وہ ٹھکانا بناتا اور جس کے دامن سے رزق کے اسباب وابستہ تھے۔ زمین ہی پر مرنا جینا تھا۔ یہی پروردگار تھی۔ ماں تھی، دیوی تھی۔ اسی سے زرخیزی کی ریتوں رسموں کو جنم ملا جو جذبات کی دنیا میں نچلی سطح پر سب سے زیادہ اہمیت رکھتیں۔ دھرتی ہی سے دیو مالا کی داغ بیل پڑی۔ زمین پرستی دنیا کا پہلا دین قرار پایا۔

پیلازجیوں کے خداؤں کے بے نام ہونے کی ایک وجہ ان کی کثرت تھی۔ بستی بستی اور قبیلے قبیلے کا خدا جدا تھا۔ مروجہ دستور کے بموجب آئے دن خدا پیدا ہوئے۔ ہر زعیم مر کر خدا بنتا اور دیو مالا میں شامل ہوتا۔ خداگری کا سلسلہ برابر جاری رہتا۔ اسی لیے ناموں کے پھیر میں پڑنے سے تو ہی بہتر تھا کہ خداؤں کو عمومی اوصاف وخصائل سے موسوم کیا جائے تب خدا شعبوں میں منقسم نہ تھے۔ شعبہ وارانہ تقسیم کے فقدان کی وجہ شاید یہ تھی کہ مرنے کے بعد تمام زعیم یکساں درجہ اور اوصاف و خصائل رکھتے۔ ''ہر مقامی زعیم کو لڑائی میں اپنے کنبے کی مدد کو آنا پڑتا۔ قبیلے والوں کو فصلیں فراہم کرنی پڑتیں۔ اور ان کی نسل بڑھانی پڑتی۔ جب قبیلہ حیران و پریشان ہوتا تو کاہن بن کر اسے راہ دکھانی پڑتی۔ اسی کو ہر ہنگامی ضرورت سے نمٹنے کے لیے تیار رہنا پڑتا۔ یہ بھی اسی کا کام یہ تھا۔ کہ وقت پڑے تو ٹوٹا ہوا برتن جوڑ دے''!

PROLEGO صفحہ ۲۴۰

لیکن اس کی سب سے بڑا کام یہ تھا کہ بیماروں کو تندرست کرے۔ معالجانہ خوبی اسے اولمپس

Marfat.com

کے دیوی دیوتاؤں کے ہم پایہ کرتی اور فاتحین کے لائق۔قدیم نقاشوں اور بت پرستوں الیسکلی پیس۲ نامی زعیم معالج کو پیس کس قدر زیوس کے ہم شکل ظاہر کیا۔ایک تصویر میں یہ ریشور دیوتا لاٹھی کا ٹیکا لیے کھڑا ہے۔پہلو میں بہت بڑا ناگ بل کھائے کھڑا ہے روبرو پجاری ہیں۔اگر چہ ناگ بہت بڑا ہے تاہم بل کھا کر دیوتا کے ہم قامت ہوگیا ہے۔ناگ اصل میں دیوتا کا وصف اور ظاہری روپ ہے۔بالفاظ دیگر یہ ایک ہی کے دو روپ ہیں۔یہ ناگ پراسرار اور مہلک زمینی کیڑا ہے جو مر کر دیوتا ہوا۳؎

عہد جاہلیت میں لوگ کم پختہ اور پریشان شعور کے باعث دیوی دیوتاؤں کو الگ الگ شکل و صورت دیتے۔ہر قبیلے اور ہر بستی میں تخلیقی صلاحیت کا الگ الگ مظاہرہ ہوتا۔دیو مالا میں حسب ضرورت ہر دم ترمیم واضافہ کی گنجائش رہتی۔دیو مالا میں بڑی لچک ہوتی اور لوگوں کے ذہنی تغیرات اس میں راہ پاتے۔''بھوت پریت اور باقاعدہ دیوی دیوتا میں جو فرق پایا جاتا وہ بہترین طریق پر اس اصول سے معلوم ہوسکتا ہے کہ انسان اپنی ہی صورت پر اپنے معبود وضع کرتا۔''اجوں جوں اسی کی اپنی صورت بدلتی توں توں اس کے معبودوں کی ہیت میں تبدیلی آتی۔

۲۔ASKLEPR,S ۳۔P.ROLEGO صفحات ۳۴۰ سے ۳۴۲ تک

۱۔ایضاً صفحہ ۳۵۷،مس ایڈتھ ہملٹن نے اس نظریے کی یوں صراحت کی ہے یونانیوں نے اپنی صورت پر اپنے خدا وضع کئے یہ خیال پہلے کبھی انسان کو نہ سوجھا پہلے خدا اصلیت کا روپ نہ رکھتے وہ تمام جانداروں سے مختلف ہوتے مصر میں مینار نما کولوکسس بے حرکت تھا اس کے باب میں حرکت کا تصور غیر ممکن تھا پتھر میں یوں جمایا گیا جیسے معبد کا زبردست ستون ہو گویا انسانی صورت کی ترجمانی کرتا تاہم اسے دانستہ غیر انسانی روپ دیا گیا۔یہی خدا کبھی بلی کے سر والی عورت کی سنگین صورت میں ظاہر ہوتے جس سے شدید قسم کی غیر انسانی سنگدلی کا گمان گزرتا یا پھر ہر ذی حیات سے الگ تھلگ پراسرار راکھش یا بوالہول ہوتے میسوپوتیمیا میں خداؤں کی شکلیں درندوں کی سی تھی لیکن کسی ایسے درندے سے مماثل نہ تھیں جو آدمی کے علم میں ہو۔انسانوں پر پرندوں کے سر،شیروں پر سانڈوں کے اور دونوں کو عقاب کے پر لگے ہوتے یہ ان فنکاروں کی تخیق

Marfat.com

تھے جوایسی صورتیں بنانا چاہتے ہیں جنہیں کسی نے کبھی نہ دیکھا۔ یہ تصویریں فنکاروں کے اذہان میں موجود تھیں تصنع کی یہ انتہا تھی۔

یونان سے قبل دنیا ایسے ہی معبودوں کو پوجتی بس اتنا ہو کہ تصور میں ان کے برابر کسی معبود کا یونانی بت رکھ دیا جائے۔ یہ بت بہ کمال رعنائی کس قدر معمول کے مطابق اور فطرن ہوگا اس طرح یہ بات سمجھ میں آجائے گی کہ دنیا میں کیسے نیا خیال پیدا ہوا!اسی کے ساتھ دنیا تعقل پسند ہوئی۔

سینٹ پال نے کہا کہ غائب کو حاضر کے ذریعے سمجھنا چاہیے یہ خیال عبرانی نہیں یونانی ہے۔ جہاں تک قدیم دنیا کا تعلق ہے صرف یونان والے حاضر کے خیال میں محو تھے وہ دراصل گردوپیش کی دنیا میں اپنی امنگوں کی تسکین پاتے۔ بت تراش کھیلوں کے دوران میں کھلاڑیوں کو مقابلہ کرتے دیکھتے وہ ان جوانوں اور توانا بدنوں سے بڑھ کر اپنی چشم تصویر میں کسی کو حسین نہ سمجھتا داستان گو نے ہرمیز دیوتا کو بازار سے گزرتے ہوئے لوگوں میں پایا۔اس نے خدا کو ایسی عمر میں گبھرو جوان کی مانند دیکھا جب ہومر کے الفاظ میں جوانی سب سے زیادہ پیاری ہوتی ہے یونانی نقاشوں اور شاعروں نے جان لیا کہ آدمی کس قدر ذی شان راست قد، تیز رو اور توانا ہوسکتا ہے آدمی ان کی جستجوئے حسن کا جواب تھا ان کی یہ خواہش نہ تھی کہ تخیل کی تراشی ہوئی کوئی فرضی تصویر پیش کریں۔

ان انسانی خداؤں نے قدرتی طور پر فلم کو خوشگوار مانوس مقام بنا دیا یونان کے لوگ یہاں اپنائیت محسوس کرتے۔ انہیں ٹھیک ٹھیک معلوم تھا کہ خدا فلکی مسکن میں کیا کرتے کیا کھاتے پیتے کہاں ضیافتیں اڑاتے اور کس طرح جی بہلاتے لاریب لوگ ان سے ڈرتے کیونکہ وہ برہمی کے عالم میں بڑے قوی اور خطرناک ہوتے۔ تاہم مناسب احتیاط برت کر آدمی خداؤں سے خاصے اچھے تعلقات پیدا کرسکتا، وہ ت بلکہ کامل آزادی سے ان پر ہنس لیتا زیوس جو دوسری عورتوں سے اپنی محبت کے معاملات کو بیوی ہیرا دیوی سے چھپانے کی کوشش کرتا سب سے زیادہ تفنین و تمسخر کا موضوع تھا۔اسی بناء پر یونانی اس کی ذات سے حظ پاتے اوزاسے پسند کرتے ہیرا دیوی طربیے کا ایسا کردار تھی جو حاصد بیوی ہونے یا اپنے شوہر کو بے آرام کرنے نیز رقیب کو سزا دینے کی غرض

سے دانشمندانہ تدبیریں اختیار کرنے کے باعث یونانیوں کو ناخوش تو کیا اس طرح لطف اندوز کرتی جس طرح ہیرا کا نیک شریک حیات آج ہمیں لطف اندوز کرتا ہے یہ داستانیں دوستانہ جذبات سے تراشی گئیں مصر کے بوالہول یا آشوریا کے درندہ نما پرندے کے حضور میں ہستی کا تصور بھی نہ کیا جاسکتا لیکن المپس پر یہی حرکت بالکل فطری ہوتی اسی لئے یونانی خدا ہم جلیس ہونے کے قابل ہوئے۔

زمین پر دیوی دیوتا خوشنما زمین اور بحر و دریا سے اپنا مزاج ہم آہنگ کر کے جنگلوں دریاؤں اور سمندر میں جا بستے۔ MYTHOLOGY صفحات ۱۶، ۱۷۔

ا۔ ٹوئم اپنڈ ٹیپو، صفحہ ۱۴۷۔

ا۔ ناگ کے علاوہ بعض پرندے بھی روحوں کے نقل و حمل کے وسیلے تھے یہ پرندے آدمی کا سر رکھتے ان میں سے بعض گنبدوں پر بیٹھتے ناگ بھوت اور پنچھی بھوت میں نمایاں فرق یہ تھا کہ اول الذکر آدمیوں کے لئے اور ثانی الذکر عورتوں کے لئے ہوتا ناگ عام طور پر کسی جدامجد کا بھوت خیال کیا جاتا۔)

فرائیڈ کی رائے میں خدا کو باپ کی شکل پر تخلیق کیا گیا باپ کنبے اور قبیلے کا سربراہ ہوتا بیٹے، کنبے اور قبیلے کی زندگی باپ کے گرد گھومتی پھر یہ سب مل کر خدا کے گرد گھومتے خدا میں عبادت کی ریتیں رسمیں اور تمام دینی مصروفیتیں سمٹ آتیں خدا در حقیقت باپ ہی کی رفعت یافتہ صورت تھی باپ سے پہلے خداماں کی شکل پر تراشے گئے۔

☆ناگ پوجا☆

فراہم شدہ معلومات کی بناء پر کہا جاسکتا ہے کہ عبادت کے لائق سب سے پہلی ہستی دھرتی تھی دھرتی ہی دیومالا کی کلید تھی اور دھرتی پوجا پہلا دین دھرتی پوجا کی ایک شکل ناگ پوجا تھی۔

ناگ عہد جاہلیت کے معبودوں میں نہایت اہم معبود تھا حشرات الارض میں سب سے زیادہ خوشنما پراسرار اور مہلم تھا زمین سے واسطہ رکھتا اور پاتال میں رہتا۔ معبود کو یہ اوصاف کافی تھے وہ لوگ جو ابھی رموز کائنات اور حیاتیات کی الف بے بھی نہ سیکھ پائے۔ ایسے محیر العقول طاقت کا

Marfat.com

حامل سمجھے ان کے نزدیک یہ روح بردار تھا زندگی اور موت سے گہرا رشتہ رکھتا زعیم مرکر ناگ بن جاتا اور پجنے لگتا ایسے میں زعیم بہتر و برتر اور توانا تر سمجھا جاتا یونان بھر میں مرنے کے بعد زعیم ناگ کی صورت میں پجتا اور ایسے توصیفی لقب سے مخاطب کیا جاتا جو ناگ کے مترادف تھا۔۲ (PRCLEGO) صفحہ ۲۰۔

ناگ پوجا فی الاصل زعیم پرستی کی واضح صورت تھی زعیم دھرتی کا سپوت ہوتا ناگ بن کر زعیم پرستی کی واضح صورت تھی زعیم دھرتی کا سپوت ہوتا ناگ بن کر زعیم زیر تربت یا زیر گنبد رہتا تربت پر علی العموم ناگ کے نقش بنائے جاتے کون نہ جانتا کہ ناگ تربتوں میں گھر بناتا؟

عہد جاہلیت میں انسان کا ناگ بننا حقیقت مانا جاتا چنانچہ دوسری صدی بعد از مسیح کا مصنف ایلین اپنی تالیف حیوانات کی فطرت میں بتاتا ہے کہ مرنے کے بعد جب ریڑھ کی ہڈی کا گودا گل سڑ جاتا تو یہ سانپ بن جاتی ریڑھ کی مالا کی شکل سانپ ہی کی سی ہوتی عجب نہیں کہ نعش کے پاس سانپ کا پایا جانا اس خیال کا محرک ہو پلوتارک بتاتا ہے کہ جب سپارتا کا آخری تاجدار کلی ادم اینسیز ۲۳۶ سے ۲۳۲ ق م شکست کھا کر مصر کو فرار ہوا اور اسے اذیت دی گئی تو اس کے سر سے ایک بڑا ناگ لپٹا ہوا تھا اسے دیکھ کر لوگوں نے اسے فانیوں سے بڑھ کر رتبے والا جانا پلوتارک کے الفاظ میں پرانے وقتوں کے لوگ ناگ کو درندوں سے زیادہ زعیموں سے منسوب کرتے حکماء کے خیال میں جب عمل تبخیر سے ہڈیوں کے گودے کی رطوبت خارج ہو جاتی تو وہ بوجھل ہو جاتا اور سانپ پیدا کرتا۱۔ PROLEGO! صفحات ۳۳۰، ۳۳۱۔

ناگ پوجا کسی نامعلوم زمانے میں فنیقیا سے درآمد ہوئی چنانچہ ایم فو کارٹ (MFAUCART) بحوالہ مس ہیری سن رقم طراز ہے کہ برلن میوزیم کے مہتموں نے زیوس ناگ (ZEUS MEILICHIAUS) کے چند ایسے نقوش برآمد کیے جن سے فنیقی اثرات کا سراغ ملتا انہیں فنیقی دیوتا لعل مولوک مقصود کیا گیا۔۳ (BAAL MALOCH)۔

ناگ پوجا کی ریت میں بہ تعداد کثیر سور جلائے جاتے سوختی قربانی غضب آلود اور غض ناک دیوی دیوتاؤں کے تمام گروہوں کی خصوصیت تھی۔

Marfat.com

خوبی قسمت سے سیاح پوسینی ایس نے مائی ادنیا میں اپنے قیام کے دوران میں ایک خانقاہ کی زیارت کی جوزیوس ناگ سے موسوم نہ تھی تاہم ناگ دیو کے ماننے والوں کی جائے عبادت تھی اس نے وہاں نہ مندر پایا نہ شجر گاہ اور نہ قربان گاہ اس نے یہاں ناگ پوجا کی ریت کی حقیقت جانی رات کے اندھیرے میں ناگ دیو کے نام کی قربانی دی جاتی اور رواجا سورج نکلنے سے پہلے پہلے وہیں اس کا گوشت کھالیا جاتا۔(PROLLEGO)\

ناگ پوجا سے تین باتیں واضح ہیں۔

ناگ بل میں رہتا یوں زمین سے وابستہ ہوا۔

دھرتی سب سے قدیم زرخیزی کی دیوی ہے دھرتی کے رشتے سے ناگ زرخیزی کا دیوتا ہوا۔

سورکہ سوخت کیا جانا زرخیزی کی علامت ہے

ناگ پوجا کی غایت فصل اور نسل کی افزائش کے سوااور کیا ہوسکتی؟ زعیم مرنے کے بعد کنبے قبیلے کی سلامتی کا مرانی اور ترقی کا ضامن ہوتا اپنوں کی رہبری کرتا۔

آکیاؤں کی آمد کے بعد دھرتی پوجا جس کی ایک صورت ناگ پوجا یا بلوان پوجا زعیم پرستی تھی مٹائی نہ جاسکی البتہ معبود کی بیت بدلائی گئی ریشو ناگ کا ظہور آکیاؤں کی جدت تھی یوں پیلازجیوں کا ناگ دیو انسان نما بن گیا یاد رہے کہ آکیاؤں کے زندہ دل اور کھلنڈرے خدا انسان نما بلکہ انسانوں کا نقش ثانی ہوتے ریش کہ ارتقاء کی کڑی تھی دیوتاؤں کو انسان نما بنانے کے عمل کو ظاہر کرتی ریشو رنگ زیوس میلی کیوس عبوری دور کی پیداوار تھا۔بعض جانوروں کو انسانی چہرے لگانے کی بھی یہی توجیہ ہے اور پھر دیوتا موقع بہ موقع حسب ضرورت جانوروں کی ہیت اختیار کر لیتے چنانچہ جب زیوس حسین وجمیل یوروپا پر فریفتہ ہوا تو خوبصورت بیل بن کر اس کے پاس آیا اور دھوکے سے پیٹھ پر بیٹھ کر اسے لے اڑا۔

ریشو ناگ کے ضمن میں مس ہیریسن نے ڈاکٹر ہینس گیڈو سے استفادہ کیا جو ناگ کے ڈھانچے اور خصائل پر سند تھے موصوف ایک قدیم منقوش ناگ کی بابت بتاتے ہیں کہ COELOPELTIS LACERTINA کہلاتا اور ہسپانیہ میں پایا جاتا عموماً چھ فٹ

Marfat.com

لمبا ہوتا حیوانیاتی نام سے عیاں ہے کہ اس کا سر چھپکلی کی مانند ہوتا اور دوسرے ناگوں کی طرح ابھرا ہوا نہیں بلکہ پچکا ہوا یہ نوع چوہوں، چھپکلیوں وغیرہ کے حق میں مہلک اور آدمی کے حق میں غیر مہلک بلکہ بے ضرر تھی اس کا سبب زہر کی کچلیوں کی ساخت تھا قدماء غالباً اس صورت حال سے آگاہ تھے البتہ ریش کی بات غلط تھی اس کا نچلا جبڑا لٹکا ہوا تھا جس سے ریش کا شائبہ ہوتا عجب نہیں کہ عہد اولین کے نقاشوں، بت تراشوں اور کوزہ گروں نے صرف لٹکا ہوا جبڑا دکھایا ہو لیکن بعد کے فنکاروں نے نئی دینی تحریک کے زیر اثر ریش بنا دیا ہو ویسے بعض نقوش میں ریش کی جگہ نچلا جبڑا ہے۔

ناگ کو انسان نما بننے میں اس مروجہ نظریے سے مدد ملی ہوگی کہ مردے کی ریڑھ کی مالا سانپ بن جاتی۔

عہد جاہلیت میں ناگ دیو بے نام تھا۔ اس کا نام محض وصفی اور عمومی تھا مس ہیریسن کی رائے میں رب الشمس اپالرارطس اور زیوس ابتداء میں غالباً وصفی اور عمومی نام رکھتے بعد میں انہیں تخصیصی اور انفرادی نام ملے۔ آکیاؤں کی آمد پر جب دو تہذیبوں میں ٹکراؤ ہوا تو ناگ دیو اور زیوس مل کر ایک ہوئے نیا دیوتا زیوس میلی کیوس نہ تو اصلاً زیوس تھا اور نہ المپس کے محاسن کا حامل فلک کی بجائے پاتال کا دیوتا اور وہیں کا باسی تھا ناگ کی بہتات اور اس کی پوجا کی تعمیم نے اسے کسی زعیم سے موسوم نہ ہونے دیا ہر زعیم بلا تخصیص ناگ ہوتا۔

زیوس ناگ اور ناگ پوجا کے باب میں جو شہادتیں دستیاب ہوئی ہیں ان میں اہل قلم اور سالار زینوفون کی شہادت قابل ذکر ہے جسے مس ہیریسن نے اپنے یہاں نقل کیا ہے۔

(XENOPHON ایتھنز میں غالباً ۴۳۰ ق م پیدا اور کورنتھ میں ۳۵۵ ق م کے لگ بھگ فوت ہوا بچہ ہی تھا کہ ایک دن بازار میں اسے سقراط ملا سقراط نے عام ضروریات کی چیزوں کی بابت سے پوچھا کہ کہاں ملتی ہیں زینوفون نے ٹھیک ٹھیک بتا دیا پھر سقراط نے پوچھا کہ بہادر اور بھلے لوگ کہاں ملتے ہیں اس پر وہ چکرایا سقراط سے ساتھ لے گیا یوں دونوں نے یاری ہوئی زینوفون بزرگ فلسفی کا مداح نکلا۔)

ایشیائی مہم سے لوٹتے وقت جب زینوفون کے پلے دام نہ رہے تو وہ راستے میں رہ گیا اس نے نیت کر کے ایک عالم دین سے مشورہ کیا اسے بتایا گیا کہ زیوس ناگ راہ میں حائل ہے وہ جیسے گھر پر قربانی دینے کا عادی ہے ویسے بالالتزام دیوتاؤں کی راہ میں قربانی دے چنانچہ اگلے دن زینوفون نے موروثی رواج کے مطابق بہ تعداد کثیر سوروں کی سوختی قربانی دی بشگون موافق ہو گئے۔

ناگ دیوس کی مورثی اور با قاعدہ ریت میں بھاری تعداد میں سور جلائے جاتے دیوتا دولت کا ذریعہ یعنی ایک طرح کا پلوطس مانا جاتا ہے۲ PLOUTAS PLUTUS دھرتی دیوی کا یہ سپوت یونانی دیو مالا میں دولت کا مشخص ہے زرعی معیشت میں دولت کا فخرن ٹھیری یہی سونا اگلتی، پلوطس کا دھن دیو ہونا واضح ہے۔)

اس آخری نکتے پر چنداں زور نہیں دیا جا سکتا کیونکہ زینوفون کے زمانے میں لوگ غالباً ہر مدعا کے لئے خالص اور سیدھے سادے طریقے سے زیوس کی عبادت کرتے بھاری تعداد میں سوختنی قربانی اور ناگ دیو کے لقب کو ملحوظ رکھ کر غور کیا جائے تو فی الان ایک واضح حقیقت کا پتہ چلے گا اس امر کے ثبوت میں شہادت نہیں ملتی کہ زینوفون نے دی آزیا تہوار پر قربانی دی ویسے اس کا امکان ہے سردست ہمیں عمومی طور پر زیوس ناگ کے مسلک سے سروکار ہے نہ کہ خصوصی طور پر دی آزیا تہوار سے تھوسی دی ڈایز کے جس پیراگراف پر گفتگو کی گئی ہے۔۱

۱(یونانی مورخ اور جرنیل THUCYDES)۴۶۰ سے ۴۰۰ ق م نے زیوس ناگ کے سب سے بڑے تہوار دی آزیا کا حال لکھا ہے تہوار کی ریت قلعے سے باہر ادا کی جاتی سب لوگ مل کر قربانی دیتے تھوسی دی ڈیز کا عظیم ترین اور لافانی شاہکار پیلوپونیشیا کی جنگ کی تاریخ ہے وہ بیس سال تک جلاوطن رہا اور آخر قتل کیا گیا ایتھنز کی سرحدوں سے باہر اس کا مدفن بنا۔)

اس کا شارح بتاتا ہے کہ دی آزیا تہوار پر بھیڑ قربان کی جاتی اور اگر اس بیان کی بنیاد کسی قدیم سند پر رکھی جائے تو مراد سور یا پالتو جانور ہے۔ رفتہ رفتہ اس لفظ کے معنی بھیڑ تک محدود کر لئے گئے

یہ بات قطعی طور پر کہی جاتی ہے کہ دیوتا کی اصلیت متعین کرنے کے لئے قربانی کے جانور کو اہمیت حاصل نہیں سور دھرتی دیوی دی می تر اور دوسرے پاتالی دیوی دیوتاؤں سے متعلق ہو گیا وجہ

Marfat.com

یہ تھی کہ دیوی دیوتا ابتدائی دور کے تھے آج کی طرح تب بھی سورستا پل جاتا اور غریبوں کا سہارا بنتا قربانی کا جانور خدا کی حیثیت سے زیادہ پجاری کی حیثیت کے اظہار کی شے تھی سور سے متعلقہ دلیل پر ہرگز زور نہ دینا چاہیے لاریب زیوس کے حضور سستے سور کی قربانی استثنائی صورت تھی۔

ناگ کے لقب کی نمایاں خصوصیت کی اصل کلید قربانی کا طریقہ تھا۔نہ کہ اس کی جنس، ناگ دیو کے روپ میں زیوس کثیر تعداد میں جانوروں کی سوختنی قربانی کا طلب گار ہوتا جانور بالکل جلا دیئے جاتے ہومر کا زیوس بھی کثیر تعداد میں جانوروں کی سوختنی قربانی طلب کرتا اس تک قربانی کے گوشت کے کچھ کھیرے ہی پہنچتے پجاری دوستی کی علامت کے طور پر شرکت کرتے، المپس کے پرستاروں کی یہی عام ریت تھی لیکن زیوس ناگ سب کچھ لیتا یا کچھ نہ لیتا اس کے نام کی قربانی کی ریت جشن عامہ نہ ہوتی یہ تو ہیبت ناک قوت سے پیچھا چھڑانے کا اقدام ہوتی اسی لئے سنگین افسردگی کی فضا طاری رہتی یہ بات بعد میں دیکھی جائے گی کہ قبر نام ارواح کے نام کی قربانی کا گوشت کھایا نہ جاتا یہ ارواح چاہتیں کہ انہیں منایا جائے پاتالی دیوتاؤں کے تمام گروہوں کی یہی خصوصیت تھی یہ دیوی دیوتا ہومر سے قبل کے نظریات کی پیداوار تھے سردست اتنی نشان دہی کافی ہے کہ یوس ناگ سے متعلق یہ ریت ہومر کے زیوس کے لئے بالکل اجنبی تھی۔

یہاں زیوس کا سوال پیدا ہی نہ ہوتا ہمارے یہاں آزاد دیوی دیوتا ہیں جو اپنی اپنی خصوصیات کے باعث پجتے ہیں ان سے متعلق تقاریب شیانہ بھی منعقد کی جاتی ہین گمان گزرتا ہے کہ زیوس نے تقاریب شبانہ سمیت ناگ دیو کی پوجا پر قبضہ جمالیا یہ جان کر گمان یقین میں بدل جاتا جبہ غضب کی دیویوں کے مانند زیوس ناگ ہم نسل کے خون کا بدلہ لیتا پوسے فی اسی نے کیفیسوس کے پاس زیوس ناگ کی پرانی قربان گاہ دیکھی۔

''جب تھسیوں نے دوسرے چوروں کے ساتھ مینس کو ہلاک کیا جو تھیوس کے واسطے سے اس کا قرابت دار ہوتا تو اس نے فائیتے لوس کے جانشیوں کے ہاتھوں کو خود کو اس قربان گاہ پر پاک کیا۔'' پھر پوسینی ایس یہ بھی بتاتا ہے کہ لڑائی کے بعد آرگوس کے پاشندوں نے اپنوں کا لہو بہانے کے گناہ سے دامن پاک کرنے کے لئے جو اقدامات کئے ان میں ایک قدام زیوس ناگ کے مجسمے

Marfat.com

کی تنصیب تھا۔ ناگ دیو سے با آسانی التجا کی جاسکتی وہ بھلا بھی تھا اور مہربان بھی قدرتا لہو پاک کرنے والا تھا لیکن اسی طور قدرتا ایک دو سے وصفی پہلو سے لہو کا پیاسا بے دم ہونے اور غضبناک خواہش ظاہر کرنے والا تھا، نعت نگار، ہیسی کی اس یہ بات بڑی صفائی سے بتاتا ہے کہ رحم اور قہر کی دیویوں کے مانند ناگ دیو کے بھی دو زخ تھے۔[1] (GRACES اور FURIES) پانچویں صدی ق م کا ہر تعلیم یافتہ یونانی کہ وحدانیت کا رجحان رکھتا ناگ پوجا کی یہی تشریح کرنا زیوس (ZEUS HEADS)[2] سب کچھ تھا لیکن زیوس ناگ پاتالی وصف رکھتا وہ پاتانی زیوس تھا۔

پوسینی ایس نے کورنتھ میں ایک کھلی جگہ زیوس کے تین بت دیکھے۔ ایک کا لقب نہ تھا ایک پاتالی دیوتا کہلاتا اور ایک بلند ترین یہ بتانا ممکن نہیں کہ اس تہرے زیوس نے پہلے زمانے کے کون کون سے ادیان اپنی ذات میں جذب کئے۔[3] بحوالہ PROLEDS صفحات ۱۵ تا ۱۷۔

اس طویل اقتباس اور دودونا کے واقعے سے صاف ظاہر ہے کہ آکیاؤں کی آمد پر نئے اور پرانے ادیان میں تصادم ہوا آکیائی اپنے ہمراہ جو دیوی دیوتائے اور نام ور بھی تھے اور امور فرائض کے الگ الگ شعبوں کے مختار بھی ادھر پیلازجی انقلاب کے زد میں آئے تو دودونا کی کہانت گاہ پر گئے کاہن جو بے حد باخبر اور سیانے ہوتے وقت کی نبض پر ہاتھ رکھتے ان کے گرد و پیش خبر رسانی کا ایک عالمگیر جال پھیلا ہوتا وہ آنے والے تہذیبی سیل کو نظر انداز نہ کر سکتے۔ انہوں نے اسی میں خیریت دیکھی کہ نئے دین کا خیر مقدم کریں اور بے نام خداؤں سے وستکش ہوں دودونا کی کہانت گاہ سے نئی تحریک چلی اور شعوری انقلاب برپا ہوا۔ یونانی دیو مالا نئے موڑ پر آئی اور دودونا کا واقعہ ارتقاء کی بنیاد کڑی بن گیا۔

ادھر آکیائی بھی دور اندیش تھے انہوں نے آہنی فوقیت کے باعث پیلازجیوں کو شکست تو دی لیکن ذہنی تسکیر کا کام باقی تھا اور بے حد مشکل بھی۔ یہاں آہنی فوقیت بے کار تھی۔ لوگ اپنی تہذیبی متاع سے اپنے دلولوں، جذبوں اور امنگوں کو سرشار رکھتے آبائی دین کی جڑیں ذہنوں اور جمیروں میں دھنسی ہوتیں۔ مرکز بھی نہ نکتیں لوگ قبر اور چتا تک اسے لے جاتے قدماء کو آبائی تہذیبی ورثے سے محروم کرنے اور نیا ورثہ قبول کروانے کے لئے بڑی احتیاط تدبر اور تحمل کی ضرورت تھی۔

Marfat.com

آ کیاؤں کے تہذیبی ورثے کی چمک دمک سے انکار نہیں لیکن قدما۔ اپنی ہی متاع کو سینے سے لگائے ہوئے تھے۔ ان کا دین ان کا مزاج تھا۔ اسی لئے فاتحین مجوراً کچھ لے اور کچھ دے کے اصول پر اتر آئے۔ انہوں نے پرانی ریتوں اور رواتیوں کو سمیٹ لیا، اپنالیا پرانے مال پر نئی مہر لگائی ۔ نیا رنگ روغن کیا اور حق ملکیت بدل لیا۔ ناگ پوجا اس کی بین مثال ہے۔ ناگ کو بتھیانے کے بعد اسے زیوس میلیکیوس بنایا گیا۔ اور پھر ریش عطا کر کے آ کیائی نظریات سے ہم آہنگ کیا گیا ارتقاء کا سلسلہ جاری رہا۔ بالآخر ہومر کا زیوس ظاہر ہوا جو آ کیاؤں کا کھاسکہ تھا اور عہد جاہلیت کے کھٹ سے پاک یہ حسب معمول خدا کم اور انساں زیادہ تھا۔ اس میں ایک طرف تو جاہ دجلا، قہر و غضب اور عظمت و رفعت تھی۔ دوسری طرف یہ سفلی جذبات سے بہ عجلت مغلوب ہو جاتا عورت اس کی کمزوری تھی ایک اسی کی کا طرز مین سے اس کا رشتہ قائم رہا ورنہ یوں نہیں کہ المپس کے زیوس کی ذات میں پاتال کی کوئی خصوصیت پائی جاتی یہ بھونڈی سی حقیقت ہے کہ عالم بالا گرج اور چمک کا کدا پاتال کے قدیم ناگ دیو کا اکراج کرتا ہے ناگ دیو پردیسی مولوک دیوتا نہیں بلکہ دیسی اور زیوس کی تخلیق و تشکیل سے قبل کی شے ہے۔"

بہر حال آ کیاؤں نے نظریاتی تعاون اور ان کی روادای کی بدولت ناگ پوجا مدتوں جاری رہی ناگ انسان نما بنا ہی ڈراما نگاری پوری پیدیز کا مالی زیوس ہوا۔

☆ زعیم مردہ اور زندہ ☆

عہد جاہلیت کے پیلا زجیون کا زعیم کو مر کر پجتا زندگی میں غضب کی شخصیت ہوتا اور مہمات سر کرتا عام ذہنی و بدنی سطح سے کہیں زیادہ بلند اور چمن کا دیدہ ور ہونے کے باعث قدر و منزلت کی نظر سے دیکھا جاتا لوگ اس کی صلاحیتوں سے مرعوب ہو کر اسے انسان سے بالاتر سمجھتے۔ ہیرو سے مراد قومی مضبوط زی شان اور قابل احترام تھا آ کیاؤں کے یہاں بھی یہ تصور پایا جاتا چنانچہ ہومر کا زعیم زبردست انسان اور خدا کا بیٹا ہونے کے باعث خدا کو پیارا ہوتا لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ایک خدا اس کی سرپرستی کرتا تو دوسرا دشمنی اسی لئے تو کہتے ہیں کہ ایلیون میں دس سال تک انسان نہیں خدا لڑتے رہے انہی محاذ جنگ پر زعما کو یا مراد یا نامراد کیا بیشتر کو خداؤں نے تربیت دی اپنے

Marfat.com

اوصاف دینے اور حربے ہی مرنے پر قدیم وجدید ہر عہد کا زعیم برتر اور قومی تر ہو جاتا قدیم دستور کے مطابق نام غائب ہو جاتا کیونکہ نام معلوم ہوتا لوگ اس سے آشنا ہوتے اور گھر کی چیز لگتا نام کے بغیر مرنے

1۔(PROLEGO)

2 (ANTHOROPOMORPHIC) آدمی کے لئے یونانی لفظ ANTHROPOS ہے۔

والا اجنبی، پراسرار اور معبود بن جاتا مرنے کے بعد نئی عظمت اور قوت جنم لیتی جو لوگوں کے متوہمانہ مزاج کا عکس ہوتی۔ قدیم قبائل توہم پرست تھے وہ تو اپنے سایے سے بھی ڈرتے مرنے والے کو یا تو مہربان مرد ضعیف اور سیاہ دو ایسے توصیفی ناموں سے پکارتے یا پھر صیغہ غائب (مذکر یا مونث) کی ضمیر سے۔

زعماء کو ایزادی ناموں سے پکارنے کا بھی دستور تھا چنانچہ ایری نی ایز (بری دیویاں) ہی ''غضب کی دیویاں'' کہلاتیں قاتل سے خون کا بدلہ لیتیں پھر جب پرانا نظام عدل تمام اور آکیاؤں کا نظام عدل رائج ہوا تو ''بری دیویاں تائب ہو کر اچھی دیویاں (یومینسید یز)۲ بن گئیں یہی'' مہر و کرم کی دیویاں۳ کہلاتیں۔

1(FURIES) 2 (EUMEHIDES)

3GRACES فاتحین کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تہذیب نو کا علمبردار سردار یگا میمنون لشکر لے کر ایلینون فتح کرنے گیا تو اس کی غیر حاضری میں اس کی بیوں کلائی طیم نیسطر (بیلسن کی بہن) کہ قدیم نسل کی شہزادی تھی۔ اپنے ہم نسل منگیتر شہزادہ رسبتھس (AEGISTHUS) سے مل گئی کئی سالوں کے بعد سردار گھر لوٹا تو بیوی نے اپنے آشنا کی مدد سے اسے ہلاک کیا۔ باپ کا بدلہ نئی نسل کی شہزادی الیکتر اور شہزادہ اور یسطیز (ORESTES) نے سگی ماں اور اس کے آشنا سے لیا پھر جب غضب کی دیویوں نے قاتلوں سے بدلہ لینا چاہا تو دیوتاؤں نے نظام عدل بدل دیا پرانی تہذیب کو نئی تہذیب سے بدلہ لینے دیا۔

Marfat.com

اسی موقع پر غضب کی دیویاں تائب ہوئیں۔

پانچویں صدی کے ڈرمانگار یسکی لس نے اپنے سہ تمثیلہ اوریس اطیا (ORESTEIA) میں اس قتل کے واقعے کی پوری داستان بیان کی ہے یہ داستان فاتحین کے زاویہ نظر سے لکھی گئی ہے اسی لئے نامعتبر ہے مس ہیرلیسن بتاتی ہیں کہ اتنا برا نہ تھا جتنا ایسکی لس نے اسے ظاہر کیا کے پدر تھائی ایس طیز کو ملک بدر کیا کیا چنانچہ اول الذکر پردیس میں رہا یہ زیر عتاب کنبہ پیلاز جی تھا۔ ہوا تو بیوی کو درباری شاعر کی نگرانی میں چھوڑ گیا شاعر کا فرض تھا کہ آکیاؤں کیگن گاتا رہے ایلیون کا مھاذ دس سال؛ تک گرم رہا پھر واپسی پر کئی سال تک قبرناک سمندر کی موجیں یونانیوں کو بھٹکاتی پھریں اس مرنے والوں کے دو واضح اوصاف ہوتے۔ وہ کرم فرما بھ ہوتے اور ستم رسان بھی لوگ ان سے پیار بھی کرتے اور خوف بھی کھاتے مرنے کے بعد قاتل اور غدار بھی نیک ہو جاتے چنانچہ فاتحین کا حمد گو شاعر ہومر ایجتھس ایسے قاتل کو بے خبا کہتا حالانکہ آکیاؤں کے نزدیک وہ بدکردار تھا کیونکہ اس نے ایسے زعیم کو ہلاک کیا جس نے پیلاز جی عورت اور ناموس وطن کی خاطر دشمن سے جنگ کی جیتے جی کوئی کتنا ہی برا ہوتا مرکر ان کی صف میں جاملتا جو برتر اور قومی ترمانے جاتے مورت سائے دھبے دھودیتی دراصل ان سے اعمال بد کا انتقام تو جیتے جی لیا جاتا۔ ایجتھس مارا گیا تو اس کا دامن پاک ہوا اور وہ زعیم بن گیا۔

یہی حال میلن کا ہوا جسے آکیائی شعرا نے بالعموم زانیہ اور بدکردار کہا مرنے کے بعد وہ ذعیم ہوئی اور پجی۔

☆ غیر معمولی زعیم۔ ہیراکلیز ☆

عہد جاہلیت کا ہر قریہ اور قبیلہ دیو مالا کے باپ میں تنگی داماں کا علاج رکھتا ہر ایک نے اپنی بساط کے مطابق خدا تراشے کبھی کبھی کوئی قریہ اور قبیلہ اپنے خدا یعنی مقعامی زعیم کی غیر معمولی طویل مدت میں کلائی طیم نیسطرا کا گمشدہ پیار اور نسلی جذبہ جاگا وہ ایجتھس سے مل گئی ایجتھس کا اس سے زیادہ. قصور نہیں کہ اس نے پناحق جتایا اور غاصب کے اقدام کو ناجائز جانا SARLY AGE جلد اول صفحہ ۹ بحوالہ PROLEGO صفحہ ۳۳۵۔

Marfat.com

اسی طرح یہ نکتہ بھی قابل غور ہے کہ ایلیون جاتے ہوئے جب اسیس ALUIS کے مقام پر یونانی بیڑہ اڑ گیا تو سیانوں نے قربانی دینے کو کہا۔اس پر سالا یگا میمنون نے اپنی ہی بیٹی الفی جینیا IPHIGENIA کو یہ چکر دے کر بلویا کہ نذازادز عیم آمل ایز (ACHILLES) سے بیاہی جائے گی۔کلائی طیم نیسطرا بیٹی کو لے کر آتی تو اور ہی گل کھلتا نظر آیا سہر پیٹ کر ہی تو رہ گئی شقی القلب سردار نے بیٹی کو بھینٹ چڑھا دیا ماں یہ صدمہ بھولی تو نہ ہوگی شوہر کی ہلاکت کا منصوبہ بناتے وقت بیٹی کا خون ناحق چیخ چیخ کر اسے پکار رہا ہوگا۔

کلائی طیم نیسطرا کی بہن میلن بھی پیلاز جی تھی۔ہر آکیائی سردار اس پر فریفتہ تھا بالآخر باہمی شخصیت کے باعث دوسرے قریوں قبیلوں پر بازی لے جاتا بیج زعماء اس قدر مقبول اور ذی اثر ہوتے کہ الپس کے خداخود کو ان سے سمجھوتہ کرنے پر مجبور پاتے سمجھوتے ہی میں خیریت ہوتی ہیرا کلیز اس ضمن میں بہت بڑی مثال ہے۔اس کے معنی ہیں ''جوان اور محبوب زعیم'' پیلاز جی اس کے پستار تھے جناتی کارنامون کی بنا پر اس نے زبردست شہرت پائی آکیائی اس کی شخصیت کو نیست ونابود نہ کر سکے انہوں نے عہد جاہلیت کے اس معبود کو المپس کے کنبے سے وابستہ کر لیا ذہنی زیروزبر اور ساطیری تغیر وتبدل کے بعد اسے نئے خداؤں کے وسیع تر زمرے میں جگہ مل گئی اس کے لئے سو ختنی قربانی روا ہوئی نوبت یہ این جارسید کہ رب برق ورعد کی بیوی ہیرا کی پوشاک کے سلوٹوں میں سے اسے گزارا گیا۔یوں وہ لے پالک بنا۔

یہ بھی روایت ہے کہ وہ ایک وعورت کے بطن سے زیوس کا بیٹا تھا اسی بنا پر ہیرا دیوی اس کی دشمن ہوئی اجنام کا دیوی کی برہمی جاتی رہی اور اس نے اپنی بیٹی ہیبی سے اسے بیاہ دی اجو المپس کی دیوداسی تھی دیوتاؤں کی خدمت میں رہتی اور انہیں مقدس مشروب نیکتر پلاتی وہ دائمی شباب کی نمائندہ تھی۔

کوزہ گروں نے ہیراکلیز کو المپس میں داخل ہوتے تو دکھایا ہے لیکن اسے المپس کے اندرون میں کبھی نہیں دیکھایا اس سے فاتحین کی تنگ دلی کا راز افشاء ہوتا ہے گویا انہوں سمجھوتے سے ایگا مینون کے بھای سپارتا کے حکمران میں اسے لے اس (MENELASUS) سے بیاہی گئی

بعدہ ایلیون کے شہزادے پیرس کے ہمراہ فرار ہوگئی۔

اس فرار کی دستان بھی فاتحین کی وساطت سے ہم تک پہنچی ہے ڈرامانگا پوری پیدیز تین پیلازجی دیویوں (ہیرا تھینی ،افروئتی) کواسکا ذمہ دار ٹھہراتا ہے اس کے خیال میں اصل ہیلسن افروائتی کے ایماء مصر پہنچائی گئی ایلیون میں صرف اس کا سایہ گیا یونائی اویونائی دیوی دیوتاوس سال تک اس سایے کے لئے باہم دست وگریباں رہے بالا آخر مین اسے لے اس نے اسے دا گزارکیا۔

جعلی ہیروئن جل کر غائب ہوگئی۔

نے ازرہ مصلحت ہیرا کلیز کو قبول کیا۔اسے دل سے نہ چاہا۔

☆زعیم خداؤں کا خوف☆

آکیائی تہذیب کی بنیاد زمین پر نہیں بلکہ فلک پر تھی اوراسی لئے بن پڑتا تو وہ زمین پرستی کی مخالفت بلکہ بیخ کنی کرتے اپنے دین اوراپنی دیو مالا کوآگے لانے کے لئے پیلازجیوں کے زعیم خداؤں کورسواء کرتے انہوں نے اپنی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے مفتوحین کی مقدس ہستیوں کے خط وخال بگاڑے ان کی پوجا مسدود کی اورانہیں ضرر رساں قرار دیا ویسے اس حرکت میں ان کے توہم کا بھی عمل دخل تھا کوئی عہد توہم سے خالی نہیں رہا پانچویں صدی کا ایک تمثیل نگار کہتا ہے۔

ہم ایسی خوفناک جگہ سے آگاہ ہیں جو بہت تاریک ہے۔

جہاں شمع نہیں جلتی۔

دن کولوگ زعماء کے ساتھ ضیافت اڑا لیتے ہیں،لیکن رات کو؟ توبہ توبہ رات کوایسا نہیں کرتے

تم جانتے ہو کہ رات کوخطرہ وہوتا ہے۔

اگر رات کوکسی فانی سے زعیم اوریسطز کی ملاقات ہوجائے توزعیم اسے برہنہ کرکے پیٹے اور خوب تماشا کر کے چھوڑے رات کے وقت زعیم بدروح بن کر لوگوں کو گزند پہچاتا فاتحین مفسرین کہتے زعماء کی خانقاہوں کے پاس سے گزرنے والے چپ رہیں مبادا برتروقومی تر برہم کراوچھے ہتھیاروں پراتر آئیں بقول کسے خداؤں اورانسانوں میں یہ امر مسلم تھا کہ بادشاہ

Marfat.com

خطاسرزنہیں ہوسکتی اورفتوح ومغلوب بھلائی نہیں کرسکتا!

بحوالہ PROLESGO صفحہ 933، ہم اس خیال سے نا آشنا نہیں، دیومعنی خدافاتح کی لغت میں راکھش اور فارسی میں ہرزن ہے اسی طرح جنوبی ہند کے قدیم باشندے راون کواپنے عہد کا

☆استخارہ☆

فاتحین کی عصبیت سے قطع نظر مقامی زعیم پرانے لوگوں کے لئے موجب خیروبرکت ہوتے ان کی تربتوں سے دوکام لئے جاتے مورخ ہیرودوتس شاہد ہے کہ پجاری ان تربتوں پر آکر حلف اٹھاتے یا اتکارہ کرتے عہد قدیم میں استکارے کا بڑا چلن تھا مشکلات میں رہبری پائے اور مسائل حل کرنے کا یہ عام طریقہ تھا۔ ''حلف اٹھانے اور تطہیری عمل کے ضمن میں لوگوں کی ریت یہ تھی وہ اپنے مین سے نیک ترین اور اعلیٰ ترین لوگوں کی تربتوں کو چھوکران کی قسمیں کھاتے تزکیئے کے لئے اجداد کی تربتوں پر جاتے التجاء کرکے وہیں سورہتے خواب میں جو کچھ دیکھتے اس پر عمل کرتے''

(ہسٹریز کتاب چہارم)

ہیرودوتس کے علاوہ دوسرے سیاحین بھی استخارے کے معمول سے آگاہ تھے۔

شہراوروپس کی کہانت (OROPUS) گاہ پر جاکر پجاری طہارت کرتے۔ مینڈھے کی قربانی دیتے اور کھال بچھاکر سورہتے پھر خواب میں منشاء پانے کی امید رکھتے معالج خدا ایس کلی پی اس سے شفا پانے کی غرض سے لوگ اس کی خانقاء پر جاتے کبھی سوتے میں مرض جاتا رہتا اور کبھی دیوتا پجاری کو نیند میں شفایابی کا گر بتا جاتا

(ایتھنز میں معالج خدا کی عبادت ۴۲۱ ق م شروع ہوئی باقاعدہ طور پر مکمل خدا کی صورت میں ایس کلی پی اس ہی نازل ہوا یہ اصل میں تھیس الی سے آیا رب الشمس اپالو کا ہم پیشہ اور حریف تھا اگرچہ پردیسی تھا اور قدیم تر تاہم معالج زعیموں کو قبول عام حاصل تھا اسی لئے ایس کلی پی اس کی آمد پر ہنگامہ نہ ہوا۔)

الپیا جہاں ۷۷۶ ق م المپک کھیلوں کی تنظیم نو ہوئی حلف اٹھانے کے سلسلے میں خاصی شہرت

Marfat.com

رکھتا یہاں مقامی ناگ دیوسوسی پولس کے نام پر حلف اٹھاتے اس کی تربت عبادت گاہ تھی۔جب نئی تہذیب کے علمبردار انسان نما خدا لائے تو ناگ اور زعیم کے درمیان رشتہ کمزور پڑ گیا گو زعیم پہلے کی طرح ناگ نہ رہا۔تاہم نقاش اور بت تراش مدتوں زعیم اور ناگ کا تعلق ظاہر کرتے رہے۔

خواب کی نشانیاں بڑی اہم خیال کی جاتیں کیونکہ وہ بزرگ ہستیوں کی جانب سے ہوتیں رب الشمس اپالو کی نسبت کہا جاتا ہے کہ خود دھرتی دیوی نے اسے نیند میں فتح ونصرت کی خبر دی اور وہ خبر پا کر برسر اقتدار آیا۔

استخارے کا معمول ابتداء سے انتہاء تک فانی زعیم سے مخصوص ومتعلق رہا المپس کے دیوتاؤں سے اسے سروکار نہ رہا چنانچہ یہ کبھی سننے میں نہیں آیا کہ کوئی بچاری استخارے کی نیت سے زیوس اپالو یا کسی دوسرے فلکی خدا کے معبد میں سویا ہو استخارے کا معمول زیوس کے برسر اقتدار آنے پر بھی جاری رہا فاتحین عہد جاہلیت کے دین کی اس شق سے بلا تامل استفادہ کرتے رہے۔

☆ ملیچھ، پلید لوگ ☆

جہاں تک بن پڑا پیلا زجی اپنی دینی ریتوں روایتوں سے لپٹے رہے وہ اپنی پراسرار رسوم رات کی پراسرار تاریکی میں ادا کرتے پو پھٹنے سے پہلے پہلے قربانی کا گوشت کھا لیتے آکیائی انہیں اچھا نہ سمجھتے۔وہ ان کے پراسرار دین اور معمولات سے نفرت کرتے انہیں پلید سمجھتے اور نالائق عظمت قرار دیتے۔

یہ سریت کی ایک شکل تھی اور پیلا رجیوں پر کیا منحصر ہے آکیائی بھی پیچھا نہ چھڑا سکتے ان کے یہاں بھی ستریت کا عمل دخل بھی چوری چھپواں پراسرار ریتوں رسموں کا چلن ہو گیا سکندر اعظم کی بیوی سریت کا قائل اور مخفی ریتوں کی عامل تھی۔

☆ بدروحیں اور بھوت پریت ☆

آکیاؤں کے نزدیک پیلا زجیوں کے زمانے میں ناپاکی ہی ناپاکی تھی۔بھوت پریت اور بدروحیں یہ افراط تھیں یہی نہیں بلکہ یہ کھلے بندوں پھرتیں یہ آزاد روآفتیں کیریزا کہلاتیں کائنات کا کوئی گوشہ ان کی دستبرد سے محفوظ نہ تھا۔لیکن یہ سب خلاف حقیقت اور ایک منظم سازش کا نتیجہ تھ

آ کیاؤں نے ایک طرف یہ امر مجبوری دین زیوس میں دھرتی پوجا کی آمیزش کی اور دوسری طرف سوچے سمجھے ہوئے پلان کے تحت عہد جاہلیت کے کم اہم دیوی دیوتاؤں کو سوا کیا اور انہیں ارواح خبیثہ بنا دیا پہلا زجیوں کے یہاں ان کا نام ونشان نہ تھا تحقیق سے یہ بھید کھلے گا۔ کہ پیلا زجیوں کی قابل قدر ہستیوں کو بے قدر کیا اور جان بوجھ کر بھوت پریت بنایا گیا خبث باطن کا یہ بدترین نمونہ تھا۔

کہتے ہیں کہ تہذیب کے قدیم ترگہوارے کریت میں کورے طیز۲ نام کا یک قبیلہ آباد تھا۔ اہل قبیلہ جادوگر تھے انہی میں مفلیات کے عامل بھی ہوتے اہل قبیلہ کے دوگروہ تھے ایک گروہ دستکاروں اور ہنر دروں کا تھا دوسرا گروہ ہر اچھی چیز کا بیری تھا یہ دسرا گروہ بہیمانہ خصڈائل رکھتا اساطیری داستانوں میں اس گروہ کی اصل تند ہوا بتاتی جاتی لوگوں کے پاس ایک پیالہ ہوتا جس میں پیڑوں کی جڑوں سے جادو کا محلول تیار کرتے دوسری طرف پہلے گروہ نے دھاتیں دریافت کیں بت تراشی کی بناء رکھی یہ خشک وتر دونوں پر رہتے اور عجیب وغریب شکلیں رکھتے کچھ بھوت کچھ انسانوں اور کچھ سانپوں کے مانند تھے داستان کچھ یوں چلتی ہے کہ کچھ بے دست دپا تھے اور کچھکی انگلیوں کے درمیان بگلوں کی سی جھلی تھی کہتے ہیں کہ ان کا کالی آنکھیں اور نیلی دمیں تھیں آخر میں بالوضاحت کہا گیا ہے کہ یہ زیوس کی جبلی یا اپالو کے تیروں سے ہلاکہوئے گویا نئے نظام نے پرانے نظام کو موت کے گھاٹ اتار دیا فاتحین کے نزدیک مضوحین بیک وقت و بیک وقت وحشی جادوگر بہائم صفت قابل نفرت خوفناک ہنر ور معالج بھوت پریت اور جن ہوتے جن روحوں کی پرستش کرتے انہی کے سے اوصاف رکھتے المختصر یہ کیریز طیلکائی نیز۳ ہوتے جب ہم بھلے چنگے مفید اور خیر آفرین

KERESI

KOURETESI

KARES TELCHINESI

کیریز کی صورت بگڑتی دیکھیں تو اس حقیقت کو لازماً یاد رکھیں کہ ہم فاتحین کی وساطت سے

Marfat.com

مطالعہ کررہے ہیں!

یہ حقیقت ہے کہ آکیائی تازہ دم تھے اوران کے سینے تازہ امنگوں سے معمورو ہ نئی صلاحیتیں اور نئے تہذیبی حربے لے کر آئے تھے انہوں نے ہر ترکیب سے پیلازجیوں کا نظر پاتی ڈھانچہ ڈھانا چاہا اگر چہ انہوں نے رسوائی کی یہم ضریات سے کیریز کو ہلاک کیا تاہم وہ کیریز رب برق ورعد اور بالشمس کے نشانوں سے بچ رہیں یہ نصتیں اور مرگ تھیں۔

☆چند آفتیں☆

آفتوں میں ہارپیاں بھ شامل کی جاتیں جن کے معنی ہیں ''نوچنے والیاں'' یہ پرندہ نما عورتیں روح نوچ کر آندھی کے مانند اڑ جاتیں اور پھر اسے تباہ کر دیتیں ساگر دیواور ساگر دیوی کے بیٹے بیٹی کی اولاد تھیں ہارچیوں کا باپ ہوا کا بھوٹ تھا اوران کی ماں ہوا کی بھتنی ت درجل بتاتا ہے کہ ان ہواؤں سے گھوڑیاں حاملہ ہو جاتیں کبھی کبھی ان کا سران تین بلاؤں کی مانند ہوتا جنہیں گورگن کہتے گورگنیں آپس میں بہنیں تھیں ان میں میدوسا سب سے نامور تھی یہی سب سے بڑھ کر خبیث تھی اور فانی بھی اسے زعیم پرسیوس نے ہلاک کیا مس ہیریسن اسی کو اصل کیری ماتین ہیں ان کے خیال میں باقی دو جو سلامت رہیں فاضل مخلوق تھیں۔اور بنگال میں بھی یہ عقیدہ ہے کہ عوتیں مردوں کو اپنی ہوس کے لیے مکھی بنا کر دیوار سے چپکا دیتی۔ایسا وہ جادو کے ذریعے کرتی تھی یہی جہالت کی باتیں ہیں مصنف ایسی باتوں اور رسم رواج پر عقیدہ نہیں رکھتا ہے۔

EARLY AGE بحوالہ PROLEGO صفحہ ۲۷۱ ان نظریات سے قطع نظر فرائیڈ نے ویسٹر مارک کی تائید کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ادائلی قبائل مرنے والوں کو ہولناک اور پرسرار بنالیتے یہ قیاس کر مرنے کے بعد جو سب سے پیارے ہوتے بدروحوں میں منتقل ہو جتا صاف طور پر مزید سوال پیدا کرتا۔وہ کیا چیز تھی جو ادائلی لوگوں کو اپنے پیاروں کی نسبت اپنا احساس بدلنے پر آمادہ کرتی وہ انہیں بدروحیں کیوں بنالیتے ؟ ویسٹر مارک کی رائے میں ان سوالوں کے جواب با آسانی دیے جاسکتے ہیں موت عام طور پر سب سے بڑی بدنصیبی ہے لہذا مردوں کی نسبت سمجھا جاتا ہے کہ اپنی تقدیر سے بے حد نا مطمئن ہیں دائلی قبائل کے خیالات کی رو سے آدمی تبھی مرتا جب

Marfat.com

اسے مارا جاتا جبراً مارا جاتا تو جادو کے ذریعے مارا جاتا ہارپیوں میں مہلک سائرنیں بھ تھیں جن کے رسیلے گیت لوگوں کے جان لیوا ثابت ہوتے' دیوی دیوتا اپنے محبوب زعیموں کو ان کی دستبرد سے بچانے کے لئے بطور خاص کوشش کرتے ہارپی ہر حال میں حسین ہوتی اس کی صورت کبھی جل پری کی ہوتی اور کبھی انسان کی نیم عورت اور نیم اسپ بھی ہوتی۔

ہارپیوں کونسائی چہرے والے گدھوں کی صورت میں بھی پیش کرتے ہی ہارپیاں زعیم فینیوس کی دشمن ہوئیں اس کا کھانا کراب کرتیں اور اڑا کرے جاتیں بالاخر ایلیون کے مغرور اور سوختہ سامان زعیم اپنی ایس نے انکا مقابلہ کیا اور فینیوس کی جان بچائی۔

ہارپیاں فقط روح کش ہی نہیں بلکہ حیات افروز بھی ہوتیں۔

کیریز میں تقدریں بھ نمایاں مقام رکھتیں۔خدا ان سے بڑا کام لیتے جب یونائی زعیم آکل ایز نے ایلیون کی فصیل کے گرد چوتھی بار شہزادہ ہکیتر کا تعاقب کیا تو زیوس نے سنہری ترازو سنبھالا اور موت کی تقدیریں پلڑے میں رکھ دیں۔

شاعر ہی سیور کے خیال میں کیریز عہد قدیم کی مخلوق تھیں۔یہی تقدریں تھیں اور یہی پرندہ نما بھوت بھتنیاں۔

ایسی موت قدرتی طور پر روں کو انتقام پر اکساتی اور چڑچڑا بناتی زندوں پر رشک کرتی اور پرانے دوستوں کی صحبت کی آرزو پھر عجب نہیں لہ انہیں مارنے کی نیت سے روح ان پر بیماریاں نازل کرتی لیکن یہ خیال کہ بے حسد کی روح مجموعی طور پر حیث چیز ہے لاریب مردے کے خوف کے وجدانی تصور خوف مرگ کا حاصلہے ٹوٹم اور ٹیبو صفحہ ۵۹۔

"WUNDT بتاتا ہے کہ دینا بھر کی دیو مالا بدروحوں سے جوا افعال ومشاغل منسوب کرتی ان کے موجب بدروحیں راج کرتی ہیں اور مقبول عام نظریہ یہ ہے کہ بدروحیں بین لور پر نیک روحوں سے قدیم تر ہیں فرائیڈ کے نزدیک اس تعلق میں فطرتاً جو متضاد نفسیاتی رجحانات بروئے کارآئے ایک طرف بدروحوں سے ڈرنے کا رجحان اور دوسری طرف آباؤ واجداد کے احترام کا رجحان۔"

Marfat.com

زیوس حکم سے جو حسین عورت (پینڈورا) تخلیق کی گئی اس کے صندوق میں کیریز ہی مقید تھیں جب اس نے خلاف ہدایت ڈھکن کھولا تو یہ آفتیں انسن کو ستانے کے لئے رہا ہو گئیں بنت الہولتھی بیز کی خونخوار سارہ بھی ہاپی کے اصاف رکھتی اس کی شکل عجیب وغریب تھی پانچویں صدی ق م کے نقاشوں نے اسے شہپر والی حسین عورت کے روپ میں پیش کیا اس کی دم بھی تھی اور پنجے تھی تھے پیغمبرانہ اوصاف رکھتی اور تھی بیز کے مہم جو آدمیوں کو ہلاک کرتی کوئی اس کی یہ پہیلی نہ بوجھتا اور جان گنواتا کہ وہ کون ہے جو پہلے چار پیروں پر پھر دو اور آخر میں تین پر چلتا ہے شہزادایدی پس ایک ایسا دانا نکلا جس نے بتایا کہ یہ ذات شریف آدمی ہے جو شیر خوارگی میں دو ہاتھوں اور دو پیروں کی مدد سے چلاتا ہے بڑا ہو کر دو پیروں پر اور ضیفی میں لاٹھی کے سہارے چلتا ہے جواب پا کر بنت الہول نے خودکشی کی اور ایدی پس نے مصیبت زدہ تھی بیز کو جنات دلائی وہاں کا تخت وتاج سنبھالا بلکہ بے خبری میں اپنی بیوہ ماں جیکوستا کو بیوی بنالیا یہ گل تقدیر نے کھلایا تقدیر بھی روز اول ہی سے انسان کے دامن سے بندھی ہے۔

بدروں کی اصل اور اصلیت کی بابت آکیاؤں کے بیانات قابل اعتماد نہیں انہوں نے پیلازجیوں کی روایات کیڑے ڈالے اور سوسو طرح سے پرانے دین کی تحریف کی نئی تہذیب پرانی تہذیب میں شر کے سوا کچھ نہ دیکھتی تہذیبی زیروزبر ہی کا نتیجہ تھا کہ بھلی چنگی ہستیاں کیریز بن گئیں کیریز درحقیقت آکیاؤں کے جذبہ نفرت اور تعصب کا مظہر تھیں۔

☆رب الخمر کے خدام☆

کیزیز کی طرح آگیاؤں نے رب الخمر دائی اونائی سس)۲ کے بچاریوں کو بھی رسوا کیا۔ فرات ودجلہ اور نیل کی وادیوں سے آئے یا لائے ہوئے دیوتا پر تو بس نہ چلا۔ ارضی دین کا یہ قدیم دیوتا تو اس قدر قوی تھا کہ آگیائی اسے اپنے سمادی دین میں شریک کرنے پر مجبور ہوئے لیکن اس کے پجاری انتقام اور تعصب کا نشانہ بنے یہ پجاری سیطرا اور می نید۳ تھے۔(MAENAD) بتایا جاتا ہے کہ اول الذکر نیم حیوان تھے پاؤں، کان اور دم رکھتے۔ سر اور دھڑ آدمی کا ہوتا ریش در بھی ہوتے سپ نما انسان سینطور بادل راکھش گندمرو کا روپ تھے فاتحین کا شاعر ہومر انہی کو

Marfat.com

کینطوری کہتا اور غیر انسانی بتاتا۔اس ضمن میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ایتھنز والوں کے نزدیک گھوڑا عظمت والا جانور تھا۔

بعض نفوش میں سیطر یا سینطور کو کندہ ناتراش قسم کے پہاڑی لوگ ظاہر کیا گیا ان میں بیہمانہ اوصاف پائے جاتے ہیں۔عورتوں سے بغلگیر ہوتے اور انہیں اغوا کر لیتے۔

پندار کی شہادت پر کہا جاسکتا ہے سینطور نی الاصل انسان تھے۔

مس ہیریسن کی تحقیق کی رو سے سینطو اور سیطر میں یہ فرق تھا کہ سینطور ادا جنگلی آدمی تھا بعدہ اس میں گھوڑے کے صفات ایزاد کی گئیں لیکن سیطر شروع سے آخر تک ایک ہی حالت پر رہا ایک باررروم، سم اور کان چسپاں ہوئے تو چسپاں ہی رہے۔

اس اسپ نما مخلوق میں کیرون ا(CHIRON CHEIRON) کی ذات خصوصی توجہ کی محتاج ہے تہذیبی زیروزبر میں اس نے بڑی معنویت اور اہمیت پائی نیک دل انسان قدیم نسل سے تھا دانا اور عدل گستر تھا ضرب الامثال سناتا گھوڑے سدھاتا اس نے جیسن ۲(JASON) اور ایلیون کی دوسالہ جنگ کے یونانی زعیم آکل ایز ایسی نامور ہستیوں کو تربیت دی طب اور موسیقی میں مہارت رکھتا۔ان کا درس بھی دیتا تصویر میں یہ نہایت عمدہ چغہ زیب تن کئے ہوئے ہے۔

کہتے ہیں کہ سینطور ایک بار زعیم ہیراکلیز سے لڑ پڑے ہیراکلیز نے آبی ناگ ہیدرا کے لہو سے ترک کیا ہوا تیر ایک سینطور کو مارا جو زخمی ہو کر تڑپنے لگا درد سے خلاصی پانے کی خاطر وہ اپنی لافانی زندگی پر دمی تھیوس کو دینے پر آمادہ ہوا۔

سینطور نیس نے ہیراکلیز کی بیوی دی آنی را کو اغوا کیا اور اس کی آبروریزی کی ہیراکلیز نے ہیدرا کے لہو والا تیر امارا مجروح سنیطور نے بظاہر نیک نیتی اور بباطن بدنیتی سے دی آنی را کو اپنا لہو دیا کہ کسی کپڑے پر مل رکھے ہیراکلیز بے وفائی کرے تو اسے یہ کپڑا پہنا دے کپڑا پہن کر وہ دی آئی را سے رجوع کرے گا دی آنی را سنیطور کے چکمے میں آگئی۔اس نے سینطور کے لہو سے کپڑا تر کر لیا ہیراکلیز ایک لڑکی کو لے بھاگا اور دی آنی را کو بھول گیا تو اس نے وہی کپڑا بھیجا کپڑا زہر آلود تھا اسے پہنتے ہی ہیراکلیز کا بدن پھکنے لگا۔

Marfat.com

سینطورنیس نے ہیراکلیز کی بیوی دی آنی راکواغوا کیا اوراس کی آبروریزی کی ہیراکلیز نے ہیدرا کے لہووالا تیر مارا مجروح سینطور نے بظاہر نیک نیتی اور بباطن بدنیتی سے دی آنی راکواپنا لہو دیا کہ کسی کپڑے پرمل رکھے ہیراکلیز بے وفائی کرے تو اسے یہ کپڑا پہنادے کپڑا پہن کر وہ وی آئی راسے رجوع کرے گا دی آنی راسینطور کے چکمے میں آگئی اس نے سینطور کے لہو سے کپڑا تر کرلیا ہیراکلیز ایک لڑکی کو لے بھاگا اور دی آنی راکو بھول گیا تو اس نے وہی کپڑا بھیجا کپڑا زہر آلود تھا اسے پہنتے ہی ہیراکلیز کا بدن پھکنے لگا۔

یہ آخر داستانیں ہیں ان میں چھپی ہوئی حقیقت کا کھوج نکالنا سہل نہیں تاہم اتنا تو واضح ہے کہ کہد جاہلیت کے بھلے چنگے انسانوں، زعیموں اور دیوی دیوتاؤں کی صورتیں آکیاؤں کے جذباتی سانچوں میں ڈھل کر بگڑ گئیں فاتحین کو اپنے خدا عزیز تھے یہی محترم تھے ان کے نزدیک مفتوحین کے خدا وحشی اور نالائق احترام تھے فاتحین کی آمد کے بعد مفتوحین کی زبان پر تالے پڑ گئے تبلیغ اور نشر واشاعت کے ذریعے مسدود ہوئے وہ دھرتی سے اس بری طرح لپٹے چمٹے ہوئے تھے کہ نظر اوپر نہ اٹھتی افلاک کی بلندیاں اور آفاق کی وسعتیں ان کے محدود عزائم واعمال سے ماوراء ہی رہیں ادھر فاتحین کے نقاشوں سنگتراشوں اور شاعروں کی کھیپ فتح ونصرت کے نشے میں بدمست تازہ دلولوں سے لیس ہوکر انتہائی گرم جوشی سے مصروف عمل ہوئی انہوں نے عہدہ جاہلیت کے خام مواد کو اپنی منشاء کے بموجب اساطیری داستانوں میں ڈھالا اور مستقبل کو سونپا نہایت وسیع پیمانے پر عمل تحریف ہوا۔ ایسے میں اصلیت کا سراغ لگانا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔

پروفیسر رج دے بتاتے ہیں کہ سینطوروں کی اساطیر میں ہمیں فاتحین کے اس رجحان کا پرتو ملتا ہے جو وہ مفتوحین کی نسبت رکھتے پورے کرہ ارض میں اس رجحان کے دو پہلو پائے جاتے ہیں۔ فاتحین مفتوحین کو ملے جلے جذبات سے دیکھنے پر آمادہ ہوتے حق بات یہ ہے کہ عموماً نفرت وحقارت سے دیکھتے کبھی کبھی افسوسناک ہول سے البتہ اتنا ضرور ہے کہ فاتحین مفتوحین کو ساحروں کے طور پر محترم جانتے اور مانتے کہ وہ اپنے دیس کی روح سے آشنا ہیں ان سے سفلی عالم کا کام لیتے کبھی کبھار جب صلح وآشتی ہوتی تو انہیں اپنے بیٹوں کا رضائی باپ بنادیتے لیکن ہر برائی اور بہیمانہ خصوصیت

انہی سے منسوب کرتے باور کرتے کہ مفتوحین درندوں کی شکل اختیار کرنے پر قادر تھے۔

مفتوحین پہاڑوں میں جا چھپتے سینطوروں اور سیطوروں کے انداز میں فاتحین کی عورتوں کو بھگا لے جاتے اور یوں بدلے لیتے۔

فاتحین کے بغض کا یہ نتیجہ نکلا کہ اچھے بھلے آدمیوں کو سونڈیں دمیں، ایال سینگ اور سم لگ گئے!

!(مند کی دیو مالا میں بھی یہی کچھ ہوا رام چندر کے محسن ہنومان کو دم لگا دی جو دراوڑی لشکر کا کمانڈر تھا اور خود بھی دراوڑ تھا رامائن میں دراوڑوں مفتوحین کو ملیچھ پلید بانر بلند اور داس غلام کے القاب عطاء کئے گئے ہیں رامائن ہومر کے رزمیے ہی کی نقل کیے۔) انہیں تمسخر آمیز صورتیں دی گئیں تا کہ مفتوحین احمق لگیں اور ان کی تہذیب بیہودہ معلوم ہو ان کے مقابل فاتحین ذی شان ذہین اور برتر معلوم ہوں ان کی تہذیب کھری نظر آئے فاتح ہر اس شے کو بدشکل کرتا جو اس کے جذبات کو ٹھیس لگاتی گویا ہوتی اور اس کی نفرت کے جذبات کا اظہار کرتی۔

دائی اونائی سس کے یہ پرستار حیوان نما انسان تھے بلکہ قدیم قبائل کے معزز ارکان تھے انہیں جانور مشہور کیا گیا ان کی مہیب شکلیں دمیں اپسی کان اور سم ان کی قوت افزائش کو ظاہر نہ کرتے بلکہ فاتحین کی بدگمانی کو عیاں کرتے گھڑ دیو دراصل دائی اونائی سس کے اوتار نہ تھے گھڑ دیو دائی اونائی سس کبھی وجود میں نہیں آیا یہ تو بس سیطر تھے البتہ اس سے انکار نہیں کہ یہ نوح آخر کار صنمیاتی ہستیوں میں گھل مل گئی۔ شکل صورت کے تدریجی تغیر و تبدل سے فی الواقعی یہی واضح ہوتا ہے اصولاً یونانیوں کی قوت متخیلہ صنیماتی ہستیوں کو انسان نما بنانے پر مائل رہتی تاہم سیطر کے باب میں معاملہ پہلے قدیم نسل کا انسان تھا گھڑ را کھشس بن گیا۔[۲]

[۲] PROLEGO صفحہ ۳۸۶ مس ہیریسن نے ایک اور نظریے کا ذکر کیا ہے یہ نظریہ جو اتنی تیزی اور وسعت سے پھیلا اس امر کا یقین دلاتا ہے کہ سرخ دسیاہ نقوش والے کوزوں پر اپسی انسان پیش کیے گئے ہیں وہ کسی طور سیطر نہیں ہمیں بتایا گیا ہے کہ سیطر گوسفند نما انسان تھے کوزوں کے اپسی انسان SEILENOI کہلاتے اگر یہ نظریہ درست ہے تو ہماری ساری دلیل بے بنیاد ہو جاتی ہے سیطروں سے اپسی انسانوں کی مماثلت کو مسترد کرنے کے یہ معنی ہوئے کہ سیطر ائی

Marfat.com

ادائلی عہد کی مخلوق سے ان کی مماثلت کا انکار کیا جائے جورب الخمر دائی اونائی سس کو پوجتی۔

پھر ان بے شمار کوزوں کے نقوش کی شہادت پر ہم انہیں اپسی مردنہ سمجھیں۔ جورب الخمر دائی اونائی سس کی جلو میں چلتے ہمیں بتایا گیا ہے کہ ٹریجڈی نغمہ گوسفندی ہے اسی نغمہ گوسفندی نے سیطر ڈرامے کو جنم دیا۔ پس سیطر گوسفندی خدا ہوں گے یہ اپسی خدا نہیں ہوسکتے ان کے لئے دوسرا نام تلاش کرنا پڑے گا۔ PROLEGO صفحہ ۳۸۷۔

فاتحین کے مصور رب الخمر کے پرستاروں (سیطوروں) کو شراب پیتے لڑتے بھڑتے اور اودھم مچاتے کھاتے ایک حد تک وہ اصلیت سے کام لیتے جب اول اول شراب ایسا تیز اور نشیلا مشروب رائج ہوا تو شراب خوری کے آداب سے نا آشنا ہونے کے باعث قبائل وحشت و بربریت کا مظاہرہ کرتے رب الخمر کے تہواروں پر شرابیوں کی بدمستی اپنی نظیر نہ رکھتی ان کے دینی جلوسوں میں غضب کا جوش پایا جاتا اس جنون خیز جوش اور بدمستی کی آڑ لے کر فاتحین نے پیلا زجیوں کو انسانوں کے درجے سے گرادیا اور حیوانوں سے جاملایا لیکن پھر جب خود فاتحین رب الخمر کو اپنانے پر مجبور ہوئے تو پاکباز اور پارسا ٹھہرے اپنی جنوں انگیزیوں اور بدمستیوں پر معترض نہ ہوئے۔

☆ نیا اور پرانا خانگی نظام ☆

عہد جاہلیت میں زمین ہی اہم ترین تھی اور دھرتی دیوی دیومالا کی اصل اوائلی انسان اسی سے پہلا رشتہ قائم کرتا اس کے دیوی دیوتا ارضی اور تحت الارضی ہوتے ناگ کی مثال بالکل واضح ہے۔ زرخیزی، پیدائش اور افزائش دھرتی دیوی کی خوشنودی پر منحصر ہوتی انسان ہی نہیں بلکہ تمام جاندار اور نباتات میں اسی کے مہر و کرم سے جان پڑتی اسی کی رعایت سے عورت بچے جنتی اور انہیں پالتی پوستی کنبے قبیلے میں پہلا مقام رکھتی اسی سے حسب نسب چلتا اور نسل موسوم ہوتی اسی کی نسبت سے رشتے اور قرابت داریاں مرتب ہوتیں عورت کو اختیار تھا کہ وہ کئی کئی مرد کرلے یون اس کی

مخلوق سے ان کی مماثلت کا انکار کیا جائے جورب الخمر دائی اونائی سس کو پوجتی
''پھر ان بے شمار کوزوں کے نقوش کی شہادت پر ہم انہیں اپنی مردنہ سمجھیں جورب الخمر دائی اونائی سس کی جلو میں چلتے ہمیں بتایا گیا ہے کہ ٹریجڈی نغمہ گوسفندی ہے اسی نغمہ گوسفندی نے

Marfat.com

سیطر ڈرامے کوجنم دیا پس سیطر گوسفندی خداہوں گے یہ ایسی خدانہیں ہوسکتے ان کے لئے دوسرا نام تلاش کرنا پڑے گا''PROLEGO صفحہ۳۸۷۔

فوقیت ظاہر ہوتی اور یہ بھی معلوم ہوتا کہ کنبے قبیلے میں اسے کلیدی مرتبہ حاصل ہے اسی سے اولاد کی شناخت ہوتی باپ کسی شمار قطار میں نہ آتا ماں یقینی اور قابل اعتماد رشتہ قائم کرتی دروپدی کے پانچ شوہروں کی کہانی اسی حقیقت پر اشارہ زن ہے سپارتا میں آخر وقت تک عورت آزاد رہی نسل کشی کی خاطر وہ ہر مرد سے بلا تکلف رجوع کرتی اور مروجہ ضابطہ اخلاق کی رو سے یہ فعل اس کی پاکبازی پر حرف نہ لاتا سپارتا کا آئین اسے ہدایت کرتا کہ وہ وطن کی خاطر توانا اولاد کو جنم دے پروا نہیں یہ اولاد اس کے شوہر کے علاہ کسی اور سے ہو۔ ماں کنبے قبیلے کی افضل ترین ہستی گردانی جاتی ہے اس خانگی نظام کی بنا پر دھرتی دیوی اور جنم دیوی وجود پذیر ہوئی زرخیزی کا خدا (جنم دیو، رت دیو) بعد میں نازل ہوا فرائیڈ کے بیان کی رو سے ماتا دیویاں پہلے پیدا ہوئیں باپ ان کے بعد دیوتا بنا!

آکایئوں کی آمد کے بعد طلسم ٹوٹا پرانے ارضی رشتے کچھ ٹوٹے کچھ کمزور پڑے نئے تقاضوں نے مہم جو مرد کو آگے بڑھایا پیلا زجیوں کا مادری نظام۲ شکست ہوا اور پدری نظام۳ بروئے کار آیا باپ کنبے قبیلے کا سربراہ بنا۔ ماں کا مقام پہلے درجے سے گر کر دوسرے درجے پر آ گیا اب نسل باپ سے چلنے لگی نسب ناموں میں اس کا نام سرفہرست آنے لگا اسی کے واسطے سے رشتے ناطے قائم ہونے لگے وہی رہبر ٹھہرا وہی سرداری اور حکمرانی کا اہل قرار پایا وہی سب پر فائق ہوا۴۱۔

۱ٹوٹم اور ٹیبو، صفحہ ۱۴۹

MATRIARCHY۲ PATRIARCHY۳

۴فرائیڈ اس مسئلے کو جنسی جہت سے دیکھتا اور بیکوفین (۱۸۶۱) کے بیانات پر تکیہ کرتا ہے اسکے نزدیک پدری نظام میں بھی مادری نظام کے جراثیم پائے جاتے ماں کا احترام اور زنا بالمحرمات (INCEST) کو قتل کے مساوی گنا، ماننا اس امر کی دلیل ہے کہ معاشرے کے قیام اور قبیلے کی سلامتی کا ضامن ہوتا اس سحری قوت پائی جاتی اور اس کا لمس مہلک ہوتا جب خشک سالی یا وبا پھیلتی اور قبیلے کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی تو سمجھ لیا جاتا کہ سردار قبیلے کا باپ سحری قوت کھو

Marfat.com

بیٹھا اور امور فطرت میں دخیل نہیں رہا اس کے بیٹے اسے ہلاک کر دیتے اور قبیلے کی منجی کہلاتے بڑا بیٹا سردار بنتا اور ایک دن باپ ہی کی طرح مارا جاتا۔ فرائیڈ اس ضمن میں بتاتا ہے کہ باپ عورتوں کی ایک کھیپ کو اپنے تصرف میں لانا چاہتا جنسی خواہشیں لوگوں کو متحد نہیں کرتیں۔ یہ تو ان میں پھوٹ ڈالتی ہیں اگر ماں کا احترام لازم اور محرمات سے زنا ممنوع قرار نہ دیا جاتا تو قبائل کا شیرازہ یوں بکھرتا کہ پھر شیرازہ بندی نہ ہوتی۔

سحریاتی معاشرے میں باپ اور بیٹے کے درمیان جنسی رقابت کی بناء پڑی باپ بیٹا ایک دوسرے کے جانی دشمن ہوئے یہ پدری نظام کا کرشمہ تھا کہ بیٹے کو ٹھکانے لگانے کی تدبیر شروع ہوئی ایدی پس کا واقعہ مشہور عام ہے جسے اس کے باپ نے روز اول ہی ہلاک کرنے کی سعی کی۔

کرونس دیوتا اپنے بچوں کو زندہ نگل جاتا ماں کی چالاکی سے بیٹا زیوس بچ نکلا اور پھر بڑا ہوا تو اس نے باپ کو مار بھگایا خود تاجدار ہوا۔

پدری نظام میں بیٹے نے بڑی اہمیت پائی کیونکہ آگے چل کر وہی باپ بنتا پھر زرعی معیشت میں وہی دھرتی ماتا کو زرخیز کرتا اور فرائیڈ کے بقول علامتی طور پر زنا بالمحرمات کے جذبے کی تسکین ہوتی اسی رعایت سے لنگ زرعی معیشت میں زرخیزی کی علامت بنا زرعی معیشت میں ایطس ادونس اور تموز ایسے جوان دیوتا پیدا ہوئے ان پر ماتا دیویاں فریفتہ ہوئیں اور زنا بالمحرمات کی وارداتیں بھی ان پر باپ یعنی پدری نازل ہوا چنانچہ ادونس کو افرودائتی کے محبوب جانور جنگلی سور نے ہلاک کیا ایطس جس پر سب ای لی (CYBELE) دیوی مرتی اپنے ہاتھوں آلات تناسل قطع کر کے امر اپدری نظام نے ایدی پس روگ کو جنم دیا۔

پدری نظام کی رو سے آکیاؤں کے خدا زیوس کو سب پر فوقیت ملی ہیرا جسے فاتحین کے مورکین اور ضمیات دان باغی دیوی اور لڑاکا بیوی کے رنگ میں پیش کرتے ہیں دوسرے درجے پر آگئی۔ اساطیری داستانوں میں زیوس کے معاشقے جو ایک علیحدہ فصل کا مواد فراہم کرتے ہیں بالصراحت مذکور ہیں۔ وہ پرے درجے کا دل پھینک تھا ارضی مخلوق پر جھٹ فریفتہ ہوتا اور اختلاط جنسی سے کم پر مطمئن نہ ہوتا ہیرا اسی سبب سے لڑتی ویسے ہیرا نئی نہ تھی زیوس اسے ہمراہ نہ لایا وہ تو عہد جاہلیت کی

Marfat.com

نہایت محترم دیوی تھی اور زمین سے مربوط اس کے اثرات اتنے گہرے تھے کہ آکیائی انہیں مٹا نہ سکے وہ آلے حربے جن سے یونان فتح کیا گیا اس کے حضور کند ہوے بالاخر آکائی پیلازجیوں کی اس دھرتی دیوی کو المپس کے کنبے میں شریک کرنے پر مجبور ہوئے دراصل زیوس کی آڑ میں ہیرا نے نئی تہذیب سے بغاوت کی زیوس کو پرانی تہذیب سے جو کہ تھی وہ ہیرا کو نظر انداز کرنے اور غیر عورتوں سے ناطہ جوڑنے سے ظاہر ہے ہیرا اور زیوس قدیم وجدید تہذیبوں کی علامتیں تھیں۔ان کی دستان مادری اور پدری نظموں کے تصدام کی داستان ہے دونوں ہستیاں بڑی مضبوطی سے اپنی اپنی جگہ پر قائم رہیں۔

مادری اور پدری نظام کی آویزش مدتوں جاری رہی آرگوس کے علاقے میں ہیرا بلاشرکت غیرے راج کرتی کنواری آتھینی شہرایتھنز کی نگہبانی کرتی اس کا کنوارا رہنا پدری نظام سے بغاوت تھی ایلی یوسس ا(ELEOSIS) کی مقدس سرزمین جہاں شریک قبیلہ ہونے کی وہ مخفی رسوم ادا کی جاتیں جن کا انکشاف ہلاکت کو دعوت دینا تھا دھرتی، دیمی تر۲(DEMETER) اور کنواری بیٹی۳(KORE) کے قبضے میں تھی۔

فاتحین کے رب الشمس کی آمد سے قبل دیلفی کی کہانت گاہ پر بیسیوں دھرتی دیویاں مسلط رہیں یہاں کی کاہنہ پرانے دین دھرتی پوجا کی داعیہ تھی اور بوقت عبادت صرف دھرتی دیویوں کو پکارتی جیسا کہ تمثیل نگار اس کی لس کے ان اشعار سے عیاں ہے۔

کاہنہ دیوی دیوتاؤں میں سب سے پہلے دھرتی دیوی کو پکارتی ہوں جو اگلے وقتوں کی دیوی ہے پھر ارض وسماء کی بیٹی تھیمس۴(THEMIS) کو پکارتی ہوں جس کی نسبت روایت ہے کہ اس نے ترکے میں ماں سے تخت اور معبد پایا۔اس کے بعد جیسا کہ مقدر ہے دوسری زمین زادی فیبی ۵(PHAEBE) کو پکارتی ہوں جو اگلے وقتوں کی دیوی ہے اور جسے لوگ خوشی خوشی خراج عقیدت دیتے ہیں اس نے اپنے یوم ولادت کی تقریب پر بطور تحفہ تخت اور معبد کہ قدیم سے اس کے قبضے میں تھے اپنے نام سمیت رب الشمس فیبس۶(PHOEBUS) کو دے دیئے۷ تمثیل یومی نیدیز کے ابتدائی اشعار۔

یہ اقتباس فاتحین کے نقطہ نظر کی وضاحت کرتا اور دھرتی پوجا کے غیر معمولی اثرات کا پتہ دیتا ہے ایسکی لس یہ بھی بتاتا ہے کہ تھیمس اور جی ۴ (GAIA GAEA یہ نام آج تک علوم وفنون کی دنیا میں پایا جاتا ہے چنانچہ جیوگرافی جی اگرافی جیولوجی جی آلوجی جیوفزکس جی آفزکس جیوکیمسٹری جیوڈیسی جیومورفولوجی جیوسٹیٹکس ایسے متعدد علوم ہیں جو زمین جی آ سے تعلق رکھتے ہیں۔)

اصل میں دھرتی دیوی ہی کے الگ الگ دو نام تھے دھرتی ہی مادری نظام کی بنائے اولیں تھی پدری نظام کو فلکی اور شمسی دیو مالا کی پیداوار تھا ہیرا کو دوسرے درجے پر لے آیا وہ عورت تھی عہد جاہلیت کی معبود اور زمین سے وابستہ اس کے بعد زیوس کے برادر خورد رب البحر پوسائیدون ۵ (POSEIDON) کا درد آتا پھر بیٹے اور بیٹیاں ماں باپ کے اردگرد نشست سنبھالتے۔

نیا نظام پرانے نظام سے ٹکر لئے بغیر نہیں آیا نئی روایت پرانی روایت پر بآسانی غالب نہیں آتی اگرچہ ماحول اور قوت کے تقاضے اس کی گرفت ڈھیلی کرتے ہیں تاہم جوں جوں روایت عمر رسیدہ ہوتی توتوں کنبوں قبیلوں کے خمیر میں شامل ہوتی مزاج کا جزو بنتی خون میں رچ بس جاتی اور ان کی رگوں میں جڑ پکڑ لیتی عصبیت اور عقیدت اس جڑ کو سینچتی پرانی روایت سے روگرداں کرنے کے لئے خمیر بدلتا مزاج درہم برہم کرنا اور پرانا خون خارج کرنا پڑتا۔ فصد کھولنی پڑتی۔ عقیدت و عصبیت کے تار دپود بکھیرنے پڑتے اور یہ کام ہر کام سے مشکل تر ہوتا۔ جب بھی آدمی کو اس کے پسندیدہ اور دیرینہ عقائد سے محروم کرنا چاہا اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا گھر، اس کا دارالامان ڈھایا جانے لگا ہو۔ اسے اس کی واحد پناہ گاہ سے نکالنے، اس کی ہستی اور ہئیت بدلنے کی تدبیر کی جانے لگی ہو۔ اسی لئے تو انسان نے بارہا ذہنی انقلاب قبول کرنے پر مرمٹنا گوارا کیا۔

یہی کچھ اس وقت ہوا جب پدری نظام نے مادری نظام پر غلبہ پانا چاہا۔ دونوں میں بلا کا تصادم ہوا۔ اس تصادم کی ایک مثال مس ہیری سن نے نقل کی ہے۔

> ''یونانی دیو مالا میں مادری نظام کے متعدد بچے کھچے تصورات میں سے ایک قابل توجہ ہے۔ دیوی ایتھ اینی اور دیوتا پوسائیدون کی باہمی رقابت کا قصہ سناتے ہوئے بزرگ آگسٹائن بتاتا ہے کہ دونوں میں مقابلے کی ٹھنی

Marfat.com

جس کا فیصلہ شہریوں کی رائے سے ہوا۔ رائے شماری میں مرد زن دونوں شامل ہوئے۔ اس عہد کے رواج کے مطابق عورتیں امورِ عاملہ میں حصہ لیتیں۔ چنانچہ مردوں نے پوسائیدون کے حق میں اور عورتوں نے ایتھ اینی کے حق میں اور عورتوں نے ایتھ اینی کے حق میں رائے دی۔ ایک کے بقدر عورتوں کی تعداد بڑھ گئی۔ اور ایتھ اینی غالب آئی۔ پوسائیدون کا غضب رفع کرنے کے لئے مردوں نے عورتوں کو تین سزائیں دیں۔

۱۔ انہیں رائے دہندگی کے حق سے محروم کیا۔

۲۔ اولاد کا ماں کے نام سے پکارا جانا موقوف کیا، اور

۳۔ وہ دیوی سے منسوب ہو کر ایتھ ای نیائی نہ کہلا سکتیں'' تصادم کی یہ ایک اور مثال ہے۔ (ایضاً صفحہ ۲۶۲)

''یہ ضمیاتی قصہ منطقی نوع کا ہے اور فی الحقیقت ایتھینز کے معاشرتی نظام میں کسی قدر تغیر و تبدل کی عکاسی کرتا ہے۔ شاہ سیکروپس (روایت ہے کہ CECROPS کمر سے نیچے ناگ کی صورت تھا۔ اسے زمین زادہ خیال کرتے۔ کچھ مدت تک اے طیکا کی ریاست جس کا صدر شہر ایتھینز تھا اس کے نام پر سیکروپیا کہلائی) نے شہریوں کو مدعو کیا۔ یہ امر لائق توجہ ہے کہ پدری نظام کے تحت شادی بیاہ کی عالمگیر روایت کی ابتداء کا سہرا اسی کے سر ہے۔ ارسطو کے شاگرد کلیر کوس کا حوالہ دیتے ہوئے ایتھ اینی اس (ATHENAEUS) کہتا ہے کہ ایتھینز میں سب سے پہلے شاہ سکیروپس نے عورت کا مرد سے ناطہ کیا۔ یوں تو بیاہ کی رسم عام تھی لیکن تعلقات قائم کرنے میں آزادی تھی اسی لئے سیکروپس کو ''دوکا جنا ہوا'' کہتے کیونکہ اس سے پہلے کسی کو اپنے باپ کا پتہ نہ چلتا۔ ہر ایک کے کئی کئی امکانی باپ ہوتے پھر جس معاشرے نے پدری نظام قبول کیا اس

Marfat.com

نے قدرتی طور پر مادری نظام کے ازدواجی قوانین کو غلط جانا اور بدنظمی پر محمول کیا۔ بروئے روایت سب سے پہلے اسی تاجدار نے زیوس کو ارفع ترین کہا۔ غالباً زیوس پوجا کی ابتداء کے ساتھ ہی اس نے پدری نظام کے معاشرتی قوانین جاری کئے۔"

ایتھ ای نیس کے بیان سے یہ بھی واضح ہے کہ مادری نظام میں عورت کو کھلی چھٹی ملی ہوئی تھی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ مادری نظام عورتوں کی عشرت کاری اور بدکرداری کی خاطر تھا۔ یہ نظام قبائلی نظم ونسق کی بہتری، افراد کی بہبود اور نیک نیتی سے رائج کیا گیا۔ اس کی خوبیاں اور خرابیاں کسی دوسرے مماثل نظام سے چنداں مختلف نہ تھیں۔

اہل یونان ہر عہد میں اپنے رشتے اور رابطے اپنی دیومالا میں منتقل کرتے رہے۔ ان کا یہ چلن بالکل قدرتی تھا جب وہ تخیل کی مدد سے اپنے خدا تراشتے تو ان کی قرابت داریوں کے لئے اپنے معاشرے کو مدنظر رکھتے اس سلسلے میں پدری نظام میں بڑی صحت سے مادری نظام کی پیروی کی گئی۔ اور دیومالا کو منقلب کیا گیا۔ انسانی اور خدائی معاشروں میں قرابت داریوں کی مماثلت فیتھ غورث کے اس بیان سے واضح ہے۔ (PROLEGP صفحہ ۲۶۲)

"عورتیں اپنی عمر کے مختلف درجوں کو وہی نام دیتیں جو دیوی دیوتا دیتے تاکہ خدا لڑکی کو دوشیزہ کہتیں، (KORE) بیاہتا کو دلہن، بچے جننے والی کو ماں اور جس کے یہاں اولاد در اولاد ہوتی اسے نانی یا دادی (MAIA) کہتیں۔ اس بیانکو الٹ دیں تو مادری نظام کا سارا فلسفہ کوزے میں بند ہو جائے گا۔ مادری نظام کی دیویاں نسائی زندگی کی عکاسی کرتیں نہ کہ عورتیں دیویوں کی زندگی کی۔"

پیلازجیوں کی دیومالا میں اسی طور مادری نظام کا عکس ملتا جس طور آکیاؤں کی دیومالا میں پدری نظام کا پیلازجیوں کے یہاں دھرتی ماتا دیمی تر اور اس کی بیٹی کوری کو سب پر فوقیت حاصل تھی کوری جو کنواری اور کنیز کا مفہوم ادا کرتی دختر ارض تھی۔ دیمی تر سب دیویوں کی ماں تھی ہر زعیم مقامی

Marfat.com

دھرتی ماتا یا زمینی جل پری (EARTH NYMPH) کو ماں کہتا زمینی جل پری صرف مردوں ہی کی نہیں بلکہ تمام جانداروں کی جنم دیوی ہوتی۔ انسانیت دانوں کی تحقیق کے بموجب جنم دیویوں کا وجود قدیم ترین ہے۔ انہی پر ارضی اور حیوانی زرخیزی کا دارومدار تھا۔ انہی کے بعد جنم دیو، رت دیو اور رب النمر پیدا ہوئے۔ یہ خانگی نظام کے بدلنے سے ہوا۔

نیا خانگی نظام اپنی جلو میں نئی دیو ملالایا۔ پرانی تہذیب کے پرستاروں نے نئے دیوی دیوتاؤں کو طوعاً و کرہاً اپنے یہاں جگہ دی ویسے آکیائی اپنی دیو مالا کو خوب چمکا دمکا کر لائے۔ پاتال کی تاریکیوں کی بجائے انہوں نے آسمان کے اجالوں کا خیر مقدم کیا۔ وہ زمین پرست نہیں فلک پرست تھے۔ عسکری قوت کے علاوہ تازہ فکری آلات سے لیس تھے ان کے نظریات میں نیا پن تھا۔ بلند پروازی تھی اور لچک بھی بڑھنے پھیلنے کی صلاحیت تھی۔ ان سے معاشرتی انقلاب اور مردانہ خانگی نظام کے تقاضے پورے ہوتے پیاز جی پرانی روایتوں سے چمٹے رہنا چاہتے۔ زمین سے واسطہ رکھتے بلکہ اس سے چمٹے رہنے اور اسی لئے امن پسند اور قانع ہو کر رہ گئے تھے ان کی امنگیں کھیتوں میں بوئی جاتیں اور وہیں اگتیں اس سے آگے نہ سوچتے نہ دیکھتے ان کی سوچ اور ان کا فلسفہ اپنی زمین تک محدود تھا۔ گو ان کی بعض روایتیں کم فطری اور کم جاندار نہ تھیں تاہم انہیں نیا دین قبول کرنے اور دھرتی پوجا کے ساتھ ساتھ فلک پرستی اختیار کرنے ہی میں اپنی سلامتی نظر آئی۔ جب تک اور جہاں تک بن پڑا۔ انہوں نے اپنے پرانے دین سے وفا کی۔ انہی کی وفاداری اور استواری یوں رنگ لائی کہ ان کی ایک دیوی یسطو آکیاؤں کے رب الشمس اور شکار دیوی ارطمس کی ماں بنی۔ (جنگل آدمی کا پہلا مسکن تھا یہیں وہ درندہ بن کر رہا اور شکار اس کا بنیادی مشغلہ اس ضمن میں شکار دیوی کی پوجا بالکل قدرتی تھی پھر جب وہ جنگل سے نکل کر زرعی دنیا میں آیا ہل چلانے اور جانور پالنے لگا نیز زراعت کے سلیقوں سے آشنا ہوا تو اس نے زرعی معیشت، معاشرت اور زرعی تہذیب، ثقافت (ایگری کلچر) کی داغ بیل ڈالی۔ اب دیمی تر پنپنے لگی جو اناج دیوی بھی تھی اور دھرتی دیوی بھی یہ دیوی زرعی زمین سے تعلق رکھتی غیر زرعی زمین سے نہیں) رب النمر (اور رت دیو) المپس کے کنبے کا معزز رکن بنا۔ ہیرا اور ایتھ اپنی دھرتی سے اٹھ کر فلک پر

Marfat.com

پہنچیں۔ پاتال کہ ارواح کا دارالقرار تھا نئے دیوتا ہیدیز کی تحویل میں چلا گیا۔ ایلیوسس کی مخفی رسوم جوں کی توں قائم اور پراسرار رہیں انہی نے زمین اور آسمان کو متوازی اور مساوی نہ سہی۔ ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ رکھا۔ آسمان کو پہلا درجہ ملا زمین دوسرے درجے پر آ گئی۔

اُلمپس، نیا مرکز فکر و نظر

آگیاؤں نے دھرتی کو چھوڑ کر فلک سے ناطہ جوڑا۔ المپس ان کے خیال کی رفعت اور وسعت کی علامت تھا۔ بڑی بڑی دھرتی دیویاں (خداؤں کی جنگ کے حالات ارضیات دانوں کے دریافت کردہ بعض حقائق سے نہایت خوبصورت رشتہ اور مماثلت رکھتے ہیں زمین میں بائیٹے پڑنا پہاڑوں کا نمودار ہونا چٹانوں کی سطح کا ٹلنا جسے ارضیائی اصطلاح میں FAULT کہتے ہیں آتش فشائی، زلزلوں کی بھرمار اور تخلیقِ عالم کے باب میں متعدد ایسی باتیں سامنے آتی ہیں جن کی جھلک مخصوص افسانوی رنگ میں اساطیری کہانیوں میں ملتی ہے۔ ارضیات اور صنمیات کا تقابلی مطالعہ نئی راہ سمجھاتا ہے نیز اوائلی انسان کے شعور کی پیمائش کے لئے تیسری جہت قائم کرتا ہے۔) آقایانِ فلک (رب برق ورعد، رب الشمس وغیرہ) کی معیت میں المپس پر چلی گئیں اور پدری نظام میں شامل ہوئیں یہی وہ لازوال اور فلک بوس پہاڑ تھا۔ جس پر نئے خدا زیوس کی قیادت میں پرانے خداؤں سے برسرپیکار ہوئے۔ کرونس کے طرف دار بڑے بڑے پتھر، چٹانیں اور پیڑ اکھاڑ کر المپس پر حملہ آور ہوئے رب برق ورعد نے مضبوط قلعہ بندی کی کالی گھٹائیں چھیڑیں اور راستے دھندلائے اور بزرگ خداؤں کو گمراہ کیا پھر بجلی چمکا چمکا کر ان کی آنکھیں چندھائیں۔ دس سال تک المپس کے خولناک محاذ پر چشمہ فلک نے قیامت کا سماں دیکھا دس برس تک اس شدومد سے جنگ ہوئی کہ زمین کی قوت برداشت معرضِ خطر میں پڑ گئی المپس ہی تھا کہ یہ صدمے سہ گیا اسے تو جیسے کائنات کے صدمے سہنے کے لئے بطور خاص بنایا گیا تھا بالآخر زیوس کہ نئے نظام کی علامت تھا کامیاب ہوا اور اس کا باپ ہارا۔ اس کے بعد المپس فاتح خداؤں کی اقامت گا بنا۔

Marfat.com

☆ہیرا☆

زیوس اور ہیرا کے بیاہ سے انسانی تاریخ ،ثقافت اور معاشرے میں نئی روایت کی داغ بیل پڑی۔جنسی تعلق میں گھریلو پن آیا۔یہ ریت المپس کے آقاؤں کی اپج نہ تھی بلکہ انسانوں کے چلن کی آئینہ دار تھی۔ابتداء میں یہ ریت ناپید رہی۔تب جنسی تعلقات میں قرار نہ تھا۔مرد وزن میں جنسی مفاہمت تو ہوتی ہوگی،عورت غالباً خودمختار اور آزاد تھی۔

ہیرا کہ زعیم جیسن (JASON) کی سرپرست کے طور پر مشہور ہے۔زیوس سے قدیم تر اور مادی نظام سے وابستہ ہے عہد جاہلیت میں اسی کا بول بالا تھا۔اس کا معبد ہائی رے ای اون (HEIRAION) مس ہیریسن کے علاوہ اے۔بی۔کک جن کی تالیف ''زیوس'' نہایت بلند پایہ خیال کی جاتی ہے اور ایچ ڈی ملر بتاتے ہیں کہ ہیرا اور زیوس نسلاً الگ الگ تھے۔ان کا بیاہ جبراً ہوا کک کے یہاں مسئلہ بڑی تفصیلی سے مذکور ہے۔)زیوس کے معبدے بہت پہلے معرضِ وجود میں آیا۔

قدیم ایام میں سے موس کو''دوشیزہ کا جزیرہ'' (پارتھینا) کہتے اور ہیرا سے منسوب کرتے۔

آرکیدیا (ARCADIA) بیشتر پہاڑی علاقہ تھا۔بالخصوص اس کا شمالی حصہ یہاں کے لوگ خود کو قدیم ترین یونانی بتاتے۔ہرمیز اور پیکن دیوتا یہیں کے معبود تھے۔ایک روایت کی رو سے زیوس نے یہیں جنم پایا۔یہی رب الشمس کا معروف معبد تھا۔زیوس کے ایک بیٹے سے لوگوں نے اپنا نام لیا۔)کے ایک دور افتادہ حصے میں ہیرا کے تین معبد اور تین لقب تھے پہلے وہ بچی کہلائی،زیوس سے بیاہ کر کے زن کاملہ (TELEI) اور الگ ہو کر بیوہ (CHERA) کہلائی۔ زن کاملہ وہ پہلے بھی تھی لیکن نئے نظام میں زوجہ ہی زنِ کاملہ متصور ہوتی۔عہدِ جاہلیت کی ماں (زنِ کاملہ) کو ایک نئے واسطے سے زنِ کاملہ بننا پڑا۔رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد اس کی سرکشی ایک قدرتی ردِعمل تھا۔پدری نظام اس کی خودسری کو دبا نہ سکا۔اسی طرح ہیلن کا اپنے شوہر مین اے لے اس کو چھوڑ کر الیون کے شہزادے کے ساتھ بھاگ جانا۔اس کی بہن کلائی طیم نیسطرا کا اپنے شوہر (مین اے لے اسکے بھائی) اگیمنون کو مارنا اور اپنے عزیز ایجستھس سے جنسی

Marfat.com

رابطہ قائم کرنا دراصل مادری اور پدری نظام کا تصادم تھا۔

ہیرا حقیقی طور پر بیوی نہ بنی اور زیوس سچا شوہر نہ بنا۔ گویا المپس پر فاتحین اور مفتوحین کے ادیان متصادم رہے۔

ایتھ ای نی

زیوس اس خوف سے اپنی پہلی بیوی میٹس کو نگل گیا کہ کہیں وہ اس سے قوی تر لڑکا نہ جنے۔ غیب دان پرومی تھیوس یا صناع دیوتا ہی فیس طس (HEPHAESTUS) کلہاڑا مار کے زیوس کا سر پھوڑا اور یوں ایتھ ای نی ماں بن کے پیدا ہوئی۔ وہ صحیح معنی میں پارتھی نوس (کنواری) تھی۔ اس کے شہر ایتھنز میں پارتھی نون (ایوان دوشیزگی) اس کی قیام گاہ بھی تھا اور عبادت گاہ بھی۔ مادری نظام میں مادرِ زعماء تو تھی لیکن اصل مادر نہیں بلکہ رضائی مادر تھی۔ وہ تو کنواری تھی۔ اور اصل مادر دھرتی دیوی جی آتھی۔ زعیم ہیرا کلیز کی محبوبہ تھی۔ مہمات میں اس کی نگہبانی کرتی اور مشکلیں آسان۔

اس کی نام کی اصل ایتھ ای نائیا (PROLEGO صفحہ ۳۰۰) ہے۔ اس توصیفی نام کے معنی ''ایتھنز کی دوشیزہ'' ہے۔ نام سے پہلے پیلیس آیزا دکرتے جو خاتون کا مترادف تھا۔ افلاطون نے اس لائق صد احترام اور قابلِ پرستش خاتون کی نسبت کہا:۔

''میرے خیال میں ہماری دوشیزہ اور محبوبہ جو ہمارے درمیان رہتی ہے رقص کے مشغلے سے لطف اندوز ہوتی ہے۔ خالی ہاتھوں شغل فرماتی لیکن زرہ بکتر سے سراپا لیس رہتی اور یونہی رقص کو پایہ تکمیل تک پہنچاتی۔ ہمارے جوانوں اور ہماری کنواریوں کو دیوی کی پیروی مناسب ہے۔ (STRABO بروزن لے لو)

اور مس ہیریسن کے بقول ''وہی تو ایک تھی جس نے اپنے جوانوں اور کنواریوں کی نقالی کی۔ وہ ان کی زندگی اور ہستی کا سچا روپ تھی۔ وہ انہی کی طرح ناچتی۔ جب وہ لڑتے تو لڑتی۔ پھر جب وہ روشنی اور منطق والی نسل کے روپ میں از سر نو پیدا ہوئے تو وہ باپ کے سر میں سے پیدا ہوئی'' (ATHENAIA)

Marfat.com

یونانیوں کے یہاں نہایت دلکش گردشِ نقل وعمل پائی جاتی۔ پہلے تو وہ اپنی زندگی کے خط و خال، اپنے شعور، اپنے ماحول نیز دینی واخلاقی تقاضوں کے مطابق اپنے دیوتا تراشتے، ان میں اپنا رنگ بھرتے، ان کی آڑ میں اپنی ذات کی ترفیع کرتے، انہیں مثالی بناتے اور پھر ان خود ساختہ دیوتوں کو پوجتے، مشعلِ راہ بناتے۔ایک اعتبار سے وہ اپنے ہی گرد گھومتے۔ اگر دیوتا اپنے پجاریوں کی نقل تھے تو پجاری اپنے دیوتاؤں کی نقل تھے۔

کوری اور پلیس ہم معنی تھے۔لغت دان سوئیدیس اس کے معنی عظیم دوشیزہ بتاتا مصری تھی بیز کے ادیان کا ذکر کرتے ہوئے سطرے بوذی قدر خاندانوں کی ان دوشیزاؤں کا حال بیان کرتا ہے جنہیں زیوس کی نذر کیا اور پلیدیز کہا جاتا ہے۔پلیدیم (PALLADIUM) کی قدیم عدل گاہ مقامی دوشیزہ کے زیرِ اقتدار ہوتی۔ایری اوپ آگس کی متبرک عدالت میں پلیس کا بت نصب تھا۔

''ایتھاینی کے آغاز اور ارتقاء کی کہانی شہر ایتھنز کے آغاز وارتقاء کی کہانی ہے اس سلسلہ ارتقاء میں دین سے بڑھ کر سیاست کی کڑیاں ملتی ہیں۔عہدِ پارینہ میں وہ رب البحر پوسائیدون کی شریک عظمت تھی۔رب البحر ایتھنیز کے قدیم رؤسا کا معبود تھا۔ پدری نظام کے زیر اثر وہ اسے اپنا جد امجد بتاتے۔جاگیرداری کے بعد جمہوریت نے پر پرزے نکلے تو دیومالا میں نئے نکوش ابھرے احیائی عمل میں ایتھانہی کے بعض حسین پہلو معدوم ہوگئے۔''لوگوں نے اسے بے جنس (SEXLESS) کر کے رکھ دیا، نہ وہ مرد رہی نہ عورت سنگتراش فائیدی ایس (PHEIDIUS) کے پارتھی نوس (کنواری) کے مجسمے کی مانند اس کی ذات سے بعض اوصاف وابستہ کر دیئے گئے یوں وہ ایک خاص مقصدیت کا مظہر بنی۔آخر میں محض صناعی کا نمونہ، ایک غیر حقیقی شے ہو کر رہ گئی جو ہمیں کبھی متاثر نہیں کرتی۔اصل میں وہ تائیکی (TYCHE) شہر کا مقسوم تھی۔اہل شہر کا معبود حقیقی دیوی نہ تھی۔شہر تھا گروہِ عشاق کا لافانی محبوب یہی شہر تھا۔'' (پروفیسر گلبرٹ کی تالیف ANCIENT GREEK LITERATURE صفحہ ۱۷۸ بحوالہ PROLEGO صفحہ ۳۰۲)

سب سے بڑا تصنع اس کی داستان ولادت میں موجود ہے۔بقول ہومر ''اس کی بات برق کے طور پر باپ کے نور سے درخشاں ہوئی۔'' اس داستان میں ایک راز ہے۔دیوی کو اس بہانے مادر گیتی

Marfat.com

کے قدیم رشتے سے رہا کر لیا گیا۔ اب سے وہ زمین کی نہ رہی، جنس فلک بن گئی۔ نئی دیو مالا نے اسے اپنا لیا۔ وہ طلوعِ آفتاب پر جنم پاتی۔ ''ہائی پیرین کے پرنور صاحبزادے رب الشمس اپالو نے کچھ دیر کے لئے اپنے تیز رفتار گھوڑوں کو لگام دی۔''

ایتھ اینی کی اس نئی اور غیر حقیقی صورت کو سیاست اور ادب نے جنم دیا۔

قدیم ایتھ اینی کو ناگ دیو سے نسبت تھی۔ ناگ دیو اس کے قہر و غضب کا مظہر تھا۔ وہی اس کے معبد کی نگہبانی کرتا۔ اتھنیز میں یہ ناگ دیوی کے مجسمے کے پول میں ڈھال تلے پڑا رہتا۔ یہی شہر کا مقسوم تھا۔ ہیرودوطس بتاتا ہے کہ جب ایرانیوں نے قلعے کا محاصرہ کیا تو ناگ نے شہد کی روٹی کھانی چھوڑ دی۔ یہ روٹی ہر مہینے اس کی نذر کی جاتی۔ جب پردھتنی نے بتایا کہ ناگ دیو نے نذر قبول نہیں کی تو لوگ خوف زدہ ہوئے اور خود کو غیر محفوظ سمجھ کر شہر سے چلے گئے۔ (ہسٹریز صفحہ ۱۴۱، کتاب ہشتم)

بعض نقوش و تصاویر سے استناد کیا جا سکتا ہے کہ ناگ ایتھ اینی ہی کی ذات کا حصہ تھا۔

عہدِ جاہلیت میں اس میں بعض حیوانی علامات پائی جاتیں اور اس کے مجسمے سے عیاں ہوتیں۔ اس کے سر پر خود ہوتا جو اسے انتقام کی دیوی ظاہر کرتا۔ جب ایری ادپ آگس کی عدالت نے پرانا نظام عدل جس کی بنیاد خون کا بدلہ خون پر تھی۔ بدل دیا۔ ماں (کلائی طیم نسیطرا) کے قاتل بیٹے (اوریسطیز) کو پدری نظام کی فضیلت جتانے کے لئے رہا کر دیا۔ تو دیوی بھی بدل گئی۔ انتقام کے منصب سے دستبردار ہوئی۔ نور، منطق اور حریت کی علامت بن گئی۔ اس کے ایماء پر قہر و غضب کی دیویاں خیر و لطافت کی دیویاں بن گئیں۔

نئی ایتھ اینی نے جنم لیا تو وہ پرانی تہذیب کے امانتداروں، پیلازجیوں کی نہ رہی نئی تہذیب کے علمبرداروں، آکیاؤں کی بنی۔ زمین کی بجائے فلک پر اقامت گزین ہوئی۔

افرودائتی

مس ہیریسن کی رائے میں وہ کنواری تو ہے لیکن کنوارپن کی بناء پر نہیں بلکہ جمال و رعنائی کی بناء پر۔ ویسے وہ زمینی جال پری (مادری نظام کی جل پریاں زمین سے وابستہ ہوتیں اور اسی بناء پر زمینی جل پریاں کہلائیں) اور عروس تھی۔ قبرص کے سمندر کے جھاگ میں سے نکلی۔

Marfat.com

افرودائتی کے معنی ہیں کف زائیدہ۔تبھی تو جل پری ہوئی۔رہی عروس کی بات سودہ لفظاً عروس تھی۔عملاً نہیں۔آزاد منش تھی۔پدری نظام کی الجھنوں سے حتی المقدور بچتی رہی وہ مادری نظام کی معتبر ہستی تھی۔زیوس کے لنگڑے اور بدصورت بیٹے ہی فیس طس کی برائے نام بیوی تھی۔ ہومر نے ایک گیت میں اسے محبت کی ماری بتایا گیت سے یہ بھی ظاہر ہے کہ المپس کے ایوانوں میں اس ملکہ حسن کو اجنبی کے طور پر قبول کیا گیا۔اسے بس گوارا کرلیا گیا۔مقامی طور پر جنوب کی دیوی تھی اور سرد شمالی علاقے میں رہنا ناپسند کرتی۔شمال میں تو بس شکار اور زرخیزی کی دیوی ارطس ہی رہنا پسند کرتی۔افرودائتی ہر وقت رسیاں تڑاتی اور فرار ہوتی رہی۔اس کا وہی حال رہا جو رب الحرب ایرز (ARES) (مریخ) کا رہا۔اسے ہر دم اپنے گھر کا فکر دامن گیر رہا۔

فاتحین کے خیال میں وہ عیش و عشرت کی دلدادہ تھی۔ ہومر اسے کیتھریا (KYTHEREIA) اور کپرس (KYPRIS) کے نام سے یاد کرتا۔آہنگر دیوتا کی بیوی کے طور پر کیرس (CHARIS) کہلاتی۔

ہومر کے یہاں یہ ایک شعبے کی دیوی تھی۔اور ایک ہی انسانی جذبے کی حامل رہی۔قبل ازیں جیسا کہ مذکور ہوا دیوی دیوتا بے نام اور ہر فن مولا ہوتے۔عبوری دور میں مفتوحین اور فاتحین کی دینی و تہذیبی کشمکش نے کچھ انتشار پیدا کیا۔دیومالائیں ٹکرائیں اور دیوی دیوتا خلط ملط ہوئے لیکن پھر آکیاؤں کے فطین و ذہین شاعروں اور مفکروں نے ابہام و انتشار کا انسداد کیا۔دیوی دیوتاؤں کے اوصاف، مدارج اور شعبے متعین کئے۔اس کے بعد افرودائتی جنسی خواہش کی علامت قرار پائی۔رب البحر پوسائیدون کہ مقامی طور پر فیطل میوس (PHYTALMIOS) کہلاتا پانی کا ہوکر رہ گیا۔ہر مینز کہ عہد جاہلیت میں بھیڑ بکریوں، سروے پالتو جانوروں اور ہر نوع کی زندگی کا سرچشمہ مانا جاتا پیش گام (HAROLD) بنادیا گیا۔

اسی طرح افرودائتی عہد جاہلیت میں درندوں کی دیوی تھی۔زرخیزی اور پیدائش کے جانور بالخصوص فاختہ اور بکری اسکے خاص جانور تھے۔ آثار قدیمہ کے نامور ماہر آرتھر ایونز (ARTHUR EVANS) نے مسیح سے ایک ہزار سال قبل پرانا دیوی کا مجسمہ برآمد کیا۔

Marfat.com

جس کے سر پر فاختہ بیٹھی تھی پومپے یی (POMPEII) میں چوتھی یا پانچویں صدی قبل مسیح کا مجسمہ ملا۔ جس میں دیوی ہاتھ میں عصائے اختیار لئے بنی سنوری بیٹھی ہے۔ پجاری اس کے حضور بھیڑ اور فاختہ لئے کھڑے ہیں۔

☆افرودائتی کو بنتُ البحر قرار دینے اور سمندر کی کوکھ سے جنم پانے کی کہانی ایک شعوری کوشش کا نتیجہ ہے۔ کہتے ہین کہ جب وہ کف کے انبار مین سے نکلی تو رحم وکرم کی دیویاں کہ پہلے انتقام کی دیویاں تھیں۔ اور قاتلوں کو سزا دینے پر مامور، دیوی کے حضور آن کھڑی ہوئیں فائیدی آلیس کے ایک فن پارے سے پتہ چلتا ہے کہ دیوی برآمد ہوئی تو کام دیوار اوس (کیوپڈ) نے خیر مقدم کیا اور پائیتھو (PEITHO) نے سر پر تاج رکھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ فائیدی ایس نے ہومر سے تحریک پائی۔ بہر حال ایک منظم اقدام کے تحت ذی وقار افرودائتی کو زمین سے بے واسطہ کیا۔ اور مادری نظام سے خارج۔

آبی ولادت سے ''غسلِ دوشیزگی'' کی ریت پر روشنی پڑتی ہے جو دیویوں میں مروج تھی پانچویں صدی ق۔م کے شاعر اور قواعد دان کے لم آکس (CALLIMACHUS) نے دیوی پیلس (ایتھانی) کے غسل پر حمدیہ گیت کہا۔ دوشیزگی کو نکھارنے کے لئے دیوی دریائے ان آکس (INACHUS) میں ہر سال نہاتی۔ احیائے دوشیزگی کا یہ عمل خیالی نہ تھا۔ سیاح پوسے نی آلیس نے نوپلی آ (NAUPLIA) میں کینے تھس (CANATHUS) نام کا چشمہ دیکھا۔ آرگوس والوں نے بتایا کہ ہیرا دیوی ہر سال یہاں نہاتی اور دوشیزگی میں نیا پن پاتی۔ یہ مخفی رسوم کی ریت تھی۔ لوگ ہیرا دیوی کی شان میں مخفی رسوم ادا کرتے۔ پرانے لوگ دوشیزگی کو لازوال جمالی وصف مانتے۔ اسی لئے تو افرودائتی کی لافانی دوشیزگی کا تصور پیدا ہوا۔ اسے دوشیزاؤں کی تثلیث میں مرکزی درجہ حاصل رہا۔ وہ بط پر بیٹھ کر سیر افلاک کرتی۔ ویسے فضائے بالا پر گزر رکھتے ہوئے بھی وہ حیات وحقیقت سے رشتہ رکھتی دوسری دیویوں کی اصلیت تمام کردی گئی۔ ارطمس غیر انسانی ہونے کے باعث غیر حقیقی ہوگئی۔ ایتھانی ایک بے جان تجریدی ہیئت اختیار کر کے رہ گئی۔ المپس پر دھرتی دیوی دیمی ترلے دے کے ایک خوبصورت استعادہ تھی۔ جب قوائے قدرت پر آدمی کا

اختیار بڑھا اور سرمایہ علم میں اضافہ ہوا تو صنحیاتی ہستیاں اور پراسرار اشیاء سائنس کی نذر ہوئیں بس زندگی اور پیار کا راز باقی رہ گیا۔ یہی پیار زندگی کو جنم دیتا رہا۔ یہی پیار اور زندگی ناقابل بیاں مگر ناقابل حصول حقیقتیں ثابت ہوئیں۔ اسی لئے تو افرودائتی کی ہستی برقرار رہی۔

البتہ پیار دیوتا ارادس نے جنم لیا تو افرودائتی کی دوشیزگی داغ دار ہوئی اور ماں بنی تاہم حسن و جمال میں یکتا رہی۔ اصل میں افرودائتی عہد جاہلیت کی وہ امنگ تھی جو آکیاؤں کی آمد در پدری نظام کے قیام پر مفتوح تو ہوئی لیکن مر نہ سکی۔

☆عظیم مقامی خواتین☆

دیویاں آسماں سے نہ ٹپکتیں، نہ پیڑوں سے لگتیں بلکہ انسانوں میں جنم لیتیں۔ غیر معمولی صلاحیت کی بدولت عظمت یاب ہوتیں اور دھرتی کی وارث بنتیں۔ بزرگوں کی روحیں ان میں حلول کر آتیں۔ مادری نظام میں جیسا کہ پہلے بیان ہوا عورت معاشرے کی کرتا دھرتا ہوتی۔ بچے ماں کے قبیلے سے تعلق رکھتے۔ قبائلی املاک عورت کے قبضے اور ورثے میں آتیں۔ متصوفانہ پیرائے میں زمین عورت کی تھی۔ یہ عورتیں ہی تھیں کہ دیویاں بن جاتیں اور پجنے لگتیں۔ جس زمین پر پیدا ہوتیں اسی کا روپ تصور ہوتیں۔ پھر وہ دیویاں ظاہر ہوتی ہیں۔ جن کی ذات کے ذریعے اوائلی لوگ افراط کے تصور کی پرستش کرتے۔ قبائلی زندگی انہی کے گرد گھومتی۔

سیاح پوسے فی ایس نے یونان بھر کا گشت کیا اور نزد و دور کے علاقے کھنگال کر مقامی دیویوں کا کھوج نکالا۔ یہ دیویاں پرانے کنبے قبیلوں کے لئے کافی تھیں۔ ہیلین پینڈورا، کیسینڈ را (CASSANDRA) ہی بی یا گینی مید (GANYMEDE,HEBE) ارطس اور کیلستو عہدِ جاہلیت کی مقامی بزرگ ہستیاں تھیں۔

ہرمر کی مہربانی سے ہیلین رسوائے عالم زانیہ کہلائی حالانکہ "سپارتا ایسے شہر میں پجتی جہاں اس کا معبد تھا۔ مجسمہ اور مقدس شجر بھی۔ سپارٹا کے علاوہ رودز (RHODES) میں بھی پجتی۔ ساتویں صدی کے ایک منقش کوزے سے گمان گزرتا ہے کہ ہیلین کے اغواء کی داستان بیوی اور عورت سے زیادہ دیوی کے اغوا سے تعلق رکھتی۔ نوآبادکاروں (آکیاؤں) کا شاعر ہومر عہد

Marfat.com

جاہلیت کی اس دخترِ گیتی کو فانی زعیمہ اوریکتائے حسن مانتے ہوئے بھی بدکردار سمجھتا''(PROLEGO صفحہ۳۲۴)

سپارتا کے صدر مقام لاکونی آ(LACONIA)میں لیوک طرا(LEUCTRA)کے مقام پر ایلیون کوشہزادی کیپندرا(شاہ پرائی ایم اور ملکہ ہیکوبا کی دخترِ نیک اختر) کا معبد تھا۔یہاں اس کا مجسمہ بھی تھالوگ اسے''انسان کی مددگار'' کے نام سے پکارتے اور پوجتے۔رب الشمس کی محبوبہ تھی جس نے اسے پیشگوئی کا وصف عطا کیا لیکن جب شہزادی نے سردمہری دکھائی تو دیوتا نے اس کا وصف بیکار کر دیا۔وہ پیشگوئی تو کر لیتی لیکن اسے کوئی باور نہ کرتا۔چنانچہ اس نے جب وطن عزیز ایلیون کی تباہی کی خبر دی تو کسی نے یقین نہ کیا۔ایلیون کے سقوط پر وہ ایتھ اینی کے مجسمے سے جا چمٹی۔یونانی زعیم آجیکس (AJAX) اسے وہاں سے لے آیا۔بے حرمتی کے اس فعل پر ایتھ اینی نے اسے سخت دردناک اور مہلک سزا دی۔گناہ سے دامن پاک کرنے کے لئے آجیکس کا قبیلہ ہر سال اونچے خاندان کی متعدد کنواری لڑکیاں دیوی کے معبد میں بھیجتا تا کہ وہاں دیوداسیاں بن کر رہیں۔اگر وہ معبد تک پہنچنے سے قبل علاقائی لوگوں کے ہتھے چڑھ جائیں تو ہلاک کر دی جاتیں۔

جنگ کے بعد کیسیندرا فاتح سالار ایگ آمیمنون کے حصے میں آئی اور اسی کے ساتھ کلائی طیم نیسطرا کے ہاتھوں قتل ہوئی۔

نئے خداؤں کی فلکی قیام گاہ (المپس) پر خوش اندام ہی بی دیوی دیوتاؤں کی ساقیہ تھی۔تصاویر میں بہت بڑا قدح لئے نظر آتی۔فلائی اس (PHLIUS) کے لوگوں نے اس کی خانقاء بنائی وہ اسے پوجتے یہ مقامی ہیروئن ''پرانے وقتوں کی انتہائی پاک باز ہستی'' گردانی جاتی ہے اس کا پہلا نام گینی مید تھا۔اس کی خانقاہ دارالاماں تھی۔یہاں جو غلام آکر پناہ لیتے محفوظ ہو جاتے۔رہائی کے بعد قیدی بیڑیاں اتار کر خانقاہ کے پیڑوں سے ٹانگ دیتے۔(PROLEGO صفحہ۳۲۴)

زیوس کا پہلا ہتھیار عورت

دیویوں کے ہم شکل اس دلفریب پیکر کو دیکھ کر باداز یوس تو کیا المپس کا ہر باسی دنگ رہ گیا۔پھر یہ پہلی عورت زیوس کا ایسا ہتھیار بنی کہ اس کی ضرب سے بچنا آسان نہ رہا۔پرومی تھیوس نے

Marfat.com

انسان کو آگ دی اور زیوس نے عورت، ایک نے دائمی نعمت دی دوسرے نے دائمی زحمت۔

پینڈورا کی تعمیر میں مضمر تھی اک صورت خرابی کی۔ دراصل زیوس نے پرومی تھیوس کی انسان دوستی سے جل بھن کر انسانوں کو سزا دینے کے لیے پینڈورا کو جنم دیا۔ پینڈورا سراپا حسن نہ تھی۔ اس کا ظاہر جس قدر خوشنما تھا۔ باطن اسی قدر بدنما۔ فاتحین نے اس کے باطن ہی کو بدلا۔ عہدِ جاہلیت میں وہ نیک باطن تھی۔ عہدِ نو میں بد باطن ہوگئی۔ باداریوس کے مردانہ المپس پر اس عظمت مآب دھرتی دیوی کے لئے جگہ نہ تھی جو بیک وقت ماں بھی تھی اور دوشیزہ بھی۔ اگرچہ وہ ابتداء تھی تاہم اسے پھر سے پیدا کیا گیا۔ وہ جو فکر کو تحریک دینے والی تھی۔ ورغلانے والی بن گئی۔ جو فانیوں، غیر فانیوں اور ہر شے کی یکساں طور پر جنم دیوی تھی۔ اب ان کا کھلونا بن گئی۔ کنیز ہو کر رہ گئی۔ پیکر حسین تھی۔ کنیز کے سے ناز و عشوہ دکھاتی۔ پدری نظام کے اس بورژوا آقا، زیوس کیلئے المپس پر پہلی عورت، پینڈرا کی پیدائش کا چرچا بہت برے مذاق کی شکل میں ہوا۔ (نے زیوس کی ایک آغوش پر اسے نگہبان مقرر کیا۔ ہرمیز نے موقعہ پا کر آگس کو ٹھکانے لگایا۔ ہیرا نے ان کی آنکھیں نوچ کر مور کی دم پر چسپاں کیں جو آج تک موجود ہیں) اسے دیکھ کر آقائے فلک نے زور کا قہقہہ مارا۔ (PROLEGO)

پینڈورا زمین سے گہرا رشتہ رکھتی۔ اسی لئے اسے زمین پر اتارا گیا۔ ویسے پدری نظام نے اس سے برتری اور افضلیت چھین لی۔ ''مادری نظام نے عورت کو فریب آلود سحر یاتی فضلیت بخشی، پدری نظام کی آمد پر ایک ایسی ناگزیر حقیقت سے پالا پڑا جو عورت کی فطری کمتری سے عیاں تھی۔ جب تو انا تر جنس یعنی مرد نظریاتی اعتبار سے عورت کی سحری قوت سے بلند تر ہوا نا تواں تر جنس یعنی عورت کو غلام بنانے اور اسے بہ نظر تحقیر دیکھنے کے لئے نا قابلِ عفو عملی منطق کا عامل ہوا۔''

آسمانی ہتھیاروں سے لیس کر کے زیوس نے اس حسینہ کو سادہ لوح اپی می تھیوس کے پاس بھیجا۔ اس کے سیانے بھائی پرومی تھیوس نے اسے خطرے سے آگاہ کیا لیکن اپی می تھیوس سے نہ رہا گیا۔ اس نے زیوس کا تحفہ قبول کر لیا۔ گو پینڈورا دیویوں کی نسبت کم قامت تھی۔ تاہم بے نظیر تھی گھر میں شجرِ ممنوعہ کے طور پر پرومی تھیوس کا ایک پراسرار صندوق پڑا تھا۔ اس میں انسان کے لئے کچھ ایسی

Marfat.com

چیزیں تھیں جن کی تقسیم کا ابھی وقت نہ آیا تھا۔ پینڈورا نے غلطی سے صندوق کھول دیا۔ طاعونیں، وبائیں اور طرح طرح کی کیریز (آفتیں) باہر نکل آئیں۔ ان میں نقرس، عرق النساء دردِ قولنج، رشک، حسد، انتقام اور نہ جانے کیا کیا تھا۔ پینڈورا نے ڈھکن بند کرنے میں عجلت کی لیکن یہ عجلت اکارت گئی کیریز رہا ہوئیں اور ایک انمول شے امید صندوق ہی میں رہ گئی۔ وہ دن گیا اور آج کا دن آیا انسان کیریز کا تختہ مشق ہے۔ بس ایک امید موہوم ہے جس کے سہارے جی رہا ہے۔

☆ایک اہم خانقاہ☆

ایسکلی پی اس (معالج دیوتا) کی خانقاہ نہایت معلومات انگیز ثابت ہوئی ہے۔ مس ہیریسن کے بقول زعیم اور خدا یہیں پگھل پگھل کر گھلے ملے اور ایک ہوئے یہیں سے زیوس ناگ کے نقش و نگار برآمد ہوئے۔ یہی سے وہ تصویر ملی جس میں زیوس تخت پر نیم دراز ہے۔ پائینتی میں اس کی ماں فیلیا (بمعنی مہربان) بیٹھی ہے۔ ایک طرف پجاری ادب سے ایستادہ ہیں۔ ماں کی موجودگی مادری نظام کے اثرات مترشح کرتی ہے اور بیٹے کے حضور پجاریوں کی آمد پدری نظام کے غلبے کی وضاحت اس، خانقاہی تصویر میں گویا پیلازجیوں اور آکیاؤں کے دین شیر و شکر ہو رہے ہیں۔ نئے اور پرانے نظاموں کے تانے بانے مل رہے ہیں۔ عبوری دور گزر رہا اور نئی دیومالا پر پرزے نکال رہی ہے۔

تصویر سے یہ بھی واضح ہے کہ زیوس ہنوز برق و باراں کا دیوتا نہیں۔ اس میں جنم دیو کے اوصاف ہیں اور فلک کی بجائے زمین سے وابستہ ہے۔ اس کے ہاتھ میں بکری کا سینگ ہے جو زرخیزی اور فراوانی کی علامت ہے یوں گویا پرانی دیومالا سے سمجھوتے کی صورت پیدا ہوئی۔

مس ہیریسن بتاتی ہیں کہ اسی خانقاہ میں زیوس نے ایسکلی پی اس سے سمجھوتا کیا۔ دونوں خانقاہ پر قبضہ رکھنا چاہتے۔ سمجھوتے کے بعد فریقین نے مقامی اعزازات بانٹ لئے۔ (PROLEGO صفحہ ۳۵۶)

معلوم ہوا کہ لوگوں نے دو زیوس تراشے۔ ایک فلک کا زیوس جو آقائے برق و باراں تھا۔ اور دوسرا زمین کا جو جنم دیو تھا۔ یہ زمینی زیوس وہ نہ تھا جس نے اپنے مربی پردی تھیوس سے وحشیانہ

Marfat.com

سلوک کیا اور انسانوں کو مٹایا بلکہ انسانوں پر مہربان تھا یہ پیلازجیون کا زیوس تھا جنہوں نے نیم ولی سے نیا نظام قبول کیا اور اس میں اپنے نظام کے اجزاء شامل کیے۔

زیوس نے ازرہ مصلحت اپنی ذات میں لچک پیدا کی۔ وہ اہل زمین سے گھلتا ملتا ان کے یہاں جا کر کھانا کھاتا۔ عورتوں سے اختلاط اور لنگِ دیو کے فرائض سے عہدہ برآ ہوتا۔ دھرتی پوجا لنگِ دیو کا دین تھا۔ اس نے پیلازجیوں کے دباؤ سے یا تالیفِ قلوب کی خاطر عہدِ جاہلیت کے بے نام دیوی دیوتاؤں کی خاصیت اختیار کی اور وہ ہر رنگ میں جلوہ گر ہونے لگا۔

Marfat.com

☆حرفِ آخر☆

ہومر ہی سیوداد مابعد کے شاعروں اور ڈرامہ نگاروں نے رزمیوں، حمدیہ گیتوں اور ڈراموں میں جو دیو مالا پیش کی وہ پرانی دیو مالا سے کہیں زیادہ مربوط، منظم اور دلآویز تھی پرانی دیو مالا لوگ گیتوں اور کہانیوں کی شکل میں منتشر تھی یہ مستند دستاویز کی صورت میں نہ پائی جاتی۔ان میں ترمیم و اضافہ کی بڑی گنجائش تھی۔آکیاؤں نے بکھرے ہوئے مواد کو سمیٹا، نئے افکار و نظریات کی روشنی میں اسے یکجا کیا اور اپنی دیو مالا میں سمویا۔نئی دیو مالا آن واحد میں مرتب نہیں ہوئی۔زیوس اور اس کا ذی وقار کنبہ ایک دم متبرک المپس پر نہیں پہنچا بلکہ عہدِ جاہلیت کے دین سحر و طلسم، عبادات اور معتقدات سے تصادم ہوا۔ایک طویل دورِ کشمکش گزرا۔گو دیسیوں پر نزاعی کیفیت طاری ہوئی لیکن پردیسیوں کا مسلک بآسانی رواج پزیر نہ ہوا۔زمین پرستی کے اثرات بے پایاں تھے زیوس کو ناگ بننا اور زمین سے رشتہ جوڑنا پڑا۔زیوس دھرتی مت مٹانے آیا لیکن یہ سخت ہڈی بن کر گلے میں اٹک گیا۔کتنی ہی پرانی ریتیں قبول کرنی پڑیں۔

دینی ارتقائی عمل کی تحریک بڑے دلچسپ انداز سے چلی۔آکیاؤں نے زمین کے ناقابل تسخیر خداؤں کو آسمان پر پہنچایا۔کم قوی خداؤں کو رسواء کیا انہیں بدروح، بھوت پریت، راکھشس اور پلیچھ بنا دیا۔جنگ اور پیار کی طرح اس تحریک میں جائز اور ناجائز سبھی کچھ ہوا۔آکیاؤں نے موقع و محل دیکھ کر کہیں تالیف قلوب کی۔کہیں سمجھوتہ کیا۔کہیں معاندانہ اور کہیں مصالحانہ رویہ برتا۔انہوں نے اچھے برے سارے حربے برتے۔جہاں اپنی کوردبتی دیکھی وہاں اعتدال کی راہ اختیار کی اور جہاں دیسیوں کو کمزور پایا وہاں شیر ہو گئے۔

مفتوحہ تہذیب زیوس کے عہد اقتدار میں بھی کامل طور پر نیست و نابود نہ ہوئی۔وقتاً فوقتاً اس کی گونج اٹھتی اور پرانی ربتوں کے احیاء کی سعی ہوتی رہی۔شاعر اپی می پیدیزا کی جرأت خصوصیت سے قابل ذکر ہے جو پرانے دین کا پرستار تھا۔زمین پرستی کو فلکی دین پر ترجیح دیتا۔اس نے جل

Marfat.com

پریوں کی خانقاہ بنانے کا ارادہ کیا۔نئی تہذیب کے امینوں کے لئے اس کی یہ حرکت ناقابلِ برداشت تھی۔ چنانچہ خانقاہ کی تعمیر کے دوران میں آسمان سے ندا آئی۔''اپی می نیدیز کب ماننے والا تھا۔اپنی سی کر کے رہا۔خانقاہ بن گئی پھر کرپت سے تطہیر کی جو رسوم لایا اس نے انہیں رواج دیا۔ان میں زیوس پرستی کے اثرات نہ تھے۔

فاتحین جو دیومالا لے کر آئے اس کی از سر نو تشکیل ہوئی۔اس کی تکمیل میں پرانے نظریے اور پرانی روایتیں کام آئیں۔ پیلازجیوں کی ریتیں رسمیں کہ سحریاتی عبادات تھیں بنیادی طور پر جوں کے توں رہیں۔البتہ ان میں مزید حسن پیدا کیا گیا۔قربانی کی ریت،کھیلوں اور عزائی تمثیلوں کو بے پناہ فروغ ملا۔شاعری،رقص،موسیقی،ڈرامہ،تھیٹر،فنِ تعمیر،کوزہ گری اور سنگتراشی نے حیرت خیز ترقی کی۔آکیائی فن کار بیایاں صلاحیتیں رکھتے۔انہوں نے ڈرامہ،تھیٹر،رزمیہ،کوزوں،عمارتوں اور بتوں کی شکل میں لافانی ثقافتی دولت عطا کی کم وبیش اڑھائی تین ہزار سال سے دنیا قدیم انمول خزائن سے متمتع ہو رہی ہے۔اگر ثقافتی فتوح کا یہ پہلو عیاں نہ ہوتا تو آکیاؤں کی شعوری برتری،نئی دیومالا کے ارتقاء اور امتیاز کا پتہ نہ چلتا۔انہی فتوح کے باعث ان زیادتیوں اور سختیوں پر پردے پڑ گئے جو آکیاؤں نے پیلازجیوں پر روا رکھے۔نیز پرانی دیومالا کا جو تیا پانچہ کیا گیا اسے بھی نظر انداز کر دیا گیا۔

اگر آکیائی محض منفی قول وعمل رکھتے تو تاریخ انہیں کبھی معاف نہ کرتی۔اپنے مثبت رویے کی وجہ سے وہ سرخرو ہوئے۔ان کا دماغ آسمان پر تھا۔خیالوں کے ساتھ ان کے حوصلے بھی بلند تھے۔ گودھرتی ان کے تصرف میں تھی لیکن وہ محض زرعی معیشت سے جکڑے بندھے رہنا اور نرے دہقان بننا پسند نہ کرتے۔مہم جو تھے سپاہی تھے۔ان کے رقاص،موسیقار،شاعر،سنگتراش اور نقاش بھی تیغ زن ہوتے۔وہ یونان میں آئے لیکن یہی محصور نہ رہنا چاہتے۔ان کے ولولے انہیں چین نہ لینے دیتے ہر دم بڑھنے پھیلنے کے لئے بیکل رہتے۔ان کی آرزو تھی کہ بیرونِ ملک نئی نئی شاہراہیں کھلیں اور بالآخر ساری دنیا ان کی شارع عام بن جائے۔

وہ ارضی خداؤں سے کم آمیز رہے بلکہ انہوں نے بڑی حد تک ان سے قطع تعلق کیا۔وہ نگار

Marfat.com

بلند رکھتے، اپنے خداؤں کو عزائم کے شانوں پر بٹھا کر فلک پر لے گئے۔ ان کے ڈرامانگار اس حد تک محتاط تھے کہ خداؤں کے کردار کو باقی کرداروں سے الگ رکھتے۔ خدا کبھی دائرہ رقص (آرکیسترا) میں وارد نہ ہوتے جہاں باقی کردار پارٹ ادا کرتے وہ تو صرف ساز و سامان والی عمارت (سین) کی چھت پر نمودار ہوتے۔

عہدِ جاہلیت کی عورت کو دھرتی کا روپ سمجھا جاتا۔ وہ بعض ایسی فطری کمزوریاں لے کر پیدا ہوئی کہ سدا مرد پر غلبہ نہ پا سکتی۔ اگر آکیائی ماں کا درجہ نہ گھٹاتے اور پدری نظام کو رواج نہ دیتے تو دنیا کو زیر و زبر کرنے کا خواب بھی نہ دیکھتے۔ یونان کی سرزمین میں قدم نہ دھرتے اور ایلیوں (طروئے) کا رخ نہ کرتے۔ پدری نظام ذہنی اپج نہ تھا۔ اس میں رقت کے تقاضے اور ایک مہم جو قوم کے ولولے کارفرما تھے۔ پدری نظام کا زعیم رب الشمس کا سپوت ہوتا۔ رب برق و برشگال (زیوس) نے بھی زعیم پیدا کئے۔

آکیاؤں کو عہدِ جاہلیت کا مہیب و سنگین دین کم ہی قبول تھا۔ انہوں نے اس میں ترمیم و اضافہ کیا اور اپنی پسند کی چیزیں شامل کیں۔ وہ کھلنڈرے تھے۔ انہیں تو ایسی عبادات (ریتیں) موافق تھیں جو ہلکی پھلکی ہوتیں، ذہنی اور بدنی دونوں لحاظ سے آسودگی اور توانائی بخشتیں۔ کھیل کے میدان، جمنیزیون (کسرت گاہیں) اور تھیٹر ان کے معبد تھے۔ انہوں نے تفریحی عبادات کو اس قدر عام کیا اور فروغ دیا کہ قبل ازیں یونان میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

ان کا جمالیاتی ذوق اپنے پیش روؤں سے کہیں زیادہ تھا۔ ان کے حسن ترتیب سے دیومالا نکھر سنور کر نہایت خوبصورت اکائی بن گئی۔ وہی دیوی دیوتا جو عجیب و غریب صورتیں رکھتے جن میں کوئی سانپ تھا اور کوئی پرندہ انسان نما ہو گئے آکیاؤں نے حسن کی جانچ کے پرانے پیمانے توڑے اور نئے وضع کئے۔ نئی قدریں ابھریں نیا دین ایک نیا جمالیاتی انقلاب لایا۔ رعنائی اور خوبروئی کا سیل آیا۔

بے نام خداؤں کا دور تمام ہوا۔ دودونا کے کاہن نے ازرہ مصلحت دارالکہانت کو نئے دین کے لئے ہموار اور زیوس کو برسر اقتدار کیا۔ ادھر عہدہ نو کے شاعروں، نقاشوں، سنگتراشوں کو زہ

Marfat.com

گروں، معماروں، مورخوں اور خطیبوں نے جمالیاتی انقلاب برپا کیا انہوں نے معاشرے کے رگ و پے میں نئی حرارت دوڑائی۔ اپنے شعور کی چمک دمک سے پرانے چہرے صیقل کئے اور نئی مورتیاں تراشیں۔ انہوں نے اپنی شبیہ اور اپنے خط و خال پر نئی دیو مالا تراشی۔ اس میں پرانی تہذیب کا خام مال بھی کھپا اور نیا مواد بھی کام آیا۔ نئی دیو مالا خوبصورتی کا بے مثل نمونہ بن گئی۔ یہ ایک دلاویز غزل تھی۔ دلنشین گیت تھی۔ دلکش تمثیل تھی۔

نئے دین کی تخلیق کے ساتھ ساتھ فنکاروں کی ایک کھیپ پیدا ہوئی حسن و جمال کی ایک نئی دنیا بیدار ہوئی۔ یونانی عظمت اور بانکپن کے دلدادہ تھے۔ ان کے یہاں تو حسن و شباب کا ایک شعبہ تھا جو رب الشمس کے سپرد تھا۔

حسن و جمال کے ارتقاء کا یہ عمل بیک جنبشِ ابرو نہیں ہوا یہ ایک طویل اور مسلسل تہذیبی عمل تھا اور خاصا سست ہولے ہولے چہرے صیقل ہوئے، حنا رنگ لائی اور المپس کے ایوان جگمگائے۔

پرانے سے نئے نظام کی سمت ارتقائی سفر کرتے وقت جبلی تغیر کا حادثہ نہیں ہوا جبلت کب بدلی ہے؟ سحریات و سفلیات، توہمات اور مذہب کے اثرات بجا۔ لیکن انسان کا جبلی رویہ اور ردِ عمل ہر دور میں یکساں رہا۔ ایک طور سے آدمی سدا اپنی جبلت کا غلام رہا اور رہے گا۔ ازل سے آدمی کی یہ اٹل تقدیر رہی کہ اس نے جملہ حفاظتی اسباب اور مدافعتی تدابیر کے باوجود خود کو بے پایاں قوتوں کے سامنے بے دست و پا پایا۔ زندگی کبھی رنج و الم سے بے نیاز نہ ہوئی۔ حادثات زمانہ پر کبھی اختیار نہ ہوا۔ خوف اور توہم نے کبھی پیچھا نہ چھوڑا، تعصب کی چنگاری کبھی نہ بجھی، ناکامی ،نامرادی، مایوسی اور بے بسی کی وارداتوں سے سابقہ پڑتا ہی رہا۔ بیماری، آزادی، ضعیفی اور موت آدمی کو ڈستی ہی رہی۔ چنانچہ جب پیلازجیوں کے بعد آکیائی آئے تو ایک زبردست انقلاب ضرور آیا۔ ماحول بدلا، معاشرہ بدلا، تقاضے بدلے لیکن آدمی کی کمزوریاں اور جبلت میں فرق نہ آیا۔ قدرت کی برتری بدستور قائم رہی۔ آکیاؤں کے خدا پیلازجیوں کے خداؤں سے قوی تر نہ تھے۔ لیکن وہ حسین تر تھے۔ نام در تھے۔ فلکی تھے۔ نئے نظریوں اور تقاضوں کی پیداوار تھے۔ نئے معاشرے کے لیے موزوں تھے۔ پیلازجی بھی اپنے خداؤں سے اتنی ہی عقیدت رکھتے جتنی

Marfat.com

عقیدت آ کیائی اپنے خداؤں سے رکھتے۔انہیں اتنا ہی بُرا جانتے جتنا بڑا آ کیائی اپنے خداؤں کو جانتے،ان سے ہی کام لیتے جتنا کام آ کیائی اپنے خداؤں سے لیتے۔پھر بھی ہمارے نزدیک دیو مالا کا ارتقاء ہوا کیونکہ حسن وصداقت کے نئے پہلو سامنے آئے۔فکر ونظر کا کینوس بڑھا اور فریبِ تصور میں مزید جاذبیت پیدا ہوئی۔

دینی ارتقاء کی تحریک میں پرانوں کا تعصب سب سے بڑی رکاوٹ تھا۔زمینیں پامال کرنا،گچ گارے کے ایوان گرانا۔سنگ وخشت کے بت اور معبد ڈھانا سہل ہے لیکن دلوں کو مسخر اور روز وشب کو یہ انداز دگر معطر ومنور کرنا۔خیالوں میں تعمیر کئے ہوئے ایوانوں،بتوں اور معبدوں کو ڈھانا سخت دشوار ہوتا ہے کیونکہ انہیں آبائی تعصبات سہارا دیتے ہیں۔یہ تعصبات پیلازجیوں کے خون میں شامل تھے۔عہدِ جاہلیت کے قبائل آہنی زنجیروں سے زیادہ نسلی ریتوں اور روایتوں کی گرفت میں تھے تعصبات نے انہیں سخت جان بنادیا۔تاہم آ کیائی خالی ہاتھ نہ تھے۔پیلازجیوں کو قدیم دینی سرمایے سے محروم کر کے وہ انہیں خلاء میں نہ پھینکنا چاہتے۔انہوں نے اپنی دکان بہ طرز نو آراستہ پیراستہ کی تھی۔وہ قدماء کو ایک دلفریب تر دیو مالا اور حسین تر اسلوب زندگی دینا چاہتے تھے۔

نئی دیو مالا جسے نئے شاعروں،کاہنوں اور پیغمبروں نے ترتیب دیا فلک سے تعلق رکھتی۔زمین سے اس کا تعلق سرسری تھا۔زمین کے خدا بھی فلکی قیام گاہ میں رہتے اس دیو مالا کا سربراہ رب برق ورعد (زیوس) تھا۔دھرتی دیوی ہیرا اس کی بیوی تھی۔رب الشمس اپالو اور رب البحر پوسائیدون اس کے بھائی تھے۔ایتھ اینی اس کی بیٹی تھی۔ہی فیس طس بیٹا تھا۔یہی خدائی کنبہ کارسازِ حیات تھا۔کائنات اسی کے تصرف میں تھی۔اس دیو مالا کے پجاریوں نے دنیا کو خیال کا نیا سلسلہ دیا۔نئی ثقافتی قدریں اور روایتیں دیں۔اسی کے بعد یونان میں نیا فکری سیلاب آیا۔

ایک دیو مالا گئی (کلیتہً نہ سہی جزواً سہی) دوسری دیو مالا آ گئی۔دیو مالا کا بدل دیو مالا ہی تھی۔یونان ہی نہیں،مصر جو یونانیوں کے لئے علم ودانش کی گراں مایہ اور عظیم الشان درس گاہ تھی۔اس سے بہت پہلے (اور کم وبیش پانچ ہزار برس تک) زبردست تغیر وتبدل کی آماجگاہ بنی۔

مذاہب عالم میں اسلام ہی ایسا مذہب ہے جس کی روحانی اور اخلاقی وسعتوں میں ہر زمانے

Marfat.com

کے لوگ اکائی بن کر سما سکتے۔ انتہائی سکون، فرحت اور خوش اسلوبی سے زندگی گزار سکتے ہیں۔ ہر رنگ، ہر نسل، ہر حیثیت اور ہر خطہ ارض کے لوگ کسی دقت اور خوف وخطر کے بغیر اسلام کو اپنانے کے اہل ہیں۔ اسی میں خیریت اور عافیت ہے۔ اسی سے جملہ انواع کے دینی و دنیوی معاملات و مسائل کا بہترین تشفی بخش اور قابل قدر حل مل سکتا ہے۔

یہ انتہائی سہل مذہب ہے فرسودہ رسوم و قیود اور توہمات سے آزاد ہے ایسا مذہب ہے کہ کسی پروہت، برہمن یا آجارہ دار پیشوا کی مدد یا وساطت کے بغیر ہر کس ناکس اسے سمجھ سکتا اور اختیار کر سکتا ہے۔ اس پر عمل کر کے اپنی ذات اور اپنے معاشرے کو سنوار سدھار سکتا ہیں۔ اسلام نہایت مفید جمالیاتی قدر ہے۔ نظریاتی اعتبار سے اس کا مقصد دنیا کو حسین وجمیل بنانا اور ہر انسان کے لئے فلاح و بہبود کو عام کرنا ہے۔ اس کا مخصوص رویہ ہے جس کی رو سے حسین سے حسین شے اگر افادیت سے محروم ہے تو بیکار ہے۔ انسانی فلاح بہر طور لابدی ہے۔ افادیت حسن کی سچائی ہے۔

اسلام تمام انفرادی و اجتماعی تقاضے بطریقِ احسن پورے کرتا ہے..... بیک وقت امن و سلامتی کا ضامن اور قوت وتوانائی کا سرچشمہ ہے۔ اس کی سچائیاں عالمگیر اور لازوال ہیں۔

قرآن زندہ کتاب ہے۔ اس کی صداقتوں اور اس کے ضابطوں میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ اس کی تعلیمات ہر ایک کے لئے قابلِ عمل ہیں۔ محمد عربی ﷺ نے اپنی ۶۳ سال کی زندگی میں اسے عملاً پیش کیا۔ آپؐ اگر آیاتِ کریمہ کو عملی زندگی میں نہ ڈھالتے تو لوگ کہہ سکتے تھے کہ قرآن قابلِ عمل نہیں۔

آپؐ نے ثابت کر دکھایا کہ اسلام عملی نظریہ ہے، مفروضہ ہیں۔ آپؐ نہ صرف اپنے عہد کے بے مثال رہبر اور انقلابی پیغمبر تھے بلکہ آپؐ کی سیادت اور انقلابی قیادت قیامت تک کے لئے ہے۔ آپؐ ہر دور میں اقوام عالم کو زندگی گزارنے کے لئے سچ کا راستہ دکھاتے رہیں گے۔ آپؐ نور کی وہ لکیر کھینچ گئے ہیں جو ابد تک نظر آتی اور راستہ دکھاتی رہے گی۔ ہر دور کی دوا ہر روگ کی شفاء آپؐ کے دم سے ہے۔

(اسلام سے قبل پوری دنیا میں دین ساحری کا دور دورہ تھا۔ رسولِ اکرم کو اسلام کی تبلیغ وترویج

میں یہی سند راہ ہوا۔ اس وقت عرب میں پروہتی نظام یعنی موروثی مذہبی اجارہ داری (PRIESTHOOD) اور وڈیرہ شاہی نے سخت خطرناک شکل اختیار کر لی تھی ان کا گٹھ جوڑ سادہ لوح عوام کے خلاف بدترین سازش تھا۔

پروہتی نظام، دین ساحری کی پیداوار تھا۔ جادوگروں- پروہتوں نے سحر و طلسم کے ایسے تانے بانے بُنے تھے کہ ان کے سوا ساری دنیا شکنجے میں جکڑی گئی۔ پروہت یا جادوگر خود تو ہر بلا سے محفوظ رہتا لیکن مخلوقِ خدا کو ہر بلا میں مبتلا رکھتا، وہموں اور وسوسوں کے ہجوم نے آدمی کا گھیراؤ کر لیا۔ پروہت ہی اس کے آڑے آتا اور اسے آفات سے بچاتا۔ خود حکومت کرتا، اہلِ قبیلہ کو محکوم رکھتا۔

پروہت ہی سردار قبیلہ ہوتا) اور پھر ایک زمانے کے بعد جب تمدن، معاشرت اور سیاست کا میدان بڑھ پھیل گیا۔ فراعنہ ایسے ذہین و فطین فرماں روا پیدا ہوئے جنہوں نے سیاسی سوجھ بوجھ اور حربی ہنرمندی سے اقطاعِ ارض پر تسلط جمایا تو جادوگر سکڑا اس نے بوریا بستر گول تو نہ کیا تاہم سمیٹ ضرور لیا۔ لیکن سمٹی سکڑی حالت میں بھی وہ کم خطرناک نہ رہا۔ اس نے پروہتی موروثی نظام بنایا اور اپنا سکہ منوانے کے لئے انواع و اقسام کے ہتھکنڈے اختیار کئے۔ وڈیرہ شاہی سے یارانہ کیا اور پھر حسنِ تدبر، چالاکی اور مکاری سے فراعنہ کو زیر کر لیا اس نے شاعرانہ تخلیقی صلاحیت سے کام لے کر خوبصورت دیومالا مرتب کی خداؤں کے خاندان بنائے اور دنیا جہان کے امور و فرائض ان کے سپرد کر دیے اپنے توسط بلکہ حکم سے اپنی نگرانی میں لوگوں کی گردنیں ان کے آگے جھکا دیں۔

چونکہ اسی نے خدا گھڑے تھے اس لئے وہ نہ صرف ان کا راز داں اور ادا شناسی تھا بلکہ ان پر حکم بھی چلاتا تھا۔ اس کے تخلیق کئے ہوئے خدا اس کا حکم مانتے لیکن جب یہ خدا (آندھی، طوفان، گرج چمک، مینہ اور زلزلہ وغیرہ) زور دکھاتے اور تباہی مچاتے تو وہ ان کی خوشامد بھی کرتا، ان سے فریاد بھی کرتا۔

خدا سازی کا عمل ہزاروں سال تک بڑی کامیابی سے جاری رہا۔ قدم قدم پر بت خانے تعمیر کئے گئے خداؤں کی تماثیل- مورتیں اور مورتیاں بنائی جانے لگیں۔ گھر گھر بھجن گائے جانے لگے نوبت بایں جا رسید کہ دو ہزار برس قبل مسیح ابراہیم علیہ السلام نے خدائے واحد کی عبادت کے لئے

جو کعبہ تیار کیا رفتہ رفتہ وہ بھی جادوگروں اور پروہتوں کی عملداری میں آ گیا اور مندر بن گیا۔ اس میں کالی، چنڈی اور درگا کے مثل، منات، عزیٰ، نوحؑ کے عہد کے یغوث، یعوق اور نسر کی پوجا ہونے لگی۔

محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان التمیمیؒ کتاب التوحید میں رقمطراز ہیں۔

''یغوث، یعوق اور نسر قومِ نوح کے نیک دل لوگ تھے۔ جب یہ مر گئے تو شیطان نے اس قوم کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ ان بزرگوں کی نشست گاہوں پر یادگار پتھر نصب کر دینے چاہئیں اور ان پتھروں کو ان کے نام سے پکارا جانا چاہیئے چنانچہ قوم نے شیطان کی یہ بات مان لی۔ ابتداء میں ان پتھروں کی عبادت نہیں کی گئی لیکن جب پہلی نسل ختم ہو گئی اور بعد میں پیدا ہونے والی نسلوں کو ان کے بارے میں معلومات نہ رہیں تو انہوں نے ان پتھروں کی عبادت شروع کر دی۔''

زعیم پرستی (ہیرو ورشپ) قدیم مسلک ہے۔ مصر میں پہلی بار کھیت میں گندم اگانے والے فرعون اوسائی رس کو اس کی شہادت کے بعد خدا بنا لیا گیا اور پاتال کی خدائی اسے سونپ دی گئی۔ مصر کے ریزہ چیں اور شاگرد۔ اہل یونان کے جادوگروں نے کتنے ہی زعیموں کو خدا کا درجہ دیا۔ ہیراکلیز (ہرقل) اس کی مثال ہے۔ ہند کے رام، سیتا، ہنومان اور کرشن وغیرہ بھی اسی زمرے میں آتے ہیں۔

(رام اور رحیم کو ایک کہنے والے شاعر اور صلح پسند مصلحین مغل بادشاہ اکبر کے دین الٰہی کی ضلالت میں گرفتار ہیں۔ وہ بندے اور خالق کے فرق کو نہیں پہچانتے۔ پروہتوں نے بندوں کو خدا بنا لیا اور انہیں پوجنے لگے۔ دین الٰہی کو ماننے والے بت پرستی اور توحید پرستی میں کوئی امتیاز نہیں رکھتے)

پروہتوں، پادریوں اور ساحروں کے فریب میں آ کر ''لوگوں نے اللہ کو چھوڑ دیا اور اپنے عالموں، درویشوں اور عیسیٰ ابنِ مریم کو اپنا خدا مان لیا'' (سورۂ توبہ، آیت کریمہ ۳۱)

وہ اہلِ کتاب جنہیں توحید پرستی کی تعلیم دی گئی تھی، گمراہ ہو گئے اور انہوں نے نئے نئے خدا گھڑ

Marfat.com

لئے..... کتاب التوحید ص ۸۹..... ان مصنوعی خداؤں کو پوجنے اور ان سے مدد مانگنے لگے اس ضمن میں یہ آیاتِ قرآنی قابل توجہ ہیں۔

''اور اللہ کو چھوڑ کر کسی ایسی ہستی کو نہ پکار جو تجھے نہ فائدہ پہنچا سکتی ہے نہ نقصان''

(سورۂ یونس، آیت ۱۰۶)

''کیسے نادان ہیں یہ لوگ کہ ان کو خدا شریک ٹھہراتے ہیں جو کسی چیز کو بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ خود پیدا کئے جاتے ہیں جو نہ ان کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ اپنی مدد پر قادر ہیں۔''

(سورۂ اعراف، آیات ۱۹۱، ۱۹۲)

''اسے چھوڑ کر جن دوسرے کو تم پکارتے ہو وہ ایک پرکاہ کے مالک بھی نہیں۔ انہیں پکارو تو وہ تمہاری دعائیں نہیں سن سکتے اور سن لیں تو ان کا تمہیں کوئی جواب نہیں دے سکتے۔''

(سورۂ فاطر، آیات ۱۳، ۱۴)

پروہت اور جادوگر لحظ بھر کے لئے بھی اپنے مفادات سے غافل اور اختیارات سے دستبردار نہ ہوئے۔ خدائے واحد کے تصور کو خالص نہ رہنے دیا۔ اس میں اپنے بت شامل کر دیئے۔ یہ شرک ان کی مکاری اور ہوشیاری کا ثبوت ہے۔ اللہ کا نام لیا جاتا تو اس کے ساتھ بتوں کو بھی یاد کیا جاتا۔ عرب میں اللہ کا تصور اسلام سے قبل بھی موجود تھا۔ رسول اکرمؐ کے والد گرامی کا نام عبداللہ تھا۔

رفتہ رفتہ اللہ کو ثانوی حیثیت دے دی گئی۔ دیوی دیوتا مقدم ہو گئے۔

اسلام کی پہلی اور سب سے بڑی جنگ شرک کے خلاف تھی۔ پروہتی نظام کی جکڑ بند بڑی سخت تھی۔ دیوی دیوتاؤں نے لوگوں کے دلوں میں جڑ پکڑ لی تھی۔ اس جڑ کو اکھاڑنا اور صدیوں کی قوت کو للکارنا آسان نہ تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اپنے زمانے میں اس قوت کو للکارا۔ لیکن یہ شکست نہ ہوئی۔ ابھرتی ہی چلی گئی۔ عہدِ جاہلیت میں اس نے کعبے پر قبضہ کر لیا

Marfat.com

اور مسجد الحرام کو تبکدہ بنا دیا۔ وہاں تین سو ساٹھ بت بٹھا دیئے، کاٹھ اور پتھر کے بدوضع بت فنِ بت گری سے نا آشنا پروہتوں نے گھڑے تھے یا پھر باہر سے منگوائے تھے۔ لوگ ان کے گرویدہ تھے کاہنوں کا راج تھا۔

کعبے کے پروہتوں کی طاقت کا پتہ ایک مثال مکے کے والی عبدالمطلب کے بیٹے عبداللہ (رسولِ اکرمؐ کے والد) کی زندگی سے ملتا ہے۔

عبدالمطلب نے قسم کھائی کہ ان کے یہاں دس لڑکے ہوئے تو ایک کو بتوں پر قربان کر دیں گے چنانچہ مراد پوری ہوئی تو انہوں نے ایک لڑکے کو قربان کرنیکا قصد کیا۔ پروہت سے فال نکلوائی تو عبداللہ کا نام نکلا۔ پھر جب لوگوں کے اصرار پر بیٹے کی جان کے بدلے حیوانی قربانی کا طے کیا تو از سرِ نو رفال نکلوائی۔ بالآخر سو اونٹوں کی قربانی کے عوض بیٹے کی خلاصی ہوئی یہ سب پروہتوں کا گورکھ دھندا تھا۔

کعبے کے معمار حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انسانی قربانی موقوف کر کے حیوانی قربانی رائج کی۔ اولادِ آدم پر زبردست احسان کیا لیکن پروہتی نظام نے انسانی قربانی کی ریت قائم رکھی (انسانی قربانی کی تازہ ترین مثال بھارت کے ایک شہر میں پتی کے مرنے پر اس کی نوخیز پتنی کے شوہر کی چتا پر جل مرنے (ستی ہونے) سے تازہ ہوئی ہے۔)

محمد عربی ﷺ کو ایسے ہی زبردست، قوی اور مستحکم سحری نظام سے سابقہ پڑا۔ اسلام کسی صورت میں پریسٹ ہڈ اپروہتی نظام کو گوارا نہیں کرتا۔ آپؐ کی طویل جدوجہد کا یہی بڑا مقصد تھا کہ شرک کی بیخکنی کی جائے۔ پروہتی نظام یعنی مذہبی اجارہ داری کا خاتمہ کیا جائے اور فریب آلود دین ساحری کی جگہ لوگوں کو صاف ستھرا اور ترقی پسند مسلک دیا جائے اسلام ایسا نظام تھا جس میں کوئی اجارہ داری نہ تھی، اس پر عمل کرنے کے لئے کسی پروہت کسی ساحر کی ضرورت نہ تھی۔ قرآن اور رسولؐ کی سیرتِ پاک ہر ایک کے لئے قابلِ فہم تھی۔

اسلام سہل ہے، سادہ ہے، رسول و قیود کے گورکھ دھندوں سے پاک ہے دنیا میں کوئی دوسرا مذہب اتنا ہمہ گیر اور اتنا مفید نہیں۔

Marfat.com

ایک معبود ہے، ایک پیشوا ہے۔ باقی سب لوگ اپنے پیشوا کے تابع ہیں۔

اخوت اور مساوات اسلام کی بے بدل اساسی قدریں ہیں۔ دنیا کا ہر مذہب اور ہر فرقہ ان سے متاثر ہوا۔ تمام غیر مسلم مصلحین اور مفکرین نے نسل پرستی کے معتقدات اور فرقہ وارانہ امتیازات کو مسترد کر کے کسی نہ کسی صورت میں اسلام کی ان دونوں قدروں کو قبول کیا۔ ہند میں تو منظم طور پر بھگتی تحریک شروع ہوئی جس نے منو کی چھوت چھات اور چار ورنوں (برہمن، کشتری، ویش اور شودر) کے غیر انسانی نظریے کے خلاف آواز اٹھائی، اخوت اور مساوات کا پرچار کیا۔ درحقیقت یہ سب کچھ ڈھونگ تھا۔ ہوا یوں کہ جب مسلمان آقا اور غلام کا فرق مٹا کر، اخوت و مساوات کا قابلِ رشک نمونہ بن کر توحید اور عدل و انصاف کا پرچم لئے کفرستانِ ہند میں آئے تو بت خانوں میں زلزلہ آ گیا اور پروہتی ٹولے میں سراسیمگی کی لہر دوڑ گئی۔ برہمنی سامراج کو فکر لاحق ہوا کہ کہیں اس کے زخم خوردہ اور پامال کیے ہوئے کروڑوں بے بس انسان مسلمان نہ ہو جائیں ان کے غلاموں کی بستیاں ان کی گرفت سے نہ نکل جائیں۔ چنانچہ اسلام کے ریلے کو روکنے کی غرض سے برہمنی سامراج نے بڑی مکاری سے اخوت و مساوات کو اپنایا اور بھگتی تحریک کو ملک کے طول و عرض میں پھیلایا لیکن یہ دکھاوے کے لئے تھا۔ اسلام کا جادو سر چڑھ کر بولا۔ جب تک مبلغینِ اسلام، علماء، حکمران اور صوفیاء مستعد رہے اسلام پھیلتا چلا گیا۔ مسلمان دنیا کے سپر پاور بنے رہے لیکن جب غافل ہوئے تو بلندی سے پستی پر آ گئے۔

ہند میں آج بھی منو کی خود ساختہ ذات پات کی تمیز اور چھوت چھات اپنی تمام ہولناک خرابیوں کے ساتھ موجود ہے۔ پروہتی نظام اور دیومالا کے موجدوں نے انسان کا آقا اور غلام کے دو واضح طبقوں میں بانٹ رکھا ہے۔

پروہتی نظام ابتداء میں دینی اور دنیوی دونوں نوع کی وجاہتیں اپنے اندر سموئے ہوئے تھا۔ پھر جب آبادی بڑھی، بستیاں اور گڑھ بڑے ہوئے، مسائل میں اضافہ ہوا اور انتظامی پیچیدگیاں پیدا ہوئیں تو پروہتوں نے مندر سنبھال لئے، قبائلی سرداروں نے تخت و تاج پر قبضہ جما لیا۔ محل اور قلعے بنا لئے۔ موقع شناس پروہتوں نے قبائلی سرداروں اور وڈیروں سے گٹھ جوڑ کر لیا پروہتوں کے پاس خدائی طاقت کا حربہ تھا۔ انہوں نے جو خدا تراشے تھے، انہیں وہ کٹھ پتلیاں سمجھتے اور تار ہلاتے رہتے

Marfat.com

چنانچہ ان کی برتری تسلیم کی گئی۔انہوں نے اس کے عوض وڈیروں کو ان کی سلامتی کی ضمانت دی۔

فرعون آخن عطون پرانے پروہتی نظام کو برباد تو کیا لیکن اس کے لئے اسے خود پروہت بننا پڑا۔ اس نے رب عمون کیدین کو مسترد کر کے عطون کا جو مسلک رائج کیا اس کا وہ خود ہی خالق تھا۔اسی نے رب عطون کی طویل حمد لکھی اور اس کی تبلیغ کی۔رب عطون کا مندر بنایا اس کی پوجا پاٹ کا اہتمام کیا۔ فرعون آخنِ عطون کی موت کے بعد اس کا دینی شرازہ بکھر گیا۔

بہر حال یہ ایک استثنائی صورت ہے ورنہ پروہتی نظام بے روک ٹوک دنیا میں برقرار رہا۔پروہتی نظام اور وڈیرہ شاہی میں از سر نو سمجھوتہ ہوا۔اب دین ساحری کو پہلے سے بھی زیادہ قوت ملی۔پروہت زیادہ قوی ہو گیا۔اگر چہ دونوں میں رقابتیں رہیں ''جیو اور جینے دو'' کے اصول پر زندگی گزرتی رہی۔

پروہتی راج اور وڈیرہ شاہی کی ابتداء ایگری کلچر (زرعی تہذیب / ثقافت) سے ہوئی مصریات دانوں کے نزدیک اس کی تاریخ کم و بیش سات ہزار سال پرانی ہے۔جب لوگ غاروں، جنگلوں اور پہاڑوں سے باہر نکلے تو انہوں نے کھیتی باڑی کا آغاز کیا۔نیل کنارے کی خودرو گندم کو کھیت میں لے آئے۔مصریوں کے آدم..... فرعون اوسائی رس نے پہلے پہل گندم اگائی اور زرعی نظام کی بنیاد رکھی۔ یہیں سے پروہتی نظام اور وڈیرہ شاہی کا مستقل بنیادوں پر قیام ہوا۔زمین، دریا، دھوپ، مینہ گرج چمک اور جانوروں کے حوالے سے دیوی دیوتا معرضِ وجود میں آئے۔حد تو یہ ہے کہ بانز (بندر) ناگ اور لنگ بھی دیوتا بن گئے۔ہند میں اب بھی ناگ پوجا اور لنگِ پوجا ہوتی ہے۔دین ساحری منظم و مستحکم ہوا۔اس کا عروج انتہائی بلندی پر پہنچا۔

اقطاع عالم کے عوام پروہتوں اور وڈیروں کے تابع فرماں ہوئے۔بیشتر لوگ شہری حقوق اور زندگی کی آسائشوں سے محروم رہے۔انہیں اپنی تقدیر پر شاکر رہنے کی تلقین کی گئی پروہتوں اور وڈیروں نے مل کر ایک دوسرے کو سہارا دیا۔دنیا کی تمام آسائشیں اور جملہ اختیارات اپنے لئے مخصوص و محفوظ کر لئے۔قبیلے کی تمام املاک (عورتوں سمیت) ان کی ملک ہوتیں۔وڈیرے کے مرنے یا اسے قتل کرنے پر اس کا بڑا بیٹا اپنے باپ کی عورتوں اور املاک کو اپنی تحویل میں لے لیتا رعی کے لئے سب کچھ تھا، رعایا کے لئے صرف صبر و شکر تھا۔

Marfat.com

(ظہورِ اسلام سے قبل تک دین ساحری ہی کرہ ارض پر مسلط تھا۔ کسی کے پاس اس کا توڑ نہ تھا۔ اسلام آیا تو اس کا زور ٹوٹا۔ جہاں جہاں اسلام پہنچا، جہاں مسجد بنی وہاں وہاں سے دین ساحری رخصت ہوا۔)

دین ساحری نے دنیا کو عذاب میں مبتلا کیے رکھا۔ ہزاروں تماثیل (مورتیں اور مورتیاں) گھڑی گئیں دیومالا کا متناہی سلسلہ تیار کیا گیا۔ یہ سارا گورکھ دھندا عام آدمی کی فہم و فراست اور گرفت سے دور دور رہا۔ رسومات کا ہجوم اور ان کا رواج اتنا بڑھا کہ روز و شب کا کوئی لمحہ ان سے خالی نہ رہا، توہمات اور خدشات کا بوجھ ناقابلِ برداشت ہو گیا۔ زندگی جادوگر کی بھول بھلیاں میں کھو گئی۔ آدمی غائب ہو گیا۔ وڈیرہ شاہی نے بنی نوعِ انسان کو ان گنت قبیلوں میں بانٹ دیا۔ اس تقسیم در تقسیم سے ان میں پھوٹ پڑ گئی۔

جب محمد عربی ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو عرب پر وڈیروں، کاہنوں اور پروہتوں کا تسلط تھا۔ مخلوقِ خدا ان کے زیرِ نگیں تھی۔ یہ مطلق العنان حکمران تھے۔ حضورؐ نے انہیں للکارا تو یہ بپھر گئے اور پوری قوت سے نبرد آزما ہوئے۔ اسلام انہیں مٹانے اور عوام کو ان سے نجات دلانے آیا تھا۔ دینی اور دنیوی وجاہتیں، اونچی مسندیں مسترد کر دی گئیں۔ پروہتوں اور قبائلی سرداروں یعنی مطلق العنان حکمرانوں نے اپنی ذات کی نفی کا سامان دیکھا تو انہوں نے حضورِ اکرمؐ اور ان کے پیروکاروں کے خلاف پہلے تو سرد جنگ چھڑی اور جب دال نہ گلی تو عاجز آ کر بڑے بڑے لشکر تیار کیے اور پورے سازوسامان سے چڑھائی کی۔ اسلام جہاں امن و آشتی اور صلح و صفائی کا مذہب ہے وہاں توانائی کا لازوال اور بے پایاں سرچشمہ بھی ہے۔ یہ دولت کے انباروں، رئیسانہ ٹھاٹھ اور نمائش و زیبائش کی بجائے سادگی، اعلیٰ اخلاق، اعلیٰ کردار اور پاکبازی کو وجہ احترام قرار دیتا ہے۔ یہی سبب تھا کہ (اسلام کی اخلاقی اور روحانی قوت کے سامنے کاہنوں اور قبائلی سرداروں کی ناپائیدار اور ناقص مادی، دنیوی اور سحری قوت ہیچ ثابت ہوئی۔)

یہ صرف کہنے کی بات نہیں بلکہ حرف بحرف درست ہے۔ رسولِ عربیؐ نے ہر موقع پر اس کا عملی ثبوت دیا۔ آپؐ نے زندگی کے کسی مرحلے پر دولت مند بننے کے لئے کوئی طریقہ اختیار نہ کیا۔ جب

Marfat.com

آپ ﷺ نے مکے کی سب سے مالدار اور خوشحال خاتون.....حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیاہ کیا تو انہیں بھی اپنے رنگ میں رنگ لیا۔ وہ بھی درویش بن گئیں اور انہوں نے ویسی ہی سادگی اختیار کی جو حضورؐ کا خاصہ تھی۔ اپنی دولت خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کی۔

سادگی اور سچائی دو ایسے ہتھیار تھے جن سے پروہتوں اور قبائلی سرداروں کے چھکے چھوٹ گئے۔ آپؐ کا فرمان ان کی موت کا سامان لایا۔ مکے کے فریب خوردہ بڑوں نے آپؐ کو سحر وزر کے جال میں پھانسنے کی تدبیر کی چنانچہ تمام سرداروں کے مشورے سے نامور وڈیرہ اور مدبر عتبہ بن ربیعہ آپؐ کے پاس آیا اور بولا۔

"میرے بھتیجے محمدؐ! اگر تم اس کاروائی سے مال و دولت جمع کرنا چاہتے ہو تو ہم خود ہی تمہارے پاس اتنی دولت جمع کر دیتے ہیں کہ مالا مال ہو جاؤ۔ اگر عزت کے بھوکے ہو تو ہم سب تمہیں اپنا رئیس مان لیتے ہیں اگر حکومت کی خواہش ہے تو ہم تمہیں بادشاہِ عرب بنا دیتے ہیں۔ جو چاہو سو کرنے کو حاضر ہیں مگر تم اپنا طریق چھوڑ دو" یعنی دین ساحری کی تکذیب مت کرو، وڈیرہ شاہی اور پروہتی راج کو کھلی چھٹی دو۔ "نبی اکرم ﷺ نے فرمایا.....جو کچھ تم نے میری بابت کہا وہ ذرا بھی صحیح نہیں۔ مجھے مال، عزت، دولت، حکومت کچھ درکار نہیں۔"

اس کے بعد آپؐ نے قرآن کی چند آیات پیش کیں" کلام پاک سننے سے عتبہ بن ربیعہ پر محویت کا عالم طاری ہو گیا وہ ہاتھوں پر سہارا دیئے، گردن، پشت پر ڈالے ہوئے سنتا رہا اور بالآخر چپ چاپ اٹھ کر چلا گیا۔ قریش (جنہوں نے اسے بھیجا تھا) ملاقات کا نتیجہ معلوم کرنے کے مشتاق بیٹھے تھے انہوں نے پوچھا کیا دیکھا، کیا کہا، کیا سنا؟"

عتبہ بولا، معشرِ قریش! میں ایسا کلام سن کر آیا ہوں جو نہ کہانت ہے، نہ شعر ہے، نہ جادو ہے، نہ منتر ہے، میرا کہا مانو، میری رائے پر چلو! محمد ﷺ کو اپنے حال پر چھوڑ دو!"

"لوگوں نے یہ رائے سن کر کہا، لو عتبہ پر بھی محمد ﷺ کی زبان کا جادو چل گیا۔"

Marfat.com

''جب لالچ کی تدبیر نہ چلی تب سارے قبیلوں کے سردار اکٹھے ہوئے اور انہوں نے نبی ﷺ کے چچا کے پاس آ کر یوں تقریر کی۔''

''ہم نے آپ کا بہت ادب کیا۔ آپ کا بھتیجا ہمارے ٹھاکروں اور بتوں کو جنہیں ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہیں اتنا سخت سست کہنے لگا ہے کہ اب ہم صبر نہیں کر سکتے۔ آپ اسے سمجھا کر چپ رہنے کی ہدایت کر دیں ورنہ ہم اسے جان سے مار ڈالیں گے اور تم اکیلے ہم سب کا کچھ نہیں کر سکو گے۔''

یہ محض دھمکی نہیں تھی کفارِ مکہ رسولِ اکرمؐ کے انکار پر اسے عملی شکل دینے کا تہیہ کر چکے تھے سچ تو یہ ہے کہ اس سے ابوطالب بھی ڈر گئے۔ وہ والی مکہ بھی تھے اور خاندان کے سربراہ بھی اور اپنے بھتیجے کی سلامتی کے ضامن۔ انہوں نے آپ ﷺ کو بلایا اور صاف صاف کہا ''بت پرستی کو رد نہ کیا کرو ورنہ میں تمہاری حمایت نہیں کر سکوں گا۔'' ابوطالب علیہ السلام کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کرنے کے لئے ہماری کتاب ''محمد ﷺ کا پروانہ'' کا مطالعہ کریں۔

لیکن رسولِ اکرم ﷺ پر کفار کی دھمکی کا ذرا بھر اثر نہ ہوا۔ آپ ﷺ لالچ میں آئے نہ خوفزدہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے ابوطالبؓ سے کہا۔

''چچا اگر یہ لوگ سورج کو میرے دائیں ہاتھ پر اور چاند کو میرے بائیں ہاتھ پر لا کر رکھ دیں تب بھی میں اپنے کام سے نہ ہٹوں گا اور خدا کے حکم میں سے ایک حرف بھی کم و بیش نہ کروں گا خواہ میری جان ہی چلی جائے۔''

کفر و شرک کے بارے میں کفارِ مکہ کا رویہ نہایت شدید اور ارادہ نہایت سخت تھا۔ لیکن رسولِ اکرم ﷺ کا رویہ شدید تر اور ارادہ سخت تر تھا۔ تبھی تو آپؐ دین ساحری کی جڑیں اکھاڑ پھینکنے میں کامیاب ہوئے۔

وہ لوگ جو مکے کے حکمران اور کعبے کے منصب دار تھے۔ سرنگوں ہوئے۔ حضورؐ سے لڑے اور لڑائی میں مارے گئے یا پھر اپنے گھر میں ذلیل و خوار ہو کر مرے۔ حضورؐ کا چچا ابولہب مرا تو حال یہ ہوا کہ اس کی لاش گل سڑ گئی۔ بیٹوں نے اسے ہاتھ تک نہ لگایا اور غلاموں نے جا کر اسے باہر پھینکا۔

Marfat.com

آپؐ نے ایک ایک کر کے دین ساحری کے آثار مٹائے۔فرقہ پرستی،گروہ بندی اور طبقاتی تمیز کا پوری طرح قلع قمع کیا۔ایک ہی گروہ رہ گیا جس میں سبھی محکوم تھے۔بلالؓ اور سلمان فارسیؓ اسلام سے قبل غلام تھے۔لیکن مسلمان ہونے کے بعد انہیں عزت واحترام کا وہ مقام ملا جو کفار کے بڑے سے بڑے سردار کو نصیب نہ ہوا۔ابو ہریرہؓ اپنے افلاس کے باوجود عالی قدر مسلمانوں میں شمار ہوئے۔ حدیث کے راویوں میں ان کا مرتبہ بہت اونچا ہے۔زیدؓ،خبابؓ اور صہیبؓ بھی امتیازی شان رکھتے تھے۔وڈیرہ شاہی میں افلاس کو نفرت کے قابل سمجھا جاتا تھا لیکن اسلام میں اسے وجہ شرف قرار دیا گیا۔ اس کے سامنے کفار کی امارتیں اور عزتیں خاک میں مل گئیں۔

کیسا حیرت خیز اور نا قابل یقین معجزہ تھا کہ کلمہ پڑھتے ہی دین ساحری کی سوچ دل سے محو ہو جاتی۔مورتیں اور مورتیاں ریزہ ریزہ ہو جاتیں۔وڈیرہ شاہی اور پروہتی نظام کے تانے بانے بکھر جاتے۔مفلس اور غنی میں فرق نہ رہا۔

اخلاقی،روحانی اور معاشرتی اعتبار سے یہ انقلاب اس قدر عظیم اور ہمہ گیر تھا کہ ہزاروں سال کی تہذیبی تاریخ میں اسلام کے سواء اور کہیں اس کی مثال نہیں ملتی۔کوئی سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس قدر مقبولِ عام اور مستحکم دین ساحری یوں آناً فاناً غارت ہو جائے گا۔

دین ساحری کی بیخ کنی اس بے مثال انقلاب کا اصل مقصد تھا کیونکہ اس کے بغیر اسلام کے کوئی معنی نہ تھے۔دین ساحری کی زیر نگرانی ایسا معاشرتی ڈھانچہ،معاشی انتظام اور نظامِ عدل قائم ہی نہ ہو سکتا تھا جو فرد کو اس ملت کا حصہ بنا دیتا جس میں وہ اپنے لئے نہیں بلکہ سب کے لئے جیتا،اپنی دولت میں دوسروں کو شریک کرتا،خود کو کسی سے برتر نہ گردانتا.....اور جب عدالت کے کٹہرے میں کھڑا ہوتا تو ادنیٰ اور اعلیٰ میں تمیز نہ کی جاتی۔قاضی کے سامنے عام شہری اور خلیفہ وقت ایک برابر ہوتے،بڑے کو وہی سزا ملتی جو چھوٹے کے لئے ہوتی۔

اسلام صاف ستھرا،سادہ کھرا مذہب ہے۔اسے دین فطرت بھی کہتے ہیں یہ واضح احکام لے کر آیا ہے اس نے کرنے اور نہ کرنے والے کاموں کی فہرست مہیا کی ہے تا کہ امر و نہی میں کسی حیلہ گر یا بہانہ ساز کے لئے شک وشبہ کی گنجائش نہ رہے۔

Marfat.com

یہ درست ہے کہ دین ساحری کے دور کی بعض رسوم اسلام میں داخل ہوئیں لیکن ان کی غایت اور مفہوم یکسر بدل گیا۔قربانی اس کی بہت بڑی مثال ہے۔(قربانی کی ہزاروں سال پرانی تاریخ کے مفصل بیان کے لئے ملاحظہ ہو راقم الحروف کی تالیف ''دین ساحری (عزیز بک ٹرسٹ))دین ساحری میں سانڈاؤ بکری کے علاوہ خنزیر اور ریچھ وغیرہ کی قربانی دی جاتی تھی۔انسانی قربانی کا بھی رواج تھا۔شہزادیوں، کنیزوں اور غلاموں کو بیدریغ قربان کیا جاتا تھا۔حضورِ اکرم ﷺ کے والد گرامی عبداللہ بن عبدالمطلب کی جان بڑی مشکل سے بچی ورنہ ان کے گلے پر چھری پھر جاتی۔ساحرِ زمین کو زرخیز بنانے اور کھیت سے پیداوار لینے کے لئے پورے قبیلے کی طرف سے قربانی دیتا۔اس کے نظریے کی رو سے قربانی کے جانور کا خون دھرتی دیو کو پہنچتا اور وہ اس کی بدولت موسمِ مرگ (خزاں) کے بعد موسمِ بہار میں جی اٹھتا۔وہ خون کے عوض بہار لاتا، پیڑ پودے اگاتا، انسانوں اور حیوانوں کو زندگی بخشتا۔حضرت ابراہیمؑ نے دین ساحری کی سوچ اور ریت کو مٹایا۔انسانی قربانی کا خاتمہ کر کے حیوانی قربانی کو رواج دیا۔اسلام نے اسی قربانی کو اپنایا۔خنزیر، ریچھ اور دیگر متعدد حیوانات کی قربانی کو رواج دیا۔اسلام نے اسی قربانی کو اپنایا۔خنزیر۔ریچھ اور دیگر متعدد حیوانات کی قربانی کو ممنوع قرار دیا۔چند حیوانات (بکرا، مینڈھا، گائے، اونٹ) کی قربانی کو جائز قرار دیا۔اور فریب خوردہ ساحروں کے غلط نظریے کے خلاف صریحاً کہا کہ ذبیحے کا خون اللہ کو نہیں پہنچتا۔لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس کا گوشت بلاتکلف کھائیں دوسروں کو کھلائیں اور جذبہ ایثار کو تازہ رکھیں۔

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ o (سورۂ کوثر)

(پس اپنے ہی رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی دو)

پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ''جو شخص غیر اللہ (کسی بت) کے نام پر جانور ذبح کرے اس پر اللہ کی لعنت۔(کتاب التوحید ص ۱۲۱)

دین ساحری میں دعا کا دستور نہیں۔اسلام میں دعا داخل معمول ہے۔دعا میں شفاء ہے مشکلات کا حل ہے۔مصائب کی دفعیت ہے۔یہ ایک روحانی عمل ہے۔بندہ جب دل کی گہرائی سے اپنے رب سے کچھ مانگتا ہے تو اس کے اندر عجز وانکسار کے ساتھ امید کی کرن بھی بیدار ہوتی

Marfat.com

ہے۔ ہمت بندھتی ہے۔ اپنے رب سے رشتہ استوار ہوتا ہے۔ احساسِ قرب کے تازہ ہونے سے اس میں توانائی پیدا اور ایسی نفسیاتی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ جو اس کی طلب پوری کرنے میں اس کے آڑے آتی ہے۔

عبادت قدیم ترین دینی عمل ہے۔ سحریات میں اس کا مفہوم مضحکہ خیز ہے۔ بت پرستی آدمی کے گھڑے ہوئے مٹی، پتھر اور کاٹھ کے خداؤں یا ان کی فرضی تصویروں کی پرستش کا نام ہے۔ سحر پرست خدا کو سمجھے نہ مورتیوں سے قابلِ فہم یا قابلِ عمل مفہوم پیدا کر سکے۔ بندر، ہاتھی، گیدڑ، کتا، خنزیر، چوہے، گھوڑے، لنگ، ناگ، نندی (سانڈ) زمین، پانی، سورج آگ، سبھی خدا تھے۔ دین ساحری میں عبادت ریت (RITUAL) صورت میں ملتی ہے۔ دیوتا کو رجھانے، اس پر حکم چلانے..... خزاں میں اس کے مرجانے اور بہار میں اسے جلانے کے لئے قربانی دی جاتی، ناچ گانے اور دیگر متعدد طریقوں سے عبادت کی جاتی۔ لنگ پوجا۔ (سومنات کے عظیم الشان اور زرد جواہر سے لدے پھندے مندر کے جس بھونڈے پتھر کو دیکھ کر مجاہد کبیر محمود غزنوی کو کراہت آئی جس نے اس کیذوق جمال اور نفاست طبع کو مجروح کیا اور جسے توڑا وہ بہت بڑے حجم کا لنگ تھا۔ اس حجم کے لنگ بنارس، متھرا اور چند دوسرے مندروں میں موجود تھے۔ ہندو لنگ کی تعظیم اور پرستش کرتے) اگنی پوجا اور عجل پرستی (بچھڑے کی پوجا) بھی عبادت تھی رگ دید اگنی دیو کی حمد وثناء کے گیتوں سے معمور ہے۔ ناٹک کھیلنا دیکھنا بھی عبادت تھا۔ لنگ پوجا، (سومنات کے عظیم الشان اور زرد جواہر سے لدے پھندے مندر کے جس بھونڈے پتھر کو دیکھ کر مجاہد کبیر محمود غزنوی کو کراہت آئی جس نے اس کیذوق جمال اور نفاست طبع کو مجروح کیا اور جسے توڑا وہ بہت بڑے حجم کا لنگ تھا۔ اس حجم کے لنگ بنارس، متھرا اور چند دوسرے مندروں میں موجود تھے۔ ہندو لنگ کی تعظیم اور پرستش کرتے) ناگ پوجا اور عجل پرستی دھرتی دھرم کی ذیل میں آتی تھیں۔ زمین پرستی اور شمس پرستی دین ساحری کے دو بڑے مسلک تھے۔ دراوڑی قومیں زمین پرست تھیں۔ آریہ شمس پرست تھے ہند کے آریاؤں نے اسی بنیاد پر لنکا کے زمین پرستوں پر چڑھائی کی اور یونان کے شمس پرست آکیاؤں نے طروئے کے زمین پرستوں پر دھاوا بولا۔ وہاں سیتا ہرن اور یہاں ہیلن کا اغواء بہانہ

Marfat.com

بن گیا۔(راون نے سیتا کو اس لئے ہرن کیا کہ اس کی بہن روپ نکھا کو رام کے چھوٹے بھائی لچھمن نے ذلیل کیا اور اس کی ناک کاٹی کیونکہ وہ رام سے پیار کر بیٹھی تھی۔ غیر مندرادن نے اپنے زمانے کی ریت کے مطابق انتقام لیا۔ ہیلن کے اغواء کا سبب یہ تھا کہ وہ طروئے (ایلیون، ایلیم، طروئیا یا طروجہ) کے شہزادے پیرس کی منگیتر تھی۔ یونان کے شمس پرست فاتح آئے گا میمنون کے بھائی مینیلاس نے اسے جبراً گھر میں ڈال لیا تھا۔ امیگا میمنون نے ہیلن کی بہن کلائی تیم نیطرا ے جبراً بیاہ کیا۔ دونوں بہنیں زمین پرست تھی لنکا اور طروئے چھوٹے چھوٹے جزیرے تھے جہاں جیالے زمین پرست تھیں اور شمس پرستوں کے بڑے بڑے پڑوسی ملکوں..... بھارت اور یونان کی آنکھوں میں کھٹکتے تھے۔ یہ چھوٹے ملک ان پڑوسی ملکوں کے توسعی عزائم میں سرزاہ تھے۔ دونوں جگہ ایک جیسا انجام نکلا۔ لنکا اور طروئے دونوں کو نذرِ آتش کیا گیا۔ دونوں جگہ سے مغویہ عورتیں واگذار کی گئیں۔ بعدازاں سیتا اپنی تطہیر کے لئے زمین میں گڑ گئی ہلین کا معاملہ قدرے مختلف رہا۔ پیرس کے ہمراہ ہلین کی آتشی مورتی گئی تھی۔ اصل ہلین فرعون مصر کے محل میں پہنچائی گئی۔ اور جنگ کے بعد وہاں سے لائی گئی تھی۔ آتشین ہلین جل گئی۔

یہ ایک ہی داستان کے دو روپ ہیں۔ یاد رہے کہ ہندوؤں کے یہاں پردیسی تاریخ کے واقعات، فتوحات، قابل فخر کارناموں، ایجادات و اختراعات کو اپنانے کی ریت موجود ہے۔) مورتیاں گھڑنا اور ان سے مندروں کو سجانا دین ساحری کا مسلک رہا ہے نذر نیاز دینا بھی انہی کا وطیرہ ہے۔

مندروں میں گھنٹیاں بجاتے، سنکھ پھونکتے اور اس طرح بدروحوں کو بھگاتے، ہر بستی بد روحوں کی گرفت میں ہوتی کفار مکہ سیٹیاں بجاتے۔

لڑکیوں کو دیوتا کی بھینٹ چڑھاتے، دیوداسی بنا کر مندروں میں نچاتے۔ تہذیب کے اوائلی دور میں دیوداسیاں طوائفوں کا کردار ادا کرتیں۔ تریا راج میں دنیا کی پہلی طوائف دیوداسی ہی کے روپ میں نمودار ہوئی۔ شوارتری کو بستی کے سب لوگ مندر میں جمع ہوتے اور پروہت کے ایماء پر بہن بھائی اور باپ بیٹی کے رشتے کی تمیز کی پروا کئے بغیر خوشی خوشی باہم جنسی عمل کرتے یہ لنگ پوجا

Marfat.com

تھی۔

پروہتوں کا ایک فرض کہانت گاہ کو سنبھالنا تھا۔ ویلفی (یونان) اور عہدِ جاہلیت میں کعبہ کہانت گاہ کا کام دینا۔ دونوں جگہ دھرتی پجارن کاہنہ یہ فرض انجام دیتی۔

رہبانیت بھی عبادت ہی کی شاخ تھی۔ آخری عمر میں لوگ ترکِ دنیا کرتے، یوگ کا مارگ پکڑتے، یوگی (جوگی) اور سنیاسی بن جاتے۔ دنیاداری سے سروکار نہ رکھتے، دنیاداروں سے ہٹ کر جنگلوں اور ویرانوں میں ڈیرہ لگاتے۔ آسن جماتے، دھونی رماتے، سنیاس آشرم بناتے اور تنہائی کی زندگی بسر کرتے تپسیا میں مگن رہتے۔

اسلام نے دینِ ساحری کی تمام عبادتیں روکیں اور نماز، روزے اور اعمالِ صالحہ کو عبادت قرار دیا۔ اسلامی عبادت سے تزکیہ نفس ہوتا، روحانی قوت بڑھتی اور اس سے پورے معاشرے کی بھلائی ہوتی ہے۔ بصیرت جلا پاتی، ضمیر بیدار ہوتا اور فرد کو خیر العمل پر مائل کرتا ہے۔ نیکی کے راستے پر چلنا ہی عبادت ہے۔ اگر ایک شخص روزمرہ کے معمولات میں محمد ﷺ کے نقشِ قدم پر چلتا ہے تو وہ ہمہ وقت مصروفِ عبادت رہتا ہے۔ عبادت صرف مسجد ہی میں نہیں بلکہ ہر جگہ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے کی جاتی ہے۔

عبادت کی غایت اللہ کی بندگی کرنا، کردار سنوارنا، فکر و عمل میں نظم و ضبط پیدا کرنا اور دنیا کو بدی سے پاک کر کے جنت کا نمونہ بنانا ہے۔ فی زمانہ مسلمان ایک بار پھر دینِ ساحری کے پھندے میں پھنس گئے ہیں۔ انہوں نے کتنی غیر اسلامی باتیں روزمرہ کے معمولات میں شامل کر لی ہیں۔ نکاح کر لیجئے! یہ سیدھا سادہ شرعی عمل ہے لیکن اب تماشا بن گیا ہے۔ ہندوانہ، مشرکانہ رسوم نے اسے عذابِ جاں بنا دیا ہے۔ قبر پرستی عام ہے۔ لوگ بزرگوں کے مقبرے تعمیر کرتے، سونے چاندی کے دروازے لگاتے، انہیں زیارت گاہ بناتے اور مشکل کشائی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ قبروں پر جا کر منت مانگتے اور مردوں سے مدد طلب کرتے ہیں۔ ان درویش صفت بزرگوں نے بوریے اور چٹائی پر زندگی گزاری۔ عیش و عشرت کے قریب بھی نہ پھٹکے۔ پیوند لگی گدڑی پہنی، فاقہ کشی کی، آسائش اور آرائش سے متنفر رہے، شرعِ محمدی ﷺ پر چلے۔ مرنے کے بعد لوگوں نے ان کے

Marfat.com

نظریات اور اندازِ حیات کو فراموش کر دیا۔ قرآن و سنت کی پیروی ترک کر دی۔

حلال و حرام کی تمیز مٹ گئی ہے۔ مشرکین کے معمولات اختیار کر لئے گئے اس کے اسباب ہیں۔

ا۔ لوگ قرآن کی صرف تلاوت کرتے ہیں۔ اس کا مفہوم نہیں سمجھتے۔ ترجمہ نہیں پڑھتے۔ حواشی پر بھی توجہ نہیں دیتے۔

۲۔ گنڈے تعویز امرت دھارا کی طرح بک رہے ہیں۔

۳۔ لوگ اسلام کی فطری سادگی اور اصلیت سے بے خبر ہو گئے ہیں۔ اسلام قرآن میں محفوظ ہے اور قرآن طاقوں میں رکھا ہے۔ عمل سے کسی کو واسطہ نہیں۔

۴۔ علماء بالعموم عمل کی دولت سے محروم ہیں۔ ان کے یہاں قول و فعل کا تضاد بہت بڑھ گیا ہے۔

۵۔ مسجد کا وہ کردار ختم ہو چکا ہے جو رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں اسے حاصل تھا۔ یہ اسلام کا قلعہ تھی۔ رسولِ اکرم ﷺ کے عہد میں مسجد اسلام کے جمال و جلال، شان و شوکت اور عظمت و ہیبت کی علامت تھی۔ کفر اس سے خائف رہتا۔ سلاطین عالم کو یہیں بوریے اور چٹائی پر بیٹھ کر للکارا جاتا۔ یہ دارالتبلیغ بھی تھی۔ دارالحکومت بھی، خارجہ اور داخلہ امور یہیں طے پاتے، چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا فیصلہ یہیں کیا جاتا۔

۶۔ تبلیغ کا سلسلہ غیر منظم اور غیر موثر ہو کر رہ گیا ہے۔ مساجد کے پیشتر امام نااہل اور کم تعلیم یافتہ ہیں وہ عوام کو بہکا تو سکتے ہیں انہیں سیدھی راہ پر نہیں لا سکتے..... لوگوں کو جاہل بنانے کا سلسلہ شد و مد سے وسیع پیمانے پر جاری ہے۔

بعض ذہین اور لائق سکالر ریڈیو اور ٹی وی پر نہایت فلسفیانہ گفتگو کرتے ہیں۔ ان کی نکتہ آفرینی خوب سہی لیکن یہ لوگوں کو اسلام کے قریب لانے میں ناکام رہی ہے۔ یہ نہیں بتایا جاتا کہ لوگ قرآن کی تعلیمات کو کس طور روزمرہ کی معاشرتی اور اقتصادی زندگی میں منتقل کریں۔ انہیں کوئی نہیں سمجھاتا کہ از روئے قرآن سمگ لنگ، چور بازاری، ذخیرہ اندوزی، زائد منافع خوری، سیم و زر کا اکتناز، رشوت خوری، تخریب کاری، ہوس و حرص شیطانی کام ہیں۔ انہیں ترک

Marfat.com

کریں، رزقِ حلال بدترین گناہ ہے۔ اسلام سادہ اور واضح ہے۔ روزمرہ کی زندگی کے حوالے سے اس کی تعلیمات سہل اور قابل عمل ہیں۔ یہ ہر قسم کی مشرکانہ رسوم، آلودگیوں اور بیہودگیوں سے پاک ہے۔ عمل کے بغیر مبلغ کی کوئی وقعت نہیں اس کی زبان تاثیر نہیں رکھتی۔

ہم مسلمان تو ہیں لیکن دین اسلام سے زیادہ دین خرافات پر فریفتہ ہیں۔ یہی ہمارے زوال کی بنیادی وجہ ہے۔ جس دن ہم نے قرآن اور سنت پر عمل کیا ہم زوال کے گڑھے سے نکل آئیں گے اور قوت و توانائی کا سرچشمہ جاری ہو جائے گا۔ دین ساحری اپنی موت آپ ہی مر جائے گا۔ مشرکانہ رسوم مٹ جائیں گی۔ زندگی نکھر سنور کر نئی سج دھج سے طلوع ہو گی۔

☆.....ختم شد.....☆

☆☆اللہ نگہبان☆☆

☆.....☆

Marfat.com

حاشیہ جات

1	صحیح بخاری (۲۲۷۶) صحیح مسلم (۲۲۰۱) جامع ترمذی (۲۰۲۳) سنن ابن ماجہ (۲۱۵۶)
2	تہذیب اللغہ، ج ۴ ص ۳۹۰
3	لسان العرب، ج ۴ ص ۳۴۸
4	لسان العرب، صفحہ مذکورہ
5	مقابیس اللغۃ ص ۱۵۰۷ اور المصباح ص ۲۶۷
6	المعجم الوسیط، ج ۱ ص ۴۱۹
7	محیط المحیط ص ۳۹۹
8	المصباح المنیر، ص ۲۷۸
9	المغنی، ج ۱۰ ص ۱۰۴
10	زادالمعاد، ج ۴ ص ۱۲۶
11	سورہ طٰہٰ، ۱۳۴
12	سورۃ الاحقاف ۲۹
13	سورۃ الاحقاف، ۱۳۰
14	سورۃ الجن، ۱
15	سورۃ الجن، ۲
16	سورۃ المائدۃ، ۱۹
17	سورۃ النور، ۲۱
18	مسلم، ج ۴ ص، ۱۷۰۰.....نووی
19	مالک، ج ۱ ص ۶۸، بخاری ج ۶ ص ۳۴۳ مع الفتح، النسائی ج ۲ ص ۱۲، ابن ماجہ، ج ۱ ص ۳۲۹

Marfat.com

20	البخاری ج۲ص۲۵۳ مع الفتح، مسلم، ج۴ص۱۶۸ مع النووی
21	مسند احمد، ج۶ص۱۵۳و۱۶۸ مسلم ج۱۸ص۱۲۳ مع النووی
22	البخاری، ج۴ص۲۸۲، مسلم ج۱۴ص۱۵۵
23	مسلم ج۱۳ص۱۹۱
24	البخاری ج۸ص۳۲۱۲، مسلم ج۱۵ص۱۲۰
25	البخاری ج۳ص۲۸، مسلم ج۶ص۶۴
26	البخاری ج۱۲ص۲۸۳، مسلم ج۱۵ص۱۶
27	مسلم ج۱۸،ص۱۲۲، الدارمی ج۱ص۳۲۱
28	سورۃ البقرہ،۱۰۲
29	سورہ یونس،۷۷
30	سورہ یونس،۸۱۔۸۲
31	سورہ طٰہٰ،۶۷۔۶۹
32	سورۃ الاعراف،۱۱۷۔۱۲۲
33	سورۃ الفلق
34	تفسیر القرطبی، ج۲۰ص۲۵۷
35	تفسیر ابن کثیر، ج۴ص۵۷۳
36	تفسیر القاسمی ج۱۰ص۳۰۲
37	زاد المسلم، ج۴ص۲۲۱
38	البخاری ج۱۰ص۲۲۲، مسلم ج۱۴ص۱۷۴، کتاب السلام، باب السحر
39	سورۂ طٰہٰ کی آیات ۶۶۔۶۹، جن کا ترجمہ گذشتہ صفحات میں گزر چکا ہے۔
40	زاد المسلم، ج۴ص۲۲

Marfat.com

41	البخاری، ج۵ص۳۹۳، مسلم ج۲ص۸۳۔
42	ابوداؤد (۳۹۱۵)، ابن ماجہ (۳۷۲۶)، الصحیحۃ للالبانی (۷۹۳)، صحیح سنن ابن ماجہ (۳۰۰۲)
43	ہیثمی نے المجمع (ج۵ص۲۰) میں کیا ہے کہ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح بخاری کے رجال میں کیا ہے کہ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح بخاری کے رجال میں سے ہیں سوائے اسحٰق بن الربیع کے جو کہ ثقہ ہے اور منذریؒ الترغیب (۴ص۵۲) میں کہتے ہیں: اس حدیث کی سند اچھی ہے اور البانی تخریج الحلال، الحرام (۲۸۹) میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن لغیرہ کے درجہ تک پہنچتی ہے۔
44	ابن حبان اور تخریج الحلا اور الحرام (۲۹۱) میں کہتے ہیں، یہ حدیث حسن کے درجے کو پہنچتی ہے۔
45	حافظ منذریؒ الترغیب (ج۵ص۵۳) میں کہتے ہیں اس حدیث کو بزار اور ابویعلی نے حضرت ابن مسعودؓ سے اچھی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔
46	شرح السنہ ج۱۲ص۱۸۸
47	زادالمسلم، ص۲۲۵ ج۴
48	فتح الباری ص۲۲۲، ج۱۰
49	المغنی، ج۱۰ص۱۰۲
50	فتح المجید، ص۳۱۴
51	بدائع الفوائد، ج۲ص۲۲۷
52	شرح العقیدۃ الطحاویہ، ص۵۰۵
53	تفسیر ابن کثیر، ج۱ص۱۴۷
54	المفردات للراغب (سحر)
55	مزید تفصیل کے لیے اس کتاب کا چھٹا حصہ

Marfat.com

56	آکام المرجان، ص ۷۸
57	یہ حدیث اپنے شواہد کے اعتبار سے حسن درجے کی ہے، اسے بزارؒ۔ احمدؒ اور حاکمؒ نے
	روایت کیا ہے نیز دیکھئے صحیح الجامع، ۵۹۳۹
58	الموطأ (۶۲۸)، کتاب العقول ماجاء فی الغیلۃ والسحر
59	امام قرطبی نے شافعی کا یہی مسلک بیان کیا ہے جبکہ ان کا مشہور مسلک یہ ہے کہ جادوگر کو محض جادو کی وجہ سے قتل نہ کیا جائے، ہاں اگر وہ جادو کر کے کسی کو قتل کرتا ہے تو اسے قصاصاً قتل کر دیا جائے گا۔
60	تفسیر القرطبی، ج ۲ ص ۴۸
61	تفسیر القرطبی، ج ۲ ص ۴۸
62	البخاری، ج ۶ ص ۲۵۷۔ الفتح
63	تفسیر ابن کثیر، ج ۱ ص ۱۴۴
64	فتح الباری، ج ۱۰ ص ۲۳۲
65	المغنی، ج ۱۰ ص ۱۱۵
66	فتح الباری، ج ۱۰ ص ۲۳۶
67	فتح الباری، ج ۱۰ ص ۲۳۶
68	المغنی، ج ۱۰ ص ۱۱۵
69	المغنی، ج ۱۰ ص ۱۱۴
70	احمد، ابوداؤد، حافظ ابن حجر نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے، الفتح، ج ۱۰ ص ۲۳۳
71	فتح الباری، ج ۱۰ ص ۲۲۵
72	المغنی، ج، ج ۱ ص ۱۴۵
73	ابن کثیر، ج، ج ۱ ص ۱۴۵

Marfat.com

74	تفسیر ابن کثیر، ج ا ص ۱۴۵
75	راوئع البیان، ج ا ص ۸۵
76	فتح الباری، ج ۱۰ ص ۲۲۳
77	فتح الباری، ج ۱۰ ص ۲۲۳
78	الاسراء، ۸۲
79	الصحیحۃ للالبانی (۱۹۳۱)
80	مسلم کتاب السلام النووی، ج ۱۴ ص ۱۸۷
81	البقرۃ، ۱۰۲
82	مسلم، ج ۱۷ ص ۱۵۷ مع النووی
83	الحجرات، ۶
84	البخاری، ج ۶ ص ۳۳۸، مسلم، ج ۱۷ ص ۱۷
85	الصحیحۃ للالبانی (۳۳۱)
86	مسلم، کتاب السلام، ج ۱۴ ص ۱۸۷
87	طہٰ، ۶۵۔۶۶
88	البخاری، ج ا ص ۳۵۷، فتح و مسلم، ج ۱۷ ص ۳۲، نووی
89	البخاری، ج ۴ ص ۴۸۷
90	البخاری، ج ۱۱ ص ۱۲۵، فتح
91	ابو داؤد (۵۰۵۴) اس کی سند کو نوویؒ نے الاذکار (۷۷) میں اور لابانی نے مشکوۃ (۲۴۰۹) میں صحیح قرار دیا ہے۔
92	البخاری، ج ۴ ص ۲۸۲، فتح، مسلم، ج ۱۴ ص ۱۵۵ نووی
93	الترمذی، حسن صحیح

Marfat.com

94	احمد، النسائی، اس کی سند بھی اچھی ہے۔
95	النہایۃ، ج ا ص ۲۶۹
96	ابن ماجہ (۲۳۴۰، ۲۳۴۱)، الصحیحہ للبانی (۲۵۰)، الارواء (۸۹۶)
97	البخاری (۵۶۸۷)، مسلم (۲۱۵)
98	فتح الباری، ج ۱۰ ص ۲۳۳
99	فتح الباری، ج ۱۰ ص ۲۳۴
100	مجموع الفتاوی، ج ۱۹ ص ۶۴
101	البخاری، ج ۴ ص ۲۸۲، فتح۔ مسلم، ج ۱۴ ص ۵۵ نووی
102	البخاری، ج ۱۰ ص ۲۴۹۔ کتاب الطب باب الدواء بالعجوہ للسحر
103	الطبرانی فی الاوسط، امام منذری نے الترغیب ج ۲ ص ۱۳ میں اس کی سند کو اچھا کہا ہے۔
104	البخاری، ج ۳ ص ۳۴ مع فتح، مسلم، ج ۲ ص ۶۳ نووی
105	صحیح ابوداؤد (۵۵۶)
106	فتح الباری، ج ۳ ص ۱۲۵ اور اس کی سند کی حافظ ابن حجر نے اچھا قرار دیا ہے۔
107	البخاری، ج ا ص ۲۹۲، فتح، مسلم ج ۴ ص ۷۰ نووی
108	ابوداؤد، صحیح الکلم الطیب (۵۵)، اس کی سند صحیح ہے۔
109	ابوداؤد، صحیح الکلم الطیب (۵۵)، اسنادہ حسن۔
110	الطبرانی، الالبانی نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔
111	البخاری، ج ا ص ۲۹۱ و مسلم
112	البخاری، ج ۴ ص ۴۸۷ فتح
113	البخاری، ج ۶ ص ۴۴۸ فتح و مسلم، ج ۱۷ ص ۱۷ نووی

Marfat.com

114	ابوداؤد، ج ا ص ۱۲۷، امام نووی نے الاذکار (۲۶) میں اور شیخ الالبانی نے الکلم الطیب کی تخریج (۴۷) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔
115	الترمذی، ج ۵ ص ۱۳۳، حسن غریب صحیح
116	ابوداؤد، ج ۴ ص ۳۲۵، الترمذی، ج ۵ ص ۱۵۴، حسن صحیح
117	مسلم، ج ۱۷ ص ۳۲ نووی
118	تفسیر ابن کثیر، ج ۲ ص ۴۸۵
119	القلم، ۵۱
120	تفسیر ابن کثیر، ج ۴ ص ۴۱۰
121	البخاری، ج ۱۰ ص ۲۱۳، مسلم کتاب السلام باب الطب، ج ۱۴ ص ۱۷۰ نووی
122	ابن ماجہ (۳۵۰۸)، صحیح الجامع (۹۳۸)، الصحیحہ (۷۳۷)
123	مسلم کتاب السلام باب الطب والرقی، ج ۱۴ ص ۱۷۰ نووی
124	احمد، ج ۶ ص ۴۳۸، الترمذی (۲۰۵۹)، حسن صحیح، ابن ماجہ (۳۵۰۱)، صحیح الجامع (۵۲۸۵)
125	صحیح الجامع (۱۲۸۱)، الصحیحہ (۸۸۹)
126	الصحیحہ (۱۲۵۰)
127	صحیح الجامع (۴۱۴۴)، الصحیحہ (۱۲۴۹)
128	صحیح الجامع (۱۲۰۰)، الصحیحہ (۷۴۷)
129	البخاری ج ۱۰ ص ۱۷۰، مسلم (۲۱۹۵)
130	مسلم (۲۱۹۷)

Marfat.com

135	پیدائش
136	خروج
137	مہابھارت
138	گیتا (حصہ اوّل دوم)
139	نارتھ جی
140	زبور
141	توریت
142	انجیل
143	بدھ مت
144	النہایۃ، ج۳ص۳۳۲
145	زادالمعاد، ج۴ص۱۶۵
146	بخاری کتاب الطب باب دعاء العائد للمریض، مسلم کتاب السلام باب استحباب رقیۃ المریض
147	الترمذی (۲۰۵۹)، ابن ماجہ (۳۵۱۱)، صحیح ابن ماجہ از علامہ البانی (۲۸۳۰)
148	البخاری و مسلم
149	احمد، النسائی، ابن ماجہ، صحیح الجامع (۳۹۰۸)
150	السنن للبیہقی، ج۹ص۲۵۲
151	مسلم، ج۵ص۳۲
152	ابوداؤد (۳۸۸۰) باسناد صحیح
153	مسلم (۲۱۸۶)
154	مسلم (۲۱۸۶)
155	بخاری و مسلم
156	البخاری باب المعوذات کتاب فضائل القرآن

Marfat.com

157	بحوالہ الصارم البعتار فی التعدی للحرۃ الاشرار
158	ترمذی شریف
159	کتاب شیطان فرشتہ یا جن؟
160	شان خاک ذلت آگ
161	قرآن پاک صحیح بخاری
162	عزازئیل سے ابلیس کیوں؟
163	صحیح مسلم
164	سنن اربعہ
165	بزابہ اسناد وجید
166	مستدرک حاکم
167	کتاب تلمود
168	جادو کہانیت
169	کتاب الکافی
170	شرح فتح الباری
171	کتاب الفوائد
172	کتاب الاکرہ فی مذہب الاثرات
173	کتاب الفروق
174	احکام القرآن
175	احکام القرآن
176	کتاب العبدایہ والنہایہ
177	کتاب وید

178	ترمذی شریف
179	مجمع الزوائد
180	روح قائم ودائم
181	روح کہاں ہے؟
182	Totem and Taboo
183	اسلام اور جادوگری
184	ازسوزیں کے ینگر
185	Treatisc on the hoel
186	جادواوراس کی رسمیں
187	النجوم
188	کالجنوم
189	دین ساحری
190	سامری جادوگر
191	رحمان مذاہب
192	رویائے دین
193	کشاف النجوم
194	نقش النجوم
195	کلیدالنجوم
196	ہنگامی سحر
197	سیارہ دانش
198	حکمتہ الاشرا
199	حدیقہ نفسیات

Marfat.com

200	وجودیت کرداریت اورنفسیات
201	ذہن انسانی حدوداورامکانات (جلداول دوم
202	یزاعظم
203	تہذیب النفس
204	آسائش دارین
205	طریق سحر
206	جدت نفسیات
207	روح اورنفسیات
208	روحوں کی دنیا
209	ساخ زریں
210	سحراورمذہب کے روابط کاوظیفہ
211	حقیقی روح انسانی
212	تاریخ اسلام
213	فسوح الشام
214	فتوح المعز
215	رسوم جاہلیت
216	دنیائے اسلام
217	عمدہ لغات القرآن
218	ڈکشنری مضامین القرآن
219	مہابھارت کتھن مالا
220	شودر

221	گیتا
222	راماتن
223	ہنومان جی
224	جادو کی لنکہ
225	انجیل
226	زبور
227	کتاب مقدس
228	لوکا کی انجیل
229	دنیائے طلسم
230	زدلوس
231	البرامکہ
232	رسالہ الایجاز والاعجاز
233	سنین الاسلام
234	حیات سعدی
235	کتاب البلدان ہمدانی
236	معجم البلدان یاقوت مھری
237	شاہنامہ
238	کتاب البتنیہ
239	تاریخ کامل
240	قدیم نقش ابداں
241	کتاب التنبیھ

242	سیاحت نامہ
243	نزہت القلوب
244	نسخہ قلمی
245	اوستا
246	انتخاب از مراۃ البلدان ناصری
247	اعتماد والسطنت
248	فتوح البلدان
249	دبستان مذاہب
250	خوارزم
251	ماسن ماوراء
252	کتاب التنبیہ
253	کتاب التیجان
254	مسعودی تذکرہ نبوت النیر ان
255	دہتان
256	مروج الذہب
257	مسالک الابصار
258	آثار الباذد
259	کتاب البلدان
260	تاریخ ہندوستان ایسٹ صاحب
261	کتاب الہند بیرونی
262	کتاب الوزدا

263	تاریخ ایران
264	مفاتیح العلوم خداوزی
265	مروج الذہب
266	فرائد اللغت
267	کلیاتِ غالب
268	نوادر المصادر
269	کتاب اوستا
270	ادبیاتِ برادن
271	نزہت القلوب
272	کتاب التاج فی اخلاق الملوک
273	تاریخ ظری
274	تاریخ قلمی
275	ابن حکطن
276	سرح العیون
277	تاج العروس
278	الفخری
279	اثناعشری
280	الوالفدا
281	یعقوبی
282	روضۃ العفا
283	کتاب الاشراف مسعودی

284	اخبارالطوال
285	ابن البصری
286	جمشیاری
287	کتاب الاذکیاابن جوزی
288	مراۃ البلدان ناصری
289	تاریخ بغدادالقدیم
290	تاریخ الاعظمی
291	جغرافیہ ولکنسن
292	مقامات حریری
293	مروج الذہب
294	کامل
295	واقعات
296	کامل اثر
297	ابوالفدا
298	تاریخ تمدن
299	تاریخ خلافت
300	تاریخ گبن دلات جہاد قسطنطنیہ
301	الفخری
302	حیاۃ الحیوان
303	مقدسہ ابن خلدون
304	حالات مہدی عباسی

Marfat.com

305	معجم البلدان
306	حالات حادی
307	سیوطی
308	جامع الحکایاتُ
309	تاریخ الحکما
310	آغانی
311	عقدالفرید
312	الجبل
313	تاریخ الخلفا
314	کتاب الخراج
315	تاریخ آل سلجوق
316	احکام السباطانیہ
317	جامع صخیر
318	ہدایہ
319	حضارۃ الاسلام
320	خوارزمی
321	مقریزی
322	احکام السلطانیہ
323	مختصر الدول ابوالفرآج
324	ابن القفطی
325	کتاب التنبیہ

Marfat.com

326	تاریخ خطیب
327	طبقاتِ الظبا
328	مسعودی
329	طبقات
330	الفہرست ابن قدیم
331	ابن القفطی
332	تاریخ نسی
333	نظام الملک طوسی
334	رسائل اخوان الصفا
335	ملل ونحل شہرستانی
336	المقریزی
337	تاریخ ضیابرنی
338	علم الکتابت
339	کتاب المنصف
340	شرح العیوں
341	لِڈن
342	الخفص
343	نفح الطیب
344	طبقات الامم اندلسی
345	نزہت
346	مناظرہ (موسیٰ وابن جامع)

Marfat.com

347	آفاق
348	دیوان ابونواس
349	تاریخ نگارستان
350	التبر المسبوک فی نصائح
351	الملوک امام غزالی
352	مسطرف
353	والتر االملوک
354	زیرالآداب حصری
355	امام تصلی مطبوعہ الجوائب
356	بروالا کباد
357	کتاب المحاسن بیہقی
358	اعلام الناس
359	مطبوعہ مصر
360	المحاسن
361	برنی تاریخ
362	روضۃ الصفا
363	لغایثہ
364	شرلمی
365	پیدائش
366	جنم ساکھی
367	رسائل امام تصلی

Marfat.com

368	مراۃ الجبان یافعی
369	تاریخ اسحاق
370	خلافت رشید
371	شرح قصیدہ
372	طبری کبیر
373	معجم البلدان
374	یاقوت
375	روضۃ الصفا
376	طبقات الاطبا
377	حالات جبرئیل
378	آفانی علامہ اصفہانی
379	المجمیں
380	گرنتی
381	خورج
382	اسلامی سائکلو پیڈیا
383	تاریخ اسلام
384	کنز المدفون
385	کشکول
386	تحفہ المجالس
387	کتاب نوزین
388	ابوالعتاہیہ

Marfat.com

389	بالحفری
390	تزین الاسواق
391	دارالمشور
392	مہاصارت
393	سیرت النبویؐ (حصہ اول)
394	سیرت النبویؐ، مولانا شبلی (حصہ اول)
395	المشاہدہ
396	تذکرہ المصطفےٰ
397	ریاض النظرۃ، (جلد دوئم)
398	فوائد الفوائد
399	سوانح عمری، حضرت علی رضی اللہ عنہ
400	سیرت العباس رضی اللہ عنہ (حصہ اول)
401	تاریخ الخلفاء، جلال الدین سیوطی
402	سلیم التواریخ
403	کتاب الفخری
404	لطائف تاریخ وعلمی
405	حدائق الحنفیہ حدیقہ (دوئم)
406	سیرت النعمان
407	مشاہیر الاسلام
408	تاریخ بصرہ
409	رسالہ عصمت دہی

Marfat.com

410	صادق التواریخ
411	صحیح بخاری
412	سوانحِ عمری امام بخاری
413	صادق التواریخ
414	نظام الملک طوسی (حصہ اول ودوم)
415	تذکرہَ دولت شاہ سمرقندی
416	تاریخِ عثمانی
417	تاریخِ اسپین
418	حیاتِ صلاح الدین
419	تاریخ بلاد الجزائر
420	تاریخ مملکت مراکش
421	تاریخ فرشتہ ذکر سلاطینِ غزنویہ
422	سیرت العارفین
423	اخبار الاخبار
424	طبقاتِ اکبری
425	مشاہیرِ اسلام
426	ماثر الامراء (جلد اول)
427	تذکرہ خواتین تیموریہ
428	تاریخِ دہلی
429	تاریخِ ہند
430	زبدۃ المقامات

Marfat.com

431	سکینۃ الاولیاء
432	شاہ جہاں نامہ
433	روفیہ قیومیہ
434	مقالہ اول ودوم حدیقۃ العالم
435	مزاراتِ اولیاء دہلی (حصہ اول ودوم)
436	اکمل التواریخ
437	تذکرہ الواصلین
438	تاریخِ پنجاب
439	ازسیرتِ فریدیہ
440	کتاب ہندوستان پر حملے
441	سوانحِ عمری مولوی عبداللہ الغزنوی
442	تاریخِ رُشدی
443	تاریخِ سندھ
444	تاریخِ ریاست پالن پور
445	اخبارالضادید
446	عمارالسعادت
447	مناقبِ سلمانی
448	تذکرۂ علماءِ سلف
449	ہشت بہشت اقوالِ خواجگانِ چشت مطبوعہ لاہور
450	حیاتِ فریاد
451	تاریخِ خواجہ اعظمی

تاریخِ دکن	452
Five stages of reek religion	453
Death and Rebirth	454
Religious controversy	455
The golden bough prolegomene	456
The evolution of knowledge	457
The greek way of westren civilization	458
A hostory of Greeke	459
The glory that was Greec	460
Pralegs	461
Mythology	462
Aedian	463
Dionysus	464
Maenad	465
Cantaur	466
Kentauri	467
Dream oracle	468
Oropus	469
Sphinx	470
Maenad	471
Dionysus	472
Cantaur	473
Jason	474

Nessus	475
Deianira	476
Patriarchy	477
Matriarchy	478
Kore	479
Maia	480
Earth nymph	481
Ancient Greek Literature	482
Peitho	483
Harold	484
Phytalmios	485
Nauplia	486
Callimeehus	487
Rhodes	488
Cassandra	489
Epimerides	490

Marfat.com

وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ

ترجمہ:۔اور وہ (جادو) جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش ہیں تو اپنا ایمان نہ کھو۔ (سورہ البقرۃ آیت ۱۰۲ پارہ ۱)

جادو اور جمالیات

(قرآن وحدیث کی روشنی میں جامع کتاب)

مُفسرِ قرآن مُحقق و مُفکر مصنف کتب کثیر

مخدوم ابرار احمد خان گیلانی

خادم دربار کلیر شریف

مکتبہ حیدریہ صابریہ پبلشنگ (رجسٹرڈ)

A/100 آستانہ صابریہ انگوری سکیم نمبر 1 عقب تھانہ باغبان پورہ صابری روڈ لاہور۔

رابطہ نمبرز: 0426852403, 0321-4072273, 0300-4307800.

Marfat.com